يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ

قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ط وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا

عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ بہانے لاوینگے تمہارے پاس جب پہر کر جاوگے انکی
طرف تو کہہ بہانے مت بناؤ ہم نہ مانینگے تمہاری بات ہمکو بتا چکا ہے اللہ تمہارے احوال اور ابہی دیکہے گا
اللہ تمہارے کام اور اسکا رسول پہر جاؤ گے طرف اُس جاننے والے چھپے اور کہلے کی سو وہ بتا دیگا تمکو جو کر رہے
تہے اب قسمین کہاوینگے اللہ کی تمہارے پاس جب پہر کر جاوگے اونکی طرف تا اونسے درگذر کرو سو
درگذر کرو اونسے وہ لوگ ناپاک ہین اور اونکا ٹہکانا دوزخ ہے بدلا اونکی کمائی کا قسمین کہاوینگے تمہارے
پاس کہ تم اونسے راضی ہو جاؤ سو اگر تم راضی ہوگے اونسے تو اللہ راضی نہین بے حکم لوگون سے **ف** یعنی
جس شخص کا احوال معلوم ہو کہ منافق ہے اوسکی طرف سے تغافل روا ہے لکن دوستی اور محبت اور یگانگی
روا نہین انتہی ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے خبر دی حال منافقین سے کہ جب تم پہر کر مدینہ جاؤ گے تو وہ تمسے
عذر کرینگے تم کہنا ہم تمہاری بات نہین سنتے ہمکو اللہ نے تمہاری حال سے خبر دی ہے اور تمہارا حال دنیا مین
لوگو نپر کہل جائیگا پہر آخرت مین تمکو اپنا خیر و شر معلوم ہو گا تم کو تمہارے اعمال کی سزا ملے گی پہر فرمایا کہ
وہ اپنی صفائی کے لیے قسمین کہائینگے سو تم اونسے احتقاراً اعراض کرنا وہ خبیث ہین اونکے
باطن ناپاک ہین آخرت مین اونکا ٹہکانا جہنم ہے یہ بدلا ہے اونکے آثام و خطایا کا اور تم جو اونکی
حلف سے خوش بہی ہو جاؤ لکن اللہ قوم فاسقین سے خوش نہین ہوتا ہے فسق کہتے ہین اللہ و رسول کی طاعت سے
باہر ہو جانے کو اسلیے چوہے کو بہی فویسقہ کہتے ہین کہ وہ اپنے سوراخ سے فساد کرنیکو باہر نکلتا ہے فتح البیان
کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے اخبار کیا ہے اعتذار باطل اہل نفاق سے کہ وہ سامنے مومنون کے عذر بیجا اپنے عدم شرکت
کا غزوہ تبوک مین کرینگے کہتے ہین یہ معتذرین اسی شخص تہے سو فرمایا کہ اے پیغمبر تم اونکا عذر قبول نہ کرو
اور نہ اونکے حلف کرنیکو سچا جانو بلکہ اونکو ناپاک سمجھ کر منہہ پہیر لو اونکی جگہہ جہنم ہے یہ تمکو خوش کرینگے

لیے قسمین کہا ینگے اگر تم اونکے داؤ مین آکر اونسے راضی ہو گئے تو ہو جاؤ مگر اللہ اُنسے راضی نہین ہے اسمین
ارشاد ہے کہ جس سے اللہ راضی نہ ہو مومنون کو بھی اُس سے راضی ہونا نہ چاہیے بلکہ اونپر واجب ہے کہ وہ واسطے
طاعت خدا اور رسول کے فاسقون سے ناراض رہین اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ
الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ
مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع گنوار سخت منکر ہین اور منافق اور اسی لائق کہ نہ سیکھین قاعدے جو نازل کیے اللہ نے اپنے
رسول پر اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا اور بعضے گنوار وہ ہین کہ ٹہیراتے ہین اپنا خرچ کرنا چٹی اور تاکتے ہین
تمپر زمانے کی گردشین اونہین پر آوے گردش بری اور اللہ سب جانتا ہے اور بعضے گنوار وہ ہین کہ ایمان لاتے
ہین اللہ پر اور پچھلے دنپر اور ٹہیراتے ہین اپنا خرچ کرنا نزدیک ہونا اللہ سے اور دعا لینی رسولؐ کی سنتا ہی وہ
اونکے حق مین نزدیکی ہے داخل کریگا اونکو اللہ اپنی مہر مین اللہ بخشنے والا مہربان ہے **ف** یعنے اونکی طبع
مین بے علمی اور غرض ڈھونڈھنی اور جاہلی پیدا ہے سو اللہ حکمت والا ہے اونسے وہ کام مشکل ہی نہین
چاہتا ہے اور وہ درجہ بلند بھی نہین دیتا ہے انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ نے خبر دی کہ گنوارون مین کافر
اور منافق اور مومن ہین اونکا کفر و نفاق بہ نسبت غیر کے بڑا اور سخت تر ہی اور وہ اسی لائق ہین کہ حدود خدا کو
نہ جانین اعمش نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ ایک اعرابی پاس زید بن صوحان کے بیٹھا اور وہ اپنے اصحاب سے باتین
کرتے تہے اونکا ہاتھ دن نہاوند کے بیکار ہو گیا تہا اعرابی نے کہا واللہ تمہاری بات مجھے خوش آتی ہے اور
تمہارا ہاتھ مجھکو شک مین ڈالتا ہے زید نے کہا میرے ہاتھ سے تجھکو کیا شک آتا ہے یہ تو بایان ہاتھ ہے
اعرابی نے کہا واللہ مین نہین جانتا کہ دہنا ہاتھ کاٹتے ہین یا بایان زید نے کہا اللہ نے سچ
کہا ہے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا الخ حدیث ابن عباس مین فرمایا مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَ
مَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ اور جبکہ اہل بوادی مین غلظت و جفا ٹہیری تو یہی سبب ہے کہ اللہ نے کوئی رسول اونمین سے مبعوث
نہین کیا بعثت اہل قری مین سے ہوئی کما قال تعالی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ
اَهْلِ الْقُرٰى اور جب ایک اعرابی نے حضرتؐ کو ہدیہ دیا اور آپ نے اُسکو دو چند اوسسے بدلا کا دیکر راضی فرمایا

تو فرمایا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ کیونکہ یہ لوگ شہرون مین رہتے تھے جیسے مکہ طائف مدینہ مین انکے اخلاق بہ نسبت اعراب کے الطف تھے اعراب کے طبائع مین جفا ہوتی ہے مولانا روم رحمہ نے فرمایا ہے

دہ مرو دہ مرد را احمق کند　　　عقل را بے نور و بے رونق کند

اللہ جانتا ہے کہ کون شخص مستحق تعلیم علم و ایمان ہے جو تقسیم اوسنے اپنے بندون مین علم و جہل و ایمان و کفر و نفاق کی کی ہے وہ حکمت ہے کسکا مقدور ہے کہ اوسکے فعل کا سوال کرے علیم حکیم سے کچھ کہہ سکے پہر فرمایا کہ ان گنوارون مین ایسے بہی ہین کہ نفقۂ راہ خدا کو غرامت خسارت سمجھتے ہین او رنتظار نزول حوادث و آفات کا تمہارے لیے کرتے ہین سو انہین پر حادثے آفتین پڑینگی نہ تم پر اللہ کو معلوم ہے کہ کون مستحق نصر ہے اور کون مستحق خذلان تیسری قسم کے وہ گنوار ہین جو ایمان بہی رکہتے ہین اور راہ خدا مین باسید تقرب خرچ بہی کرتے ہین سو ایسون پر اللہ رحم کیا کریگا ہے فتح البیان مین کہا ہے اعراب سے مراد جنس اعراب ہی نہ ہر واحد اللہ نے بیان کیا کہ یہ گنوار جو مدینہ سے باہر جنگلون مین رہتے بستے ہین بڑے کافر و منافق ہین انکے دل نہایت سخت انکی طبیعت نہایت درشت انکی بات نہایت پر جفا ہوتی ہے یہ سماع کتاب اللہ و شرع رسول اللہ سے دور تر ہین انکے افعال وحشیانہ ہوتے ہین انکا نشو و نما مشاہدہ علماء سے الگ تہلگ ہوتا ہے یہ وصف ہی جنس کا ساتہہ وصف بعض افراد کے جسطرح فرمایا ہے وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا (اور ہے انسان بڑا ناشکرا) کیونکہ سارے انسان کفور نہین ہوتے ہین بلکہ بعض افراد انسان کے اسیطرح ان گنوارونکا حال ہے کہ کوئی انمین کافر و منافق ہے کوئی مومن منفق اعراب کہتے ہین صحرانشینون کو بخلاف عرب کہ وہ عام ہین اس نوع سے خواہ بادیہ نشین ہون یا قریے مین خانہ گزین اہل لغت نے اسیطرح کہا ہے حدود سے مراد شرائع و احکام و فرائض اسلام ہین جیسے جہاد وغیرہ اونکو جو حدود سے ناقابل فرمایا سو اسلیے کہ یہ مواطن انبیا و دیار تنزیل و مشاہدہ معجزات و معائنہ کتاب و سنت سے دور تر رہتے ہین لکن جاہل ہونا عرب کا کچہ منافی اس امر کو نہین ہے کہ اونکے الفاظ و اشعار کی حجت کتاب و سنت پر لائی جاتی ہے کیونکہ یہ جہل اونکا احکام قرآن مین ہے نہ الفاظ زبان مین اور ہم کچہ حجت انکی لغت کی بیان احکام مین نہین لاتے ہین بلکہ معانی بیان الفاظ مین احتجاج کرتے ہین اسلیے کہ قرآن و حدیث انہین کی لغت مین آیا ہے قالہ الکرخی کلبی نے کہا یہ آیت اسد و غطفان مین اتری ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے مَنْ بَدَا جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ الحدیث رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ

دوسری نوع اعراب کی یہ بیان کی کہ وہ بخوف غزا و محاربہ و مقاتلہ نفقہ کرتے ہین جو کہ یہ صرف ناخوشی سے ساتھ ہے اور دکھانے سنانے کو ہے اسلیے اسکو تاوان سمجھتے ہین مراد اونسے بنو اسد و غطفان ہین دائرہ کہتے ہین حالت منقلبہ کو نعمت سے طرف بلیت کے مراد دائرہ سے گردش روزگار ہے یعنی اونکو یہ تاک ہے کہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا ہے کبھی خیر ہے کبھی شر کیا تعجب ہے کہ رسول م مر جائے اور مشرک غالب آ جائین سو اللہ نے کہا کہ بری گردش خود تمپر ہوگی نہ رسول و مومنین پر اللہ تمہاری بات کو سنتا تمہارے ضمائر کو جانتا ہے تیسری نوع اعراب کی اہل ایمان بتائی عبدالرحمن بن معقل نے کہا ہم دس مٹھی مقرن کے تھے یہ آیت ہمارے حق مین اوتری ہے کلبی نے کہا مراد انسے اسلم و غفار و جہینہ و مزینہ ہین یہ لوگ باسید قرب خدا و دعا رسول نفقہ کرتے تھے کیونکہ حضرت م متصدقین کو دعا دیتے تھے و منہ قولہ تعالے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (اور دعا دے انکو البتہ تیری دعا انکو تسکین ہے) ومنہ قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰى ابن عباس نے کہا مراد صلوات رسول سے استغفار نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اللہ نے فرمایا انکا نفقہ قربت ہے اس ارشاد مین اسقدر تطبیب خواطر و طمانینت قلوب متصدقین منفقین ہے جسکا کچھ اندازہ نہین ہو سکتا ہے اور سیر بمدہ رحمت کا اور یہی زیادہ اقصے مراد طالبین ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہے ان سے اور وہ راضی ہین اللہ سے اور رکھی ہین واسطے اونکے باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین ان مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی ف جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہین وہ قدیم ہین اور باقی اونکے تابع ہین انشے اسلیے اپنی رضامندیکی خبر حق مین بالتعیین کے دی مراد سابقین سے مہاجرین و انصار و تابعین بالاحسان ہین اور انکی رضامندی اپنی نسبت ظاہر فرمائی اور انکیلیے نعیم مقیم و جنات نعیم کو تیار کیا شعبی نے کہا سابقین اولین منجملہ مہاجرین و انصار کے وہ لوگ ہین جنہون نے سال حدیبیہ مین بیعت الرضوان پائی ابو موسے اشعری و سعید بن المسیب و محمد بن سیرین و حسن و قتادہ نے کہا مراد وہ ہین جنہون نے ہمراہ حضرت م کے طرف قبلتین کے نماز پڑہی محمد بن کعب قرظی کہتے ہین عمر بن خطاب کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ یہ آیت پڑہتا تھا عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تجھکو یہ آیت کسنے پڑہائی ہے کہا ابی بن کعب نے فرمایا تو میرے ساتھ چل یہانتک کہ مین تجھکو اونکے پاس لیچلون جب پاس ابی کے پہونچے

پوچھا کیا تم نے یہ آیت اس شخص کو پڑھائی ہے یہ آیت اسیطرح ہے کہا ہان کہا کیا تمنے اسکو حضرت سے اسیطرح سنا ہی کہا ہان عمر نے کہا لقد کنت اری انا رفعنا رفعة لا یبلغها احد بعدنا ابی نے کہا تصدیق اس آیت کی اول سورہ جمعہ مین ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور سورہ حشر مین وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ الآیہ اور سورہ انفال مین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ الآیہ رواہ ابن جریر۔ حسن لفظ انصار کو مرفوع پڑھتے تھے سابقون پر عطف کرتے اور کہتے اللہ عظیم نے خبر دی ہے کہ وہ سابقین و تابعین بالاحسان سے راضی ہے اب خرابی ہے اسکی جو انسے بغض کہے اور انکو برا کہے گالی دے سب کو یا بعض کو خصوصًا سید صحابہ و خیر و افضل اصحاب کو بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنے صدیق اکبر و خلیفہ اعظم ابو بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کو کیونکہ طائفہ مخذولہ رافضہ دشمن ہے افضل صحابہ کا اور انکو دشمن رکھتا ہے اور دشنام دیتا ہے عیاذًا باللہ من ذلک یہ دلیل ہے اس بات پر کہ انکی عقلین معکوس انکے دل منکوس ہین اب انکا ایمان قرآن پر کہان رہا جبکہ یہ انکو برا کہتے ہین جنسے اللہ راضی ہو چکا ہے رہے اہل سنت سو وہ راضی ہین انسے جن سے اللہ راضی ہے وہ اسکو برا کہتے ہین جسکو اللہ و رسول نے برا کہا اور اسکو دوست رکھتے ہین جسکو اللہ و رسول دوست رکھتے ہین یہ متبعین ہین نہ مبتدعین اور مقتدین ہین نہ مبتدین ولہذا یہی اللہ کے حزب مفلحین و عباد مومنین ہین فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ نے بعد ذکر انواع اعراب کے ذکر مہاجرین و انصار کا کیا وہ لوگ دہاتی تھے یہ لوگ شہری ہین پہر بعضے انمین سابق الہجرۃ ہین اور بعض انکے تابع عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لفظ انصار کو رفع سے پڑھا ہے باقی سب قراء نے کسر سے اس آیت مین تفضیل سابقین کی ایک قوا ہے یہ اہل بدر ہین قرطبی و عطاء اسی کے قائل ہین لیکن حمل آیت سے ان سب اصناف پر کہ وہ مصلی قبلتین یا مبایعین بیعۃ الرضوان ہون کوئی مانع نہین ہے قرطبی نے کہا یہ سب ساری صحابہ ہین انکو سبق صحبت حضرت حاصل ہوا ابو منصور بغدادی نے کہا ہمارے اصحاب کا اجماع ہے کہ افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہین پہر باقی ستہ یہ عشرہ مبشرہ ہوسے پہر اہل بدر پہر اصحاب احد پہر اہل بیعۃ الرضوان بمقام حدیبیہ تابعین بالاحسان سے مراد متاخرین صحابہ و من بعدہم ہین قیامت تک کچھ تابعین اصطلاحی مراد نہین ہین یعنے جسنے صحابی کو پایا حضرت کو نہ پایا بلکہ جو پیچھے اس آیت کے داخل ہو ساری امت یہانتک قیامت کے دن تمک ابن زید نے کہا ہے هُمْ مَنْ بَقِيَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ایک جماعت کا قول ہے کہ جب آیت اتری حضرت نے فرمایا هٰذَا لِاُمَّتِيْ كُلِّهِمْ وَلَيْسَ بَعْدَ الرِّضَا سخط حمید بن زیاد نے محمد بن کعب

جمعہ نہ ہوسے ہتہ گمان کیا کہ لوگ نماز پڑہکر پہرے ہین اور وہ لوگ عمر رضہ سے چہپ گئے اس گمان پر کہ اونکو
حال معلوم ہوگیا جب عمر رضہ داخل مسجد ہوئے دیکہا کہ لوگون نے ابہی نماز نہین پڑہی ہے ایک مرد مسلمان
نے کہا خوش ہو جاؤ اے عمر اللہ نے آج منافقون کو رسوا کر دیا ابن عباس کہتے ہین عذاب اول یہی اخراج تہا
مسجد سے عذاب ثانی قبر کا عذاب ہے مجاہد نے سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ مین یون کہا ہے کہ مراد قتل و گرفتاری
ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ مراد گرسنگی و عذاب قبر ہے پہر عذاب عظیم ہوگا ابن جریج نے کہا عذاب دنیا و عذاب قبر
ہے پہر عذاب نار حسن بصری نے کہا مراد عذاب دنیا و عذاب قبر ہے ابن زید نے کہا عذاب دنیا اموال و
اولاد ہے بدلیل قولہ تعالی فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا سو یہ مصائب اونکے لیے عذاب ہین حیات دنیا مین اور اجر ہین واسطے مومنین کے اور عذاب آخرت نار جہنم
ہے پہر عذاب عظیم ہے یعنی نار محمد بن اسحق نے کہا ایک عذاب تو داخل ہونا ہے اسلام مین ساتہہ ناخوشی کے
جسکا گمان ہی اونکو نہ تہا دوسرا عذاب قبور مین ہوگا جبکہ وہان پہونچین گے پہر عذاب آخرت و خلود ہے
جسکو عظیم فرمایا ہے قتادہ نے کہا مرتین سے مراد عذاب دنیا و عذاب قبر ہے پہر عذاب عظیم ہم نے سنا ہے
کہ حضرت نے بارہ منافق حذیفہ کو چپکے سے بتا دیئے تہے پہر فرمایا تہا کہ ان مین سے چہہ کو تو دبیلہ کفایت
کریگا وہ ایک چراغ ہے آگ جہنم سے کہ دوش پر چمکے کر سینہ تک پہونچیگا اور چہہ اون مین سے اپنی موت سے مرینگے
عمر رضہ نے حذیفہ کو اللہ کی قسم دیکر پوچہا تہا کہ کیا مین بہی اون مین سے ہون کہا نہین۔ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا
صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ... فتح البیان مین کہا ہے یہ آیت شرح ہے احوال منافقین مدینہ و حوالی مدینہ کی اہل حوالی
مدینہ جہینہ مزینہ اشجع غفار اسلم تہے ایک جماعت مفسرین نے انکا نام لیا ہے جیسے بغوی و واحدی و ابن
الجوزی نسفی خازن سیوطی وغیرہم لیکن اسمین اشکال ہے اسلیے کہ حضرت صلعم نے ان قبائل کے لیے دعا کی
... پر او مین سے کیونکہ حرف من واسطے تبعیض کے آتا ہے
اور دعا محمول ہوگی اکثر پر اسطرح جمع ممکن ہے طبری نے مطلقاً کہا ہے کسی قبیلہ کو متعین نہین کیا بلکہ
منجملہ اہل حوالی مدینہ کے بتایا اور یہی راجح بہی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ جب اللہ نے رسول صلعم سے یہ کہا کہ تم
بہی اونکو نہین جانتے ہم جانتے ہین تو پہر تعیین کرنا اونکا طرف سے مفسرین کے کچہہ ٹہیک بات نہین
ہے بغوی نے کہا اہل مدینہ سے اوس و خزرج مراد ہین ان مین بعض منافق مستمر النفاق مصر علی الریب تہے
حضرت صلعم پر اونکا حال مخفی تہا چہ جائے مومنین کے مراد کلم حضرت علی الجملہ نہین ہے بلکہ علی التعیین

کیونکہ دلائل نفاق حضرت صلعم پر مخفی نہ تھے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ کچھ منافی اسکو نہین ہے اسلیے
کہ نزول آیت نفی کا قبل آیت اثبات کے ہوا ہے البتہ انکے لیے دوبار عذاب مقرر کیا عذاب دنیا جیسے
قتل و قید اور عذاب آخرت یا انکشاف نفاق و فضیحتی دنیا کی اور عذاب نار آخرت مین سلف کے بیان مین
ان دو عذاب کے اقوال بہت ہین لیکن کوئی دلیل اسپر نہین ہے کہ وہی قول بعینہ مراد ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ عذاب
کہ دنیا مین ہین تو وہ ہے جسپر نام عذاب صادق آوے اور وہ بار بار اسمین گرفتار رہین پھر بعد اوسکے عذاب آخرت ہے
جسکو عظیم فرمایا ہے اور جب یہ کہا کہ دوسرا عذاب آخرت کا عذاب ہے [illegible] کفار کے عذاب سے زیادہ
ہوگا پھر وہ درک اسفل نار مین بھیجے جاوینگے یہ عذاب خاص انہین منافقون کو ہوگا نہ سارے کافرون کا [illegible]
وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اور بعض نے اپنے گناہونکا اقرار کیا اور ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد شاید اللہ معاف
کرے اونکو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہو ف مراد وہ لوگ ہین جو جہاد سے متاخر ہوئے بسبب کسل و سستی جسکے
کہ انکو اہل ایمان و تصدیق رکھتے تھے اور انہون نے درمیان اپنے اور اللہ پاک کے اقرار اپنے اعمال بد کا کیا اور
انکے اعمال صالحہ بھی تھے جنکو ان اعمال سیئہ سے ملایا تھا وہ پہنچ اللہ کی عفو و غفران کے ہین یہ آیت اگرچہ حق مین اشخاص
معین کے آئی ہے لیکن عام ہے حق مین سارے مذنبین خاطئین مخلطین متلوثین کے واللہ اعلم مجاہد نے کہا ہے
نزول اسکا حق مین ابو لبابہ کے ہوا ہے جبکہ اوسنے بنی قریظہ سے کہا تھا کہ ذبح ہے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ طرف
حلق کے کیا تھا ابن عباس نے کہا ابو لبابہ و اصحاب ابو لبابہ کے حق مین اتری ہے کہ وہ غزوہ تبوک مین پیچھے رہ گئے
وہ ابو لبابہ اور پانچ یا سات یا نو شخص تھے جب حضرت صلعم غزوہ سے پھر آئے تو ان لوگون نے اپنی جانین
مسجد کے ستونون سے باندہا اور قسم کہائی کہ نہ کہولین اونکو مگر رسول خدا جب یہ آیت اتری تب حضرت صلعم نے
اونکو معاف فرماکر چھوڑ دیا سمرہ بن جندب کہتے ہین حضرت صلعم نے ہم سے کہا آج کی رات دو آنیوالے آئے اور
مجھکو لے چلے ہم ایک شہر مین پہونچے جس کی ایک اینٹ سونیکی اور ایک اینٹ چاندیکی تھی ہمارے سامنے
کچھ لوگ آئے نصف خلق یعنے دھڑ اونکا بہتر تھا اوس سے جسکو تونے دیکھا ہو اور نصف بدتر تھا اس
سے جس کو تونے دیکھا ہو ان دونون نے اونسے کہا جاؤ اس نہر مین گرو وہ اسمین گرے پھر ہمارے پاس آئے
وہ برائی اونسے دور ہوگئی وہ نہایت اچھی شکل مین ہوگئے مجھسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تمہاری
منزل ہے اور یہ قوم جنکا آدہا دھڑ اچھا اور آدہا دھڑ برا تھا وہ لوگ ہین جنہون نے اچھا عمل اور عمل

ملایا تھا اللہ نے اُنسے تجاوز فرمایا هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ حیثی دلیل ہے اسبات پر
کہ لفظ عسے اس آیت مین واسطے تحقیق کے ہے نہ واسطے شک کے بلکہ اس دیتی ہے باشارۃ النص نکلتا ہے کہ اگر عمل
صالح و عمل سی ہون گے تب بہی امید مغفرت ہے رحمت الٰہی غضب خداوندی پر سبقت کریگی پہر اگر حسنات غالب
ہون سیئات پر گو ذرہ برابر غلبہ ہو تو پہر موجب احادیث غفران ہی انشا اللہ تعالیٰ متیقن ہے فتح البیان مین کہا
ہے کہ مراد آخرین سے اس آیت مین وہ لوگ ہین جو غزوہ سے بلا عذر سوء تخلف بیٹہہ رہے پہر اپنے فعل پر نادم
ہوئی اور عذر کاذب کیا جسطرح کہ منافقون نے کیا تہا اور اپنی صفائی کے لیے جہوٹی قسمین کہائی تہین بلکہ معترف
قصور ہو کر تائب ہوئے اور اللہ سے امیدوار قبول توبہ کے ہوئے انہون نے عمل صالح کے ساتہہ سئی بہی ملایا تہا مراد
عمل صالح سے تقدم اسلام وقیام شعائر الاسلام اور نکلنا سارے مواطن جہاد مین ہے اور مراد عمل سئی سے تخلف کرنا ہے
اس غزوہ سے پہر اس عمل بد کے بعد عمل صالح کیا وہ عمل اعتراف قصور و اختیار توبہ نصوح ہے کیونکہ مجرد اعتراف
نہین ہوتا ہے مگر جبکہ ہمراہ اوسکے گذشتہ پر ندامت بہی ہو اور آیندہ عزم ترک اور فی الحال اوس سے علیحدگی
ہوئی ہو انسے یہ سب امور وقوع مین آئے رازی نے کہا حرف واو اسجگہ بمطلق جمع کے لیے ہے اور غالب تفسیرین
نے کہا بمعنے باء سو جدہ ہے واحدی نے کہا واو بہتر ہے باء سے کیونکہ مراد جمع ہے نہ حقیقت خلط تفتازانی
نے کہا واو واسطے جمع کے ہے اور باء واسطے الصاق کے سو جمع و الصاق ایک ہی قبیل سے ہے یہ سلوک ہے طریق
استعارہ پر یہ فرمانا کہ شاید اللہ اونکی توبہ قبول کرلے دلیل ہے اسبات پر کہ اوسکے ہمراہ اعتراف کے توبہ بہی
واقع ہوئی یا یہ کہ اعتراف جو مقدمہ توبہ ہے قائم مقام توبہ ٹہیرا اور حرف رجا کلام اللہ مین مفید تحقیق وقوع
ہوتا ہے کیونکہ اطماع طرف سے اللہ کے ایجاب ہوا کرتا ہے اسلیکی ذات اکرم الاکرمین اوسکی صفت ارحم الراحمین
ہے مواہب لدنیہ مین کہا ہے وَاتَّفَقَ الْمُفَسِّرُونَ عَلَى ذٰلِكَ قسطلانی نے کہا عسی مین اسبات کا جتلانا
ہے کہ یہ فعل اللہ کا بر سبیل تفضل ہے تا کہ کوئی شخص تکیہ کرکے نہ بیٹہہ رہے بلکہ خوف و حذر پر ہو یہ ارشاد کہ
اللہ غفور رحیم ہے مفید الفاء وعدہ ہے ابن عباس نے کہا یہ دس شخص تہے سات آدمیون نے اون مین سے
اپنے آپ کو سواری مسجد سے باندہا تہا اوسپر یہ آیت آئی گو سبب اسکے نزول کا خاص ہے لیکن یہ آیت شامل جملہ
مسلمین ہے اسکا حمل کرنا عموم پر اولے ہے طبرانی نے ابو عثمان سے روایت کیا کہ اونہون نے کہا مَا فِي

الْقُرْآنِ آيَةٌ أَرْجَى عِنْدِي لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ لے اونکے مال مین سے زکوٰۃ کہ
اونکو پاک کرے اوس سے اور تربیت اور دعا اونکو البتہ تیری دعا اونکو تسکین ہے اور اللہ سب سنتا ہے اور جانتا
کیا جان نہین چکے کہ اللہ آپ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون کی اور لیتا ہے زکوٰۃ اور اللہ ہے توبہ قبول
کرنے والا مہربان ف یعنے جیسے بعضو نپر عتاب ہوا کہ ہاتہ کو انکی زکوٰۃ لینی موقوف ہوئی انپر عتاب نہین
رسول کے اختیار ہے جسکے حق مین جو اللہ نے فرمایا وہ ادا کرتا ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ آیت عام ہے
اگرچہ بعض نے کہا ہے کہ ضمیر طرف اونہین معترفین مخلصین کے پہرتی ہے ولہذا البعض بالفین زکوٰۃ احیاء
عرب مین یہ اعتقاد تہا کہ زکوٰۃ امام کو نہ دینا چاہیے یہ خاص حضرت ص کے ساتہ تہا بدلیل خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
صَدَقَةً الخ لیکن ابوبکر صدیق نے اس تاویل کا سد وفہم فاسد کو اونپر رد کیا اور سائر صحابہ نے اوسے
مقاتلہ کیا یہانتک کہ اونہون نے خلیفہ کو زکوٰۃ دی جسطرح کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے تہے حتے کہ
ابوبکر نے کہا وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا اَوْ عِقَالًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ
صلوٰۃ سے مراد اسجگہ دعا و استغفار ہے چنانچہ عبداللہ بن ابی اوفے نے کہا ہے جب پاس حضرت ص کے
کسی قوم کا صدقہ آتا تو آپ دینپر صلوٰۃ بہیجتے میرے باپ اپنا صدقہ لیکر گئے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ
اَبِیْ اَوْفٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت نے کہا اے رسولخدا ص مجہپر اور میرے شوہر
پر درود بہیجو فرمایا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ مراد صلوٰۃ کے سکن ہونے سے رحمت ہے یہی قول ہے ابن
عباس کا قتادہ نے کہا وقار ہے حذیفہ کہتے ہین حضرت ص جب کسی شخص کو دعا دیتے تو وہ دعا اوسکو اور
اوسکی اولاد اور اولاد کی اولاد کو پہر اوسکی اولاد کو پہونچتی یعنے چار پشت تک اوسکا اثر باقی رہتا رَوَاهُ اَحْمَدُ
دوسرا لفظ یہ ہے اِنَّ صَلٰوةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَتُدْرِكُ الرَّجُلَ وَوَلَدَهٗ وَوَلَدَهٗ
وَوَلَدَهٗ پہر اللہ نے توبہ و صدقہ پر اوبہارا کیونکہ یہ دونو کام گناہون کو مٹاتے ہین اور نیست و نابود کر دیتے
ہین اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ جو کوئی اللہ کیطرف رجوع لاتا ہے توبہ کرتا ہے تو اللہ اوسکی رجوع و توبہ
پذیرا فرماتا ہے اور جو کوئی کسب حلال سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ اوسکے صدقے کو اپنے ہاتہ مین لیکر
اوسکے لیے پرورش کرتا ہے یہانتک کہ ایک دانہ کہجور کا برابر ایک پہاڑ کے ہو جاتا ہے جسطرح کہ اس
بارہ مین حضرت ص کی حدیث آئی ہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اوسکو
اپنے ہاتہ مین اور پالتا ہے اوسکو واسطے ایک تمہارے کی جسطرح کہ کوئی تم مین بچہ اپنی گہوڑی کا پالتا ہے یہانتک

کہ وہ دانہ کہجور کا برابر احد کے ہو جاتا ہے اسکی تصدیق اللہ کی کتاب مین موجود ہے اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ
هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ رواہ الترمذی وقولہ تعالی یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ
یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ابن مسعود نے کہا صدقہ اللہ کے ہاتھ مین پڑتا ہے قبل اسکے کہ سائل کے ہاتھ مین
پڑے پہر یہ آیت پڑہی **حکایت** ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ترجمہ عبد اللہ بن شاعر سکسکی دمشقی
حمصی الاصل کے نقل کیا ہے کہ زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ مین لوگون نے جہاد کیا عبد الرحمن بن خالد
بن الولید اُس لشکر کے سردار تھے ایک مرد مسلمان نے سو دینار رومی خیانت کر لیے جب لشکر چلا گیا وہ
شخص پشیمان ہوا امیر کے پاس لایا امیر نے کہا مین نہین لیتا لوگ متفرق ہو گئے ہین اب تو اسکو روز
قیامت کے پاس اسکے لیجانا وہ ہر ایک صحابہ کے لیجاتا وہ بہی یہی کہتے جب شخص دمشق مین آیا پاس
معاویہ کے گیا کہ انہین سے لین اونہون نے بہی انکار کیا وہ وہانسے روتا ہوا انا للہ پڑہتا ہوا نکلا
پس گذرا عبد اللہ بن شاعر سکسکی پر ہو اُنسے یہ سارا حال ذکر کیا عبد اللہ نے کہا اَوَ مُطِیْعِیْ اَنْتَ یعنے کیا تو
میرا مطیع ہو گا اگر مین کچہ صلاح تجہکو دون اوسنے کہا ہان فرمایا پاس معاویہ کے جا کر کہہ کہ تم اپنا خمس
مجہسے لو اور بیس دینار انکو دے آ اب ہی اسی دینار انکی طرف سے اوس لشکر کے صدقہ کر دے اللہ تعالی
اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقہ لیتا ہے اور وہ اونکے نام و مکان خوب جانتا ہے اُسنے
ایسا ہی کیا معاویہ نے سنکر کہا لَاَنْ اَکُوْنَ اَفْتَیْتُ بِهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اَمْلِکُهٗ اَحْسَنَ
الرَّجُلُ یعنے اگر یہ فتوے اس مرد کو مین دیتا تو ہر شے مملوک سے مجہکو دوست تر تہا اس مرد نے خوب
کیا ابن اثیر کہتے ہین یہ عبد اللہ فقہا مین سے ہین معاویہ وغیرہ سے روایت رکہتے ہین حوشب بن سیف
سکسکی حمصی ان سے راوی ہین فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ اس صدقہ ماسور بہا مین اختلاف ہے کسی نے
کہا صدقہ فرض ہے اور کسی نے کہا مخصوص تہا ساتہ اس گروہ کے اسلیے کہ اونہون نے بعد توبہ کے
اپنے اموال حضرت صلعم پر عرض کیے تہے اوسپر آیت اتری صدقہ ماخوذ سے صدقہ ہے اسلیے کہ دلیل ہے صدقہ
مفروضہ پر [illegible] کا تطہیر تزکیہ بصدق [illegible] تطہیر یہ ہے کہ گناہون کا اثر دور ہو جائے تزکیہ مبالغہ ہے [illegible]
[illegible] سیوطی نے کہا ہے کہ حضرت صلعم نے تہائی مال اونکا لیا [illegible]
[illegible] اسلیے کہ جس کسی کو کوئی گناہ ہو جائے اوسکو تصدق کرنا مسنون ہے صلوۃ [illegible]
[illegible] دعا حضرت صلعم کی دعا کو تسکین و طمانینت نفس [illegible] پہر جب اللہ نے انکی توبہ قبول کی تو

اور ایک وقت پر اپنے زمانے سے عمل صالح کرتا ہے کہ اگر اوس عمل پر مرجاے بہشت مین جاے پہر وہ متحول ہوجاتا
ہے عمل بد کرنے لگتا ہے اور کوئی بندہ ایک وقت تک اپنے زمانے سے برا کام کرتا ہے کہ اگر اس عمل پر مرجاے آگ
مین جاے پہر وہ عمل نیک کرنے لگتا ہو اور جب اللہ اپنے بندے کے ساتہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو مرنے کے پہلے اس سے
کام لیتا ہے پوچہا کیونکر کام لیتا ہے فرمایا توفیق عمل صالح کی اسکو دیتا ہے پہر اوسی عمل پر اسکو قبض کر
لیتا ہے تفرد بہ احمد من هذا الوجه اے اللہ مجہہ بندہ عاصی کی آخر عمر ہے تو مجہکو بہی عمل صالح کی
اور ایسی توفیق دے کہ میرے اگلے گناہ اور حال کے گناہ استقبال مین معاف ہوکر مین لائق تیری عفو و مغفرت
کے ہوجاؤن میرے حساب مین میرے گناہ ماضی و حال قطرہاے باران و ذرہاے ریگ روان سے زیادہ
مین بنی آدم مین جو لوگ اہل کرم ہوتے ہین وہ ادنی کا قصور معاف کردیتے ہین تو اکرم الاکرمین ارحم الراحمین
ہے تیرے سامنے اس مشت خاک سے معاف کردینا اسراف کا کیا بڑی چیز ہے اللهم توفيقا و غفرانا
فتح البیان مین کہا ہو مطلب آیت کا یہ ہی کہ تم عمل کرو جو چاہو اچہا یا برا اللہ و رسول و اہل ایمان تمہارے
عمل کو دیکہتے ہین اونپر عمل تمہارے مخفی نہین ہین اسمین تخویف و تہدید ہے گناہگارون کو کہ عمل خیر بطرف
جلدی کرو عمل کو اللہ کے لیے خالص کرو اور مطیعین کے لیے ترغیب و تنشیط ہے کیونکہ جبکو یہ بات معلوم
ہوگی کہ اسکا عمل مخفی نہین ہے خواہ خیر ہو یا شر وہ ضرور رغبت کریگا اعمال خیر مین اور اعمال شر سے پرہیز
رکہیگا غرضکہ اس آیت مین ترہیب ترغیب دونو ہین مجاہد نے کہا هذا وعيد من الله عز وجل ابو مسعود
نے کہا زيادة ترغيب لهم في العمل الصالح مراد رویت عمل سے مجازات عمل ہے یعنے جیسا عمل ویسی جزا
خیر کی جزا خیر شر کی جزا شر پہر جب اوسکے ساتہ جاوگے وہ تمہارے عمل کی تمکو خبر کردیگا کہ اچہے تہے یا برے اور ویسا
ہی تمکو بدلا دیگا جب حضرت صلعم زندہ تہے آنکہ سے یا کان سے عمل امت کے دیکہتے سنتے تہے اب بعد موت کر
اعمال امت آپ پر عرض کیے جاتے ہین اور ہر وقت کہ مومن عمل اپنے معاصر کا دیکہتے ہین اور بعد موت کے
اقارب و عشائر اس عامل کے اوسکے عمل پر مطلع کیے جاتے ہین اور اللہ حی لا یموت ہے وہ یکسان سب کے
عمل دیکہتا رہتا ہے عالم غیب و شہادت ہے اس سے کوئی شے مخفی نہین ہے ؎

بر در علم پاک ذرہ پوشیدہ نیست — کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور بعضے اور
لوگ ہین کہ اونکا کام ڈہیل مین ہے حکم پر اللہ کے یا اونکو عذاب کرے یا اونکو معاف کرے اللہ سب جانتا

حکمت الٰہی ہے **ف** اوپر کئی فرقے مذکور ہوے ایک منافق جہوٹے بہانے کرتے ایک گنوار غرض کا وقت تاکتے ایک گنوار صاف دلی رفیق ایک وہ جو اپنا گناہ مانے اونکو معاف فرمایا مگر جو قدیم شخص اپنا گناہ مانتے تہے اونکو اوب دیے کو پچاس دن ڈہیل مین رکہا ہو اس بیچ مین حضرت ؐ اور سب مسلمان اونسے کلام نکرتے اور اون کی عورتین جدا ہوگئین جب اونکے دل خوب پشیمان ہوئے تب معافی نازل ہوئی وہ آیت آگے ہے یہ ذکر اونکا فرمایا لفظ ہے ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و ضحاک وغیرہ واحد نے کہا ہو مراد وہ تین شخص ہین جو توبہ کرنیسے پیچہے رہ گئے وہ مرارہ بن ربیع و کعب بن مالک و ہلال بن امیہ تہے غزوہ تبوک مین کسل و طلب راحت کے لیے بیٹہہ رہے نہ شک و نفاق کی راہ سے اونمین سے بعض نے اپنے کو ستون مسجد سے باندہا جسطرح ابولبابہ اور اونکے اصحاب نے کیا تہا اور بعض نے نہ باندہا تہے یہ تینون شخص سلیے انکی توبہ انکی توبہ سے پہلا اوتری اور انکی توبہ مین تاخیر دیگئی یہانتک کہ آگے کی آیت نازل ہوئی یعنی لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الخ انکو اللہ نے پیچہے اپنی مشیت کے رکہا چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے لکن اسکی رحمت غالب ہے غضب پر وہ جانتا ہے کہ کون مستحق عفو ہے اور کون مستحق عقوبت اسکی قول و فعل سب حکمت سے ہے ہین لا الٰہ الا ہو ولا رب سواہ فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے تین قسم کے متخلفین کا ذکر کیا ایک منافق جو اپنے نفاق پر اڑے رہے دوسرے تائب جنہون نے اپنے گناہ کا اقرار کیا تیسرے وہ جنکا حکم اس حال مین موقوف ہا وہ ڈہیل مین پڑے انکی توبہ و عدم توبہ دونو کا یقین نہ تہا فرق ان دونو مین یہ ہوا کہ فرقہ ثانی نے عذر کیا حضرت ؐ نے قبول فرمایا اونکی توبہ جلدی قبول ہوگئی اس تیسرے فرقے نے عذر نہ کیا اسلیے کہ باوجود تلاش کے کوئی عذر صحیح ہاتہہ نہ آیا حضرت ؐ نے اونکے امر مین تاخیر فرمائی کہ اللہ کو اختیار ہے اللہ نے پچاس دن کی ڈہیل دی

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

اور جنہون نے بنائی ہے ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور پہوٹ ڈالنے کو مسلمانون مین اور تہانگ اس شخص کی جو لڑ رہا ہے اللہ سے اور رسول سے آگے کا اور اب قسمین کہاوینگے کہ ہملا ہی ہے چاہی تہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جہوٹے ہین تو نہ کہڑا ہو اسمین کبہی جس مسجد کی بنیاد دہری ہے پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کہڑا ہو اوسمین اسمین وہ مرد ہین جنکو خوشی ہے پاک رہنے کی اور اللہ چاہتا ہے

کا تہا مالک نے معن سے کہا ذرا ٹہیرو مین اپنے گہر سے آگ لے آؤن گہر جا کر ایک پولا نخل کا لیکر اور اسمین آگ
لگا دونو دوڑ کر مسجد مین آئے وہان مسجد والے موجود تہے مسجد مین آگ لگا دی اور مسجد کو ڈہا دیا وہ لوگ متفرق
ہو گئے انکے حق مین قرآن اُترا الی آخر القصہ جن لوگون نے یہ مسجد بنائی تہی وہ بارہ شخص تہے خدام بن خالد قبیلہ
بنی عبید بن زید سے یہ ایک شخص تہا بنی عمرو بن عوف کا اور اوسی گہر کا آدمی تہا اسی نے مسجد شقاق نکالی
تہی اور ثعلبہ بن حاطب بنی عبید و موالی بنی امیہ مین سے یہ گروہ ابی لبابہ بن عبد المنذر تہا اللہ نے فرمایا کہ
یہ اہل قسمین کہ ہم نے نہین چاہی مگر بہلائی دروغگو ہین بلکہ اونہون یہ مسجد واسطے ضرر رسانی مسجد قبا کی
طیار کی ہے محارب خدا اور رسول سے مراد ابو عامر فاسق ہے جسکو راہب کہتے تہے لعنہ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اس مسجد مین کہڑے ہونیسے منع کیا اور امت اس امر مین تابع حضرت ہے پہر مسجد قبا مین کہڑے ہونیکے
پر اوبہارا کیونکہ اوسکی بنیاد اہسکی طاعت پر ہوئی تہی تقوے سے مراد جمع کلمہ مومنین و معقل و موئل اسلام ہے
اس آیت کا سیاق معرض مسجد قبا مین ہے و لہذا حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت مسجد قبا کی زیارت سوار
و پیادہ کیا کرتے تہے یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا کو اول قدوم مین بنیاد
کیا اور بنایا اور عمرو بن عوف مین اوترے تو جبرئیل علیہ السلام نے جہت قبلہ کو معین کر دیا تہا واللہ اعلم حدیث
ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ یہ آیت اہل قبا مین اوتری ہے فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا
وہ پانی سے استنجا کرتے تہے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ ابن عباس
کہتے ہین جب یہ آیت اُتری حضرت نے ایک آدمی پاس عویم بن ساعدہ کے بہیجا کہ یہ کیا طہور ہے جسپر اللہ نے
تمہاری ثنا کی کہا اے رسولخدا نہین نکلتا ہے کوئی مرد یا عورت ہم مین سے غائط سے لکن وہ دہوتا ہے
اپنے شرمگاہ یا مقعد کو فرمایا ہُوَ هٰذَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ عویم بن ساعدہ کا لفظ یہ ہے حضرت مسجد قبا مین آئے
فرمایا اللہ نے تمپر ثنا کی ہے طہور مین تمہاری مسجد کے قصے مین سو کیا طہور ہے جو تم کرتے ہو کہا اے رسولخدا
واللہ ہم کچھہ نہین جانتے لکن ہمارے ہمسائگی مین یہود رہتے تہے وہ اپنے ادبار غائط سے دہوتے تہے ہم نے
بہی انکی طرح دہونا شروع کیا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ خُزَیْمَةَ ابراہیم بن معلی بن انصاری کا لفظ یہ ہے کہ حضرت
نے عویم بن ساعدہ سے کہا مَا هٰذَا الَّذِیْ اَثْنَى اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا کہا اے رسول
خدا اِنَّا نَغْسِلُ الْاَدْبَارَ بِالْمَاءِ خزیمہ بن ثابت نے کہا یہ آیت اوتری اور وہ اپنے ادبار غائط سے دہوتے تہے محمد بن
عبد اللہ بن سلام کا لفظ یہ ہے کہ حضرت مسجد قبا مین آئے فرمایا اللہ نے تمپر ثنا کی ہے طہور مین اچہی

سنا تم مجھکو خبر نہین پسیتے کہا اے رسول خدا ہم توریت مین لیتے اور پکھا پایا ہے استنجا کرنے کو پانی سے
رواہ احمد بہرحال ایک جماعت سلف نے صراحت کی ہی کہ مراد اس آیت سے مسجد قبا ہے ابن عباس و
بن زبیر و عطیہ عوفی وابن زید وشعبی و حسن بصری وسعید بن جبیر و قتادہ اسی کے قائل ہین اور حدیث صحیح
مین آیا ہے کہ مسجد رسول خدا جو اندر مدینے کے ہے وہی ہو سس علے التقوے ہے اور یہ صحیح ہے درمیان
آیت اور حدیث کے کچھ منافات نہین ہے اسلیے کہ ہاں مسجد قبا کی تقوے پر پہلے بنی ہوئی تو مسجد
حضرت بطریق اولی واحرٰی موسس علی التقوے ٹہیری ولہذا حدیث ابی بن کعب مین آیا ہے کہ حضرت
نے فرمایا اَلْمَسْجِدُ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مَسْجِدِیْ هٰذَا تفرد بہ احمد سہل بن سعد ساعدی کہتے
ہین دو مردون نے عہد حضرت مین مسجد موسس علی التقوی مین اختلاف کیا ایک نے کہا حضرت کی مسجد
ہے دوسرے نے کہا قبا کی مسجد ہے دونو پاس حضرت کے آئے اور پوچھا فرمایا وہ میری مسجد ہے کذا
رواہ احمد ایضا ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی
مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا تفرد بہ احمد ورواہ
احمد ایضا مِنْ طَرِیْقٍ اُخْرٰی وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْهِ هُوَ مَسْجِدِیْ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ تیسرے
طریق مین نام ان دونو شخص کا یون آیا ہے کہ ایک بنی خدرہ مین سے تہا اور دوسرا بنی عمرو بن عوف مین سے
خدری نے کہا وہ مسجد حضرت ہے عمری نے کہا وہ مسجد قبا ہے حضرت نے اونکے جواب مین کہا هُوَ
هٰذَا الْمَسْجِدُ یہ اپنی مسجد کو فرمایا چوتہی طریق مین ہے کہ عبد الرحمن بن ابی سعید نے کہا میں پاس حضرت کے
گیا حضرت گہر مین اپنی بعض نسا کے تہے مینے کہا مسجد موسس علے التقوے کہان ہے ایک مٹھی
کنکری لیکر زمین پر ماری اور فرمایا هُوَ مَسْجِدُکُمْ هٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ایک جماعت سلف و خلف اسی کی
قائل ہے کہ مراد اس سے مسجد حضرت ہے عمر وابن عمر و زید بن ثابت و سعید بن مسیب اسی کی طرف گئے
ہین ابن جریر نے بھی اسیکو اختیار کیا ہے آیت شریف مین دلیل ہے اسپر کہ نماز پڑہنا پرانی قدیم مسجدون
مین جن کی بنیاد اول بنا سے اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت پر رکھی گئی ہے مستحب ہے اور اسپر کہ
نماز ادا کرنا ہمراہ جماعت صالحین وعباد عاملین کی جو اسباغ وضو پر محافظت رکھتے ہین اور ملابست
قاذورات سے متطہر رہتے ہین مستحب ہے ایک صحابی نے کہا حضرت نے اونکو نماز صبح پڑہائی اسمین

سورۂ روم پڑہی جب نماز پڑہ چکے فرمایا بعضے قرآن میں دہوکا لگتا ہے کچہہ لوگ تم میں ہمارے
ساتہہ نماز پڑہتے ہیں اچہی طرح وضو نہیں کرتے سو جو کوئی حاضر ہو نماز کو ہمارے ساتہہ وہ اچہی طرح
وضو کرے رواہ احمد بطرق یہ دلیل ہے اسپر کہ کمال طہارت کا قیام کو عبادت میں سہل کر دیتا ہی
اور اتمام عبادت پر معین ہوتا ہے ابو العالیہ نے تحب المطہرین میں کہا ہی کہ طہارت کرنا پانی سے اچہا ہے
ولکن وہ تو گناہون سے طہر ہین اعمش نے کہا توبہ ذنوب سے ہوتی ہے اور تطہر شرک سے حدیث مسند
میں آیا ہے کہ حضرت نے اہل قبا سے کہا تہا کہ اللہ نے طہور میں تمہیر ثنا کی ہے سو تم کیا کیا کرتے ہو کہا ہم پانی
سے استنجا کرتے ہیں ابن عباس نے کہا یہ آیت قبا والون میں اتری ہے حضرت نے اونسے پوچہا کہا ہم بعد
ڈہیلے کے پانی سے پاک کرتے ہیں رواہ البزار یہ روایت فقہا میں مشہور ہے لیکن بہت سے محدثین متاخرین
بلکہ سارے اہلحدیث اسکو نہیں پہچانتے فتح البیان میں کہا ہے اللہ نے بنا مسجد ضرار میں چار امر ذکر کیے
ہیں ایک ضرر دینا غیر کو دوسرے کفر کرنا ساتہہ اللہ کے اور فخر کرنا اہل اسلام پر کہ ہم نے یہ مسجد واسطے تقویت
اہل نفاق کے بنائی ہے تیسرے جدائی ڈالنا درمیان ایمانداروں کے کہ جب لوگ مسجد قبا میں نہ جائینگے
تو وہان کی جماعت کم ہو جائیگی اور کلمہ مسلمین مختلف ہو کر الفت باہمی باطل ہو جائیگی چوتہے انتظار اُس شخص کا
جو اللہ و رسول سے محاربہ کر چکا تہا مراد محاربین سے منافقین ہین یہ بارہ آدمی تہے ایک اُن میں ابو عامر
راہب تہا وہ اسسے پہلے بخلاف حضرت کے ہو چکا تہا ظاہر میں سوگند کی تہی کہ ہم نے یہ مسجد اس لیے
بنائی ہے کہ بارش و گرمی میں ضعیف و عاجز لوگ اس جگہہ نماز پڑہیں اگر مسجد قبا یا مسجد نبوی میں بسبب
مطر و حر کے نجا سکیں اللہ نے فرمایا یہ اس حلف میں دروغگو ہین یہ ابو عامر باپ تہا حنظلہ غسیل الملائکہ
کا مگر اللہ نے حضرت کو منع کر دیا کہ تم ہرگز کسی وقت میں بہی وہان جا کر نماز کے لیے کہڑے نہو جب صحابہ
نے اس مسجد کو حضرت کے حکم سے جلا کر ڈہا دیا تو وہ جگہہ ایک کناسہ ہو گئی جہان لوگ نجاست وغیرہ
ڈال جاتے تہے پہر حکم قیام کا مسجد موسس علی التقوے میں دیا کسی نے کہا مراد اس مسجد سے مسجد
قبا ہے اور کسی نے کہا مسجد نبوی شریف سمہودی نے درمیان احادیث کے جمع کیا ہے اور کہا کہ دونو
مسجدیں مراد ہین کیونکہ دونو کی بنیاد تقوے پر ہوئی ہے سائل کو وہم اختصاص آیت کا ساتہہ
مسجد قبا کے تہا اسلیے حضرت نے اوسکے جواب میں ذکر اپنی مسجد کا کیا سہیلی نے کتاب الروض الانف
میں ہونہی سہیلے یہی بات لکہی ہے لیکن مخفی نہین ہی کہ حضرت نے جزما یہ فرمایا کہ مسجد موصوف

یہی میری مسجد ہے اور اس امر کو معین کر دیا اب کسی فرد صحابی یا جماعت صحابہ وغیرہم کا قول مقام احادیث صحیحہ کے نہیں ہو سکتا ہی اور نہ لائق اسکے ہے کہ بمقابلہ حدیث صحیح میں لا یا جاوے گرچہ سند کے با تحقیق یہ ہے کہ سبب نزول آیت کی مسجد قبا میں متعارض تنصیص حضرت مسجد مدینہ پر نہیں ہے اسلیے کہ وہ کچھ دلیل اختصاص اوسکا قبا پر نہیں ہی جو فضائل مسجد قبا کے آئے ہیں وہ مستلزم اس امر کے نہیں ہیں کہ مراد مسجد اسس علی التقوی سے یہی مسجد قبا ہو حالانکہ جو فضائل مسجد قبا سے بہی بلا شک و شبہ بڑہکر ہیں اول یوم سے مراد سال ہجرت ہی وہ پہلا دن ایام تاریخ اسلام کا سمجھا گیا تطہر سے مراد پاک رہنا ہے احداث و جنابات و سائر نجاسات سی یہی قول ہے اکثر مفسرین کا اور بعض نے کہا کہ مراد طہارت ہے ذنوب سے ساتھ توبہ و استغفار کے اول اوسے ہو لکن رازی نے کہا ہے کہ مراد طہارت ہے ذنوب و معاصی سے اور تین وجہ سے اسکو متعین کیا ہے ممکن ہے کہ مراد طہارت ظاہر و باطن دونو مراد ہوں پہر اللہ نے یہ خبر دی کہ ہم مطہرین کو دوست رکہتے ہیں غزالی نے احیاء العلوم و کیمیائے سعادت میں ذکر طہارت ظاہر کا کرکے ترغیب طہارت باطن کی دی ہے اور کہا ہے کہ صحت عبادت کی بہی طہارت باطن پر موقوف ہی اور سچ کہا ہے اسلیے کہ اگر ظاہر آراستہ پیراستہ ہوا اور باطن ناپاک ہے تو وہ عبادت لائق قبول کے نہیں ہوتی اسمیں بہی شک نہیں ہے کہ احادیث اسباب نزول میں صریح طہارت ظاہر مین ہین سو ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہے جب باطن پاک ہوگا تب ہی مسلمان طہارت ظاہر بہی مطابق حکم شرع کے کریگا أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ بہلا جسنے بنیاد دہری اپنی عمارت کی پرہیزگاری پر اللہ سے اور رضامندی پر وہ بہتر ہے یا جسنے نیو رکہی اپنی عمارت کی کنارہ پر ایک کہائی کے جو ڈہنے ہے پہر اسکو لیکر ڈہہ پڑا دوزخ کی آگ میں اور اللہ نہیں راہ دیتا بے انصاف لوگوں کو ہمیشہ رہیگا اس عمارت سے جو بنائی تہی شبہہ اونکے دل میں مگر جب ٹکڑے ہو جاویں اونکے دل اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف یعنے بے انصافی کی شامت سے عمل نیک بہی چاہیں تو بن نہیں آتا انسے اس عمل بد کا اثر یہ ہوا کہ ہمیشہ ان کے دل میں نفاق رہیگا نفاق کو فرمایا شبہ اسلیے اللہ نے فرمایا کہ یہ دونو عمارتیں برابر نہیں ہیں کہاں وہ عمارت جو اللہ کے ڈر سے بنائی گئی اور کہاں وہ جو مورچہ جنگانہ مذکور کے لیے تیار ہوئی ایک کی بنیاد تقوے پر ہو دوسری کی بنیاد کنارہ پر ایسی کہائی کے جو جہنم میں گرے بہلا کہیں مفسدوں کے عمل بہی درست ہوتے ہیں جابر بن عبداللہ نے کہا

مینے مسجد ضرار کو دیکھا اوس سے دھوان نکلتا تھا عہد حضرت ص مین ابن جریر نے کہا ہمسے ذکر کیا گیا کہ کچھ لوگون
نے اوسکو کھودا وہان سے دھوان نکلا یہی قول قتادہ کا ہے خلف بن یاسین کوفی کہتے ہین مینے مسجد منافقین
کو دیکھا جسکو اللہ نے قرآن مین ذکر کیا ہے اوسمین ایک پتہر تہا جس مین دھوان نکلتا تہا آج وہ جگہہ ایک مزبلہ
ہے اللہ نے کہا یہ بنیاد ہمیشہ ایک شک و نفاق ہے اونکے دل مین بسبب اس صنیع شنیع کے جسطرح کہ عباد عجل
کے دل محبت عجل پلادی گئی تہی اسیطرح یہ نفاق اونکے دل مین جم گیا ہے مگر یہ کہ اونکے دل مرکر ٹکڑے ہو جائین
یہی قول ہے ابن عباس و قتادہ و زید بن اسلم و سدی و حبیب بن ابی ثابت و ضحاک و ابن زید اور بہت سے علماء سلف
کا فتح البیان مین کہا ہے معنی آیت باب کے یہ ہین کہ جسکی بنیاد دین کے قاعدہ قوی و محکم پر ہوئی ہے کہ عبارت ہے
اللہ کے تقوے و رضوان سے وہ بہتر ہے اوس سے جسکی بنیاد دین باطل و نفاق پر رکہی گئی ہے اللہ نے مثال باطل کی
ڈہنے والی کہائی سے دی جو جلد مضمحل ہو جاتی ہے جہنم مین گرنے کا مطلب یہ ہے کہ ابن عباس نے کہا نفاق
نے اونکو جہنم مین پہنچا دیا کہتے ہین جب اوسکی بنیاد کہودی دہوان دیکھا قتادہ نے کہا اون کی بنا تمام ہوئی
تہی کہ جہنم مین جا گری اس آیت کی فصاحت بلاغت قوت ترکیب و قعت معنی نہایت درجہ کو پہونچی ہے اللہ ظالمون
کو توفیق خیر کی نہین دیتا ہے بلکہ یہ بنیاد موجب اونکے مزید شک و نفاق کی ہے یا مراد ریبہ سے حسرت و ندامت ہے
کہ وہ اس عمارت کی بنانے پر پشیمان ہوئے مبرد نے کہا اونکی دل مین حرارت و غیظ ہے جب حضرت ص نے اوسکو
گروا دیا تو اور بہی نفاق ونکا زیادہ ہو گیا یہ ریبہ جب جائیگا کہ اونکے دل ٹکڑے ہو جائین مرکر یا تلوار سے یا قبور
مین یا نار مین مطلب یہ ہے کہ جبتک زندہ ہین یہ ریبہ ہمیشہ انکے جی مین برقرار رہیگا یا یہ کہ وہ توبہ کرین اور دل
ندمت سے پارہ پارہ ہو جائے تب کہین وہ ریبہ انکے جی سے دور ہو اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ
وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ
بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہے لڑتے
ہین اسکی راہ مین پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے
قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو ٹہرنے کی ہی اوس سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی ف
اللہ نے کہا ہم اپنا بندون کو عوض انکے مال و جان کے جنت دینگے یہ اوسکا فضل و کرم و احسان ہے قبل عوض کی
اوسنے یہ تفضل بہ تعظیم بندہ کیا و ہذا احسن ق قتادہ نے کہا ہے بایعہم واللہ فاغلی اثمانہم ثمن

عطیہ کہتے ہین کوئی مسلمان نہین ہے لیکن اسکی بیعت اُسکی گردن مین ہے وفا کرے اسکو یا مر جاوے
اوسپر آیت پڑہی ولہذا کہا ہے مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَايَعَ اللّٰهَ یعنی قبل اس عقد کے اور وفا کیا
اسکو عبد اللہ بن رواحہ نے حضرت سے شب عقبہ مین کہا تہا آپ شرط کر لو اپنے رب کے لیے اور اپنے لیے
جو چاہو فرمایا مین شرط کرتا ہون واسطے اپنے رب کے کہ تم اسکی عبادت کرو کسی شے کو اسکا شریک نہ ٹہیراؤ اور شرط کرتا
ہون اپنے لیے کہ بچاؤ مجہکو اس چیز سے جس سے تم اپنی جان کو بچاتے ہو سائل کو تعجب ہوا کہا جب ہم ایسا کرین تو ہمکو کیا ملیگا فرمایا
جنت کہا رَبِحَ الْبَيْعُ لَا نُقِيلُ وَلَا نَسْتَقِيلُ اوسپر آیت اتری اسمین فرمایا ہے کہ مارنا اور مرنا راہ خدا مین
یکسان ہے بہر حال جنت انکے لیے واجب ہے ولہذا صحیحین مین آیا ہے اللہ متکفل ہے واسطے اس شخص کے جو
اسکی راہ مین نکلا نہین نکالا اسکو مگر جہاد نے میری راہ مین اور تصدیق نے میرے رسولون کی کہ اگر مین اسکو
وفات دون تو جنت مین داخل کرون اور اگر اوسکے گہر پہیر لاؤن جس سے وہ نکلا تہا تو وہ اجر و غنیمت لیکر
آئے پہر اس وعدے کی تاکید توریت و انجیل و قرآن سے فرمائی کہ یہ وعدہ اللہ نے اپنے نفس کریم پر لکہ رکہا ہے
اور اپنی بڑی بڑی کتابون مین اوتارا ہے جیسی توریت جو موسیٰ ع پر اوتری تہی اور انجیل جو عیسیٰ علیہ السلام
پر آئی تہی اور قرآن جو حضرت خاتم الرسل سید الانبیا پر نازل ہوا ہے سو جو کوئی اللہ کا عہد پورا کرتا ہے اللہ اسکے
خلاف وعدہ نہین کرتا ند کقولہ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا ولہذا فرمایا کہ
تم اس بیع سے خوش ہو جاؤ کہ یہ فوز عظیم ہے اور نعیم مقیم فتح البیان مین کہا ہے اصل فروخت درمیان بندون
کے یہ ہے کہ کوئی چیز اپنے ملک سے عوض مین کسی شے کے جو برابر یا کم اور انفع تر اوس سے ہو نکالین سو ان مجاہدون
نے اپنی جان اللہ کے ہاتہ فروخت کر دی عوض بہشت کے یہان انفس مال تہا اور اسکا بیچ دینا غایت درجہ کا
جود ہے اللہ نے بہی عوض اس شے کا انکو جنت دی جو اعظم مطلوب عباد ہے جسکی طرف اعمال صالحہ سے توسل
کرتے ہین اموال سے مراد وہ مال ہے جو اہل جہاد راہ خدا مین دیتے ہین اور سارے وجوہ بر و طاعات مین
خرچ کیا کرتے ہین اسمین جہاد بہی بدخول اولی داخل ہے حسن نے کہا ہمارے نفس اسکی مخلوق ہین ہمارے
اموال ہمارا رزق ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری حضرت مسجد مین تہے لوگون نے
اللہ اکبر کہا ایک مرد انصاری اپنی چادر دوش پر رکہے ہوئے آیا اور کہا اے رسول خدا کیا یہ آیت اوتری ہے
فرمایا ہان کہا یہ سودا انفع کا ہے ہم نہ اقالہ اس بیع کا کرین اور نہ اقالہ چاہین پہر اللہ نے انکی یہ صفت بیان کی
کہ یہ راہ خدا مین اعدا سے لڑکر انکو قتل کرتے ہین اور خود بہی قتل ہوتے ہین اسی سبب سے مستحق جنت کے ٹہیرے ہین

داور پر قتل ہوتا ہو لیکن جب اونکا امتحان ختم ہو گیا اور انہوں نے جان دینے پر مستعدی کی اور شعر ضرور ہو گئے
ہوئی تو اب انکو جنت کا ملنا ضرور ہے خواہ مرین یا نہین کیونکہ اجتماع امرین کا حصول جنت مین شرط نہین ہے
بلکہ فضل عظیم و فوز جسیم کا تحقق ہو گیا جبکہ ایک وصف بھی پایا گیا بمجرد عزم و تکثیر سواد نے یہ نفع بخشا اور یہ
مجرد یہ وعدہ اللہ کا کتب آسمانی مین ہو چکا ہو کہ مومنی عہد جنت پائینگا اللہ صادق الوعد ہے وہ کبھی خلاف اپنے
وعدے کے نہین کرتا ہے اور جبکہ وعدہ خلافی کرام خلق تک سے باوجود امکان کے صادر نہین ہوتی ہے تو پھر جناب
خلاق غنی عن العالمین سے کسطرح ہو سکتی ہے جل جلالہ و عم نوالہ سوا اس لین دین پر خوش ہونا چاہیے کہ بڑی
فخر کی تجارت ہے اس سے بڑھکر اور کیا مراد ملے گی عمر بن خطاب نے کہا ہے اِنَّ اللّٰهَ بَایَعَكَ وَجَعَلَ الصَّفْقَتَیْنِ
حسن نے کہا اسمعوا الی بیعۃ ربحیۃ بایع اللّٰہ بہا کل مؤمن اللہ نے تجھکو دنیا دی ہے تو بعض دنیا سے
جنت خرید لے جعفر صادق نے کہا ہے نہین قیمت تمہارے بدنون کی مگر جنت سو تم انکو فروخت نہ کرو مگر عوض
جنت کے قتادہ نے کہا اللہ نے ان سے مول چکایا سو بہاری قیمت دی اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ
السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ
اللّٰهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے شکر کرنیوالے بے تعلق رہنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنے
والے حکم کرنیوالے نیک بات کو منع کرنیوالے بری بات سے تہامنے والے حدین باندھی اللہ کی خوشخبری سنا ایمان والونکو
ف بے تعلق رہنا روزہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے مزون مین حدین تہامنی یہ کہ بغیر حکم شرع
کے کوئی کام نکرین انتہی یہ نعوت ہین ان مومنون کے جنہون نے اپنی جان و مال اللہ کے ہاتھ عوض ان صفات
جمیلہ و خلال جلیلہ کے فروخت کر دی ہی وہ تائب ہین سارے گناہون سے اور تارک ہین فواحش کے قائم ہین
ساتھ عبادت رب کے عبادت پر محافظت کرتے ہین اقوال و افعال مین اخص اقوال حمد ہے اور افضل اعمال صوم
جو عبارت ہے ترک ملاذ طعام و شراب و جماع سے سیاحت سے اسجگہہ یہی مراد ہے جسطرح وصف ازواج حضرت مین
لفظ سائحات فرمایا ہے یعنی صائمات اسی طرح رکوع و سجود عبارت ہے نماز سے اور وہ معہذا خلق خدا کے
نافع و مرشد بطرف طاعت الٰہی ہین امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے ہین اور جانتے ہین کہ کیا کام کرنا چاہیے
اور کون کام نہ کرنا چاہیے تحلیل و تحریم مین پابندی حدود اللہ کی رکھتے ہین علماً و عملاً قائم بعبادت حق و نصح
خلق ہین و لہذا اہل ایمان کو بشارت دی ہے اسلیے کہ ایمان ان سب امور پر مشتمل ہوتا ہے اور ساری سعادت
اسی اتصاف مین ہے ابن مسعود نے کہا سیاحت صیام ہے ابن عباس نے کہا قرآن مین جہان کہین ذکر

سیاحت کا ایک ہے مراد اس سے روزہ رکھنا ہے یہی قول ضحاک کا بھی ہے عائشہ نے کہا سیاحت اس امت کی صوم
ہے مجاہد و سعید بن جبیر و عطاء و عبد الرحمن سلمی و ضحاک بن مزاحم و سفیان بن عیینہ وغیرہم اسی کے قائل ہین
حسن بصری نے کہا سائحون صائمون ہین جو رمضان شریف کا روزہ رکھتے ہین ابو عمرو عبدی نے کہا مراد وہ
لوگ ہین جو دائم الصوم ہین ایک حدیث مرفوع مین بھی اسیطرح آیا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے اَلسَّائِحُوْنَ
هُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ لیکن روایت وقف اصح ہے عبید بن عمیر نے کہا حضرت سے پوچھا سائحون
کون ہین فرمایا صائمون رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَهٰذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ الْاَقْوَالِ وَاَشْهَرُهَا اور یہی
آیا ہے کہ مراد سیاحت سے جہاد ہے حدیث ابو امامہ مین آیا ہے کہ ایک مرد نے کہا ای رسول خدا مجھکو اجازت دو
سیاحت کی فرمایا سیاحت میری امت کی جہاد ہے راہ خدا مین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ عمار بن غزیہ کا لفظ یہ ہے
حضرت کے روبرو ذکر سیاحت کا ہوا فرمایا اَبْدَلَنَا اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرَ عَلٰى كُلِّ
شَرَفٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ عکرمہ نے کہا سائحین طلبہ علم ہین ابن زید نے کہا مہاجرین ہین ابن کثیر نے کہا مراد سیاحت
سے یہ نہین ہے کہ زمین مین پھر کر اور پہاڑون کی چوٹیون پر اور کہوف و براری مین سیر کر کے عبادت کرے
یہ سوای ایام فتن و زلازل دین کے مشروع نہین صحیح بخاری مین ابو سعید خدری سے مرفوعا آیا ہے يُوْشِكُ
اَنْ تَكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ
ابن عباس نے کہا حفظ حدود سے مراد قیام بطاعت خدا ہے یہی قول حسن کا بھی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مراد حدود سے
فرائض ہین یا قیام سے علی امر اللہ فتح البیان کا بیان یہ ہے زجاج نے کہا التائبون مرفوع بابتدا ہے اور خبر
اسکی مضمر ہے یعنی ان سب کے لیے جنت ہے گو جہادی نہون اور یہ قول احسن اقوال ہے کیونکہ اگر یہ اوصاف خاص ساتھ
مجاہدین کے ہون جسطرح کہ ایک گروہ مفسرین نے کہا ہے تو یہ وعدہ خاص ٹھہرے گا پھر مراد توبہ سے توبہ ہے
شرک سے اور برات نفاق سے یا توبہ ہے ہر معصیت سے یا کل معاصی سے اسلیے کہ لفظ عام ہے سب
کو متناول ہے یہ سب نو صفت ہین منجملہ انکے چھ صفت متعلق معاملہ خالق ہین اور ساتوان آٹھوان وصف
متعلق معاملہ مخلوق ہے اور نوان عام ہے دونون سے قاله الشوكانی مگر ذکر ان صفات کا اس ترتیب پر
نہایت حسن نظم پر واقع ہوا ہے بادنی تامل سے خوبی اسکی ظاہر ہوتی ہے پہلے توبہ کا نام لیا پھر عبادت کا الی آخرہ
عبادت سے مراد پرستش خدا سے بالاخلاص ہے حمد سے مراد ادای شکر ہے ہر حال سراء و ضراء مین سارے نعم دین
و دنیا پر سیاحت اصل لغت مین کہتے ہین زمین پھرنے چلنے کو آدمی جب سیاح ہوتا ہے تو خلق سے منقطع

رہتا ہے اللہ کی مخلوقات مین فکر کرتا ہے اوس سے عبرت حاصل ہوتی ہے سیاحت کو تہذیب نفس و تحسین
اخلاق مین بڑا اثر ہے قاموس مین کہا ہے السِّیَاحَۃُ الذَّھَابُ فِی الْاَرْضِ لِلْعِبَادَۃِ وَمِنْہُ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ
جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ مراد سائحون سے صائم ہے صائم کو سائح اسلیے کہتے ہین کہ مثل سیاح ارض کے تارک
لذات ہو گیا ہے لیکن اوسکو وطن مین سفر ہے بعض نے کہا سائح وہ ہے جو طلب علم حدیث مین سفر کرتا ہے یا وہ لوگ
ہین جو اپنے افکار سے توحید رب و ملکوت مین حائر ہوتے ہین یا مطلق طالب علم ہین کہ ایک شہر سے دوسرے
شہر کو نقل کرتے رہتے ہین اور زمین مین سیر و سفر کرکے علم کو مظان علم سے حاصل کرتے ہین ان مین طالب حدیث
و قرآن بدخول اولے داخل ہے غرضکہ یہ لفظ وسیع ہے کوئی مانع نہین کہ یہ سب معانی مراد ہون رکوع و سجدہ سے
مراد نماز ہے معظم ارکان کا ذکر کیا اسلیے کہ مصلی اسی سے ممتاز ہوتا ہے بخلاف قیام و قعود کہ وہ حالت مصلی و غیر
مصلی دونون کی ہوتی ہے حسن نے کہا اونہون نے لوگون کو امر معروف جب کیا کہ پہلے خود بجا لائے
اور منکر سے جب منع کیا کہ اول آپ باز رہے حدود سے مراد وہ شرائع ہین جو اللہ کی کتاب اور حضرت کی سنت مین
آئی ہین یا مطلق فرائض و معالم شرع و طاعات خدا و رسول ابن عباس نے کہا مَنْ مَّاتَ عَلٰی ھٰذَا التِّسْعِ

فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ مَّاتَ وَفِیْہِ تِسْعٌ فَھُوَ شَھِیْدٌ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا
وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰھِیْمَ
لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَۃٍ وَّعَدَھَآ اِیَّاہُ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗٓ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنْہُ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَاَوَّاہٌ
حَلِیْمٌ ۝ نہین پہنچتا نبی کو اور مسلمانون کو کہ بخشش مانگین مشرکون کی اگرچہ وہ ہون ناتے والے جب کھل چکا
انپر کہ وہ ہین دوزخ والے اور بخشش مانگنا ابراہیم کا باپ کی واسطے سو نہ تھا مگر وعدہ کے سبب کہ وعدہ کر چکا تھا اوس سے پھر جب
اوسپر کھلا کہ وہ دشمن ہے اللہ کا اوس سے بیزار ہوا ابراہیم بڑا نرم دل ہے تحمل والا **ف** قرآن مین جو ذکر ہوا
کہ ابراہیم نے اپنے باپ کی بخشش مانگی شاید حضرت کے دل مین یہی آیا ہو اور مسلمانون نے بھی چاہا کہ اپنے قرابت
والون کے حق مین دعا کرین یہ منع آیا معلوم ہوا کہ شرک بخشا نہین جاتا انتہے ابن مسیب نے اپنے باپ سے روایت
کیا ہے کہ جب ابو طالب مرنے لگے حضرت ص اونکے پاس آئے وہان ابوجہل و عبد اللہ ابی امیہ موجود تھے فرمایا ای
چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ یہ کلمہ وہ ہے جس سے مین تیرے لیے نزدیک اللہ عزوجل کے حجت کرونگا اون دونو
نے کہا اے ابا طالب کیا تو ملت عبد المطلب سے رغبت کرتا ہے کہا مین ملت عبد المطلب پر ہون
حضرت ص نے فرمایا مین تیرے لیے استغفار کرونگا جب تک کہ روکا نہ جاؤنگا تب یہ آیت اور دوسری

آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اوتری اخرجاه علی رضنے کہا
مینے ایک شخص کو سنا کہ وہ اپنے ماں باپ کے لیے استغفار کرتا تہا حالانکہ وہ دونو مشرک تہے مینے کہا کیا کوئی آدمی
مشرک ماں باپ کے لیے استغفار کرتا ہے وہ بولا کیا ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے استغفار نہین کی تہی مینے یہ ذکر حضرت
سے کیا اوسپر یہ آیت آئی بریدہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے سفر مین تہے حضرت م ایک جگہہ اُترے ہم قریب ایکہزار
سوار کے تہے دو رکعت نماز پڑہی پہر ہماری طرف منہ کیا اور دونو آنکہون سے آنسو بہتے عمر بن خطاب نے
کہڑے ہوکر عرض کیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون آپکو کیا ہوا ہے فرمایا اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ
فِی الْاِسْتِغْفَارِ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ فَدَمَعَتْ عَیْنَایَ رَحْمَةً لَّهَا مِنَ النَّارِ الحدیث رواه احمد و سرا
لفظ بریدہ کا یہ ہے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَکَّةَ اَتٰی رَسْمَ قَبْرٍ فَجَلَسَ اِلَیْهِ فَجَعَلَ
یُخَاطِبُ ثُمَّ قَامَ مُسْتَعْبِرًا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا رَاَیْنَا مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنِّی اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ زِیَارَةِ
قَبْرِ اُمِّیْ فَاَذِنَ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِی الْاِسْتِغْفَارِ لَهَا فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ فَمَا رُئِیَ بَاکِیًا اَکْثَرَ مِنْ یَوْمِئِذٍ
رواه ابن جریر عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا اِلَی الْمَقَابِرِ
فَاتَّبَعْنَاهُ فَجَآءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی قَبْرٍ مِّنْهَا فَنَاجَاهُ طَوِیْلًا ثُمَّ بَکٰی فَبَکَیْنَا ثُمَّ قَامَ فَقَامَ اِلَیْهِ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَدَعَاهُ ثُمَّ دَعَانَا فَقَالَ مَا اَبْکَاکُمْ فَقُلْنَا بَکَیْنَا لِبُکَائِکَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ الَّذِیْ جَلَسْتُ
عِنْدَهٗ قَبْرُ اٰمِنَةَ وَاِنِّی اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ زِیَارَتِهَا فَاَذِنَ لِیْ رواه ابن ابی حاتم پہر اسکو دوسری وجہ
سے بہی روایت کرکے قریب حدیث ابن مسعود روایت کیا ہے اور کہا وَاِنِّی اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِی الدُّعَآءِ
لَهَا فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاَنْزَلَ عَلَیَّ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ فَاَخَذَنِیْ مَا یَاْخُذُ الْوَلَدَ لِلْوَالِدِ
وَکُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ جب
حضرت م تبوک سے پہرے عمرہ کیا جب ثنیہ عسفان سے نیچے اوترے اصحاب کو حکم دیا کہ جب تک مین آؤن تم
عقبہ مین ٹہیرو پہر جاکر اپنی ماں کی قبر پر اوترے اور دیر تک اپنے رب سے مناجات کی پہر خوب سا روئے
اور لوگ بہی آپ کے رونے سے روئے اور کہا حضرت م کا رونا اسجگہہ اسلیے ہوگا کہ حق مین امت کے کوئی
ایسی شی حادث ہوئی ہے جسکی اونکو طاقت نہین ہے جب لوگ روئے تو حضرت م اوٹہکر اونکے پاس
آئے فرمایا تم کیون روتے ہو کہا ہم آپکے رونے سے روئے اور ہمنے کہا شاید کوئی امر آپ کی امت مین
حادث ہوئی ہے جسکی طاقت امت کو نہین ہے فرمایا یہ بات نہین ہے لیکن کچہ بات ہے مین اپنی

ماں کی قبر پر اوترا اللہ سے سوال کیا کہ مجھکو اُنکی شفاعت کا دن قیامت کے اذن دے اللہ نے نہ مانا کہ مجھے اذن
دے مجھکو اوسپر رحم آیا یہ میری ماں ہے مین رویا پھر جبریل نے آکر کہا وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ
اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ الخ سو تو بھی اپنی ماں سے بیزار ہو جسطرح کہ ابراہیم اپنے باپ سے بیزار ہو گیا تھا
مجھکو اسپر رحم آیا یہ میری ماں ہے الحدیث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِطُوْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسِيَاقٌ عَجِيْبٌ
اِنَّمَا عَدَلَ اِلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ لِاَنَّهَا كَانَتْ مَدْفُوْنَةً تَحْتَ كَدًا ابن کثیر کہتے ہیں اس سے زیادہ غریب و اشد
النکارۃ وہ حدیث ہے جسکو خطیب بغدادی نے کتاب السابق واللاحق مین سند مجہول سے بروایت عائشہ جسمین
ایک قصہ ہے روایت کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اَحْيٰى اُمَّهٗ فَاٰمَنَتْ ثُمَّ عَادَتْ اسیطرح روایت سہیلی کی روض مین
جسکی سند مین ایک جماعت مجہول ہے اِنَّ اللّٰهَ اَحْيٰى لَهٗ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ فَاٰمَنَا بِهٖ حافظ ابن دحیہ نے اس استدلال
مین کہا ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖ حَيٰوةٌ جَدِيْدَةٌ كَمَا رَجَعَتِ الشَّمْسُ بَعْدَ غَيْبُوْبَتِهَا وَصَلّٰى عَلِيٌّ الْعَصْرَ
طحاوی نے کہا حدیث شمس ثابت ہے قرطبی نے کہا لَيْسَ اِحْيَاؤُهُمَا يَمْتَنِعُ عَقْلًا وَّلَا شَرْعًا پھر
کہا مینے سنا ہے کہ اللہ نے آپکے چچا ابو طالب کو زندہ کر دیا وہ آپ پر ایمان لائے ابن کثیر نے کہا وَهٰذَا
كُلُّهٗ مُتَوَقِّفٌ عَلٰى صِحَّةِ الْحَدِيْثِ فَاِذَا صَحَّ فَلَا مَانِعَ مِنْهُ واللہ اعلم مین کہتا ہون احادیث ایمان ابوین
سب ضعاف و مختلقات ہین اور احادیث عدم ایمان صحاح وغیرہ مین ہین متاخرین نے ان احادیث ضعاف
مین سخت خوض کیا اور قائل ایمان کے ہوئے دل اہل صنعت سے قلق مین ہے سلف نے اسمین کچھہ غور نہین کیا و
عافیت مین ہے ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ ہم بھی خاموش رہین اور اللہ کے علم پر اس مسئلہ کو چھوڑ دین اس قسم کے
خوضات نزدیک اہل دین کے ہمیشہ فضول ہوتے ہین لیکن حضرتؐ کی زیارت کرنے سے قبر مادر کو یہ بات ثابت
ہوئی کہ زیارت قبور اقربا غیر مومنین و مومنات کی جائز ہے یہ جواز انکی زیارت کا بلکہ قبور جملہ مومنین و مومنات
کا اسلیے ہے کہ آخرت یاد آئے دنیا سے دل اوٹھے نہ اسلیے کہ اہل اسلام قبور سے امداد چاہے اور غیر مسلمین و مسلمات کے
لیے استغفار و دعا کرے کہ یہ بنص قرآن حرام ہے ابن عباس نے کہا حضرتؐ نے چاہا کہ اپنی ماں کے لیے استغفار
کرین اللہ نے منع کر دیا حضرتؐ نے کہا ابراہیم خلیل نے اپنے باپ کے لیے استغفار کی تھی اوسپر یہ آیت اوتری
دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ وہ لوگ اونکے لیے استغفار کرتے تھے یہانتک کہ جب یہ آیت آئی تو استغفار
کرنے سے واسطے مردون کے رک گئے رہے زندہ لوگ سو وہ جب تک مرین تب تک اونکے لیے استغفار کرنے سے
روکے نہین گئے ہین پھر اللہ نے یہ آیت اوتاری قتادہ نے کہا ہمنے سنا ہے کچھہ لوگون نے حضرتؐ کی

اصحاب مین سے کہا ای نبی اللہ ہمارے آبا مین کچھ لوگ ایسے تھے جو اچھی ہمسائگی کرتے صلہ رحم بجالاتے قیدیون کو چھڑاتے عہد کو پورا کرتے کیا ہم اونکے لیے استغفار نہ کرین حضرت صلعم نے کہا مان والد مین اپنے باپ کے لیے استغفار کرتا ہون جسطرح کہ ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے کی تہی تب اللہ نے یہ آیت بہیجی اور ابراہیم علیہ السلام کیطرف کا عذر بیان کیا حضرت ؐ نے فرمایا ہے اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَسْتَغْفِرَ لِمَنْ مَاتَ مُشْرِكًا سعید بن جبیر کہتے ہین ایک مرد یہودی مرگیا اوسکا بیٹا مسلمان تہا وہ اوسکے ہمراہ نہ گیا یہ ذکر ابن عباس سے ہوا کہا اوسکو چاہیے تہا کہ ہمراہ اوسکے جاتا اور جب تک وہ زندہ تہا اوسکے لیے دعا اصلاح کرتا جب مرگیا تو اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دیتا پہر آیت بابت پڑہی الی قولہ تَبَرَّاَ مِنْهُ ابوداؤد مین آیا ہے کہ جب ابوطالب مرگئے علی مرتضے ؓ نے حضرت ؐ سے کہا اِنَّ عَمَّكَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فرمایا اِذْهَبْ فَوَارِهٖ وَلَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَاْتِيَنِىْ یہ روایت شاہد صحت قول ابن عباس ہے مروی ہے کہ جب حضرت ؐ پر جنازہ آپ کے چچا ابوطالب کا گذرا فرمایا وَصَلَتْكَ رَحِمٌ يَا عَمِّ عطا بن ابی رباح کہتے ہین مین کسی شخص پر اہل قبلہ سے نماز پڑہنا ترک نہین کرتا اگرچہ ایک عورت حبشہ ہو اور زنا کا حمل رکہتی ہو اس لیے کہ مینے اللہ کو نہین سنا کہ اوسنے نماز سے روکا ہو مگر مشرکین سے اللہ عزوجل فرماتا ہے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ الآیۃ ابوہریرہ کہتے تہے اللہ رحم کرے اوس شخص پر جو استغفار کرے واسطے ابوہریرہ اور اوسکی مان کے کہا اور اوسکے باپ کیلیے کہا میرا باپ مشرک مرا ہے ابن عباس نے کہا ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ باپ کے لیے استغفار کرتے رہے یہانتک کہ وہ مرگیا جب اونکو یہ بات ظاہر ہولی کہ وہ اللہ کا دشمن تہا تب یہ اوس سے بیزار ہوگئے مجاہد وضحاک وقتادہ وغیرہم نے کہا ہے کہ لَمَّا مَاتَ تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ عبید بن عمیر وسعید بن جبیر نے کہا یہ بیزاری اوس دن قیامت کے ہوگی ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکہین گے اوسکے چہرے پر سیاہی وغبار ہوگا وہ کہیگا اے ابراہیم مین تیری نافرمانی کرتا تہا اور آجکے دن تیرا عصیان نہ کرونگا وہ کہین گے اے رب کیا تونے مجہسے یہ وعدہ نہین کیا ہے کہ تو مجہکو دن بعث کے غمگین نہ کریگا اب کونسی رسوائی اس میرے باپ ابعد کی رسوائی سے بڑہکر ہے کہا جائیگا اپنے پیچھے دیکھو ناگہان ایک ذبح متلطخ دیکہین گے یعنے ایک ضبع مسخ پہر اوسکے پانون گہسیٹ کر آگ مین ڈالدیا جائیگا اللہ نے حضرت ابراہیم کو اَوَّاهٌ حَلِيْمٌ فرمایا ہے ابن مسعود نے کہا اواہ بمعنے عاری ہے یعنی بڑے داعی عبداللہ بن شداد نے کہا حضرت ؐ بیٹہے تہے پوچھا اواہ کیا ہے فرمایا متضرع دعا کا ابن جریر دوسرا لفظ ابن مسعود کا یہ ہے کہ اواہ بمعنے رحیم ہے مجاہد بہی اسی کے قائل

ہین ابو میسرہ و حسن نے کہا یعنے عباد اللہ پر مہربان ہین ابن عباس نے کہا اواہ کے معنے زبان حبشہ مین
موقن کے ہین مجاہد و ضحاک کا قول بہی یہی ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ معنے مومن ہے پہر کہا یعنے
مومن تواب ہے عوفی نے کہا زبان حبشہ مین معنے مومن ہے ابن جریج کا قول بہی یہی ہے حدیث عقبہ
بن عامر مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے ذو النجادین کو کہا کہ یہ شخص اواہ ہے وہ جب قرآن مین اللہ کا ذکر کرتا
تو بلند آواز سے دعا کیا کرتا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ جَرِیْرٍ سعید بن جبیر و شعبی نے کہا اواہ
بمعنے مسبح ہے ابو الدردا نے کہا اواہ وہ شخص ہے جو نماز چاشت کی محافظت کرے ابو ایوب نے کہا اواہ وہ ہے جو
اپنے خطاؤن کو یاد کر کے استغفار کرے مجاہد نے کہا اواہ وہ شخص ہے جو مخفی گناہ کرے مخفی توبہ کرے
یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کیے ہین حسن بن مسلم نے کہا ایک آدمی اللہ کی بہت سی تسبیح و ذکر کرتا تہا یہ
ذکر حضرت صلعم سے ہوا فرمایا اِنَّہٗ اَوَّاہٌ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ ابن عباس کہتے ہین حضرت صلعم نے ایک میت کو دفن
کیا فرمایا رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا یعنی تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ ابو ذر نے کہا ایک آدمی بیت
الحرام کا طواف کرتا تہا اور اپنی دعا مین اوہ اوہ کہتا تہا یہ ذکر حضرت صلعم سے ہوا فرمایا اِنَّہٗ اَوَّاہٌ ایک رات
مین نکلا کیا دیکہتا ہون کہ حضرت صلعم اس شخص کو دفن کر رہے ہین وقت رات کا تہا آپکے ہمراہ چراغ تہا رَوَاہُ
ابْنُ جَرِیْرٍ یہ حدیث غریب ہے کعب احبار کہتے ہین حضرت ابراہیم جب ذکر دوزخ کا کرتے اَوَّہْ مِنَ النَّارِ کہتے
ابن عباس نے کہا اواہ فقیہ ہے یعنی فقیہ ابن جریر نے کہا اولی اقوال یہ ہے کہ اواہ بمعنے دعا ہے سیاق کے مناسب
بہی یہی ہے کیونکہ جب اللہ نے یہ ذکر کیا کہ وہ ایک وعدہ تک اپنے باپ کے لیے استغفار کرتے تہے تو وہ کثیر الدعا ہے
حلیم وہ ہے جو تحمل ظلم و مکروہ کا کرے ولہذا باوجود شدت ایذا کے باپ کے لیے استغفار کرتے رہے کیونکہ باپ
نے کہا تہا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ لَاَرْجُمَنَّکَ وَاھْجُرْنِیْ مَلِیًّا قَالَ سَلَامٌ عَلَیْکَ سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ رَبِّیْ اِنَّہٗ
کَانَ بِیْ حَفِیًّا سو باپ کی ایذا دہی پر حلم کیا و دعا و استغفار کی **ف** فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے اول
و ما بعد اس سورت مین بیان فرمایا کہ برأت مشرکین و منافقین سے واجب ہے قرابت کو اس حکم مین کچھ
تاثیر نہین لفظ ما کان قرآن مین دو طرح پر آیا ہے ایک معنے نفی جیسے مَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ دوسرے یہ معنی نہی جیسے وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ اسجگہ واسطے نہی کے ہے
استغفار سے یہ بات کہل گئی کہ فلان مشرک ہے تو اب موالات منقطع ہو گئی یہان رشتہ داری
کا اعتبار نہین ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ اس سورت مین مغفرت مانگنا حکم مخالفت

وعدہ وعید خدا مین سے یہ حکم کچھ خاص حضرت صلعم کے دین کے ساتھہ نہین ہی بلکہ دین ابراہیم مین بہی
اسکی ممانعت تہی ابراہیم نے باپ سے وعدہ کیا تہا کہ مین تمہارے لیے مغفرت مانگون گا لکن جب یہ
بات ظاہر ہوئی کہ اسکو عداوت وکفر پر اصرار واستمرار ہے تب اونہون نے باپ سے تبرا کیا اور استغفار کرنا
چہوڑ دیا معلوم ہوا کہ وہ وعدہ قبل تبین حال کے تہا یہ حال انکو اور ہمارے حضرت کو بعد اللہ کے خبر
دینے کے معلوم ہوا بعض نے کہا یہ تہی ہے نماز پڑہنے سے جنازہ کفار پر بقولہ تعالی وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ
مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا لیکن قول اول اولے ہے پہر فرمایا کہ ابراہیم کثیر التاوہ ہین　نہایت
بردبار ہین تاوہ یہ ہے کہ آدمی بیماری و درد مین آہ آہ کہے کلبی نے کہا اواہ وہ ہے جو ویرانی مین
اللہ کو یاد کرے کسی نے کہا وہ ہے جو ذاکر ہو بغیر تقیید کسی نے کہا بمعنے شفیق ہے بعض نے کہا بمعنے
معلم خیر ہے بعض نے کہا بمعنے خائف من النار حلیم وہ ہے جو کسی کو نہ ستاوے مگر اللہ کے لیے یا بمعنے
سید ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اللہ ایسا نہین کہ گمراہ کرے کسی قوم کو جب انکو
راہ پر لگا چکا جبتک کہول نہ دے اونپر جس سے اونکو بچنا ہے اللہ سب چیز سے واقف ہے یعنی اسلیے
تمکو منع کر دیا اللہ جو ہے اسکی سلطنت ہے آسمان وزمین مین جلاتا ہے اور مارتا ہے اور تمکو کوئی نہین
اللہ کے سوا حمایتی نہ مددگار ف اللہ نے اپنی نفس کریم سے خبر دی کہ مین عادل ہون کسی قوم کو گمراہ نہین
کرتا مگر بعد ابلاغ رسالت کے تاکہ اونپر حجت قائم ہو جاوے کما قال تعالے وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ الآیۃ
قتادہ نے کہا اللہ کا بیان واسطے مومنون کے ترک استغفار مین واسطے مشرکون کے خاصۃ ہے اور واسطے
انکے معصیت و طاعت کے عامۃ ہے اب چاہے تم مانو یا نہ مانو پہر اسکے بعد مومنین کو ابھارا کہ مشرکین و
ملوک کفر سے لڑو اور اللہ کی نصر پر جو مالک آسمان و زمین ہے اعتماد کرو اور دشمنون سے نہ ڈرو کہ
اونکا کوئی مددگار و یار نہین ہے حکیم بن حزام کہتے ہین حضرت صلعم اپنے اصحاب مین بیٹھے تہے فرمایا کیا
تم سنتے ہو جو مین سنتا ہون کہا ہم تو کچھ نہین سنتے فرمایا مین سنتا ہون چرچرانا آسمان کا اور نہین
ملامت ہین کہ چرچراوے آسمان کی ایک بالشت جگہہ نہین ہے لکن وہانپر کوئی فرشتہ ساجد یا
قائم ہے کعب احبار نے کہا ایک سوئی کے ناکے برابر زمین میں کوئی جگہ نہین ہے مگر ایک فرشتہ

وہانپر مقرر ہے اسکا علم اللہ کیطرف پہونچا تا آٹھو آسمان کے فرشتے عدد خاک سے زیادہ ترہین اور حاملان
عرش کے کعب سے مخ تک فاصلہ سو برس کا ہے فتح البیان مین کہا ہے جب پہلی آیت اوتری اور منع کیا
کہ مشرکون کے لیے مغفرت نہ مانگو تو جو لوگ اونکے لیے استغفار کرتے تہے وہ ڈرے کہ ہمین اللہ کیطرف
سے اس حرکت پر عقوبت نہ آئے تب اللہ نے آیت بہیجی کہ جب تک کوئی شخص محرمات پر اقدام نہین کرتا ہے
تب تک اللہ اسکو گمراہ نہین کرتا تبین سے پہلے کچہہ گناہ نہین ہے بعد معلوم کرنیکے بچنا چاہیے مقاتل و
کلبی نے کہا یہ آیت حق مین منسوخ کے ہے یعنے اللہ عمل بالمنسوخ کو باطل نہین کرتا جب تک کہ ناسخ کو بیان
نہ کردے ابن عباس نے کہا جب لوگون نے قیدیان بدر سے فدیہ لیا تب یہ آیت اوتری یعنے تمکو اذن
سے پہلے فدا لینا نہ چاہیے تہا لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اللہ مہربان ہوا اپنے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر جو ساتہہ رہے نبی کے مشکل کی گہڑی
مین بعد اوسکے کہ قریب ہوئی دل پہر جاوین بعضون کے اُن مین سے پہر مہربان ہوا اونپر وہ اونپر مہربان
ہے رحم کرنیوالا **ف** مہاجر و انصار کو معاف کیا دل کے خطرون سے اور دو بار فرمایا مہربان ہوا پہر
مہربان ہوا انتہے مجاہد وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ آیت غزوۂ تبوک مین اوتری اسلیے کہ وہ اس غزوہ مین
سال قحط و گرمی سخت مین اور عسرت دو بار مین نکلے تہے قتادہ نے کہا طرف شام کے نکلے سال تبوک مین
لو کے وقت اللہ ہی جانتا ہے کہ کسقدر مشقت اور جہد سخت اونکو پہونچا یہانتک کہ ہم نے سنا ہے
کہ ایک دانہ کہجور کا دو آدمی آدہا آدہا کرکے کہاتے تہے اور اہل لشکر باری باری ایک ایک دانہ کو چوستے
تہے پہر اوسپر ذرا سا پانی پیتے پہر چوستے پہر پانی پیتے اللہ نے انکی توبہ قبول کی اور انکو غزوہ سے
واپس پہیر لایا ابن عباس نے کہا ہے عمر بن خطاب سے حال ساعت عسرت کا پوچہا کہا ہم ہمراہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف تبوک کے تابستان سخت مین نکلے ایک جگہہ اوترے ہمکو پیاس لگی یہانتک
کہ ہم نے گمان کیا کہ ہماری گردنین کٹ جاینگی نوبت یہانتک پہونچی کہ کوئی مرد اونٹ نحر کرتا اسکی
مینگنیان نچوڑ کر پیتا باقی کو جگر پر رکہتا ابوبکر صدیق نے حضرت سے کہا اللہ کو آپکی دعا مین عادت خیر
کی ہے آپ ہمارے لیے دعا کرین فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ مین دعا کرون کہا ہان آپنے دونو ہاتہہ لمبے
اوٹہائے ابہی ہاتہہ نہ کہینچے تہے کہ آسمان نے پانی برسایا خوب ہی برسا پہر تہم گیا لوگون نے اپنے برتن

پہر پیسے پہر ہمنے جاکر دیکہا تو اوس پانی نے لشکر سے تجاوز نہ کیا تہا رواہ ابن جریر یہ معجزہ تہا حضرتؐ
کا عسرت سے مراد تنگی نفقہ وسواری وزاد وآب کی ہے قریب تہا کہ لوگون کے دل حق سے پہر جائین اوس
دین رسول مین شک لائین لیکن اللہ نے انکی توبہ قبول کی یعنے اونکو توفیق رجوع کیطرف اپنی بخشی
اور دین پر ثابت رکہا یہ اللہ کی مہربانی بالائے مہربانی ہے فتح البیان مین کہاہے توبہ کو کچہہ سبق گناہ
لازم نہین ہے اسلیے کہ سارے بندے ہر دم محتاج توبہ واستغفار ہین رسول کی توبہ ترک اولی پر ہوتی ہے
کما فی قولہ عَفَا اللّٰہُ عَنۡكَ لِمَ اَذِنۡتَ لَهُمۡ یہ بہی مراد ہے کہ ذکر حضرتؐ کا اسجگہہ تعریض ہو واسطے مومنین کے
کہ تم توبہ کرو اور گناہون سے بچو اہل معانی نے کہاہے یہ مفتاح کلام ہے واسطے تبرک کے اسمین تشریف ہے
اونکی کہ انکی توبہ کو حضرتؐ کی توبہ سے ملا دیا جسطرح کہ رسول کے نام کو اللہ کے نام سے آیہ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
وَلِلرَّسُوۡلِ مین ملایا تہا کہ وہ تشریف رسول ہے پہر اللہ نے کہا کہ ہمنے مہاجرین وانصار کی توبہ بہی اونکے
گناہون سے قبول کی یہ اسطرح کی بات ہے جو حدیث مین آئی ہے اِنَّ اللّٰهَ اَطَّلَعَ عَلٰی اَهۡلِ بَدۡرٍ فَقَالَ
اعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ فَقَدۡ غَفَرۡتُ لَكُمۡ انسان مدت العمر زلات وتبعات سے خالی نہین ہوتا ہے خواہ صغائر
ہون یا ترک افضل ساعت عسرت سے مراد غزوہ تبوک ہے کہ اس غزوہ مین مشکل سخت پیش آئی تہی بعض علما
نے ذکر کیاہے کہ جب حضرتؐ تبوک کی طرف گئے تو آپکے ساتہہ ستر ہزار آدمی تہے سوار وپیادہ مہاجرین
وانصار وغیرہ سائر قبائل سے ساعت سے مراد سارے اوقات اوس غزوہ کے ہین کوئی ساعت بعینہ مراد
نہین ہے عسرت کہتے ہین صعوبت امر وشدت وضیق کو رواۃ کا اتفاق ہے کہ ساعت عسرت یہی غزوہ تبوک
ہے اسکو غزوہ عسرہ بہی کہتے ہین اور اس جیش کو جیش عسرہ کہتے ہین اسلیے کہ اس لڑائی مین عسرت
زاد وظہر وآب کی تہی قریب تہا کہ اس جنگ مین دل لوگون کے بسبب جہد ومشقت کے پہر جائین یا حق سے
مائل ہو جائین لیکن اللہ کا تفضل سمجہو کہ ذکر قبول توبہ کا قبل ذکر گناہ کے کیا تاکہ اونکے جی خوش ہو جائین
رؤف رحیم مین ایک فرق لطیف ہے اگرچہ معنے مین قریب یکدیگر ہین خطابی نے کہا رحمت کبہی ہمراہ
کراہت کے بہی ہوتی ہے اور رافت کے ساتہہ کراہت نہین ہوتی ہے وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰٓى

اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ

اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
كُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝ اور ان تین شخص پر جنکو پیچہے رکہا یہانتک کہ جب تنگ ہوئی اون پر زمین

ع ١٤ ٥

ساتھ ہوئے پہر کر کشادہ ہے اور تنگ ہوئی اونپر اپنی جان اور اٹکلی کہ کوئی پناہ نہین اللہ سے مگر اسی
کی طرف پہر مہربان ہوا اونپر کہ وہ پہر آوین اللہ ہے مہربان رحم والا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ
سچون کے ف وہ تین شخص بے دخل ہوئے پچاس دن رہیا اونپر سخت حالت گذری موت سے بدتر تین
شخص سچ کہنے سے بخشے گئے نہین تو منافقون مین ملتے لنتہے کعب بن مالک نے کہا مینے کسی غزوے مین
حضرت سے تخلف نہین کیا مگر غزوۂ تبوک مین اسیطرح غزوہ بدر مین بہی مین حضرت کے ساتھ نہ تہا لکن کوئی
اوس سے تخلف کرنے پر معاتب نہوا حضرت بارادۂ قافلۂ قریش نکلے تہے اللہ نے غیر میعاد پر اونکو اور دشمن
کو یکجا جمع کر دیا مین ہمراہ حضرت کے شب عقبہ مین حاضر ہوا جبکہ ہم سب نے اسلام پر موافقت کی اوسکے عوض
مشہد بدر کو دوست نہین رکہتا اگرچہ اوسکا ذکر زیادہ تہا لوگون مین بہت ہی میرا قصہ تخلف کا غزوہ تبوک
سے یون ہے کہ مین کبہی قوی تر و آسودہ تر نہ تہا جتنا کہ وقت تخلف کے اس غزوے سے تہا واللہ میرے پاس کبہی
دو راحلہ جمع نہ ہوئے اس غزوے کے وقت میرے پاس دو راحلے تہے اور حضرت جب ارادہ کسی غزوے کا
کرتے تو نام کسی اور جگہہ کا لیتے یہانتک کہ یہ غزوہ ہوا حضرت نے یہ غزوہ سخت گرمی مین کیا اور ایک سفر
دور و دراز جنگلون کی طرف منہہ کیا اور بہت سے دشمنون کی طرف توجہ ہوئے او مسلمانون سے کہلم کہلا کہدیا
کہ وہ تیاری مقابلۂ دشمن کی کرلین اور جسطرف کا ارادہ تہا اوسکی خبر کر دی او مسلمان ہمراہ حضرت کے
بہت تہے جنکو کوئی کتاب حافظ جمع نہین کر سکتی ہے مراد کتاب سے دفتر اسم نویسی اہل لشکر ہے کم تر لوگ ایسے
تہے جنکو یہ گمان ہوا کہ اگر وہ غائب ہون گے تو حضرت پر مخفی رہین گے جب تک کہ اللہ کیطرف سے وحی نہ
آئے حضرت نے یہ غزوہ ایسے وقت مین کیا کہ پہل پک چکے تہے اور سایہ خوب تہا اور مین اوسکیطرف
مائل تہا حضرت نے اور مسلمانون نے تیاری کی مین بہی چاہتا تہا کہ تیاری کرون لیکن مینے کچہہ تیاری
نہ کی اپنے جی مین کہا جب چاہون گا تیار ہو جاؤنگا یہی سوچتا رہا یہانتک کہ لوگ تیار ہو کر ہمراہ حضرت کے
روانہ ہو گئے اور مینے کچہہ طیاری نہ کر پائی اور کہا کہ مین بعد ایک دو دن کے تیار ہو کر اونسے جا ملونگا
ہر روز ارادہ کرتا اور رہجاتا اور کچہہ نہ کرتا غرضکہ اتنی دیر ہوئی کہ وہ لوگ کوچ کر گئے مینے چاہا کہ مین اونسے
جا ملون کاش مینے ایسا ہی کیا ہوتا لکن میرے مقدر مین نہ تہا مین جب لوگون مین نکلتا بعد رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجہکو رنج ہوتا کہ نہ دیکہتا مین کسی شخص کو مگر اوسکو جو کہ متہم و مطعون بنفاق تہا یا ایسے
شخص کو جسے اللہ نے معذور کیا تہا اور یاد نہ کیا مجہکو حضرت نے مگر بعد پہونچنے کے تبوک مین آپ

درمیان قوم کے بیٹھے تہے فرمایا کعب بن مالک نے کیا کیا ایک مرد بنی سلمہ نے کہا روک دیا اسکو اے رسول خدا ص اوسکی دو چادرون نے اور دیکھنے نے طرف اپنی عطف کی معاذ بن جبل بولے تو نے بُری بات کہی واللہ یا رسول اللہ ہم نے کوئی بات اوسکی سوا خیر کے نہین جانی حضرت ص خاموش ہو رہے مینے جب سنا کہ حضرت ص تبوک سے واپس آتے ہین مجہکو بسیار حزن و رنج موجود ہوا مین دروغ بندی کو یاد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ مین کل حضرت کی خفگی سے کیونکر بچون گا اور جو لوگ میرے گہر کے عقل والے تہے اونسے مدد چاہتا تہا جب یہ بات سنی کہ حضرت ص آگئے باطل میرے جی سے جاتا رہا اور مینے جان لیا کہ ہرگز مجہکو کسی شے سے نجات نہ ہوگی بجز صدق کے حضرت ص جب سفر سے آتے شروع مسجد سے کرتے دو رکعت نماز پڑہکر لوگون کے پاس بیٹہتے جب آپنے اسطرح کیا متخلفین آئے عذر کرنے قسم کہانے لگے یہ کچہہ اوپر اسّی آدمی تہے حضرت ص نے ظاہر مین اونکا عذر قبول کر لیا اور استغفار کی اور اونکے باطن کو خدا کے سپرد فرمایا یہانتک کہ جب مینے آکر سلام کیا آپ نے تبسم فرمایا مگر غصے سے پہر فرمایا آؤ مین چلکر سامنے آپکے بیٹہا فرمایا تو کسلیے رہ گیا کیا تو نے سواری خرید نہین کی تہی مینے کہا ای رسول خدا اگر مین کسی اور کے پاس اہل دنیا سے سوا آپ کے بیٹہتا تو یہ جانتا کہ مین عذر کر کے اوسکے غصے سے بچ جاؤنگا مجہکو جدل کرنا آتا ہے ولکن واللہ مین جانتا ہون کہ اگر آج سامنے آپکے جہوٹی بات کہونگا جسکے سبب سے آپ مجہسے خوش ہو جائینگے تو قریب ہے کہ اللہ آپکو مجہپر خفا کرا دیگا اور اگر آپ کے سامنے سچ بولون گا اور آپ مجہپر خفا ہونگے تو مین اللہ سے امید اچہی انجام کی رکہتا ہون واللہ مجہکو تخلف مین کوئی عذر نہ تہا واللہ مین کبہی اتنا فارغ و آسودہ حال نہ تہا جیسا کہ وقت تخلف کے تہا حضرت ص نے فرمایا اسنے سچ کہا تو جا یہانتک کہ اللہ تیرے حق مین کچہہ حکم دے مین وہان سے اوٹہہ کہڑا ہوا کچہہ لوگ بنی سلمہ کے میرے پیچہے لگے اور مجہسے کہا واللہ ہم نہین جانتے کہ تو نے کوئی قصور کیا ہے پہلے اس سے ولکن اس دم تو عاجز ہو گیا تو نے بہی ویسا ہی عذر کر لیا ہوتا جیسا کہ متخلفین نے سامنے حضرت ص کے اپنا عذر ظاہر کیا تیرے اس گناہ کو حضرت ص کا استغفار کرنا کافی تہا واللہ وہ مجہکو سرزنش کرتے رہے یہانتک کہ مینے چاہا کہ پہر کر جاؤن اور اپنے نفس کی تکذیب کرون پہر مینے اونسے کہا میرے ہمراہ کسی اور شخص نے حضرت ص سے ملاقات کی ہے کہا دو مردنے وہی کہا جو تم نے کہا اور حضرت ص نے اونکو بہی وہی بات کہی جو تجکو کہی مینے پوچہا کہ وہ دو مرد کون ہین کہا مرارہ بن ربیع عامری اور ہلال بن امیہ واقفی غرضکہ ان دو مرد صالح کا مجہسے ذکر کیا یہ دو تو حاضر بدر ہوئے تہے مجہکو اونکی اقتدا

کرنا چاہیے تہا مین یہ سنکر چلا گیا اور حضرت صلعم نے مسلمانون کو منع کر دیا کہ ہم تینون سے بات کرین منجملہ متخلفین
کے لوگ ہمسے بچنے لگے اور بدل گئے یہانتک کہ مینے اپنے جی مین زمین کو بہی بدلا پایا گویا یہ وہ زمین ہی نہین ہے
جسکو مین پہچانتا تہا اس حال پر ہم پچاس دن تک رہے تہے وہ دونون یار ہمارے سو وہ اپنے گہرون مین
بیٹہے رویا کیے اور مین قوم مین اشد و اجلد تہا نماز مین ہمراہ مسلمین کے حاضر ہوتا اور بازارون مین پہرتا مجہسے
کوئی بات نہ کرتا اور پاس حضرت صلعم کے جاتا اور آپ بعد نماز کے بیٹہتے مین آپ پر سلام کرتا اور جی مین کہتا کیا ہونٹ
جواب سلام مین ہلائے یا نہین پہر قریب حضرت صلعم کے نماز پڑہتا اور نظر چرا تا جب مین نماز مین ہوتا حضرت صلعم
میری طرف دیکہتے جب مین آپکی طرف ملتفت ہوتا آپ مجہسے منہ پہیر لیتے جب ہجران مسلمین طول کو پہونچا تو
مین چلا یہانتک کہ ابی قتادہ کی دیوار باغ پر چڑہا وہ میرا چچازاد بہائی تہا اور مین اسکو بہت چاہتا تہا مینے
اسکو سلام کیا واللہ اوسنے مجہے جواب سلام کا نہ دیا مینے کہا اے ابا قتادہ تجہکو اللہ کی قسم ہے تو جانتا ہے
کہ مین اللہ و رسول کو دوست رکہتا ہون وہ خاموش رہا مینے پہر دوبارہ اسکو قسم دی وہ پہر چپکا رہا پہر سہ بارہ
قسم دی پہلے وہ چپ ہوا پہر کہا اللہ و رسول جانین میری آنکہون مین آنسو بہر آئے مین وہانسے پہر کر دیوار باغ
پر چڑہا پہر مین ایکبار بازار مدینہ مین چلا جاتا تہا کہ اتنے مین ایک نبطی انباط شام مین سے جو غلہ مدینے
مین فروخت کرنے کو لایا تہا مجہے ملا وہ کہتا تہا کوئی مجہے کعب بن مالک کو بتا دو لوگ میری طرف اشارہ
کرنے لگے اوسنے میرے پاس آکر ایک خط مجہکو دیا وہ پادشاہ غسان کا خط تہا مین کاتب تہا اوسمین لکہا تہا
اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدۡ جَفَاكَ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمۡ يَجۡعَلۡكَ فِىۡ دَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضۡيَعَةٍ فَالۡحَقۡ
بِنَا نُوَاسِكَ مینے اس خط کو پڑہکر اپنے جی مین کہا کہ یہ ایک اور بلا میش آئی مینے چولہے مین اس خط کو جلا دیا
یہانتک کہ جب چالیس راتین پچاس سے گذر گئین حضرت صلعم کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا حضرت صلعم نے
تجہکو حکم دیا ہے کہ تو اپنی جورو کو الگ کر دے مینے کہا مین اسکو طلاق دیدون یا کیا کرون کہا بلکہ الگ
کر دے اسکے پاس نہ جا اسیطرح ایکا قاصد اُن دونو کے پاس بہی گیا مینے اپنی بی بی سے کہا کہ تو اپنے
میکے چلی جا اونکے پاس رہ یہانتک کہ اللہ اس امر مین کوئی حکم فرماوے جو چاہے ہلال بن امیہ کی بی بی نے
حضرت صلعم کے پاس آکر کہا ای رسولخدا ہلال ایک بوڑہا آدمی ناتوان ہے اسکے پاس کوئی خادم نہین کیا آپ
اسکو ناپسند کرینگے کہ مین اسکی خدمت کرون فرمایا نہین ولکن وہ تیرے پاس نہ آئے اسنے کہا واللہ اسکو کسی شی کی
طرف حرکت نہین ہی اور وہ واللہ جبسے اوسکا یہ حال ہوا ہے آجتک برابر رویا کرتا ہے کعب نے کہا

مجھسے بھی بعض میرے گھر والون نے کہا تو بھی حضرت سے اپنی بی بی کی رخصت لیلے کیونکہ آپنے زن ہلال ابن
امیہ کو اذن دیدیا ہے مینے کہا واللہ مین ہرگز حضرت سے اوسکی حق مین اذن نہ چاہونگا اور مین نہین جانتا کہ
حضرت اوسکے حق مین اگر مین اذن مانگون کیا حکم دین گے اور مین جوان آدمی ہون دس رات تک یون ہی
حال رہا جب ہنی کلام سے پچاس راتین کامل ہوگئین اور روز پنجاہم کی نماز صبح گھر کی چھت پر پڑہی اور میرا
وہی حال تہا جو اللہ نے ذکر کیا ہے کہ میرا دل تنگ ہوگیا اور زمین بھی مجھپر تنگ نظر آئی باوجود اس کشادگی
کے تو مینے ایک آواز چلانے والے کی کوہ سلع پر سنی کہ وہ باواز بلند کہتا تہا اَبْشِرْ یَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ مین اس
آواز کو سنکر سجدے مین گر پڑا اور مینے جانا کہ طرف سے اللہ کے قبول توبہ کی کشایش آئی سو حضرت نے اللہ پاک
سے توبہ قبول کرنیکا اعلام دیا ہے جبکہ نماز صبح پڑہ چکے اب لوگ خوشخبری سنانے کو آنے لگے اور میرے اون
دونو یارون کے پاس بھی گئے اور میرے پاس ایک مرد گھوڑے پر سوار آیا اور ایک دوڑنے والا قبیلہ اسلم سے
دوڑا اوسنے پہاڑ پر چڑہ کر آواز کی گھوڑے سے جلد تر وہ آواز پونچی جب وہ آدمی آیا جسکی آواز مینے سنی تہی
مینے دونو کپڑے اپنے اوتار کر اوسکو پہنا دیے صلہ مین اس بشارت کی واللہ اوسدن سوا اون دو پارچے
کے مین اور کسی شے کا مالک نہ تہا اور دو کپڑے عاریت لیکر مینے پہنے اور مین بقصد ملاقات حضرت
کے چلا لوگ فوج فوج میرے سامنے آتی تہی اور مبارکباد دیتی تہی کہ اللہ نے تیری توبہ قبول کرلی اور کہتے
تہے لِیَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ یہانتک کہ مین مسجد مین داخل ہوا دیکھا کہ حضرت مسجد مین بیٹھے ہین
اور لوگ آپکے آس پاس ہین طلحہ بن عبید اللہ نے جلدی سے اوٹھکر مجھسے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی اللہ
کوئی آدمی سوا انکے مہاجرین مین سے اوٹھکر میری طرف نہین آیا کعب اس بات کو واسطے طلحہ کے یاد رکہتے تہے
کبھی نہین بھولتے جب مینے حضرت کو سلام کیا فرمایا اور آپکا چہرہ مبارک خوشی سے چمکتا تہا اَبْشِرْ بِخَیْرِ
یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ مینے کہا یہ آپکی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا نہین بلکہ اللہ
کی طرف سے ہی حضرت جب خوش ہوتے آپکا چہرہ روشن ہوجاتا گویا ایک چاند کا ٹکڑا ہے آپکی صورت مبارک
سے پہچانی جاتی جب مین آپکے سامنے بیٹھا مینے کہا اے رسولخدا میری توبہ یہی ہے کہ مین اپنے مال سے الگ ہوکر
اوسکو بطور صدقہ حوالہ اللہ و رسول کرون فرمایا کچھ مال اپنے پاس رہنے دی کہ یہ بہتر ہے واسطے تیرے مینے
عرض کیا مین اپنا سہم جو خیبر مین ہے اوسکو روک رکھونگا پہر مینے کہا اللہ نے مجھکو سچ بولنے کے سبب سے
نجات دی میری توبہ یہی ہے کہ مین جب تلک کہ باقی رہون سچ بولون جب تک کہ باقی رہون واللہ مین نہین جانتا

اور یہ سب واسمین مدخول اوسکے داخل ہین آیت دلیل ہے فضیلت صدق پر مروی ہے کہ ابو بکر صدیق رضنے
اس آیت سی احتجاج کیا تہا انصار پر دن سقیفہ کے جبکہ انصار نے یہ بات کہی تہی مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ
ابو بکر نے کہا اللہ تعالے کہتا ہی لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ کون لوگ
ہین انصار نے کہا تم ہو کہا اللہ نے فرمایا ہے وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ تم کو حکم ہے کہ تم ہمارے ساتہہ رہو
ہمکو یہ حکم نہین دیا ہے کہ ہم تمہارے ساتہہ رہین بعض نے کہا یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ اجماع حجت ہی کیونکہ
حکم دیا ہے ساتہہ رہنے کا ہمراہ صادقین کے سو قبول کرنا اونکی بات کا لازم ہے یا مع بمعنے مِنْ ہے ای كُوْنُوْا
مِنْهُمْ واللہ اعلم مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّ
لَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا
كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ نہ چاہیے مدینے والون کو
اور جو اونکے گرد ہین گنوار کہ رہجائین رسول کے ساتہہ سے اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہین زیادہ اوسکی جان سے
یہ اسواسطے کہ نہ کہین پیاس پہنچتی ہین نہ محنت اور بہوک اسکی راہ مین اور نہ پاؤن بہرتے کہین جس سے
خفا ہون کافر اور نہ چہینتے ہین دشمن سے کچہہ چیز مگر لکہا جاتا ہے اسپر اونکو عمل نیک تحقیق اللہ نہین کہوتا
حق نیکی والون کا ف اللہ پاک نے اس آیت پاک مین متخلفین پر عتاب کیا ہے کہ اہل مدینہ و اعراب نے
حضرت ؐ کا ساتہہ غزوہ تبوک مین چہوڑ دیا اپنی جان کی آرام چاہی نہ موہسات اونکی جان کی جسکو بہت
مشقت پہونچی اونہون نے بیٹہہ رہکر نقصان اپنے اجر و ثواب کا کیا اگر اونکو تشنگی یا تعب یا گرسنگی راہ
خدا مین پہونچتی یا کسی منزل مین اوترتے دشمنون کو ڈراتے اور اونپر غلبہ پاتے تو یہ اعمال جو اونکی قدرت
مین تہے تو اونکو کتنا ثواب جزیل ان افعال صالحہ کا ملتا اللہ کسی نیک بندے کا اجر ضائع نہین کرتا ہے
کقوله اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا فتح البیان مین کہا ہے آیت مین زیادہ تاکید ہے وجوب
غزو کی ہمراہ حضرت ؐ کے اور تحریم تخلف کی آپ سی حوالی مدینہ مین مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم و غفار رہتے
تہے یہ ہمراہ حضرت ؐ کی غزوہ تبوک مین نہ گئے بعض نے کہا یہ آیت عام ہے حق مین سب اعراب کے کیونکہ لفظ
عام ہے حمل کرنا اوسکا عموم پر اولی ہے اللہ نے اونکو اسلیے خاص کیا کہ یہ پکار پر بہی نہ نکلے بخلاف اور عرب
کے کہ اونکو نفیر نہین کی تہی اور یہ خود قرب و جوار مین رہتے تہے اسلیے احق تہے ساتہہ نصرت و متابعت

رسول کے ابن زید نے کہا یہ حکم اُسوقت کا ہے کہ اہل اسلام قلیل تہا کسیکو حضرت صلعم سے تخلف کرنا نہین پہونچتا
تہا جب اسلام کثیر و فاشی ہوگیا تو اُسنے کہا وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً پہر اللہ نے کہا انکو زیبا نہ
تہا کہ اپنی جان کا بخل کرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا دہیان نہ رکہین بلکہ اونکو تو یہ چاہیے تہا کہ
ہمراہ حضرت صلعم کے محنت و تکلیف اوٹہاتے اور آپکے سامنے اہل شقاوت سے مجاہدہ کرتے حضرت صلعم کو بچاتے
اپنی جان دیتے یا سار و ضرا مین اپکا ساتہ نہ چہوڑتے کیونکہ جانتے ہین کہ نفس کریمہ نبوی نزدیک اللہ کے
بہت عزیز و کریم ہے سو جبکہ وہ نفس باوجود اس عزت و کرامت کے متعرض خوض و شدت و ہول مین ہوا تو سارے
انفس پر واجب ہے کہ وہ مثل پروانہ کے شمع پر جان فدا کرتے اور کچہہ پروا اپنی جان کی نہ رکہتے بلکہ اس جان دینے کو آسان
بات سمجہتے اس آیت مین اونکو سخت توبیخ و تقریع شدید ہے پہر فرمایا کہ یہ وجوب اونپر اسلیے ہے کہ جو کچہہ تکلیفات
ہونگی اس کام مین پیش آتے اور جو کچہہ کارروائی قتل و قید اعدا یا ہزیمت کی وہ اوٹہاتے سب مین اونکو اجر جزیل
ملتا اللہ کسی کا اجر برباد نہین کرتا وہ اپنے وعدہ مین کریم ہے ایک جماعت ائمہ نے کہا ہی هٰذِهِ الْاٰيَةُ
لِلْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ قتادہ نے کہا یہ حکم خاص ہے ساتہ حضرت صلعم کے مگر قول اول اولے ہے
آیت دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی اللہ کی طاعت کا قصد کرتا ہے اُسکا کہڑا ہونا بیٹہنا چلنا پہرنا حرکت سکون سب
حسنات مکتوبہ عند اللہ ہوتے ہین وکان سعیہ مشکورا وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا
يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور نہ خرچ کرتے ہین کچہہ
خرچ چہوٹا یا بڑا اور نہ گذرتے ہین کوئی میدان مگر لکہتے ہین اونکے واسطے کہ بدلا دے اونکو اللہ بہتر کام جو
کرتے تہے ف اللہ نے کہا نفقات غازیون کا راہ خدا مین چہوٹا ہو یا بڑا قلیل ہو یا کثیر اور قطع بیابان
سیر الی الاعدا مین یہ سب اونکے نامہ اعمال مین لکہا جاتا ہے اسجگہہ لفظ بہ نہین فرمایا اسلیے کہ یہ اعمال انسے
صادر ہوتے ہین ولہذا یہ فرمایا کہ اونکو ان اعمال کا بدلہ بہت اچہا ملیگا امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کو اس آیت کریمہ سے حظ وافر و نصیب عظیم حاصل ہوا اسلیے کہ اونہون نے اس غزوہ مین اموال جزیلہ و نفقات
جلیلہ خرچ کیے جس طرح حدیث عبدالرحمن بن حباب سلمی مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے خطبہ پڑہا لوگون کو جیش
عسرت پر اوبہارا عثمان نے کہا مجہہ پر سو اونٹ مع احلاس و اقتاب کے ہین پہر حضرت صلعم نے حث فرمایا عثمان نے کہا
مجہہ پر سو اونٹ اور ہین مع احلاس و اقتاب کے پہر ایک زینہ منبر سے نیچے اوترکر اوبہارا عثمان رضہ نے کہا مجہہ پر سو
اونٹ اور ہین مع احلاس و اقتاب کے عبدالرحمن کہتے ہین مینے حضرت صلعم کو دیکہا کہ ہاتہ ہلا کر اسطرح اشارہ

کیا عبد الصمد راوی نے نیا ہاتہ نکالکر تعجب کیطرح تبایا کہا حضرت صلعم نے فرمایا ما علی عثمان ما عمل
بعد هذا رواه عبد الله بن الامام احمد عبد الرحمن بن سمرہ کا لفظ یہ ہے کہ عثمان ایک ہزار دینار لیکے
کپڑے مین لائے جیش عسرت کا سازوبرگ کیا اور وہ دینار حضرت صلعم کی گود مین ڈالدیے مینے حضرت صلعم کو
دیکھا کہ اپنے ہاتہ سے اونکو اولٹتے پلٹتے تہے اور فرماتے تہے ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم بار بار یہی
کہتے تہے رواه عبد الله بن الامام احمد ایضاً قتادہ نے تفسیر قطع وادی مین کہا ہے ما ازداد قوم فی سبیل
الله بعدا من اهليهم الا ازدادوا قربا من الله فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی نے کہا یہ جو کچھ انفاق
حرب یا راہ خدا مین کرتے ہین گو ایک شے حقیر صغیر یسیر ہو جیسے ایک دانہ کہجور کا یا اس سے زیادہ یا کم یہانتک
کہ کوڑا الٹکنے کی چیز وہ انکی لیے لکہی جاتی ہے اسیطرح کاٹنا صحرا کا جانے اور آنے و آدمی اصل مین اس
میدان کو کہتے ہین جو درمیان پہاڑون و رٹیلون کے گذرگاہ ندی نالون کا ہوتا ہے آیت دلیل ہے فضل
جہاد پر اور اسپر کہ جہاد احسن اعمال عباد ہے ایک جماعت نے کہا یہ آیت منسوخ ہے آیت مابعد سے کیونکہ وہ
دلیل ہے جواز تخلف بعض پر ہمراہ قیام بعض کے ساتہ جہاد کے وہی قولہ تعالی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ
إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ اور ایسے تو نہین مسلمان کہ سارے کوچ مین نکلین سو کیون نہ
نکلے ہر فرقہ مین سے اونکے ایک حصہ تا سمجہہ پیدا کرین دین مین اور تا خبر پہونچاوین اپنی قوم کو جب پہر
آوین اونکی طرف شاید وہ بچتے رہین ف یعنے ہر قوم مین سے چاہیے بعض لوگ پیغمبر کی صحبت
مین رہین تا علم دین سیکہین اور پچہلون کو سکہاوین اب پیغمبر موجود نہین لیکن علم دین موجود ہے طلب
علم فرض کفایہ ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے انتہی جب یہ بات ٹہیری کہ سارے احیاء عرب ہمراہ حضرت صلعم کے غزوہ تبوک
مین جائین تو اللہ نے بیان اس حکم کا کیا ایک گروہ سلف کا یہ قول ہے کہ کوچ کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضرت
باہر نکلین واسطے اسکے اللہ نے فرمایا انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا اور فرمایا وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ
الْأَعْرَابِ الخ یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہو گیا بعض نے کہا مراد اس بیان سے یہ ہے کہ کچہ لوگ ہر قبیلہ سے ہمراہ
حضرت صلعم کے نکلین باگر سب نکلین وہ جو باہر نکلین گے نزول وحی کو سمجہین گے اور جب پہر آئینگے
اپنی قوم کو عدو سے ڈرائینگے تو اس نفر معین مین اونکو دو امر جمع ہو جائین گے اور بعد حضرت صلعم کے
یہ طائفہ نافرہ یا تو تفقہ کریگا یا جہاد کہ یہ قبائل پر فرض کفایہ ہے ابن عباس نے کہا یعنے ساری مومنونکو

ع ۱۵

کوچ نکرنا چاہیے کہ نبی کو اکیلا چھوڑ دین بلکہ ایک طائفہ یعنی عصبہ یعنے سرایا ہے اونکو نکلنا چاہیے مگر حکم رسول سے پھر جب لشکر پھر آوے اور بعد اونکے حضرت ص پر قرآن اترا ہو تو جو لوگ ہمراہ حضرت ص کے نہین تھے وہ اُس قرآن کو سیکھ لین اور کہین کہ اللہ نے تمہارے نبی پر قرآن اتارا ہے ہم نے اسکو سیکھ لیا ہے تب وہ لشکر ٹھیر کر اوس حق کو جو بعد اونکے نازل ہوئی ہے سیکھ لین اور بچاوے اونکے دوسرا لشکر باہر جاوے یہ معنے ہین لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ کے مجاہد نے کہا یہ آیت حق مین کچھ لوگون کے اصحاب حضرت ص سے اوتری ہے وہ جنگلون مین نکل گئے تھے اونہون نے لوگون سے بھلائی پائی اور ارزانی غلہ سے نفع اوٹھایا اور جو لوگ انکو ملے اونکو طرف ہدایت کے بلایا لوگون نے اونسے کہا ہم دیکھتے ہین کہ تم نے اپنے اصحاب کو چھوڑ دیا اور تمہارے پاس آئے ہو اونکو یہ بات جی مین بری لگی اور صحرا سے نکلکر حضرت ص کے پاس آئے اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی کیون نہین ہر گروہ سے کچھ لوگ تلاش خیر مین نکلکر دین سیکھتے ہین تاکہ لوگون کا حال سنین اور جو اللہ نے اوتارا ہے اوسکو معلوم کرین یعنے اللہ نے اونکو معذور رکھا اور جب اپنی قوم کے پاس پھر جاوین تو اون سب لوگون کو ڈراوین اور حکم خدا سناوین شاید وہ حذر کرین اور راہ ہدایت پر لگین قتادہ نے کہا یہ آیت جب اوتری کہ حضرت ص نے لشکر روانہ کیے اللہ نے حکم دیا کہ وہ ہمراہ حضرت ص کے غزا کرین اور ایک گروہ ہمراہ حضرت ص کے رہے ہو دین کی باتین سیکھے اور دوسرا گروہ جا کر اپنی قوم کی دعوت کرے اور اونکو وقائع خدا سے جو اگلون پر پہلے اُنسے گذرے ہین ڈراوے ضحاک نے کہا حضرت ص جب بنفس نفیس غزا کرتے تو پھر کسی مسلمان کو روا نہ تھا کہ حضرت ص کا ساتھ چھوڑے مگر عذر والا اور جب حضرت ص خود مقیم رہتے اور فوج روانہ کرتے تب کسیکو درست نہ تھا کہ بے اذن حضرت ص کے اونکے ساتھ چلا جاوے پھر جب کوئی آدمی جاتا اور اسکے بعد قرآن آتا اور حضرت ص وہ جی ان لوگونکو سناتے جو ہمراہ آپکے یہان بیٹھے ہوتے اور وہ لشکر پھر آتا تو یہ مقیم لوگ اُس لشکر والون سے کہتے کہ اللہ نے تمہارے جانیکے بعد تمہارے نبی پر قرآن اوتارا اور انکو دین کی بات سکھاتے اور قرآن پڑھاتے مطلب یہ ہوا کہ سارے مسلمانون کو ایکبارگی نکلنا نہ چاہیے کہ وہ تو سب کے سب چلے جاوین اور حضرت ص اُسی جگہہ قاعد و مقیم ہون بلکہ جب حضرت ص قاعد ہون اور لشکر روانہ ہو تو کچھ لوگ حضرت ص کے پاس موجود رہین علم دین سیکھنے کو ابن عباس نے کہا یہ آیت جہاد کے مقدمے مین نہین ہے بلکہ جب حضرت ص نے مضر پر بددعا قحط سالی کی کی اور اونکے شہرون مین خشکسالی ہوئی تو بعض قبیلے اونکے بالکل سبب جہد کے مدینے مین آگئے اور مسلمان بنے حالانکہ وہ جھوٹے تھے اونہون نے اصحاب حضرت ص کو تنگ کیا اور مشقت مین ڈالا اللہ نے حضرت ص کو خبر دی کہ

مومن ہین حضرتؐ نے اونکو طرف اونکے عشائر کے بہیجدیا اور اپنی قوم کو ڈرایا کہ تم اونکا سا کام نکرنا
دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ ایک جماعت ہر قبیلہ عرب کی حضرتؐ کے پاس اگر امر دین کا سؤال کرتی اور
اس امر کو سمجہتی بوجہتی اور حضرتؐ سے کہتی کہ آپ ہمکو کیا حکم کرتے ہین کہ ہم وہ کام کرین ہمکو خبر دو کہ ہم اپنے عشائر
کو جاکر اوسی بات کا حکم دین حضرتؐ اونکو فرماتے کہ تم اللہ و رسول کی طاعت اختیار کرو اور اپنی قوم کو جاکر نماز و
زکوۃ کا حکم پہنچاؤ وہ کہتے جو مسلمان ہوگا وہ ہم مین سے ہے اسطرح انکو ڈراتے یہانتک کہ آدمی اپنے ماں باپ
کو چہوڑ دیتا حضرتؐ اونکو ڈراتے اور وہ اپنی قوم کو ڈراتے اور طرف اسلام کے بلاتے اور خوف دوزخ کا دلاتے
اور خوشخبری بہشت کی سناتے عکرمہ نے کہا جب یہ آیت اوتری اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَمَا كَانَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ الخ منافقون نے کہا اہل بدو ہلاک ہوئے جنہون نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتہ نہ دیا
اور ہمراہ آپکے کوچ نکیا کچہہ لوگ آپکے اصحاب مین سے طرف بدو کے نکل گئے تہے اپنی قوم کو دین سکہاتے
تہے اوسپر یہ آیت نازل اوتری اور دوسری آیت وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ حسن بصری نے کہا تفقہ
کرین وہ لوگ جو نکلے ہین جو کچہہ دکہائی اونکو اللہ ظہور و غلبہ سے مشرکین پر اور نصرت سے اور وہ پہر کر اپنی
قوم کو ڈراوین فتح البیان کا بیان خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت کے معنے مین مفسرین کا اختلاف ہے ایک جماعت
نے کہا کہ یہ آیت بقیہ احکام جہاد ہے اللہ نے جب امر جہاد مین مبالغہ کیا اور طرف غزوہ کے بلایا تو وقت
روانگی لشکر کے سارے مسلمان کوچ کرتے مدینے کو خالی چہوڑ جاتے اللہ نے فرمایا یہ کچہہ بات نہین ہے ایک گروہ لڑنیکو
نکلے تو دوسرا گروہ واسطے طلب علم کے اسی جگہہ ٹہیرا رہے اور غازیون کو تعلیم کرے جبکہ وہ غزوہ سے پہر کر آئین
یا جس جگہ علم حاصل ہوتا ہے وہان جاکر علم دین سیکہے پہر اپنی قوم کو ڈرائے یعنے غرض متعلم کی استقامت
و تبلیغ شریعت ہو نہ ترفع عباد پر اور تبسط بلاد مین جسطرح کہ ابنائے زمان کی عادت ہے دوسرا قول یہ ہے
کہ یہ آیت بقیہ احکام جہاد سے نہین ہے بلکہ ایک حکم مستقل ہے مشروعیت خروج مین واسطے طلب علم کے کہ گہر سے
دین سیکہنے کو باہر نکلین اللہ نے اسکو متصل ایجاب خروج الی الجہاد کے ذکر کیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ سفر
دو طرح پر ہوتا ہے ایک سفر جہاد دوسرا سفر طلب علم اسمین شک نہین کہ وجوب نکلنے کا واسطے طلب علم
کے جب ہے کہ طالب کوئی معلم حضر مین بغیر سفر کے نپائے مراد فقہ سے علم احکام شرعیت ہے اور وسائل کو اسجگہہ
حکم مقاصد کا دیا جاتا ہے جیسے سیکہنا علم صرف و نحو و لغت و بیان و اصول وغیرہ کا اللہ نے اس سے یہ غرض

رکہی ہے کہ دین مین سمجھہ بوجھہ آئے اور جو شخص نا سمجھہ ہو اسکو ڈرائے یہ دو مقصد صالح ہین طلب صحیح ہوئے
ایک تعلم دوسری تعلیم اب اگر کسیکی غرض طلب علم سے سوا ان کی اور کچہہ ہوگی تو وہ طالب غرض دنیا ٹہیرے گا
نہ طالب غرض دین یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ اخبار آحاد حجت ہین کیونکہ عموم ہر فرقے کا مقتضی اسبات کو
ہے کہ ہر تین مین سے جو کسی ایک گانون مین ہون ایک شخص واسطے تفقہ اور انذار قوم کے باہر نکلے سو اگر
سوای اخبار متواتر کے اور کوئی خبر معتبر نہ ہوتی تو یہ افادہ کیون کیا جاتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ
يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اے ایمان والو لڑتے جاؤ
اپنے نزدیک کے کافرون سے اور چاہیے کہ وہ معلوم ہو تمہارے بیچ مین سختی اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ڈر والون
کے **ف** سختی یعنی قوت جنگ یا معاملت مین بے رخی یعنی کافرون سے الفت وملائمت نہ کرے مگر جب دیکھے
کہ دین کا رعب ہے انتہے اس آیت مین اللہ نے مومنین کو حکم قتال کفار کا اولا فاولا الاقرب فالاقرب دیا ہے یعنی
جو کافر حوزہ اسلام سے نزدیک ہین پہلے انسے لڑو پہر اونسے جو دور ہین واسطے حضرت صلعم نے ابتدا قتال کی مشرکین
جزیرہ عرب سے کی جب اونسے فارغ ہوئے اور اللہ نے مکہ مدینہ طائف یمن یمامہ ہجر خیبر حضرموت وغیر ذلک
آپ پر مفتوح کیا اور اقالیم جزیرہ عرب قبضہ مین آئے اور لوگ سارا حیا عرب کے فوج فوج دین خدا مین داخل ہوئے
تو پہر شروع قتال اہل کتاب مین کیا اور واسطے غزو روم کے طیاری کی کیونکہ وہ لوگ جزیرہ عرب سے نزدیک اور
ان لوگون سے قریب اور اولے تر بدعوت اسلام تہے اسلیے کہ اہل کتاب تہے چنانچہ آپ تبوک پر پہنچکر بسبب شقت مردم
اور قحط سالی بلاد وضیق حال کے سنہ نو ہجری مین واپس آئے اور سال دہم مین مشغول بحجة الوداع ہوئے اتنی بین
حج سے اکاسی [81] روز کے بعد انتقال فرمایا اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا آپ کی جگہہ آپ کی وزیر وصدیق وخلیفہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ قائم ہوئی دین مائل ہوا لگتا تہا کہ سست پڑجائے اللہ نے ابوبکر کو ثابت قدم رکہا اونکے سبب
سے اہل ردت پہر اسلام لائے وعائم ایمان قائم رہے قواعد احسان جم گئے جنہون نے زکوۃ نہ دی تہی انسے
زکوۃ لی جو حق کو نہ جانتا تہا اوسنے حق پہچان لیا اور خوب ہی حق خلافت کا ادا کیا پہر طیاری مین لشکر کے
اسلام کی طرف روم وصلیب پرستون اور پارسیون آتش پرست کے مشغول ہوئے اللہ نے اونکی برکت سفارت سے
بہت سے شہر مفتوح کیے اور کسرے وقیصر کے ناک خاک آلودہ کردی اور اونکی مطیعون کو ذلیل وخوار کرڈالا
اور انکے خزائن راہ خدا مین صرف کردیے جسطرح کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تہی پہر اتمام اس امر
کا ہاتہہ پر وصی وولیعہد ابوبکر صدیق کے ہوا یعنی فاروق اواب شہید المحراب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

اللہ تعالی نے انکی وجہ سے کفرہ ملحدین کو خوب ہی خاک مین ملایا اور طغاۃ منافقین کو جڑ سے اوکھیڑ کر پھینک دیا یہ اکثر ممالک پر شرقاً و غرباً مستولی ہوگئے سائر اقالیم کے خزانے بعداً و قرباً اُن کے پاس اکہر آئے اونہون نے اون اموال کو وجہ شرعی و سبیل مرضی پر تقسیم کیا پھر جب وہ حمید جی کر شہید ہو کر مرے صحابہ مہاجرین و انصار نے خلافت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر اجماع کیا یہ شہید الدار تھے اونہون نے شخص اسلام کو ایک لباس عمدہ و حلہ سابغہ پہنایا اور دعوت دین سائر اقالیم مین رقاب عباد پر پہیلی اور حجت بالغہ الٰہی کے پہونچ گئے مشارق و مغارب ارض مین اسلام ظاہر و غالب ہوگیا اللہ کا بول بالا ہوا دین حق نے غلبہ پایا اور ملت حنیفیہ اعدا اللہ سے اپنی غایت مقصد تک پہونچ گئے اور جس ملت و قوم پر علو حاصل ہو اوس سے طرف دوسری ملت و قوم کے انتقال کرتے رہے اور ایک بعد دوسرے سرکشان فجار کی خبر لی یہ بجا آوری تہی اس حکم واجب الاذعان کی کہ اے ایمان والو لڑتے جاؤ اُن کافرون سے جو تم سے نزدیک ہیں پہر اسی آیت مین یہ حکم بہی دیا کہ کفار جن سے تم مقاتلہ کروگے وہ تم مین سختی و درشتی پائین کیونکہ مومن کامل وہی شخص ہوتا ہے جو اپنے برادر مسلمان کے ساتھ رفیق و نرم دل ہو اور اپنے دشمن کافر پر بے رحم سخت مزاج ہو لقولہ تعالی فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِينَ وقولہ تعالی مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ وقال تعالی يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اور حدیث شریف مین آیا ہے أَنَا الضَّحُوكُ الْقَتَّالُ یعنی دوست کے منہہ پر خندہ کرنیوالی دشمن کا سر توڑنے والا پہر فرمایا کہ اللہ ہمراہ ڈرنے والون کے ہے یعنی تم قتال کفار مین اللہ پر توکل کرو اور جان لو کہ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہوگے اور اوس کی اطاعت کروگے تو اللہ تمہارے ساتھ ہے غرض کہ قرون ثلثہ جو بہترین امت تہے غایت استقامت و قیام طاعت الٰہی مین ہوا اور ہمیشہ دشمنو پر غالب آ کے فتوحات اسلام روز افزون ہوتی رہی اور اعدا مدام سفال و خسار مین پڑ گئے وللہ الحمد والمنہ پہر جب فتن وا ہوا اور اختلافات درمیان ملوک کی واقع ہوئے دشمنون نے اطراف بلاد مین طمع سے قدم بڑہائے بادشاہ ایک دوسرے سے مشغول تہے کسی نے انکو روکا ٹوکا نہین یہانتک کہ طرف حوزہ اسلام کے پیشقدمی کر کے بہت سے اطراف بلاد لیلیے پہر یہانتک نوبت پہونچی کہ اکثر بلاد اسلام پر غالب ہوگئے وَلِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ پہر جب کبہی کوئی بادشاہ اسلام قائم ہوا اور اوسنے اوامر الٰہی کی طاعت اختیار کی تو اللہ نے اوسپر بلاد مفتوح کیے اور اوسنے بقدر

طاعت و باندازہ ولایت خدا تعالیٰ ہاتھ سے اعداء کے پھیر لیا نکال لیا واللہ المسئول المامول ان یمکن
المسلمین من نواصی الاعداء الکافرین وان یعلی کلمتھم فی سائر الاقالیم انہ کریم جواد
انتہی کلام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اونہوں نے اسجگہہ ذکر مرتضوی کا اسلئے نہیں کیا کہ اونکے عہد خلافت
مین فتن کی وجہ سے کچھہ فتوحات زائدہ نہیں ہوے لیکن لفظ قرون ثلثہ مین داخل و شامل ہین اونہین کے آخر عہد
تک ہمشمش ماہ زمانہ امام حسن علیہما السلام دور خلافت نبویہ کا ختم ہو گیا پھر اسلام مین ملوک و سلاطین
ہونے لگے گو عموما اونکو لوگ خلیفہ کہتے ہین ہم بتقدیر الہی اس زمانہ پُر دش قیامت کبریٰ مین آئے کہ ہم
نے عہد دولت اسلام کا نہ پایا بلکہ خود اسلام کا فقط نام و نشان سنا دیکھا ہے وکان امر اللہ قدرا مقدورا ہماری
دعا رب معبود سے یہی ہے کہ ہمکو ایمان پر مارے اور اس زرق و برق دنیا کو مانع و حاجب ہمارے دین آخرت
کا نہ کرے توفنی مسلما والحقنی بالصلحین ف فتح البیان کہ بیان فاتحہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے
(موت دیو مجھکو اسلام پر اور ملا مجھکو نیک بختون مین)
اپنا ادب ان کو ارشاد دیا کہ تم مقاتلہ کفار جوار در اور بلاد و نسب مین کوشش کرو جیسے قریظہ و نضیر و خیبر و نحوہ
ہین قالہ ابن عباس ابن عمر نے کہا کہ مراد ان پاس کے کفار سے روم ہین کیونکہ وہ ساکن شام تھے اور
شام مدینے سے نزدیک ہے عراق سے کسی نے کہا مراد دیلم ہین ابن زید نے کہا عرب ہین اونسے یہانتک لڑے
لڑے کہ فارغ ہو گئے پھر حکم قتال اہل کتاب کا دیا کہ اونسے جہاد کرو یہانتک کہ وہ ایمان لائین یا ذلیل
ہوکر جزیہ ہاتھہ سے دین یہی امر ہر اہل ناحیہ پر فرض ہے کہ اپنے پاس کے کفار سے پہلے لڑین اور غلظت و شدت
کے ساتھہ حرب کرین یعنے وہ تمکو شجاع و بہادر و قوی پائین خفاجی نے کہا لفظ غلظت جامع ہے جرأت
و صبر علی القتال و شدت عداوت و غیرت کو قتل و گرفتاری وغیرہ مین حسن نے کہا مراد صبر پا ہے انکے
جہاد پر اور جہاد واجب ہے سارے کفار سے اگرچہ ابتدا اونسے کرے جو نزدیک ہوان اونہین کو حرب مین
مقدم رکھے بعض علما نے کہا ہے یہ آیت قبل اسکے اتری ہے کہ سارے مشرکین سے قتال کرنیکا حکم ہو جب
یہ فرمایا کہ قاتلوا المشرکین کافۃ تو یہ آیت ناسخ آیت باب ہوئی لیکن محققین اہل علم نے کہا ہے کہ کوئی
وجہ نسخ کی نہین ہے اسلیے کہ اللہ نے سب سے لڑنے کا حکم دیا پھر جو طریق اصوب و اسلم تھا وہ بتا دیا کہ پہلے
آس پاس کے لوگون سے لڑتے جاؤ پھر دور دور تک پہنچا اس سے وہ غرض کہ قتال کافہ مشرکین ہے
حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ایک ہی بار مین سب سے قتال کرنا مقصود نہین ہو سکتا اسی وجہ سے حضرت صلعم
نے پہلے اپنی قوم سے قتال کیا پھر سارے عرب سے پھر اہل کتاب سے یعنے قریظہ و نضیر و خیبر و فدک والون

پہر روم و شام سے یہ فتح زمانہ صحابہ مین ہوئی پہر صحابہ نے عراق پر چڑہائی کی پہر سارے ہمسایہ کیونکہ اقرب سے حب اولاً قتال ہوگا اور اونکے غنائم و اموال ہاتہہ آئینگے تو العبد پر قوت حاصل ہوگی پہر اللہ نے واسطے تقویت عزم مجاہدین کے یہ فرمایا کہ اللہ ہمراہ متقین کے ہے سو جسکے ساتہہ خدا ہے اسکا مقابلہ کوئی نہین کرسکتا

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ

اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ جب نازل ہوئی ایک سورت تو بعض اون مین کہتے مین کسکو تم مین زیادہ کیا اس سورت نے ایمان سو جو لوگ یقین رکہتے ہین اونکو زیادہ کیا اور وہ خوشوقتی کرتے ہین اور جنکے دل مین آزار ہے سو اونکو بڑہائی گندگی پر گندگی اور وہ مرے جبتک کافر رہے ف کلام اللہ جس مسلمان نے دیکہے خطرہ سے موافق پایا وہ کہتا مجھکو اسنے ایمان زیادہ کیا یہی لفظ بولتے منافق جب انکے عیب بیان کرتا لیکن مسلمان کہتے خوشوقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے پہر تو بہی صدق نہ لاتے چاہتے اگر سے اور اپنا عیب زیادہ چہپاتین یہی ہے گندگی پر گندگی عیب دار کو لازم ہے کہ نصیحت سنکر چہوڑ دے نہ یہ کہ اس ناصح سے چہپانے لگے انتہی ابن کثیر نے کہا ہے یہ آیت اکبر دلائل سے ہے اس بات پر کہ ایمان بڑہتا گہتتا ہے جسطرح پر کہ اکثر سلف و خلف کا ائمہ علماء سے یہی مذہب ہے بلکہ غیر واحد نے اسپر اجماع نقل کیا ہے وَقَدْ بُسِطَ الْكَلَامُ عَلٰى هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فِيْ اَوَّلِ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ رجس سے مراد شک ہے یعنے جنکے دل مین روگ ہے اونکو شک پر شک ریب پر ریب بڑہتا ہے لقوله تعالى وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ

وقوله تعالى قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ یہ جملہ اونکی بدبختی سے ہے کہ جس چیز سے دل راہ یاب ہون وہ سبب انکی ضلال و دمار کا ہو جسطرح کہ فاسد المزاج کو غذاے صالح موجب خبال و نقص و مضرت و ازدیاد مرض کے ہوتی ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے اس آیت مین بقیہ فضائح منافقین کو ذکر کیا کہ یہ لوگ وقت نزول سورت کے مومنون سے استہزا کرتے ہین کہ کہو تم مین کس کا ایمان بڑہا مقصد یہ ہے کہ اون کو اسلام سے پہیر دین اور دین مین سے بے رغبت کردین سو ایماندار تو سورت اوترنے سے خوش ہوتے ہین کیونکہ اوسمین اونکو منافع دنیا و آخرت ہین لیکن جن کے دل مین شرک و نفاق کی بیماری ہے اونکو خبث پر خبث بڑہجاتا ہے یہانتک کہ وہ اسی حالت کفر پر مرجاتے ہین عیاذاً باللہ منہ

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝ یہ نہین دیکہتے کہ وہ آزمانے مین آتے ہین ہر برس ایک بار یا دوبار پہر توبہ نہین کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہین یعنے اکثر جہاد کے وقت منافق معلوم ہو جاتے تہے اور جب نازل ہوئی ایک سورت دیکہنے لگے ایک دوسرے کیطرف کہ کوئی بہی دیکہتا ہے تم کو پہر چلے گئے پہیر دیے ہین اللہ نے دل اُنکے اسواسطے کہ وہ لوگ ہین کہ سمجہہ نہین رکہتے **ف** یعنی کلام اللہ مین جہان عیب آئے منافقون کے آپس مین دیکہتے ہین کہ مجلس مین کسی نے ہمکو پر کہا نہ ہو پہر اُٹہ کر اوٹہہ جاتے ہین انتہے آلہ نے کہا یہ منافق باوجود اس کے کہ ہر سال ایک دو بار آزمایش مین آتے ہین توبہ نہین کرتے اور نہ آیندہ کا بندوبست کرتے ہین مجاہد نے کہا مراد آزمایش سے قحط سالی و گرسنگی ہے قتادہ نے کہا مراد غزو کرنا ہے سال مین ایکبار دو بار حذیفہ نے کہا ہم ہر سال مین ایک دو جہوٹ اونکے سنتے او سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جاتے حدیث انس مین آیا ہے لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ إِلَّا شُحًّا وَمَا مِنْ عَامٍ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ پہر اللہ نے کہا کہ یہ منافق وقت نزول سورت کے ایکدوسرے کیطرف دیکہکر کہ کوئی سمجہا تو نہین حق سے پیٹہہ پہیر کر چلدیتے ہین یہ حال اُنکا اس دنیا مین ہے کہ نزدیک حق کی اُنسے تہما نہین جاتا قبول کرنا اور سمجہنا کس کا کقولہ تعالے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ وقولہ تعالی فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ یعنے ان لوگون کو کیا بلا ہو گئی ہے کہ تیرے پاس سے دہنے بائین حق سے بہاگ کر طرف باطل کے جاتے ہین یہ ارشاد کہ پہر وہ چلے گئے اللہ نے اونکو دل پہیر دیے مثل قولہ تعالی ہے فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ یعنے یہ لوگ اللہ کی بات نہین سمجہتے نہ قصداً اسکے خطاب کے فہم کا کرتے ہین بلکہ وہ اوس سے شغل و نفرت مین ہین و لہذا اُنکا جو انجام ہوا وہ ہوا فتح البیان مین کہا ہے مراد فتنہ سے اسجگہہ امتحان ہے قالہ ابن جریر مراد امتحان سے قحط و شدت وجوع ہے قالہ مجاہد ابن عطیہ نے کہا مراد امراض و اوجاع ہین قتادہ نے کہا غزو و جہاد ہے ہمراہ حضرت صلعم کے حسن نے کہا ہمراہ دشمن کے یہ رسوائی اون کے نفاق کی ہر سال مین

ایکدو بار عہد شکنی کرتے ہین اور اللہ کا وعدہ نصر دیکہکر نفاق سے تائب نہین ہوتے حالانکہ ابتلا مقتضے
رجوع و تذکر ہوتی ہے مگر یہ متذکر نہین ہوتے یا اللہ کا تعجب کرنا ہے حال سے اہل نفاق کے کہ وہ کتنے نفاق میں پکے ہین اور کس درجہ تک اونہون نے نظر و اعتبار کو بیکار کر رکہا ہے یہ ایک اور حال اونکا
ذکر کیا کہ سورت اوترنے پر ایکدوسرے کی طرف چشمک زنی کرتا ہے بطور انکار و سخریہ یا بطور خشم و غیظ
اسلیے کہ اُس سورت مین اونکے عیب مذکور ہوتے ہین بعض اہل علم نے کہا ہے لفظ نظر اس جگہہ بجاے
قال ہے یعنے کیا کسی مسلمان نے تم کو دیکہا تو نہین کہ تمنے آنکہہ سے کیا اشارہ کیا تھا اس جگہہ سے جلدی
اسلیے کہ ہم کو ہرگز تاب اسکے سننے کی نہین ہے یا یہ ہم طعن و سخریہ و خندہ زنی سے پیش آوینگے یہ حضرت
کی مجلس سے اوٹہکر اپنے گھر چلے جاتے سو اللہ نے اُنکے دل ہدایت سے پہیر دیے ہین وہ کب راہ پر آنے
والے ہین اُنکو کچہ خاک سمجہ بوجہہ نہین ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ آیا ہے تمہارے پاس رسول تم مین کا بہاری ہوتی ہے
اسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکہتا ہے تمہاری ایمان والون پر شفقت رکہتا مہربان ف یعنی چاہتا ہے کہ امت میری زیادہ ہو رہے انتہے اللہ پاک نے مومنون پر منت رکہی کہ ہم نے رسول بہی بہیجا تو تمہارے
ہی جنس کا تمہاری لغت پر جسطرح ابرہیم علیہ السلام نے کہا تہا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ
وقال تعالیٰ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور یہان کہا مِّنْ أَنفُسِكُمْ
اَی مِنکُم وَبِلُغَتِکُم جعفر بن ابیطالب نے نجاشی سے اور مغیرہ بن شعبہ نے کسرے سے کہا تہا اِنَّ اللہ
بَعَثَ فِینَا رَسُولًا مِّنَّا نَعرِفُ نَسَبَہٗ وَصِفَتَہٗ وَمَدخَلَہٗ وَمَخرَجَہٗ وَصِدقَہٗ وَاَمَانَتَہٗ الحدیث
محمد باقر علیہ السلام نے کہا ہے اَنفُسِکُم کے یہ معنے ہین کہ ولادت جاہلیت سے کوئی چیز انکو نہین پہونچی
حضرت نے فرمایا ہے خَرَجتُ مِن نِّکَاحٍ وَلَم اَخرُج مِن سِفَاحٍ یعنے مین نکاح سے پیدا ہوا ہون حرام
سے پیدا نہین ہوا یہ حدیث موصولاً بہی آئی ہے اوس مین اتنا اور ہے مِن لَّدُن اٰدَمَ اِلٰی اَن وَلَدَنِی
اَبِی وَاُمِّی لَم یَمَسَّنِی مِن سِفَاحِ الجَاہِلِیَّۃِ شَیءٌ رَوَاہُ الحَافِظُ اَبُو مُحَمَّدٍ الحَسَنِ الرَّامَہُرمُزِی
فِی کِتَابِہِ الفَاصِلِ بَینَ الرَّاوِی وَالوَاعِی بعد اللہ نے فرمایا کہ جو چیز امت کو محنت مین ڈالے اور
اونپر شاق ہو وہ رسول پر بہاری گذرتی ہے ولہذا حدیث مین آیا ہے بُعِثتُ بِالحَنِیفِیَّۃِ السَّمحَۃِ
اور صحیح مین آیا ہے اِنَّ ھٰذَا الدِّینَ یُسرٌ سو ساری شریعت اسلام سہل سہج کامل آسان ہے جسپر اللہ

ع
لـ ه ر یا بار یا اونہا
ان مین ایک رسول
انہین مین کا ہے
انکو احسان کیا اپنی
واران بہیجا
اون مین رسول
انہین مین کا

تعالی آسان کرے پہر کہا کہ پیغمبر تمہاری ہدایت و نفع رسانی پر دنیا و آخرت مین حریص ہین ابوذر نے
کہا ہے ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وما طائر یقلب جناحیہ فی الھواء
الا وھو یذکر لنا منہ علما پہر کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے ما بقی شیء یقرب من الجنۃ
ویباعد من النار الا وقد بین لکم رواہ الطبرانی حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے ان اللہ
لم یحرم حرمۃ الا وقد علم انہ سیطلعھا منکم مطلع الا وانی اخذ بحجزکم ان تھافتوا
فی النار کتھافت الفراش والذباب رواہ احمد دوسرا لفظ امام احمد کا ابن عباس سے رفعا یون ہے
کہ حضرت نے فرمایا ہے میرے پاس دو فرشتے آئے خواب مین ایک میرے پاؤن کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے
سر کے جو نزدیک پاؤن کے تہا اوس نے اوس سے جو نزدیک سر کے تہا یہ کہا کہ اس شخص کی اور اسکی امت
کی مثل کہو اوس نے کہا اسکی اور اسکی امت کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک قوم مسافر ہو کسی جنگل
کے کنارہ پر جا لگے اور انکے پاس کچھ زاد نہ ہو جسکے سبب اوس جنگل سے پار ہون اور نہ اتنا کہ واپس
آئین اتنے مین ایک مرد عمدہ حلہ پہنے ہوے انکے پاس آیا اور کہا بہلا تم چاہتے ہو کہ اگر مین تم کو سرسبز
باغون اور لبریز حوضون پر لے چلون تو تم میری تابعداری کروگے اونہون نے کہا ہان وہ انکو لیکر ریاض
معشبہ و حیاض رواء پر پہونچا اونہون نے وہان کہایا پیا موٹے ہوگئے کہا کیا مینے تم کو اس حال پر
نہین پہونچایا تم نے کہا تہا کہ اگر تو ہمکو گلستان سبز و حوض لبریز پر لیجاے گا تو ہم تیری تابعداری
کرینگے اونہون نے کہا ہان اوس نے کہا تمہارے سامنے ایسے باغات ہین جو ان باغون سے زیادہ
ترسرسبز ہین اور ایسے حوض ہین جو ان حوضون سے زیادہ ترسیراب ہین سو تم میری پیروی کرو
ایک گروہ نے کہا واللہ اس نے سچ کہا ہم اسکی پیروی کرینگے دوسرے گروہ نے کہا ہم کو یہی جگہہ
پسند آگئی ہے ہم اسی جگہہ رہینگے یہ آیت وبالمؤمنین رؤف رحیم مثل اس آیت کے ہے و
اخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین فان عصوک فقل انی بریء مما تعملون و
توکل علی العزیز الرحیم اسیطرح اللہ نے آپ کو اس آیت کریمہ مین امر فرمایا فان تولوا فقل
الخ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ آیت باب نزدیک جمہور مفسرین کے خطاب ہے عرب کو اور زجاج
نے کہا خطاب ہے ساری عالم کو کہ تمہارے پاس رسول عظیم الشان رفیع المکان منبع البرہان تمہاری
جنس کا عربی قریشی اولاد اسمعیل علیہ السلام سے آیا ہے جسکے نسب و حسب کو تم خوب جانتے پہچانتے

ہو نہ عجم سے نہ جن و ملک سے بلکہ نوع بشر سے اور بعض نے لفظ انفس کو نفاست سے پڑہا ہے مراد شرف و فضل و کرامت ہے یعنے وہ اشرف و افضل و اکرم بنی آدم و جمیع عالم ہے عنت کہتے ہین تعب کو یعنے اسکو تمہاری تکلیف و مشقت دنیا مین سیف وغیرہ سے اور آخرت مین عذاب نار سے شاق ہے وہ نہین چاہتا ہے کہ تم کسی مصیبت و بلا مین یہان اور وہان گرفتار ہو بلکہ اس سبب سے کہ وہ منجملہ تمہاری جنس کے ہے تمہارا بہلا چاہنے والا ہے اوسکو تمپر حرص ہے کہ تم آگ مین نہ پڑو یا تمہاری ایمان لانے کی تلاش ہے لکن اول اولے ہے قَالَہُ الْفَرَّاءُ اللہ نے حضرت صلعم کا نام اسجگہہ رؤف رحیم منجملہ اپنے اسماء حسنے کے رکہا اجتماع ایسے دو نام مبارک کا کسی پیغمبر کے لیے نہین کیا مگر خاص آپکے لیے ابن عباس نے اس آیت مین کہا ہے عرب مین کوئی ایسا قبیلہ نہین ہے مضر یا ربیع یا یمانی جس مین حضرت کا رشتہ ولادت نہ ہو اس بنیاد پر مقصود ترغیب عرب کی ہے نصرت مین اور ایمان لانے پر کیونکہ اتمام اونکی شرف و عزت و فخر کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و عزت و فخر سے ہوتا ہے حضرت صلعم نسب و صہر و حسب و عظمت و کرامت خاندان مین اون سب سے انفس نفیس تہے حدیث واثلہ بن الاسقع مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ قُرَیْشًا وَّاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّغَیْرُہٗ عباس بن عبد المطلب کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ نے جب خلق کو پیدا کیا مجہہ کو خیر خلق مین سے ٹہیرایا پہر جب انکو جدا جدا کیا مجہکو بہتر فریق مین بنایا پہر جب قبائل پیدا کیے مجہکو بہتر قبیلہ مین کیا اور جب انفس پیدا کیے تو مجہکو خیر انفس ٹہیرایا پہر جب خاندان بنائے تو مجہہ کو بہتر خاندان مین کیا فَاَنَا خَیْرُھُمْ بَیْتًا وَّخَیْرُھُمْ نَفْسًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَابْنُ مَرْدُوْیَہٖ وَاَبُوْنُعَیْمٍ وَّالْبَیْہَقِیُّ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَفِی الْبَابِ اَحَادِیْثُ یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف و کرامت نسب و حسب مین نخبۃ النخبہ اور خلاصۃ الخلاصہ و صفوۃ الصفوۃ اور خیرۃ الخیرۃ تہے اسیطرح آپ کی اولاد قیامت تک اشرف بنی آدم و خیر بیوت بنی آدم ہے نسبًا و حسبًا واللہ اعلم فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ پہر اگر وہ پہر جاوین تو تو کہہ بس ہے مجہکو اللہ کسی کی بندگی نہین سوائے اوسکے اوسیپر مینے بہروسا کیا اور وہ صاحب بڑے تخت کا **ف** یعنے اگر وہ اس

ع ۱۶ ۵

شریعت عظیمہ مطہرہ کاملہ شاملہ سے جسکو تو لایا ہے روگردان ہون تو تو اون سے یہ کہدے جو اس جگہہ کہا ہے
کما قال تعالی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا رب کے معنے ہین مالک وخالق ہر چیز کا عرش کو عظیم
اس کے سوا کسی کی بندگی نہین سو پکڑ اسکو کام سونپنا
اسلیے کہا ہے کہ عرش سقف ہے مخلوقات وجمیع خلائق کے سموات وارضین وما فیہما سے اور جو کچہ
عرش کے نیچے ہی وہ سب مقہور قدرت الٰہی ہی اوسکا علم محیط ہر شے ہے اور ہر شے مین نافذ ہے اسکو ہر
چیز پر قدرت حاصل ہے ابی بن کعب نے کہا ہے پچہلی آیت جو قرآن مجید مین اوتری وہ یہی آیت ہی لَقَدْ
جَاءَكُمْ تا آخر سورت رَوَاهُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جب صحابہ نے قرآن مصاحف مین خلافت ابوبکر
رضی اللہ عنہ مین جمع کیا کچہ لوگ کاتب تہے اور ابی بن کعب املا کرتے تہے جب اس آیت سورہ برارت پر پہونچے
ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ الآية گمان کیا کہ یہ آخر ما نزل ہی قرآن سے ابی بن کعب نے اونسے
کہا کہ حضرت صلعم نے مجہکو بعد اسکے دو اور آیتین پڑہائی ہین لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ الخ سو آخر ما نزل من القرآن
یہ آیتین ہین جس سے شروع کیا تہا باللّٰہ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وهو قول اللّٰهِ تعالی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ اوسی پر ختم کیا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَهٰذَا غَرِيْبٌ اَيْضًا عبد اللہ بن زبیر نے کہا حارث بن خزیمہ آخر برارت مین سے یہ
دو آیتین لائے لَقَدْ جَاءَكُمْ الخ پاس عمر بن خطاب کے عمر نے کہا تیرے ساتہہ اور کون ہے اسبات پر کہا
مین نہین جانتا واللہ مین گواہی دیتا ہون کہ مینے ان آیتون کو حضرت صلعم سے سنا اور یاد کر لیا اور محفوظ رکہا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ مین بہی گواہی دیتا ہون کہ مینے انکو حضرت صلعم سے سنا ہے پہر کہا کہ اگر یہ تین
آیتین ہوتین تو مین انکو سورت جداگانہ کر دیتا دیکہو کسی سورت کو قرآن پاک مین سے انکو وہان رکہو چنانچہ
اونہون نے آخر سورہ برارت مین کہا رَوَاهُ اَحْمَدُ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عمر بن خطاب ہی نے
یہ اشارہ کیا تہا کہ تم قرآن کو جمع کرو ابوبکر رض نے زید بن ثابت کو حکم دیا زید نے جمع کیا عمر رضی اللہ عنہ اون کے
پاس حاضر ہوتے وہ قرآن لکہتے صحیح مین آیا ہے کہ زید نے کہا مینے آخر سورہ برارت کو پاس خزیمہ بن ثابت
یا ابو خزیمہ کے پایا ایک جماعت صحابہ نے تذکرہ اوسکا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تہا جسطرح کہ خزیمہ
بن ثابت نے کہا جب کہ اس سورت کو لکہنا شروع کیا واللہ اعلم فتح البیان کا لفظ یہ ہی عرش کو اسلیے عظیم کہا
ہے کہ وہ اعظم مخلوقات ہی یا عظیم صفت رب ہے ابوبکر عاصم نے کہا مجہکو یہ قرارت محبوب تر ہے اسلیے کہ عظیم
کو صفت رب کی ٹہیرایا ہے یہ اولی تر ہے اس سے کہ صفت عرش کی ٹہیرے ابن عباس نے کہا عرش

کو عرش بہ سبب اسکے ارتفاع کے کہتے ہین یعنے جہت اونچی ہوتی ہے سو عرش ساری مخلوق سے اونچا اور سب کے
اوپر ہے صفت و ماہیت و مقدار عرش مین احادیث کثیرہ آئی ہین سیوطی نے کہا یعنے کرسی صادی نے
کہا کرسی کہنا اس بنیاد پر ہے کہ عرش مع الکرسی ایک چیز ہے لکن یہ قول خلاف صحیح ہے اسلیے کہ عرش غیر کرسی
ہے انتہے یہ قول ابی بن کعب کے یہ دونون آیتین آخر نازل ہین معارض حدیث براء بن عازب ہے جسکو شیخین
نے روایت کیا ہے کہ اِنَّ اٰخِرَ اٰیَۃٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ وَاٰخِرُ سُوْرَۃٍ
نَزَلَتْ بَرَاءَۃٌ ابن عباس نے کہا اٰخِرُ اٰیَۃٍ نَزَلَتْ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ اس آیت کے
اوترنے اور حضرت صلعم کو وفات پانے مین اسی دن کا فاصلہ ہوا تہا اور کسی نے کہا نو رات کا بعض نے قصد کیا
کہ ان روایات مین جمع کرنا چاہیے لکن وہ توفیق خالی از کدر نہین ہے اس آیت کی بابت کتب حدیث
مین اشکال مشہور ہے انتہے مین کہتا ہون ظاہر یہ ہے کہ مراد ابی بن کعب کی اس جگہ یہ ہے کہ سورہ
برارت مین سب سے پیچہے یہ دونون آیتین اوتری ہین قرآن سے مراد اسجگہہ سورہ برارت ہے نہ سارا قرآن
اور مقدمہ احکام مین آیت کلالہ سب کے بعد آئی اور باعتبار آخر حمل قرآن قول ابن عباس ہے واللہ اعلم بہرحال
آخر آیت سورہ برارت بڑی مبارک آیت ہے حدیث ابو الدرداء مین آیا ہے مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا
اَمْسٰی حَسْبِیَ اللّٰہُ الی قولہ العظیم سَبْعَ مَرَّاتٍ کَفَاہُ اللّٰہُ اَھَمَّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَدْ رَوَاہُ
ابْنُ عَسَاکِرَ بِلَفْظِ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰہُ لٰخ سَبْعَ مَرَّاتٍ صَادِقًا کَانَ بِھَا اَوْ کَاذِبًا
اِلَّا کَفَاہُ اللّٰہُ مَا اَھَمَّہٗ ابن کثیر کہتے ہین وَھٰذِہٖ زِیَادَۃٌ غَرِیْبَۃٌ ثُمَّ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ
بِسَنَدِہٖ فَرَفَعَہٗ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِالزِّیَادَۃِ وَھٰذَا مُنْکَرٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ انتہی مین کہتا ہون اسکو
ابن السنی نے بہی ابو الدرداء سے روایت کیا ہے اور نزدیک ابوداود کے موقوفا بہی آئی ہے لکن اُس
کو حکم رفع کا ہے تحفۃ الذاکرین مین کچہ کلام اسحدیث پر نہین کیا الحمد للہ تعالی کہ آج روز دوشنبہ
نہم ذی الحجہ روز عرفہ یہ تفسیر سورہ برارت ۱۳۰۴ھ ہجری کو وقت نواخت یک ساعت روز ختم ہوئی ختم
اللہ لنا بالحسنی وھو حسبی ونعم الوکیل اسکے بعد تفسیر سورہ یونس علیہ السلام کی
انشاء اللہ تعالی شروع ہوگی تخمیناً یہ نو جزو بائیس دن مین لکہی گئی ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ ۵

سورۂ یونس

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

سورہ یونس علیہ السلام ایک سو نو آیت ہے مکہ مین اوتری حسن و عطا و عکرمہ و جابر کا یہی قول ہی ابن عباس نے
کہا مگر تین آیتین فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَكٍّ الخ قتادہ بہی اسی کے قائل ہین مقاتل نے کہا مگر دو آیتین یا
تین کلبی نے کہا مگر یہ آیت وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ الآیۃ کہ یہ آیت مدینے مین اوتری ہی ایک گروہ نے
کہا اول سورت سے قریب چالیس آیت تک مکی ہین باقی مدنی یہ قول قرطبی کا ہے ابن سیرین نے کہا یہ سورت
بعد ہفتم کے ہے انس نے کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے اللہ نے مجہہ کو را آیات
دیے ہین یعنے طواسین بجاے انجیل کے رَوَاہُ ابْنُ مَرْدُوَیْه احنف نے کہا ایک صبح مینے پیچہے عمر رضی اللہ
عنہ کے نماز پڑہی اونہون نے سورہ یونس و ہود کی قرارت کی صاوی نے کہا اس سورت مین ذکر ہے یونس
علیہ السلام کا اسی لیے اسکا نام سورہ یونس ٹہیرا اللہ پاک کی عادت یون ہی جاری ہے کہ نام سورت
کا بعض اجزاے سورت سے مقرر فرماتا ہے ابن کثیر نے بہی اس سورت کو مکی کہا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

الٓر جلال نے کہا اللہ ہی جانے کہ اس سے کیا مراد ہے صاوی نے کہا یہ ایک قول ہی منجملہ اقوال کے لکن
اتم و اسلم ہے کسی نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ اَنَا اللّٰهُ اَرٰی نحاس نے کہا مینے ابا اسحاق کو دیکہا کہ وہ اسی
قول کیطرف جہکتے تہے کیونکہ سیبویہ نے عرب سے اسیطرح حکایت کیا ہے حسن و عکرمہ نے کہا الٓر قسم ہے قتادہ
نے کہا نام ہے سورت کا اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جو سرا پا تکلف ہین ٹہیک بات یہی ہے کہ اسکا علم اسی
کو ہے جسکا یہ کلام ہے مخلوق کو اسمین خوض کرنا ہی کچہ ضرور نہین ہے اس تکلف سے جو بیان ہین معنے
حروف مقطعات کی کیا گیا ہے دل نہایت قلق ہین قرا نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ الٓر آیت نہین ہے
اور طٰہٰ ایک آیت ہی ابو عمرو دانی کہتے ہین طٰہٰ کو فقط کوفیون نے آیت گنا ہے شاید فرق یہ ہے کہ الٓر ہم شکل تقاطع
آیات مابعد نہین ہے واللہ تعالی اعلم تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۝ یہ آیتین ہین پکی کتاب کی اسم
اشارہ بعید واسطے تعظیم کے ہے یا مراد وہ آیات ہین جو متقدم ہین اس سورت پر مجاہد و قتادہ نے کہا

مراد توریت و انجیل و سائر کتب متقدمہ ہین کیونکہ تلک اشارہ ہی طرف غائب مونث کی یا بمعنے ہذہ ہے حسن نے
کہا مراد توریت و زبور ہے ابن کثیر نے کہا مین کوئی وجہ اس قول و معنے کی نہین پہچانتا بلکہ مطلب یہی ہے کہ یہ
آیتین ہین قرآن محکم مبین کی فتح البیان کا لفظ یہی ہے کہ اشارہ طرف قرآن کریم کے ہے اس لیے
کہ کتب متقدمہ کا ذکر نہین ہوا اور حکیم صفت ہے قرآن کی حکیم بمعنے محکم ہے اسلیے کہ متضمن ہے حلال و حرام
و حدود و احکام پر یہی قول ہے ابو عبیدہ وغیرہ کا یا حکیم بمعنے حاکم ہے یا بمعنے محکوم یا بمعنے ذو حکمت
اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ کیا لوگون کو تعجب ہوا کہ حکم
بھیجا ہمنے ایک مرد کو اون مین سے کہ ڈرسنا لوگون کو ف اللہ نے کفار کے اس تعجب کرنے پر کہ بشر
سے رسول آئے انکار کیا جسطرح کہ قول قرون گذشتہ سے خبر دی ہے اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا اور ہود و صالح
نے اپنی قومون سے کہا تھا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ اور اللہ نے
حال کفار قریش سے خبر دی ہے کہ اونہون نے کہا تھا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ
عُجَابٌ ابن عباس نے کہا اللہ پاک نے جب حضرت کو رسول بنا کر بھیجا تو عرب نے اس امر کا انکار کیا یا بعض
عرب نے اور کہا اَللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُهٗ بَشَرًا مِّثْلَ مُحَمَّدٍ اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی فتح
البیان مین کہا ہے عجب اوس حالت کو کہتے ہین جو کسی شئے کے دیکھنے سے برخلاف عادت کے
حاصل ہوتی ہے یا عجب وہ شئے ہے جسکا سبب معلوم نہ ہو مراد لوگون سے اس جگہہ اہل مکہ یعنی قریش
ہین منہم سے مراد من جنسہم ہے سو ہمجنس کا رسول ہو کر آنا کچہ محل تعجب نہین ہے کیونکہ جنس طرف جنس کے
میل رکھتی ہے جو ارشاد اوس سے ممکن ہے وہ دوسرے سے اگر کوئی جن یا فرشتہ آتا ممکن نہ تھا کیونکہ
انکو کچہ اُنس یا انس ہی نہ ہوتا اور حصول مقصود متعذر ٹہیرتا بلکہ وہ بشر کو نظر بھی نہ آتے اور اگر آتے اور غیر شکل
بشری مین ہوتے تو اور زیادہ وحشت ہوتی اور اگر صورت انسان مین ہوتے تو بھی یہ لوگ انکار کرتے
اسلیے کہ اصل مین وہ رسول بشر نہ ہوتا یہ عجب اوس صورت مین ہے کہ رسول انکی جنس سے آیا اور اگر یہ تعجب
اسلیے ہو کہ وہ رسول یتیم یا فقیر ہے تو یہ کچہ مانع رسالت کو نہین ہے کیا بے پدر و محتاج کا جامع خصال
خیر و شرف ہونا اور کمال صفات مین غایت قصوی کو پہونچنا جس تک کوئی غنی نہ پہنچے مشکل ہے
حالانکہ آنحضرت قبل اسکے کہ وہ سطے رسالت کے منتخب ہون نزدیک قریش کے خصال کمال مین آفتاب
سے زیادہ مشہور اور روز روشن سے زیادہ ظاہر تہے یہانتک کہ وہ آپ کو امین کہتے تہے وَبَشِّرِ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ خوشخبری
دی جو کوئی یقین لائے کہ اون کو ہے پایہ سچا اپنے رب کے یہان کہنے لگے منکر بیشک یہ جادوگر ہے صریح **ف**
ابن عباس نے کہا قدم صدق سے مراد یہ ہے کہ انکی سعادت ذکر اول یعنے لوح محفوظ مین سابق ہو چکی ہے دوسرا
لفظ یہ ہے کہ اون کے لیے اچھا اجر ہے بسبب اعمال متقدمہ کے یہی قول ہے ضحاک و ربیع بن انس و ابن زید
کا و ہذا کقولہ تعالی لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيْدًا الآیۃ مجاہد نے کہا مراد قدم صدق سے اعمال صالحہ ہین جیسے نماز
روزہ صدقہ تسبیح اور حضرت انکی شفاعت کرینگے ابن زید و مقاتل بھی اسی کے قائل ہین قتادہ نے کہا مراد
قدم صدق سے سلف صدق ہین ابن جریر نے مجاہد کا قول اختیار کیا ہے کہ مراد قدم صدق سے اعمال صالحہ
ہین جو پہلے بھیج چکے ہین کما یقال لہ قدم فی الاسلام کقول حسان ؎

لَنَا الْقَدَمُ الْعُلْيَا اِلَيْكَ وَخَلْفُنَا لِاَوَّلِنَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَابِعُ

کافرون کا یہ کہنا کہ حضرت کھلے جادوگر ہین بالکل جھوٹ ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ قدم صدق اضافت
ہے موصوف کی بطرف صفت جیسے مسجد الجامع صلوۃ الاولی حب الحصید فائدہ اس اضافت کا تنبیہ ہے
زیادت فضل و مدح قدم پر کیونکہ جو شے طرف صدق کے مضاف ہوتی ہے وہ ممدوح ہے جیسے مقعد صدق
و مدخل صدق مفسرین و اہل لغت کا معنے مین اس لفظ کے اختلاف ہے زجاج نے کہا بمعنے درجہ عالیہ
ہے ابن الاعرابی نے کہا بمعنے متقدم فی الشرف ہے کسائی و ابو عبیدہ نے کہا ہر خیر دینے سابق کو عرب قدم
کہتے ہین ابن الانباری نے کہا قدم کنایہ ہے ہر اوس عمل سے جس مین وریہ لگے ربیع و ضحاک نے کہا بمعنے
ثواب و صدق ہے حکیم ترمذی نے کہا حضرت کا قدم مقام محمود ہے کسی نے کہا بمعنے منزل صدق حسن نے کہا
عمل صالح سالف ہے جسپر قدم لائینگے لیث و ابو الہیثم نے کہا قدم سابقہ ہے یعنے نزدیک اسکے اون
کے لیے خیر سابق ہو چکی ہے ابن مسعود نے کہا قدم وہ عمل ہے جسکی تقدیم کر چکے ہین قال تعالی وَنَكْتُبُ
اور لکھتے ہین جو
مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ آگے بھیج چکے اور انکے پیچھے رہے نشان آثار کہتے ہین پاؤن کے نشانون کو حضرت درمیان دو اسطوانہ مسجد کے چلے
پہر فرمایا هٰذَا اَثَرٌ مَّكْتُوْبٌ روایات تابعین کے دربارہ تفسیر قدم صدق بہت ہین سبب اطلاق لفظ
قدم کا ان معانی پر یہ ہے کہ سعی و سبق قدم ہی سے حاصل ہوتا ہے اسلیے سبب مسمی باسم سبب ہوا جس
طرح کہ نعمت کو ید کہتے ہین اسلیے کہ وہ ہاتھ سے دیجاتی ہے قرأت سحر سے مراد قرآن ہے اور ساحر سے مراد
حضرت یعنی کفار نے بعد تعجب کے یہ جواب دیا کہ یہ کتاب جادو ہے اور یہ رسول ساحر ہین اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ تمہارا رب اللہ ہے جس نے بنائے آسمان وزمین چھ دن میں پھر قائم ہوا عرش پر تدبیر کرتا ہے کام کی کوئی سفارش نہ کر سکے مگر جو پہلے اوسکا حکم ہو وہ اللہ ہے رب تمہارا اسو اوسکو پوجو کیا تم دھیان نہیں کرتے ف جتنی دیر لگی چھ دن میں اوتنے میں بنائے آسمان وزمین اور اسملک کا دربار ٹھہرا عرش پر سب کام کی تدبیر وہان سے ہوا تھے اللہ نے اس آیت میں خبر دی کہ رب ساری عالم کا میں ہون جینے آسمان وزمین کو چھ دن میں بنایا یہ دن مثل ان ایام کے تھے یا ہر دن برابر ایک ہزار سال کے تھا اسکا بیان آیگا عرش عظم مخلوقات ہے اور ساری مخلوقات کی سقف ہے عرش کے نیچے خلو ہے اوسکی اوپر امر ہے سعد طائی نے کہا عرش ایک یاقوت سرخ ہے وہب بن منبہ نے کہا اللہ نے عرش کو نور سے بنایا ہے یہ قول غریب ہے تدبیر امر خلائق کی بالائے عرش سے ہوتی ہے کیا ذکر ہے کہ ایک ذرہ ساری آسمانون اور زمین میں سے مخفی رہجائے کوئی شان اللہ پاک کو دوسری شان سے مشغول نہیں کرتی اور نہ مسائل اوسکو غلطی مین ڈالتے ہین اور نہ الحاح ملحین سے وہ منقطع ہوتا ہے اور نہ کوئی تدبیر کبیر کسی تدبیر صغیر سے غافل کرتی ہے جبال وبحار وعمران وقفار مین وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا الآیہ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ کعب بن عجرہ کہتے ہین جب آیت اتری ایک کاروان عظیم آیا لوگون نے جانا کہ یہ عرب ہین پوچھا تم کون ہو کہا ہم جن ہین مدینے سے باہر نکلا اس آیت نے ہمکو نکالا رہی یہ بات کہ کوئی شفیع نہ ہوگا مگر بعد اذن خدا کے سو مثل دوسری آیت کریمہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وکقولہ سبحانہ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى وقولہ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ یہ نصوص صریحہ ہین شفاعت بالاذن پر اور امر شفاعت کا مبہم ہے اللہ پاک نے اپنی مشیت ورضا پر رکھا ہے نہ مشیت ورضای شافعین ومشفوعین پر معلوم نہیں کہ کس کے لیے پروانگی سفارش کی ہوگی اور کس کے لیے نہ ہوگی پھر فرمایا کہ تم نرے اللہ کی عبادت کرو تم اسے مشرکو کچھ دھیان نہیں کرتے اللہ کے ساتھ غیر اللہ کے بھی عبادت کرتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ اللہ متفرد بالخلق ہے وکقولہ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ وقولہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

سَيَقُولُونَ اللّٰهُ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُونَ اسی طرح وہ آیت جو قبل و بعد اسکے ہے فتح البیان مین کہا ہے مراد
ایام ستہ سی ایام دنیا ہین یعنے ہم یہ ساری خلق چھہ دن کے مقدار مین بنائی کیونکہ اوسوقت نہ سورج
تہا نہ چاند اور اگر اللہ چاہتا تو ایک لمحہ مین بنا دیتا لکن خلق کو سکھانا تانی و تمہل کا امور مین منظور تہا رہی تخصیص
چھہ دن کی حالانکہ اس سے کم یا زیادہ مین بہی تانی و تثبت حاصل ہو سکتا تہا سو اسکا بھید اللہ ہی کو معلوم ہے
مطلب یہ ٹہیرا کہ جسکی یہ اقتدار عظیم ہے جسکے تصور سے عقل تنگی کرتی ہے تو اوسکے رسول کو طرف لوگون کے
بھیجنا انکی جنس سے کیون محل تعجب ٹہیرایا جاتا ہے حالانکہ کفار اس خلق کے چھہ دن مین قائل و معترف
ہین یہ صحت رسالت کا اعتراف کیون نہین کرتے مراد استوا سے وہ ہے جو کہ لائق اوسکی ذات پاک کے
ہے یہی طریقہ سلف مفوضین کا تہا اس آیت کی تفسیر سورہ اعراف مین گذر چکی ہے کرخی نے کہا استوا
عرش پر ایک صفت ہے رب کی بلا کیف انتہی اس صفت پر ایمان لانا واجب ہے اور بغیر تاویل کے ظاہر پر
جاری کرنا لازم   یہ اسلیے کہ مقصود ذکر صفات سے ایمان لانا ہے نہ تعقل کرنا انکا کہ یہ اندازہ فہم و ادراک
بشر سے بالاتر ہے اور طریقہ خلف جو تاویل آیات و اخبار صفات کرتی ہین محجوج ہے بنصوص کتاب و
سنت و آثار سلف امت و اقوال ائمہ ملت ظاہر آیت دلیل ہے اسپر کہ یہ استوا بعد خلق ارض و سما کے
تہا اسلیے کہ حرف ثم واسطے تراخی کے آتا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ اللہ تعالی قبل خلق عرش کے عرش سے
غنی تہا جب اوسنے عرش بنایا تو بہی حقیقت و ذات اوسکی انقلاب سے ممتنع ہے یہ بات نہین کہ پہلے غنی تہا
اب حاجتمند عرش ہوا بلکہ بعد خلق عرش کے بہی اسیطرح مستغنی و بے نیاز ہے جسطرح کہ پہلے اس آفرینش
کے غنی تہا لکن جب ہمکو یہ خبر دی کہ وہ عرش پر مستوی ہوا تو ہمپر ایمان لانا ساتھہ استوا کے لائق جلال
الٰہی واجب ہوا اور پہر واسطے بیان مزید قدرت کے یہ ارشاد فرمایا کہ ہم زمین سے مٹہیر ہوئے تدبیر امر
کی کرتے ہین اس سے نفی حلول کی خلق کے اندر نکلی اور معلوم ہوا کہ اللہ خلق سے بائن ہے اپنی ذات پاک
سے اندر کسی مکان کے یا ہر مکان و ہر جگہہ مین نہین ہے تدبیر کہتے ہین نظر کرنے کو ادبار و عواقب امور
مین تاکہ وجہ مقبول و شکل محمود پر واقع ہون مجاہد نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ يَقْضِي الْأَمْرَ وَيُقَدِّرُهُ وَحْدَهُ
عَلَى الْوَجْهِ الْأَتَمِّ الْأَكْمَلِ کسی نے کہا يَبْعَثُ الْأَمْرَ کسی نے کہا يُنَزِّلُ الْأَمْرَ کسی نے کہا يَأْمُرُ بِهِ وَيُمْضِيهِ یہ سب معانی متقارب
ہین مراد امر سے احوال ہے ملکوت آسمان و زمین و عرش اور ساری خلق کا جزئیات حادثہ سے شیئًا
فشیئًا اطوار شتی پر جسکا احصا نہین ہو سکتا ہے قیامت کے دن کوئی کسیکا شفیع پاس اوسکے نہ ہوگا

مگر جبکہ وہ اذن شفاعت کرنے کا دیگا اسلیے کہ وہی مصالح اپنے عباد کے خوب جانتا ہے کسی کو یہ بات نہین پہونچتی
کہ جسکو وہ جانتا نہین ہے اوسکا سوال اللہ تعالی سے کرے زجاج نے کہا جو کفار مخاطب تھے اس آیت کے وہ کہتے
تھے کہ یہ اصنام ہمارے شفیع ہون گے نزدیک اللہ کے اوسپر اللہ نے اونپر رد کیا اور فرمایا کہ بے دستوری کوئی
شافع نہوگا اسلیے کہ علم موضع حکمت وصواب کا اللہ ہی کو ہے تصرف مطلق عالم مین اوسیکا ہے نہ کسی اور کا
اصنام ہون یا اولیا عظام یا انبیاء کرام اس مین بیان ہے اسبات کا کہ مستبد بالامور ہر شئی مین خالق ہے نہ مخلوق
سو جو فاعل ہے ان اشیاء عظیمہ کا اور صاحب خلق و امر ہے وہی تمہارا رب ہے اوس کے سوا کوئی معبود و
رب نہین ہے تو اب اوسیکی عبادت چاہیے نہ غیر کی جمادات ہون یا حیوانات یا نباتات استفہام واسطے انکار و
توبیخ و تقریع کے ہے کیونکہ جسکو ذرا سا تذکر اور ادنی تفکر و اعتبار ہوگا وہ اسبات کو بخوبی جان لیگا کہ سوا
ایسے بدیع الصنع عظیم الاقتدار کے کسی اور کی عبادت کرنا زیبا نہین ہے اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِیْنَ

كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ○ اوسی کیطرف پہر جانا ہے
تم سب کو وعدہ ہے اللہ کا سچا وہی بناوے پہلی بہر اوسکو دہرا اویگا تا بدلا دے انکو جو یقین لائے تہے اور کیے
تہے کام نیک انصاف سے اور جو منکر ہوئے انکو پینا ہے کہولتا پانی اور دکہ کی مار اسپر کہ منکر ہوئے تہے
ف اللہ نے خبر دی کہ مرجع ساری خلائق کا دن قیامت کے طرف اللہ کے ہے کوئی باقی نہ رہیگا جسکو اوس
نے پیدا کیا ہے مگر وہ عود کرے گا کیونکہ مبدی و معید خلق کا ایک ہی ہے اوسپر اعادہ کرنا خلق کا مشکل نہین
ہے جسطرح کہ پیدا کرنا انکا کچہ دشوار نہ تہا یہ اعادہ واسطے عدل و جزا اوس کے ہوگا نیکون کو بدلا انکی نیکی کا
دیگا کافرون کو جزا اونکے کفر کی چکہائیگا انواع عقاب کریگا جیسے سموم و حمیم و ظل یحموم ھٰذَا فَلْیَذُوْقُوْهُ
حَمِیْمٌ وَّغَسَّاقٌ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ
یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ فتح البیان مین کہا ہے اس آیت باب مین جو تہدید و تخویف
ہے وہ کچہ مخفی نہین ہے مرجع سے مراد رجوع الی اللہ ہے موت سے یا بعث سے یا دونو طرح سے یہ رجوع ایک وعدہ
ہے اللہ کا سچا اوسکی شان یہ ہے کہ وہ خلق کو مٹی سے بناتا ہے پہر اوسکو دہراتا ہے آیت دلیل ہے امکان
حشر و نشر و معاد و صحت وقوع بعث پر اور رد ہے اون پر جو بعث کا انکار کرتے ہین غایت اس اعادے
کی یہ ہے کہ اعمال نیک و بد کا بدلا دیا جاوے حمیم کہتے ہین انتہا درجہ کی گرم چیز کو پانی ہو یا اور کچہ ہو

سزا اون کی سبب انکے سوء اعتقاد و سوء اعمال کے ملے گی ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا
وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ
لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝ وہی ہے جسنے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو اجالا اور ٹہیرائین اوسکو منزلین تو پہچانو
گنتی برسون کی اور حساب نہین بنایا اللہ نے یہ سب مگر تدبیر سے کہولتا ہے پتے ایک لوگون کو جن کو
سمجھ ہے البتہ بدلنے مین رات دن کے اور جو بنایا اللہ نے آسمان و زمین مین پتے ہین ایک لوگون کو جو
ڈر رکھتے ہین **ف** اللہ پاک نے اپنی نشانیون کا خلق مین ذکر کیا جو کہ دلیل اوسکی کمال قدرت و عظیم
سلطان پر اور فرمایا کہ جو شعاع سورج سے صادر ہوتی ہے وہ ضیاء ہے اور جو چاند سے صادر ہوتی ہے
وہ نور ہے یہ ایک فن ہی اور وہ دوسرا فن ہے دونون مین تفاوت ہے تاکہ ایک دوسرے سی مشتبہ نہو جاوی
سورج کی سلطنت دن مین رکہی چاند کی سلطنت رات مین چاند کے لیے منزلین مقرر کین پہلے باریک
و صغیر نکلتا ہے پہر اوسکا نور و جرم بڑہتا جاتا ہے یہانتک کہ پورا ہوکر بدر ہوجاتا ہے پہر گہٹنے لگتا ہے یہان
تک کہ اپنی پہلی حالت پر آجاتا ہے تمام ماہ مین کقولہ تعالی وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِیْمِ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ
یَّسْبَحُوْنَ وقولہ تعالی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا سو سورج سے حساب ایام کا پہچانا جاتا ہے اور سیر
قمر سے شناخت ماہ و سال کی ہوتی ہے اللہ نے انکو حق سے بنایا ہے نہ عبث بلکہ ان مین بڑی حکمت اور
حجت بالغہ ہی کقولہ تعالی وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ وقال تعالی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ
اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ تفصیل سے
مراد بیان ہے آیات سے مراد حجج و ادلہ ہین اختلاف لیل و نہار سی مراد تعاقب ہے ان دونو کا کہ جب دن آتا
تو رات چلی جاتی ہے اور جب رات آتی ہے تو دن چلا جاتا ہے کیا ذکر ہے کہ ذرہ سا تاخر ہو کقولہ تعالی
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وقال لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وقال فَالِقُ
الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا پہر فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے درمیان آسمانون و زمین کے بنایا ہے اور وہ
دلیل ہے اللہ کی عظمت پر سو ان نشانیون کو وہ لوگ جانتے ہین جو اللہ کی سخط و عذاب و عقاب سے ڈرتے

مین مراد توحید یا ذات حضرت یا قرآن ہے اس کفر و تکذیب کا انجام اونکے لیے نار سقر ہوگا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

جو لوگ یقین لائے اور کیے کام نیک راہ دیگا انکو رب انکا انکے ایمان سے بہتے ہین اونکے نیچے نہرین باغون مین آرام کی انکی دعا اُس جگہہ یہ ہے کہ پاک ذات ہے تیری یا اللہ اور ملاقات انکی سلام اور تمام انکی دعا اسپر کہ سب خوبی اللہ کو ہے جو صاحب ہے ساری جہان کا **ف** اول عجائب نعمتین دیکھکر کہینگے پاک ذات یعنی سبحان اللہ پھر اوسکی لذت پاکر کہینگے الحمد للہ اور جنت مین طور ملاقات کا یہی ہے السلام علیک جو دنیا مین مسلمان کرتے ہین نتیجے اللہ نے اسجگہہ خبر دی ہے حال سے سعداء کے جو مومن باللہ و مصدق المرسلین و ممتثل اوامر ہین نیک کام بجالاتے ہین وہ اپنے ایمان کے سبب سے راہ یاب ہونگے صراط مستقیم سے تجاوز کرکے جنت مین جا پہونچینگے مجاہد نے کہا اونکے لیے نور ہوگا جسکے سبب سے وہ ملینگے ابن جریج نے کہا اونکا عمل ایک اچھی صورت اور خوشبودار صورت مین ممثل ہوگا جبکہ وہ قبر سے اٹھینگے تو سامنے آکر ہر خیر کی بشارت دیگا یہ کہیگا تو کون ہے وہ کہے گا مین تیرا عمل ہون پھر سامنے سامنے نور بن کر چلے گا یہانتک کہ جنت مین داخل ہو فذالک قولہ تعالے يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ اسیطرح کافر کا عمل ایک مدبو اور بدصورت ہوکر لازم کافر ہوکر اوسکو جہنم مین لیجائے گا قتادہ سے بھی اسیطرح مرسلا مروی ہے واللہ اعلم اہل جنت کی اول یہ دعا ہوگی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور آخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ابن جریج نے کہا جب کوئی پرندہ انپر گذریگا تو وہ اسپر سُبْحٰنَكَ پکارینگے فرشتہ اسکو لے آئیگا اور سلام کرے گا یہ جواب دینگے فذالک قولہ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ پھر جب اوسکو تناول کرچکینگے تو کہینگے الحمد للہ آخر دعوی سے یہی مراد ہے مقاتل بن حیان کہتے ہین اہل جنت مین جب کوئی کہانا طلب کرنا چاہیگا تو سبحانک اللہم کہے گا اوسیدم دس ہزار خادم اوٹھکہڑے ہونگے ہر خادم کے ہاتھ مین ایک رکابی سونے کی ہوگی اوس مین جو طعام ہوگا وہ دوسری رکابی مین نہ ہوگا یہ شخص ان سب مین سے کچھ کہائے گا سفیان ثوری نے کہا ہے اہل جنت مین جب کوئی ارادہ طعام کا کرے گا سبحانک اللہم کہیگا اس آیت مین ایسے ہی ہے کریمہ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ کا اور کریمہ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا کا اور کریمہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ کا اور ایک وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ

مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ الآیۃ اوراس قول مین کہ آخر دعوی انکا حمد خدا ہوگی دلیل ہے اسبات پر
کہ اللہ تعالی ہمیشہ محمود ہے اور طول مدت پر معبود و لہذا اوس نے اپنے نفس کے حمد وقت ابتدا و استمرار خلق
کے کی ہے اور ابتدا کتاب اور ابتدا تنزیل مین چنانچہ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ
اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وہ احوال جن مین اللہ نے اپنی حمد کی ہے اون کے بسط مین بہت طول ہے بہرحال وہ معبود
برحق اول و اخری و حیات دنیا و آخرت مین محمود ہے جمیع احوال مین و لہذا حدیث مین آیا ہے کہ اہل
جنت کو تسبیح و تحمید کا الہام ہوگا جسطرح کہ سانس لینے کا الہام ہوتا ہے سو یہ بات بسبب رویت تزاید
نعم کے ہوگی کہ ہر دم طرف سے اللہ کے ایک تازہ نعمت اونپر مکرر ہوتی رہیگی جسکے لیے کوئی انقطاع و مدت نہ
ہوگی فَلَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَلَا رَبَّ سِوَاہُ انتہی فتح البیان مین کہا ہے جو لوگ ایمان لائے یعنے جو ایمان کہ
اونسے مطلوب تہا اوسکو اونہون نے بوجہ اپنے تفکر و اعتبار کے اختیار کیا اور جو کام کہ موافق مقتضای
ایمان کی تہے اور اللہ نے واسطے عباد مومنین کے مشروع کیے ہین وہ بجا لائے تو اللہ انکو بسبب اس ایمان و
عمل صالح کے ہدایت دیتا ہے وہ جنت تک پہونچ جاتے ہین قاضی نے کہا مفہوم ترتیب کا اگرچہ دلیل
ہے اسبات پر کہ سبب ہدایت ایمان و عمل صالح دونون مین لیکن منطوق لفظ بِاِیْمَانِهِمْ دلیل ہے استقلال
ایمان پر سببیت مین اور عمل صالح مثل تتمہ در دیف کے ہے انتہے یہ رد ہے کشاف پر کیونکہ اوس مین یون
کہا ہے کہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ معتبر ہدایت الی الجنۃ مین ایمان ہمراہ عمل صالح کے ہے نہ مطلق
ایمان ابو السعود کہتے ہین نظم کریم مین اشعار ہے طرف اسکے کہ مجرد ایمان و عمل و صالح وصول الی الجنۃ
مین کافی نہین ہین بلکہ بعد اسکے یہ بہی ضرور ہے کہ ہدایت ربانی شامل حال ہو اور کفر و معاصی دخول
نار مین کفایت کرتے ہین اس مین کچہ نزاع نہین ہے کہ جو ایمان سبب ہدایت ٹہیرایا گیا ہے وہ خاص
ایمان ہے جسکے ساتہہ اعمال صالحہ ہون نرا ایمان بے عمل صالح کے اور نہ وہ جو کہ عام ہے ان دونون
سے لیکن اسکو کچہ دلالت برخلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت نہین ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ ایمان خالی
عمل صالح سے فی الجملہ مفضی الی الجنۃ ہوتا ہے اور مومن مخلد فی النار نہ ہوگا کیونکہ منطوق آیہ کریمہ کا یہ ہے
کہ جو ایمان مقرون بعمل صالح ہے وہ سبب ہے ہدایت کا طرف جنت کی رہی یہ بات کہ ہر وہ چیز جو سبب واسطے
جنت کی اوسکا موصل الی الجنۃ ہونا واجب ہے سو اسپر ہرگز دلیل نہین ہے اور کیونکر ہو کہ اللہ نے فرمایا ہے
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ یہ آیت

خلاف اسکے ندا کرتی ہے مراد ظلم سے شرک ہے اسیپر مفسرین کا اطباق ہے معنے یہ ٹہیرے کہ ایمان مین شرک
نہین ملایا اور اگر ظاہر پر حمل کرین تو بہی اس اہتدا مین وہ شخص داخل ہے جو ایمان لایا اور اوسنے کوئی
عمل صالح نہین کیا پہر پہلے ظلم کرنے سے یعنی فعل حرام یا ترک واجب سے گیا انتہے نسفی نے مدارک مین کہا
ہے یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ نرا ایمان نجات بخش ہے اسلیے کہ بایمانہم فرمایا ہے اور عمل صالح کو اوسکے ساتھ
ضم نہین کیا خازن و مہائمی کا لفظ یہ ہے بایمانہم وباعمالہم صاوی نے کہا اَی وَلِسَبَبِ اَعْمَالِهِمْ
اَیْضًا کیونکہ ایمان و عمل صالح دونون دار سعادت تک پہونچاتے ہین یا مراد ایمان کامل ہے جسمین اعمال
صالح داخل شامل ہین بہرحال یہ مسئلہ ایک معرکہ ہے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
مراد جریان انہار سے یہ ہے کہ نہرین بہشت کی اونکے باغون کے نیچے بہتی ہین یا اون کے سامنے اسلیے کہ وہ
اونچے اونچے تختون پر ہون گے اونکی دعا و ندا و طلب واسطے مشتہیات جنت کے یہ لفظ ہوگی سبحانك اللهم
بعض نے کہا یہ ضرور نہین ہے کہ وہ یہی لفظ کہین بلکہ یہ لفظ کہین یا کوئی اور لفظ ہم معنے اسکے جسمین
صفات تنزیہ و تقدیس ہون دعا عبادت ہے یا بمعنے ادعا یعنے اہل جنت دنیا و آخرت مین اللہ کی تنزیہ معائب
سے اور اقرار اسکی الہیت کا کرتے ہین یا مراد یہ ہے کہ اونکی سیرت و طریقت یہ لفظ ہوگی یا اون کا قول
وکلام یہ لفظ ہوگا یا مراد دعا سے اسجگہہ تمنا ہے کہ جنت مین اون کو یہی تسبیح و تقدیس کی آرزو ہوگی
حدیث ابی بن کعب مین رفعاً آیا ہے کہ جب وہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کہین گے جو چیز جنت کی چاہین گے وہ طرف
سے انکے رب کے انکے پاس آجائیگی رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوْيَه ایک جماعت تابعین سے بہی اسیطرح مروی ہے گویا یہ کلمہ
علامت ہے درمیان اہل جنت اور اون کے خدم کے احضار طعام مین جسدم یہ لفظ انکی مونہہ سے نکلیگا
فی الفور وہ شی مشتہی موائد پر رکہی ہوئی سامنے آجائیگی طعام ہر رکابی کا جدا ہوگا ایک کا مزہ دوسرے
کے مزے سے نہ ملیگا جب کہانا کہا چکین گے اللہ کی حمد کرین گے اوسوقت وہ موائد اوٹہا لیے جاوینگے
زجاج نے کہا اللہ نے بتادیا کہ اہل جنت ابتدا تعظیم و تنزیہ کرین گے اور اختتام شکر و ستایش و ثنا علی
اللہ بعض نے کہا انکو اس امر کا الہام ہوگا جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اور تحیت بعض کی بعض کو سلام
ہوگا خواہ اللہ کی تحیت ہو یا ملائکہ کی اصل تحیت کی یہ ہے کہ اَحْيَاكَ اللّٰهُ حَيَاةً طَيِّبَةً اور اصل سلام کی
سلامتی ہے ہر مکروہ سے اسکی تفسیر سورۂ نسا مین گذر چکی ہے اور خاتمہ دعا کا کہ تسبیح تہی ہر مجلس مین
لفظ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہوگا اسکے معنے انقطاع حمد کے نہین ہین اسلیے کہ اقوال و احوال اہل

جنت کے لیے کوئی آخر نہ ہوگا اور لفظ دعویٰ اگرچہ مشہور بمعنی ادعا ہے لیکن اس جگہہ بمعنی دعا ہے یا بمعنے عبادت
کیونکہ جنت عبادت کا گھر نہیں ہے، نہ وہان کوئی تکلیف ہے اونکی عبادت فقط سبقول کا کہنا ہے لیکن اول
اظہر ہے اور ثانی ادق مراد یہ ہے کہ یہ عبادت بطور تلذذ ہوگی نہ بطریق تکلیف ذکرہ الخفاجی ولو یعجل

اللہ للناس الشر استعجالهم بالخیر لقضی الیهم اجلهم فنذر الذین لا یرجون لقاءنا
فی طغیانهم یعمهون ۝ اگر شتاب کرے اللہ لوگون کو برائی جیسے شتاب مانگتے ہین بھلائی تو پوری
کر چکے اونکی عمر سو ہم چھوڑ رکھتے ہین جنکو امید نہین ہے ہماری ملاقات کی اپنی شرارت مین بہکتے **ف**
یعنے آدمی چاہتا ہے کہ نیکی کا بدلا شتاب ملے یا نیک دعا شتاب لگے سو اگر حق تعالیٰ شتاب کرے تو اپنی
بدی کے وبال سے فرصت نہ پائے مگر دونو مین تحمل ہے تاکہ نیک لوگ تربیت پاوین اور بد لوگ غفلت
مین پڑے رہین انتہے اللہ پاک نے اس آیت پاک مین خبر دی ہے اپنے حلم و لطف کی ساتھ اپنے بندون
سے کہ وہ اونکی بد دعا کو اون کی جانون اور مالون اور اولاد پر وقت اونکی تنگ دل و غصہ ہونے کے
شتاب قبول نہین کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اونکا قصد شر کا اس ارادہ سے نہین ہے لہذا
انکی دعا کو قبول نہین کرتا یہ اوسکا لطف و رحم ہے جسطرح کہ انکی دعا حق مین انکے نفس و مال و اولاد کے ساتھ خیر
و برکت و نما کو قبول فرماتا ہے ولہذا فرمایا کہ اگر اللہ پاک جلدی کرے برائی مین جسطرح کہ وہ بہتری مین جلدی
کرتے ہین تو انکی مدت ختم کردے یعنے اگر ہر دعا اونکی قبول کرے تو وہ ہلاک ہو جائین و لیکن انکو کثرت سے
بد دعا کرنا نہ چاہیے جسطرح کہ حدیث جابر مین فرمایا ہے لا تدعوا علی انفسکم لا تدعوا علی اولادکم
لا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ فیها اجابۃ فیستجیب لکم رواہ البزار
وابوداود وتفرد به عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت لم یشارکه احد فیه یعنے
بد دعا مکرو اپنی جان و مال و اولاد پر کہین وہ بد دعا ایسی ساعت مین واقع ہو کہ اللہ قبول کرلے وہذا کقوله
تعالیٰ ویدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر الآیۃ مجاہد نے تفسیر آیت باب مین کہا ہے یہ قول ہے
انسان کا حق مین اپنی اولاد یا مال کی وقت غضب کے اللهم لا تبارک فیه والعنه سو اگر اللہ انکی اس
بد دعا کو جلدی سی بر لاوے جسطرح کہ دعا خیر کو قبول کرلیتا ہے تو انکو ہلاک کردے فتح البیان کا لفظ
یہ ہے کہ اگر شتابی کرے اللہ اجابت دعا شر مین جسمین اونکی مضرت ہے اور کوئی مکروہ ہے نفس یا مال
مین جسطرح کہ وہ ثواب خیر کے ملنے مین شتابی کرتے ہین تو اون کو ہلاک کردے تعجیل کہنے مین تقدیم ہے

کہ قبل اوسکے وقت کے قفال نے کہا اللہ پاک نے حبب وصف اون کا ساتھ غفلت کے کیا تو پہر اوسکو موکد فرمایا
اسطرح پر کہ غایت غفلت انکی یہ ہے کہ حبب رسول انکو ڈراتا ہے تو وہ عذاب کی جلدی کرتے ہین اللہ نے بیان
کیا کہ ایصال شر مین طرف انکی کوئی مصلحت نہین ہے شاید وہ توبہ کرین یا انکی پشت سے ایمان دار لوگ
پیدا ہون قضاء اجل سے مراد انکا مار ڈالنا ہے ابن قتیبہ نے کہا لوگ وقت تنگدلی و غصہ کے آپ کو یا اپنی
اموال و اولاد کو کوستے ہین اور موت مانگتے ہین اور بلا کے لیے شتابی کرتے ہین جسطرح کہ رزق و رحمت
و اعطار مسئول کی دعا کرتے ہین سو اگر اللہ تعالی انکی بد دعا جلدی سے قبول کرلے تو اون کی ہلاک سے
فارغ ہوجائے لیکن یہ اوسکا فضل و کرم ہے کہ وہ داعی فی الخیر کی دعا پذیرا کرتا ہے اور داعی فی الشر کی دعا
قبول نہین کرتا مجاہد نے کہا جیسے ولد و اہل کو غضب مین کہنا لعنکما اللہ لا بارک اللہ فیکم سعید بن جبیر نے
کہا جیسے کسی شخص کے حق مین یون کہنا اللّٰھم العنہ اللّٰھم اخزہ اور چاہتا ہے کہ یہ دعا قبول ہوجائے
قتادہ نے کہا مراد بد دعا کرنا ہے اپنی جان و اہل و مال پر بعض نے کہا یہ آیت خاص ہے ساتھ کفار کے جو
منکر بعث ہین بعض نے کہا نزول اس آیت کا حق مین نضر بن حرث کے ہوا ہے اوس نے کہا تہا اللّٰھم
ان کان ھذا ھو الحق فامطر علینا حجارۃ من السماء اللہ پاک نے فرمایا ہم چھوڑ دیتے ہین ان
لوگون کو جنکو توقع ہمارے ملنے کی نہین ہے اور بعث و جزا کے منکر ہین وہ اپنے طغیان مین یعنے اعمال سیئہ
و مقالات شنیعہ مین متحیر ہین یہ استدراج و خذلان ہے واسطے اونکے طرف سے اللہ کے واذا مس

الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الی

ضر مسہ کذلک زین للمسرفین ما کانوا یعملون ○ حبب پہونچے انسان کو تکلیف ہمکو پکارے
پڑا ہوا یا بیٹھا یا کھڑا پہر حبب ہم نے کہولدی اوس سے وہ تکلیف چلا گیا گویا کبہی نہ پکارا تہا ہم کو کسی تکلیف
پہونچنے پر اسیطرح بن آیا ہے بے لحاظ لوگون کو جو کچہ کر رہے ہین ف اللہ پاک نے انسان کی ضجر و
قلق کا حال بیان کیا کقولہ تعالی واذا مسہ الشر فذو دعاء عریض ای کثیر یہ دونون آیتین ایک معنی
کی ہین آدمی کو حبب سختی پہونچتی ہے تو قلق و جزع کرتا ہے اور بہت دعا مانگتا ہے اور اللہ سے اوسکا دور
ہونا چاہتا ہے لیٹے بیٹھے کھڑے یعنے جمیع احوال مین پہر حبب اللہ اوس شدت کو کہولدیتا ہے اور وہ
کربت دور ہوجاتی ہے تو پہر دعا سے روگردان ہوکر الگ ہوجاتا ہے اور ایسا چلا جاتا ہے کہ گویا کبہی اوسکو
کوئی سختی و شدت و تکلیف و بلا پہونچی نہ تہی اللہ نے اس صفت و طریقہ کی مذمت کی اور فرمایا یہ کام

مسرفین کے لیے اچھا معلوم ہوتا ہے اور جسکو اللہ نے ہدایت و سداد و توفیق و رشاد بخشی ہے وہ اس حال سے مستثنیٰ ہے
کقولہ تعالیٰ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وکقولِ رسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ لَا یَقْضِی اللّٰہُ لَہٗ قَضَاءً اِلَّا کَانَ خَیْرًا لَّہٗ اِنْ اَصَابَہٗ ضَرَّاءُ فَصَبَرَ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ
وَاِنْ اَصَابَہٗ سَرَّاءُ فَشَکَرَ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ فتح البیان میں کہا ہے مراد
ضر سے جنس ضر ہے جیسے مرض و فقر اور جنب و قعود و قیام سے جمیع احوال ہیں اور ذکر ان احوال کا خاصۃً
اسلیے کیا کہ انسان عادۃً ان سے خالی نہیں ہوتا ہے اور رکوع و سجود و نحو ہما داخل ہیں یا مراد یہ ہے کہ اگر
کھڑا نہیں ہو سکتا ہے تو بیٹھکر اور اگر بیٹھ نہیں سکتا ہے تو لیٹ کر دعا کرتا ہے لیکن اول اولیٰ ہے زجاج
نے کہا شمار کرنا احوال دعا کا ابلغ ہے شمار کرنے سے احوال مضرت کے کیونکہ جب کہ وہ علی الدوام داعی
ہوا پھر وقت رخا کی بھول گیا تو یہ عجیب بات ہے ابو الدرداء نے کہا ہے اُدْعُ اللّٰہَ یَوْمَ سَرَّائِکَ یُسْتَجَابُ
لَکَ یَوْمَ ضَرَّائِکَ یعنے تو خوشی کی حالت میں بہت دعا کر کہ وہ تیری دعا سختی کے وقت قبول کرے اَللّٰہُمَّ
اجْمَعْ لَنَا بَیْنَ جَلْبِ النِّعَمِ وَسَلْبِ النِّقَمِ اللہ پاک نے فرمایا جب ہم اوسکی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ اسی
طریقہ پر چلتا ہے جس پر کہ وہ قبل پہونچنے تکلیف کے تھا اور اس حالت جہد و بلا و ضیق و فقر کو بھول جاتا ہے
اور اللہ کیجانب کا اہمال کرتا ہے یا موقف دعا سے چلا جاتا ہے تضرع و رجوع نہیں لاتا گویا اوس نے ہمکو وقت
مس ضر کے سر ہی سے پکارا نہ تھا یا معنے مر کے استمر ہیں یعنے بدستور اپنے کفر پر جما رہتا ہے مثل اوس شخص
کے جس نے ہمسے دعا نہیں کی اور نہ شکر کیا اور نہ نصیحت پکڑی بعض اہل علم نے کہا یہ حالت جسکا اللہ نے ذکر
کیا ہے کچھ خاص ساتھ اہل کفر کے نہیں ہے بلکہ بہت سے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے ہیں اونکی زبانیں واسطے
دعا کی نرم ہو جاتی ہیں اور دل خشوع و تذلل کرتے ہیں یعنے وقت نزول مکروہ پھر جب اللہ پاک اس مکروہ کو دفع
کر دیتا ہے تو وہ دعا و تضرع سے غافل ہو جاتے ہیں اور شکر نعمت بجا نہیں لاتے وہ نعمت اجابت دعا و رفع
مکروہ و دفع بلا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ آیت شامل ہے مسلم و کافر کو چنانچہ لفظ ناس و لفظ انسان بھی اسیکو
مشعر ہے رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰہُ سو جسطرح دعا وقت ضر کے اور اعراض وقت رخا کی انکی نظروں میں مزین ہے اسیطرح مسرفین کے
عمل انکی آنکھوں میں بھلے معلوم ہوتے ہیں مسرف لغت میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو بہت سا مال کسی
کسی غرض خسیس کے لیے صرف کرے اور یہ تزئین یا تو طرف سے اللہ کے ہوتی ہے کہ وہ انکو مخلی بالطبع کر دیتا ہے اور لطف

نہین فرماتا یا طرف سے شیطان کی ہے وسوسہ ڈالکر یا طرف سے نفس امارہ بالسوء کے حاصل یہ ہے کہ اعراض دعا سے اور غفلت شکر سے اور شتغال شہوات مین انکو اچہا نظر آتا ہے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ ہم کہپا چکے ہین وہ سنگتین پہلے تمسے جب ظالم ہوگئے اور لائے تہے انکے پاس رسول انکی کہلی نشانیان اور ہرگز نہ تہے ایمان لانیوالے یون ہی سزا دیتے ہین ہم قوم گنہگار کو پہر تم کو ہمنے نائب کیا زمین مین اونکے بعد کہ دیکہین تم کیا کرتے ہو **ف** اسپاک نے خبر دی اگلے قرن والون کی حال سے جنہون نے اپنے رسولون کو جہٹلایا تہا اور اُن کے آیات بینات حجج واضحات کا انکار کیا تہا کہ ہم نے انکو ہلاک کردیا پہر تم کو انکی جگہہ خلیفہ کیا اور رسول بہیجا تاکہ ہم دیکہین کہ تم کیسی اطاعت ہماری کرتے ہو اور رسول ص کا اتباع کسطرح بجالاتے ہو حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے کہ دنیا شیرین وسبز ہے اور اللہ اوسمین تم کو خلیفہ کرنے والا ہے پہر دیکہے گا کہ تم کیا کرتے ہو سو بچو تم دنیا سے اور بچو عورتون سے پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون ہی کیطرف سے تہا رواہ مسلم اس آیت وحدیث مین خبر دی ہے آیندہ کی یہ معجزہ ہے قرآن و رسول ص کا کہ جیسا کہا ویسا ہی ہوا عبد الرحمان بن ابی لیلے کہتے ہین کہ عوف بن مالک نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین نے خواب مین دیکہا کہ گویا ایک رسّی آسمان سے نیچے لٹکتی ہے اوسکو حضرت ص نے کہینچا پہر اوسکا اعادہ ہوا اوسکو ابوبکر نے کہینچا پہر لوگون نے گرد منبر کو ناپا تو عمر تین گز گرد منبر کے بڑہ گئے عمر نے کہا چہوڑ دے لے عوف ہمکو اپنی خواب سے ہمکو کچہ حاجت اس خواب کی نہین ہے پہر جب عمر خلیفہ ہوے کہا اے عوف تمہاری خواب کیا تہی عوف نے کہا تم کو میری خواب مین کیا حاجت ہے کیا تمنے مجہہ کو نہین جہڑک دیا تہا عمر نے کہا تجہکو افسوس ہے مینے مکروہ جانا اس بات کو کہ تو خلیفہ رسول خدا کو اونکی نفس کی نعی کہے تب عوف نے قصہ خواب کا کہا جب یہانتک پہنچے کہ لوگ تین گز گرد منبر کے پہونچے تو کہا کہ ایک خلیفہ تہا دوسرا لوم لائم کا خوف راہ خدا مین نہین کرتا ہے اور تیسرا شہید ہے پہر کہا اللہ تعالی فرماتا ہے ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ الخ اب ای عمر تم خلیفہ ہو دیکہو تم کیا کام کروگے یہ بات کہ مین اللہ کی راہ مین لوم لائم سے نہین ڈرتا ہون سو مراد مشیت خدا ہے اور یہ بات کہ تیسرا شہید ہے سو عمر کو کہان شہادت ملیگی سارے مسلمان اطاعت کرتے ہین فتح البیان مین کہا ہے ہم لے امم گذشتہ کو

ہلاک کیا یعنے اون کافرون کو جو تم سے پہلے جوکہ معاصر رسول خدا ہین یا خطاب اہل مکہ کو ہے بطریق التفات واسطے مبالغہ
کے زجر مین یہ ہلاک کرنا سبب ہوا کہ اونہون نے ظلم کیا اور رسولون کو جھٹلایا اور معاصی مین دراز دستی کی پھر
تو اون کے ہلاک کرنے مین کچھ دیر نہین ہوئی جسطرح کہ تمہارے ہلاک کرنے مین تاخیر کی گئی یا مراد ظلم سے
اسجگہہ شرک ہے اونکے پاس رسول آیات واضحات لیکر آئے تھے جو دلالت کرتے تھے اونکے صدق پر لیکن
وہ کب اون پر ایمان لاتے ہین اونکو یہ استعداد ہی نہ تھی اللہ نے اپنے الطاف کو اون سے سلب کر لیا تھا
سو مجرمون کو ایسی ہی سزا ملتی ہے کہ اُن کو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدیا جاتا ہے یہ وعید شدید ہے اون
کفار کے لیے جو کہ حضرتؐ کے زمانے مین تھے یا خاص کفار اہل مکہ کو پھر اللہ نے اون لوگون کو خطاب کیا جن
کیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا اور کہا کہ دیکھو ہمنے تم کو بعد اون قرون کے
جن کی اخبار تم نے سنی ہین اور اُن کے آثار تم دیکھتے ہو خلیفہ کیا تا کہ ہم دیکھین کہ تمہارا عمل بابت خیر
وشر کے کیسا ہے اور تم کس حالت پر رہوگے وہ کام کروگے جو لائق منصب استخلاف کے ہے یا خلاف
اوسکے یا نظر اس جگہہ بمعنے علم ہے مثل اس آیت کے لیبلوکم ایکم احسن عملا اسکو واحدی و رازی
نے ذکر کیا ہے یا ہم اوس شخص کا سا معاملہ کرین جو کہ دیکھتا ہے اس صورت مین یہ استعارہ تمثیلیہ ہے لیکن اول
اولی ہے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ

هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ
اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ
بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ اور جب پڑھے جاتے ہین آیتین ہماری
صاف کہتے ہین جنکو امید نہین ہم سے ملاقات کی لے آ کوئی اور قرآن اوسکے سوا یا اوسکو بدل ڈال تو کہہ
میرا کام نہین کہ اسکو بدلون اپنی طرف سے مین تابع ہون اوسیکا جو حکم آوے میری طرف مین ڈرتا ہون اگر
بے حکمی کرون اپنے رب کی بڑے دن کی مار سے تو کہہ اگر اللہ چاہتا تو مین نہ پڑھتا یہ تمہارے پاس اور نہ وہ تمکو
خبر کرتا اسکی کیونکہ مین رہ چکا ہون تم مین ایک عمر اس سے پہلے کیا پھر تم نہین بوجھتے ف اس قرآن
کا پند و نصیحت تو پسند کرتے اور بتون کا باطل کرنا نہ مانتے تو کہتے اتنا بدل ڈال تو یہ کلام ہم سب قبول
کر لین سو اگر مین اپنی طرف سے بناتا تو چالیس برس کی عمر مین بھی بناتا یا اس قسم کا خیال رکھتا انتہی ابن کثیر
کہتے ہین اللہ تعالی نے کفار کی تعنت کی خبر دی کہ یہ مشرکین قریش جو اللہ کے کلام سے روگردان ہین انکو

جب حضرتؐ تلاوت اللہ کی کتاب کی کرتے ہین اور اوسکی کھلی ہوئی حجتین پڑہتے ہین تو وہ یہ بات کہتے ہین کہ تم
اس قرآن کو پہیر دو اور کسی دوسری طرح کا کلام لاؤ اور اوسکی وضع اور نظم پر کر دو اللہ نے اپنے نبی سے کہا تو
کہدے کہ مجہکو اوسکے بدلنے کا اپنی طرف سے کچہ اختیار نہین ہے مین تو ایک بندہ ماسور ہون اور رسول صلعم
ہون طرف سے اللہ پاک کے جیسے وحی آتی ہے ویسا ہی کرتا ہون مجہکو ڈر ہے کہ اگر مین اپنے رب کی نافرمانی
کرون تو مجہکو عذاب مین بڑے دن کے پکڑے پہر صحت کلام پر یہ حجت بیان کی کہ اگر اللہ چاہے تو مین یہ کلام نہ پڑہون اور
نہ تمکو اوسکا حال جتاؤن ولکن یہ کام تو اللہ کے اذن و مشیت سے کیا جاتا ہے اور دلیل اس بات کی کہ یہ کلام
میرا بنایا ہوا نہین ہے اور مینے اپنی طرف سے افترا اسکا نہین کیا ہے یہ ہے کہ تم اس کلام کے معارضہ کرنے
سے عاجز ہو اور تم کو حال میرے صدق و امانت کا جب سے کہ مین تم مین ہون تا بعثت میری کے بخوبی معلوم
ہے تم مجہپر کسی شے کا انتقاد نہین کرتے ہو اور نہ کسی میری بات سے چشم پوشی کرتے ہو کیا تم کو اتنی عقل
نہین ہے کہ تم حق کو باطل سے جدا سمجہو ولہذا جب ہرقل بادشاہ روم نے ابو سفیان اور اوسکے ہمراہیون سے
حال حضرتؐ کا پوچہا تہا اور کہا تہا بہلا کیا تم اوسکو متہم بکذب کرتے ہو قبل اس بات کے جو وہ کہتا ہے تو
ابو سفیان نے یہی کہا تہا کہ نہین اور اوسوقت ابو سفیان سردار کفار و زعیم مشرکین تہے مع ہذا اونہون نے
سچی بات کا اقرار کر دیا ع وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ + ہرقل نے کہا مین جانتا ہون
کہ یہ بات نہین ہو سکتی ہے کہ وہ لوگون پر جہوٹ بولنا چہوڑ دے اور اللہ تعالی پر جہوٹ بولے جعفر بن ابی طالب
نے نجاشی بادشاہ حبشہ سے کہا تہا اللہ تعالے نے ہمارے درمیان مین ایک رسول مبعوث کیا ہے
جسکے صدق و نسب و امانت کو ہم پہچانتے ہین اور مدت اونکی اقامت کی درمیان ہمارے قبل نبوت کے
چالیس برس ہے سعید بن مسیب نے کہا ۴۳ برس لکن صحیح مشہور وہی قول اول ہے فتح البیان میں
کہا ہے کہ جب ان کافرون پر ہماری آیتین جو توحید کی اثبات و شرک کی ابطال پر دلیل ہین پڑہی
جاتی ہین تو جن لوگون کو ڈر بعث کا نہین ہے اور وہ معاد کا انکار رکہتے ہین قتادہ نے کہا یہ مشرکین
مکہ ہین تو وہ یہ بات کہتے ہین کہ تم اس قرآن کو بدل ڈالو کوئی اور کلام نئی طرز کا لا دیکہنا اونکا اسلیے
تہا کہ قرآن مین ذم اوثان و وعید شدید عابدین اصنام ہے رازی نے کہا پیشقدمی کرنا اون کا
اس التماس پر یا تو بطور سخریہ و استہزا تہا یا بطریق تجربہ و امتحان کہ اگر وہ اسکو بدل دین تو ہم
جان لین کہ وہ جہوٹے ہین اللہ نے اونکو اس سوال کا جواب کہا یا کہ تم اون سے یہ بات کہدو کہ یہ کلام

کچھ میرا ساختہ و پرداختہ نہیں ہی کہ مین اُسکو کسی اور طرز پہ بدلدون بلکہ یہ تو خدا کا کلام منزل ہے زجاج نے کہا
وہ یہ کہتے تہے کہ تم اس مین سے ذکر بعث و نشور کا نکالڈالو یا اونکے معبودون کی برائی نہ پڑہو اور عابدین
اصنام کو احمق نہ ٹہیراؤ یا وعید کو وعدا اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرد و حضرتؐ نے کہا مین تو تابع ہون
وحی کا بغیر تبدیل و تحویل و تحریف و تصحیف یوم عظیم سے مراد قیامت کا دن ہے مجہے ڈر ہے کہ مین اگر اللہ
کا عصیان کرون گا تو اوسدن مجہہ عذاب ہوگا ہان یہ اور بات ہے کہ اگر اللہ ہی چاہے کہ مین اُسکو تمپر نہ پڑہون
اور تم کو اوسپر آگاہ نہ کرون تو البتہ ایسا ہو سکتا ہے مین ایک عمر دراز تک درمیان تمہارے رہا ہون کیا
تم اتنا بہی نہین سمجہتے کہ یہ کلام میرا نہین ہے تم میری عادت مستمرہ صدق و امانت کو جانتے ہو اور تمہین معلوم
ہے کہ مینے کبہی وہ کتابین جو انبیا پر اوتری ہین نہین پڑہین اور نہ اہل علم سے کبہی تعلم کیا اور نہ مین
کبہی طالب علم ہوا اور نہ اس کام پر کبہی حرص کی پہر تمہارے پاس ایک ایسی کتاب لایا کہ اوس جیسی تم
ایک سورت بلکہ ایک آیت بہی نہین لا سکتے اور اُسکے معارضے سے عاجز ہو حالانکہ تم مشہور عرب ہو اور
تمہاری فصاحت بلاغت شہرہ آفاق ہے اس فن بیان مین اوس درجے تک پہونچے ہو کہ دوسرا نہین
پہونچا ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ حضرتؐ عمر چہل سالہ مین مبعوث ہوئے تیرہ برس مکے مین رہے وحی آیا
کی پہر حکم ہجرت کا ہوا دس برس ہجرت مین گذرے جب وفات ہوئی تو ۶۳ برس کے تہے رواہ ابن
ابی شیبۃ والبخاری والترمذی وعن السدی نحوہ نوری نے کہا حضرتؐ کی عمر مین تین
روایتین آئی ہین ایک شصت سالہ ہونا دوم ۶۵ سالہ سوم ۶۳ سالہ یہی صحیح و مشہور ہے اسی کو مسلم
نے حدیث انس و عائشہ و ابن عباس سے روایت کیا ہے اور علما اسپر متفق ہین باقی کی تاویل کی ہے
روایت ۶۰ سالہ مین اقتصار عقود و ترک کسر پر ہوا ہے اور ۶۵ مین اشتباہ واقع ہوا فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ط اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ پہر کون ظالم ہے
اوس سے جو بناوے اللہ پر جہوٹ یا جہٹلاوے اوسکی آیتین بیشک بہلا نہین ہوتا گنہگارون کا ف
یعنے اگر مین بناتا ہون تو مجہسا ظالم نہین اور جو مین سچا ہون تو جہٹلانیوالون پر یہی بات ہے انتہی ابن
کثیر کہتے ہین یعنے نہین ہے کوئی بڑا ظالم اور بڑا سرکش اور سخت مجرم اُس شخص سے جو اللہ پر جہوٹ باندہے
اور کوئی بات بنائے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ نے اوسکو بہیجا ہے سو ایسے شخص سے کوئی جرم مین بڑہکر
اور ظلم مین زیادہ تر نہین ہے یہ ایک ایسی بات ہے کہ مرد غبی پر بہی مخفی نہین رہ سکتی بہرحال ایسے شخص کا دعوا

ہوت کسطرح کسیپر مشتبہ رہ سکتا ہے جو کوئی یہ بات کہے وہ سچا ہو یا جھوٹا تو ضرور ہے کہ اللہ پاک ادسی کے ترپاپ مجبور
پر ایسی دلیل کہڑی کرے گا جو سورج سے بہی زیادہ تر روشن ہوگی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیلمہ کذاب
کو دیکہا ہے اوسپر فرق اندونوکا ایسا کہلا ہوا ہے جیسا کہ درمیان دوپہر اور نصف شب کے فرق ہے اندہیری
رات مین اندونو کے خصال و افعال و کلام سے ہر صاحب بصیرت صدق حضرت ؐ اور کذب مسیلمہ و سجاح و اسود
عنسی پر استدلال کر سکتا ہے عبداللہ بن سلام کہتے ہین حضرت جب مدینہ مین تشریف لائے لوگ آپکے دیکہنے
کو دوڑے مین بہی اونہین لوگون مین تہا مین نے جب آپکو دیکہا تو یہ پہچانا کہ آپ کا چہرہ مرد کذاب کا سا
چہرہ نہین ہے سب سے پہلے مین نے آپکی زبان مبارک سے یہ بات سنی یَآاَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَ
اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ پہر جب
ضمام بن ثعلبہ طرف سے اپنی قوم بنی سعد بن بکر کے پاس حضرت ؐ کے آیا جہان اور باتین کین اونہین حضرت
سے یہ بات بہی کہی کہ اس آسمان کو کس نے اونچا کیا ہے کہا اللہ نے کہا ان پہاڑون کو کس نے کہڑا کیا پہر
کہا اللہ نے کہا زمین کو کس نے بچہایا ہے کہا اللہ نے اوس نے کہا قسم ہے اوس کی جس نے اس آسمان کو
اونچا کیا اور ان پہاڑون کو کہڑا کیا اور اس زمین کو بچہایا کیا اللہ نے تم کو طرف سب لوگون کے بہیجا
ہے فرمایا اللّٰھم نعم یعنے ہان پہر اوس نے سوال نماز و زکوۃ و حج و صیام کا کیا اور ہر ایک پر ان امور میں سے
وہی قسم دلائی جو اوپر گذری اور حضرت ؐ نے بہی قسم کہا کر تصدیق ہر بات کی فرمائی اوس نے کہا قسم ہے
ہے اوسکی جس نے تم کو حق کے ساتہ مبعوث کیا ہے مین اسپر نہ زیادہ کرون گا اور نہ اس سے کم اوس شخص نے
مجرد اس گفتگو پر اکتفا کیا ہے اور حضرت ؐ کے صدق کی تصدیق کی کیونکہ دلائل دالہ آپکے صدق کے
مشاہدہ کیے صلوات اللہ و سلامہ علیہ حسان بن ثابت کہتے ہین ؎

لَوْلَمْ تَکُنْ فِیْہِ اٰیَاتٌ مُّبَیِّنَۃٌ کَانَتْ بَدِیْھَتُہٗ تَاْتِیْکَ بِالْخَبَرِ

رہا مسیلمہ کذاب سو جس بصیرت والے نے اوسکو دیکہا ہے اور اوسکا حال جانتا ہے اور اوسکے اقوال رکیکہ
غیر صحیحہ سنے ہین اور اوسکے افعال قبیحہ غیر حسنہ دیکہے ہین اور اوسکا قرآن جو اوسکو آگ مین مخلد کریگا دن حسرت
و فضیحت کے سنا ہے وہ اوسکے کذب کو خوب سا جانتا پہچانتا ہے اس آیت مین اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ تا آخر اور اس قول مسیلمہ مین لعنہ اللہ کہ یَا ضِفْدَعُ بِنْتَ ضِفْدَعَیْنِ
نَقِّیْ کَمْ تَنِقِّیْنَ لَا الْمَآءَ تُکَدِّرِیْنَ وَلَا الشَّارِبَ تَمْنَعِیْنَ کتنا فرق ہے اسیطرح اوسکے اس قول مین

لعنہ اللہ لقد انعم اللہ علی الحبلی اذ اخرج منہا نسمۃ تسعیٰ من بین صفاق وحشی اور اسکا
یہ قول اللہ اسکو جہنم مین ڈھکیلے الفیل وما ادراک ما الفیل لہ خرطوم طویل اور یہ قول اللہ پاک
اسکو اپنی رحمت سے دور پھینکے والعاجنات عجنا والخابزات خبزا واللاقمات لقما اہالۃ و
سمنا ان قریشا قوم یعتدون اسکے سوا اور بہت سے خرافات و ہذیانات ہین جنکے تلفظ سے شرم عار
کرتے ہین مگر بطریق سخریہ و استہزا او لعنہ اللہ تعالی نے اوسکی ناک کو خاک آلودہ کیا اور اُسنے دن حدیقہ
کے متفرقت موت پایا اور اسکی جمعیت پھٹ گئی اور خود اوسکے یار و بیخ او سپر نفرین کی اور گھر والون نے
لعنت بھیجی اور پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے تائب ہو کر آئے اور اسلام پاک کو دین حق مین رغبت ہوے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا کہ تم کچھ منجملہ قرآن مسیلمہ کے پڑھکر سناؤ لعنہ اللہ اونہون نے
کہا آپ ہمین معاف کرین ابو بکر نے نہ مانا بلکہ اوسنے پڑھوایا تاکہ جن لوگون نے اوسکا کلام ظلمت التیام
نہین سنا تہا وہ بھی سن لین اور ہدی و علم جسپر کہ یہ لوگ ہین اوسکی فضیلت پہچان لین چنانچہ اونہون نے
بہی جو ہم نے ذکر کیا اور مانند اوسکی کچھ پڑھا جب وہ پڑھ چکے صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ویحکم این کان
یذہب بعقولکم واللہ ان ہذا الکلام لم یخرج من ال یعنے اے کمبختو تمہاری عقل کو وہ کہان لیگیا تہا
قسم ہے اللہ کی کہ یہ کلام اللہ کیطرف سے نہین نکلا ہے **حکایت** عمرو بن العاص پاس مسیلمہ کے گئے
جاہلیت مین اوسکے دوست تہے ابہی یہ اسلام نہ لائے تہے مسیلمہ نے اونسے کہا افسوس ہے اے عمرو تمہارے
صاحب یعنے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا نازل ہوا اس مدت مین کہا مین نے اُنکے یارون کو ایک سورہ
غطبیہ قصیرہ پڑہتے ہوے سنا ہے کہا وہ کیا ہے کہا والعصر ان الانسان لفی خسر تا آخر سورت مسیلمہ
نے ایک ساعت تفکر کرکے کہا کہ مجھپر بہی اسیطرح کی ایک سورت اوتری ہے کہا وہ کیا ہے یا وبر یا وبر انما
انت اذنان وصدر وسائرک حفر نقر پہر کہا اے عمرو تم اسکو کیسا دیکھتے ہو عمرو نے کہا واللہ تو
جانتا ہے کہ مین تجکو کذاب جانتا ہون سو جب یہ حال ایک مشرک کا اوسکے زمانہ شرک مین ہو کہ حضرت کا حال
وصدق اور مسیلمہ لعنہ اللہ کا حال وکذب مخفی نہ ہو تو پہر اہل بصائر و عقول و صحاب قلوب سلیمہ مستقیمہ کا کیا
ذکر ہے و لعنہ اللہ تعالی نے کہا ہے فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی
ولم یوح الیہ شیء ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ اسیطرح اوس شخص سے جسنے رسل کی تکذیب
کی ہے باوجود بیان حق و قیام حجت کے کوئی ظالم تر بڑہکر نہین ہے حدیث مین آیا ہے اعتی الناس علی اللہ

عزّ وجل من قتل نبيًّا او قتله نبيٌّ عکرمہ نے کہا ہے نضر کہتا تہا قیامت کے دن لات وعزیٰ میری
شفاعت کرینگی اوسپر یہ آیت اوتری کہ مجرم کو فلاح نہ ہوگی وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ
لَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ط
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○ پوجتے ہین الله سے نیچے جو چیز
نہ برا کرے اونکا اور نہ بہلا اور کہتے ہین یہ ہمارے سفارشی ہین الله کے پاس تو کہہ تم الله کو جتاتے ہو جو
اوسکو معلوم نہین کہین آسمانون مین اور نہ زمین مین وہ پاک ہے اور بہت دور ہی اوس سے جو شریک کرتے
ہین اور لوگ جو ہین سو ایک ہی امت ہین پیچہے جدا جدا ہوئے اور اگر نہ ایک بات آگی ہو چکتی تیرے رب کی
تو فیصلہ ہو جاتا اون مین جس بات مین پہوٹ رہی ہین **ف** جو مشرک ہی سو یہی کہتا ہے کہ الله ایک
ہی الله یہ شریک اوسکی طرف سے ہمین مختار ہین سو فرمایا کہ اگر اوس نے مختار کیے ہوتے تو آپ اونکی کیون منع
کرتا اور جو کہین کہ ہمارے دین مین منع نہین کیا تم کو منع کیا ہوگا تو اگلی آیت مین اسکا جواب ہے کہ دین
الله کا ایک ہے جو لوگ بچل گئے ہین انکو تبادیا ہے اعتقاد مین کچہ فرق نہین اور جو کہین کہ اگر تم سچے
ہوتے تو ہمپر دنیا مین عذاب آتا اسکا جواب بہی آگے ہے کہ فیصلہ کا دن آتا ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین
کہ الله نے انکار کیا اون مشرکون پر جو الله کے ساتہہ غیر کو بہی پوجتے ہین اس گمان پر کہ وہ معبود اون کو
نفع دینگے اور اونکی شفاعت نزدیک الله کے کرینگے سو الله نے کہا کہ یہ نہ نفع دین نہ ضرر پہونچائین اور نہ
کسی شی کے مالک ہین اور کوئی چیز جسکے یہ معتقد ہین واقع نہ ہوگی اور ہرگز انکا زعم سچا نہ ہوگا ولهذا فرمایا
کیا تم الله کو وہ بات بتلاتے ہو جسکو وہ آسمانون اور زمین مین نہین جانتا ہے ابن جریر نے کہا اسکے یہ معنے
ہوئے کہ تم کیا الله کو اوس چیز کی خبر دیتے ہو جو آسمان و زمین مین نہین ہوتی ہے پہر الله نے اپنے نفس کی
تنزیہ شرک و کفر سے کی اور کہا کہ الله انکے شریک کرنے سے پاک ہے پہر یہ خبر دی کہ یہ شرک لوگون مین حادث
ہوا ہے پہلے نہ تہا پیچہے سے نکلا وہ سب کے سب ایک ہی دین پر تہے جسکا نام اسلام ہے ابن عباس کہتے
ہین درمیان آدم و نوح علیہما السلام کے دس قرن گذرے سب کے سب مسلمان تہے پہر لوگون مین اختلاف
پڑا بت پرستی ہونے لگی انداد و اوثان کی پوجا کرنے لگے الله نے رسولون کو اپنی آیات بینات و حجج بالغہ و
براہین دامغہ دیکر طرف خلق کے بہیجا تاکہ ہلاک ہونیوالا اور زندہ ہونیوالا بینہ سے ہلاک و زندہ ہو الله نے

یہ بات ٹھیرادی تھی کہ وہ کسی کو عذاب کرے گا مگر بعد قیام حجت کے اور خلق کے لیے ایک اجل معدود مقرر
کر دی ہے اگر یہ بات نہوتی تو آج ہی وہ مومنین کو سعادتمند اور کفار کو شقی کر دیتا فتح البیان مین
کہا ہے کہ یہ مشرک لوگ اللہ کو چھوڑ کر غیر کی پرستش کرتے ہین یہ بات نہین ہے کہ اونہون نے عبادت
خدا کو بالکل ترک کر دیا ہو انکو اس ضم عبادت غیر سے مقصود تقرب و شفاعت ہے سو غیر کی یہ شان نہین ہے
کہ وہ نافع وضار ہو سکے معبود کی تو یہ شان ہونا چاہیے کہ وہ اطاعت پر ثواب دے عصیان پر عقاب کرے
اسجگہ نفی نفع و ضر کی اصنام سے باعتبار ذات کے فرمائی ہے اور سورہ حج مین اثبات نفع و ضر کا کر یہ
یدعو لمن ضرہ اقرب من نفعہ مین باعتبار سبب کے کیا ہے تو درمیان دونون کے کچھ منافات
نہین ہے یہ مشرک اپنے زعم مین شرکا کو اپنا شفیع دن آخرت کے سمجھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اللہ اُن کو
اگلے گناہون پر عذاب نکرے گا قالہ ابن جریج سو یہ نہایت درجہ کی گمراہی ہے اسلیے کہ انتظار شفاعت کا
اک ہین ایسے شخص سے کرتے ہین جو کہ کوئی نفع و ضر فی الحال نہین کر سکتا حسن نے کہا مراد اس شفاعت سے
اصلاح احوال دنیا ہے کیونکہ منکر بعث و احوال حشر ہین اللہ نے فرمایا کیا تم اللہ کو وہ بات جتاتے ہو جو اسکو
آسمانون اور زمین مین معلوم نہین ہے مراد اس بات سے یہ ہے کہ اللہ کے شریک ہین اور ملک مین جنکی عبادت
مثل خدا کے کیجاتی ہے یا یہ بات ہے کہ تمہارے شفعا ہین جو بغیر اذن خدا کے شفاعت کرینگے حالانکہ اللہ
تعالی کو کوئی اپنا شریک یا شفیع بغیر اوسکے اذن کے ساری مخلوقات مین آسمان و زمین سے معلوم نہین
ہے حاصل اس کلام کا عدم وجود ہے ایسے شخص کا اور اسمین تہکم ہے ساتھ کفار کے اور اللہ تعالی پاک
ہے اس شرک سے پھر فرمایا کہ ساری لوگ آدم سے تا نوح یا عہد ابراہیم علیہ السلام سے تا عمرو بن لحی موحد
و مومن تھے کیونکہ توحید و اسلام ایک بات قدیم ہے سارے لوگون کا راہ فطرت و شرع قاطبۃً اسی پر اجماع
ہے اور شرک و فروعات شرک جہالات ہین جنکو اہل غوایت نے ایجاد و ابتداع کیا ہے پھر لوگ مختلف
ہوگئے کوئی کافر ہوگیا اور کوئی مومن رہا زجاج نے کہا یہ عرب مین جو شرک پر تھے اور ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا
ہے پھر وقت بلوغ کے مختلف ہو جاتا ہے لیکن اول اظہر ہے یہ مراد نہین ہے کہ ہر گروہ نے ایک ملت کفر کی
لی ہے خلاف دوسری بات کے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعض کافر ہوگئے اور بعض توحید پر باقی رہے ابن مسعود
نے کہا وہ سب ہدایت پر تھے مجاہد نے کہا مراد آدم ہین فقط پھر جب ہابیل مارا گیا تو لوگ مختلف ہوگئے
سدی نے کہا سب لوگ ایک دین آدم علیہ السلام پر تھے پھر کافر ہوگئے اور اگر اللہ کی بات سابق نہ

ہو چکی ہوتی تو اسی جگہہ دنیا مین عذاب اوتارتا اور عقوبت مکذبین مین جلدی کرتا اور اُنکے اختلاف کا فیصلہ ہو جاتا لیکن بسبب اُس کلمہ سابقہ کے یہ بات رک گئی ہے یا مراد یہ ہے کہ ابہی قیامت کو قائم کرکے فیصلہ کر دیتا یا اونکے ہلاک سے فارغ ہو جاتا کلبی نے کہا کلمہ یہ ہے کہ اللہ عز وجل نے اس امت کو مہلت دی ہے اُنکو دنیا مین عذاب سے ہلاک نکرے گا کسی نے کہا کلمہ یہ ہے کہ کسیکو بے حجت نہین پکڑتا ہے وہ حجت ارسال رسل ہے کما قال تعالی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا بعض نے کہا کلمہ یہ ہے سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ ماضی کو صیغہ مضارع مین واسطے حکایت حال ماضیہ کے تعبیر کیا ہے وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ کہتے ہین کیون نہ اوتری اسپر ایک نشانی اُسکے رب سے سو تو کہہ کہ چھپی بات اللہ ہی جانے سو راہ دیکہو مین تمہارے ساتہہ ہون راہ دیکہتا ف یعنی اگر کہین کہ ہم کاہے سے جانین کہ تمہاری بات سچ ہے فرمایا کہ آگے دیکہو حق تعالی اس دین کو روشن کرے گا اور مخالف ذلیل ہون گے برباد ہو جائین گے سو ویساہی ہوا سچ کی نشانی ایک بار کافی ہے اور ہر بار مخالف ذلیل ہون تو فیصلہ ہو جائے فیصلہ کا دن دنیا مین نہین ہے انتہی ابن کثیر نے کہا ہے کفرہ مکذبین معاندین کہتے ہین کہ حضرت پر طرف سے اللہ کے کوئی نشانی کیون نہ اوتری جیسے کہ ثمود کو ناقہ ملا تہا یا کوہ صفا سونے کا ہو جاتا یا مکے کے پہاڑ چلتے رہتے اور بجائے اونکے باغات و انہار جاری ہوتے یا مانند اسکے اور کوئی علامت ملتی جسپر اللہ قادر ہے ولکن وہ تو اپنے افعال و اقوال مین حکیم ہے کما قال تعالی تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۔ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا وکقولہ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ الآیۃ اللہ فرماتا ہے میری سنت و عادت میری خلق مین یہ ہے کہ جب مین اون کے سوال کو پورا کرتا ہون پہر اگر وہ ایمان لائے تو خیر ورنہ پہر اونکی عقوبت مین شتابی کرتا ہون و لہذا جب حضرت کو اختیار دیا گیا کہ ہم اون کا سوال انکو دین اگر ایمان لائین بہتر ورنہ عذاب کیے جائین گے یا انکو ہم مہلت دین جیسا تم کہو ویساہی کرین تو حضرت نے مہلت اختیار کی جسطرح کہ بارہا اُنسے حلم کیا اسی جگہہ سے اللہ نے حضرت کو یہ جواب ارشاد کیا کہ غیب یعنی یہ سب امر اللہ پاک کے اختیار مین ہے وہ انجام ہر کام کا خوب جانتا ہے سو تم بہی راہ دیکہو اور مین بہی راہ دیکہتا ہون اگر تم ایمان نہین لاتے ہو بے دیکہے اپنے سوال کے تو اللہ کے حکم اپنے حق مین

اور میرے بارے مین منتظر رہو حالانکہ اس سوال سے بڑہکر وہ مشاہدہ آیت کا کر چکے تہے کیونکہ حضرتؐ نے انکو سامنے
شب ماہ مین انگلی سے اشارہ کیا اور وہ دو ٹکڑے ہوگیا ایک ادہر پہاڑ کے دوسرا ادہر پہاڑ کے یہ ساری
آیات ارضیہ سے جس کے وہ سائل تہے یا نہ تہے بڑہکر نشانی تہی اور اگر اللہ جانتا کہ یہ سوال انکا بطور استرشاد
و تثبت ہے تو قبول کرتا ولکن اللہ نے جان لیا کہ وہ یہ سوال براہ عناد و تعنت کرتے ہین اسلیے انکو اون کو
شک و ریب مین چہوڑ دیا اور معلوم کر لیا کہ ان مین کوئی ایمان نہ لائیگا کقولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ
عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ وقولہ تعالیٰ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ
وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ الاٰیۃ ان لوگون
مین عادت مکابرہ کی تہی کقولہ تعالیٰ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ ساقطا الاٰیۃ وقولہ تعالیٰ
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ سو ایسے لوگ اس قابل نہین ہین کہ انکی بات کا جواب دیا جائے کیونکہ کچہ فائدہ اون کے سوال کے
جواب دینے مین نہین ہے اسلیے کہ دوران انکے سوال کا تعنت و عناد پر ہے یہ لوگ کثیر الفجور و افر
الفساد ہین و لہذا اللہ نے فرمایا کہ تم منتظر رہو مین تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہون فتح البیان مین
کہا ہے کہ قائل مقولہ کے اہل مکہ تہے وہ آیات باہرہ و معجزات قاہرہ کچہ شمار و قطار مین نہ لاتے حالانکہ
اگر کوئی آیت نہ آتی مگر ایک قرآن تو یہی ایک نشانی و دلیل مبین اور مصدق قاطع ہے وہ کہتے تہے کہ
جس نشانی کا ہم سوال کرتے ہین جیسے مردون کا زندہ کر دینا اور پہاڑ کا سونا ہو جانا وہ نشان طرف
سے رب کے کیون نہین لاتے جیسے کہ انبیا سابق کو ملی تہی مثل ناقہ و عصا و ید بیضا کے اللہ نے کہا اے
پیغمبر تم اون کو یہ جواب دو کہ غیب اللہ کے پاس ہے اسکا علم نہ مجہکو ہے اور نہ تم کو اور کسی مخلوق کو
میرا کام تو فقط پہونچا دینا ہے سو مین اور تم دونون انتظار کرین کہ اللہ درمیان میرے اور تمہارے
کیا فیصلہ کرتا ہے یعنے وہ حق کو باطل پر غلبہ دیگا ربیع نے کہا اللہ نے انکو اپنے عذاب و عقاب سے
ڈرایا اگر وہ ایمان نہ لائینگے سو بیشک بے ایمان لوگ عقوبت نار مین گرفتار ہونے والے ہین

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ
مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي
اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

اور جب چکھادین ہم لوگون کو مزہ اپنی مہر کا بعد ایک تکلیف کے جو انکو لگی تہی اُسیوقت بنانے لگین حیلے ہماری قدرتون مین تو کہہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہی حیلہ ہمارے بہیجے ہوئے لکہتے ہین حیلے بازی تمہاری وہی تمکو پہراتا ہے جنگل اور دریا مین یہانتک کہ جب تم ہوئے کشتی مین اور لیکر چلین لوگون کو اچہی ہوا سے اور خوش ہوئے اوس سے آئی او پر ہوا جہوکے کی اور آئی او پر لہر ہر جگہہ سی اور انکلی کہ وہ گہرے پکارنے لگے اللہ کو نرے ہوکر اوسکی بندگی مین اگر تو بچاوے ہم کو اس سے تو بیشک ہم رہین شکر گذار پہر جب بچا دیا اون کو اللہ نے اُسیوقت شرارت کرنے لگے زمین مین ناحق کی سنو لوگو تمہارے شرارت ہی تمہی پر برت لو دنیا کے جیتے پہر ہمارے پاس ہے تمکو پہر آنا پہر ہم جتا دینگے جو کچہ کہ تم کرتے تہے **ف** یعنے سختی کیوقت آدمی کی نظر اسباب سے اوٹہکر اللہ پر رہتی ہے جب کام بن گیا لگا اسباب پر رکہنے سو ڈرتا نہین کہ اللہ پہر ایک سبب کہڑا کردے اوسی تکلیف کا اوس کے ہاتہہ مین سب اسباب طیار ہین ایک اوسی کی صورت اگر فرمائی انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے خبر دی کہ جب ہم بعد ضرا کے ذائقہ رحمت چکہاتے ہین جیسے شدت کے بعد رخا اور جدب کے بعد خصب اور قحط کے بعد مطر اور مثل اسکے تو یہ لوگ ہماری آئتون مین مکر کرنے لگتے ہین مجاہد نے کہا یعنی بطور استہزا و تکذیب بقولہ تعالی وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا الآیۃ صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے نماز صبح کی پڑہائی لوگون کو بعد پانی برسنے کے جو رات کو برسا تہا پہر فرمایا تم جانتے ہو کہ آج کی رات تمہارے رب نے کیا کہا بولے اللہ و رسول جانے فرمایا یہ کہا کہ میرے بندون مین سے کسینے صبح کی مومن ہوکر اور کسینے کافر ہو کر جس نے کہا کہ پانی ملا ہمکو اللہ کے فضل و رحمت سے وہ مومن ہے ساتہ میرے اور کافر ہے کوکب کا اور جس نے کہا کہ پانی ملا ہمکو فلان فلان نچہتر سے وہ میرا کافر اور کوکب کا مومن ہے پہر اللہ نے ذکر کیا کہ اللہ تعالی سریع تر ہے مکر مین یعنے اُسکا استدراج و امہال بہت سخت ہی یہانتک کے گمان کرنے والا مجرمین مین سے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ عذاب نہ کرے گا حالانکہ وہ مہلت مین ہی پہر دہوکے دہرے سے اوسکو پکڑ لیتا ہے اور کاتبین کرام جو کچہ وہ کرتا ہے اوس سب کو لکہتے اور احصاء کرتے رہتے ہین پہر عالم غیب و شہادت پاس کتابت کو عرض کیا کرتے ہین وہ ہر جلیل و حقیر و نقیر و قطمیر

اور جب انکو تکلیف پہونچتی ہے تو لیٹے بیٹہے کہڑے ہمکو پکارتا ہے

پر بدلا دیگا پہر اون لوگون کے چلنے پہرنے کا ذکر خشکی و تری مین کیا کہ ہم اُنکی نگہبانی کرتے ہین باد موافق
کے چلنے سے اونکی ناؤ بہت شتاب روانہ ہوتی ہے اس سے وہ خوش دل ہوتے ہین اتنے مین کوئی تند ہوا
آجاتی ہے اور دریا ہر طرف سے موج زن ہوتا ہے یہ گمان کرتے ہین کہ ہم پہنس گئے تب یہ نرے اللہ کو پکارنے
لگتے ہین کسی صنم و وثن کو ہمراہ خدا کے نہین پکارتے بلکہ خالص اللہ ہی سے دعا و ابتہال کرتے ہین کقولہ
تعالی وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاہُ فَلَمَّا نَجّٰکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَکَانَ
الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا اور اسجگہ ذکر شکر گذاری کا نجات پر کیا ہے مراد اس شکر سے ترک شرک ہے کہ جسطرح
اس دم ہمنے فقط تجھکو پکارا ہے اسیطرح ہم تنہا تیری ہی عبادت کرینگے کسیکو تیرا شریک نہ ٹھیرائینگے
لکن جب اوس ورطہ ہلاک سے اللہ اُنکو نجات دیتا ہے تو پہر زمین مین اوترکر وہی بغی یعنے شرک و کفر ناحق
کا کرنے لگتے ہین گویا اُنکو کوئی تکلیف ہی نہین پہونچی تہی اور نہ اونہونے کوئی اقرار توحید و ترک شرک
کا کیا تہا اسپر اللہ نے فرمایا کہ سن رکہو یہ بغی تمہاری خود تمہاری ہی جانون پر ہے اسکا وبال تم ہی پر ہے
نہ کسی اور کی جانپر حدیث مین آیا ہے نہین ہے کوئی گناہ لائق تر اسکے کہ اللہ اوسکی عقوبت مین اسی دنیا
کے اندر شتابی کرے علاوہ اُس عقاب کے جو واسطے باغی کی آخرت مین ذخیرہ کر رکہا ہے بغی و قطع رحم سے
یہ برتنا تمہارا حیات دنیا مین ایک حقیر یسیر چیز ہے پہر آخر کو ہمارے ہی پاس آؤگے ہم اُسوقت تم کو تمہارے
اعمال پر آگاہ کردینگے اب جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی اور طرح پر پائے تو اپنی ہی
جان کو اولہنا دے ملامت کرے فتح البیان مین کہا ہے مراد رحمت چکہانے سے وسعت رزق ادرار
نعمت مطر و خصب و صلاح ثمار ہے اور مراد ضراء سے خشک سالی اور تنگی معاش سو یہ لوگ اس نعمت کی ترجیہ
قدر نہین کرتے بلکہ اپنے اوثان و اصنام کیطرف اضافت کرتے ہین جنکو کچہ خاک دہول بہی نفع و نقصان
کا اختیار بلکہ علم و شعور نہین ہے اور اللہ کی نشانیون مین طاعن ہر حیلہ سے آیات الٰہیہ کا دور کرنا چاہتے
ہین یہی مراد ہے مکر سے مقاتل نے کہا یعنے یہ نہین کہتے کہ یہ رزق ہمکو اللہ نے دیا ہے بلکہ کہتے ہین کہ یہ
باران ہمکو فلان نچہتر سے ملا ہے تارے کی تاثیر سے پانی برسا ہے اللہ نے اسکا جواب بتایا کہ اللہ کا مکر
تمہارے مکر سے بہی شتاب تر ہے یعنے اوسکے عقاب و مواخذے اوسکو بڑی قدرت ہے تمہاری خرابی پر صیغہ
افعل التفضیل سے معلوم ہوا کہ اُنکا مکر و حیلہ سریع ہوتا ہے مگر اللہ کا مکر اون کے مکر سے بہی زیادہ تر جلد
باز ہے اللہ کی عقوبت کا نام مکر رکہا یہ بات مشاکلت سے ہے کتاب عزیز مین یہ عبارت و محاورہ بہت

لکھا ہے پھر یہ وعید بھی سنادی کہ تمہاری یہ ساری کرتوت ہمارے فرشتے لکھتے رہتے ہین تم یہ نجانو کہ ہمپر کوئی فعل
وقول تمہارا ظاہر ہو یا باطن مخفی رہتا ہے نہین بلکہ سب حالات معلوم ہین ان افعال کا انتقام ہوگا تم اتنا
نہین دیکھتے کہ صحرا و دریا مین تمکو سیر کرانا کسکا کام ہے تم جب لجہ ہائے بحار مین سوار ہوتے ہو تو اسمین بھی
اسباب ہلاک کو تم سے دور کرتا ہے ورنہ کسکا مقدور ہے کہ اوس ورطۂ ہلاک سے ساحل نجات پر لائے لفظ
فلک کا اطلاق واحد وجمع پر یکسان آتا ہے اور مذکر ومؤنث بولا جاتا ہے حرکات لفظ فلک مین فقط
تغایر اعتباری ہے پس اس التفات مین امتنان واظہار نعمت ہے کیونکہ راکبین بحر اہل ایمان وکفر
دونو ہوتے ہین اور خطاب ان سب کو شامل ہے تاکہ صالح ہمیشہ شکر کرے اور شاید طالح متذکر ہو اور اس نعمت
کو یاد کرے ریح طیبہ سے مراد نرم ہوا ہے جو کشتی کو باہستگی وسکون طرف مقصد کے لیجاتی ہے ؎

کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز ‌ ‌ ‌ باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

بالجملہ شرط مین تین امر بیان کیے ایک ناؤ مین بیٹھنا دوم ناؤ کا اون کو لیکر چلنا اچھی ہوا سے تیسرے اسکا
خوش ہونا اور جزا مین بھی تین امر کا اعتبار کیا ایک تند ہوا کا چلنا دوسرے موج کا اٹھنا ہر جانب سے موج
کہتے ہین پست پانی کے اونچا ہونے کو دریا پر بشدت حرکت واختلاط آب کو تیسرے گمان گھر جانے کا
یعنے ہلاک کا لفظ ظن اسجگہ بمعنے یقین ہے یا مراد قرب ہلاک ہے سو اس حال مین وہ نرے اللہ کو پکارتے
ہین اور دین کو اسکے لیے خالص کرتے ہین کوئی آمیزش شرک کی نہین ہوتی جسطرح کہ اور مواطن مین
اصنام کو اپنی دعا مین شریک کرتے تھے سو یہ اخلاص دعا کچھ اسلیے نہین تھا کہ وہ نرے اللہ پر ایمان
رکھتے تھے بلکہ اسلیے تھا کہ اس ورطۂ ہلاک سے جسکے اندر پھنس گئے ہین بچ جائین کیونکہ وہ جانتے تھے کہ
سوا اللہ کے اور کوئی اس بلا سے نجات دینے والا نہین ہے اس آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ جبلت
خلق کے شدائد مین رجوع الی اللہ پر ہے اور مضطر کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ کافر ہو اس آیت مین اس
بات پر بھی دلیل ہے کہ ان مشرکون کو اس حالت مین اور نہ جو حالت کہ مشابہ اس حالت کی
طرف اپنے اصنام کے التفات نہ تھا اسجگہ اوس حدث وبدعت پر تعجب آتا ہے جو کہ اسلام مین نکلی ہے
کہ ایک گروہ مسلمانون کا معتقد اموات ہے پھر جب انکو دریا مین ایسی حالت پیش آتی ہے تو اموات کو
پکارتے ہین اور اخلاص دعا اللہ نہین کرتے جسطرح کہ اگلے شرک کیا کرتے تھے ۱۲۸۵ ہجری مین جب
اتفاق سفر حجاز کا بغرض ادائے فریضہ حجۃ الاسلام بندر بمبئی سے ہوا تو فتح سلطان نام ایک جہاز تھا

اوسکو اثنای راہ مین ایک بار بسبب باد تند کی کچھ خوف عارض ہوا ناخدا وغیرہ خدام مرکب نے یا عیدروس
محی النفوس پکارنا شروع کیا کسینے اللہ تعالی کا نام نہ لیا بجز مساکین حجاج کے مجھکو اس حال کے دیکھنے سے
سخت اندیشہ و اسنگیر ہوا اور خوف غرق جہاز کا بسبب اس شرک بحت کے دل پر مستولی ہو گیا حصن حصین
وغیرہ کا ختم کیا اور اللہ پاک سے بحالت اضطرار نجات کی دعا کی اللہ نے اپنے فضل و رحمت سے ہم کو بچا لیا
اور اس ورطۂ ہلاک سے نجات دی وہ ناخدا ایک مسلمان یمین جاہل مشرک تھا خدا اکو گویا پہچانتا ہی نہ تھا اس
وقت ایک سخت حیرت تھی کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے کہ اگلے مشرک تو اس حالت مین تجھی کو پکارتے تھے
اور یہ نام کے مسلمان اس ہنگامہ جان گسل مین بھی تجھکو نہین پکارتے اپنے پیرون کو جو اون کے لیے بمنزلہ
اوثان و اصنام کے ہین حق مین مشرکین کے اس حالت خطرناک مین پکارتے ہین ایسے جہاز شرک کا نہ
ڈوبنا تعجب تھا ولکن اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق و غالب ہے اسلیے ہم سب گنہگار با وجود
انبار معاصی کے اوس تہلکہ سے بچ گئے ولله الحمد اس جگہہ پر عبارت فتح البیان کی یہ ہے فَانْظُرْ هَدَاكَ
اللّٰهُ مَا فَعَلَتْ هٰذِهِ الْاِعْتِقَادَاتُ الشَّيْطَانِيَّةُ وَاَيْنَ وَصَلَ بِهَا اَهْلُهَا وَاِلٰى اَيْنَ رَمٰى
بِهِمُ الشَّيْطَانُ وَكَيْفَ اِقْتَادَهُمْ وَتَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى اِنْقَادُوْا لَهُ اِنْقِيَادًا مَا كَانَ يَطْمَعُ
فِيْ مِثْلِهِ وَلَا فِيْ بَعْضِهِ مِنْ عُبَّادِ الْاَصْنَامِ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ انتہی اللہ نے فرمایا کہ
یہ مشرک لوگ جب دریا سے نجات پا کر زمین مین بستے ہین تو بجاے فعل شاکرین کے فعل جاحدین کرتے ہین اور
عوض شکر کے بغی و فساد کرنے مین لگتے ہین یہ فساد اون کا شامل اقطار ارض ہوتا ہے اور بغی یعنی ناحق
ہی ہوا کرتی ہے نہ حق سے لیکن لفظ بغیر الحق مین اشارہ کیا ہے طرف اس بات کے کہ یہ فعل انکا کسی شبہہ
کی راہ سے نہین ہے بلکہ تمرد و عناد کی راہ سے ہے اور بعض نے کہا بغی کہتے ہین حد سے تجاوز کرنے کو اور یہ
محمود ہی اگر عدل سے طرف احسان کے اور فرض سے طرف تطوع کے ہو اور مذموم ہے اگر حق سے طرف باطل
کے یا کسی شبہہ کی ہو زمخشری نے کہا کبھی کوئی بغی حق ہوتی ہے جیسے استیلا اہل اسلام کا زمین کفر پر اور
ڈھا دینا اونکے گھرون کا اور جلا دینا اون کے زروع کا اور اوکھاڑ ڈالنا اون کے اشجار کا جسطرح کہ
حضرت نے ساتھ بنی قریظہ کے کیا تھا سو قید بغیر الحق کا اسجگہہ یہی فائدہ ہے پہر اسنے انجام بغی کا بیان کیا
کہ اسکا وبال باغی ہی کی جان پر پڑتا ہے اسی زندگی دنیا مین وہ کچھ فیسا تمتع کر لیتے ہین پہر اونکو بغی
کا انتقام ہوتا ہے اور اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاتے ہین علامہ نے تفسیر اسکی یعنی ان آیت کی [illegible]

الاضمحلال ہی جسطرح کہ سائر امتعہ دنیا کا حال ہے کہ جلد مضمحل و متلاشی ہو جاتے ہین کچھ بڑا فائدہ یا نفع عظیم اس مین نہین
ہے حدیث انس مین فرمایا ہے ثَلَاثٌ هُنَّ رَوَاجِعُ عَلٰى اَهْلِهَا الْمَكْرُ وَالنَّكْثُ وَالْبَغْيُ پہر حضرت
نے یہ آیت پڑہی اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ وَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ
عَلٰى نَفْسِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْخَطِيْبُ مکحول نے کہا ہے ثَلَاثٌ مَنْ
كُنَّ فِيْهِ كُنَّ عَلَيْهِ الْمَكْرُ وَالْبَغْيُ وَالنَّكْثُ بعض نے کہا ہے قرآن سے ایک اور چیز بہی معلوم ہوئی
اوسکو بہی ملحق ساتہہ ان ہر سہ اشیاء کے کرنا چاہیے کہ وہ بہی اپنے فاعل پر عود کرتی ہے اللہ نے فرمایا
ہے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ مین کہتا ہون لیکن یہ خدع شئے رابع
نہین ہے بلکہ داخل ہے جنس مکر مین تو تین ہی چیزین موافق حدیث کے قائم رہین اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ
اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا
اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○
وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ دنیا کا جینا وہی کہاوت
ہے جیسے ہمنے پانی اوتارا آسمان سے پہر ایک رل نکلا اوس سے سبزہ زمین کا جو کہاتے ہین آدمی اور جانور یہانتک
تک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگار پر آئی اور اٹکل کی زمین والے کہ یہ ہمارے ہاتہہ لگی پہونچا اوسپر ہمارا
حکم رات کو یا دن کو پہر کرڈالا اوسکو کاٹ کر ڈہیر گویا کل کو یہان نہ تہی بستی اسیطرح ہم کہولتے ہین پتے اون
لوگون پاس جنکو دہیان ہے اور اللہ پاک بلاتا ہے سلامتی کے گہر کو اور دکہاتا ہے جسکو چاہے راہ سیدہی
ف یعنے روح آسمان سے آئی بدن مین ملکر قوت پکڑی پہر کام کیے انسانی اور حیوانی جب پہر
مین پورا ہوا اور اوسکے متعلقون کو اوسپر بہروسا ہوا ناگہان موت آپہونچی ہمارا حکم پہونچا یعنے پک کر
زرد ہوگئی پہر کٹی یا کوئی فوج آپڑی کہ کچی کاٹ ڈالی یعنے موت ناگہان آئی ہے انتہی ابن کثیر کہتے
ہین اللہ نے زہرت و زینت حیات دنیا کی اور سرعت انقضا و زوال کی مثال نبات سے دی جسکو زمین
سے نکالا ہے آسمان سے پانی برسا کر لوگ زروع و ثمار کو اختلاف اصناف و انواع پر کہاتے ہین اور
دواب دوب و قضب وغیرہ ذلک کو اپنا چارہ بناتے ہین زمین جب خوب آراستہ ہو جاتی ہے ادہر ہر
طرف سبزہ اوگتا ہے اور مختلف اشکال سے رونق پکڑتی ہے اور طرح طرح کے رنگ نمایان ہوتے ہین اور

بن لوگون نے اون مین کو جو تا بو یا ہوتا ہے انکو یہ گمان ہوتا ہے کہ اب ہم اسکو کاٹ کر ذخیرہ کرین گے اتنے
مین کوئی صاعقہ آجاتا ہے یا ہوا سرد وسخت چلتی ہے سارے پتے سوکھ جاتے ہین اور پہل گر جاتے ہین و
لہذا فرمایا ہے اَتَاهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا مراد حصید سی سوکھ جانا ہے بعد خضرت
ونضارت کی گویا پہلے اس سے کسی وقت مین وہ نہ تہے قتادہ نے کہا گویا کبھی وہ نعمت نہ پائی تھی یہی
حال سب امور کا بعد اونکے زوال کے ہوتا ہے کہ گویا وہ امور پہلے کبھی موجود نہ تہے ولہذا حدیث مین آیا
ہے ایک بڑے آرام ونعمت والے آدمی کو اہل دنیا سے لاکر آگ مین ایک غوطہ دیکر اوس سے کہین گے
تونے کبھی کوئی خیر بھی دیکھی تھی تجھپر گذر کسی نعمت وآرام کا بھی ہوا تہا وہ کہے گا نہین پہر ایک ایسے
آدمی کو لاوین گے جو دنیا مین سخت عذاب وتکلیف مین تہا اور اسکو ایک غوطہ نعیم مین دیکر اوس سے کہین گے
تونے کبھی کوئی تکلیف بھی دیکھی تھی وہ کہے گا نہین غرضکہ اگلا حال بعد زوال کے ایسا ہو جاتا ہے کہ
گویا کبھی ہوا ہی نہ تہا پہر اللہ نے کہا ہم اسیطرح حجج وادلہ باہرہ کو تفصیلاً اوس قوم کے لیے بیان کرتے
ہین جو کہ عبرت پکڑتی اور سوچتی ہے اور اس مثل مین زوال دنیا واہل دنیا کا سریعاً باوجود اونکی اعزاز سابق
وتمکن وثقت مواعید دنیا کے تفکر کرتی ہے کیونکہ دنیا کی طبیعت یہ ہے کہ جو کوئی اوسکو طلب کرتا ہے وہ
اوس سے بہاگتی ہے اور جو کوئی اوس سے بہاگتا ہے اوسکے پاس بے طلب کے آتی ہے اللہ نے کہاوت
دنیا کی ساتھ روئیدگی زمین کے بہت جگہ قرآن مین بتائی ہے سورہ کہف مین فرمایا ہے وَاضْرِبْ
لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اسیطرح سورہ زمر وسورہ حدید مین مثال حیات
دنیا کی ساتھ نبات ارض کے دی ہے مروان بن حکم نے منبر پر اس آیت کو یون پڑہا وَظَنَّ اَهْلُهَا
اَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُهْلِكَهُمْ اِلَّا بِذُنُوبِ اَهْلِهَا ابن عباس نے کہا ابے
بن کعب نے مجھکو یہ آیت اسیطرح پڑہائی ہے یہ قرارت غریب ہے گویا بطور تفسیر زیادہ کی گئی ہے پہر اللہ نے بعد
بیان زوال دنیا کے جنت مین رغبت دلائی اور طرف اوسکے بلایا اور جنت کا نام دار السلام بتایا اس
لیے کہ وہ سارے آفات ونقائص ونکبات وآلام سے سالم ہے اور کہا کہ اللہ جسکو چاہتا ہے راہ راست پر جو کہ
طرف نعمت کے گئی ہے ہدایت کرتا ہے مراد صراط مستقیم سے اختیار اسلام مطابق مفاہیم کتاب وسنت
خیر الانام ہے ابو قلابہ رفعاً کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہا گیا کہ تیری آنکھ سوئے اور تیرا دل سمجھے اور تیرا

ف
[illegible marginal notes]

کان سنی سو میری آنکھہ سو گئی اور میرے دل نے سمجھا اور میرے کان نے سنا پہر مجہہ سے کہا گیا کہ ایک سردار نے گھر بنایا پہر ایک مائدہ طیار کیا اور ایک شخص لوگون کے بلانے کو بہیجا جسنے قبول کیا وہ گھر مین آیا اور مائدہ مین سے کہایا اور سردار اوس سے رضی ہوا اور جسنے قبول نہ کیا وہ گھر مین نہ آیا اور نہ اوسنے اوس مائدہ مین سے کچہ کہایا اور نہ سید اوس سے راضی ہوا سو اللہ پاک سید ہی اور گھر اسلام ہی اور مائدہ جنت ہی اور داعی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین یہ حدیث مرسل ہی اور متصلاً بہی آئی ہے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہین ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے ہمپر اور کہا مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ گویا جبریل علیہ السلام میرے سر کے پاس ہین اور میکائیل علیہ السلام میرے پاؤن کے پاس ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کے لیے کوئی کہاوت کہو اوسنے کہا سن تیرے کانون نے سنا سمجہ تیرے عقل نے بوجہا تیری اور تیری امت کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک گہر بنایا پہر اوس گہر مین ایک کاشانہ طیار کیا اوس مین دسترخوان بچہایا پہر ایک قاصد بہیجا کہ لوگون کو کہانے کے لیے بلا لائے پہر کسینے اوس قاصد کی بات مانی اور کسی نے اوسکو ترک کردیا سو اللہ بادشاہ ہے اور تو لے محمد رسول ہے یعنی قاصد اور گہر جنت ہی جسنے تیری بات مانی وہ اسلام مین داخل ہوا اور جو اسلام مین داخل ہوا وہ جنت مین داخل ہو جو جنت مین داخل ہوا اوسنے جنت سے کہایا رواہ ابن جریر قتادہ ابو الدردا سے رفعاً راوی ہین کہ نہین نکلتا ہے سورج کسی دن لیکن اوسکے دونون جانب مین دو فرشتے پکارتے ہین ساری خلق اونکی ندا کو سنتی ہے مگر ثقلین یعنے انس وجن اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ اِنَّ مَا قَلَّ وَكَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی اسپر یہ آیت اوتری ہے وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ الاٰیة رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر فتح البیان مین کہا ہے کہاوت دنیا کی سرعت ذہاب مین مثل انواع نبات کے ہے زوال رونق وبہجت وسرعت انقضا مین حالانکہ پہلی وہ نبات سرسبز وتر وتازہ تہی اوسکی شاخین باہم متعانق ومتمائل تہین پتے متصافح تہے پہولون کی بہار چمکتی تہی غنچے سر طرح کے کہلے تہے آسمان سے پانی اوترا اوس نے روئیدگی زمین مختلط کردیا کثرت سبزہ زار سے بعض متشابک بعض ہوگئے یہانتک کہ جب وہ بہار اپنی حد کمال کو پہونچی اور انسان وحیوان کا چارہ جیسے حبوب وثمار وکلا وتبن وعشب ہی طیار ہوا اور زمین نے پورا سنگار اپنا کرلیا اور سونے کیطرح دمکنے لگی کسیکا رنگ سفید مثل چاندی کے نکلا اور کوئی یاقوت رنگ ہوئی اور کوئی زمرد رنگ غرضکہ الوان ازہار سے اپنے جوبن پر آئی اور مثل عروس کے آراستہ پیراستہ ہوئی اور طرح طرح کے رنگین لباس پہنے اور زمین والون نے خیال کیا کہ اب وقت حصاد وتمتع

کا آیا اب ہم اس سے نفع اٹھائینگے کہ اتنے مین ہمارا حکم وقت رات کے یا دن کے آپہونچا پہنے اوس ساری
بہار کو کاٹ کر برباد کردیا گویا وہ دیروز اُس رونق پر نہ تہے اور یہ سارا اٹھاٹھ ہی نہ تہا مراد اُس سے کچہ خاص
روز دیروز نہین ہے بلکہ زمانہ قریب مراد ہے ہم اسی طرح آیات قرآنیہ کی تفصیل کرتے ہین منجملہ اُنکے ایک یہ
آیت ہے جو کہ احوال دنیا پر آگاہ کرتی ہے یا مراد اس سے آیات تکوینیہ مین یہ تفصیل واسطے قوم متفکر کے ہے
ابو مجلز کہتے ہین سورہ یونس مین اس آیت کے پہلو مین یہ لکہا تہا وَلَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ
لَتَمَنّٰى ثَالِثًا وَّلَا يُشْبِعُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ پہر یہ آیت محو کردی گئی
نسفی نے کہا یہ آیت تشبیہ مرکب ہے دنیا کے حال کو سرعت تقضی و انقراض نعیم مین بعد اقبال کے ساتہ
حال نبات ارض کے خشک ہو جانے اور کوڑا ہنجانے مین بعد التفاف و تکاثف و زینت زمین کے سبزی
زمین سے تشبیہ دی ہے اور تنبیہ اس حکمت تشبیہ پر یہ ہے کہ صفو حیات حوانی ہے زندگی کی اور کدر حیات
بڑہاپا ہے حیات کا جسطرح کہ صفو آب کا اعلی ظرف مین ہوتا ہے ؎

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْعُمْرَ كَاْسٌ سُلَافَةٌ　　فَاَوَّلُهٗ صَفْوٌ وَاٰخِرُهٗ كَدَرٌ

اور حقیقت اسکی ارآستہ کرنا ہے جنۃ طین کا مصالح دنیا و دین سے جیسے اختلاط نبات کا اختلاف تلوین
پہر اللہ اللہ نے دنیا سے نفرت دلائی پہر طرف نعیم آخرت کے بلایا حسن و قتادہ نے کہا سلام اللہ ہے اور دار
جنت ہے بعض نے کہا مراد سلام سے تحیت ہے کیونکہ اللہ کیطرف سے وہان اُنکو تحیت ہوگی کما فی قولہ تَحِيَّتُهُمْ
فِيْهَا سَلٰمٌ یا سلام نام ہے ایک جنت کا سات جنتون مین سے ایک کا نام دار السلام ہے دوسری کا نام
دار الجلال تیسرے کا نام جنت عدن چوتہے کا نام جنت الماوی پانچوین کا نام جنت الخلد چہٹے کا نام
جنۃ الفردوس ساتوین کا نام جنت النعیم لیکن سب کا اتفاق ہے اسپر کہ دار السلام جنت ہے اختلاف فقط
وجہ تسمیہ مین ہے معانی اسما جنت کے رسالہ ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم مین لکہے گئے ہین یہ
رسالہ بیان حالات جنات مین اپنے باب مین بے مثل و مثال و جامع جملہ ابواب جمال و کمال ہے وللہ الحمد
ابو العالیہ نے کہا اللہ جسکو چاہتا ہے اوسکو ہدایت خروج کی شبہات و فتن و ضلالات سے کرتا ہے اور
دین اسلام کی راہ دکہا دیتا ہے اللہ نے دعوت الی دار السلام کو عام کیا اور ہدایت کو اپنے مشیت کے
ساتہ خاص فرمایا اس مین حجت کی تکمیل اور اپنا استغنا ہے خلق سے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ط
وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ جنہون نے کی

بھلائی اُنکو ہے بھلائی اور بڑہتی اور نہ چڑہے گی اونکے مونہہ پر سیاہی اور نہ رسوائی وہ ہین جنت والے

اوس مین رہا کرینگے **ف** ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ جسنے دنیا مین ایمان کی راہ سے

اچھا عمل کیا تو وہ دار آخرت مین عمل صالح ہوا کقولہ تعالی هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ زیادۃ

سے مراد دو چند ہونا ہے ثواب کا اعمال حسنہ پر دس گنی سے سات سو گنے تک ملیگا اس سے بھی زیادہ تر اللہ

تعالی جنت مین حور و قصور دیگا اور اہل جنت سے راضی ہوگا اونکے لیے اللہ نے وہ چیز چھپا رکھی ہے جو آنکھہ

کو ٹہنڈا کرے سب سے افضل و اعلے نظر کرنا ہے طرف وجہ کریم الہی کے سو یہ زیادت جمیع عطایا و مزایا سے اعظم

ہوگی اسکا استحقاق کچہ عمل کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ اوسکے فضل و رحمت سے زیادت کی تفسیر ساتہ

دیدار خدا کے آئی ہے ابو بکر صدیق و حذیفہ بن الیمان و عبد اللہ بن العباس و سعید بن مسیب و عبد الرحمن بن

ابی لیلے و عبد الرحمان بن سابط و مجاہد و عکرمہ و عامر بن سعد و عطاء و ضحاک و حسن و قتادہ و سدی و محمد

بن اسحاق وغیرہ سلف و خلف نے یہی تفسیر کی ہے اور اس باب مین بہت سی حدیثین بھی آئی ہین صہیب کہتے

ہین حضرت نے یہ آیت پڑہی پہر فرمایا اہل جنت جب جنت مین جا چکینگے اور اہل نار نار مین تو ایک منادی

ندا کریگا ای اہل جنت تمہارے لیے پاس اللہ کے ایک وعدہ ہے اللہ چاہتا ہے کہ اپنے اوس وعدے کو تمہارے

ساتہہ وفا کرے وہ کہینگے وہ کیا وعدہ ہے کیا اللہ نے ہماری موازین بھاری نہین کردیے کیا ہمارے مونہہ

سفید نہین کیے اور ہمکو جنت مین داخل نہین کیا اور آگ سے ہم کو سرکا نہین دیا تب اللہ تعالی

پردہ اٹہاویگا وہ طرف اللہ کے نگاہ کرینگے قسم ہے اللہ کی نہین دی اللہ نے اُنکو کوئی شے دوست تر

نظر کرنے سے طرف اپنے اور نہ ٹہنڈی کرنے والی آنکھہ کی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَجَمَاعَةٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ابو موسی اشعری حضرت سے راوی ہین کہ اللہ تعالی دن قیامت کے ایک

منادی کہڑا کریگا وہ پکاریگا اے اہل جنت ایسی آواز سے ندا کریگا جسکو ساری اول و آخر اہل جنت

سنینگے کہ اللہ نے تم سے وعدہ حسنی اور زیادۃ کا کیا ہے حسنے جنت ہے اور زیادۃ نظر کرنا طرف چہرہ رحمن

عز و جل کے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ کعب بن عجرہ رفعًا کہتے ہین کہ زیادۃ اس آیت مین نظر

ہے طرف وجہ رحمان کے دوسرا لفظ اسکا یہ ہے کہ حسنے جنت ہے اور زیادۃ نظر الی وجہ اللہ عز و جل قتر سے مراد

سیاہ روئی ہے عرصات محشر مین یہ سیاہی وجوہ کفرہ فجرہ پر ہوگی ذلت سے مراد ہوان و صغار ہے یعنے

اونکو کوئی اہانت ظاہر و باطن مین نہ لگے گی بلکہ وہ مصداق اس آیت کے ہونگے فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ

ف یعنی زیادہ کا بیان ... [illegible]

ف [illegible] سیاہی ... [illegible]

ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا یعنے چہرون پر تازگی اور دلون پر مسرت ہوگی جعلنا اللہ منہم بفضلہ ورحمتہ آمین فتح البیان مین کہا ہے جن لوگون نے اچھا کام کیا یعنے قائم با یمان وعمل صالح رہے اور معاصی سے آپ کو باز رکہا یا شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صدق دل سے اخلاص نیت کے ساتھ ادا کی انکے لیے مثوبت حسنی ہے اگرچہ ذنوب بہی ہون عصاۃ مومنین اس بشارت مین داخل ہین بعض نے کہا مراد حسنے سے جنت ہے زیادت سے مراد وہ چیز ہے جو اصل ثواب پر زیادہ ہو جیسے تفضل وعنایت کقولہ تعالی لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بعض نے کہا زیادت دیدار خدا ہے ایک جماعت صحابہ کی اسیطرف گئی ہے یا مضاعفت حسنہ ہے دس بلکہ سات سو چند تک بعض نے کہا زیادت ایک غرفہ ہے ایک موتی کا جسکے چار دروازے ہونگے قالہ علی بن ابیطالب مجاہد نے کہا زیادت مغفرت ورضوان خدا ہے بعض نے کہا مراد وہ فضل ہے جو اللہ انکو دنیا مین دیتا ہے اور سیر دن قیامت کے کچہ حساب نہوگا اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جنکے ذکر کرنے مین کچہ بہت فائدہ نہین ہے تابعین ومن بعدہم سے تفسیر زیادہ مین روایات آئی ہین غالب تفسیر یہی نظر الی وجہ اللہ سبحانہ وتعالی ہے یہ تفسیر خود حضرت سے بہی ثابت ہوئی ہے اب کسی قائل کے لیے جگہہ سقال [illegible]

[illegible] التفات کی نہین [illegible] اگرچہ معرفت علم سنت کی ہوئی تو وہ ان ہدایات سے باز رہے [illegible] حق سے اعتبار ہے یا معنے غلو یعنے سیاہی ورسوائی انکو ڈہانپ لیگی یا ان کے چہرون پر چہپ سے گی قتر کہتے ہین سیاہ گرد کو یا رو سیاہی کو یا دخان کو یا کابت کو ذلت سے مراد خضوع وانکسار وہوان ہے مجاہد نے کہا مراد خزی ہے صہیب نے رفعا کہا ہے کہ یہ بات بعد دیدار خدا کے ہوگی کہ انکے مونہون پر نہ سیاہی ہو اور نہ رسوائی یہ لوگ الجنت مین ہمیشہ متنعم بانواع نعیم رہین گے کبہی جنت سے خارج نہونگے اللہم اجعلنا منہم وَ

الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

اور جنہون نے کمائین برائیان بدلا برائی کا اوسکی برابر اور چڑہے گی رسوائی کوئی نہین انکو اللہ سے بچانے والا جیسے ڈہانک دیا ہے انکے مونہہ پر ایک اندہیرا ٹکڑا رات کا وہ ہین آگ والے وہ اوس مین رہا کرینگے

ف اللہ تعالی نے اس آیت مین بعد ذکر حال سعدا کے جنکی حسنات مضاعف ہونگی بلکہ اضعاف اضعاف سے بہی زیادہ حال اشقیا کا بیان کیا کہ انکے ہر سیئہ کی جزا مثل اس سیئہ کے ملیگی زیادہ اسمین نہ ہوگی انکو

معاصی کے ذلت وخواری اور ڈر گناہون کا اون پر چڑھا آتا ہوگا کما قال تعالی وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ الآیہ وقال تعالیٰ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ الآیات عاصم سے مراد مانع وواقی ہے یعنی عذاب سے بچانے والا کقولہ تعالی يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ منہ کا پارہ لیل سے ڈہک جانا عبارت ہے سیاہ روئی سے دن قیامت کے کقولہ تعالی يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وقولہ تعالیٰ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ الآیۃ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ ایک سیئہ کی جزا ایک سیئہ ہی ہے سیئہ پر زیادت مثل حسنہ کے نہین ہوتی مراد سیئہ سے اسجگہہ شرک ہے یا معاصی سوا شرک کے آیت مین تنبیہ ہے فرق پر درمیان حسنات وسیئات کے کیونکہ حسنات کا ثواب عامل کو ایسے چند در چند ہوتا رہتا ہے ایک ثواب سے دس گنے تک بلکہ سات سو گنے تک بلکہ اضعاف کثیرہ تک یہ تفضل ہے اللہ پاک کا اور تکرم ہے اسکا اور سیئات کا بدلہ مثل سیئات کے ہوتا ہے کچھ زیادتی اونکی نہین ہوتی یہ اللہ کا عدل و انصاف ہے اللہ نے فرمایا کہ اہل سیئہ کا کوئی شخص اللہ پاک کے سخط وعذاب سے بچانیوالا نہین ہے انکے چہرے ایسے ہونگے کہ جیسے انکو شب تاریک کے ٹکڑون سے ڈہانک دیا ہے یعنے سخت سیاہ بعض نے کہا مراد ظلمت آخر لیل ہے اخفش نے کہا رات کی سیاہی مراد ہے یہ دوزخی ہمیشہ دوزخ مین رہین گے اطلاق خلود کا اسجگہہ مقید ہے ساتھہ سنت متواترہ کے جس مین ذکر خروج عصاۃ موحدین کا نار سے آیا ہے اور آیت دلیل ہے عدم فنا نار پر اور قول بعض سلف کا شاذ ونادر ہے راجح یہی مذہب جمہور کا ہے کہ جنت ونار اور انکے اہالی وموالی کو ہرگز فنا نہ ہوگی قرآن پاک مین بہت جگہہ حکم خلود کا اہل دارین پر کیا ہے سو وہ اپنے ظاہر پر باقی ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝ فَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۝ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللّٰهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ جسدن جمع کرینگے ہم ان سب کو پھر کہینگے شریک والون کو کھڑے ہو اپنی اپنی جگہہ تم اور تمہارے شریک پہر توڑ دینگے آپسمین انکو اور کہینگے اونکے شریک تم ہمکو بندگی نکرتے

تہے سوا اللہ بس ہے شاہد ہمارے تمہارے بیچ مین ہم تمہاری بندگی کی خبر نہین رکہتے وہان جانچ لیگا ہر کوئی جو آگے بہیجا اور رجوع ہونگی اللہ کیطرف جو سچا صاحب ہے اُنکا اور گم ہوجاویگا اُنکے پاس سے جو جہوٹ باندہتے تہے

ف جتنے مشرک ہین اپنے خیال کو پوجتے ہین یا شیطان کو اور نام کرتے ہین نیکون کا وہ اس کام سے بیزار ہین آخرت مین معلوم ہوگا انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے فرمایا جس دن ہم حشر کرینگے زمین والون کا کیا جن والانس اور کیا نیک و بد کقولہ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا الآیۃ یعنے تم اپنی اسی جگہہ مین ٹہیرو وہ ایک مکان معین ہوگا جس مین مقام مومنین سے امتیاز ہوگا کقولہ تعالی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ وقولہ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ دوسری آیت مین فرمایا ہے يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ یعنے دو فرقے ہوجاوینگے اسیطرح جبکہ اللہ تعالی واسطے فصل قضا کے آئیگا اور مومنین نہایت طالب شفاعت ہوکر کہینگے کہ اللہ تعالی ہمارے فیصلہ کرنے کو آئے اور ہم اس جگہہ سے نکلکر آرام پائین دوسری حدیث مین آیا ہے نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كُومٍ فَوْقَ النَّاسِ اور اس آیت مین اللہ نے حال مشرکین سے خبر دی ہے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کا اوثان کو انکار کرینگے اور اُنسے بیزار ہوجاینگے کقولہ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ الآیۃ وقولہ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وقولہ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً الآیۃ اور اسجگہہ یہ فرمایا کہ جب درمیان عابدین مشرکین اور اُنکے شرکا کے بحث و مراجعت بابت اُنکی عبادت کے ہوگی تو وہ اپنی غفلت پر اون کی عبادت سے اللہ کو گواہ ٹہیرا ئینگے کہ واللہ ہم کو کچہ خبر نہین ہے کہ تم ہماری عبادت کرتے تہے واللہ ہم نے ہرگز تمکو طرف اپنی عبادت کے نہین بلایا تہا اور نہ اسکام کا تم کو حکم دیا تہا اور نہ ہم اس امر پر تمسے راضی تہے اسمین بڑی تبکیت ہے واسطے مشرکون کے جو کہ اللہ کے سوا غیر کو پوجتے ہین جو نہ سنے اور نہ دیکہے اور نہ کچہ کام اون کے آسکے اور نہ اونہونے انکو یہ حکم دیا تہا اور نہ وہ اس عبادت پر راضی تہا بلکہ جو وقت نہایت حاجتمندی اور مدد دہی کا ہوگا اوسی جگہہ وہ معبود ان عباد سے اپنی بیزاری ظاہر کرینگے ان مشرکون نے حی قیوم سمیع بصیر قادر علیم ہستی کی عبادت تو چہوڑ دی جسنے کہ رسول بہیجے ہین اور کتابین اتاری ہین اور اپنی عبادت خالص غیر مشترک کا حکم دیا ہے اور عبادت ماسوا سے منع فرمایا ہے کما قال تعالی وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ وقال تعالی وما

ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون وقال واسئل من ارسلنا
من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الہۃ یعبدون مشرکین انواع و اقسام کے ہین اسنے
ذکر انکا اپنی کتاب مین کیاہے اور انکی احوال و اقوال کا بیان فرمایا اور انپر انکے افعال کا جس مین وہ گرفتار
ہین خوب ہی رد کیاہے اور فرمایا کہ موقف حساب مین ہر نفس کا امتحان ہوگا وہ نفس جان لیگا کہ اوسنے
خیر و شر کیا کام کیاہے اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا بعض نے بجاے ہنالک تبلو تتلو
پڑہاہے پہر کسینے تفسیر بالقرارت کی اور کسی نے کہا کہ ہر نفس تالی یعنے تابع اپنے عمل کا خیر و شر سے ہوگا اور
کسینے کہا ہر امت پیرو اپنے معبودونکی ہوگی جسطرح حدیث مین آیاہے فیتبع من کان یعبد الشمس
الشمس ویتبع من کان یعبد القمر القمر ویتبع من کان یعبد الطواغیت الطواغیت الحدیث
پہر فرمایا کہ ساری اسمہ راجع طرف اللہ حکم عدل کے ہونگے اللہ فیصلہ کرے گا اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار
کو نار مین بہیجیگا اور جو افترا عبادت مین اہل شرک کرتے تہے وہ دور ہوجاویگا فتح البیان مین کہاہے حشر کہتے
ہین جمع کرنے کو ہر جانب و ہر ناحیہ سے ایک جگہہ مین مجاہد نے کہا حشر موت ہے اللہ عابد و معبود کو یکسان جمع کرکے
حالت حشر و وقت جمع کے مشرکون سے کہیگا یہ کہنا روس اشہاد پر بطور توبیخ و تقریع کے ہوگا جنکو عبادت
مین شریک کیا تہا وہ معبودات حاضر ہونگے مضمون حکم کا یہ ہوگا کہ تم سب اسجگہہ ٹہیرے رہو یہان سے
کسی اور طرف نہ جاؤ تم سے سوال کیا جائیگا تم دیکہوگے کہ تمہارے ساتہہ کیا کیا جاتاہے یہ خطاب عابدین و
معبودین دونوکو ہوگا یہ ایک وعید و تہدید ہے انکو مراد شرکاء سے اسجگہہ ملائکہ ہین اور بعض نے کہا اصنام
اللہ تعالی اوسدن اصنام کو گویا کر دے گا یا مراد عیسی و عزیر ہین ظاہر یہ ہے کہ ہر معبود اہل شرک ہے کوئی
ہو کہین ہو پہر جو تو اصل درمیان اونکے دنیا مین تہا وہ زائل کر دیا جائیگا زایلت بمعنی مفارقت ہے
اور تزایل بمعنے تباین سیوطی نے کہا یعنے ہم درمیان مشرکین و مومنین کے تمیز کر دینگے لکن اس مین
مسامحت ہے قرطبی نے کہا یہ تفسیر سابق و لاحق آیت سے بعید ہے اسلیے کہ سباق و سیاق کلام کا حق میز
مشرکین اور انکے معبودین کے ہے اولی یہہے کہ یہ امتیاز درمیان مشرکین اور انکے شرکاء کے ہوگا بیضاوی
و خازن و خطیب بہی اسی طرف گئے ہین یہ تمیز اوسوقت ہوگا کہ ہر معبود اپنے عابد سے بیزاری ظاہر کریگا اور کہیگا
کہ تم حقیقت و نفس الامر مین ہمارے عابد نہ تہے بلکہ تم اپنی ہوا و نفس و ضلال و شیاطین کے عابد تہے جنہون
نے تمکو بہکا کر حکم اشتراک کا دیا تہا کما قال تعالی سبحانک انت ولینا من دونہم یہ انکار شرکاء کا اس

اور بعض نے کہا شیاطین ۱۲

بنیاد پر ہوگا کہ اونہون نے کچہ حکم اپنی عبادت کا انکو نہین دیا تہا اگرچہ مشرکون نے انکو معبود ٹہیرالیا تہا شرکا
کہینگے ہمارے تمہارے بیچ مین اللہ گواہ ہے اگر ہم نے تم کو حکم اپنی پرستش کا دیا ہوگا ہم اس کام پر تم سے
راضی تہے تو اللہ جانتا ہوگا بلکہ ہم تمہاری اس عبادت سے غافل تہے ہمکو خبر بہی نہ تہی کہ تم ہم کو پوجتے
ہو یا مراد غفلت سے اسجگہہ عدم رضا ہے فعل مشرکین سے یا یہ دونون امر اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ
معبودین غیر شیاطین ہین اسلیے کہ شیاطین کی رضامندی فعل مشرکین سے ظاہر ہے ابوالسعود نے کہا مراد
اس کلام سے اصنام ہین لکن ہوسکتا ہے کہ مراد شیاطین ہون اور یہ انکار کرنا اس بنیاد پر ہو کہ اونہون نے
بابت اپنی عبادت کے کچہ جبر نہین کیا تہا اور نہ زبردستی اونسے اپنی پرستش کرائی تہی بالجملہ اوس مکان دہشت
ناک یا اوس موقف بالغرض مین ہر نفس کا امتحان ہوگا مومن ہو یا کافر سعید ہو یا شقی یہ ابتلا انکی عمل گذشتہ
کی ہوگی ہر نفس اپنے آثار خیر و شر کا تابع ہوگا یا مراد اس بلا سے عذاب ہے کہ نفس عاصی اپنے عمل شر پر معذب
ہوگا حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے يُمَثَّلُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
فَيَتَّبِعُونَهُمْ حَتّٰى يُوْرِدُوْنَهُمُ النَّارَ یعنے ہر معبود غیر اللہ کی ایک صورت بنکر سامنے آئیگی یہ اوسکو
پیچہے چلینگے وہ تمثال انکو آگ تک پہنچاویگی پہر حضرت صلعم نے یہ آیت پڑہی ہُنَالِكَ تَبْلُوا الخ ابن زید نے
کہا ہر نفس معاینہ اپنے عمل کا کرے گا اور یہ اہل شرک طرف اللہ کے رد کیے جاینگے جو کہ سچا مالک انکا ہے نہ
طرف اون معبودات باطلہ کے اور یہ افترا انکا کہ یہ معبودین باطلہ لائق عبادت و تعظیم و تذلل عظیم کی تہی اور یہہ
ہمارے شفیع ہین طرف اللہ کے باطل ہوجائیگا حاصل یہ ہوا کہ یہ مشرکین اوس مقام مین راجع الی الحق ہونگے
اور اپنی عبادت باطلہ کا اقرار کرینگے لکن یہ اقرار ایسے وقت مین ہوگا کہ کچہ بکار آمد انکے نہ ہوگا بڑے
اعتراف کیا کرین سدی نے کہا ہے اس آیت باب کو کریمہ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ
لَا مَوْلٰى لَهُمْ نے نسخ کردیا لکن کچہ حاجت قول بالنسخ کی نہین ہے اسلیے کہ اس آیت مین مراد مولی سے
یہ ہے کہ اللہ کفار کا ناصر نہ ہوگا اور آیت باب کا یہ مطلب ہے کہ مرجع انکا طرف اللہ کے ہوگا جو ہر بشر مشرک و
کافر کا لفی الامر مین مالک ہے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ط فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ج
فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ج فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ج فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ
كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ تو پوچہہ کون روزی دیتا ہے

تم کو آسمان وزمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکہون کا اور کون نکالتا ہے جیتا مردے سے اور نکالتا ہے
مردہ جیتے سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی سو کہینگے کہ اللہ پاک تو تو کہہ پہر تم ڈرتے نہین سو یہ اللہ ہی رب
تمہارا سچا پہر کیا رہا سچ پیچہے مگر بہٹکنا سو کہان سے پہرے جاتے ہو اسیطرح ٹہیک آئی بات تیری رب کی ان
بے حکمونپر کہ یقین نہ لاوینگے **ف** یعنے اللہ نے ازل سے انکی قسمت مین یقین نہین لکہا اور سبب اسکا بے
حکمی ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے مشرکین پر انکی اعتراف کی حجت بابت اقرار وحدانیت وربوبیت
کے اپنی توحید پر قائم کی اور فرمایا آسمان سے پانی اوتارنا اور زمین کا چیرنا جس سے حب وعنب وقضب وزیتون
ونخل وحدائق غلب وفاکہہ واب نکلتا ہے کس کی قدرت ومشیت ہے کیا کوئی اور خدا اللہ کے ساتھ ہے
سو اسکے جواب مین یہی کہینگے کہ یہ کام اللہ ہی کا ہے اسیطرح اگر یہ پوچہا جائے کہ یہ قوت سامعہ وقوت باصرہ
کس نے تمکو عطا کی ہے اور اگر وہ چاہے تو ان قوی کو سلب کرے کقولہ تعالی قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ الآیۃ وقال تعالی قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ الآیۃ
تو یہی جواب دینگے کہ اللہ اسیطرح اللہ نے اپنی قدرت عظیمہ ومنت عمیمہ سے زندے کو مردے سے اور مردے کو زندے
سے نکالا ہے یہ آیت عام ہے ہر زندہ ومردہ کو پہر فرمایا کہ تدبیر سب کام کی کون کرتا ہے یعنے ہر چیز کی اصل
اسی کے ہاتہہ مین ہے اسیکا تصرف وحکم چلتا ہے کوئی شخص اسکے حکم کو پیچہے ڈالنے والا نہین ہے سارے
آسمان وزمین والے اسی سے سوال کرتے ہین وہ ہر دن ایک دہندے کین ہے بالجملہ تمام عالم علوی وسفلی
اور جو کچہ درمیان انکے ہے ملائکہ ہون یا جن وانس سب اسیکی درکے فقیر ہین سب کے سب اوسکی عبید اور
اوسکے سامنے خاضع ہین اسبات کا اقرار ان سب مشرکین کو بہی ہے پہر نہین معلوم کہ اللہ سے کیون نہین
ڈرتے اور اپنی راے وجہل سے اللہ کے ساتہہ غیر کی بہی عبادت کرتے ہین سو یہی فاعل کل جسکو یہ معترف
ہین انکا رب معبود برحق ہے افراد بالعبادت کا مستحق ہے اس حق کے بعد اب بجز گمراہی کے اور کیا باقی
رہا پس ہر معبود سوا اللہ کے باطل ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَاحِدٌ لَا شَرِيكَ لَهُ اب نہین معلوم کہ یہ اللہ کی
عبادت سے کیون طرف غیر کی عبادت کے پہر جاتے ہین حالانکہ اون کو معلوم ہے کہ خالق ہر شے کا رب ہے
اسیکا ہر شے مین تصرف ہے سو اللہ کا کلمہ اور نیز ثابت ہو چکا کہ یہ سارے مشرک وعابد غیر اللہ اشقیا وسکنہ نار ہین
کقولہ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ فتح البیان مین کہا ہے اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تم ان مشرکون سے بطور احتجاج کے حقیت توحید وبطلان شرک پر یہ بات کہدو کہ رازق تمہارا

اسمان سے بانزال باران اور زمین سے بانبات نباتات وسعاون کرتاہے یہ اسلیے کہ حصول رزق کا اسباب سماویہ وسوا
ارضیہ سے ملکر ہوتاہے یا ہر ایک سے جداگانہ یہ ایک توسیع ہی طرف سے اللہ کے تسیر یہ سب آٹھ سوال ہین پانچ
سوال کاجواب طرف مشرکین کے ذکر کیا اور دو کاجواب طرف سے حضرت کی تعلیم الٰہی ادا ہوا اور اخیر کاجواب
بسبب شہرت وعلم کے ذکر نہ فرمایا سمع وابصار کاذکر بالتخصیص اسلیے کیاکہ ان مین صنعت عجیب وخلقت غریب
رکھی گئی ہے اور ایک انتفاع عظیم اُنسے حاصل ہوتاہے اور اتنی فوائد ہاتھ آتے ہین جنکا حصر نہین ہو سکتا
یہ ذکر انسان کے پیدا ہونے کا نطفہ سے اور پرندی کا انڈے سے اور گھاس کا دانہ سے یا مومن کا کافر سے
کیالکن اقرب بحقیقت ہی اسیطرح نطفہ انسان سے یاکافر مومن سے یا انڈا پرندہ سے پیدا ہوتاہے مراد تفہیم
سے معلوم کرا محیی ومیت کا ہے یہ ذکر تدبیر امور خلائق کاکیا یہ سب پانچ سوال ہوے ان سب الات کی
جواب مین اہل شرک یہی کہتے ہین کہ یہ ساری کام اللہ ہی کرتاہے اور یہ کہنا ان کا درست ہے اگر انصاف کرین
کیونکہ فکر صحیح وعقل سلیم اسی جواب کو واجب کرتی ہے تواب اُنکے جواب الجواب مین یہ کہنا چاہیے کہ جب یہ
بات نزدیک تمہارے مسلم ہوچکی تو پھر تم اللہ سے کیون نہین ڈرتے اور جو بات اس علم سے واجب آتی ہے
وہ کیون نہین کرتے وہ بات یہی اللہ سے ڈرنا اور اُسکی عبادت خالص کرنا اور اصنام واموات وغیرہم
سے کچھ کام نہ رکھنا ہے کیونکہ ان اموات واوثان کو کسی ایک کام پر بھی ان امور مذکورین سے قدرت نہین
ہے قدرت کجا اونکو ان امور کا علم تک نہین بیضاوی نے کہاکہ تم اللہ کے عقاب سے اس شرک پر نہین ڈرتے
حالانکہ کوئی شریک اللہ کا ان امور مین نہین ہے بلکہ جو شخص فاعل ان افعال کا ہے وہی تمہارا سچا
پروردگار معبود ہی نہ جنکو تمنے اوسکا شریک ٹھیرایا ہے جیسے بوتی واصنام واوثان حق کے بعد ضلال
ہی ہوتاہے نہ اور کچھ اللہ کی ربوبیت اور غیر کا بطلان خود اون کے اقرار سے ثابت ہی کیونکہ واجب الوجود
کا ذات وصفات مین واحد احد ہونا واجب ہوتاہے تواب تم کسطرح اس حق ظاہر سے عدول کرکے ضلال
باطل مین گرفتار ہوتے ہو حق وباطل کے درمیان کوئی وسطہ نہین ہے اللہ کے بات ان فاسقون پر جو کہ حق
سے نکلکر باطل مین پڑے ہین اور کفر مین تمرد وعناد ومکابرہ کرتے ہین ثابت ہوچکی کہ یہ ہرگز ایمان نلائینگے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ

فما لکم کیف تحکمون ○ وما یتبع اکثرھم الا ظنا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ان
اللہ علیم بما یفعلون ○ پوچھہ ہو کوئی تمہارے شریکون مین جو پہلے بناوے پہر اوسکو دہراوے تو کہہ اللہ پہلے
بناتا ہے پہر اوسکو دہراتا ہے سو کہان سے اولٹ جاتے ہو پوچھہ کوئی ہے تمہارے شریکون مین جو راہ بتاوے صحیح
تو کہہ اللہ پاک راہ بتلاتا ہے صحیح اب جو کوئی راہ بتاوے صحیح اوسکو چاہیے ماننا یا جو آپ نپاوے راہ مگر جب کوئی
بتاوے سو کیا ہوا ہے تم کو کیسا انصاف کرتے ہو اور وہ اکثر چلتے ہین اٹکل پر اٹکل کام نہین کرتی صحیح بات
مین کچہ اللہ کو معلوم ہے جو کام کرتے ہین ف اس آیت مین مشرکین کے دعوی کا ابطال ہے جو کہ اصنام و
انداد وغیر اللہ کو پوجتے ہین یعنے اللہ ہی نے آسمانون اور زمین کو بنایا ہے اور انکے درمیان خلقت پیدا کی
ہے پہر اجرام سموات وارض کا متفرق کرکے بعد فنای مافیہما کے دوسری خلق جدید انکی بنائیگا سو یہ کام
اوسی وحدہ لاشریک لہ کا ہے اب تم طریق حق سے کسطرح طرف باطل کے پہرے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ تمہارے
شرکا ہرگز یہ قدرت نہین رکہتے ہین کہ کسی گمراہ کو ہدایت کرین یہ کام تو جبار جل جلالہ کا ہے کہ وہ دلون کو
غی سے طرف رشد کے پہیرتا ہے پہر بہلا ہادی لائق اتباع کے ہے یا جو کہ ہدایت نہ کر سکے کما قال تعالے
اخبارا عن ابراہیم علیہ السلام یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا
اور اپنی قوم سے کہا تہا اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون بالجملہ تمہاری عقلین کدہر
گئین تم کو کیا ہو گیا ہے تم خالق وخلق کو برابر ٹہیراتے ہو اللہ کو چہوڑ کر کبہی اوسکی اور کبہی اسکی عبادت
کرتے ہو نرے مالک حاکم کی عبادت نہین کرتے جو ہادی من الضلالۃ اور دعوت وانابت کے لیے خالص
اسکو اختیار نہین کرتے پہر اللہ نے یہ ذکر کیا کہ یہ مشرکین اتباع دلیل کا نہین کرتے ہین اور نہ برہان کو مانتے بلکہ
اپنے وہم وخیال مین گرفتار ہین جو کچہ بہی انکے کام نہین آسکتا اللہ تعالی کو انکے افعال کا حال معلوم ہے یہ تہدید
ووعید ہے انکے حق مین اسلیے کہ اللہ پوری سزا انکو انکے عمل کی دیگا فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے حجت
ششم بیان کی اور اپنے نبی کو حکم دیا کہ تم اونسے ذکر اس حجت کا کرو وہ لوگ اگرچہ اقرار معاد کا نہین
کرتے ہین لیکن جبصورت مین کہ امر معاد ظاہر ہے اور اس سورت مین دوسرے ادلہ قائم کیے گئے ہین اس طرح
پر کہ دفع انکا ناممکن ہے خصوصا نزدیک اوس شخص کے جو منصف غیر مکابر ہے تو گویا یہ امر معاد بمنزلہ امر مسلم
کے نزدیک انکے ہے وہ اسکا جحود وانکار نہین کر سکتے ہین معنے یہ ٹہیرے کہ کیا ان اصنام واموات
مین جو کہ تمہاری زعم مین الہہ مین کوئی ایسا بہی ہے کہ انشا خلق کا عدم سے کرے بغیر کسی مثال سابق کے

پهر اعاده اوس خلق کا بعد موت کے قیامت مین کرسکے مثل اول ہیئت کے واسطے جزا کے یہ سوال بطور استفهام
انکار کے ہے ابو السعود نے کہا یہ ایک دوسری حجت ہے حقیت توحید و بطلان اشراک پر اس مین یہ اظہار
کیا ہے کہ بهه شرکا استحقاق سے الوہیت کی برکران مین اور بدو اعادۂ خلق وما بعد مختص باللہ
تعالی ہے پهر تم کدہر پهر کر جاتے ہو بهلا تمہارے شریکون مین کوئی ایسا بہی ہے کہ راہ حق کا رستہ دکہائے
یہ استدلال ہے ساتهہ ہدایت کے بعد استدلال کے ساتهہ خلق کے اور قرآن مین اسطرح کا استدلال بہت آیا
ہے جیسے الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ اور جیسے الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی اور جیسے
الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی مراد حق سے ہر سہ موضع مین ضد باطل ہے پهر اس سوال کا جواب
یہ فرمایا کہ اے پیغمبر تم کہدو کہ ہادی الی الحق اللہ پاک ہے اوسکا احاطہ کامل ہے تم کو اور تمہارے شرکا سبکو
وہ گہیرے ہوئے ہے اللہ کا ہدایت کرنا عباد کو عبارت ہے آیات خلقیہ و ارسال رسل و انزال کتب سے عباد
کے عقول و افہام و اسماع و ابصار ساتهہ اونکے توصل کرتے ہین پهر وہ شخص جو لوگون کو راہ راست پر لائے
اور ہدایت کرے وہ احق باتباع و اقتدا ہے یا وہ شخص جو خود راہ پر نہین ہے مگر یہ کہ اوسکو راہ بتائی جائے
تم کو کیا ہوا ہے جو تم ایسا حکم کرتے ہو یہ تعجب کیا ہے اونکی فعل سے اور دونو استفہام واسطے دہمکانے ڈرانے
کے ہین پهر کہا کہ اکثر اہل شرک اپنے گمان کے پیرو ہین اونکا شرک کرنا مجرد ظن و تخمین و تحدس ہے بے بصیرت
سے حالانکہ یہ ظن اون کا کہ یہ معبودات اون کو اللہ سے نزدیک کرینگے اور اونکے سفارشی پاس اللہ کے ہونگے
مجرد خیال مختل و حدس باطل ہے یہ تو فقط اپنے آبا کی اس امر مین مقلد ہین کرخی نے کہا اس آیت مین
دلیل ہے اس بات پر کہ تحصیل کرنا علم اصول کا واجب ہے اور اکتفا کرنا تقلید و ظن پر ناجائز ہے بعض نے کہا کہ مراد
اکثر سے ہیجگہہ رؤسا ہین یہ لوگ غالباً تابع ظنون کے ہین حالانکہ ظن کچهہ بکار آمد نہین ہوتا اسلیے کہ بنائے
امر دین کی علم پر ہے علم ہی سے حق باطل سے متضح ہوتا ہے اور ظن قائم مقام علم کے نہین ہو سکتا اور نہ ظن
سے حق ہاتهہ آتا ہے اللہ تعالی ان افعال قبیحہ کا جو کہ اہل شرک و کفر سے صادر ہوتے ہین علیم ہے وما

كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ
الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ط قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا
يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ط كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ط وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور وہ نہین
قرآن کہ کوئی بنالے سوا اللہ کے اور لیکن سچا کرتا ہے اگلی کلام کو اور بیان کتاب کا جس مین شبہ نہین جہاں
کے صاحب سے کیا لوگ کہتے ہین بنالایا تو کہہ تم لے آؤ ایک سورت ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا
اگر تم سچے ہو کوئی نہین پر جہٹلانے لگے ہین جسکے سمجھنے پر قابو نہ پایا اور ابھی آئی نہین اُسکی حقیقت یون ہی
جہٹلاتے رہے اُنسے اگلے سو دیکھہ لے کیسا ہوا آخر گنہگارون کا اور کوئی اُنمین یقین کریگا اوسکو اور کوئی
یقین نکریگا اور تیرا رب کو خوب معلوم ہین شرارت والے **ف** اوسکی حقیقت نہین آئی یعنے جو وعدہ
ہے اس قرآن مین ابھی ظاہر نہین ہوا انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ بیان ہے اعجاز قرآن کا کہ کوئی بشر اوس
جیسا کلام نہین لاسکتا نہ دس سورتین نہ ایک سورت مثل سکے کیونکہ یہ کلام اس فصاحت و بلاغت و
وجازت وحلاوت وطلاوت کے ساتھہ اور اس اشتمال کے ساتھہ معانی کثیرہ نافعہ دارین پر نہین ہو سکتا مگر
اللہ ہی کیطرف سے کہ کوئی شے مشابہ اسکی ذات وصفات وافعال واقوال کے نہین ہے اور نہ یہ کلام اسکا
مخلوق کے کلام سے مشابہ ہو سکے ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ایسا قرآن نہین ہو سکتا ہے مگر اللہ ہی کے پاس سے کلام بشر کا مشابہ اسکے نہین ہوتا ہے
یہ کلام تو کتب مقدسہ مقدمہ الہی کا مصدق ہے اور جو تحریف وتبدیل ان مین ہوئی ہے اوسکو بیان
کرتا ہے اور احکام حلال وحرام کے لیے ایک بیان شافی وتفصیل کافی ہے اسکے حق ہونے مین کوئی شک
وشبہ نہین ہے یہ طرف سے رب العلمین کے ہے جسطرح کہ حدیث حارث اعور مین علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ فِيْهِ
خَبَرُ مَا قَبْلَكُمْ وَنَبَاُ مَا بَعْدَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ یعنے اس مین اگلی پچھلی خبر ہے اور حال کا فیصلہ درمیان
لوگون کے مطابق شرع مرضی الہی کے پہر اگر تم اسکو ایک کلام ساختہ پرداختہ خیال کرکے شک کرتے
ہو اور کہتے ہو کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اور محمد بشر ہین مثل تمہارے اور وہ تمہارے زعم مین
اسکلام کو اپنی طرف سے لائے ہین تو بہلا تم ایک سورت تو اس جیسی بنا لاؤ یعنے جنس قرآن کی اور اس کام پر
جس جسکو قدرت ہو انس وجن سے تم اوسکی مدد لو یہ تیسرا مقام ہے تحدی کا اللہ تعالی نے اونکی دعوت وتحدی کی
کیطرف اس امر کے کہ اگر تم اپنے دعوی مین سچے ہو کہ یہ کلام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے تو پہر معارضہ کرو
اور نظیر اس کلام کا لے آؤ اور جس کسی سے چاہو اعانت لو پہر یہ خبر دی کہ اُنکو ہرگز یہ قدرت نہین ہے اور
نہ اسطرف راہ پا سکتے ہین قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

لَا يَأتُونَ بِمِثلِهٖ وَلَو كَانَ بَعضُهُم لِبَعضٍ ظَهِيرًا پہر بعد اسکے اللہ نے انکے ساتہہ راہ قصر کی اختیار کی
اور کہا کہ اگر سارے قرآن کا معارضہ نہین کر سکتے ہو تو تم دس سورتہی اس جیسی بنا لاؤ یہی بھی چنانچہ اول
سورہ ہود مین فرمایا اَم يَقُولُونَ افتَرٰهُ قُل فَأتُوا بِعَشرِ سُوَرٍ مِّثلِهٖ مُفتَرَيٰتٍ وَّادعُوا مَنِ استَطَعتُم
مِن دُونِ اللّٰهِ اِن كُنتُم صٰدِقِينَ پہر بعد اسکے تنزل کر کے ایک سورت کے ساتہہ تحدی کی اور آیت باب
مین فرمایا فَأتُوا بِسُورَةٍ مِّثلِهٖ اسیطرح سورۂ بقرہ مین کہ مدنی ہی تحدی ساتہہ ایک سورۃ کے فرمائی ہے
اور خبر دی کہ وہ اسکی استطاعت نہین رکہتے فقال فَاِن لَّم تَفعَلُوا وَلَن تَفعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ
الآیۃ حالانکہ فصاحت اونکا سجیہ تہا اور انکے اشعار و معلقات کیطرف اس باب مین انتہا ہوتی تہی لیکن
اللہ کیطرف سے ایسا کلام فصیح بلیغ آیا جسکا مقابلہ کوئی شخص نہ کر سکا ولہذا جس نے اس کلام اعجاز التیام کی
بلاغت پہچان لی وہ ایمان لے آیا کیونکہ یہ لوگ اعلم و افہم واتبع دار رشد مردم تہے جسطرح کہ سحرہ نے بسبب
معرفت علم و فنون سحر فعل موسے علیہ السلام کو پہچان لیا تہا کہ یہ امر سوای اوس شخص کے جو موید من اللہ
اور مرسل من اللہ ہو کسی دوسرے بشر کا مقدور نہین ہے کہ وہ بے اذن خدا کے ایسا کام کر سکے اسیطرح
بعثت عیسی علیہ السلام کی زمانہ علماء طب و معالجہ مرضی مین ہوئی تہی وہ اندہے اور کوڑہی کو اچہا اور مردے
کو زندہ کر دیتے تہے یعنے اللہ تبارک و تعالی کے اذن سے سو ایسے کام مین علاج دوا کو کچہ مدخل نہین
ہوتا ہے اسیطرح ان مین سے جس شخص نے یہ بات پہچان لی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے بندے اور
رسول مین وہ ایمان لے آیا صحیح مین رفعًا آیا ہے کہ نہین ہے کوئی نبی لیکن دی گئی ہین اوسکو نشانیان اس
قدر کہ ایمان لے آئے اوسپر بشر اور وہ چیز جو مجہکو دی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ نے طرف میری بہیجی مجہے
امید ہے کہ میرے تابع سب سے زیادہ ہون انکے ولکن ان لوگون نے قرآن مجید کو جہٹلایا اور کچہ نہ سمجہا
اور نہ پہچانا اور جو ہدایت و دین حق اس قرآن مین ہے اوسکو حاصل کیا بلکہ اپنی جہل و سفاہت سے اسکی تکذیب
ہی کرتے رہے سو اسیطرح اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون کی تکذیب کی تہی تو دیکہہ کہ ہمنے انکو بسبب انکی
تکذیب رسل کے جو کہ اونسے براہ ظلم و علو و کفر و عناد و جہل صادر ہوئی تہی کسطرح ہلاک کر ڈالا کہ اب کہین انکا
اتا پتا بہی نہین چلتا سو اے جہٹلانے والو تم ڈرو کہ کہین وہی مصائب انکے سے تمپر بہی نہ ٹوٹ پڑین اور تم بہی
انکیطرح برباد ہو کر بے نام و نشان ہو جاؤ پہر فرمایا کہ بعض لوگ ایمان بہی لاتے ہین اور اس قرآن کو مانتے
ہین اور حضرت کی پیروی کرتے ہین اور رسالت سے منتفع ہوتے ہین اور بعض جو ایمان نہین لاتے وہ

اسی کفر و شرک پر مر جاتے ہین اور اسی حالت پر مبعوث ہونگے اے پیغمبر تیرے رب کو حال ان مفسدون کا خوب معلوم
ہے وہ جانتا ہے کہ کون مستحق ہدایت کا ہے اور کون مستحق ضلالت کا یہ اوسکا عدل ہے وہ ہرگز جور نہین کرتا
بلکہ ہر مستحق کو اوسکا استحقاق دیتا ہے تبارک و تعالی و تقدس و تنزہ لا الٰہ الا ہو فتح البیان مین کہا ہے اللہ
تعالی فرماتا ہے کہ یہ قرآن افترا نہین ہے بلکہ اللہ کے پاس سے آیا ہے بھلا یہ کسطرح مفتری ہو سکتا ہے حالانکہ
جو عرب بڑے فصیح بلیغ دقیق الذہن معنے آفرین شیوا بیان ہین وہ ایک سورت بھی اس جیسی نہین لا سکتے
ہین پھر افترا یعنے جھوٹ ہان یہ قرآن اگلی کتب آسمانی کی تفصیل بیان کرتا ہے اور اون کا مصدق ہے اور یہ
نفس تصدیق ایک معجزہ مستقلہ ہے کیونکہ اقاصیص اس کتاب کے موافق کتب مقدسہ کے ہین حالانکہ
حضرت کو کچھ اطلاع و علم اون کتب پر حاصل نہین تھا اور نہ کسی سے سوال اونکا کیا تھا اور نہ کسی عالم
کے پاس اوٹھے بیٹھے تھے کہ سیکھ لیتے کتاب سے مراد کتب انبیا سابقین ہین یا احکام قرآن مبین
یا لوح محفوظ کچھ بہی اس قرآن کے ہونے مین طرف سے رب العلمین کے کچھ شک و شبہ نہین ہے کیا یہ لوگ
اسکو ساختہ و پرداختہ رسول خدا بتاتے ہین اور اپنا کلام مفتعل و مختلق کہتے ہین سو ان سے یہ کہدے
کہ اچھا اگر یہ کلام بشر کا ہے تو تم بہی تو بشر ہو بھلا ایک سورت تو اس جیسی بنا لاؤ کیونکہ تم کو اے اہل عرب
فصاحت زبان و حسن نظم و بلاغت تبیان و جودت صنعت و قدرت انشا پردازی و عبارت آرائی
و بلند پردازی مین بڑی دستگاہ کامل اور ملکہ شامل حاصل ہے مراد یہ ہے کہ مثل اس سورت یونس کی مثلاً
بنا لاؤ کیونکہ اقرب مشار الیہ یہی سورت ہے رازی نے اسی طرح کہا ہے یہ سورت مکی ہے لکن اولی یہ ہے کہ تنازل
جمیع سور کو ہے کیونکہ اون کو قدرت لانے ایک قصر سورت کی بہی نہین ہے پھر فرمایا کہ اگر تنہا تم سے یہ کام
نہین ہو سکتا ہے تو تم یہ کام کرو کہ سوا اللہ کے جسکو قبائل عرب و آلہہ شرکا و جنات مین سے چاہو اپنا مددگار
بنا لو سب خلق ملکر کوئی ایک ذرا سی سورت اس جنس کی بھلا بنا تو لاوے اگر تم اپنے دعوی مین سچے ہو کہ یہ
قرآن مفتری اور بافتہ ہے سبحان اللہ و بحمدہ یہ کیا حجت قوی و دلیل واضح و برہان جلی ارشاد فرمائی
ہے جسکو عقول بے تکلف قبول کرین یعنے اگر تم مین ایک شخص اسکا معارضہ نہین کر سکتا ہے حالانکہ
تم بڑے عربی دان صاحب زبان ہو تو جن و اصنام کو شریک حال کر لو پس اگر تم بعد اللتیا والتی ایسا کلام
بنا لاؤ گے تو تم سچے ٹھیرو گے اور تمہاری یہ بات کہ قرآن مخلوق ہے مجھپر چسپک جائیگی لکن وہ اس بات
کو سنکر دم بخود رہگئے کچھ جواب نہ بنا عاجز ہوسکے کہ عناد پر کمر باندھی اور مکابرہ بے حجت کرنے لگے سو کوئی

مبطل بھی اصطلاح کے مکابرہ سے عاجز نہین ہوتا ہے مراتب تحدی بالقرآن کے چار ہین ایک تحدی بتمام قرآن دوم تحدی بعشر سور سوم تحدی بسورۃ واحدہ چوتھی تحدی بحدیث کما قال تعالیٰ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ معلوم ہوا کہ ایک جملہ تامہ بھی قرآن کی طرح کا کوئی بشر نہین لا سکتا فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پہر اللہ نے کہا کہ انکی تکذیب اسلیے ہے کہ یہ علم قرآن کی محیط و ماہر نہین ہین اگر تدبر و تفہم معانی کرتے اور مبالی کو دیکھتے بوجہتے تو مان لیتے یہی حال متصلبے فی التقلید کا ہے کہ جو کوئی اوسکی دعوت طرف حق کی کرتا ہے اور متمسک بدلیل انصاف ہوتا ہے تو وہ کچہ التفات طرف اوسکے نہین کرتا بلکہ اوس سے سخت بے پروا و بیزار ہوتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جو کوئی حجت نیرہ و برہان واضح کو قبل احاطہ علم کے تکذیب کرتا ہے وہ اس تکذیب مین ساتھہ کسی شے کے متمسک نہین ہوتا مگر ساتھہ مجرد جہل کے گویا اس جھٹلانے سے خود اپنی جان پر ندلے جہل کرتا ہے اور یہ بات جتلاتا ہے کہ مین دلیل کو نہین سمجھتا ہون نہ حجت کو پہچانتا ہون اسیجگہہ سے یہ کہا ہے ؎

مَا يَبْلُغُ الْأَعْدَاءُ مِنْ جَاهِلٍ مَا يَبْلُغُ الْجَاهِلُ مِنْ نَفْسِهِ

یہ تکذیب انکی اسلیے ہے کہ انہون نے تاویل اسکی نہین سمجھی اور نہ انکی عقل نے وہان تک رسائی کی اور نہ ذہن اس جگہہ تک پہونچا سو یہی حال اگلے جھٹلانیوالون کا بھی تھا کہ قبل احاطہ بالعلم و اتیان تاویل کے اونہون نے اپنے انبیا کی تکذیب کی تھی اب تو دیکھہ کہ انجام اون ظالمون کا کیا ہوا کوئی خسف ہوگیا اور کوئی مسخ طرح طرح کی عقوبات آئی اور برباد ہوگئے قرآن پاک مین ذکر گیارہ طرح کے عذاب کا امم سابقہ پر آیا ہے وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ یہ خطاب یا تو حضرت کو ہے یا ہر فرد بشر کو پہر فرمایا کہ منجملہ ان مکذبین کے بعضا آدمی ایمان لاتا ہے اور رسول و قرآن کو سچا جانتا ہے اور اسکی تکذیب براہ مکابرہ و عناد ہوتی ہے یا مراد وہ شخص ہے جو آیندہ ایمان لائیگا اگرچہ فی الحال مکذب ہے اور کوئی سرے ہی سے یقین نہین کرتا بلکہ جہلاً و تقلیداً تکذیب کے ساتھہ پیش آتا ہے اور زمان مستقبل مین بھی اس سے امید ایمان لانیکی نہین ہے بلکہ وہ اپنے جحود و انکار پر مصر ہے بعض نے کہا یہ تقسیم خاص ہے ساتھہ اہل مکہ کے اور بعض نے کہا کہ عام ہے حق مین جمیع کفار کے سو تیرا رب کوان مفسدون کی حال و قال کی پوری خبر ہے وَإِنْ كَذَّبُوكَ

فَقُلْ لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ○ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ○ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ط

اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ اور اگر تجھ کو جھٹلاوین تو تو کہہ مجھ کو میرا کام کرنا اور تجھکو تمہارا کام تمپر ذمہ نہین میرے کام اور مجھپر ذمہ نہین جو تم کرتے ہو اور بعض اُن مین کان رکھتے ہین تیری طرف کیا تو سناویگا بہرون کو اگرچہ بوجھہ نہ رکھتے ہون اور بعضے اون مین نگاہ کرتے ہین تیری طرف کیا تو راہ دکھاویگا اندہون کو اگرچہ سوجھہ نہ رکھتے ہون اللہ پاک ظلم نہین کرتا لوگون پر کچہ لیکن لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہین **ف** یعنے اگر جھوٹ پہونچاؤن حکم اللہ کا تو مین گنہگار رہون تم نہین اور اگر مین سچ لاؤن پھر نہ کرو تو گناہ تمپر ہے تو ماننے مین تمہارا نقصان نہین ہر کسیطرح پھر کہا کہ کان رکھتے ہین یا نگاہ کرتے ہین اس توقع پر کہ ہماری دلمین تصرف کردین جیسا بعضون پر ہوگیا سو یہ بات اللہ کے ہاتھہ ہے بعضون کے دل مین اثر نہین دیتا سو یہ انکی تقصیر ہے کہ دل صاف کرکے نہین سنتے انتہے ابن کثیر نے کہا ہے اللہ پاک نے اپنے نبی کو فرمایا کہ اگر یہ مشرکین تیری تکذیب کرین تو تو اون سے بیزار ہوجا اور انکے عمل سے الگ رہ اور کہدی کہ مین جانون اور تمہارا کام کقولہ تعالی قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ تا آخر سورت ابراہیم خلیل اور انکے اتباع نے اپنی قوم مشرک سے کہدیا تہا اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الآیۃ پھر کہا کہ بعض انکے تیری کلام حسن و قرآن عظیم کو سنتے ہین اور احادیث صحیحہ نافعہ پر جو قلوب و ادیان و ابدان مین سود مند ہون کان رکھتے ہین سو اس مین کفایت عظیمہ ہے ولکن یہ بات نہ تیرے بس کی ہے اور نہ انکے بس کی کیونکہ تو جسطرح بہرے کو سنا نہین سکتا اسیطرح انکی ہدایت بھی نہین کرسکتا مگر جبکہ اللہ بھی چاہے اور کوئی شخص اُن مین کا تیری طرف نگاہ کرتا ہے اور جو تودت و سمت حسن و خلق عظیم اور دلالات ظاہرہ تیری نبوت پر واسطے اہل بصائر و عقول کے اللہ نے تجھہ کو دی ہے اسکو نظر کرتا ہے لیکن یہ دیکھنا انکا ویسا ہی ہے جیسے کہ سب لوگ دیکھتے ہین کچہ حاصل اس نظر سے نہین ہوتا بلکہ مومنون کا طرف تیری نظر کرنا بعین وقار ہے اور کافرون کا نظر کرنا بچشم احتقار وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا الآیۃ اللہ تعالی نے اگرچہ حضرت کے سبب سے گمراہون کو ہدایت کی اور اندہون کو بینا کیا اور نابیناؤن کی آنکھین کھولین اور بہرون کو کان دیے اور قلوب غلف کو مفتوح فرمایا اور بعض آخر کو ایمان سے گمراہ رکھا سو وہ کسی بندے پر ظلم نہین کرتا ہے حاکم ہے جسطرح چاہے اپنے محکومین پر تصرف کرے لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْـَٔلُوْنَ یہ اسلیے کہ اللہ تعالی عالم حکیم و عادل ہے بلکہ خود لوگ ہی اپنی جانون پر آپ

قسم کرتے ہین حدیث ابوذر مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے کہا اے میرے بندو مینے اپنی جان پر ظلم کو حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بہی اوسکو حرام ٹہیرایا سو تم آپس مین ظلم نہ کرو پہر آخر حدیث مین ہے اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہین جنکو مینے واسطے تمہارے گن رکہا ہے مین پہر تم کو بہرپور دیدونگا پہر جو کوئی خیر پاوے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی اور طرح پاوے وہ ملامت نکرے مگر اپنی ہی جان کو رواہ مسلم بطولہٖ فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر یہ لوگ تیری تکذیب پر مستمر رہین تو توان سے یہ کہدے کہ میرے عمل کی جزا مجہکو ہے اور تمہارے عمل کی جزا تمکو ہے تم میرے عمل سے اور مین تمہاری کرتوت سے بری ہون یعنے ایک کے عمل کا مواخذہ دوسرے کے عمل سے نہ ہوگا اس آیت کا منسوخ ٹہیرانا غلط ہے پہر اللہ تعالے نے فرمایا کہ ان کافرون مین بعضے لوگ ایسے ہین کہ وہ تیرے پڑہنے پر قرآن شریف کو سنتے ہین یعنے ظاہر مین لکن حقیقت مین نہین سنتے کیونکہ کوئی اثر اس سننے کا انکو حاصل نہین ہوتا ہے یعنے نہ اوسکو قبول کرین اور نہ اوسپر عامل ہون یستمعون مین ضمیر جمع کی ہے اور ینظر الیک مین ضمیر افراد کی ہے اسلیے کہ سننے والے بنسبت دیکہنے والون کے زیادہ ہوتے ہین یعنے یہ ٹہیرے کہ یہ سننے والے ظاہر مین اگرچہ سنتے ہین لکن حقیقت مین بہرے ہین تو اون کو کسطرح سنا سکتا ہے یہ تو بعقل محض ہین اس آیت مین تنبیہ ہے اس بات پر کہ حقیقت بات سننے کی یہ ہے کہ معنے مقصود کو سمجہے بوجہے ولہذا بہائم کو موصوف باستماع وعقل نہین کہتے ہین اسیطرح یہ لوگ مریض الوہم ہین انکو عادت تقلید کی پڑگئی ہے اون کے عقول معانی دقیقہ ومقصود کلام کا استماع بسمع رضا نہین کرتے انکا انتفاع اس سمع سے اوتناہی ہے جتنا کہ بہائم کو کلام ناعق سے ہوتا ہے پہر فرمایا کہ بعض طرف تیری نظر کرتے ہین سو کیا تو اندہون کو راہ دکہا سکتا ہے اگرچہ وہ کچہ نہین دیکہتے ہین اس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کیونکہ جب طبیب کسی بیمار کو دیکہتا ہے کہ وہ قابل علاج کے نہین ہے تو اس سے اعراض کرکے اشتغال معالجہ سے استراحت مین ہوجاتا ہے بالجملہ اللہ تعالی کسیپر کچہ بہی ظلم نہین کرتا خود یہی لوگ اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہین مراد ظلم سے اسجگہہ تعصب وانکار حق ومجادلہ باطلہ واصرار کفر ہے اللہ نے توان کو مشاعر عطا کیے تہے جن سے ادراک مصالح دنیویہ ودینیہ کا کرسکین لکن اونہون نے کچہ کام اون حواس سے نہ لیا بلکہ اپنے آلات فہم کو ضائع کرکے ظالم النفس بن گئے ۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ اور جسدن انکو جمع کرے گا گویا رہے تہے مگر کوئی گہڑی دن آپس میں

پہچانینگے بیشک خراب ہوئے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کا ملنا اور نہ تھے راہ پر **ف** یعنے قبر مین رہنا اوس دن ایک گھڑی بھر معلوم ہوگا انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے لوگون کو ساعت کا قائم ہونا اور قبرون سے نکلکر عرصات قیامت مین آنا یاد دلایا کقولہ تعالی کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وکقولہ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا وقال تعالی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا وقال تعالی وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ الایتین یہ سب آیتین دلیل ہین کہ استقصار حیات دنیا کے دار آخرت مین کہ اس دار فانی کی زندگانی اوس دن ملک جاودانی مین لتنے کم و تھوڑی معلوم ہوگی جیسے کہ ایک گھڑی رہے ہون کقولہ کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّیْنَ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ الآیتین مراد تعارف سے یہ ہے کہ ابنا ر آبا ر کو پہچانینگے اور بعض رشتہ دار بعض کے شناسا ہونگے جسطرح کہ دنیا مین ایک دوسرے کو پہچانتے تھے لیکن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ الایۃ وقال تعالی وَلَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا الآیات اور یہ آیت وَقَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا الخ مثل اس آیت کے ہے وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ کیونکہ اونہون نے اپنی جان اور گھر والون کی خرابی کی دن قیامت کے سو یہ ایک خسران مبین ہے کوئی خسارہ اس سے بڑھکر نہین ہے کہ درمیان آدمی کے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن حسرت و ندامت کے جدائی ہووے فتح البیان مین کہا ہے جسدن حشر کرینگے ہم مشرکون منکرون کو واسطے بعث کے طرف موقف حساب کے اصل حشر کی باہر نکالنا ہے جماعت کا اور جگہہ سے اون کو بیجگہہ کر نا مراد اس جگہہ زندہ کرنا ہے بعد موت کے قبرون مین سے سو جب وہ اپنی قبرون سے نکلینگے تو یہ جانینگے کہ رہنا اون کا دنیا مین ایک گھڑی سے زیادہ نہ تھا یا مراد رہنا اندر قبور کے ہے غرضکہ وہ مدت دنیا یا مدت قبر کو بہت تھوڑا جانینگے یہ اسلیے کہ اونہون نے اپنی عمر دنیا ضائع کردی تھی اور وجود کو عدم کیطرح کر رکھا تھا یہ کم جاننا مدت کا بسبب دہشت و حیرت کے ہوگا یا بسبب طول موقف کے محشر مین یا بسبب عذاب حشر کے لذات دنیا کو بھول جانینگے گویا کہ وہ لذات تھی ہی نہین یا یہ کہ مقام انکا دنیا مین بمقابلہ مقام آخرت کے نہایت قلیل ہوگا مقصود اس تشبیہ سے بیان کمال سہولت حشر کا ہے بنسبت اللہ تعالی کے اگرچہ بعد دہر طویل کے ہو اس مین انکے استبعاد و انکار کا اظہار ہے کیونکہ وہ یہ کہتے تھے ءَاِذَا

مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ وَنَحْوُ ذٰلِکَ یا مراد بیان تمام موافقت کا ہے درمیان دونون
نشاۃ کے اشکال وصور مین کیونکہ نسبت یسیر کو عدم تبدل وتغیر لازم ہوتا ہے اور مراد ساعت سے زمان قلیل ہے
غایت قلت کی جگہہ مین مثال ساعت کی دیتے ہین اور تخصیص ساعت کی ساتھہ دن کے اسلیے ہیکہ ساعات
نہار بہ نسبت ساعات لیل کے اعرف تر ہوتی ہین پہر فرمایا کہ بعض انکے بعض کو پہچانینگے گویا دنیے کچہ زیادہ
جدا نہین ہے فقط مفارقت قلیل ہوئی تہی یہ تعارف ابتداے حشر و اجتماع مین واقع ہوگا پہر اثناء امر مین منقطع
ہوجاویگا یا وقت خروج کے قبور سے ہوگا پہر جاتا رہیگا کیونکہ اُن کے سامنے امور خوفناک بدحواس کرنیوالی
عقل اڑجانے والی ہونگے راہیت سوا اس مین کچہ تعارف نہ ہوگا بسبب عدم اجتماع کے ابو البقاء و بیضاوی نے
اسیطرح ذکر کیا ہے لکن غالب مفسرین برخلاف اسکے ہین کیونکہ اونہون نے تفسیر حشر کی ساتھہ بعث کی کی
ہے خازن و قرطبی و ابو السعود بہی اسیطرف گئے ہین بعض نے کہا یہ تعارف توبیخ اور تقریع کا تعارف ہوگا
ایک دوسرے سے کہیگا کہ مجھکو تونے گمراہ کیا اور بہکا دیا یہ کچہ شفقت و رافت کا تعارف نہ ہوگا اسیپر یہ آیت
محمول ہے وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ ِۨ الْقَوْلَ وقوله کُلَّمَا
دَخَلَتْ اُمَّةٌ الآیۃ وقوله رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا الآیۃ قرطبی نے کہا یہی صحیح ہے اس بارہ مین جو مختلف
آیتین آئی ہین انمین جمع یون ہوسکتی ہے کہ مواقف قیامت مختلف ہونگے جو ماجرا ایک موقف مین ہوگا
وہ دوسرے مین نہوگا سو جن لوگون نے اللہ کے ملنے کو جہٹلایا ہے وہ اُسدن خاسر و خائب و نامراد ہونگے کیونکہ
انکو راہ حق میسر نہین آئی تہی وہ اپنے جہل و تقلید مین پہسے رہے نجات و نفع و فلاح کے طالب نہ ہوئے

وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ ۝

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور اگر ہم دکہا دین
تجھکو کوئی اون وعدون مین سے جو دیتے ہین انکو یا پوری کردینگے تیری عمر سو ہماری طرف ہے انکو پہر آنا
پہر اللہ شاہد ہے اون کامونپر جو کرتے ہین اور ہر فرقے کا ایک رسول ہے پہر جب پہونچا اونپر رسول انکا فیصلہ
ہوا اون مین انصاف سے اور اونپر ظلم نہین ہوتا ف یعنی عذاب کچہ حضرت صلعم کے روبرو ہوا اور باقی
انکے خلیفون پر اور عمل پر آگے سے ہوتا ہین لکن رسول بہیجکر سزا ملتی ہے انتہی اللہ نے اپنے رسول سے کہا
کہ اگر ہم تیری حیات مین بعض مشرکین کا انتقام کرین تاکہ تیری آنکہہ ٹہنڈی ہو یا تجھکو وفات دین تو
بہرحال انکو ہمارے ہی طرف پہر آنا ہے اور ہم بعد تیرے انکے افعال کے شاہد ہین حدیث حذیفہ بن اسید

مین فرمایا ہے عرض کی گئی آج کی رات مجہپر امت میری نزدیک اس پتھر کے اول و آخر یعنے تمام و کمال
ایک شخص نے کہا اے رسول خدا صلعم آپپر وہ عرض کیے گئے جو پیدا ہو چکے ہین سو انکا کیا حال ہے جو ہنوز پیدا نہین
ہوئے فرمایا وہ مصور ہوئے میرے لیے مٹی مین یہانتک کہ مین پہچانتا ہون ہر انسان کو اون مین سے جسطرح
کہ تم کسی اپنے صاحب کو پہچانتے ہو رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَغَیْرُہٗ مجاہد نے کہا صاحب دن قیامت کے ہر امت کا
رسول آچکیگا تب درمیان اوس امت کے منصفانہ حکم ہوگا کقولہ تعالی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّہَا
بالجملہ حاضری ہر امت کی اللہ پر سامنے اوس امت کے رسول کے ہوگی اور نامۂ اعمال خیر ہو یا شر سامنے رکہا
ہوگا وہ گواہی ہر عمل کی دیگا اور ملائکہ حافظین بہی شاہد ہونگے ایک امت کے بعد دوسری امت آئیگی اور یہ
امت شریفہ اگرچہ آفرینش مین آخر امم ہے لیکن دن قیامت کے اول امم ہوگی یعنے فصل قضا مین وللہ الحمد
صحیحین مین رفعًا آیا ہے کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمَقْضِیُّ لَھُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ
اس امت کو یہ قصب السبق بسبب شرف رسول امت خاتم الانبیا کے حاصل ہوگا مین کہتا ہون کہ یہ حدیث اسپر
بہی دلیل ہے کہ اس امت کے موحد متبع سب سے پہلے ناجی ہونگے اور اس امت کے فیصلہ مین بہت زمانہ صرف نہ
ہوگا مراد امت سے اس جگہہ وہی لوگ ہین جو کہ داخل فرقۂ ناجیہ اور امت اجابت ہین اور مصداق مَآ اَنَا
عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ نہ ساری امت دعوت بلکہ اس امت سے مشرک و بدعتی بسبب اولیت فیصلہ کے سب سے پہلے
حکم اخیر جہنم کا سنکر داخل نار ہونگے نَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر ہم تجہکو تیری حیات مین
اظہار تیرے دین کا اور قتل و اسر بعض منکرین کا دکہلا دین یا تجہکو اس دکہلانے سے پہلے وفات دین
تو اس سے یہی بہتر ہے کہ ہم انکو آخرت مین عذاب کرین اور تو دیکہے کہ وہ معذب ہو رہے ہین کیونکہ وہ جاتے
کہان ہین آخر پہر کریفے مرکر ہمارے ہی پاس حاضر ہونگے مطلب یہ ٹہیرا کہ اگر ہم نے انتقام انکا عاجلاً نہین
کیا ہے تو آجلًا ضرور ہی ہوگا سعہذا غزوۂ بدر وغیرہ مین اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو بہی انکا قتل و اسر و ذل و
ذہاب عز و کسر سورۂ کبر و کفر دکہلا دیا وللہ الحمد اور اللہ انکے فعل پر یعنے تکذیب و کفر پر شاہد ہے وہ کسیے اشد
عذاب کیے ہوئے رہتا ہے جتنی امم اوقات گذشتہ مین ہو چکے ہین اون مین اللہ نے ایک ایک رسول اپنا
بحسب مقتضاے مصلحت کے بہیجا ہے جب وہ رسول اون مین آیا اور امت نے اوسکی تکذیب کی تو اللہ نے
درمیان اوس امت و رسول کے انصاف کا فیصلہ اور عدل کا حکم دیا کہ رسول بچگیا اور امت ہلاک
ہوگئی سو یہ تعذیب امم کی دنیا مین عدل تہا نہ ظلم کما قال تعالے وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا

وقولہ تعالیٰ رسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اس قضا مین دو قول ہین ایک یہ کہ دنیا مین ہے دوم یہ کہ آخرت مین ہوگی لکن اول اولی ہے بہرحال وہ اس قضا مین بغیر کسی گناہ کے معذب اور بغیر کسی حجت کے گرفتار نہ ہون گے وسندہ قولہ تعالیٰ وجیء بالنبیین والشہداء وقضی بینہم وقولہ تعالیٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا مراد اس سے مبالغہ ہے اظہار عدل ونصفت بین العباد مین اسکے بعد اللہ نے ایک حجت اہل شرک کا ذکر کیا اور فرمایا

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ○ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ○ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ○ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ○

کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو کہہ مین مالک نہین اپنے واسطے برے کا نہ بہلے کا مگر جو چاہے اللہ ہر فرقے کا ایک وعدہ ہے جب پہونچا اون کا وعدہ نہ ڈہیل کرین ایک گہڑی نہ جلدی تو کہہ بہلا دیکہو تو اگر آ پہونچے عذاب اسکا رات ہی رات یا دن کو کیا کرین گے اوس سے پہلے گنہگار کیا پہر جب پڑچکیگا تب یقین کروگے اوسکو اب قائل ہوے اور تم تہے اسی کی جلدی کرتے پہر کہین گے گنہگارون کو چکہو عذاب ہمیشہ کا وہی بدلا پاتے ہو جو کچہ کماتے تہے **ف** یعنے بچاؤ کر نہ سکوگے پہر پوچہنے کا کیا فائدہ عذاب آئے پر ایمان لانا کب قبول ہوگا اس واسطے پوچہنا ہی عبث ہے انتہی ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے خبر دی حال سے اُن مشرکین کے کہ جو عذاب اُنکی جلدی کرتے ہین اور قبل تعیین کے وقت اوسکا پوچہتے ہین اس مین کچہ فائدہ اُنکا نہین ہے کقولہ تعالیٰ یستعجل بہا الذین لا یؤمنون بہا والذین آمنوا مشفقون منہا ویعلمون انہا الحق یعنے قیامت لامحالہ آنیوالی ہے اگرچہ تم کو وقت اوسکا علی التعیین معلوم نہین ہے ولہذا اللہ نے رسول اللہ کو جواب اس سوال کا ارشاد کیا کہ تم ان لوگون سے یہ بات کہدو کہ مین اپنی ہی جان کے نفع ونقصان کا مالک نہین ہون پہر دوسرے کا کیا ذکر ہے مین نہین کہتا مگر وہی جو مجہکو میرے رب نے سکہایا ہے اور جس بات کو ساتہہ اللہ پاک مستاثر ہین اوس پر قدرت نہین رکہتا ہون مگر یہ کہ اللہ ہی مجہکو مطلع فرمائے مین تو اوسکا بندہ و رسول ہون یعنے تم کو یہ خبر پہونچادی کہ قیامت ہونیوالی ہے لکن اللہ نے مجہکو اوسکے وقت پر اطلاع نہین دی ہان اتنی بات ہے کہ ہر امت

کے لیے ایک مدت مقرر ہے ہر قرن کی ایک عمر مقدر ہے جب وہ مدت وعمر گذر جاتی ہے تو پھر ایک دم کی دیر
ہونہ جلدی وعدہ کم نہ زیادہ کقولہ وَلَنْ یُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهَا الآیۃ پھر فرمایا کہ اللہ کا عذاب یکایک
ناگہان آتا ہے کبھی رات کو کبھی دن کو تو پھر اوس وقت یہ گنہگار کیا کرینگے یعنے عذاب آئے پر کہتے ہین
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا الآیۃ اور فرمایا فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ
مُشْرِكِیْنَ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ وَخَسِرَ
هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ پھر دن قیامت کے ان کافرون سے کہا جائیگا لو اب عذاب دائمی چکھو یہ کہنا بطور تبکیت
وتقریع کے ہوگا کقولہ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ
اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَاۗءٌ عَلَیْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ فتح البیان مین کہا ہے کفار کہتے تھے کہ قیامت کب ہوگی یہ کہنا انکا حضرت اور مومنین سے بطور
انکار واستبعاد وقدح فی النبوۃ کے تھا نہ بطور طلب تعیین وقت مجی بطریق الزام جسطرح کہ سورۂ ملک مین ہے
کہ وہان مطلوب تعیین وقت کا تھا ان قائلین سے مراد یا تو ساری امم ہین جو کہ رسل پر ایمان نہین لائی یا خاص
مکذبین اس امت کے اللہ نے اس سوال کے جواب مین وہ بات فرمائی کہ جس سے کہ مادہ شبہ کا بالکل ختم ہو جاوے اور لجاج
منقطع ہو یعنے مجکو اپنی ہی جان کی سود وزیان کا اختیار نہین ہے تا بدیگرے چہ رسد لفظ ضر کو مقدم کیا کیونکہ
سیاق آیت کا واسطے اظہار عجز کے ظہور وعدہ سے ہے جس وعدہ کے لیے وہ جلدی کرتے ہین اور اسکو مستبعد
جانتے ہین استثناء اسجگہہ منقطع ہے اور بعض نے کہا متصل لیکن اول اولی ہے اس آیت شریفہ مین عظیم واعظ اور
ابلغ زاجر ہے اس شخص کے لیے جسکی عادت یہ ہے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارتا اور آپ سے
وقت نزول نوازل کے فریادرسی چاہتا ہے حالانکہ دفع پر اون نوازل کے کسی کو سوا اللہ کی قدرت وحدہ لاشریک
لہ کے کچھ قدرت نہین ہے یہی حکم اوس شخص کا ہے جو حضرت سے ایسی شے کو طلب کرتا ہے جسکی تحصیل پر سوا اللہ
کے کوئی قادر نہین ہے یہ مقام فریادرسی وعطا وسوال کا رب العالمین کا مقام ہے نہ انبیاء مقربین اور اولیا
صالحین کا بلکہ انبیاء واولیاء اسکی ایک مخلوق عاجزین ہین ساری خلق کا خالق اکیلا اللہ تعالیٰ ہے وہی
رزق دے وہی مارے جلاوے پھر کسی پیغمبر یا فرشتے یا کمبخت سے کچھ مانگنا اور اسکو پکارنا یعنے جو وہ تو بالکل
عاجز غیر قادر ہے رب الارباب کو چھوڑ کر جو کہ ہر شئے پر قادر ہے اور سب کا خالق رازق معطی مانع مخلوق
سے طلب کرنا غایت درجے کی بدعقلی اور بے دینی اگر نہین ہے تو پھر کیا ہے تجکو اسیقدر موعظت اسجگہہ کفایت

کرتی ہے کہ اللہ نے سید ولد آدم وخاتم رسل کو حکما یہ ارشاد کیا کہ تم میرے بندون سے صاف کہدو کہ مجہ کو
اپنے نفس کے نفع ونقصان کا کچہ اختیار نہین ہے پہر مین غیر کے سود وزیان کا کیونکر مالک ہوسکتا ہون اور
جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر کے مالک نہ ہوئے تو پہر غیر کسی کے نفع وضر کا کسطرح مالک ہوسکتا ہے جو کہ رتبہ
ومنزلت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسنگ کو بہی نہین پہونچ سکتا اور وہ اپنی ہی جان کا مالک نہین ہے
چہ جائے دیگرے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اس قوم پر تعجب آتا ہے جو قبرون پر مجاور ہین حالانکہ وہ قبر والے
خاک ہو کر تحت الثرے مین چلے گئے اُنسے حوائج کا طلب کرنا جسپر سوا خدا پاک کے کسی کو قدرت نہین ہے بعینہ
وہ جس شرک اکبر مین یہ گرفتار ہین اُنکو کچہ تیقظ اسکا نہین ہوتا اور نہ مخالفت معنی لا الہ الا اللہ پر کچہ متنبہ ہوتے
ہین اور نہ مدلول قل ہو اللہ احد کو کچہ سمجھتے ہین اس سے بڑہکر یہ بات تعجب کی ہے کہ اہل علم کو ان حالات پر
خلق کے اطلاع ہے بعد از رسیان انکے اور رجوع الی الجاہلیۃ کے حائل نہین ہوتے بلکہ یہ کام تو اہل جاہلیۃ سے
بہی بڑہکر ہوتا ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل تہے کہ خالق ورازق ومحیی وممیت وضار ونافع اللہ پاک ہے اوثان
واصنام کو فقط اپنے شفیع اور مقرب نزدیک خدا کے اعتقاد کرتے تہے اور یہ لوگ ان اموات کو قادر نفع وضر پر
جانتے ہین اور کبہی استقلالاً اور کبہی ہمراہ ذی الجلال کے پکارتے ہین شیطان نے اس ذریعہ سے خوب اپنا دل
ٹہنڈا کر لیا اور ایک جم غفیر کو اس امت اسلامیہ سے کافر ومشرک کر ڈالا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ
اور وہ سمجھتے ہین کہ خوب بناتے ہین
صُنْعًا فَإِنَّا لِلّٰہِ ہم ایسے زمانے مین اس کفرستان ہند مین آئے ہین کہ دنیا مذہب دہر سے مشحون ہو رہی ہے
اور اولاد اگلے مسلمانون کی روز بروز طرز دہریت کو پسند کر کے اسلام کا ربقہ اپنے گلے سے اتارتی چلی
جاتی ہے اور کفر کو ایمان اور شرک کو توحید رحمن سمجھتی ہے ہر معروف منکر ہو گیا ہے اور اہل معروف کو احمق
وذلیل سمجھے جاتے ہین اور ہر منکر معروف ٹہیر گیا ہے ہر منکر والا عقلمند وذی عزت خیال کیا جاتا ہے تغییر
کرنا منکر کا ہاتہ سے کام سلاطین اسلام کا تہا وہ اب عنقا وکیمیا ہو گئی زبان سے منع کرنا کام اہل علم کا تہا
سو علم اوٹہ گیا اور نام کے علما دنیا طلب ہو گئے وہ خود گمراہی مین پڑے ہین دوسرے کو کیا ہدایت کرینگے الا شاذ
ونادر اور بعض افراد جنہون نے رد شرک واثبات توحید مین رسائل لکہکر تقویت ایمان کی ہے اور دین
خالص کو پہونچا دیا ہے اونہون نے اس باب مین قریب دس رسائل کے تالیف کیے ہین دل سے برا جاننا منکر کا
کام عوام اہل اسلام کا ہے سو جب اہل علم کا یہ حال ہے تو عام سے کیا امید خیر ہے کہ وہ توفیق سر ناحق اور
تعیق ہر ناعق کے تابع ہو جاتے ہین اسوقت کی عوام غالباً طریقہ جاہلیت پر ثابت قدم ہین اور آپ کو مسلمان

کامل جانتے ہین حالانکہ ہم جب مراجعت طرف کتب سیر و تواریخ کے کرتے ہین تو یہ بات مثل مہر نیمروز اور ماہ
نیم شب کے ثابت ہوتی ہی کہ ہمارے سلف کے زمانے مین جو عمل اسلام مردم عوام کرتے تھے اب وہ کام اسوقت
کے علماء اعلام سے بہی ظہور مین نہین آتا علاوہ بدعقیدگی و ابتلائے شرک و بدعت کو اکثر نام کے فضلاء
و علماء فسق و فجور مین گرفتار ہین اور جسقدر زمانہ آمد قیامتکا دراز ہوتا جاتا ہے اوسیقدر اسم و رسم ایمان
و اسلام کو اضمحلال بڑہتا جاتا ہے ہماری ولادت ۱۲۵۰ھ ہجری مین ہوئی ہے اب ۱۳۰۶ھ ہجری
مین اس مدت قلیل مین جو تغیر کثیر ہمنے بچشم خود دیکہا ہے اوسکا ضبط تحریر مین لانا ایک امر عسیر ہے آیندہ
معلوم نہین کہ ظلمت جاہلیت کس درجے تک ترقی پکڑیگی کیونکہ اب اہل اسلام مین وقت تجربہ و امتحان کے
عشر عشیر بہی طریقہ اسلام پر مطابق مراد خدا و رسول مستقیم الحال معلوم نہین ہوتی دنیا ظلمت جہل و جاہلیت
سے بہر گئی ہے اور تمام عالم مین رواج فسق و فجور کا ہوگیا ہے اور ہر فرد بشر نے دریافت مراتب ایمان و
اعمال ارکان اسلام سے قطع نظر کرلی ہے سب کی ہمت تحصیل زر و سیم و تحسین مسکن و ملبس و مرکب ہی پر
مقصور ہوگئی ہے ہزارون مین اگر کوئی مسلمان خوش عقیدہ خوش عمل افلاس زدہ کسی جگہہ نظر آجاتا
ہے تو اوسکو فسکار سمجہ کر ہر طرف سے اوسپر اعتراض و انکار کی بہر مار ہوتی ہے پیشہ پیرزادگی جو ساٹہہ ستر
برس سے بسبب ہمت بعض عباد اللہ کے مضمحل ہوگیا تہا اب اس چودہوین صدی سے پہر اوسنے گرم
بازاری پکڑی ہے جاہل مسلمان مرید ہوکر آپ کو ناجی سمجہتے ہین نہ علم سے کچہ کام ہے اور نہ عمل سے کچہ
غرض اور نہ توحید سے کچہ مطلب اور نہ شرک و بدعت سے کچہ نفرت اونہون نے مرید ہوجانے کو ایک دستاویز
مغفرت سمجہ لیا ہے پیر صاحب اپنے مریدون کو ہاتہہ پکڑے سیدہے جنت مین لیجاوینگے اور ہرگز جہنم کی صورت
دیکہنے نہ دینگے بالجملہ اب دین عبارت جہالت سے رہگیا ہے فانا للہ آمدیم بر سر مطلب اللہ تعالی نے بعد اس
ذکر کے یہ ارشاد فرمایا کہ ہر امت کے لیے ایک مدت خاص و وقت مضروب ہے کہ اوسوقت پر جو کچہ اللہ چاہتا ہے
وہ اونکے سرون پر نازل ہوتا ہے اطلاق لفظ اجل کا مدت عمر و آخر جز عمر پر آتا ہے اسجگہہ یہی اطلاق اخیر
مراد ہے جسطرح کہ تفاسیر سے ثابت ہوتا ہے سو جب وہ اجل آجاتی ہے جو کہ اللہ کے علم مین مقرر ہوچکی ہے تو
پہر ایک گہڑی کی دیر و جلدی نہین ہوتی کما قال تعالی مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ پہر
کسی کی مدت علم خدا مین زیادہ ہے اور کسی کی کم تواریخ امم کے دیکہنے سے مقدار اکثر امم کا معلوم ہوتا
ہے اللہ تعالی نے رد رائے کفار کی تزییف در بارہ استعجال عذاب کے فرما کر کہا بہلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب

راتون رات یا دن مین آجاے جبکہ تم پڑے غافل سوتے ہو یا طلب معاش و کسب امور مین مشغول ہو تو پہر
گنہگار کس بات کی جلدی کرین گے عذاب ایک مکروہ چیز ہے جس سے دل نفرت کرتے ہین اوسکا جلد مانگنا
کس غرض سے ہے پہر جب مثلاً عذاب آگیا اور تم ایمان لاے تو اب یہ ایمان لانا بعد نزول عذاب کے کچہ سود مند
نہ ہوگا اب تم ایمان لاے اور یقین کیا حالانکہ پہلے تم عذاب کے آنے کی جلدی کرتے تہے اور یہ استعجال تمہارا
بطور تکذیب و استہزا کے تہا بالجملہ دن قیامت کے ان لوگون سے یہ بات کہی جایگی کہ لو اب مزہ عذاب خلد دائم غیر
منقطع کا چکہو قائل اس قول کے خزنہ جہنم ہونگے یا انبیا علیہم السلام علی الخصوص یا مومنین علی العموم یہ جزا
آخر تمہارے اوس کسب کی ہے جو تم نے دنیا مین کمایا تہا یعنے کفر و معاصی و اعمال سیئات کو یا یہ بات ان
سے اوسوقت کہی جایگی جبکہ وہ حلول نقمت و نزول عذاب سے استغاثہ کرین گے فقط وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ
هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ
لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝
اور تجہسے خبر لیتے ہین کیا سچ ہے یہ بات تو کہہ البتہ قسم ہے میرے رب کی یہ سچ ہے اور تم تہکا نہ سکوگے یعنے بہاگ
کر عاجز نہ کرسکوگے اور اگر ہو ہر شخص گنہگار کے پاس جتنا کچہ ہے زمین مین البتہ دے ڈالے اپنی چہڑوائی
مین اور چہپے چہپے پچتاوین گے جب دیکہین گے عذاب اور ان مین فیصلہ ہوگا انصاف سے اور انپر ظلم نہ ہوگا
ف اللہ تعالی نے فرمایا یہ لوگ تجہہ سے معاد و قیامت کے ہونے کی خبر پوچہتے ہین اور یہ پتا لگاتے
ہین کہ کیا بعد مٹی ہوجانے کے پہر مردے قبر سے زندہ ہوکر باہر نکلین گے سو تو کہدے کہ ہان یہ بات
سچ مچ ہوگی تمہارا خاک ہوجانا کچہ اللہ کو تمہارے دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز نہین کرسکتا ہے اوس نے
کسطرح عدم سے تمکو وجود بخشا تہا اسیطرح پہر وہ تم کو بعد موت و مٹی ہوجانیکے اعادہ کریگا إِنَّمَا أَمْرُهُ
إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اس آیت کی نظیر قرآن پاک مین صرف دو آیتین دوسری
ہین بس اللہ نے اپنے رسول صلعم کو حکم دیا کہ تم منکرین معاد پر قسم کہاؤ کہ معاد حق ہے سورہ سبا مین ارشاد
کیا ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ اور سورہ تغابن مین
فرمایا ہے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ
وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ پہر یہ خبر دی کہ جسدن قیامت ہوگی اوسدن کافر یہ چاہے گا کہ کاش زمین بہر
زر خالص دیکر اس عذاب سے چہوٹ جاے اور عذاب کو دیکہکر جی مین سخت پشیمان ہوگا اوس دم اس

انصاف کا حکم دیگا اور کسی پر ظلم نہ کیا جائیگا فتح البیان مین کہاہے تجہہ سی استخبار معاد کا بطور استہزا ور انکار کرتے ہین کہ کیا یہ عذاب عاجل یا آجل جسکا تم وعدہ کرتے ہو ہو گا حالانکہ یہ سوال انکا جہل محض اور ظلمات بالائے ظلمات ہے اور جواب اس سوال کا گذر چکاہے پہر بار بار وہی سوال کرنا دلیل حمق ہے کہ نہ اپنا کہنا سمجہے اور نہ غیر کا جواب بوجہے اور بعض نے کہا مراد اس استخبار سی دریافت کرنا حقیقت قرآن شریف کاہے کہ کیا سچ مچ یہ سچا کلام ہے اور جو وعدہ عذاب کا اسمین کیا گیاہے وہ ٹہیک مطابق وعدی کے ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہان اے پیغمبر تم کہدو کہ یہ سچ ہے خدا کی قسم ہے کہ اسکے حق ہونے مین کچہ فرق نہین ہے اور تم جاہو کہ بہاگ کر عذاب سے بچ جاؤ سو خیریت ہے یہ حیلہ حوالہ تمہارا کچہ نہ چلے گا اور یہ مکابرہ ہرگز اللہ کی قضا کا دافع نہ ہو سکیگا بلکہ وہ عذاب بہرحال تم کو پکڑ لیگا جب کسی نفس نے ظلم کیاہے یعنے کافر ہوا اور ایمان نہ لایا اگر اوسکی پاس ساری دولت دنیا کی فرضاً ہوتی اور اسوال نفیسہ و ذخائر فائقہ رکہتا ہوتا اور عوض عذاب کے دینا چاہتا تب بہی کچہ وہ فدا اوسکا کار آمد نہین ہو سکتی ہے ومثلہ قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ اسرار ندامت سے یہ مراد ہے کہ جو ندامت اوس دم ترک ایمان پر لاحق حال ہوگی اوسکا اظہار نکرینگی بلکہ اوسکو مخفی رکہینگی کیونکہ اوس موقف مین وہ آفات مشہود ہونگی جس سے عقل جاتی رہیگی اور بہادری خاک مین ملجائیگی اور ممکن ہے کہ اوس حالت مین کوئی رگ حمیت جو دنیا مین تہی باقی رہجائے لکن اوسکو بسبب شماتت مومنین کے مخفی رکہین بعض نے کہا کہ رؤسا اوس ندامت کو اتباع سے ظاہر نکرینگے اس ڈر سے کہ کہین وہ اون کو توبیخ نہ کرین کیونکہ اونہین نے اون پیرو کارون کو گمراہ کیا تہا اور درمیان اونکے اور اسلام کے حائل ہوگئی تہی یا مراد اسرار سے اسجگہہ اظہار ہے اسلیے کہ یہ لفظ منجملہ اضداد کے ہے لکن معنے اول مشہور تر ہین لغت مین اور آیت مین دو معنے محتمل ہین بعض نے کہا الم حسرت اپنے دل مین پائینگے اسلیے کہ اظہار ندامت کا منکر نہ ہوگا سہر دینے کہا انکی صورت پر انکسار ندامت آشکارہ ہوگا بالجملہ وقوع اوس حالت کا اونکے وقت رویت عذاب کے ہوگا اور جب دوزخ مین جاچکینگے تو یون کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا اوس دم اللہ تعالی درمیان مومنین و کافرین کے یا درمیان رؤسا و تابعین کے یا درمیان کفار و ظالمین کے اور مومنین مظلومین کے حکم اخیر دیگا انصاف کے ساتہہ معنے قضا کے اسجگہہ یہ ہین کہ اونپر عقوبت نازل کرے گا اور اس تعذیب مین وہ کچہ مظلوم نہ ہون گے کیونکہ جیسا کیا تہا ویسا پایا اس مین کچہ نا انصافی یا ظلم و ستم نہین ہے بلکہ عین عدل و داد ہے

الا ان للہ ما فی السموت و الارض الا ان وعد اللہ حق و لکن اکثرھم لا یعلمون ○ ھو
یحیی و یمیت و الیہ ترجعون ○ سن رکھو اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں سن رکھو وعدہ اللہ کا سچ ہے
پر بہت لوگ نہیں جانتے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسکی طرف پھر جاؤ گے ف اللہ پاک نے خبر دی کہ
میں مالک ہوں آسمان و زمین کا اور میرا وعدہ بابت قیامت وغیرہ کے سچ ہے جلانا مارنا میرا ہی کام ہے
اور مجھی کو یہ قدرت ہے کہ مجمع ساری اجسام متفرقہ و متمزقہ کا سارے اقطار ارض و بحار و قفار میں علم حاصل ہے
فتح البیان میں کہا ہے سوق اس تقریر کا واسطے اثبات ملکیت ارض و سما کے ہے کہ اوس میں صرف اللہ ہی کا
تصرف ہے جسطرح وہ چاہے کرے سو جب سب کچھ اللہ پاک کی ملک ٹھیرا تو اب کافر کسطرح فدا دے سکتے
ہیں اون کے پاس کیا ہے کہ وہ فدا دیکر اپنی جان عذاب سے چھڑا لیں اور اللہ پاک نے جو وعدہ عذاب
کا ساتھ کفار کے کیا ہے وہ بھی ثابت ہے مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ جو کہ کافر و مشرک ہیں اپنی صلاح و فلاح کو نہیں
جانتے یہ جانتے کہ اوس ہی کام کریں یہ اونکی عقل کا قصور اور استیلا غفلت کا فتور ہے اتنا نہیں سمجھتے
کہ وہب و سالب حیات کا اللہ ہی اور ہمکو اوسی کے طرف دار آخرت میں جانا ہے وہ ہر شخص کو بقدر اوسکی استحقاق کی
سزا دیگا یا جسپر اپنے بندوں میں سے چاہیگا تفضل کریگا یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من
ربکم و شفاء لما فی الصدور و ھدی و رحمۃ للمؤمنین ○ قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک
فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون ○ اے لوگو تمکو آئی ہے نصیحت تمہارے رب سے اور چنگے کرنے جیوں
کے روگ اور راہ سجھائی اور مہربانی یقین لانیوالوں کو تو کہہ اللہ کے فضل سے اور اوسکی مہر سے سو اسی
پر چاہیے خوشی کریں یہ بہتر ہے اون چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں ف یعنی یہ موعظت زاجر ہے فواحش
سے اور دل کی شبہ و شکوک سے شفا بخشتی ہے مراد شفا سے ازالہ ہے رجس و دنس کا اور اس سے ہدایت و
رحمت خدا کی ہاتھ آتی ہے سو یہ فائدہ واسطے مومنین مصدقین موقنین کے ہے کقولہ تعالی وننزل من
القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین و لا یزید الظلمین الا خسارا وقولہ تعالی قل ھو للذین
امنوا ھدی و شفاء الایۃ تو ہدی و دین حق جو طرف سے اللہ کے آیا ہے اسپر خوش ہونا چاہیے نہ جمع
مال و منال پر کہ حطام دنیا و زہرۂ فانیہ کوئی چیز لائق مسرت و فرحت کے نہیں ہے کہاں وہ نعمت و رحمت
اخروی اور کہاں یہ نقمت و جراحت دنیوی ایفع بن عبد الکلاعی کہتے ہیں جب خراج عراق کا پاس
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آیا تو عمر مع ایک غلام کے باہر آئے اور اونٹ گننے لگے وہ گنتی سے زیادہ تھے عمر نے کہا

الحمد للہ تعالی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ انکی غلام نے کہا ھٰذَا وَاللّٰهِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو جھوٹا ہو اسنے تو یون کہا ہے قُلْ لَا فَعَلَ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ وَهٰذَا مِمَّا يَجْمَعُوْنَ ذَكَرَهُ ابْنُ
اَبِيْ حَاتِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ سے اسجگہہ قریش ہین اور بعض نے کہا
عموما سب لوگ یہی اولی ہے اسیکو طبری نے بھی اختیار کیا ہے اس مین التفات و رجوع ہے طرف استمالت
کی اور تحذیر سے غوائل ضلال سے اور شروع ہے بیان ادلہ رسالت مین بعد بیان ادلہ توحید کے مراد موعظت
سے قرآن کریم ہے جو کوئی قرآن کو پڑھتا ہے اور اوسکے معنے سمجھتا ہے وہ اس سے نصیحت پکڑتا ہے اصل
وعظ کی یاد دلانا ہے سوا قب امور کا خواہ بطور ترغیب کے ہو یا ترہیب کے وعظ مثل طبیب کے ہوتا ہے کہ مریض کو
نقصان کی چیز سے منع کرتا ہے بعض نے کہا وعظ وہ زجر ہے جسکے ساتھ تخویف بھی لگی ہو خلیل نے
کہا وعظ تذکیر ہے ساتھ خیر کے جو دل کو نرم کرے سو یہ موعظت صرف اسیکے آئی ہے جو شکوک اہل شک
سے صدور روپا ہے یا ہین تشنے ہین وہ اس قرآن کریم سے دور ہو جاتے ہین کیونکہ اس مین عقائد حقہ کا
بیان ہے اور عقائد باطلہ کی تزئیف ہے ابو سعید خدری کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سے کہا مین اپنے سینے
کا شاکی ہون فرمایا قرآن پڑھ اسواسطے کہ اسنے کہا ہے شِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرَجَهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ
مَرْدُوَيْهِ واثلہ بن الاسقع کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے شکایت درد گلو کی کی فرمایا تو قرآن پڑھ اور
شہد پی قرآن شِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ہے اور عسل شفا ہر درد کا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ تخصیص صدر
کی اسلیے ہے کہ دل اندر سینے کے ہوتا ہے اور سینہ اوسکا غلاف ہے اور ساری بدن مین یہی موضع عزیز
تر ہے اسلیے کہ مکان قلب ہے اور دار جہل دل کو بہ نسبت دار بدن کے زیادہ تر زیان رسان ہے
اور قرآن مزیل جملہ امراض قلب ہے و لہذا فرمایا کہ یہ قرآن ہدایت و رحمت ہے واسطے مومنین کے کیونکہ انکو
دام ضلال سے نجات دیکر ساحل مراد پر لاتا ہے رحمت کا عطف ہدی پر واسطے انزال تغایر صفات کے
بمنزلہ تغایر ذات کو ہے ہدی ارشاد کرتا ہے اوس شخص کو جو کہ قرآن کا تابع ہے اور قرآن مین تفکر اور
اسکے معانی مین تدبر کرتا ہے طرف اسی راہ کے جو جنت کو پہنچا دے اور رحمت وہ امور ہین جن کا
ذکر قرآن پاک مین آیا ہے اور اللہ تعالی بندون پر رحم کرتا ہے اور جسکو اون مین سے چاہتا ہے اوس
رحمت تک پہنچا دیتا ہے سو قرآن کریم ان سب امور پر مشتمل اور ان اشیاء کو شامل و جامع ہے کرخی نے
کہا حاصل یہ ہے کہ موعظت اشارت ہے طرف تطہیر ظواہر خلق کے امر نا بایست سے جو کہ عبارت ہے شریعت سے

اور شفا اشارت ہی طرف تطہیر باطن کے عقائد فاسدہ و اخلاق ذمیمہ سے اسکو طریقت کہتے ہین ہدی اشارت ہے
طرف ظہور نور حق کے دلہای صدیقین مین اسکا نام حقیقت ہی رحمت اشارہ ہی طرف بلوغ کمال و اشراق تام
کے یہانتک کہ مکمل ناقصین ہوجاے اسکو نبوت کہتے ہین سو یہ درجات عقلیہ و مراتب ربانیہ مدلول الفاظ قرآنیہ
ہین پہر اللہ نے اپنے نبی کو خطاب کیا اور کہا کہ کہدے اللہ کا فضل و رحمت لائق فرحت ہے پس بس مراد اللہ کے
فضل سے تفضل آلہی ہی بندون پر آجل و عاجل مین جسکا حصر نہین ہوسکتا ہے ابن عباس نے کہا اللہ کا فضل قرآن
ہے اور اسکی رحمت اسلام حسن و ضحاک و مجاہد و قتادہ نے کہا اللہ کا فضل ایمان ہے اور اسکی رحمت قرآن
انس نے رفعاً کہا ہے فَضْلُ اللّٰہِ الْقُرْاٰنُ وَرَحْمَتُہٗ اَنْ جَعَلَکُمْ مِنْ اَھْلِہٖ رواہ ابو الشیخ و ابن مردویہ
ایک جماعت تابعین سے بہی اسیطرح روایات آئی ہین اولی یہ ہے کہ فضل و رحمت کو عموم پر حمل کیا جائے اسمین
قرآن بہی بدخول اولی داخل ہے اور تکرار موحدہ کی دلیل ہے اسپر کہ ہر واحد ان مین سے ایک سبب مستقل ہے فرح
کا سو یون چاہیے کہ اسی فضل و رحمت خدا کے ساتھ فرح سے خاص کرین فرح ایک لذت ہے جو کہ دل مین بسبب
ادراک مطلوب کے آتی ہے اللہ نے مذمت فرح کی بہت جگہہ قرآن پاک مین کی ہی کقولہ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا
یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ اور اس آیت مین فرح کو جائز کہا فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ یا اسیطرح اس آیت
مین فرمایا ہے سو یہ اللہ کے فضل و رحم کا جمع کرنا دنیا کے حطام و لذات فانیہ سے کہین بہتر ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ ۝

وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ

اَکْثَرَھُمْ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝ تو کہہ بہلا دیکہو تو اللہ نے جو اتاری تمہارے واسطے روزی پہر تمنے ٹہیرالی اس
مین کوئی حلال اور کوئی حرام کہہ اللہ نے حکم دیا تم کو یا اللہ پر جہوٹ باندہتے ہو سورہ انعام و مائدہ مین اسکا ذکر
ہوچکا اور کیا اٹکل ہے جہوٹ باندہنے والے اللہ پر قیامت کے دن کو اللہ تو فضل رکہتا ہے لوگون پر لیکن
بہت لوگ حق نہین مانتے **ف** ابن عباس و مجاہد و ضحاک و قتادہ و ابن زید وغیرہم نے کہا یہ آیت بطور انکار
کے مشرکین پر اتری ہے وہ جو چاہتے حلال کرتے اور بحائر و سوائب و صائل کو حرام ٹہیراتے کقولہ تعالے
وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا الآیات مالک بن نضلہ کہتے ہین مین پاس حضرت کے
آیا اور مین میلی کچیلی شکل تہا مجہہ سے فرمایا تیرے پاس مال ہے مینے کہا ہان کہا کس قسم کا مال ہے مینے کہا ہر طرح
کا اونٹ اور غلام اور گہوڑے اور بکریان فرمایا جبکہ اللہ نے تجہکو مال دیا ہے تو چاہیے کہ اللہ اسکے اثر کو تجہہ پر

دیکھے پھر فرمایا تیرے اونٹ ایسے بچے دیتے ہین جنکے کان درست ہوتے ہین تو ایک اُسترہ لیکر اُنکو کاٹ ڈالتا
ہے اور کہتا ہے یہ بحیرہ ہے اور کسی کی کہال پہاڑ ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صرم ہے اور پھر تو اوس کو اپنے اوپر
اور اپنے گہر والون کے اوپر حرام کر لیتا ہے مینے کہا ہان فرمایا جو چیز اللہ نے تجہہ کو دی ہے وہ تجھکو حلال ہے اور
اللہ کا بازو تیرے بازو سے زیادہ سخت ہے اور اوسکا استرہ تیرے اوسترے سے زیادہ تیز ہے الحدیث رَوَاہُ اَحْمَدُ
ابن کثیر کہتے ہین یہ حدیث جید وقوی الاسناد ہے اور اللہ نے انکار کیا ہے اوس شخص پر جو اللہ کے حلال کو
حرام اور اوسکے حرام کو حلال کرے مجرد رائے وہوی سے جسکی کوئی سند اور اوسپر کوئی دلیل نہو پھر اوسپر دن
قیامت کے وعید فرمائی کہ ان لوگون کو جو ایسا کام کرتے ہین کیا گمان ہے کہ جسدن وہ ہمارے پاس پھر آئینگے
تو انکے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا اللہ کا بڑا فضل ہے لوگون پر ابن جریر نے کہا یعنے ترک معالجہ بالعقوبۃ میں اندر
دنیا کے مین کہتا ہون محتمل ہے کہ مراد یہ ہو کہ اللہ تعالی صاحب فضل ہے لوگون پر کہ جو منافع دنیا مین پیدا کیے ہین
وہ اون کے لیے حلال ومباح کر دیے اور حرام نہین کی اون پر کوئی چیز مگر وہی چیز جو کہ اون کو دنیا یا دین مین
مضر ہے لیکن اکثر لوگ اس فضل خدا کا شکر بجا نہین لاتے بلکہ جو چیز اللہ نے اون پر انعام کی ہے اوسکو حرام ٹہیراتے
ہین اور اپنی جان پر تنگی کرتے ہین کسی چیز کو حلال ٹہیرا لیتے ہین اور کسی چیز کو حرام مشرکون نے جو شرع اپنے
لیے مقرر کی ہے اوس مین یہ بات بہت ہے اسیطرح جو بدعات اہل کتاب نے اپنے لیے نکالے ہین اون مین
یہ تحلیل وتحریم بہت ہے اب رواج اس حرکت بے برکت کا مشرکین ومبتدعین اہل اسلام مین بھی بہت ہو گیا
ہے اموات اہل قبور کے نام کی نذور مانتے ہین اجناس مختلفہ وطعامات متنوعہ سے پھر اوس نذر کی چیز کو کسی پر
حلال اور کسیپر حرام ٹہیراتے ہین کہتے ہین اسکو مرد کہائے عورت نہ کہائے یا بالعکس یہ حالت اگلے مشرکین
سابقین ومبتدعین متقدمین پر بھی شناعت وجہالت مین بڑہ گئی ہے کیونکہ اسکی بنیاد شرک پر ہے
پھر اوس شرک مین یہ تفاریق مقرر کیے گئے ہین اُنہون نے اغوا ونفس وشیطان سے اہل جاہلیت
کے بھی کان کتر دیے اور شیطنت مین شیطان کے بھی پیر ومرشد بن گئے ؎

وَکُنْتُ امْرَءً مِنْ جُنْدِ اِبْلِیْسَ فَارْتَقٰی بِیَ الْحَالُ حَتّٰی صَارَ اِبْلِیْسُ مِنْ جُنْدِیْ

موسی بن صباح نے تفسیر اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ مین کہا ہے قیامت کے دن اہل ولایت خدا
عزوجل کو لائینگے اور سامنے اللہ تعالی کے تین صنف کرینگے پھر ایک شخص کو صنف اول مین سے لائینگے
اللہ تعالی فرمائے گا اے میرے بندے تونے یہ کام کس لیے کیا وہ کہے گا اے رب تونے جنت بنائی اُسکی

انتجار و ثمار و انہار و حور و نعیم پیدا کیے اور اہل طاعت کے لیے اوسکو طیار کیا مین رات کو جاگتا تہا اور دن
کو پیاسا رہتا شوق مین جنت کے اللہ تعالی کہے گا تو نے عمل جنت کے لیے کیا یہ جنت ہے تو اس مین داخل ہو اور
یہ میرا فضل ہے کہ مین نے تجہہ کو آگ سے آزاد کر دیا اور مین تجہہ کو جنت مین داخل کرتا ہون پہر وہ شخص مع
اپنے ہمراہیون کے جنت مین جائیگا پہر دوسرے صنف مین سے ایک شخص لایا جائیگا اللہ تعالی کہے گا تو نے
کس لیے عمل کیا وہ کہے گا اے رب تو نے دوزخ پیدا کی اور اسمین اغلال و سعیر و سموم و یحموم رکہے اور اپنے
دشمنون کے لیے تو نے اوسکو طیار کیا اور اہل معصیت کے لیے اوسکو پیدا کیا مین رات بہر جگا اور دن بہر پیاسا
رہا ڈرسے دوزخ کے اللہ تعالی فرمائے گا اے میرے بندے تو نے یہ کام ڈرسے میری آگ کے کیا مینے تجہکو آگ
سے آزاد کر دیا اور یہ میرا فضل ہے تجہپر کہ اب مین تجہہ کو جنت مین بہیجتا ہون پہر وہ شخص اور اوسکے ہمراہی
جنت مین جائینگے پہر ایک شخصکو تیسری صنف مین سے لایا جائیگا اللہ تعالی اوس سے کہے گا تو نے
عمل کس لیے کیا وہ کہیگا اے رب تیری محبت اور تیرے شوق مین تیری عزت کی قسم ہے کہ مین راتون کو
جگا اور دن کو پیاسا رہا شَوْقًا اِلَيْكَ وَحُبًّا لَكَ اللہ تعالی کہے گا اے میرے بندے تو نے عمل کیا میری حب
و شوق مین پہر اللہ تعالی جل جلالہ اوسکے لیے تجلی کرے گا اور فرمائے گا هَا اَنَا ذَا فَانْظُرْ اِلَيَّ کہ مین یہ ہو
ہون مجہے دیکہہ پہر فرمائے گا یہ میرا فضل ہے تجہپر کہ مینے تجہکو آگ سے آزاد کیا اور اپنی جنت تیرے لیے مباح
کروی میرے فرشتے تیری زیارت کو آیا کرین گے اور مین خود تجہپر سلام کرون گا پہر وہ مع اپنے ہمراہیون کے
جنت مین جائے گا رَوَاهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ بِسَنَدِهٖ اس روایت سے ثابت ہوا کہ عبادت تین غرض سے ہوتی
ہے ایک طمع جنت مین دوسرے خوف نار سے تیسرے حب و شوق الہی مین اور یہ ہر سہ مطلب صحیح ہین اور
کتاب و سنت سے صراحۃً ثابت ہین قال تعالے وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا وقال تعالی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ اور فرمایا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور
فرمایا قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ لکن سب سے بہتر رتبہ صنف سوم کا ٹہیرا یہ لوگ فائز ہو
مقربین مین اور دو صنف دیگر اصحاب یمین سے ہین وہ لوگ جو نہ بہشت مین گئے اور نہ دوزخ سے آزاد ہوے
سو وہ ہالکین مین اور مجانین اور اطفال کو اہل علم نے ناجین بتایا ہے ایک صنف اونہی جو کہ اول وہلہ مین
جہنم مین جائینگے بسبب اعمال سیات و فعل معاصی و ارتکاب کبائر کے وہ معذبین ہین مگر مخلدین نہین
اور اگر اون مین کوئی ایسا عاصی ہوگا جسنے ایمان کے ساتہہ شرک کو بہی جمع کیا تہا عمدًا یا خطأً یا جہلاً

تو نار سے نجات نہ پائیگا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا بالجملہ بڑا سعادتمند دن قیامت کے موحدین متبعین مین وہ شخص ہوگا جس نے اللہ کی عبادت فرض ونفل خاص شوق وحب الٰہی مین کی ہوگی کیونکہ استحقاق عبادت کا اللہ عزوجل کو ہر طرح ہر حال مین ثابت ہی خواہ وہ جنت ونار پیدا کرتا یا نکرتا اور بندہ ہر حال مین واجب العبودیۃ ہی خواہ اللہ تعالیٰ اوسکو جنت دیدے یا نہ دے اور جہنم مین لیجائے یا نہ لیجائے تو جن کی نظر غایت مطلوب پر ہی ان کا مطمح نظر اور موقع بصر مجرد شوق وحب لقاء اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اگرچہ وہ جنت ونار کے منکر نہین رہا ولہذا کہا ہے ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن	کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

اور نہین یہ بات معلوم ہے کہ اگر ہم طمع جنت یا خوف نار سے عبادت کرینگے تو بیشک بشرط قبول نار سے بچکر جنت مین جائینگے اور اگر مطمع خاطر ہمارا محض اللہ کا دیدار ہوگا تو ہماری آؤ بھگت اور بھی زیادہ ہوگی اور جنت تو بہر حال اوسکے فضل وکرم وعنایت ورحم سے ملے ہی گی پھر ہم اپنی ہمت کو کیون قاصر کرین کہ یہ تو ایک ادنیٰ انعام اوس ذوالجلال والاکرام کا ہے لیکن مخاطب اس بحث کا اب دنیا مین ظاہرا باقی نہین ہین الا ماشاء اللہ تعالیٰ اب تو بوجہ قرب ساعت کے وہ زمانہ ہے کہ کوئی طمع جنت وخوف نار سے بھی عبادت پروردگار نہین کرتا عبادت نافلہ کا جس مین رات کو جاگے دن کو پیاسا رہے کیا ذکر ہے عبادت فرض بھی ادا نہین ہوتی اور اگر ظاہری نماز روزہ حج زکوۃ ادا ہوتا ہے جو نزدیک فقہا کے امتثال امر مین کافی سمجھا جائے اور نزدیک اہل احسان وعرفان کے بسبب عدم حضور قلب وکثرت وساوس ناکارہ محض ٹھیرتا ہے تو اوسمین بھی ہزار خرابیان لگی رہتی ہین اور کوئی عمل ہی صورت شرعیہ پر کما حقہ ادا نہین ہوتا معہذا طمع جنت کا دامنگیر حال ہوتا عجب انصاف ہی ہم کسی اور کو نہین کہتے خود ہمارا بھی یہی حال ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ برکت کلمۂ توحید وشہادت اخلاص سے اوس دن اپنے فضل عمیم وکرم جسیم سے نار بیزار اور دوزخ فرسخ در فرسخ سے بچالے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ہم کس منہ سے کہین کہ ہمین جنت ملے اسی عمل وحال وقال پر جس مین صبح سے شام اور شام سے صبح ہوتی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہماری بڑی نجات وری اور خوش نصیبی اور ترقی مدارج وعروج مراتب یہی ہے کہ ہم باوجود ان سیات کے کہین دوزخ سے بچ جائین اور رحمت واسعہ الٰہی جو اوسکے غضب وسخط پر سابق وغالب ہے ہم کو اپنے دامن عافیت مین ڈہانپ لے ؎

تو نگر از طرف رحمت خود نزدیکی   ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم

فتح البیان مین کہا ہے اللہ تعالی نے ایک دوسری طریق اثبات نبوت کی طرف اشارہ کیا حاصل تقریر
یہہ ہے کہ تم بعض اشیا کی حلت کا اور بعض اشیا کی حرمت کا حکم کرتے ہو سو یہ حکم اگر زے تشہی وہوی سے
ہے تو باتفاق عقلا خواہ مسلم ہون یا کافر یہ حکم مہجور ہے اور اگر اس اعتقاد پر ہے کہ یہ حکم اللہ کا ہے اسکو
رزق مین تو تم اس بات کو نہین جان سکتے مگر اسی طریق سے جو اللہ تک پہونچاتی اور ایسا طریق جس مین کہ
بیان حلال وحرام کا ہو کوئی نہین مگر وہی طریق جو طرف سے رسل کے ہے جنکو اللہ نے طرف اپنے بندون
کے بہیجا ہے پس اب تم بتاؤ کہ اللہ نے جو رزق اوتارا ہے اور تمکو دیا ہے جیسے کہیتی اور دودہ وغیرہ ہما اور
تمنے اسمین بعض کو حرام ٹہیرا دیا جیسے بحیرہ وسائبہ اور بعض کو حلال قرار دیا جیسے مردار وغیرہا کیا یہ اللہ
کا حکم ہے اللہ تعالی نے سورۂ انعام مین ذکر حرث وانعام کا کیا ہے یا یہ تم نے اللہ پر افترا باندہا ہے
کرخی نے کہا ہے کَفٰی بِہٖ زَاجِرًا لِمَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ اِتْقَانٍ کَبَعْضِ فُقَہَاءِ ھٰذَا الزَّمَانِ انتہی شوکانی
علیہ الرحمۃ نے کہا ہے جو لوگ مفتی بنکر لوگون کو حلت وحرمت وجواز وعدم جواز کا فتوی دیتے ہین حالانکہ
مقلد مذاہب ہین نہ حجت کو سمجہین اور نہ دلیل کو جانین بلکہ مبلغ علم انکا یہی حکایت اقوال قائلین بہت
ہے اور یہ اونکی اقوال کی تقلید کرتے ہین اور اس قائل کو اونہون نے ایک شارع مستقل ٹہیرا لیا ہے یہ آیت
شریف اونکو لیے ایک زاجر عنیف ہے اور یہ اہل فتوی خطا ہین وغلط فاحش ہین شبہے مین انکو اتنا بہی
معلوم نہین کہ رخصت اجتہاد پر عمل کرنے کی خاص مجتہد کو ہے اہل اسلام جنکے اقوال لائق اعتداد و
اعتماد مین اون مین کوئی شخص اسکا قائل نہین ہے کہ اجتہاد غیر کی تقلید واقتدار کرنا جائز ہے اور جو کچہ
مقلدین نے اس باطل کی تقویم مین ذکر کیا ہے وہ سب جہل عاطل ہے نسفی کہتے ہین آیت زاجر ہے تجوز
سے احکام مسئولہ مین اور باعث ہے وجوب احتیاط پر اس بارہ مین کسی شخصکو نہ چاہیے کہ کسی شے کو اپنی رائے
سے جائز یا ناجائز کہے مگر بعد ایقان واتقان کے ورنہ ایسا شخص مفتری علے اللہ یا ان ہوگا انتہے پہر اللہ
نے فرمایا کہ یہ لوگ جو اللہ پر جہوٹ باندہتے ہین انکو کیا گمان ہے کہ اون کے ساتہہ دن قیامت کے کیا کیا
جاویگا اللہ تعالی مہربان ہے لوگون پر انواع نعیم کا تفضل دنیا وآخرت مین کرتا ہے از انجملہ ایک بعثت
رسل وانزال کتب ہے واسطے بیان حلال وحرام کے اور باقی رکہنا کتاب عزیز وسنت مطہرہ کا آخر دہر تک
ولکن اکثر لوگ ناشکر ہین یہ نعمتین جو ہر وقت وہر لحظہ اونپر اترتی رہتی ہین کچہ قدر وقیمت اونکی نہین جانتے

اور اپنے مناعر و حواس کو طرف حکمت ربانیہ کے صرف نہیں کرتے کہ یہ اشیا کس لیے بنائی گئی ہیں وما

تکون فی شان وما تتلوا منه من قرآن ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شهودا اذ

تفیضون فیه وما یعزب عن ربک من مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من

ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین ٥ نہیں ہوتا تو کسی حال میں اور نہ پڑھتا ہے اس میں سے

کچھ قرآن اور نہ کرتے ہو تم لوگ کچھ کام کہ ہم نہیں ہوتے حاضر تم پر جب تم لگتے ہو اوس میں اور غائب نہیں

رہتا تیرے رب سے ایک ذرہ بھر زمین نہ آسمان میں نہ اس سے چھوٹا نہ اس سے بڑا جو نہیں کھلی کتاب میں

ف اللہ نے اپنے نبی کو خبر دی کہ وہ تمہاری اور تمہاری امت کی اور ساری خلائق کے احوال سے ہر

ساعت ہر آن و لحظہ میں واقف ہے اور اسکے علم و بصر سے ایک ذرہ برابر بھی ... ... اور ... میں غائب

نہیں ہے بلکہ ذرہ سے بھی کم ٥

بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست　　که پیدا و پنہان بنزدش یکیست

قال تعالی وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقة

الا یعلمها ولا حبة فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین اس آیت اس آیت

اخبار ہے اس امر کا کہ اللہ تعالی حرکت شجار وغیرہ جمادات کا اسیطرح دواب ... کا عالم ہے یہ دلیل

ساطع و برہان قاطع ہے اللہ تعالی کے عالم ہونے پر ساتھ جزئیات کے احوال خلق اسکے جو بنام نہاد ذوالاسفہ

و حکمائے مشہور ہیں اونکا یہ قول کہ اللہ تعالی کو علم کلیات ہو نہ علم جزئیات کفر بواح و ضلال صراح ہے و

نعوذ باللہ من غضب اللہ الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر اسے کہا ہے وما من دابة

فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیه الا امم امثالکم اور فرمایا وما من دابة فی الارض الا

علی اللہ رزقها ویعلم مستقرها ومستودعها الخ سو اللہ پاک کا علم ان اشیا کے حرکات کو ساتھ ہے تو

پھر کیا مکلفین مامورین بالعبادة کی حرکات کا علم نہ ہوگا کما قال تعالے وتوکل علی العزیز الرحیم

الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین نکو ضکہ جب کوئی بشر کوئی کام کرتا ہے تو اللہ اسکو دیکھتا

سنتا جانتا ہے ولہذا جب جبریل علیہ السلام نے حضرت سے سوال احسان کا کیا تو آپ نے اوسکے جواب میں

یہ فرمایا ان تعبد اللہ کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک فتح البیان میں کہا ہے شان

یعنے امر بمعنے مقصد ہے جمع اوسکی شئون ہے اور تلاوت قرآن ایک اعظم شان نبوت ہے شہود سے مراد

حاشیہ (ہاتھ سے لکھا ہوا، جزوی طور پر ناخواندہ): [illegible]

اطلاع ہے افاضہ کہتے ہین داخل ہونے کو عمل مین تا مراد افاضہ سی خوض کرنا ہے کسی کام مین یعزب بمعنی یغیب یا یخفی یا یبعد یا یذھب ہے یہ سب الفاظ متقارب ہین ذرہ کہتے ہین لال چیونٹی کو ارض و سما سی مراد دائرہ امکان و وجود ہے اللہ کے علم سے کوئی شے خواہ درمیان آسمان و زمین کے ہو یا خارج ان دونون سے باہر نہین ہے لیکن قصر ذکر آسمان و زمین پر اسلیے ہے کہ لوگ انہین دونون کو دیکھتے ہین زمین کو آسمان پر اسلیے مقدم کیا ہے کہ محل استقرار عالم یہی ہے معنے یہ مین کہ ذرہ ذرہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے پھر کسطرح اللہ کے علم سے غائب ہو سکتا ہے قالہ الشوکانی یہ آیت رد ہے اوس پر جسکو یہ زعم ہے کہ اللہ تعالی عالم بالجزئیات نہین ہے، اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

سن رکھو جو لوگ اللہ کیطرف ہین نہ ڈر ہے اونپر اور نہ وہ غم کہاوین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے انکو خوشخبری ہے دنیا کی جیتے اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہ ہے بڑی مراد ملنی **ف** اللہ نے خبر دی کہ اللہ کے ولی وہی لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اور پرہیزگاری کرتے ہین یہ تفسیر اولیاء اللہ کی اللہ نے خود فرمائی ہے اب کسی شخص کی تفسیر کی کچھ حاجت باقی نہ رہی معلوم ہوا کہ جو شخص متقی ہے وہ اللہ کا ولی ہے اسکو نہ آخرت مین کچھ ڈر ہے اور نہ وہ دنیا کے کسی کام پر رنج کرے ابن مسعود و ابن عباس نے کہا ہے اولیاء خدا وہ ہین جنکو دیکھکر خدا یاد آئے بہت سی سلف بھی اسی کے قائل ہین اور یہ بات حدیث مرفوع مین بھی آئی ہے ابن عباس کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے رسولخدا اولیاء اللہ کون ہین فرمایا اِذَا رُأُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدٍ مُرْسَلًا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ کے بندون مین ایسے بندے بھی ہین کہ جنپر انبیاء و شہداء رشک کرینگے کہا اے رسولخدا وہ کون لوگ ہین شاید ہم انکو دوست رکھین فرمایا هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا فِي اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَمْوَالٍ وَلَا اَنْسَابٍ وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ پھر یہ آیت پڑھی اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَرَوَاهُ اَيْضًا اَبُوْ دَاؤُدَ بِمِثْلِهِ وَهٰذَا اَيْضًا اِسْنَادٌ جَيِّدٌ اِلَّا اَنَّهٗ مُنْقَطِعٌ بَيْنَ اَبِيْ زُرْعَةَ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ابو مالک اشعری کا لفظ یہ ہے يَاْتِيْ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ قَوْمٌ لَمْ تَتَّصِلْ بَيْنَهُمْ اَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوْا فِي اللّٰهِ وَتَصَافَوْا فِي اللّٰهِ يَضَعُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا يَفْزَعُ النَّاسُ

وَلَا يَحْزَنُوْنَ وَهُمْ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَدِيْثُ طَوِيْلٌ
بالجملہ اس جگہہ شناخت ولی کی یہ فرمائی کہ ولی متقی ہوتا ہے تو اب جس کسی فقیر پیر شیخ مین تقوی نہین ہے وہ ولی
بہی نہین ہے خواہ ایک جہان اُسکو ولی کہے یا خود اُسکو اپنی نسبت گمان ولایت کا ہو بلکہ دوسری جگہہ حصر ولایت
کا اسی تقوی مین فرمایا ہے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ شرک و بدع و ذنوب کبائر
سے محفوظ رہے اور فرائض ونوافل پر استمرار کرے اور عمل طاعت و ترک معصیت مین مقید بامر ونہی کتاب
وسنت ہو نہ مقلد راے رجال اور پابند قیل وقال اور اوسط درجہ تقوی کا یہ ہے کہ مباح کو بہی بخوف باس
ترک کردے اور اعلی درجہ یہ ہے کہ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ سمجہ کر خیال غیر اللہ سے ہر شان مین اپنا نگہبان بنا رہے
دل مین سوای اتباع سنن کے ظاہر مین اور ذکر اللہ کے باطن مین کچہ نہ ہو اور کوئی شغل دنیا اوسکو یاد خدا سے
نروکے دل بیار دست بکار رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اس آیت سے یہ بہی معلوم
ہوا کہ اولیاء اللہ ہر صنف مسلمین مین ہوتے ہین کسی نسب وحسب خاص مین منحصر نہین ہین ولہذا اکثر سلف
اولیاء اہل حرفہ گذرے ہین اسیطرح علماء حدیث ورواة سنت ونقلۂ اخبار وحملۂ آثار بلکہ انبیا علیہم السلام
بہی صناع وتجار تہے اسکا بیان رسالہ رفو الخرقہ مین تفصیل وار لکہا ہے مگر شناخت ولی خدا کی ولی ابلیس
سے کام ہر عامی کا نہین ہے اس جگہہ بڑے مدعیان علم وفضل وتجربہ بہی گرفتار غرور ہوگئے اور بہت سے اعداء
اللہ نے اولیا بنکر ایک جہان کو صراط مستقیم کتاب وسنت سے گمراہ کر دیا ایسے شعبدے نیرنجات لائے جس کو
خواص وعوام نے کرامات سمجہ لیا اور احمق آدمی تو ہر صالح ظاہر کو ولی سمجہ لیتا ہے بلکہ ہر سڑے سودائی برہنہ
تن بڑ بڑانے والے کو بلکہ ایسے فقرا کو جو نہ نماز پڑہین اور نہ روزہ رکہین بلکہ گالی بکین اور کتے پالین اور جاہل
محض ہون اسلیے سلف نے بیان مرتبہ ولایت حقہ اور ولایت باطلہ کے رسائل ومولفات لکہے ہین جیسے کتاب
الفرقان بین اولیاء الرحمان واولیاء الشیطان سو جو شخص کہ اس میزان مین تل جاے وہ تو ولی اللہ ہے
ورنہ ولی شیطان جاننا چاہیے ابو الدرداء کہتے ہین حضرت نے تفسیر لَهُمُ الْبُشْرٰى مین فرمایا ہے کہ مراد اس سے
رویاے صالحہ ہے جسکو کوئی مسلمان دیکہے یا مسلمان کے لیے دیکہی جاوے رَوَاهُ اَحْمَدُ دوسرے لفظ اسکا رفعًا
یہ ہے هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ بُشْرَاهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَبُشْرَاهُ فِي الْاٰخِرَةِ
رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے عبادہ بن صامت نے حضرت سے کہا کہ اے رسول خدا اس آیت
کا کیا مطلب ہے فرمایا لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَّا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اَوْ اَحَدٌ قَبْلَكَ تِلْكَ

الرُّؤيا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرىٰ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَ
غَيْرُهُمْ بِطُرُقٍ دوسرا لفظ عبادہ کا یہ ہے سَاَلْتُ عَنْهَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ اَحَدٌ قَبْلَكَ وَهِيَ
الرُّؤيا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فِي الْمَنَامِ اَوْ تُرىٰ لَهُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ تیسرا لفظ اُنکا یہ ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا اَلرُّؤيا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ اَوْ تُرىٰ لَهُ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا اَوْ سَبْعِيْنَ
جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ ابوذر نے حضرتؐ سے کہا تھا کہ کوئی آدمی عمل کرتا ہے اور لوگ اسکی تعریف
کرتے ہیں اور ثنا کہتے ہیں فرمایا تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ ابن عمر نے رفعاً کہا
ہے یہ بشریٰ رویا صالحہ ہے جو مومن کو خوشخبری دیتی ۹۴ جزو نبوت سے جو کوئی خواب خوب دیکھے وہ بیان
کردے اور جو کوئی سوا اسکے دیکھے تو وہ خواب طرف سے شیطان کے ہے وہ اسکو غمگین کرتا ہے اب چاہیے کہ
یہ بائیں طرف تین بار تھتکارے اور تکبیر کہے اور کسی کو اسکی خبر نہ کرے رَوَاهُ اَحْمَدُ حدیث ابو ہریرہ میں
فرمایا ہے بشریٰ دنیا میں رویائے صالحہ ہے جسکو بندہ دیکھے یا کوئی اسکے لیے دیکھے اور آخرت میں جنت ہے رَوَاهُ
ابْنُ جَرِيْرٍ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے اَلرُّؤيا الْحَسَنَةُ بُشْرىٰ مِنَ اللّٰهِ وَهِيَ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ رَوَاهُ ابْنُ
جَرِيْرٍ هٰكَذَا وَقْفًا ام کرز کعبیہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے ذَهَبَتِ النُّبُوَّاتُ وَ
وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ اسیطرح ابن مسعود و ابوہریرہ و ابن عباس و مجاہد و عروہ بن زبیر و یحییٰ
بن ابی کثیر و ابراہیم نخعی و عطا بن ابی رباح وغیرہم سے بھی مروی ہے کہ اونہوں نے تفسیر بشریٰ کی اس آیت
میں ساتھ اسی رویا صالحہ کے کی ہے اور بعض نے کہا کہ مراد بشارت دنیا ملائکہ کا ہے مومن کو وقت حتضار
کے جنت و مغفرت کی کقوله تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ حدیث
براء میں فرمایا ہے مومن کو جب موت آتی ہے تو سفید مونہہ کے فرشتے سفید لباس میں آکر کہتے ہیں باہر نکل
اے روح پاک طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے وہ روح دہن مومن سے اسطرح باہر آتی ہے جیسے کہ قطرہ
دہان مشک سے ٹپکتا ہے رہا بشریٰ آخرت کا سو اسکے لیے فرمایا ہے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اور فرمایا ہے يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

فِيهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ پہر فرمایا کہ اللہ کی وعدے مین نہ تبدیل ہو یعنی نہ خلاف و نہ تغییر بلکہ اوس کا وعدہ مقرر و ثابت ہو لامحالہ پورا ہوگا یہی بڑی مراد ملنی ہے ف فتح البیان مین کہا ہے کہ ولی لغت مین ضد عدو کو کہتے ہین پس ولی بمعنے محب ٹہیرا اور محبت بندون کی اللہ کے لیے یہی ہے کہ بندے اللہ کی اطاعت کرین اور اللہ کی محبت ساتھ بندے کے یہی کہ اللہ بندہ کا اکرام فرمائے شق اول پر ولی صیغہ فعیل کا ہے بمعنے فاعل اور شق ثانی پر صیغہ فعیل کا بمعنے مفعول ہے پس لفظ ولی کا مشترک ٹہیرا ورمیان ان دونو معنی کے اور ترکیب واو و لام و یا کی دلالت کرتی ہے معنے قرب پر سو ولی ہر شے کا وہ شخص ہے جو کہ اوس سے قریب ہو مراد اولیا سے خلص مومنین ہین گویا وہ اللہ سے بسبب طاعت و اجتناب معصیت کے قریب ہین اور مطلب نفی خوف کا اون سے یہ ہے کہ وہ کبہی نہ ڈرینگے جبکہ اون کے غیر کو ڈر ہوگا اسلیے کہ اونہون نے واجبات خدا کو آگے بہیجا ہے اور ہر کی معاصی سے باز رہے ہین جن سے اللہ نے انکو منع کیا تہا اسلیے وہ اپنے نفس پر وثوق رکہتے ہین اور اللہ کے ساتھ نیک گمان ہین اسیطرح انکو فوت پر کسی مطلب کے مطالب سے کچہ غم نہ ہوگا اسلیے کہ وہ یہ بات جانتے ہین کہ یہ سارا کارخانہ اللہ کی قضا و قدر سے جاری ہے اسلیے اوس قضا و قدر کو تسلیم کرتے ہین اور اپنی جان کو ہم و کدر سے رخصت دیتے ہین ولہذا انکے سینے منشرح اور انکی جوارح بانشاط اور اون کے دل مسرور ہین اور انکی خاطر مجموع ہے اللہ تعالی نے ان اولیا کی تفسیر یون فرمائی کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین اوس شے پر جسپر ایمان لانا واجب ہے اور جس چیز سے پرہیز کرنا اون پر واجب ہے اوس سے پرہیز کرتے ہین یعنے معاصی ابو السعود نے کہا مراد تقوی سے اسجگہہ مرتبہ سوم ہے کہ جامع ہے ہر دو مرتبہ ماتحت کو پہلا مرتبہ توقی ہے شرک سے کہ مفسد ایمان ہوتا ہے دوسرا مرتبہ تجنب ہر گناہ سے فعلاً و ترکاً تیسرا مرتبہ تنزہ ہے انسان کا ہر اوس شے سے جو سر یعنے باطن کو حق سے مشغول کرے یعنے باز رکہے اور منقطع ہو کر بالکل طرف حق کے آجانا تقوی حقیقی مامور بہ اس آیت مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ یہی رتبہ ہے اسی رتبہ سے شہود و حضور و قرب حاصل ہوتا ہے اور اطلاق اسم تقوی کا اسی کے اردگرد چکر مارتا ہے غرضکہ ملاک امر ولایت یہی تقوی ہے اور اولیاء اللہ یہی مومنین متقین ہین سعید بن جبیر و ابن عباس نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب تم انکو دیکہو تو خدا یاد آئے ابو حنیفہ و شافعی رح نے کہا ہے اِذَا لَمْ تَكُنِ الْعُلَمَاءُ أَوْلِيَاءَ اللهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ وَلِيٌّ ثوری نے کہا یہ بات حق مین عالم عامل کے کہی ہے جو کہ اپنے علم پر عمل کرتا ہو مین کہتا ہون اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ ولایت کے لیے علم درکار ہے ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے قُلْ هَلْ

یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنے عالم وجاہل برابر نہین ہے اور فرمایا ہے انما یخشی اللہ من
عبادہ العلماء یعنے اللہ سے اوسکے بندون مین سو وہی لوگ ڈرتے ہین جو عالم ہین معلوم ہوا کہ جسکو اللہ کا ڈر اور
تقوی نہین ہے وہ گو ظاہر مین عالم کہلائے اور پڑہا لکہا بہی ہو تو حقیقت مین وہ عالم باللہ نہین ہے اس مفہوم سے
علماء دنیا خارج ہوگئے اور فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنے بہشت اوسکے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے معلوم
ہوا کہ جنت خاص حصہ اہل علم متقین کا ہے اور فساق اہل ایمان جو بعد عذاب نار یا شفاعت ابرار و اخیار
کے بہشت مین جائینگے انکا جانا بطریق تبعیت ہوگا نہ اصالۃ متکلمین وصوفیہ وغیرہم نے تعریف ولی اور
صفت اولیا مین مقالات طویلہ لکہے ہین جنکی کچہ حاجت نہین ہے یہ آیت اوس درازنفسی سے بے نیاز کرتی ہے
اذا جاء نصر اللہ بطل نہر معقل حاصل مقام یہ ٹہیرا کہ ولی اللہ وہ شخص ہے جو اعتقاد صحیح مبنی علے
الدلیل رکہتا ہو اور اعمال صالحہ مطابق سنت مطہرہ بلا آمیزش بدعت بجالاتا ہو کیونکہ بنیاد ایمان کی عقیدہ
توحید وعمل صواب پر ہے اور مقام تقوے کا یہ ہے کہ بندہ ہر منہی عنہ سے بچے عمرو بن جموح نے حضرت کو سنا
فرماتے تہے بندہ مستحق ایمان صریح کا نہین ہوتا یہانتک کہ اللہ کے لیے کسیکا دوستدار اور کسیکا دشمن ہو پہر
جب وہ اللہ کے لیے کسیکا محب مبغض ہوا تو مستحق ولایت من اللہ ٹہیرا میرے اولیا میرے بندون مین اور
میرے دوستدار میری خلق مین وہ لوگ ہین کہ میرے ذکر پر انکا ذکر آتا ہے اور انکے ذکر پر میرا ذکر اخرجہ
احمد وغیرہ عبد الرحمان بن غنم کا لفظ رفعا یہ ہے کہ خیار عباد اللہ وہ لوگ ہین کہ جب نظر آئین تو اللہ
یاد آئے اور شرار عباد وہ لوگ ہین جو چغلخوری کرتے رہتے ہین اور دوستون مین تفرقہ ڈالتے ہین الحدیث
رواہ احمد ابن عمرو نے رفعا کہا ہے خیارکم من ذکرکم اللہ رویتہ وزاد فی علمکم منطقہ
ورغبکم فی الاخرۃ عملہ اخرجہ الحکیم الترمذی فضائل صحابہ مین فے اللہ بہت احادیث آئی ہین
لکن انہین یہ ذکر نہین ہے کہ مراد اس آیت سے وہی لوگ ہین بالجملہ واسطے اولیا خدا کے حیات دنیا وآخرت
مین بشارت ہے دنیا کی بشارت یہ ہے کہ اللہ نے نبی کو وحی کی اور اپنی کتاب مستطاب مین حال مومنین کا بیان
کیا کہ ہم اون کو بہشت مین داخل کرینگے اور اون سے راضی ہونگے چنانچہ اس قسم کی بشارات کثرت سے قرآن
وحدیث مین آئی ہین اسیطرح حصول رویائے صالحہ کا اور مستجاب ہونا دعا کا اور خوشخبری سنانا ملائکہ کا وقت
حضور موت کو بشارت ہے حیات دنیا مین فرشتے وقت احتضار کے کہتے ہین لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا
بالجنۃ قالہ الزہری وقتادہ رہا بشری آخرت کا سو تلقی ہے ملائکہ کی انکو اور خوشخبری سنانا فوز

بندہ … جب … (margin note, handwritten, largely illegible)

بالنعیم وسلامتی کی عذاب سے حدیث ابوالدرداء جو پہلے گذر چکی ہے جس مین کہا ہے الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ بُشْرَاهُ
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَبُشْرَاهُ فِی الْاٰخِرَةِ الْجَنَّةُ اوسکی سند مین ایک مرد مجہول ہے اور احادیث صحیحہ مین رویائے
صالحہ کو منجملہ مبشرات کے ٹہیرایا ہے اور ایک جزو اجزا نبوت سے بتایا ہے لیکن وہ کہاں ثابت کہ یہ اس آیت کی تفسیر
ہین ابن عباس نے کہا مراد بشری سے اس آیت مین یہ قول حق تعالی ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
فَضْلًا كَبِیْرًا یا یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یا بشری دنیا کا ثنا حسن ہے اور بشری
آخرت کا جنت عدن اسکے سوا اور بہی اقوال ہین واللفظ اوسع من ذلک اللہ کے وعدہ مین خلف نہین
ہے عموما ثواب جس قدر مواعید عباد صالحین سے کیے ہین وہ سب اسمین بدخول اولی داخل ہین یہ بشارت اوپر
جسکا ذکر ہوچکا ایک ایسا فوز عظیم ہے جسکا اندازہ نہین ہوسکتا اور نہ غیر اوسکا مماثل بن سکے وَلَا یَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ
وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝
هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝
نہ غم کہا انکی بات سے اصل سب زور اللہ کو ہے وہی ہے سنتا جانتا سنتا ہے اللہ کا ہے جو کوئی ہے آسمانون
مین اور جو کوئی ہے زمین مین اور جو پیچھے پڑے ہین شریک پکارنے اللہ کے سوائے کچھ نہین مگر پیچھے پڑے
ہین خیال کے اور کچھ نہین مگر اٹکلین دوڑاتے وہی ہے جس نے بنادی تمکو رات کہ چین پکڑو اوس مین اور
دن دیا دکہانے والا اس مین نشانیان ہین اون لوگون کو جو سنتے ہین ف اللہ تعالی نے حضرت سے کہا تم
ان مشرکون کی بات پر غمگین نہو اللہ سے انپر مدد مانگو اور اللہ ہی پر بہروسا رکھو کیونکہ ساری عزت وقوت
در در آور اللہ ورسول ومومنین کو ہے وہ انکی باتون کا سننے والا اور انکے حالات کا جاننے والا ہے یہ
سب آسمان وزمین اللہ کے ملک ہین اور وہ اصنام جنکو یہ مشرک پوجتے ہین کسی شے کے بہی مالک نہین ہین
نہ نقصان کیے اور نہ نفع کے اور نہ انکے پاس کوئی دلیل ہے عبادت اصنام پر یہ تو اپنے ظنون وخرص ووہم وکذب
وافک کے پیرو ہین اللہ کو دیکہو کہ اوس نے اپنے بندون کے لیے رات بنادی جس مین وہ استراحت کرتے
ہین اور نصب وکلال وحرکات سے آرام لیتے ہین اور دن واسطے معاش وسعی وسفر ومصالح کے روشن کردیا
جو لوگ حجج وادلہ کو سنکر عبرت پکڑتے اور عظمت خالق پر استدلال کرتے ہین اور اللہ ہی کو مقدر وسیرات
دن کا جانتے ہین اون کے لیے اس بیان مین نشانیان ہین فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ تعالی نے

حضرتؐ کو حزن کرنے سے قول کفار پر یعنی کی وہ لوگ طاعن و مکذب و قادح دین مین تہے مقصود اس نہی سے
تسلی دینا ہے حضرتؐ کو اونکی ایذا رسانی سے جو کہ مقالات سوختہ کفار سے حضرتؐ کو پہونچتے تہے اور تبشیر ہے
اس بات کی کہ اللہ تمہاری مدد کرے گا کیونکہ سارا غلبہ و قدرت و قہر اس مملکت و سلطنت جہان مین اللہ ہی
کو ہے نہ کسی اور شخص کو سو جب مالک مطلق اللہ تعالی ہوا تو اب یہ کفار کسطرح تم پر قدرت پا سکتے ہین کہ تم انکی
باتون پر رنجکردہ تو کچھ بہی غلبہ نہین رکھتے اور کچھ بہی تمہارا بگاڑ نہین کر سکتے یہ آیت کچھ منافی آیت سورہ
منافقین کے نہین ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ کیونکہ ہر عزت اللہ سے ہے تو یہ سب عزیز
رسولؐ و مومنین کی حقیقت مین اللہ ہی کے لیے ہو ئین لکن کبہی وہ اس عزت کو ہاتہہ پر رسول کے اور کبہی
ہاتہہ پر مومنین کے تکریماً و تعظیماً ظاہر کر دیتا ہے و منہ قولہ تعالی كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّا
لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا اللہ انکی باتین سنتا ہو اور انکو ارادہ و عزم سے آگاہ ہے وہ انکو بدلا انکے اقوال و افعال
کا دیگا ساری مخلوق آسمان و زمین کی اللہ ہی کی ملک ہے منجملہ اسی مخلوق کے ایک یہ مشرکین ہین جو حضرتؐ
کے معاصرین تہے سو جب یہ لوگ اللہ کے ملک مین ٹہیرے تو اب وہ جسطرح چاہے اُن مین تصرف کرے اور
بے اذن خدا کب بہلا حضرتؐ کو ستا سکتے ہین اور ایذا پہونچا سکتے اگلی آیت مین حرف ما کہا اور
اس آیت مین حرف من فرمایا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ہر شے ملک خدا ہے عقلا ہون یا غیر اس آیت مین نفی
ہے عابدین بشر و ملائکہ و جمادات پر کیونکہ انہون نے مالک کو چہوڑ کر مملوک کی عبادت اختیار کی ہے سو
یہ بات خلاف موجب عقل ہے و لہذا بعد اسکے فرمایا کہ یہ پیروی نہین کرتے ہین مشرکا کی بلکہ اپنے
گمان کے پیرو ہین یہ قہر کار اسمار بلا مسمیات ہین حقیقت مین کوئی اللہ کا شریک و سہیم نہین ہے یہ پڑے
اپنے معبودات کو شرکا کہا کرین لکن بنفس الامر مین یہ شرکت محال ہے لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا
اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یہ کلام خارج مخرج توبیخ ہے اس کلام سے انپر عار لگائی ہے معنے یہ ہوے کہ ان کے سارے
معبودات مملوک خدا ہین اور یہ گمان انکا کہ وہ اونکی شفاعت پاس اللہ کے کرینگے محض خیال مختل
ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا خرص کہتے ہین تخمین و تقدیر کرنے کو استعمال اس لفظ کا
کذب پر آتا ہے گویا انکا مقدر کرنا شرکا کو ایک اندازہ باطل اور دروغ بحت و کذب لا طائل ہے یہ
آیت پہلے سورہ انعام مین بہی گذر چکی ہے پہر اللہ نے ذکر بعض آثار قدرت الہی کا کیا اور بعض انعامات
کی منت نوع انسان پر رکہی اور فرمایا کہ ہم نے رات کو واسطے سکون کے اور دن کو واسطے شغل کے بنایا

رات اندہیری ہوتی ہی اوس مین حرکت سی باز رہکر کد وکسب سے آرام پاتے ہین اور دن اوجیالا ہوتا ہے اوس
مین سعی واسطی منافع وتوفیر معاش و استحصال حوائج کی کرتے ہین دن کی روشنی مین کوئی کبیر وحقیر پوشیدہ
نہین رہتا سوان آیات تنزلیہ مین جو کہ مبینہ ہین آیات تکوینیہ پر نشانیان ہین واسطے سننے والون کے
وہ جب ان آیات مین تفکر کرتے ہین تو جان لیتے ہین کہ جس شخص نے ان سب اشیا کو پیدا کیا ہے وہی
متفرد بوحدنیت فی الوجود ہے اور یہ تفکر اون کے لیے ایک عظیم اسباب ایمان ہوتا ہے قَالُوا اتَّخَذَ
اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ ع کہتے
ہین اللہ نے کوئی بیٹا کیا وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے اوسیکا ہی جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین کچھ
سند نہین تمہارے پاس اسکی کیون لگاتے ہو جھوٹھہ کہتے ہو اللہ پر جو بات نہین جانتے کہہ جو لوگ باندہتے ہین اللہ پر
جھوٹ بھلا نہین پاتے برت لینا ہی دنیا مین پھر ہماری طرف ہی انکو پھر آنا پھر چکہاوینگے ہم انکو سخت عذاب
اسپر کہ منکر ہوئے تھے ف اللہ تعالی نے انکار کیا اوس شخص پر جو یہ دعوی کرتا ہے کہ کوئی اللہ کا بیٹا ہی
اللہ پاک تو ہر ما سواسے بے نیاز و پاک ہے اور ہر شے اوسکی محتاج ہے جب سارے آسمان و زمین اوسی
کے مالک ہے ہو تو کسطرح کوئی مخلوق اوسکی فرزند ہو سکتی ہے ہر چیز اوسکی مملوک و عبد ہی ہان اگر تمہارے
پاس کوئی دلیل اس دعوی پر ہو تو پیش کرو یعنے اس کذب و بہتان پر کوئی دلیل نہین ہے کیا تم اللہ پر
ایسی بات کہتے ہو جو تم جانتے نہین یہ ارشاد بطور انکار و وعید و تہدید شدید کے ہے کقولہ تعالی وَ
قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ؕ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۙ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ
وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ اِنْ كُلُّ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ؕ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ؕ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا پھر اللہ نے ان مکذبین و مفترین کو جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اللہ تعالی کا کوئی بیٹا بھی
ہے یہ وعید سنائی کہ انکو کبھی دنیا و آخرت مین فلاح نہ ہوگا دنیا مین اسطرح کہ اللہ نے انکے ساتھہ استدراج
کیا اور اونکو مہلت دی اور متاع قلیل عطا کیا پھر یہ طرف عذاب غلیظ کے مضطر ہونگے ولہذا فرمایا کہ
یہ برتنا ہے دنیا کا تہوڑا سا یعنے ایک مدت قریب مین پھر جب ہمارے پاس پھر آئینگے تو ہم انکو عذاب شدید

دردناک الم دہندہ چکہائینگے یعنے بسبب انکے کفر وافترا کے کیونکہ یہ اللہ پر جہوٹ باندہتے تہے اور اوکا ورز ورکا
دعوی کرتے تہے فتح البیان مین کہا ہے یہ ایک دوسری قسم ہے اباطیل مشرکین واہل کتاب کی اون کا یہ عقیدہ
ہے کہ اللہ تعالی نے متبنی کیا اور ایک بیٹا ٹہیرایا سو اللہ نے اس کلمہ حمقا سے اپنی تنزیہ فرمائی اور اپنی بیزاری
ارشاد کی کیونکہ طلب ولد کی کسی حاجت کی وجہ سے ہوتی ہے سو جو شخص غنی مطلق ہے اوسکو کیا حاجت ہو کہ
وہ کسی کو بیٹا بنائے جب حاجت ہی نہ ٹہیری تو ولد کی نفی ہوگئی ولد کا محتاج وہ ہوتا ہے جو کہ معرض انقراض
ہو تاکہ ولد بجای اوس کے قائم ہو اور قدیم ازلی کو انقراض نہین کہ وہ مفتقر ولد کا ٹہیرے اس آیت کی
تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے پہر اس رد مین مبالغہ کیا بطور برہان کے کہ جب وہ چیز جو کہ اندر آسمانون اور زمین
کے ہے سب اللہ ہی کی ہے تو ولد ہونا کسی شے کا مما فیہما سے صحیح نہین ہو سکتا اسلیے کہ درمیان ملک و بنوت
و ابوت کے منافات ہے پہر اونکی اس دعوی باطل کی تزییف کی اور کہا کہ یہ دعوی بلا دلیل ہے اس مدعا پر
تمکو کوئی حجت ہے اور نہ کوئی برہان پہر اس قول عاطل و دلیل باطل پر نزدیک عقلا کے توبیخ فرمائی اور کہا
کیا تم اللہ پر ایسی بات کہتے ہو جو تمکو معلوم نہین ہے یہ استفہام واسطے زجر و توبیخ کے ہے اس سے یہ مستفاد
ہوا کہ جو قول ایسا ہو کہ اوسپر کوئی دلیل نہین ہے تو وہ جہل ہے نہ علم پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ
تم ان سے یہ بات کہدو کہ اللہ پر کذب وافترا کرنے والا کبہی بامراد نہین ہوتا ہے اور فلاح کو نہین پہونچتا ہر
مفتری علی اللہ کی یہی شان ہے اس مین قائل اس قول کا بہی بدخول اولی داخل ہے ذکر کذب کا ساتہ افترا
کے واسطے تاکید کے ہے جسطرح کہ قرآن مین بہت جگہہ گذر چکا ہے معنے یہ ٹہیرے کہ یہ لوگ جو اللہ پر دروغ
بندی کرتے ہین کبہی کسی مطلب کے ساتہہ فائز نہونگے اور نہ سعادت یاب اگرچہ طول سلامت و بقا نعمت
پر مغتر و فریب خوردہ ہون پہر یہ بہی کہدیا کہ اگرچہ اب مفتری کسی مطلب عاجل کا فائز بہی ہو تب بہی یہ تمتع اسکا
یسیر و حقیر و قلیل ہے آخر بعد اسکے موت آئیگی اور اللہ کیطرف پہر کر جائیگا اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوگا
یہ نیل مطالب دنیویہ و حظوظ نفسانیہ کا جنس فلاح سے ہر گز ان پر کوئی فائدہ معتد بہ نہین ہے بلکہ بوجہ
کفر آخرت مین خسارہ ہوگا کفر سے مراد اس جگہہ انکار نعمت ہے اور وصف کرنا اللہ کا ایسی شے سے جو کہ لائق
اوسکی جلال کے نہین ہے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ مـ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِي وقف لازم
وَتَذْكِيرِي بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ
عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ

جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○

سنا انکو احوال نوح کا جب کہا اپنی قوم کو اے قوم اگر بھاری ہوا ہے تمپر میرا کھڑا ہونا اور سمجھانا اسکی
باتون سے تو مینے اللہ پر بھروسا کیا اب تم سب ملکر مقرر کرو اپنا کام اور جمع کرو اپنے شریک پھر نرہے
تم کو اپنے کام مین شبہ پھر کر چکو میری طرف اور مجھکو پھر فرصت ندو یعنے سمجھانے سے برا مانتے ہو تو
جو کر سکو سو میرا کر ڈالو پھر اگر ہٹ جاؤگے تو مینے چاہی نہین تم سے مزدوری میری مزدوری اللہ پر ہے
اور مجھکو حکم ہے کہ رہون مین حکمبردار پھر نوح کو جھٹلایا پھر ہمنے بچا دیا اوسکو اور جو اُسکے ساتھ تھے کشتی
مین اور انکو قائم کیا جگہہ پہ اور ڈبا دیے جو جھٹلاتے تھے ہماری باتین سو دیکھہ آخر کیسا ہوا جنکو
ڈرایا تھا **ف** اللہ پاک نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تم قصہ نوح و قوم نوح کا کفار مکہ کو جو
کہ تمہارے مکذب و مخالف ہین سنا دو کہ اللہ پاک نے انکو تکذیب نوح پر از اول تا آخر ڈبا دیا سو تم بچو
کہ کہین ویسی ہی بلا اور ہلاک دمار تم کو نہ پہنچے نوح نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر میرا ٹھیرنا درمیان
تمہارے تمپر گران و ناگوار ہی اور جو حجج و براہین الٰہی مین تم کو یاد دلاتا ہون وہ تم کو برے لگتی ہین تو
مجھہ کو کچھہ پروا تمہاری اعراض و انحراف کی نہین ہے میرا بھروسا اللہ پر ہے مین ہرگز اس تذکیر سے باز
نرہونگا خواہ تمپر گران ہو یا نہ ہو اچھا تم اپنا بندوبست کرو اور سارے شرکاء اپنے جمع کر لو صنم ہون یا دیگر
پھر جو کچھہ تم کو میرے ساتھہ کرنا ہو کر گزرو ہرگز نہ چوکو کیونکہ تم اپنے اعتقاد مین حق پر ہو پھر ایک دم کی مہلت
بھی مجھہ کو ندو مجھے کچھہ تمہارا ڈر نہین پڑا ہے کیونکہ تم کچھہ چیز نہین ہو اور نہ کسی حق بات پر ہو جسطرح
حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ الاٰية پھر نوح علیہ
السلام نے کہا کہ اگر مجھکو جھٹلاتے ہو اور طاعت سے پشت پھیرتے ہو تو مین اس نصیحت پر تم سے کچھہ مانگتا
نہین ہون میرا اجر اللہ پر ہے مجھکو حکم ہے کہ مین مسلمانون مین سے ہو جاؤن سو مین اس حکم کی بجا آوری
مین ہون کہ مسلمان رہون ابن کثیر کہتے ہین اسلام سارے انبیا علیہم السلام کا دین ہے اول سے
تا آخر اگرچہ شرائع و مناہل انکے متنوع و متعدد ہین کما قال تعالیٰ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا
ابن عباس نے کہا یعنے سبیلاً و سنۃً یہ نوح اول انبیا ہین بعد آدم علیہ السلام کے اونہون نے کہا اُمِرْتُ اَنْ

اکون من المسلمین اور اللہ تعالی نے ابراہیم خلیل سے نقل کیا ہے کہ اذ قال لہ ربہ اسلم قال
اسلمت لرب العلمین ووصی بہا ابراھیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین
فلا تموتن الا وانتم مسلمون اور ابراہیم ہی نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے ھو سماکم المسلمین
من قبل سو یہ لقب ہمارا بہت قدیم لقب ہے اور یوسف علیہ السلام نے کہا تہا رب قد اتیتنی من الملک
وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السموات والارض انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی
مسلما والحقنی بالصالحین اور موسی علیہ السلام نے کہا تہا یا قوم ان کنتم امنتم باللہ فعلیہ
توکلوا ان کنتم مسلمین اور سحرہ نے کہا تہا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین اور بلقیس
نے کہا تہا رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین اور فرمایا انا انزلنا التورٰۃ
فیہا ھدی ونور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا وقال تعالی واذ اوحیت الی
الحواریین ان امنوا بی وبرسولی قالوا امنا واشہد باننا مسلمون اور خاتم الرسل وسید البشر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک
لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین یعنے اس امت میں پہلا مسلمان میں ہون ولہذا حدیث میں آیا
ہے نحن معاشر الانبیاء اولاد علات دیننا واحد یعنے ہمارا سب کا دین ایک ہی اور وہ عبادت
ہے اللہ وحدہ لا شریک لہ کی اگرچہ شرائع ہمارے متنوع ہیں یہی معنے ہیں اس قول کے اولاد علات
علاتی وہ بہائی ہیں جو امہات شتی سے ہون اور باپ سب کا ایک ہو بالجملہ جب قوم نوح نے نوح علیہ السلام
کو جہٹلایا تو اللہ نے نوح کو نجات دی اور جو مومن انکے ساتہہ تہے وہ بہی ناجی ہوئے اور کشتی میں بیٹھ
گئے اللہ نے انکو زمین کا خلیفہ کیا اور مکذبین کو طوفان میں غرقاب کر دیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا
نگاہ کرو کہ انجام اون لوگون کا جنکو نوح نے ڈرایا تہا کیا ہوا ہمنے کسطرح مومنین کو بچایا اور مکذبین کو
ڈبایا اے رب میری دعا بہی تجہہ سے اسجگہہ یہی ہے کہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین حضرت کو پورے
تیرہ سو برس کچہ اوپر گذر گئے اور اب قیامت سر پر آگئی ہے اسلام کی غربت غایت درجے کو پہونچ گئی اسباب
ضلالت کے ہر طرف سے مہیا ہیں اہل اسلام فقط کتابون میں رہگئی ہے سو کتاب کو کوئی پڑہتا دیکہتا نہین
ہے اور اگر پڑہے بہی تو بہی بغیر تیرے توفیق کے حسن عقیدہ وصلاح عمل میسر نہین آسکتا ف فتح البیان
مین کہا ہے اے پیغمبر پڑہو تم ان کفار معاصرین پر جو کہ اقوال باطلہ سے تمہارا معارضہ کرتے ہیں قصہ

نوح علیہ السلام مین تہا اوس خبر کو کہتے ہین جو شان وار ہو مراد عجب احوال قوم نوح ہین جنہون نے کفران نعم کیا تہا مثل کفار قریش کے نوح نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر میرا ٹہیرنا درمیان تمہارے تمپر بہاری ہے اور میرا یاد دلانا آیات تکوینیہ و تنزیلیہ الٰہی کا تمپر گران گزرتا ہے تو مین اللہ پر متوکل ہون یعنے اس تکذیب کے مقابلے مین توکل کرونگا اب تم جو چاہو سو کرو جو کچہ تم سے بنے وہ سب سامان جمع کر لو اور اپنے شرکا کو بہی اپنی مدد کے لیے بلاؤ مراد شرکا سے ہیکلیہ اصنام مین اصنام اگرچہ لایعقل ہین لیکن انکو شرکا بقصد توبیخ و تقریع کے کہا پہر یہ کام تم چہپا کر نہ کرو بلکہ ظاہر بظہور انکشاف کے ساتہہ کرو ہیثم نے کہا مراد غمہ سے ابہام ہے اور بعض نے کہا ضیق امر پہر جو کچہ تمکو میرے ساتہہ کرنا ہو وہ بلا مہلت کر گذرو دیر نہ کرو اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ نوح علیہ السلام کو اپنے رب پر کمال درجہ کا وثوق نصر و ظفر تہا اون کو وعید قوم کی کچہ پروا نہین ہوئی پہر نوح ع نے یہ بہی سنا دیا کہ مین جو شریعت لایا ہون اور تم کو نصیحت کرتا ہون یہ کسی لالچ سے نہین ہے اور نہ کسی غرض خسیس و طمع مذموم سے بلکہ مین اس کام کا اجر اللہ پر رکہتا ہون کچہ تم سے سائل مزدوری کا نہین اور مجہکو حکم ہے کہ مین مسلمان رہون یعنے اللہ کے حکم محکم کا منقاد و فرمان بردار اور جو عمل کرون خالص اللہ کے لیے کرون کوئی طمع و غرض اوسمین کسی مخلوق سے نہ ہو لیکن قوم نے اونکی بات نہ سنی اور بدستور اپنی تکذیب پر اڑے رہے یہانتک کہ اللہ نے نوح ع کو اور انکے ہمراہیون کو جو اون کی دین پر تہے بچا دیا یہ سب اسّی نفر تہے چالیس مرد چالیس عورتین اللہ نے انکو زمین کا خلیفہ کر دیا جو لوگ غرق ہو ہلاک ہوئے انکی جگہہ انکو بسایا باقی مکذبین کو طوفان سے ہلاک کر دیا پہلے ذکر نجات و استخلاف کا کیا پہر اہلاک کا جس طرح کہ دوسرے قصے مین فرمایا ہے ولما جاء امرنا نجینا شعیبا الآیۃ اس مین اظہار ہے کمال عنایت کا بحال ناجین اور تعجیل مسرت ہے واسطے سامعین کے اور ایذان ہے سبق رحمت کا غضب پر اور اس کہنے مین کہ اے پیغمبر تم دیکہو کہ انجام ان ہالکین کا کیا ہوا تسلی ہے جناب رسالت کو اور تہدید ہے واسطے مشرکین کے اور ہول مین ڈالنا ہے مکذبین انبیا علیہم السلام کا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ پہر بہیجے ہمنے اوسکے پیچہے کتنے رسول اپنی اپنی قوم مین پہر لائے اونکے پاس کہلی نشانیان سو ہرگز نہ ہوئے کہ یقین لائین جو بات جہٹلا چکے پہلے سے اسطرح ہم مہر کرتے ہین دلونپر زیادتی والون کے ف یعنے اللہ نے بعد نوح ع کے اور بہت سے رسول طرف اقوام بشر کے بہیجے اور وہ رسل حجج و ادلہ و براہین صدق رسالت پر لیکر آئے لیکن یہ قومین کب مانتی

ہین لپنے اوسی ہٹ پر جمے رہین کقولہ تعالی وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ الآیۃ سو جسطرح اللہ نے اگلے
مکذبین کے دلون پر مہر لگا دی تہی اسیطرح ان پچہلون کے دلون پر بہی مہر لگا دیتا ہے یہ بہی جبتک عذاب
کو نہ دیکہہ لینگے ہرگز ایمان نہ لائینگے مطلب یہ ہوا کہ اللہ پاک نے امم مکذبہ رسل کو ہلاک کر دیا ہے
اور جو ان مین ایمان لائے تہے انکو بچا دیا اور یہ کارروائی بعد نوح علیہ السلام کے ہوتی رہی کیونکہ لوگ
قبل نوح علیہ السلام کے زمان آدم علیہ السلام سے تا حدوث عبادت اصنام مسلمان تہے جب بت پرستی
نکلی تو اللہ پاک نے نوحؑ کو بہیجا و لہذا مومنین دن قیامت کے نوح علیہ السلام سے کہینگے کہ اَنْتَ اَوَّلُ
رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ ابن عباس نے کہا درمیان آدمؑ و نوحؑ کے دس قرن تہے سب کے سب
اسلام پر تہے اور اللہ نے کہا وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ اس بیان مین ایک انذار عظیم
ہے مشرکین عرب کو جنہون نے سید رسل خاتم الانبیا کی تکذیب کی ہے کیونکہ جن لوگون نے اگلے رسل
کو جہٹلایا تہا انکو عذاب الہی پہونچ چکا ہے تو اب یہ کس خیال مین پڑے ہین اور کیا گمان کرتے ہین
حالانکہ اگلون سے زیادہ مرتکب کبائر ذنوب شرک باللہ ہین فتح البیان مین لکہا ہے کہ جن رسل کو اللہ
نے بعد نوح علیہ السلام کے بہیجا انکا نام نہین لیا سو یہ رسل ہود و صالح و ابراہیم و شعیب و لوط علیہم السلام
تہے یہ معجزات باہرات و دلالات واضحات لیکر آئے اور جو شریعت اللہ نے جس قوم کے لیے مقرر
کی تہی وہ لائے لیکن اون قومون نے ایمان قبول نہ کیا اپنے کفر و شرک و معاصی پر بدستور جمے رہے
کیونکہ پہلے سے وہ تکذیب رسل کر چکے تہے سو اللہ کا مہر کرنا دلون پر زیادتی کرنے والون کے اسیطرح
پر ہوتا ہے اللہ انکو مخذول کر دیتا ہے کہ یہ جانین اور انکا کام جانے یہ اپنے غی و ضلال مین منہمک رہتے
ہین مین کہتا ہون اسیطرح اللہ نے اس امت کے معتدین کے دلونپر مہر لگا دی ہے مراد معتدین سے
مبتدعین مین جو پیر پرستی گور پرستی آثار پرستی تقلید پرستی بدعت پرستی دکہلا کرتے ہین اور قبول
دین حق و اسلام ساذج و سلوک طریق رشاد سے کنارہ کش ہین اور حدود شرعیہ سے تجاوز کرکے عقائد
باطلہ مین منہمک ہوگئے ہین سو اون کے دلونپر مہر لگ گئی ہے اور نوبت ختم درین و طبع کی علی وجہ
الکمال آگئی فَاِنَّا لِلّٰهِ عَلٰى غُرْبَةِ الْاِیْمَانِ وَذَهَابِ الْاِسْلَامِ وَاِقْبَالِ الْبِدَعِ وَالْاِشْرَاكِ ثُمَّ بَعَثْنَا

مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ۝

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ

اَسِحۡرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ○ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَیۡهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوۡنَ
لَكُمَا الۡكِبۡرِیَآءُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا نَحۡنُ لَكُمَا بِمُؤۡمِنِیۡنَ ○ پہر بہیجا ہمنے اون کے پیچہے موسی وہارون کو
فرعون اور اوسکے سرداروں کے پاس اپنی نشانیان دیکر پہر تکبر کرنے لگے اور وہ تہے لوگ گنہگار پہر جب
آئی انکو سچی بات ہماری پاس سے کہنے لگے یہ تو جادو ہے صریح کہا موسے نے تم یہ کہتے ہو تحقیق
بات کو جب تمہاری پاس پہونچی کوئی جادو ہے یہ اور بہلا نہین پاتے جادو کرنے والے بولے کیا تو آیا
ہے کہ ہمکو پہیر دے اوس راہ سے جسپر پایا ہمنے اپنے باپ دادے اور تم دونو کو سرداری ہو اس ملک
مین اور نہین ہم تمکو ماننے والے **ف** الله تعالی نے خبر دی کہ ہمنے بعد اون رسل کے جو بعد نوح
علیہ السلام کے ہوئے موسی وہارون کو پاس فرعون اور اوسکے گروہ کے بہیجا تہا وہ ہمارے حجج و
براہین لیکر پاس اوس لعین کے گئے تہے چونکہ وہ قوم مجرم تہی اونہون نے مارے تکبر کے اتباع
حق نہ کیا بلکہ باہم اسبات پر قسم کہائی کہ جو کچہ یہ دونون لائے ہین یہ جادو ہے حالانکہ وہ دل مین
خوب جانتے تہے کہ یہ صریح ہمارا کذب وبہتان ہے انیر کما قال تعالی وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَیۡقَنَتۡهَاۤ
اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا الآیۃ موسی علیہ السلام نے بطور انکار کے کہا کہ کیا تم اس رسالت کو جادو کہتے
ہو حالانکہ جادوگر کبہی مراد کو نہین پہونچتے ہین اوسپر قوم نے کہا کہ کیا تو ہم کو ہمارے باپ دادون
کی راہ سے پہیرنے کو آیا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ زمین مین تیری ہی ریاست وعظمت ہو سو ہم تمہاری
باتون کو نہین قبول کرتے ابن کثیر کہتے ہین الله تعالی نے قصہ موسے علیہ السلام کا ساتہہ فرعون کے
بہت جگہہ کتاب عزیز مین بیان فرمایا ہے اسلیے کہ یہ قصہ اعجب القصص ہے فرعون نے موسی علیہ السلام
سے خوب ہی حذر کیا لکن قدر نے اوسکو پکڑ لیا الله پاک نے حضرت موسی علیہ السلام کو فراش وپاماندہ
فرعون پر مثل ولد کے پرورش کیا پہر جب وہ سیانے ہوئے الله پاک نے ایک ایسا سبب کہڑا کر دیا جسکی سبب
سے وہ قوم فرعون کے درمیان مین سے باہر نکل گئے پہر اون کو نبوت ورسالت دی اور اون سے باتیں
کین اور طرف فرعون کے مبعوث کیا کہ اوسکو طرف عبادت الہی کے بلائین اور دین حق وتوحید خالص
کی طرف رجوع دلائین حالانکہ فرعون عظیم المملکت عظیم السلطان تہا اور جب موسی علیہ السلام رسول
ہوکر پاس اوسکے آئے تو سوا اپنے بہائی ہارون کے کوئی انکا وزیر نہ تہا فرعون نے اونکی بات نہ سنی
اور حقیر فقیر جانکر تمرد واستکبار کیا اور اس لعین کو حمیت جاہلیت اور نفس خبیث نے خوب سا پکڑا سرکش ہوگیا

اور اپنے گہمنڈ پر ایسا دعوی کیا جو اوسکو لائق نہ تہا اور اللہ تعالی پر عاتی و باغی ہوا اور حزب ایمان کی اہانت
کی اللہ نے موسی و ہارون کو اوسکے شر سے محفوظ رکہا اور اپنی چشم بے خواب سے اوسکی حراست و احاطت
فرمائی اور ہمیشہ ہاتہہ پر موسے علیہ السلام کے شیئا بعد شئے حجت و جدل و آیات کو مرۃً بعد مرۃ جاری
رکہا یہ وہ آیات تہے جنسے عقل حیران اور ہوش پران ہوتے تہے اور سوا مؤید من اللہ کے کوئی دوسرا
ویسی نشانی نہین لاسکتا تہا وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا فرعون اور اوسکے
کے ارکان دولت و خواہین سلطنت نے تکذیب پر عزم مصمم کر لیا اور جحد و عناد و مکابرہ پر جوب ہی
کمر باندہی یہانتک کہ اللہ نے ایسا عذاب بہیجا کہ جو واپس نہ ہوسکے اور ایک ہی صبح کو سارے فرعونیون
کو مع فرعون لعین کے دریاے نیل مین ڈباکر واصل جہنم کر دیا أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا ؎

گلستان کند آتشے بر خلیل گروہے بآتش برد ز آب نیل

اللہ کی حکمت دیکہو کہ اپنے دوست موسی کو ہاتہہ سے اپنے اور اونکے دشمن کے پرورش کرایا پہر اوسی دوست
کے ہاتہہ سے سر اوس دشمن کا تڑوایا ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ ست

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فتح البیان مین کہا ہے کہ ذکر موسے
و ہارون کا باوجودیکہ وہ رسل متقدمین مین داخل تہے محض واسطے مزید شرف و خطر شان کے کیا ہے
ملاء سے مراد اشراف قوم ہین یا مطلق قوم بطور استعمال خاص کے عام مین سیوطی کی طرز جلالین
مین اسی نہج پر ہے آیات سے مراد وہ نو معجزے ہین جنکا ذکر قرآن پاک مین کیا ہے استکبار سے مراد
عدم قبول حق و عدم تواضع ہے استکبار کہتے ہین ادعاء کبر کو بغیر استحقاق کے یہ قوم بڑی گنہگار نابکار
غدار تہی اسی سبب سے اوس نے رد حق و طرد رسالت پر جرات کی کیونکہ گناہ درمیان عاصی اور ادراک
حق کے حائل ہوتے ہین اور ابصار صواب و استماع حق سے کور و کر کر دیتے ہین بالجملہ اونہون نے
معجزات نہ گانہ دیکہکر یہ کہا کہ یہ تو ایک جادو ہے کہلا ہوا سو یہ اونکا مکابرہ تہا کہ ایمان تو نہ لائے
جادو بتانے لگے موسی علیہ السلام نے اس بہتان کے جواب مین تین جملے کہے ایک یہ کہ جب تمہاری
پاس حق آیا تو تم یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے سو یہ بات نہ کہو دوسرے یہ کہ تم اوسکو سحر مبین بتاتے ہو حالانکہ
تمکو اسکا اذعان کرنا چاہیے تہا یہ تو سحر سے بہت دور ہے تیسرے یہ کہ ساحر فلاح مند نہین ہوتا ہے

اور نہ ظفر مطلوب اور نہ فائز بخیر اور نہ ناجی مکروہ سے سوا ایسے امر مین وہ شخص جو کہ اللہ پاک کا بہیجا ہوا ہے
اور موید بہ معجزات و براہین واضحات ہو کب گرفتار ہو سکتا ہے کیونکہ حاصل سحر کا یہی تمویہ و تخییل ہے
اور ملمع کرنے والا رستگار نہین ہوتا ایک نہ ایک دن اوسکی قلعی کہل جاتی ہے بالجملہ موسی علیہ السلام
نے انکار بعد انکار کے اور توبیخ بعد توبیخ کے اور تجہیل بعد تجہیل کے ایسا ہی کلام بلاغت نظام مصداق
خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ ہوتا ہے جب موسے علیہ السلام نے یہ فرمایا تو قوم نے کہا کیا تو اس لیے ہمارے پاس
آیا ہے کہ جس راہ پر ہمنے اپنے آبا کو پایا ہے ہمکو تو اوس راہ سے بے راہ کردے اور ہم اونکی تقلید چھوڑ کر
تیری پیروی کرین یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ وہ دلیل سے منقطع اور ابراز حجت سے عاجز نکلے اور کوئی
جواب باصواب ایراد موسی علیہ السلام کا انہین نہ ملا ناچار اونہون نے اوسی طرف التجا کی جو کہ ملجا اہل
جہل و بلادت تہا یعنے حجت پکڑنا راہ و رسم آبا و اجداد گمراہ کی کفر و شرک مین پہر اوسکے ساتہہ اپنی
غرض بہی بتلائی جو کہ غایت مطلوب تہی یعنے سبب اس مکابرہ اور انکار کرنیکا آیات بینات سے ریاست
دنیویہ تہی انکو خوف ہوا کہ اگر ہم انکے کہنے پر چلینگے تو یہ ملک ہمارے ہاتہہ سے نکل جائیگا شوکانی نے
اسجگہہ کیا خوب عبارت لکہی ہو کہ كَمْ يَقَعُ عَلَى الْبَاطِلِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ بَاطِلٌ بِهَذِهِ الذَّرِيعَةِ
مِنْ طَوَائِفِ هَذَا الْعَالَمِ فِي سَابِقِ الدَّهْرِ وَلَاحِقِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ حَبَسَهُ ذَلِكَ عَنِ الْخُرُوجِ
مِنَ الْكُفْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْخُرُوجِ إِلَى السُّنَّةِ مِنَ الْبِدْعَةِ وَإِلَى الرِّوَايَةِ الصَّحِيحَةِ
مِنَ الرَّأْيِ الْبَحْتِ انتہی ابو السعود مفسر حنفی مین وہ کہتے ہین کہ یہ آیت استیناف بیانی ہے اس بات
کے لیے آئی ہے کہ موسی علیہ السلام نے اون کے مونہہ مین پتہر کا لقمہ دیدیا وہ ایسے کلام کے لانے سے
جسکو تعلق کلام موسوی سے ہو منقطع ہوگئے پہر جواب صحیح دینے کا کیا ذکر ہے اور مضطر ہو کر دامن
تقلید کو جو کہ دیدن ہر عاجز محجوج اور داب ہر عاند لدود کی ہے پکڑا انتہے بالجملہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ
تقلید مذہب کی اور مجبور کرنا راہ و رسم آبا و اجداد پر شیوہ ہے اہل کتاب یعنے یہود و نصاری
کا ولہذا سب سے اول ہمارے امام ہمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے تقلید مذہب سے منع فرمایا ہے عموماً و خصوصاً
خصوص کے یہ معنے ہین کہ جب تک قول امام کی سند کتاب و سنت سے معلوم نہ ہو تب تک کسی کو حلال
نہین ہے کہ اون کے قول کی تقلید کرے پہر جو علما آخرت طائفہ حنفیہ مین ہوئے ہین وہ بہی تقلید
سے منع کرتے آئے اسی طرح ہر امام باقی اور اونکے ائمہ مذہب نے تقلید کو بدعت اور بعض نے شرک کہا

ہے اقوال ان اہل علم کے کتب و رسائل اصول و فروع مین مدون و مباحث تقلیدات آرا رجال مین منقول
ہین اور تمام کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین کہین ایک حرف بہی ایسا نہین ہے جو کہ جواز تقلید پر دلیل صریح
ہو چہ جائے وجوب تقلید کی اور اگر ہے تو مقلدین موجبین تقلید براہ کمال عنایت و توجہات ہمکو اُس دلیل
جلیل اور برہان ساطع البیان پر اطلاع بخشین لکن بعد مراجعت رسائل رد تقلید کے اور ہمراہ انصاف
کے بعد ترک اعتقادات کے ورنہ محض قیل و قال و استدلال پر اختلال کو مثل جواب آل فرعون کے بمقابلہ
موسی علیہ السلام کے سمجہین گے بحث اس مسئلہ کی بابت تقلید عرفی کذائی اصطلاحی مروج زمانہ حال
ہے نہ اقتدا با تقین لسیرت صالحین مین اور نہ اتباع علماء دین قبول روایت اخبار و آثار مین کہ یہ
معانی مبائن تقلید سے بمراحل دور ہین و بالجملہ قوم فرعون نے بعد بیان تقلید کے یہ بہی کہا کہ تم یہ چاہتے
ہو کہ یہ عظمت و ملک و سلطان زمین مین واسطے تمہارے ہو سو ہم تمہاری بات کو نہین ماننے کے یہ تصریح
ہے ساتہہ تکذیب کے اور قطع طمع ہے اون کے ایمان سے یہ قصہ اعراف مین گذر چکا ہے وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ۝ فَلَمَّا
أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝
وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ کہا فرعون نے کہ لاؤ میرے پاس جو جادوگر ہو
پڑہا ہوا پہر جب آئے جادوگر کہا انکو موسے نے ڈالو تم جو ڈالتے ہو پہر جب انہون نے ڈالا موسی بولے کہ جو تم لائے
ہو سو جادو ہے اب اللہ اوسکو بگاڑتا ہے اللہ نہین سنوارتا شریرون کے کام اور اللہ پاک سچا کرتا ہے
سچ کو اپنے حکم سے اور پڑے برا مانین گنہگار ف اللہ پاک نے قصہ جادوگرون کا ساتہہ موسی علیہ السلام کے
سورہ اعراف مین ذکر کیا ہے اور وہان بابت اسکے کلام ہو چکا اور اس سورت اور سورہ طہ اور شعراء
مین بہی ذکر اس قصہ کا کیا گیا ہے بات یہ تہی کہ فرعون لعنہ اللہ نے لوگون پر ارادہ فریب ہی کا کیا تہا
اور دہ حق مبین جو موسی علیہ السلام لائے تہے اوسکا معارضہ کرنا زخارف سحرہ و اہل شعبدہ سے چاہا تہا
وہ نظام اوسکا اُسپر منعکس ہوگیا اور مرام ہاتہہ نہ آیا اور براہین الٰہیہ غالب آئے اور اس محفل عام مین
حق ظاہر ہوگیا ساری سحرہ سجدہ مین گر پڑے اور کہنا [illegible] امنا برب العالمین رب موسی و ہارون کہنے لگے فرعون
نے گمان اپنے انتصار کا سحار سے رسول عالم اسرار پر کیا تہا جبت سے غالب [illegible] جو کر [illegible] جب [illegible]
ہوگیا اور کہا ہر ساحر علیم کو میرے پاس لاؤ جب جادوگر حاضر ہوئے [illegible]

ع ۱۲

کچہ تم کو ڈالنا ہو ڈالو یہ اسلیے کہ فرعون نے انکو انتخاب کیا تہا اور وعدہ اپنے تقرب و عطا کا دیا تہا انہون نے
موسی علیہ السلام سے کہا تم ڈالو یا پہلے ہم ہی ڈالین موسے علیہ السلام نے کہا بلکہ تم ہی ڈالو یہ اسلیے کہ ابتدا
انکی طرف سے ہو تاکہ لوگ انکی کاریگری کو دیکہین پہر اوسکے بعد حق لاوین وہ انکی باطل کو نیست و نابود کر دے
ولہذا جب اونہون نے اپنا سحر ڈالا تو لوگون کی آنکہون پر جادو کا پردہ پڑگیا اور اس نظر بندی سے سب کو
ڈرا دیا اور ایک ایسا بڑا جادو لائے جس سے کہ موسی علیہ السلام بہی اپنے جی مین جہجک گئے اسلیے کہا گیا
موسے تم مت ڈرو تمہارا ہی بول بالا رہے گا یہ عصا جو تمہارے ہاتہہ مین ہے اسکو ڈالدو یہ انکی صنعت
کو چٹ کر لیگا یہ تو ایک جادو کا مکر ہے ساحر فلاحمند نہین ہوتا اوسوقت موسے نے کہا کہ جو تم لائے ہو
سو جادو ہے اب اس تمہارے جادو کو اللہ باطل کردیگا اللہ تعالی مفسدون کے عمل کو درست نہین کرتا
ہے اور سچ ہی کو اپنے کلمات سے سچ کر دکہاتا ہے اگرچہ گنہگار نا پسند کرین لیث بن ابی سلیم نے کہا ہے
مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ چند آیات شفا ہین سحر سے باذن خدا ایک ظرف پر آب پر پڑہکر اسکو مسحور
پر وہ پانی ڈالدیا جاے اثر سحر جاتا رہے گا یعنے فَلَمَّا اَلْقَوْا سے تا مُجْرِمُوْنَ دوسری آیت یہ ہے فَوَقَعَ
الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تا آخر چہار آیت وقولہ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ
السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى اسکو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ فرعون نے ید
بیضا و عصا دیکہکر کہا کہ میرے پاس ہر ساحر علیم کو لاؤ یہ اس اعتقاد پر کہا کہ اوس نے ان ہر دو معجزات کو
سحر جانا سمجہا کہ ساحر اسکا معارضہ کر لینگے اوسوقت لوگ سمجہ جاوینگے کہ یہ موسی کا جادو ہے لفظ ساحر
کو سحار بصیغہ مبالغہ بمعنے کثیر السحر بہی پڑہا ہے غرضکہ جب وہ سب جادوگر آئے اور اونہون نے موسی سے
کہا کہ تم ڈالو یا ہم ڈالین تو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حبال و عصی جو تمہارے پاس ہین تمہین انکو
پہلے زمین پر ڈالو تاکہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور لوگ جان لین کہ یہ عمل تمہارا فاسد و زاہق ہے
جب اونہون نے اپنی رسیان اور لاٹہیان پہینکین موسے نے فرمایا یہ تو جادو ہے جو تم لائے
ہو یعنے اس عمل کا حال ظاہر ہے کچہ لائق پروا کرنے کے نہین ہے اب اللہ اس باطل کو بالکلیہ محق و محو
کردیگا اور اسکا باطل ہونا ظاہر ہو جائے گا اسکا نشان بہی باقی نہ رہے گا کیونکہ اللہ تعالی اس جنس کے
کام سنوارتا نہین ہے یہ لفظ شامل ہے ہر مفسد کو اور اس مین یہ سحرہ بدخول اولی داخل ہین اور جو بات
سچی ہے اللہ اسکا سچ اپنے کلمات سے جو کتب منزلہ علی الانبیا مین نازل کیے ہین واضح و آشکار کر دیتا

ہے یہ اسلیے کہ وہ کتب مشتمل ہین حجج وبراہین پر یا اون مین وعدہ صادق ہی ساتھہ موسی کے کہ تمہین غالب ہوگی
یا قضا وقدر سابق ہو چکی ہے کہ موسی سحرہ پر چیرہ دست ہونگے رخو ذلک لکن اول اولی ہی مجرمین سے مراد آل
فرعون ہی یا علی العموم اور آل فرعون اوس مین داخل ہے بدخول اولی جرم بمعنے اثم ہے فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى
اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي
الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ○ پہر کسینے نہ مانا موسی کو مگر کتنے لڑکون نے اوسکی قوم سے ڈرتے ہوئے فرعون
سے اور انکے سرداروں سے کہ انکو بچلا ندے اور فرعون چڑہ رہا ہے ملک مین اور اوس نے ہاتہہ چہوڑ رکہا
ہے **ف** اللہ تعالی نے خبر دی کہ باوجود ایسے آیات بینات اور حجج قاطعات وبراہین ساطعات کے جو کہ موسی
علیہ السلام لائے تہے ایمان نہ لائے اونپر مگر تہوڑے لوگ قوم فرعون کی ذریت مین سے یعنے جوان لوگ
سو وہ بہی فرعون اور اُسکے ارکان دولت سے ڈرتے ہوئے کہ کہین پہیر ہم کو اوسی کفر کی طرف نہ پہیر دین
کیونکہ فرعون لعین ایک ستمگار جبار وعنید ومسرف فی التمرد اور عالی وطاغی وباغی تہا اور سطوت و
مہابت رکہتا تہا اور اوسکی رعیت اوس سے سخت ڈرتی تہی ابن عباس نے کہا یہ ذریت جو موسی پر ایمان
لائی بنی اسرائیل کے لوگ نہ تہے بلکہ قوم فرعون کے تہے ازانجملہ ایک زن فرعون بہی تہی اور مومن
آل فرعون اور خازن فرعون اور زن خازنہ دوسرا قول انکا یہ ہے کہ وہ ذریت بنی اسرائیل مین سے تہے
تیسرا لفظ انکا اور ضحاک وقتادہ کا یہ ہے کہ مراد ذریت سے مقدار قلیل ہے مجاہد نے کہا یہ اون لوگون
کی اولاد تہی جنکی طرف حضرت موسی علیہ السلام رسول ہو کر زمان دراز سے آئے تہے اور اون کے
آبا مر چکے تہے اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے کہ وہ ذریت بنی اسرائیل سے تہی نہ قوم فرعون سے
ضمیر کو طرف اقرب مذکورین کے پہیر لیا ہے ابن کثیر کہتے ہین لکن اس مین نظر ہے اسلیے کہ مراد ذریت
سے احداث وشباب یعنی نوجوان لوگ ہین سو وہ بنی اسرائیل مین سے تہے اور معروف یہ ہے کہ
بنی اسرائیل سب کے سب ایمان لے آئے تہے اور موسی علیہ السلام سے خوش تہے کیونکہ وہ نعت وصفت
موسی کو پہچانتے تہے اور کتب متقدمہ مین اون کے بشارت دیکہہ چکے تہے اور انکو معلوم تہا کہ اللہ
تعالی موسے کے سبب سے انکو قید فرعون سے رہائی دیگا اور وہ فرعون پر غالب آوینگے ولہذا
جب یہ خبر فرعون کو پہونچی تو اوس نے بہت کچہ بچاؤ اپنا کیا لکن کچہ کام نہ نکلا اور جب موسی آئے تو
فرعون نے اور زیادہ بنی اسرائیل کو ستانا شروع کیا اونہون نے کہا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ

تاتينا ومن بعد ما جئتنا قال عسى ربكم ان يهلك عدوكم ويستخلفكم في الارض فينظر كيف تعملون پس جب یہ بات ٹھیری تو اب مراد ذریت سے یہی قوم موسیٰ کے لوگ کیونکہ ہونگے یہ تو فرعون سے خائف و ترسان و لرزان تھے اور اشراف قوم فرعون سے ڈرتے تھے کہ کہین پھر اوسی بلا مین گرفتار نکرین اور بنی اسرائیل مین سے کوئی اپنے ایمان پر خائف نہ تھا مگر قارون کہ وہ قوم موسیٰ مین سے تھا اور اُنپر باغی تھا اور در پردہ فرعون سے ساز باز رکھتا تھا اور جس نے یہ کہا کہ ضمیر ملائہم عائد ہے طرف فرعون اور عظم ملک کے بوجہ کثرت اتباع یا بحذف آل فرعون اور مضاف الیہ قائم مقام مضاف ہے وہ بہت دور گیا اگرچہ ابن جریر نے ان دونو تاویلون کو بعض نحاۃ سے روایت کیا ہے اور ایک دلیل اس بات پر کہ بنی اسرائیل مین کوئی نہ تھا مگر مومن آیت آیندہ ہے فتنع انبیاء مین کہا ہے اسم ذریت کا اطلاق قوم قلیل پر آتا ہے اور بعض نے کہا مراد تصغیر و قلت عدد ہے قومہ کی ضمیر طرف موسیٰ کے پھرتی ہے یا ایک گروہ تھا ذراری بنی اسرائیل مین سے اور بعض نے کہا مراد ذراری فرعون ہین اس صورت مین ضمیر عائد طرف فرعون کے ہوگی بعض نے کہا یہ ایک قوم تھی جنکے آبا قبط اور امہات بنی اسرائیل تھے یہ قول فراء کا ہے جسطرح کہ اولاد فارس کو جو یمن مین آرہی تھی ابنا کہتے ہین اسلیے کہ اُنکے امہات جنس آبا سے نہ تھے بہر حال وہ اس ایمان لانے مین فرعون اور اُسکے سردارون سے ڈرے ہوئے تھے بعض نے کہا قوم فرعون بھی فرعون کہلاتی ہے مثل ثمود کے اس اعتبار سے ضمیر طرف اونکے راجع ہے یا مضاف محذوف ہے یعنی على خوف من آل فرعون یہ فراء سے مروی ہے لیکن خلیل و سیبویہ نے اوسکو منع کیا ہے اور اخفش نے کہا ضمیر عائد ہے طرف ذریت کی اسی کو نحاس نے قوی بتایا ہے ڈر اس بات کا تھا کہ ہمین عذاب مین گرفتار کرکے اس دین حق سے پھیر دین کیونکہ فرعون زمین مصر مین متکبر و متغلب سرکش تھا اور کفر مین حد سے زیادہ بڑہ گیا تھا قتل و صلب و انواع عقوبات کرتا تھا یا اس کو مسرف اسلیے کہا کہ بندہ ہوکر مدعی ربوبیت بنا تھا وقال موسى يقوم ان كنتم امنتم بالله فعليه توكلوا ان كنتم مسلمين ○ فقالوا على الله توكلنا ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظلمين ○ ونجنا برحمتك من القوم الكفرين ○ اور کہا موسیٰ نے اے قوم اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر تو اوسی پر بھروسا کرو اگر ہو تم حکمبردار تب بولی ہم نے اللہ پر بھروسا کیا اے رب ہمارے نہ آزما زور اس ظالم قوم کا اور چھڑا ہمکو اپنی مہر کرکے اس منکر قوم سے ف اللہ نے خبر دی کہ موسیٰ نے

بنی اسرائیل سے یہ بات کہی کہ اگر تم ایماندار ہو تو اللہ پر توکل کرو اللہ متوکل کا کافی وکفیل ہوتا ہے أَلَيْسَ
اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وقوله وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اللہ تعالی نے کئی جگہ درمیان عبادت و
توکل کے اقتران فرمایا ہے کقوله تعالی فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وقال تعالى قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ
وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ، قوله تعالى رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا اور اللہ نے مومنین کو
حکم دیا ہے کہ اپنی نمازون مین بکرات ومرات اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہا کرین بنی اسرائیل نے
اس امر کا امتثال کیا اور کہا ہمنے اپنے رب پر توکل کیا پھر یہ دعا مانگی کہ اے ہمارے رب تو ہمکو قوم ظالم
کا فتنہ نکر یعنے ہمپر انکو ظفر نہ دے اور مسلط نہ فرما کہ کہین وہ گمان کرین کہ اونکو یہ تسلط اسلیے ہوا کہ وہ حق
پر ہین اور ہم باطل پر پھر اس ظن سے فتنہ مین پڑ جائین آئو مجاہد و ابوالضحی سے اسیطرح مروی ہے اور
مجاہد نے کہا یعنے عذاب نہ دے ہم کو ہاتھ سے آل فرعون کے اور نہ تو خود ہمکو عذاب کر کہ قوم فرعون کہنے
لگے کہ اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو عذاب نہ کیے جاتے اور نہ ہم اونپر مسلط ہوتے اور ہمارے سبب سے یہ فتنہ
مین پڑ جائین ابو مجاہد نے کہا اے رب تو انکو ہمپر مسلط نہ کر کہ یہ ہمکو فتنہ مین ڈالین بلکہ ہمکو اپنی رحمت سے اس
قوم کافر کے ہاتھ سے رہائی بخش ہم تجھپر ایمان لائے ہین اور ہم نے تجھپر بھروسا کیا ہے انتہی۔ مین
کہتا ہون سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین مجہپر طرف سے بعض حکام اہل کتاب کے ایک خوف عظیم طاری ہوا تھا میرے
امر و نسب وصلا ر وطن کی خبر نے شہرت پکڑی جب مجھکو معلوم ہوا مینے کہا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ الخ اور اللہ پر بھروسا کیا کسی شخص سے استمداد نہ چاہی اور نہ یہ ذکر کیا اللہ نے اپنی رحمت سے مجھ
ضعیف بیقوت کو ہاتھ سے اوس ظالم ستمگار کے بچا لیا لیکن خوف دار و گیر کا چند روز تک باقی
رہا یہانتک کہ ماہ شعبان سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین ایک دن جو وقت نماز صبح آنکھہ کہلی تو یہ لفظ زبان پر تہے
لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ چنانچہ اوس دن سے اللہ نے میرے دل کو اطمینان بخشا اور جب سے اب تک
مین بحمدہ تعالی مامون و مامن رہا ہوا ہون اوسی ماہ و سال مین دوسری بار وقت صبح آنکھہ کہلی یہ آیت شریف
زبان پر تہی وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اسکی تاویل اب انشاء اللہ تعالی سامنے آتی ہے
ولله الحمد یہ حکایت مینے اسمقام پر اسلیے لکھی کہ جب کوئی بندہ مسلمان اگرچہ عاصی و نافرمان ہو وقت
کسی خوف و حادثہ کے اللہ پر ایمان و احتساب کی راہ سے بھروسا کرتا ہے اور کسی مخلوق پر اپنا ورد
دل ظاہر نکرے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ پر عامل ہوتا ہے تو اسکی رحمت اوسکی دستگیری

فرمائی ہے اور وہ اوس وقت بلا و ابتلا سے ناجی ہوتا ہے ای رب جسطرح تونے مجھکو اس واہیۂ عظمی ہی نہ ظہیر
اوسکا مجھکو اپنے حق مین پہلے کبھی اس حادثے ہی معلوم نہ تہا تو بدیہ امن دی اور فرد و مافیت سنایا
اسیطرح تو مجھکو دن قیامت کے عذاب نار و عقاب سے جیسے رحمت عامہ خود امن دیکر بخشنا مین اگر
بسبب سیآت کر اس قابل نہین ہون کہ بخشا جاؤن لیکن تو بے شک و شبہ حی قیوم و ذو الجلال و الاکرام
اور ارحم الراحمین او ستار العیوب او غفار الذنوب اکرم الاکرمین ہی اس لفظ کو جو دنیا مین سیری بابت
بہ ناگہان خواب بیداری مین جاری فرمایا لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ تو اسکے مدلول و منطوق کو
میرے لیے شامل و عام احوال دارین کردے اذ لیکن علیک بعزیز فتح البیان مین کہا ہے کہ موسی علیہ السلام
سنے یہ بات اپنی قوم سے واسطے طمانینت قلب و ازالہ خوف کے کہی تہی اور اپنی قوم اُنکو بسبب ایمان
لانے کے کہا اور نہ وہ لوگ قوم فرعون تھے ؎

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد   فدای یک تن بیگانہ کآشنا باشد

یا مراد بنی اسرائیل ہین مطلق مومنین اگرچہ قبط کے ہون وہ بات یہ تہی کہ اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو
پہر تم اوسی اللہ پہ بہروسا کرو اگر مسلمان ہو اور کچھ ان کفار فرعونیہ سے مت ڈرو معلوم ہوا کہ سارے
انبیا مسلمان تھے یہ لفظ مسلمین لفظ قدیم الایام ہے رب نے پہلے جس نے ہمارا نام مسلمان رکھا حضرت
خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام ہین هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ اُن مومنین نے کہا ہمنے اللہ
ہی پر اعتماد کیا ہے نہ کسی اور پر بہ اخلاص دل سے یہ دعا کی کہ ای رب تو ہمکو موضع فتنہ و محل آزمایش
قوم ستمگار نہ کر کہ وہ ہمپر مسلط ہوکر ہمکو عذاب کرین اور ہمکو ہمارے اس دین حق سے متزلزل کردین یا کہ
مجاہد یا ہمکو الکافتنہ نہ بنا کہ وہ ہمارے سبب ہمارے غیر کو فتنہ مین ڈالین اور ہم کو اپنی رحمت سے
اس قوم کافر سے نجات دی اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ انکو امر دین مین بڑا اہتمام تہا اپنی جان
سے بڑہکر خیال ایمان کا تہا مسلمان کی یہی شان ہے کہ جان جائے ایمان نہ جائے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ
قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ + وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا
بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اور حکم بہیجا ہمنے حضرت موسی کو اور اسکو
بہائی کو کہ ٹہیراؤ اپنی قوم کے واسطے مصر مین ہی گہر قبلہ کیطرف اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دے
ایمان والون کو ف جب فرعون کا ہلاک نزدیک پہونچا تب حکم ہوا کہ اپنی قوم کو انکے شامل رکھو

اوس میں مسلمان نیز ایسا ہی

اپنا محلہ جدا بساؤ کہ لگے اون پر آفتین پڑتی ہین یہ قوم آفت مین شریک نہو انتہے ابن کثیر کہتے ہین
اللہ نے سبب نجات پانے بنی اسرائیل کا فرعون وقوم فرعون سے ذکر کیا اور کیفیت اونکی خلاص کی
بیان فرمائی وہ یہ صورت تہی کہ اللہ نے موسی اور اُن کے بہائی ہارون علیہما السلام کو یہ حکمدیا کہ تم اپنی
قوم کے لیے مصر مین انکے گہر بنا دو اور گہرون کو قبلہ رخ رکہو اس مین مفسرین کا اختلاف ہی ابن عباس
نے کہا اونکو حکم ہوا کہ مسجد بنا طیار کرین ابراہیم نے کہا وہ لوگ خائف تہے انکو حکم ہوا کہ گہرون مین نماز
پڑہین مجاہد و ابو مالک و ربیع وضحاک و ابن زید و ابو زید بہی اسی کے قائل ہین یہ بات واللہ اعلم اسلیے
تہی کہ طرف سے فرعون کے اونپر سختی و بلا وضیق امر کی تہی اسلیے حکم دیا گیا کہ تم کثرت سے نماز پڑہو تا بلا
دفع ہون لقولہ تعالی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم
کو جب کوئی امر غمگین کرتا تو نماز پڑہنے لگتے اخرجہ ابوداؤد و لہذا اللہ نے اسجگہ یہ کہا کہ تم اپنے
گہر قبلہ کیطرف بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنون کو بشارت ثواب و نصر قریب کی سناؤ ابن عباس
کہتے ہین بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم ہمراہ ان فراعنہ کے کہل کر نماز
نہین پڑہ سکتے ہین اللہ نے اذن دیا کہ اچہا تم اپنے گہرون مین نماز پڑہا کرو اور گہرون کا رخ طرف
قبلہ کے رکہو مجاہد نے کہا جب بنی اسرائیل کو خوف قتل کا طرف سے فرعون کے ہوا کہ کہین انکو کنائس
جامعہ مین مار ہی ڈالین تو حکم دیے گئے کہ اپنے گہرون کو مساجد بناؤ رو بقبلہ رکہو اور وہان نماز پڑہو
یہی قول ہے قتادہ وضحاک کا سعید بن جبیر نے کہا قبلہ رخ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ سب گہر سامنے آمنے
ایک دوسرے کے ہون فتح البیان مین کہا ہے مراد مصر سے اس جگہہ اسکندریہ ہے یا یہی مصر معروف اور اپنے
گہرون کا مونہہ طرف قبلہ کے رکہو قتادہ نے کہا یہ حکم اُسوقت ہوا کہ فرعون نے انکو نماز پڑہنے سے
منع کر دیا تہا تب ارشاد ہوا کہ اپنے گہرون مین مساجد بنا لو مجاہد نے کہا وہ بیچ مین خوف آل فرعون کے
نماز نہ پڑہ سکتے تہے اسلیے گہر مین نماز پڑہنے کا حکم دیا گیا مراد بیوت سے اس جگہہ مساجد ہین ایک
جماعت سلف اسی طرف گئی ہے یا وہ گہر مراد ہین جن مین رہتے تہے اونکی بابت مین یہ حکم ہوا کہ
بعض مقابل بعض کرلو مراد قبلہ سے قول اول پر جہت بیت المقدس ہے جو کہ یہود کا قبلہ ہے آج تک
یا جہت کعبہ ہے اور کعبہ موسے علیہ السلام اور اُنکے ہمراہیون کا قبلہ تہا ابو سلیمان نے کہا ہے کہ
آدم اور جو لوگ بعد انکے ہوئے سب طرف کعبہ کے نماز پڑہتے تہے لیکن ظاہر قرآن دلیل تعیین قبلہ

پر نہین ہے بعض نے کہا بنی اسرائیل نے اپنے گھر قبلہ رو بنائے تھے کہ چھپ کے نماز پڑہین تاکہ طرف سے کفار
کے کوئی سختی نہ پہونچے لفظ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ اسی کو مؤید ہے کیونکہ جب نماز کی اقامت کا حکم کیا ہے اوس کا
قبلہ بھی نماز کا قبلہ ہے مسجدون مین پڑہے یا گہرون مین نہ گہرون کا سامنے آمنے بنانا اور بعض نے
کہا کہ یہ حکم حضرت موسیٰ و ہارون کو برزعم اعدا ہوا تہا کہ مساجد بناؤ اور اللہ نے تکفل کیا ہم تم کو شر
اعدا سے محفوظ و مصون رکھینگے ذَكَرَهُ الْخَطِيبُ پہر فرمایا کہ نصر و جنت کی بشارت دو مومنون
کو اختیار مکان سپرد انبیا ہوتا ہے پہر اوسکو استقبال قبلہ و اقامت صلوٰۃ مین عام کر دیا کیونکہ رو بقبلہ
ہونا اور نماز پڑہنا سب پر واجب ہے کچھ مختص با نبیا نہین ہے پہر موسیٰ کو ساتھ اس خطاب کے خاص کیا
اس لیے کہ اصل رسالت مین وہی تہے اور ہارون اُنکے تابع تہے اس مین بشارت کی تعظیم و مبشر بہا
کی تکریم نکلی بعض نے کہا کہ یہ خطاب ہمارے حضرت ﷺ کو ہے بطور التفات دو اعتراض لیکن اول اولیٰ ہے وَقَالَ

مُوسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ ○ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

اور کہا موسیٰ نے اے رب ہمارے تو نے دی ہے فرعون کو اور اسکے سردارون کو رونق اور مال دنیا کی زندگی مین
اے رب اسواسطے کہ بہکاوین تیری راہ سے اے رب مٹادے اون کے مال اور سخت کر اون کے دل
کہ نہ ایمان لاوین جب تک دیکھین دکھ کی مار فرمایا قبول ہو چکی دعا تمہاری سو تم دونو ثابت رہو اور مت
چلو راہ اون کی جو انجان ہین ف یعنی ایمان کی اُنسے امید نہ تہی مگر جب کچھ آفت پڑتی تو جہوٹی زبان
سے کہتے کہ اب ہم مانینگے اس مین عذاب تہم جاتا کام فیصل نہ ہوتا دعا اسلیے مانگی کہ یہ جہوٹا ایمان
نہ لاوین دل اُنکے سخت رہین تا عذاب پڑ چکے اور کام فیصل ہو پہر فرمایا کہ شتابی نہ کرو حکم کی راہ دیکھو
ابن کثیر نے کہا اللہ پاک نے دعای موسیٰ علیہ السلام کی خبر دی کہ جب فرعون اور اوسکے ارکان دولت
نے قبول حق سے انکار کیا اور اپنے ضلال و کفر پر براہ عناد و جحد بطور ظلم و عتو و تکبر و علو مستمر رہے
تو پیغمبر نے اونپر بددعا کی اور کہا اے رب تو نے ان فراعنہ کو اثاث و متاع دنیا اور اموال کثیرہ اس
حیات فانیہ مین عطا کیے ہین اور تو جانتا ہے کہ یہ میری رسالت پر جسکو مین تیری طرف سے لایا ہون
ہرگز ایمان لانیوالے نہین ہین یہ تو تیرا انکے ساتھ استدراج ہے کہ تو نے اُنکو باوجود کفر کے یہ ساز و بر

دے رکہا ہے سواب تو اون کے اموال کو خاک مین ملادے یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد کا کہ اطمس بمعنے اہلک
ہے اور ضحاک و ابو العالیہ و ربیع بن انس نے کہا ہے کہ ان کے اموال کو سنگ منقوش مثل ہیئت اول کے
کردے قتادہ کہتے ہین ہمکو خبر لگی ہے کہ انکے زروع پتھر ہوگئے قرظی نے کہا انکی شکر پتھر ہوگئی ایک بار
قرظی نے یہ آیت سامنے عمر بن عبد العزیز کے پڑہی تہی عمر نے کہا اے ابا حمزہ طمس کیا شے ہے کہا انکے
سارے اموال سنگ سخت ہوگئے عمر نے اپنے غلام سے کہا تہیلی لے آ اوس مین کچہ چنے اور انڈے تہے
اون کو کاٹا تو وہ پتھر ہوگئے تہے ابن عباس نے کہا تشدید علی القلوب سے مراد طبع ہے یعنے اون کے
دلون پر مہر لگادی کہ عذاب کے دیکھنے تک وہ ایمان زبانی بہی نہ لائین یہ بد دعا کرنا موسی علیہ السلام
کا بطور غضب کے تہا یہ غصہ انکو اللہ اور اللہ کے دین کے لیے آیا تہا جب سمجہ لیا کہ فرعون اور اسکے سردارون
مین کوئی خیر نہین ہے اور ان سے کوئی کام دین کا نہ نکلے گا تب بد دعا کی جسطرح کہ حضرت نوح علیہ السلام
نے بد دعا کی ہے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ولہذا اللہ نے دعا موسی علیہ السلام کی انکے حق مین قبول فرمائی اس
دعا پر ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تہی اوسپر اللہ نے فرمایا کہ تم دونون کی دعا قبول ہوگئی خاطر
جمع رہو ابو العالیہ و ابو صالح و عکرمہ و قرظی و ربیع بن انس نے کہا ہے کہ دعا موسی علیہ السلام نے کی اور
آمین حضرت ہارون نے کہا ابن کثیر کہتے ہین بعض نے اس آیت سے احتجاج کیا ہے اس بات پر کہ تامین
ماموم قرارت فاتحہ پر نازل بمنزلہ قرارت فاتحہ ہے اسلیے کہ داعی ہوئے اور آمین گو ہارون تہے انتہی
مین کہتا ہون کہ یہ استنباط بہت اچہا ہے لیکن ہماری شریعت مین نص صریح دربارۂ قرارت فاتحہ آچکی
ہے اور حدیث عبادہ بن صامت مین فرمادیا ہے کہ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تو یہ حدیث صحیح
مخصص عمومات واردہ ہے اور یہی حکم راجح ہے یہ استنباط معارض اس حکم کو نہین ہوسکتا ہے اور اللہ نے
کہا قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا یعنے اب میرے حکم پر قائم رہو ابن عباس نے کہا میرے حکم پر چلو
اور استقامت رکہو ابن جریج کہتے ہین فرعون بعد اس دعا کے چالیس برس تک رہا اور قرظی و علی
بن حسین نے کہا ہے کہ چالیس دن تک تفسیر فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ ملا سے مراد اشراف فراعنہ
ہین اور زینت نام ہے ہر اوس شے کا جس سے آراستگی کرین جیسے ملبوس و مرکوب و حلیہ و فراش و سلاح
وغیر ذلک اور مال وہ ہے جو کہ ان اشیا پر زیادہ ہو صامت و ناطق سے پہر مکرر ندا کی کہ اے رب یہ

زینت و اموال تو نے کیا اون کو اسلیے دی ہین کہ یہ لوگون کو تیری راہ سے گمراہ کرین بعض نے کہا یہ بد
دعا ہے کہ تو اون کو مبتلا ہلاک کر اپنی راہ سے بالجملہ لام لِیُضِلُّوا کا اس جگہہ لام کے ہے یا لام دعا یا لام علت
کہ تو نے یہ سامان انکو بطور استدراج کے دیا ہے صاحب کشاف نے اس مقام کی تقریر مین اطالت لاطائل
کی ہے قول اول اولی ہے لفظ لیضلوا الضم یا و فتح یا دونون طرح پڑہا ہے اول کے معنے یہ ہین کہ اورون کو گمراہ
کرین اور ثانی کے معنے یہ ہین کہ خود گمراہ ہون طمس سے مراد مسخ و ازالہ صورت ہے مجاہد نے کہا اَھْلِکْھَا اکثر مفسرین نے
کہا اِمْسَخْھَا وَغَیِّرْھَا عَنْ ھَیْاٰتِھَا بہرحال انپر بد دعا محق و ہلاک اموال کی کی قتادہ نے کہا
انکی ساری اموال و حروث و زروع و جواہر و دنانیر و دراہم نقش دار پتھر ہوگئے اپنی ہیئت صحیح پر انصاف و
اثلاث **حکایت** کہتے ہین عمر بن عبد العزیز نے ایک خریطہ منگا یا اوس مین کچہ اشیا بقایاے آل
فرعون کے تہے ایک بیضہ منقوشہ اور ایک جوزہ مشقوقہ نکالا وہ پتہر ہوگیا تہا سدی نے کہا اللہ نے انکو
اموال و نخیل و ثمار و دقیق و اطعمہ کو پتہر کر ڈالا قرطبی نے کہا خود اون کے صورتین پتہر ہوگئین لکن اس قول
مین ضعف ہے اسلیے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اونکے اموال پر بد دعا کی تہی نہ اونکی جانون پر کہ
وہ مسخ ہو جاتی یہ طمس ایک آیت ہے آیات تسع سے جو حضرت موسیٰ کو عطا ہوئی تہین پہر کہا کہ اے رب انکے
دلون کو سخت و درشت کر دے کہ یہ حق کو قبول نہ کرین اور اون کا دل ایمان کے لیے نہ کہلے اور نرم
نہ ہو واحدی نے کہا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالی جس کے حق مین یہ بات چاہتا ہے کرتا ہے اگر
یون نہ ہوتا تو حضرت موسیٰ ہرگز اس سوال پر جسارت نکرتے یہ ایمان لانے والے نہین جب تک کہ
عذاب کو نہ دیکہہ لین اور عذاب دیکہکر اگر ایمان لائین گے تو وہ کچہ لکار آمد نہ ہوگا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا عذاب غرق تہا بعض اہل علم نے اس بد دعا کرنیکا اون لوگون پر استشکال کیا ہے اور کہا ہے
کہ رسل تو طلب ہدایت قوم ایمان کرتے ہین نہ طلب ہلاک سو جواب اسکا یہ ہے کہ کسی نبی کو بد دعا کرنا
قوم پر جائز نہین ہے مگر اللہ کے اذن سے اور اللہ پاک اوسی وقت اذن دیتا ہے جبکہ جان لیتا ہے
کہ ان مین کوئی ایمان لانے والا نہین ہے ولہذا جب اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کو جتا دیا کہ اَنَّهٗ
لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ تو انہون نے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
دَيَّارًا غرضکہ پیغمبر مامور ہوتا ہے نہ امیر اور بغیر اذن خدا کے نہ دعا کرے اور نہ بد دعا عالم امکان کو
سار التصرف ایک ذات پاک وحدہ لا شریک لہ کا ہے کسی اعلے ادنی کو ذرہ برابر قدرت تصرف

کی حاصل نہین ہے، ولله الحمد الله پاک نے کہا کہ ہمنے تم دونون کی بددعا حق مین فراعنہ کے قبول کی اہر
جگہہ اضافت دعا کی طرف موسےؑ وہارونؑ دونوکے فرمائی اور ماتقدم مین فقط طرف موسی علیہ السلام کے کہتے ہین
کہ حضرت ہارونؑ نے آمین کہی تہی لکن ہوسکتا ہے کہ دونون داعی ہون اور موضع اول مین اضافت دعا کی بسبب
اصالت رسالت کی طرف موسیؑ کے فرمائی نحاس کہتے ہین مینے علی بن سلیمان کو سُنا کہتے تہے دلیل اس
بات پر کہ دعا موسیؑ وہارونؑ دونو کی تہی یہ قول ہے موسے علیہ السلام کا رَبَّنَا وَلَمْ یَقُل رَبِّ بالجملہ یہ دعا قبول
ہوگئی اور فرعون ایمان نلایا لوگ کہتے ہین کہ فرعون بعد اس دعا کے چالیس برس تک باقی رہا اسکی حکمت
ومصلحت اللہ ہی جانے مجاہد وابن جریر نے اسی طرح کہا ہے استقامت سے مراد یہ ہے کہ اپنے کام پر جمے
رہو اور اللہ پاک سے دعا کیے جاؤ اور فراعنہ وفرعون کو طرف ایمان کے بلاتے رہو یہانتک کہ تاویل اجابت
دعا کی بعد چہل سال کے آئی اور وہ سب ہلاک ہوگئے بعض نے کہا معنے استقامت کے ترک استعجال مین
اور لزوم سکینہ ورضا وتسلیم کا قضا وقدر الٰہی پر پہر اتباع سبیل جہلا سے نہی فرمائی کہ تم دونو ان بے علمون
کی راہ پر نہ چلو رازی نے کہا یہ نہی کچہ اسپر دلیل نہین ہے کہ یہ اتباع موسیؑ وہارونؑ سے صادر ہوا موجب
طرح کہ یہ آیت لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ دلیل صدور شرک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے
انتہے مین کہتا ہون مقصود اسطرح کی عبارات سے تنبیہ امم انبیا علیہم السلام ہے کہ وہ شرک سے بچین اور
کسی بے علم کی پیروی نہ کرین کیونکہ یہ کام ایسا ہے کہ اگر فرضاً پیغمبر بہی اسمین مبتلا ہوجاے تو وہ بہی مواخذہ
خدا سے نہ بچے پہر کسی اور شخص کی کیا ہستی ہی وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ

بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ

وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ

بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَةً ؕ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ اور پار کیا
ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پہر پیچہے پڑا اُنکے فرعون اور اُسکی لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جبتک
کہ پہونچا اوسپر ڈباؤ کہا یقین جانا مینے کہ کوئی معبود نہین مگر جسپر یقین لائے بنو اسرائیل اور مین ہون
حکمبردارون مین اب یہ کہنے لگا اور تو بے حکم رہا پہلے اور رہا بگاڑنے والون مین یعنے ساری عمر مخالف رہا
اب عذاب دیکہکر یقین لایا اسوقت کا یقین کیا معتبر ہے سو آج بچا دینگے ہم تجہکو تیرے بدن سے
تاکہ ہو تو اپنے پچہلون کو نشان اور البتہ بہت لوگ ہماری قدرتون پر دہیان نہین کرتے جیسا وہ بے

وقت ایمان لایا بے فائدہ ویسا ہی اسکے مرگئے پیچھے اسکا بدن دریا مین سے نکالکر ٹیلا پر ڈالدیا کہ بنی اسرائیل
دیکھکر شکر کرین اور عبرت پکڑین اسکو بدن بچنے سے کیا فائدہ ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے کیفیت غرق
ہونے فرعون کی اور اسکے لشکر والون کی بیان فرمائی بنی اسرائیل ہمراہ موسے علیہ السلام کے سرزمین مصر سے
باہر نکلے وہ اس سے پہلے چھہ لاکھہ مقاتل تھے سوای ذریت کے اونہون نے قبطا سے بہت سا زیور بطور
عاریت لیا تھا یہ اُس سمیت نکل کھڑے ہوے فرعون کے حمق نے زور کیا لوگ شہرون مین بھیجے کہ سب اقالیم
سے لشکر فراہم کرلاوے پھر بنی اسرائیل کے تعاقب مین بڑی ابہت وعظمت وجیوش ہائلہ کے ساتھ خود نکلنے
کا ارادہ ہوا کہ ان مین سے جو کوئی دولت وسلطنت والا ہے سارے مملکت مین وہ ایک نہ بچے سو یہ سب
وقت شروق شمس کے بنی اسرائیل سے آملے جب سامنا سامنا جماعت فریقین کا ہوا اصحاب موسی علیہ
السلام نے کہا ہم پس گئے یہ اسلیے کہ وہ ساحل بحر تک پہونچ گئے تھے اور پیچھے اون کے فرعون ملعون
لگا آتا تہا کچھ فاصلہ باقی نہ ہا مگر اسیقدر کہ سامنا سامنا ہو جاوے اور اصحاب موسی نے موسی علیہ السلام
بہ بابت سوال کے الحاح کیا کہ اب ہم کس طرح انکے ہاتھہ سے رہائی پاوین موسی نے فرمایا کہ مجھے یہی حکم ہے کہ
مین اسی راہ پر چلون میرے ساتھہ میرا رب ہے وہ مجھے راہ بتائیگا جب امر نہایت تنگ ہو گیا تو اللہ نے
کشایش فرمائی اور موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم دریا کو اپنی لاٹھی سے مارو اونہون نے عصا مارا دریا
پھٹ گیا ہر ٹکڑا مثل ایک کوہ کلان کے ہو گیا اور بارہ راہین کھل گئین ہر سبط کے لیے ایک رستہ ہو گیا
اور اللہ نے ہوا کو حکم دیا اوس نے زمین دریا کو خشک کردیا فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ
دَرَكًا وَلَا تَخْشَى[1] اور پانی دریا کا درمیان راہون کے ہیئت شباک پر ہو گیا یعنے روزن سے
بن گئے تاکہ ہر قوم دوسری قوم کو دیکھے اور یہ گمان نہ کرے کہ وہ قوم ہلاک ہو گئی اور ساری بنی اسرائیل
دریا کے پار نکل گئے جب آخر تک پار ہو چکے فرعون مع لشکریان خود دوسری جانب سے کنارہ
پر آیا ایک لاکھہ سوار سیاہ اسپ تھے سوا اور رالوان کے اوس نے دریا کو دیکھکر ہول کھایا اور رک
گیا اور چاہا کہ واپس پھرے هَيْهَاتَ وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ[2] تقدیر نافذ ہوئی اور دعا قبول ہو گئی اور
جبریل علیہ السلام ایک اسپ مادہ تیز رو توانا پر آئے اور جانب اسپ فرعون کے گذرے فرعون کا گھوڑا
ہنہنا کر پیچھے حضرت جبریل کی گھوڑی کے ہو گیا اور جبریل علیہ السلام دریا مین گھس پڑے تو فرعون کا
گھوڑا جبریل علیہ السلام کے پیچھے دریا مین پیٹھ گیا اور فرعون کا کچھ قابو اپنی جان پر نہ چلا اپنے امرا

[1] یہ دہ ہوا اللہ ... انفور زاوہ سمندر مین سو کہی نقطہ ۵ جھلو بہ ... ۱۲

[2] اور وقت نہ تہا خلاصی کا ۱۲

کے سامنے بہادری ظاہر کرنے کو یہ بات کہی کہ ہم سے زیادہ بنی اسرائیل کچھ استحقاق دریا کا نہین رکھتے
ہین کروہ تو پار ہو جاوین اور ہم نہ ہون وہ سب کے سب از اول تا آخر دریا کے اندر گھس پڑے میکائیل علیہ
السلام پیچھے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑا اگر لاحق فرعون کردیا جب ساری اہل لشکر کامل طور پر اندر دریا کے
نسق سمو گئے اور لشکر اول نے چاہا کہ ہم پار ہو جاوین اللہ قدیر نے دریا کو حکم دیا کہ ان سب پر ملجاوے ملگیا
اور کوئی ایک نفر بھی اُن مین سے باقی نہ بچا دریا کی موجین اونکو اوپر تلے کرتی تہین اور خود فرعون پر
تراکم امواج کا ہوا اور سکرات موت نے گھیر لیا اوسوقت اونے کہا کہ مین رب بنی اسرائیل پر ایمان لایا
اور مین مسلمان ہون لکن یہ ایمان لانا اوسوقت ہوا کہ کچھ بکار آمد نہین ہو سکا قال تعالی فَلَمَّا رَأَوْا
بَأْسَنَا قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ
لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ اسیطرح اللہ نے
اس قول فرعون کے جواب مین اس جگہہ یہ ارشاد کیا آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ یعنے تو اب اسوقت یہ
بات بناتا ہے اور پہلے اللہ کا نافرمان رہ چکا ہے اور تو بڑا مفسد تہا لوگون کو گمراہ کرتا رہا وَجَعَلْنٰهُمْ
اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ اور یہ ذکر جسکو اللہ نے فرعون سے حکایت
کیا ہے کہ اوسنے بحالت غرق مین یون کہا کہ منجملہ اسرار غیب کے ہے جسکا علم اللہ نے اپنے رسول کو دیا ولہذا
ابن عباس نے رفعًا کہا ہے کہ جب فرعون نے یہ بات کہی تہی اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ
بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ مجھسے جبرئیل نے کہا لَوْ رَأَيْتَنِيْ وَقَدْ اَخَذْتُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَدَسَسْتُهٗ فِيْ فِيْهِ
مَخَافَةَ اَنْ تَنَالَهُ الرَّحْمَةُ رواہ احمد والترمذی وحسنہ وابن جریر وابن ابی حاتم
یعنے اگر کبھی تم مجھکو اوس دم دیکھتے کہ مینے دریا کی کالی کیچڑ مونہہ مین فرعون کے ٹھونس دی اس
ڈر سے کہ کہین اللہ کی رحمت اوسکو نہ لے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا قَالَ
لِيْ جِبْرِيْلُ لَوْ رَأَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدُسُّهٗ فِيْ فَمِ فِرْعَوْنَ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ
الرَّحْمَةُ رواہ ابوداود الطیالسی ورواہ ابو عیسی الترمذی ایضا وابن جریر ایضا من
غیر وجہ مثلہ وقال الترمذی حسن غریب صحیح ابن عباس نے کہا ہے کہ جب اللہ نے
فرعون کو غرق کیا تو اوس نے اپنی انگلی سے اشارہ کرکے باواز بلند کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ
اوسدم حضرت جبرئیل ڈرے کہ کہین اللہ کی رحمت اسکی غضب پر سبقت نہ کرے اپنے پر سے دریا کی

کالی کیچڑ لیکر اوسکے سونہہ پر ماری اور اسکی دہن کو چھپا دیا رَوَاہُ اِبْنُ اَبِی حَاتِمٍ تو گویا رَوَاہُ اِبْنُ جَرِیْرٍ موقوفاً
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے قَالَ لِی جِبْرِیْلُ یَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَیْتَنِی وَاَنَا اَغُطُّہٗ وَاَدُسُّ مِنَ الْحَالِ فِی فِیْہِ
مَخَافَۃَ اَنْ تُدْرِکَہٗ رَحْمَۃُ اللّٰہِ فَیَغْفِرُ لَہٗ رَوَاہُ اِبْنُ جَرِیْرٍ اسکی سند مین کثیر بن زاذان مجہول غیر معروف ہے
باقی رجال ثقات ہین اس حدیث کو ایک جماعت سلف نے جیسے قتادہ و ابراہیم تیمی و میمون بن مہران مین مرسل
کہا ہے اور ضحاک بن قیس نے اسکو خطبہ مین پڑھا واللہ اعلم ابن عباس وغیرہ سلف نے کہا ہے بعض بنی اسرائیل
کو موت فرعون مین شک تھا اللہ نے دریا کو حکم دیا کہ اسکے بدن کو اوسیطرح صحیح سلامت بلا روح کے باہر نکال کر
ڈالدے اوسکے بدن پر ایک زرہ تھی جو کہ معروف تھی دریا نے اوسکو ایک ٹیلے پر پھینک دیا تاکہ اوسکا مرنا
اور ہلاک ہونا متحقق ہوجائے ولہذا اللہ نے کہا کہ آجکے دن ہم تیرے بدن کو نجات دینگے یعنے تیرے جسد
بدن کو ایک اونچی جگہہ پر بلند کردینگے مجاہد نے کہا مراد بدن سے جسد ہے یعنے تن حسن نے کہا مراد جسم بلا روح
ہے عبداللہ بن شداد نے کہا یعنے سویا صحیحاً مراد اس سے یہ ہے کہ وہ بدن دریدہ بریدہ نہین ہوا تھا تاکہ
لوگ بخوبی اُس لعین کو پہچان لین کہ ہان یہ فرعون ہی کی لاش ہے اگر وہ لاش پاش پاش ہوجاتی تو اوسکی
شناخت مین لوگ عاجز ہوتے ابو صخر نے کہا مراد بدن سے درعہ ہے بہرحال ان سب اقوال مین کچھ منافات
نہین ہے پہر فرمایا کہ ہم نے تیرے بدن کو اسلیے نجات دی کہ تو واسطے پچھلون کے یعنے بنی اسرائیل کے ایک
دلیل ہو اور وہ تیرا ہلاک ہونا اور مرجانا معلوم کرلین اور جان لین کہ اللہ بڑی قدرت والا ہے ہر دابہ کا
ناصیہ اوسکے ہاتھہ مین ہے اور کوئی شے مقابلے مین اوسکے غضب کے نہین ٹھیر سکتی ہے لیکن اکثر لوگ
ہماری نشانیون سے غافل ہین متعظ نہین ہوتے اور نہ عبرت پکڑتے ہین ان فراعنہ کا غرق و ہلاک ہونا
دن عاشورے کے ہوا تھا جسطرح بخاری مین ابن عباس سے آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
مین آئے یہود یوم عاشورا کا روزہ رکھتے تھے اونہون نے کہا یہ وہ دن ہے کہ اوسدن موسیٰ فرعون پر غالب
ہوئے تھے حضرت صلعم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تم زیادہ انسے مستحق ہو ساتھہ موسیٰ کے اسدن روزہ رکھو فتح البیان
مین کہا ہے ہم نے سنے گئے بنی اسرائیل کو دریا کے اوس پار یہ اسطور پر ہوا کہ اللہ نے بحر کو برکر دیا پانی سوکھہ گیا
وہ آسانی سے بحر کو طے کرکے خشکی مین نکل گئے مراد بحر سے اس جگہہ بحر قلزم ہے جسکو سویس کہتے ہین یہ سویس
اب تک موجود و معروف ہے یہ سب چھہ لاکھہ آدمی تھے قَالَہُ الْخَطِیْبُ خازن نے کہا ہے جب یعقوب علیہ السلام
مع ابنا کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کے آئے تھے ۹۲ آدمی تھے اور جب انکی اولاد ہمراہ موسے

علیہ السلام کے مصر سے وقت معلوم مین باہر نکلے تہے چہ لاکہہ تہے اسکی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے نیچے
اس آیت کے وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ آیت باب دلیل ہے خلق افعال پر غرضکہ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلی
تو فرعون اور اُسکے لشکر نے انکا پیچہا کیا یہ تعاقب براہ ظلم و اعتدا و بغی وعداوت تہا عکرمہ نے کہا لفظ
عدو و عتو و علو کتاب اللہ مین بمعنے تجبر ہے یہانتک کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو اوس نے کہا مین ایمان
لایا موسی علیہ السلام نے فرعون کی غفلت مین بنی اسرائیل کو وہان سے باہر کیا تہا جب فرعون نے
سنا کہ ساری بنی اسرائیل یہان سے چل دیے تو لشکر لے کر پیچہے اونکے دوڑا کہ گرفتار کر لے اللہ نے دریا
کو واسطے بنی اسرائیل کے پہاڑ دوازدہ سوکہے نکل گئے اتنے مین فرعون آ پہونچا دریا اوسی حال پر تہا
جس پر کہ بنی اسرائیل کا گذر ہوا تہا جب فرعون مع کل لشکرون کے اچہی طرح اندر دریا کے آگیا اور قریب
تہا کہ پار ہو جائے ایکبارگی وہ دریا اوسپر منطبق ہو گیا سب کے سب ڈوب گئے اور فرعون کا ایمان لانا
کچہ سودمند نہ ہوا اسلیے کہ یہ ایمان بعد ادراک غرق تہا جبکہ اللہ کے عذاب کو آنکہون سے دیکہہ لیا جس
طرح کہ سورۂ نسا مین گذر چکا ہے اُس لعین نے یہ نہ کہا آمَنْتُ بِاللّٰهِ یا آمَنْتُ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بلکہ وہ کہا جو
اوپر گذرا اسلیے کہ ہنوز اُس مین رگ دعوی الٰہیت باقی تہی اور آپ کو مسلمان بنانے لگا یعنے مین موحد
و منقاد ہون کوئی کہے وہ تین بار ایمان لایا جسطرح کہ اس آیت مین مذکور ہے تو عدم قبول کا کیا سبب ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ وہ وقت نزول عذاب کے ایمان لایا اور ایمان و توبہ اس وقت مین مقبول نہین ہے
بدلیل قولہ تعالی فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اور اتمام ایمان کا جب ہوتا ہے کہ اقرار
توحید و نبوت دونون کا کرے فرعون نے اقرار نبوت کا اس ایمان مین نہین کیا اسلیے اوسکا ایمان
صحیح نہین ٹہیرا اسکے سوا اور جوابات بہی مین تذکرۃ الخطیب اور حدیث جبریل مین جو یہ آیا ہے
کہ جبریل ع نے اوسکے مونہہ مین کالی کیچڑ ٹہونس دی سو یہ کام اللہ کے حکم سے کیا تہا اسلیے کوئی اعتراض
حضرت جبریل علیہ السلام پر وارد نہین ہوتا ہے رازی نے اسحدیث مین استشکال کیا ہے اور خازن نے
اُسکا جواب دیا ہے ابوہریرہ رض کہتے ہین قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ يَعْنِيْ اَبْغَضَ
اِلَيَّ مِنْ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا آمَنَ جَعَلْتُ اَحْشُوْ فَاهُ حَمْأَةً وَاَنَا اَغُطُّهُ خَشْيَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ
وَاَخْرَجَ ابْنُ مَرْدُوْيَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ نَحْوَهُ وَاَبُو الشَّيْخِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ نَحْوَهُ بڑا تعجب
اُس شخص سے ہے جسکو علم فن روایت کا نہین ہے اور معہذا مفسر ہے اور درمیان اصح صحیح او

ساری بلاد مصر پر ہاتھہ دولت موسویہ کا غالب ہوا کما قال تعالی وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور دوسری آیت مین فرمایا ہے فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور فرمایا كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ الآیات لکن وہ موسی علیہ السلام سے مستمر الطالب بلاد بیت المقدس ہی کے رہے یہ بلاد خلیل جلیل ابراہیم کی ہین اور وہان ایک قوم عمالقہ کی رہتی تھی بنی اسرائیل نے اون کے قتال سے کم ہمتی و بیلو تہی کی اللہ نے انکو تیہ مین چالیس برس تک صحرا نورد رکھا اسی تیہ مین حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال بھی ہوا اور حضرت موسے علیہ السلام نے بھی وفات پائی پھر بعد ہارون و موسے علیہما السلام کے بنی اسرائیل ہمراہ یوشع بن نون کے اوس دشت سے باہر نکلے اور اللہ نے انکے ہاتھہ پر بیت المقدس کو مفتوح کر دیا اور اون کا ہاتھہ ان بلاد پر جما دیا یہانتک کہ بعد ایک زمانے کے قدس کو بخت نصر نے انکے ہاتھہ سے لیلیا پھر عود و سقوط انکے ہوا پھر ملوک یونان نے اپنا قبضہ کر لیا ایک مدت دراز تک یہ احکام یونان رہا اور اس مدت مین اللہ نے حضرت عیسی بن مریم عم کو مبعوث فرمایا اوسوقت یہود نا مسعود نے ملوک یونان سے استعانت معادات عیسی علیہ السلام پر چاہی کیونکہ حکام بیت المقدس کے اوس عصر مین بھی ملوک یونان تھے یہود نے انسے کہدیا کہ حضرت عیسیٰ تمہاری رعایا کو بگاڑتے اور تم سے باغی کرتے ہین یہ وحی شیطانی اونکے کان مین پہونک دی اور چغلخوری سے انکو مسیح پر افروختہ کر دیا ملوک مذکور نے کچہ لوگ بھیجے کہ جاؤ عیسے عم کو پکڑ لے آؤ اللہ تبارک و تعالی نے حضرت مسیح عم کو تو آسمان پر اوٹھا لیا اور ایک حواری پہ شبیہت و قدرت الہی اون کا ہمشکل ہو گیا ان لوگون نے اوسکو پکڑ کر سولی چڑہا دیا اور یہ اعتقاد کیا کہ ہمنے عیسیٰ ہی کو قتل کیا ہے وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا پھر بعد مسیح علیہ السلام کے جب قریب تین سو برس کے گذر گئے تو قسطنطین بادشاہ یونان دین نصرانیت مین داخل ہوا یہ ایک فیلسوف تھا قبل تنصر کے بعض نے کہا اوسنے اس دین کو بطور تقیہ کے اختیار کیا تھا کسینے کہا بطور حیلہ کے واسطے فساد دین کے اساقفہ نے اوسکے لیے ایک شریعت بنائی اور قوانین مقرر کیے یہ شریعت ایک محدث و بدعت تھی اوسنے انکے لیے کنائس پھر بڑے اور چھوٹے اور صوامع و ہیاکل و معابد و قلایات

طیار کرا دیے اُس زمانے مین دین نصرانیت نے خوب شہرت پکڑی اور مذہب عیسوی منتشر ہوا حالانکہ اُس
مین خوب سی تبدیل و تغییر و تحریف و وضع و کذب مخالف دین مسیح علیہ السلام ہو چکی تہی اور حقیقت مین دین
مسیح بجز چند رہبان کے کوئی شخص باقی نہ رہا تہا اونہون نے اپنے صوامع صحرا و بیابان و دشت و ویرانے
مین بنا لیے ان نصاریٰ کا غلبہ مملکت شام و جزیرہ و بلاد روم پر ہو گیا قسطنطین نے شہر قسطنطینیہ و قمامہ و
بیت لحم و کنائس بیت المقدس اور مدن حوران مثل بصری وغیرہ بلدان کی ہیات ہائلہ محکمہ پر عمارات کیں
اور اُسدن عبادت صلیب کی شروع کی اور طرف مشرق کے نماز پڑہی اور کنائس یعنے گرجا گہر ون مین
تصویرین بنائین اور گوشت خوک کو حلال ٹہیرایا اسیطرح بہت سے فروع و اصول دین مین احداث
کیے اور ایک امانت کبیرہ حقیرہ جسکا نام کبیرہ رکہا ہے واسطے اس دین مسیحی کے وضع کی اور قوانین
بنائے اور بسط کیا بالجملہ انکا ہاتہہ ان بلاد قدس پر زبردست رہا یہانتک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس
ملک مقدس کو ہاتہہ سے اون کے نکال لیا اور دست امیر المومنین عمر بن خطاب پر بیت المقدس مفتوح
ہوا و للہ الحمد والمنت مین کہتا ہون بعد اس فتح کے پہر ایک بار غلبہ نصاریٰ کا قدس و نواحی قدس پر
ہو گیا تہا زمانہ ملک ایوب مین پہر اسلام غالب آیا اب یہ مملکت زیر حکومت بادشاہ روم ہے اور اس
وقت سلطان عبد الحمید خان عافاہم اللہ تعالی اسجگہہ کے حاکم مستقل ہین بلکہ حکمت الہی نے یہ تقاضا
کیا ہے کہ جتنے معابد و مساجد اہل اسلام و اہل کتاب کے ہین وہ سب آج خالصہ سلطان مذکور مین داخل
ہین جیسے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفہما اور قدس و مسجد اقصے اسی طرح کربلا و نحوہا اگرچہ کربلا و نجف محل
بدع ہین نہ موضع عبادت پہر اللہ نے فرمایا کہ ہمنے بنی اسرائیل کو طیبات دیے یعنے رزق حلال و پاکیزہ نفع
بخش و طیب طبعاً و شرعاً پہر جو اختلاف بنی اسرائیل کا مسائل مین ہوا وہ بعد علم آنے کے ہوا یعنے انکو
یہ اختلاف کرنا چاہیے نہ تہا حالانکہ اللہ نے انکو سب مسائل کہولکر بتا دیے تہے اور ریب کو اون سے
دور کر دیا تہا حدیث مین آیا ہے اِنَّ الْيَهُودَ اخْتَلَفُوا عَلَى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ النَّصَارٰى
اخْتَلَفُوا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَسَتَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً
مِنْهَا وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا
عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهِ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَهُوَ فِي السُّنَنِ وَالْمَسَانِيْدِ وَلِهٰذَا
اللہ تعالی نے کہا ہے کہ تیرا رب درمیان انکے دن قیامت کو فیصلہ کر دے گا اُن کے اختلاف کا

اسیطرح جو اختلاف بعد آنے علم کتاب عزیز و سنت مطہرہ کی اس امت مین پڑ گیا اور تہتر فرقے اہل بدعت
کے حادث ہوگئی اور خود فرقہ ناجیہ اہل سنت مین طوائف مختلفہ برآمد ہوئے اور ہر کسینے اپنا ایک نام خاص رکہا
جیسے مالکی حنفی شافعی حنبلی صوفی چشتی قادری سہروردی ونحوہا اور اتفاق سلف صلحا منجر بافتراق
ہوا اور ہر گروہ نے آپ کو صواب پر اور دوسرے کو خطا پر جان لیا حالانکہ اصل دین خالص مین ہمارا کوئی
نام ونشان بجز اسلام ومسلمان کے نہین ہے سو اس اختلاف ہفتاد و دو ملت کا فیصلہ بہی انشاء اللہ تعالی
وہین سامنے جبار تعالی شانہ کے دن فصل کے ہوجائیگا اور ہر بدعتی جان لیگا کہ حق پر کون تہا اور سنت
پیغمبر آخر الزمان سے کس نے عدول کیا اور کس نے نہین کیا فتح البیان مین کہا ہے مبوء اسم مکان ہے
یا مصدر ہے اضافت اس لفظ کی طرف صدق کے قاعدہ عرب پر جاری ہے عرب جب کسی شی کی مدح
کرتے تو اوسکو طرف صدق کے اضافت کرتے مراد اسجگہہ منزل محمود وصالح مختار مرضی ہے ضحاک نے کہا
یہ زمین مصر تہی بعض نے کہا بلکہ جمیع مملکت ماتحت فرعون وقوم فرعون کیا ناطق وصامت اور کیا زرع
ونخیل وغیرہا بعض نے کہا مراد اردن وفلسطین ہے قتادہ نے کہا مراد شام ہے بعض نے کہا بیت المقدس
ہے اسلیے کہ یہ بلاد خصب وخیر وبرکت کے ہین طیبات سے مراد مستلذات رزق ہین پہر انکا اختلاف امر دین
مین وتشعب بشعب کثیرہ بعد اسکے تہا کہ پہلے وہ سب ایک ہی راہ غیر مختلف پر تہے یہانتک کہ انکے
پاس علم آیا مراد علم سے نزول توریت کا ہے توریت مین احکام اور خبر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی
یا مراد علم سے قرآن ہے کہ اونہون نے اوس مین اختلاف کیا اور حضرتؐ کی صفت مین مختلف ہوگئے کوئی ایمان
لایا اور کوئی منکر ہوا ابن زید نے کہا مراد علم سے کتاب منزل الٰہی ہے اور اللہ کا امر ونہی قرآن کا نام
علم رکہا اسلیے کہ ایک سبب علم ہے قول اول پر مختلفین یہود ٹہیرتے ہین جنہون نے بعد نزول توریت
کے اختلاف کیا اور قول ثانی پر یہود معاصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو جس امر دین مین یہ مختلف
ہوگئے ہین اللہ تعالی بانجاء مومنین وتعذیب کافرین دن قیامت کے فیصلہ انکا کردے گا محسن کو
اچہا بدلا اور مسئ کو برا بدلا مل جاویگا محق اپنے عمل کی جزا پائیگا اور مبطل اپنے عمل کی سزا فَإِنْ كُنْتَ

فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ
الْخٰسِرِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ

ایۃ حتی یروا العذاب الالیم ۝ سواگر تو ہے شک مین اوسچیز سے جو اوتاری ہمنے تیری طرف تو پوچھہ اونسے
جو پڑہتے ہین کتاب تجہہ سے آگے بیشک آیا ہے تجہکو حق تیرے رب سے سو تو مت ہو شبہہ لانیوالا اور مت ہو
اون مین جنہون نے جہٹلائین باتین اللہ کی پہر تو ہی ہووے خراب ہونیوالا جنپر ٹہیک آگئی بات تیرے رب
کی وہ نہ مانینگے اگرچہ پہونچین اونکو ساری نشانیان جب تک دیکہین دکہہ کی مار ف ٹہیک آئی بات
یعنے ابلیس کو جو فرمایا تہا کہ تجہکو اور تیرے ساتہیون کو دوزخ مین بہردونگا انتہے ابن کثیر نے کہا قتادہ
نے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے لا اشک ولا اسأل یہی قول ابن عباس و سعید بن
جبیر و حسن بصری کا بہی ہے اس مین تثبیت ہے واسطے امت کے اور اعلام ہے اس امر کا کہ صفت اون
نبی کی کتب متقدمہ مین جو کہ اہل کتاب کے ہاتہہ مین ہین موجود ہے کما قال تعالی الذین یتبعون الرسول
النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوریۃ والانجیل الآیۃ پہر باوجود اس علم
کے یہ کتاب والے تلبیس و تحریف و تبدیل کرتے ہین حالانکہ حضرت کو ایسا پہچانتے ہین جیسے کہ اپنے ابنا کو
پہچانتے ہین لیکن باوجود قیام حجت کے حضرت صلعم پر ایمان نہین لاتے و لہذا اللہ نے فرمایا کہ جنپر کلمہ تیرے رب
کا ثابت ہوچکا ہے وہ ہرگز ایمان نہ لائینگے گو اونکے پاس کیسی ہی کوئی نشانی کیون نہ آئے یہانتک کہ
وہ عذاب کو اپنی آنکہون سے دیکہہ لین مراد اس سے ایمان نافع ہے ورنہ حالت یاس کا ایمان کچہہ نفع نہین
دیتا و لہذا موسے علیہ السلام نے جب فرعون اور اوسکے سردارون پر بددعا کی تو اس مین یہ بہی کہا فلا
یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم کما قال تعالے ولو اننا نزلنا الیہم الملئکۃ وکلمہم
الموتی وحشرنا علیہم کل شیء قبلا ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرہم
یجہلون فتح البیان مین لکہا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر تم کو اس تنزیل مین کچہہ شک ہے یہ
خطاب ہے حضرت صلعم کو اور مراد غیر ہے قاضی عیاض نے شفا مین کہا ہے دیکہہ کہین تیرے دل مین یہ خطرہ نہ ہو
کہ حضرت صلعم وحی مین شاک تہے کیونکہ حضرت صلعم پر ورود شک کا جائز نہین ہے ثعلب و مبرد نے کہا اے محمد صلعم تم تخضر
کافر سے کہدو کہ اگر تجہہ کو کچہہ اوس مین شک ہے تو تو اہل کتاب سے پوچہہ لے جیسے عبداللہ بن سلام اور انکو
امثال یا اسلیے کہ اوسوقت کہ بت پرست یہود کے علما ہونیکا اقرار کرتے تہے اور بہ نسبت اپنے اونکو
اعلم جانتے تہے اسلیے اللہ نے شاکین کو ارشاد سوال کرنیکا علماء اہل کتاب سے جو کہ اسلام لے آئے
تہے فرمایا کہ وہ کہدینگے کہ ہان یہ قرآن سچی کتاب اللہ تعالی کی ہے اور محمد اللہ تعالی کے رسول ہین صلعم

علیہ وآلہ وسلم اور توریت اسکی شاہد اور اسکے ساتھہ ناطق ہے کیونکہ یہ بات اونکے نزدیک متحقق ہو چکی تھی
اور بشارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکی کتابون مین موجود تھی مراد ظاہر کرنا نبوت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا ہے بشہادت احبار لکن اس وجہ مین باوجود حسن کے مخالفت ظاہر ہے زجاج نے کہا اللہ نے
خطاب حضرتؐ کو کیا اور یہ خطاب شامل خلق ہے یہ وجہ بھی حسن ہی لکن اسمین بُعد ہے اسلیے کہ جب سوال آپ
خطاب مین داخل ہے تو ایراد موجود اور اعتراض وارد رہا کسی نے کہا حرف اِن اس جگہہ بمعنے نفی ہے
یعنے تم کو اسمین کچھ شک نہین ہے کہ تم کسی سے سوال کرو اور یہ وجہ ابعد ہے قتیبی نے کہا مراد اس آیت
سے وہ کافر ہے جو یقیناً حضرتؐ کی تکذیب یا تصدیق نہین کرتا ہے بلکہ شک مین ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ
خطاب حضرتؐ ہی کو ہے نہ غیر کو اور معنے اسکے یہ ہین کہ اگر تو اون لوگون مین سے ہوتا جنکو شک لگتا
ہے اور اہل کتاب سے پوچھتا تو وہ تیرے شک کو دور کر دیتے بعض نے کہا کہ اس جگہہ بمعنے ضیق صدر ہے
یعنے اگر تیرا دل ان لوگون کے کفر سے تنگ ہوتا ہے تو تو صبر کر اور اہل کتاب سے پوچھہ کہ تجھہ سے پہلے
جو پیغمبر تھے اونہون نے کیسا صبر ایذا رسانی قوم پر کیا بعض نے کہا کہ معنے آیت کے بطور فرض وتقدیر
کے ہین کہ اگر مثلاً وفرضاً تجھہ کو شک ہو اور شیطان کسیطرح کا خیال دل مین ڈالے تو تو دریافت
کرلے یہ لوگ تجھہ کو تیری نبوت کی اور اس قرآن کی خبر دین گے اور اقرار کرینگے کہ ہان یہ سچ ہے
اسلیے کہ وہ تیری صفت اپنی کتابون مین لکھی ہوئی پاتے ہین اُن مین جو لوگ مسلمان ہو چکے ہین
اُنکے مقتضا کتم کا زائل ہو چکا ہے بیشک یہ حق ہی جو تیرے پاس طرف سے تیرے رب کے آیا ہے اللہ
نے یہ بات قسم کہا کر کہی اب شک اصل سے قطع ہو گیا اور اختلاف تفاسیر کا جاتا رہا سو تو شک کرنے
والون مین نہ ہو اپنے یقین پر ۔ ٥ اور ممکن ہی کہ یہ نہی تعریض ہو واسطے غیر کے جسطرح کہ بہت جگہہ قرآن
مین اسطرح ہوا ہے اسیطرح نہی حضرتؐ کی تکذیب سے تعریض للغیر ہے اور اس تعریض مین جو زجر مکذبین
کو فرمایا ہے وہ ابلغ ہے اس سے کہ خود انکو نہی کیجاتی کیونکہ جب ایسے شخص کو نہی کی جس سے صدور ان
امور کا ممکن نہین ہے تو پھر ممکن الصدور کا کیا ذکر ہے اور جن لوگون کے لیے اللہ کی قضا وقدر جاری
ہو چکی ہے کہ وہ کفر پر مصر رہین گے اور کفر ہی پر مرینگے اون سے وقوع ایمان کا کسی حال مین بھی نہین
ہوتا ہے اگرچہ صورت ایمان کی واقع ہو جیسے اقرار کرنا ایمان کا وقت معاینہ عذاب کے کہ یہ حکم عدم
مین ہی مجاہد نے کہا اللہ کا سخط اونپر بسبب عصیان کے ثابت ہو چکا اور بعض نے کہا اللہ کی لعنت آچکی ہے

کسینے کہا مراد کلمہ سے یہ کلمہ ہے خلقتُ ھٰؤلآءِ لِلنَّارِ وَلَا اُبَالِیْ لفظ آیت شامل ہے آیات تکوینیہ و تنزیلیہ دونون کو چونکہ اون کی دلون پر مہر لگ گئی ہی اور قول متحقق ہو چکا اب وہ کسی نشانی پر بھی کیسی ہی کیون نہ ہو ایمان لانیوالے نہین ہین جبتک رویت عذاب کی نہو اور اوسوقت صورت ایمان کی اگر سے واقع ہوگی لکن ایسے ایمان پر ترتب کسی حکم کا نہین ہوتا ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ

اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ○ سو کیون نہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پہر کام آتا اون کو ایمان لانا مگر یونس کی قوم جب یقین لائی کہولدیا ہمنے اون پر سے ذلت کا عذاب دنیا کے جیتے اور کام چلایا اون کا ایک وقت تک

ف یعنے دنیا مین عذاب دیکہکر یقین لانا کسی کو کام نہین آیا مگر قوم یونس کو اسواسطے کہ اونپر حکم عذاب کا پہونچا تہا حضرت یونسؑ کی شتابی سی صورت عذاب کی نمودار ہوئی تہی وہ ایمان لائے پہر بچگئے اسی طرح مکے کے لوگ فتح مکہ مین اونپر فوج اسلام کی پہونچی قتل و غارت کو لکن اُنکا ایمان قبول ہوگیا اور امان ملی انتہے اللہ فرماتا ہے کوئی قریہ بجا اہلہا امم سالفہ مین سی جنکے پاس ہمنے رسول بہیجے تہے ایمان نہین لایا بلکہ ساری قوم یا اکثر قوم نے اون رسل کی تکذیب کی کقولہ تعالی يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ اور حدیث صحیح مین آیا ہے عرض کیے گئے مجہپر انبیا سو گذرا کوئی نبی اور اُسکی ساتھ ایک گروہ تہا لوگون کا اور کوئی نبی اور اُسکی ساتھ ایک مرد تہا اور کوئی نبی اور اُسکے ہمراہ دو مرد تہے اور کوئی نبی اور اُسکے ساتہہ کوئی نہ تہا پہر ذکر کیا موسیٰؑ کا اور انکے اتباع کی کثرت کا پہر اپنی امت کی کثرت کا ذکر فرمایا یہ اس کثرت سی تہے کہ خافقین و جانب شرقی و غربی کو اونسے سد کر دیا تہا غرض یہ ہے کہ کوئی ایسا قریہ نہ ملا جو تمام وکمال ایمان لایا ہو اون قریٰ مین جو گذر چکے مگر قوم یونسؑ یہ اہل نینوی تہے اور نہ تہا ایمان لانا اُنکا مگر ڈر سے عذاب کے جس عذاب سے اُنکو نبی نے قوم کو ڈرایا تہا جب قوم نے اسباب عذاب کا معاینہ کیا اور رسول اُنکی درمیان مین سی نکل کے چلے گئے تب اونہونے اللہ سے استغاثہ کیا اور تضرع و مسکانت سی پیش آئے اور اپنے اطفال و مواشی و دواب جمع کرکے اللہ سی سوال دفع عذاب کا کیا اوسوقت اللہ نے اونپر رحم

(حاشیہ: [illegible])

فرما کر عذاب کو اوٹھالیا اور اُنکو تاخیر دی مفسرین کا اختلاف ہے کہ اس عذاب کے ساتھہ عذاب اخروی بہی
مکشوف ہوگیا یا فقط دنیا کا عذاب اوٹھگیا یہ دو قول ہین ایک یہ ہے کہ اسی حیات دنیا کا عذاب مرفوع ہوا جس
طرح کہ اس آیت مین تقیید آئی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ دونو جگہہ کا عذاب اوٹھ گیا بقولہ تعالی وارسلناہ
الی مائۃ الف او یزیدون فآمنوا فمتعناھم الی حین اینر اطلاق ایمان کا فرمایا اور ایمان عذاب
اخروی سے چہڑاتا ہے اور یہی قول ظاہر ہے واللہ اعلم قتادہ نے اس آیت باب کی تفسیر مین کہا ہے
نفع ندیا کسی قریہ کافرہ کو جو ایمان لایا وقت حضور عذاب کے پہر چہوڑ دیا گیا ہو مگر قریہ قوم یونس ع کہ جب
وہ اپنے نبی کو مفقود کر بیٹھے اور گمان ہوا کہ عذاب قریب آیا تو اللہ نے اُنکے جی مین یہ بات ڈالی کہ توبہ
کرین اونہون نے ٹاٹ پہنا اور ہر چوپایہ کا بچہ اوسکی مان سے جدا کر دیا پہر چالیس رات تک اللہ سے فریاد کرتے رہے
اللہ نے جب صدق انکے دلون اور توبہ اور ندامت کا ماسبق پر معلوم کیا تو عذاب کو اون سے اُٹھالیا بعد
اسکے کہ اون کے سرون پر جہک پڑا تہا قتادہ نے کہا نینوی جہان قوم یونس ع تہی زمین موصل مین
تہا ابن مسعود و مجاہد و سعید بن جبیر وغیرہ سلف سے بہی اسیطرح مروی ہے ابن مسعود نے یون پڑہا ہے
فھلا کانت قریۃ اٰمنت ابو الجلد کہتے ہین جب اونپر عذاب اوترا تو اون کے سرون پر مثل اندہیری
رات کے ٹکڑون کے پہرنے لگا وہ پاس ایک عالم کے اپنی قوم مین سے گئے اور کہا ہم کو کوئی ایسی دعا
سکہا دو کہ ہم وہ دعا اللہ سے کرین شاید اللہ تعالی ہم سے اس عذاب کو اٹہا لے اوس عالم نے کہا تم یون
کہو یا حی حین لا حی یا حی محی الموتی یا حی لا الہ الا انت اس دعا سے اُنکا عذاب کہل گیا سارا
قصہ انکا مفصل سورہ صافات مین آئیگا ان شاء اللہ تعالی فتح البیان مین کہا ہے لولا اس جگہہ معنی
ہلا ہے اخفش و کسائی نے اسیطرح کہا ہے اس تخصیص مین معنے توبیخ کے ہین اللہ پاک نے اہل قری مہلکہ
کو قبل یونس علیہ السلام ایمان نہ لانے پر قبل نزول عذاب کے جہڑکی دی کہ کس لیے کوئی ایک قریہ
بہی ان قری مین سے جنکو ہمنے ہلاک کر دیا ایمان معتد بہ نہ لایا جو انکو نفع کرتا یعنے عذاب سے پہلے
اگر وہ لوگ ایمان لے آتے تو عذاب سے بچ جاتے اور جیسی تاخیر فرعون نے کی ویسی تاخیر نکرتے مگر قوم
یونس ع کہ انکی توبہ بعد معاینہ عذاب کے قبول ہوئی ایک جماعت مفسرین نے اسیطرح کہا ہے زجاج نے
کہا عذاب واقع نہین ہوا تہا اونہون نے فقط علامت عذاب کی دیکہی اور اگر عین عذاب کو دیکہہ لیتے
تو پہر ایمان لانا کچہ نفع نکرتا یہ اولی ترہے قول ابن جریر سے کہ جب وہ ایمان معتد بہ قبل معاینہ عذاب کے

وقت رویت امارات کے یا اول معاینہ مین قبل حلول عذاب کے لے آئے تو وہ عذاب سوائی کا حیات دنیا مین
اون سے اوٹھہ گیا یہ وہی عذاب تہا جسکا وعدہ حضرت یونس علیہ السلام نے اون سے کیا تہا کہ عنقریب تمپر عذاب آنے
والا ہے سو اونہون نے خود اوس عذاب کو نہین دیکہا بلکہ اوسکی نشانیان دیکہین پہر اللہ نے بعد اس
کشف عذاب کے اُنکو دنیا مین ایک وقت مقدر معلوم تک باقی رکہا مراد اس سے انقضاء آجال ہے
قرطبی نے کہا قول زجاج کا کلام حسن ہے اسلیے کہ جس معاینہ کے ہوتے ایمان نفع نہین کرتا ہے وہ
تلبس بعذاب ہے جیسے قصہ فرعون کا حدیث ابن مسعود مین رفعاً آیا ہے کہ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم
کو طرف توحید کے بلایا قوم نے انکار کیا تو اونہون نے وعدہ عذاب کا کیا اور کہدیا کہ فلان دن
تمپر عذاب آئیگا اور خود اون مین سے باہر نکل کہڑے ہوئے انبیا جب اپنی قوم کو وعدہ عذاب کا دیتے
تہے تو خود باہر نکلجاتے تہے جب عذاب اونپر سایہ افگن ہوا تو قوم نے نکلکر درمیان عورت اور
اُسکی بچے کے اور گوسفند اور اُسکے بچے کے جدائی کردی اور اللہ کیطرف چیخنے چلانے لگے اللہ نے
اُنکی راستی معلوم کرکے توبہ قبول کی اور عذاب کو پہیر دیا اور حضرت یونس علیہ السلام راہ مین بیٹہکر
خبر پوچہتے تہے ایک شخص کا گذر ہوا اوس سے کہا قوم یونس کا کیا حال ہے اوس نے اون کے
فعل کا حال بیان کیا اونہون نے کہا مین پہر کر پاس اوس قوم کے نہ جاؤن گا جنکے مین نے جہوٹ
کہا اور غصہ ہوکر چلدیے سعید بن جبیر کہتے ہین عذاب نے قوم یونس کو ڈہانپ لیا جسطرح کہ قبر کو کپڑے
سے ڈہانپ لیتے ہین جبکہ مردہ قبر مین رکہا جاتا ہے اور آسمان سے خون برسا ابن عباس نے کہا
جب عذاب اوترا درمیان اون کے اور عذاب کے فاصلہ نہ تہا مگر بقدر دو ثلث میل کے پہر اللہ نے اُنکی
دعا پر وہ عذاب کہولدیا قتادہ نے کہا ایک میل کا فاصلہ رہگیا تہا وہب نے کہا آسمان پر ابر سیاہ ہائل
سخت دہوئین کا آیا تہا اوس نے اون کے شہر کو ڈہانپ لیا یہ واقعہ دن عاشورے کے گذرا اوس دن
جمعہ تہا اونہون نے دعا کی یَا حَیُّ الخ مانگی یا یون کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ ذُنُوْبَنَا قَدْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ
اَعْظَمُ وَاَجَلُّ فَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَھْلُہٗ قالہ الفضیل ابن عیاض
یعنی ؎ تو نگر از طرف رحمت خود نزدیکی ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّھُمْ جَمِیْعًا ط اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

اگر تیرا رب چاہتا یقین ہی لاتے جتنے لوگ زمین میں ہیں سارے تمام اب کیا تو زور کریگا لوگون پر تا کہ ہو جاوین
با ایمان اور کسی جی کو نہیں ملتا کہ یقین لائی مگر اللہ پاک کے حکم سے اور وہ ڈالتا ہے گندگی اونپر جو نہیں
بوجھتے **ف** اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے پیغمبر اگر تیرا رب چاہتا تو سارے زمین والون کو اون ایمان لانی
کا دیتا وہ سب تجھپر ایمان لے آتے لیکن اسکے کام میں حکمت ہے کقوله ولو شاء ربك لجعل الناس امة
واحدة ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك ولذلك خلقهم وتمت كلمة ربك
لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين وقال تعالى افلم ييئس الذين امنوا ان لو
يشاء الله لهدى الناس جميعا ولهذا فرمایا کہ کیا تو زبردستی لوگون کو مومن بنانا چاہتا ہے
یعنے یہ بات تیرے اختیار کی نہیں ہے اور نہ تجھپر واجب ہے کہ تو سب کو مار مار کر مسلمان کرے بلکہ اللہ
پاک جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو اس حسرت میں اپنی جان کیون
کھوتا ہے ليس عليك هداهم ولكن الله يهدي من يشاء لعلك باخع نفسك الا يكونوا
مؤمنين انك لا تهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء تیرا کام پہونچا دینا ہے اور
ہمارا کام حساب لینا فذكر انما انت مذكر لست عليهم بمصيطر الخ اسکے سوا اور بہت آیات
دلیل ہین اسپر کہ فعال لما يريد اور ہادی من یشاء اور مضل من یشاء اللہ ہی ہے وہ جو کام کرتا ہے
علم و حکمت و عدل ہوتا ہے ولہذا فرمایا ہے کہ کوئی نفس بے اذن خدا کے ایمان نہیں لا سکتا اور گمراہی
اوسپر ڈالتی ہے جو اللہ کی حجتون اور دلیلون کو نہیں سمجھتا ہے اللہ پاک ہر مہدی و ضال کی ہدایت
و ضلالت مین عادل حکیم ہے فتح البیان میں کہا ہے کہ اگر تیرا رب چاہتا تو سب کے سب لوگ ایمان
پر مجتمع ہو جاتے نہ تفرقہ کرتے اور نہ مختلف ہوتے لیکن اللہ نے کسی مصلحت سے یہ بات نہیں چاہی بعد
لفظ جمیعا کے لفظ کلہم بطور تاکید کے فرمایا کقوله لا تتخذوا الهين اثنين بعض نے کہا ہر لفظ مفید
احاطہ و شمول کو تھا لیکن اس غرض سے یہ دونو لفظ لائے گئے کہ دلیل ہین اسبات پر کہ وجود ایمان کا
آنسے بصفت اجتماع نہیں ہوگا حضرت کو حرص تھی کہ سب لوگ ایمان لے آئین اللہ نے کہا کہ یہ خلاف
مشیت الہی ہے جسکا جریان حکمت بالغہ و مصالح راجحہ پر کہا گیا ہے وہ مشیت اسکا تقاضا نہیں کرتی
کیا تو اونپر اکراہ کرے گا اوس امر میں جو کہ خلاف مشیت الہی ہے کہ یہ بات تیری وسع اور تحت قدرت
مین نہیں اس مین تادیب و تسلیہ ہے حضرت کو اور آپ کے ضیق صدر کا دور کرنا کہ اگر فرضا صلاح کل ہی

ہوجاوے تب بہی اسکا صلاح محقق ہونا نہین ہوسکتا بلکہ وہ صلاح اقرب الی الفساد ہوگی وللہ الحکمۃ البالغۃ اس
استفہام مین اس امر کا اعلام ہے کہ اگرچہ اکراہ ممکن و مقدور ہے لکن مکرہ کو دیکہنا چاہیے کہ کون ہو سو وہ
اکیلا اللہ ہے یہ شان اوسی کی ہے کہ اگر چاہے دلون مین ایسی چیز پیدا کردے جو اون کو مضطر طرف ایمان
کے کرے یہ بات کسی بشر کی استطاعت مین نہین ہے اور جب تک اللہ پاک کا اذن نہین ہوتا ہے کوئی نفس
ایمان نہین لاسکتا رجس سے مراد عذاب یا سخط یا کفر یا خذلان ہو سو یہ انہین پر پڑتا ہے جو اللہ پاک کے
حجج نہین سمجہتے اور اسکی آیتون مین تفکر و تدبر نہین کرتے قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ
حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ تو کہہ دیکہو تو کیا کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور کچہ کام نہین آتیں
نشانیان اور ڈراون لوگون کو جو نہین مانتے سو اب کچہ راہ دیکہتے ہین مگر اونہی کے سے دن جو ہوچکے
ہین ان سی پہلے تو کہہ اب راہ دیکہو مین بہی تمہارے ساتہہ راہ دیکہتا ہون پہر ہم بچا دیتے ہین اپنے رسولون
کو اور جو ایمان لائے اسیطرح ذمہ ہے ہمارا بچا دینگے ایمان والون کو **ف** اللہ پاک نے بندون کو ارشاد
کیا کہ تم ہماری نعمتون مین تفکر کرو اور جو آیات درخشان آسمان و زمین مین واسطے اہل عقل کے رکہے
گئے ہین اون مین غور سی دیکہو جیسے کواکب نیرات و ثوابت و سیارات و مہر و ماہ و شب و روز اور انکا اختلاف
اور ایک کا ایلاج دوسرے مین کہ ایک بڑہتا ہے اور دوسرا گہٹتا اور کبہی ایک گہٹتا ہو اور دوسرا بڑہتا
اور آسمان کا اونچا ہونا اور اس حسن و زینت سی رہنا اور اللہ کا آسمان پر سے پانی اوتارنا اور پہر اوس
سے زمین کو زندہ کرنا اور اوس مین ثمار و زروع و ازاہیر و صنوف نبات کا اوس مین سے نکالنا اور دوب
مختلف شکل و لون کا کہیرنا اور جبال و سہول و قفار و عمران و خراب و نحوہا کا مع منافع کثیر اوسمین رکہنا
اور دریا مین عجائب و امواج کا ہونا اور مسہل السالکین کے لیے انکا مذلل ہونا اور سفائن کا اوسپر لادنا
اور ناؤ کا آرام سے اپنے لوگون کا لیچلنا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ پہر فرمایا کہ یہ آیات سماویہ و ارضیہ اور
آثار رسل کا مع حجج و براہین کے جو کہ دلیل مین اون کے صدق پر کچہ بکار آمد اوس قوم کے نہین ہوتی جو
کہ ایمان نہین لاتی ہے کقولہ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الاٰیہ کیا یہ لوگ ویسے
دنون کا انتظار کرتے ہین جیسے دن امم سابقہ پر آچکے ہین یعنے وہی نقمت و عقوبت جو کہ اگلی مکذبین رسل

ع ۱۰ / ۱۱ / ۱۵

پر گذر چکی ہے اور ایام اللہ مین ہو چکی ہے سو تم اے پیغمبر انسے کہدو کہ تم بہی انتظار کرو مین بہی تمہارے ہمراہ
منتظر ہون پہر جب اللہ کا عذاب کسی قوم و امت پر آتا ہے تو اللہ رسل و مومنین کو بچا دیتا ہے اور مکذبین
رسل کو ہلاک کر ڈالتا ہے اللہ نے اپنے نفس مقدس پر یہ بات واجب کر رکھی ہے کہ وہ مومنون کو نجات
دیگا لقولہ تعالی کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ حدیث صحیحین مین آیا ہے اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ کِتَابًا
فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فتح البیان مین کہا ہے کہ جب اللہ
تعالی نے یہ ذکر کیا کہ ایمان بغیر مشیت خدا حاصل نہین ہوتا ہے تو اب یہ حکم دیا کہ تم لوگ دلائل سماویہ و
ارضیہ مین نظر و استدلال کرو مراد نظر سے تفکر و اعتبار ہے مصنوعات دالہ علی الصانع مین اس نظر
سے صانع کی وحدت اور کمال قدرت ثابت ہوتی ہے بیان طریقہ تفکر کا رسالہ کشف الستر عن
وجہ الذکر والفکر مین کیا گیا ہے پہر اللہ نے فرمایا کہ یہ تفکر و تدبران دلائل و مخائل مین نافع نہین ہے حق
مین اوس شخص کے جسکی شقاوت مستحکم ہو چکی ہے سو کیا یہ کفار ایام اللہ امم سابقہ کا سا انتظار کرتے
ہین کہ جو بلا مثلاً قوم نوح و عاد و ثمود پر اوتری تہی بسبب تکذیب رسل کے ویسا ہی عذاب با نواعہ انپر
بہی بسبب تکذیب حضرت کے نازل ہو اور یہ اپنے کفر پر مصمم و مصر و مستمر رہین یہانتک کہ اللہ پاک کا عذاب
آجاے عرب عذاب و نعم کو ایام کہتے تہے لقولہ تعالی وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ اچہا اگر انکا انتظار
اسیکا ہے کیلیے ہے تو بچشم بر راہ و گوش بر آواز رہین اور ہم بہی انتظار کرین گے یعنے اپنے رب کے
وعدہ کا اس مین تہدید شدید و وعید بالغ ہے کہ جیسا ہلاک امم گذشتہ پر آیا ہے اسیطرح کا ہلاک عنقریب
انپر بہی نازل ہوگا اللہ کی سنت یہ ہے کہ وقت انزال عذاب کو اپنے رسل و مومنین کو بچا دیتا ہے اور اس بات
کو اوس نے اپنے اوپر براہ فضل و کرم واجب و ثابت و متحتم کر رکہا ہے مراد مومنین سے جنس اہل ایمان
ہین اس مین رسل اور انکے اتباع سب داخل ہین یا خاص وہ مومنین ہین جو اتباع رسل تہے اس لیے کہ
رسل بالاولی ان مین داخل ہین سیوطی نے کہا مراد حضرت اور صحاب حضرت ہین وقت تعذیب
مشرکین کے قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَ

اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ تو کہہ اے لوگو اگر تم شک مین ہو میرے دین سے تو مین نہین پوجتا جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے
سوا لیکن مین پوجتا ہون اللہ کو جو تم کو کھینچ لیتا ہے اور مجھ کو حکم ہے کہ رہون ایمان والون مین اور یہ کہ
سیدھا کر مونہہ اپنا دین پر حنیف ہوکر اور مت ہو شرک والون مین اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ
نہ بھلا کرے تیرا اور نہ برا پھر اگر یہ کیا تو نے تو تو بھی ہو اوسوقت گنہگارون مین اور اگر پہونچاوے اللہ
تجھکو کچھ تکلیف تو کوئی نہین اسکو کھولنے والا اوسکے سوا اور اگر چاہے تجھپر کچھ بھلائی تو کوئی پھیرنے
والا نہین اوسکے فضل کو پہونچاوے وہ جسپر چاہے اپنے بندون مین وہی ہے بخشنے والا مہربان ف
کھینچ لیتا ہے یعنے موت دیتا ہے یہ صفت سب لوگ اللہ کی سمجھتے ہین اسلیے یہ یاد دلایا کہ آخر اوسی کی
طرف کھینچے جاؤگے کیونکہ مشہور ہے کہ اللہ ہی کیطرف سب آخر کو کھینچ جائینگے تو بس اللہ ایک ہی
اوسکے سوای کسیطرف رجوع ہونا حماقت سی شرک کرنا ہے حنیف نام ہے دین ابراہیم والون کا اور
عرب شرک کرتے اور آپ کو حنیف کہا جاتے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی نے اپنے رسول سے
فرمایا کہ تم ان لوگون سے یہ بات کہدو کہ یہ دین حنیف جسکی وحی اللہ نے مجھکو کی ہے اگر تم کو اسکی صحت
مین کچھ شک ہے تو جسکو تم سوا اللہ کے پوجتے ہو مین اسکو نہین پوجتا مین تو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت
کرتا ہون میرا معبود وہ ہے جو تم کو وفات دیگا جسطرح کہ اوس نے تم کو زندہ کیا ہے پھر تم اوسی کی
طرف پھر کر آؤگے پس اگر یہ معبودات تمہارے جنکی تم پوجا کرتے ہو سچے ہین تو مین انکا عابد نہین
ہون اچھا تم اون کو بلاؤ یہ مجھکو کچھ ضرر پہونچائین یہ تو نہ ضار ہین اور نہ نافع اور وہ شخص جسکے ہاتھ
مین ضر و نفع ہے وہ اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ مین مومن ہون پھر اللہ نے کہا
اے رسول تم خالص اللہ کی عبادت کرو حنیف ہوکر حنیف وہ ہی جو شرک سے منحرف ہو ولہذا فرمایا کہ
تو مشرکون مین سے نہ ہو خیر و شر و نفع و ضر سب کا رجوع طرف اللہ کے ہے وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک
نہین ہے سوا ایسا ہی شخص استحقاق عبادت کا رکھتا ہے وحدہ لاشریک لہ حدیث انس بن مالک مین فرمایا
ہے اُطْلُبُوا الْخَیْرَ دَھْرَکُمْ کُلَّہٗ وَتَعَرَّضُوْا النَّفَحَاتِ رَبِّکُمْ فَاِنَّ لِلّٰہِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ
یُصِیْبُ بِھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَاسْئَلُوْہُ اَنْ یَّسْتُرَ عَوْرَاتِکُمْ وَیُؤْمِنَ رَوْعَاتِکُمْ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ بِسَنَدِہٖ
ثُمَّ رَوَاہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا بِمِثْلِہٖ سَوَآءً اللہ غفور ہے جو کوئی اسکی طرف رجوع لاتا ہے

اور توبہ کرتا ہے کسی گناہ سی یہانتک کہ شرک سے تو وہ اوسکی توبہ قبول کرلیتا ہے فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ اپنے طریقے کا تباین طریقہ مشرکین سی ظاہر کردے مراد ناس سی سب لوگ مین یا خاص کفار یا اہل مکہ علی الخصوص کہ اگر تم کو کچہ شک ہے میرے دین مین جسپر مین ہون یعنے عبادت نری اللہ وحدہ لاشریک لہ کی اور تم کو حقیقت اس دین کی معلوم نہین ہے اور نہ تم اسکا صحیح ہونا پہچانتے ہو تو تم جان لو کہ مین تمہارے ادیان سی جنپر تم قائم ہو بری او بیزار ہون مین ہرگز اوسکی عبادت نہین کرونگا جسکی عبادت تم سوا اللہ کے کرتے ہو ولکن مین اوسکی عبادت کرتا ہون جو کہ تم کو مارتا ہے صفت توفی کو جملہ صفات مین سی اسلیے بالتخصیص ذکر کیا کہ اس مین تہدید ہی کیونکہ جو مار سکتا ہی وہ تمپر عذاب شدید بہی نازل کرسکتا ہے اور نیز اس مین دلیل ہے مبدء خلق و اعادہ پر یہ حال اشد مہابت ہی دلون مین اور ذکر اہلاک و وقائع و نازلہ علی الکفار کا امم سالفہ پر گذرچکا گویا یہ ارشاد کیا ہے کہ مین اوسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجہکو وعدہ تمہارے اہلاک کا دیا ہے اور مین مامور ہون ایمان لانے پر پہر اللہ نے ارشاد کیا کہ اے پیغمبر تم دین پر مستقیم و ثابت رہو کسی حال مین بہی توحید سی لغزش نہ کرو تخصیص وجہ کی اسلیے ہی کہ وجہ اشرف اعضا ہے یا اس مین امر ہے استقبال قبلہ کا نمازمین اور متحول نہ ہونا اوسکی جہت سی حنیف وہ ہے جو ہر دین سی مائل ہوکر طرف دین اسلام کے آئے اور سیدہا رہے ٹہری راہ پر نہ چلے پہر اس نہی کی تاکید نہی کے ساتہہ فرمائی اور کہا کہ تو مشرکون مین سی نہ ہو اور کسیکو سوا اللہ کے کسی حال مین بہی نہ پکار دعا سے مراد اس جگہہ عبادت ہے اللہ کے سوا کوئی شے تجہکو نفع و نقصان نہین پہونچا سکتی ایسی شے کا پکارنا جو کہ نافع و ضار نہین ہے کسی عاقل کا کام نہین ہوتا ہے جبکہ کوئی قادر علی النفع و الضر نہ ملے پہر جبکہ ایسا قادر و قدیر موجود ہو تو عدول کرنا دعا قادر سے طرف دعاء غیر قادر کے اور زیادہ اقبح و اشنع و اخزی ہے معہذا اگر تو ایسا کرے گا تو پہر تیری گنتی ظالمون مین ہوجائے گی مراد اس خطاب سے تعریض ہے غیر کو اسلیے کہ دامن نبوت ایسی آلودگی و حرج سے پاک ہوتا ہے پہر فرمایا کہ اگر تجہکو کوئی آفت لگے تو اوسکا کہولنے والا اور ٹالنے والا سوا اللہ کے کوئی نہین ہی معلوم ہوا کہ ضار و نافع فقط اللہ ہے اوسکی ضرر رسانی کو کوئی دور نہین کرسکتی ہے یہ کشف مختص ہی ساتہہ اوس کے جسطرح کہ انزال ضر بہی مختص باسی ہی اور اگر اللہ ارادہ خیر کا کریگا تو کسیکا یہ مقدور نہین ہے کہ وہ حائل و مانع و صارف ہوسکے کوئی ہو اور کہین ہو مس کیا پر ہی نے کہا ہی کہ ارادہ کو خاص کیا ہی ساتہہ جانب خیر کے اور مس کو ساتہہ جانب شر کے اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ صدور خیر کا اللہ پاک سے بالذات ہوتا ہے اور صدور شر کا بالعرض مین کہتا ہون

ہے ارادی کو اور بعض نے کہا اس ضمیر بقصد ثانی اور معنے متقارب ہیں بالجملہ جب اللہ کا ارادہ متعلق بخیر ہوتا ہی تو کوئی اوسکے فضل کو دفع کرنے والا نہیں ہے ضمیر کی جگہہ لفظ فضل کا اسلیے ذکر کیا کہ اللہ جو خیر عطا کرتا ہے وہ اللہ کا تفضل ہوتا ہے کچہ استحقاق کسیکا اللہ پر نہیں ہے یہان استثنا نہین کیا اسلیے کہ اللہ کی مراد کا رد کرنا ممکن نہین ہے اللہ کا ارادہ ایک صفت قدیمہ ہے اوس مین تغییر کو راہ نہین ہے بخلاف مس ضر کہ یہ ایک صفت فعل ہے اللہ جس بندے پر چاہتا ہے اپنا فضل وکرم یا ضر کرتا ہے اوسکی ذات مقدس غفور رحیم ہے **حکایت** عامر بن قیس نے کہا ہے کتاب اللہ کی تین آیتین ہین مینے ساری خلائق کے عوض انپر اکتفا کیا ہے ایک یہ آیت اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ الخ دوسری یہ آیت مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ تیسری یہ آیت وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا

اَخْرَجَهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ وَاَخْرَجَ اَبُو الشَّیْخِ عَنِ الْحَسَنِ نَحْوَهٗ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ۞ وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۞

تو کہہ اے لوگو حق آچکا تم کو تمہارے رب سے اب جو کوئی راہ پر آوے سو وہ راہ پاتا ہے اپنے بہلے کو اور جو کوئی بہولا پہرے سو بہولا پہرے گا اپنے برے کو اور مین تم پر نہین ہوا مختار اور تو چل اوسی پر جو حکم پہونچے تیری طرف اور ثابت رہ جب تک فیصلہ کرے اللہ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے **ف** اللہ پاک نے حضرت کو حکم دیا کہ تم ان لوگون سے کہدو کہ جو دین مین اللہ کے پاس سے لایا ہون وہی حق ہے اوس مین کسیطرح کا شک وشبہ نہین ہے جو کوئی اس دین کی پیروی کریگا تو نفع اس پیروی کا اوسی کیطرف عائد ہوگا اور جو کوئی اس دین سے گمراہ ہوجائیگا وبال اوسکے ضلال کا اوسی کی جان پر پڑے گا مین کچہ تم لوگون پر نگہبان نہین ہون کہ تم چاہے نخواہے ایمان ہی لاؤ مین ایک تمہارا ڈرانیوالا ہون اور ہدایت کرنا اللہ کا کام ہے پہر خاص حضرت کو ارشاد کیا کہ تم اس وحی کی پیروی کرو اور جب تک اللہ تمہارے اور انکے بیچ مین فیصلہ نہ کرے تب تک تم صبر کرتے رہو اللہ تعالیٰ عدل وحکمت کی راہ سے بہترین حکام ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد حق سے اسجگہہ قرآن یا اسلام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ہدایت کا نفع مہتدی کو اور کفر کا ضرر کافر کو ہوتا ہے اللہ پاک کو اس سے کچہ غرض نہین ہے اور نہ خود اس نفع وضرر کا طرف اوسکے ہوا اور پیغمبر کچہ ارنکے وکیل وحافظ امور نہین

ع ۱۱
۱۴

ہین پیغمبر پر تو فقط اتباع امر و نہی الٰہی اور صبر کرنا ایذا کفار پر اور پہونچانا اللہ کے احکام کا چاہیے مشرکین بڑے
متلون الاخلاق ہوا کرین اور جو چاہین بکین غایت اس صبر کی یہ ہے کہ اللہ درمیان رسول و امت کی اس
دنیا مین ساتھ نصر کے نیاؤ کرے اور آخرت مین اندر دوزخ کے معذب فرمائے اور یہ اہل کفر و شرکت دیکھین
کہ رسولخدا ﷺ اور اُنکی امت اجابت جو اونپر ایمان لائی ہے اور اُنکے حکم پر چلی ہے اور اُنکی نہی سے باز رہی ہے
نعیم جنت مین متقلب ہین کون جنت جو کبھی ختم نہو اور جسکا وصف کسی سے نہو سکے اور اُسکے ادنی
مزایا پر کوئی واقف نہین ہے مجاہد نے کہا یہ آیت منسوخ ہے بآیۂ جہاد ابن عباس بھی اسیکے قائل ہین سیوطی
نے کہا حضرت ﷺ نے صبر کیا یہانتک کہ حکم قتال کرنے کا ساتھ مشرکین کے آیا اور اہل کتاب سے جزیہ لیا
اس قول مین اشارہ ہے طرف قول مجاہد کے قالہ الکرخی بیان ناسخ و منسوخ مین رسالہ افادۃ الشیوخ
جامع جملہ مباحث و اختلاف نسخ ہے بعد استقرار و مناظرہ کے یہ بات ٹہیری ہے کہ کل پانچ آیتین
اور درحقیقت منسوخ ہین پس سب سوا اس مقدار یسیر کو ہر طالب علم نوک زبان پر یا کسی صفحہ
کتاب پر لکھکر یاد کر سکتا ہے یہ ایک سہل طریقہ ہے عمل بالکتاب والسنۃ کا اور قاطع جمیع اعذار مقلدین ہے وللہ الحمد

سورۂ هود علیہ السلام

یہ ایکسو تیئیس آیت ہے بقول حسن و عکرمہ و عطاء و جابر و مجاہد و ابن زبیر مین مکی ہے ابن عباس و قتادہ نے کہا
مگر ایک آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ مقاتل نے کہا مگر یہ آیت فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ الخ و اُولٰئِكَ
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ الآیۃ حاصل یہ ہے کہ ابن عباس کے نزدیک ایک آیت مدنی ہے اور مقاتل کے نزدیک
دو آیتین مدنی ہین کعب کہتے ہین حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ پڑہو تم سورۂ ہود کو دن جمعہ کے اَخْرَجَهُ
الدَّارِمِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمْ ابوبکر صدیق نے کہا اے رسول خدا آپ کو بڑہاپا جلد آگیا
فرمایا مجھکو ہود و واقعہ و مرسلات و عم یتساءلون و اذا الشمس کورت نے بوڑہا کر دیا اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ اور انس نے رفعاً مثل اسکے حدیث النخعیہ سے بھی زیادہ کیا ہے رَوَاهُ الْبَزَّارُ یہہ
حدیث بہت طرق سے ایک جماعت صحابہ سے مروی ہے بعض علما نے کہا ہے سبب حضرت ﷺ کے شیب یعنی
پیری کا ان سورتون سے یہ تہا کہ ان مین ذکر قیامت و بعث و حساب و کتاب و جنت و نار کا ہے واللہ اعلم
بمراد رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن کثیر نے کہا سورہ ہود مکی ہے بروایت شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا کو

کی طریق سے ذکر کیا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓرٰ تف کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ۙ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا

اللّٰہَ ؕ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ۙ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا

حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۔ اِلَی اللّٰہِ

مَرْجِعُکُمْ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تف کتاب ہے کہ جانچ لی ہین باتین اسکی پہر کہلی ہین ایک حکمتوالے خبردار کے پاس

سے کہ نہ پوجو مگر اللہ کو مین تم کو اوسکی طرف سے ڈرسناتا اور خوشخبری پہونچاتا ہون اور یہ کہ گناہ بخشواؤ

اپنے رب سے پہر رجوع لاؤ اوسکی طرف کہ برتاوے تم کو اچھا برتاوا ایک وعدہ مقرر تک اور دیوے

ہر زیادتی والے کو زیادتی اپنی اور اگر تم پھر جاؤگے تو ڈرتا ہون تمپر ایک بڑے دن کی مار سے اللہ کیطرف

ہے تم کو پھر جانا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے **ف** برتاوے اور زیادتی والے کو زیادتی دیوے یعنے

ایمان لاؤ تو دنیا کی زندگی اچھی طرح گذرے اور جو کوئی اس سے زیادہ قدم رکھے وہ زیادہ درجہ

پاوے انتہی ابن کثیر کہتے ہین کلام حروف ہجا پر پہلے گذر چکا ہے اول سورۂ بقرہ مین اب حاجت

اوسکے اعادہ کی نہین ہے ان آیتون کو اللہ تعالی نے لفظ مین محکم اور معنے مین مفصل فرمایا تو صورت

و معنے دونو مین کامل ہیرین یہی مطلب ہے قول مجاہد و قتادہ کا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا

ہے اللہ تعالی اپنے اقوال و احکام مین حکمت والا ہے عواقب امور کی اسکو خبر ہے اوس نے

یہ قرآن محکم مفصل اسلیے اتارا ہے کہ نری اللہ پاک کی عبادت کیجاے کسی کو اسکا شریک ٹہرایا

جاے کقولہ تعالی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

اور فرمایا وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ حضرت مخالف

کو عذاب سے ڈرانے والے ہین اور مطیع کو خوشخبری سنانیوالی جسطرح کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت

نے کوہ صفا پر چڑہکر بطون قریش کو اقرب فالاقرب پکارا جب وے فراہم ہوگئے تو فرمایا اے معشر

قریش بہلا اگر مین تمکو یہ خبر دون کہ ایک لشکر یعنے رسالہ سوارون کا صبح کو تمپر آتا ہے تو کیا تم میری

تصدیق کروگے اونہون نے کہا ہم کو تجھپر تجربہ کذب کا نہین ہوا ہے فرمایا مین تمہارا نذیر ہون سامنے

ایک عذاب شدید کے الحدیث اور مین حکم دیتا ہون تم کو استغفار کرنیکا گناہان گذشتہ سے اور

اس بات کا کہ تم اللہ کے تائب ہو جاؤ اور رجوع لاؤ یعنے زمان آیندہ مین گذشتہ یہ اصلوات اور اسی پہ
مستمر رہو اللہ تعالی تم کو دنیا مین ایک مدت نام بہناوے تک برخوردار کریگا اور آخرت مین ہر زیفضل کو اسکا
فضل عطا فرمایگا قالہ قتادہ کقولہ تعالے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ
حَيٰوةً طَيِّبَةً الایۃ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے سعد سے فرمایا وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ
بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ اِمْرَاَتِكَ ابن مسعود نے تفسیر فضل مین کہا
ہے کہ جس نے برا کام کیا اوسپر ایک برائی لکھی گئی اور جس نے اچھا کام کیا اسکے لیے دس نیکیان لکھی
گئین پھر اگر اوس سیئہ پر جو دنیا مین کیا تھا عقوبت ہوئی تو دس نیکیان واسطے اوسکے باقی رہین اور
اگر دنیا مین معاقب نہ ہوا تو اوسکی ایک نیکی لے لی گئی اور نو نیکیان باقی رہین پھر کہا هَلَكَ مَنْ غَلَبَ
اٰحَادُهٗ عَلٰى اَعْشَارِهٖ پھر اللہ نے تہدید شدید فرمائی اُس شخص کو جس نے اللہ کے اوامر سے پیٹھ پھیری اور
اُسکے رسولون کو جھٹلایا کہ اسکو لامحالہ دن قیامت کے عذاب ہوگا سب کا معاد و مرجع طرف اللہ کے ہے
اللہ ہر شے پر قادر ہے اپنے اولیائے کے ساتھ احسان کرے اور اپنے اعدا سے انتقام لے اور ساری خلائق
کا اعادہ دن قیامت کے کرے یہ مقام ترہیب کا ہے جسطرح کہ اول مقام ترغیب کا تھا فتح البیان مین کہا
ہے یہ قرآن ایک کتاب ہے جسکی آیتین محکم و مضبوط ہین نہ کسیطرح کا ان مین نقص ہے اور نہ اون کے
لیے کوئی نقض جیسے کہ ایک بنیاد استوار جنی ہوئی ہو بعض نے کہا معنے احکام کے یہ ہین کہ یہ آیات منسوخ
ہونیوالی نہین ہین بخلاف توریت و انجیل کے اسصورت مین یہ وصف باعتبار غالب حال کے ہے
کہ آیات محکمہ نسخ پذیر نہین ہوتی ہین یا مراد احکام آیات کا امر و نہی سے ہے مراد آیات سے جمل سور
ہین کہ بعض بعض سے جدا ہین انکا نظم ایسا متقن ہے کہ کسیطرح کا خلل انکے سامنے نہین آتا یا مراد
احکام سے یہ ہے کہ اون مین کسی طرح کا بگاڑ نہین ہے اور انکی تفصیل وعدہ و وعید و ثواب و عقاب سے کی
گئی ہے یا اللہ نے باطل سے انکو محفوظ رکھا ہے اور حلال و حرام کی تفصیل کر دی ہے یا جملۃ یہ قرآن محکم
ہے اور آیات مفصل یا تفصیل سے مراد یہ ہے کہ لوح محفوظ مین مجموع ہے پھر وحی نے اوسکی تفصیل کی یا مؤید
ہے ساتھ حجج قاطعہ کے اور دلیل ہے اسپر کہ یہ آیات پاس سے اللہ کے آئی ہین بہرحال احکام اونکا بہتر ین
احکام ہے پھر تفصیل انکی احسن تفاصیل ہے جسطرح کہتے ہین کہ فلان کریم الاصل ہے پھر کریم الفعل یہہ
احکام و تفصیل اسلیے ہے کہ تم غیر اللہ کی عبادت کرنا چھوڑ دو اور نری اللہ کو معبود ٹھیراؤ مین تم کو اللہ کے

عذاب سی ڈراتا ہون اور جنت و رضوان کا مژدہ دیتا ہون یعنے عاصی معذب ہوگا اور مطیع منعم علیہ تم اپنے رب
کی استغفار کرو اور اُسکی طرف تائب ہو جاؤ استغفار کو توبہ پر مقدم کیا کیونکہ استغفار ایک وسیلہ ہی طرف توبہ کے
بعض نے کہا کہ توبہ تتمات استغفار مین سے ہے کسینی کہا مراد استغفار و توبہ سے اخلاص توبہ و استقامت علی الانابہ
ہے بعض نے کہا گناہان گذشتہ سی استغفار کرو اور گناہان آیندہ سی تائب ہو جاؤ یا شرک سے استغفار کرو اور
طرف طاعت کے رجوع لاؤ یا صغائر سے مستغفر ہو اور کبائر سی تائب جب تم ایسا کروگے تو اللہ تعالی تمکو اچھا
برتاؤ کرائیگا یعنے دنیا مین منافع پسندیدہ اور وسعت رزق اور عیش فراخ عطا فرمائیگا اور بعض نے کہا مراد رضا
بالمیسور و صبر علی المفقود ہی یہ امتاع ایک وقت مقدر تک نزدیک اللہ کے رہیگا وہ موت ہے یا قیامت یا دخول
جنت اول اولی ہی اور ہر ذی فضل کو طاعت و عمل مین خیا اوسکے فضل کی دنیا یا آخرت مین یا دونون
مین دیگا یا یہ معنے ہین کہ جسکے حسنات فاضل ہین وہ اور بندون پر فاضل ہوگا ابو العالیہ نے کہا ہے جسکی
طاعات دنیا مین کثرت سی ہین اوسکے حسنات و درجات جنت مین زیادہ ہونگے پہر اللہ نے مخالفت امر
پر توعد کیا اور فرمایا کہ اگر تم اخلاص عبادت و استغفار و توبہ سے اعراض کروگے تو مجھکو تمپر ڈر ہے بڑے
دن کے عذاب کا قیامت کو بڑا دن کہا اسلیے کہ اوسمین اہوال ہون گے یا مراد یوم بدر ہے لیکن اول
اولی ہے اسلیے کہ بعد اسکے فرمایا ہے تمہارا مرجع طرف اللہ کے ہے پہلے موت ہی پہر بعث پہر جزا اللہ
کو عدم امتثال امر پر قدرت ہی لیکن اس انذار و تحذیر و توعد نے کچہ اثر اون مین نہ کیا اور نہ انکی دل نرم
پڑے بلکہ وہ اپنے عناد پر مصر اور اپنے کفر پر مصمم ہے أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ط

أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○

سنتا ہے وہ دوہرے کرتے ہین اپنے سینے کہ پردہ کرین اُس سے سنتا ہی جسوقت اوڑہتے ہین اپنے کپڑے وہ
جانتا ہے جو چھپاتے ہین اور جو کہولتے ہین وہ جاننے والا ہے جیون کی بات **ف** کافر کچہ مخالفت کی بات
گہر مین کہتے اسکا جواب قرآن مین اوترتا سمجھتے کہ کوئی کہڑا سنتا ہے جاکر رسول خدا سے کہدیتا ہے تب ایسی بات
کہتے تو کپڑا اوڑہ کر جہک کر دوہرے ہو کر اللہ تعالی نے تب یہ نازل کیا انتہی ابن عباس نے کہا لوگ استقبال سماء
کو اپنے فروج حال وقاع مین مکروہ رکہتے تہے اوسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری بخاری کا لفظ اس آیت مین ابن
عباس سے یہ ہی کہ مرد اپنی عورت سے جماع کرتا پہر شرماتا یا تنہا ہوتا اوسپر یہ آیت آئی تیسیر الفظ ابن عباس کا
یہ ہے کہ لوگ خلوت کرنے سے زیر آسمان اور مجامعت نساء سے زیر آسمان شرماتے تہے اللہ نے انکی حق مین یہ آیت

بہیجی جو تہا لفظ انکا یہ ہے کہ اپنا سر کپڑون سی ڈہانپ لیتی پانچوان لفظ یہ ہے کہ مراد اس سی تنگ کرنا ہے اسمین الله
سیئات کا ارتکاب کرنا مجاہد و حسن وغیرہ نے کہا ہے کہ وہ جب کچہ بات کہتی یا کوئی کام کرتے تو اون کا گمان
یہ ہوتا کہ وہ الله پاک سے اوس قول و عمل کو مخفی رکہتی ہین الله نے خبر دی کہ جب وہ سوتی وقت کپڑون مین لپٹ کر
پڑتے ہین اور رات اندہیری ہوتی ہے تب بہی الله انکی چہپی و کہلی بات کو جانتا ہے اوسکو نیات و ضمائر
و سرائر کا علم یکسان ہے زہیر بن ابی سلمی نے اپنے معلقہ مین کیا خوب کہا ہے ؎

فَلَا تَكْتُمُنَّ اللّٰهَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ... لِيَخْفَى وَمَهْمَا يُكْتَمِ اللّٰهُ يَعْلَمِ

يُؤَخَّرْ فَيُوضَعْ فِي كِتَابٍ فَيُدَّخَرْ ... لِيَوْمِ حِسَابٍ أَوْ يُعَجَّلْ فَيَنْتَقِمِ

اس شاعر جاہل نے ان اشعار مین وجود صانع اور اسکے علم بالجزئیات اور معاد و جزا و کتابت اعمال کا صحف
مین دن قیامت کے اعتراف کیا ہے عبد الله بن شداد کہتی ہین انمین سی جب کوئی رسول خدا صلے الله علیہ
و آلہ وسلم پر گذر کرتا تو اپنا سینہ دوہرا کر لیتا اور اپنا سر کپڑے سے چہپاتا اوسپر الله پاک نے یہ آیت بہیجی عود
ضمیر کا طرف الله کے اولی ہے فتح البیان مین کہا ہے مراد ثنی صدور سے انحراف و اعراض ہے یعنے عطف
صدر کا کفر و عداوت نبی صلی الله علیہ وسلم پر اسطرح کہ مخفی و مستور رہی اور الله و رسول صلعم کو اوسپر اطلاع نہو وہ یہہ
کہتے تہے کہ جب ہم نے گہر کے دروازے بند کر لیے اور کپڑے مین چہپ گئی اور دلمین حضرت صلعم کی عداوت رکہی
تو اب کون ہماری راز دل کو جان سکتا ہے الله نے کہا ہم جان سکتے ہین بعض نے کہا کفار کا گذر جب حضرت صلعم پر
ہوتا تو سینہ دوہرا کرتے پیٹہ پہیر لیتے کپڑا اوڑہ لیتی تا کہ حضرت صلعم کی بات نہ سنین الله نے کہا کہ الله عالم سر و علن
ہے تمہاری اس استخفا کا کچہ نفع نہین ہے وہ ہر جی کی بات اور ہر دل کا بہید جانتا ہے اوسکی رو برو ظاہر و
باطن و سر و جہر سب یکسان ہے اوسکو سب سرائر و ضمائر کی جو اندر صدور کے ہین خبر ہے صدور سے مراد قلوب ہین
اس آیت شریف پر پارہ یازدہم قرآن کریم ختم ہوا و لله الحمد اب پارہ دوازدہم بعد اسکے شروع ہوتا ہے الله
تعالی نے فرمایا کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا
كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ کوئی نہین پاؤن چلنیوالا زمین مین مگر الله پر ہے اوسکی روزی اور جانتا ہے جہان
ٹہیرتا ہے اور جہان سونپا جاتا ہے سب کچہ ہے کہلی کتاب مین ف جہان ٹہیرتا ہے بہشت و دوزخ ہے جہان سونپا جاتا
ہے انکی قبر اور روزی سو دنیا مین ہے انتہے آیۃ نے خبر دی کہ الله متکفل ہے ساری مخلوقات کی روزی کا جتنے دواب صغیر
و کبیر بحری و بری مین سب کے رزق کا وہی ذمہ دار ہے اوسی معلوم ہے کہ انکا منتہا سیر زمین مین کہان تک

ہے اور کہان اور کس جگہہ وہ جاکر ٹھیرتا ہے ابن عباس نے کہا مستقر سے مراد ماوی ہے اور مستودع سے مراد موت
مجاہد نے کہا مستقر رحم ہے اور مستودع صلب جسطرح کہ انعام مین آیا ہے یہی قول ابن عباس وضحاک اور
ایک جماعت کا بہی ہے ابن ابی حاتم نے اسجگہہ مفسرین کے اقوال ذکر کیے ہین جس طرح کہ آیت انعام کے نیچے
بہی ذکر کیے تہے واللہ اعلم سو یہ سب ماجرا اوس کتاب مین جو اللہ کے پاس ہے لکہا ہوا ہے اور وہ کتاب
اسکی تفصیل بیان کرتی ہے لقولہ تعالی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا
أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ وقولہ تعالی وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ
الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ
فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ فتح البیان مین کہا ہے دابہ ہر وہ جاندار
ہے جو روے زمین پر چلتا ہے اطلاق اس لفظ کا ہر چوپایہ پر بطور عرف کے آتا ہے اس مین آدمی وغیرہ سارے
حیوانات داخل ہین رزق وہ غذا لائق بحیوان ہے جسکی طرف اوسکو حاجت ہوتی ہے انواع مختلفہ سے
سو یہ اللہ کا تفضل واحسان ہے ہر دابہ وحیوان کیطرف اوسپر واجب نہین ہے کہ وہ ان سب کو رزق دے
کیونکہ اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے حاصل یہ ہے کہ مراد وجوب سے وجوب اختیار ہے نہ وجوب الزام
پس حوالہ رزق کا طرف مشیت الہی کے ٹھیرا خواہ دے یا نہ دے بعض نے کہا حرف علی اسجگہہ بمعنے
من ہے یعنے یہ سارے ارزاق خلائق کے طرف اللہ کے ہین مراد رزق سے سد رمق ہے مجاہد نے کہا
جو کچہ روزی ہو وہ اللہ کیطرف کا رزق ہے اور کبہی اللہ رزق نہین دیتا تو حیوان بہوک سے مرجاتا ہے
وجہ اس کلام کے متصل ہونیکی ماقبل سے یہ ہے کہ جس صورت مین اللہ کسی حیوان سے باعتبار رزق مقسوم
حیوان مذکور کے غافل نہین ہوتا ہے تو پہر اوسکی احوال وافعال واقوال سے کسطرح غافل ہوگا مستقر سے
مراد محل استقرار ہے زمین مین یا محل قرار پشت پدر مین مستودع سے مراد موضع ودیعت ہے یعنے ارحام
یا جو چیز کہ جاری مجری ارحام ہے جیسے انڈا فراء نے کہا مستقر وہ جگہہ ہے جہان رات یا دن مین پہر
کر آتا ہے اور مستودع وہ جگہہ ہے جہان مرتا ہے یہ سارے اقوال سورہ انعام مین گذر چکے ہین وجہ تقدیم مستقر کی
مستودع پر قول فراء کی بنیاد پر ظاہر ہے اور قول اول پر شاید یہ وجہ ہوگی کہ مستقر مناسب ہے باعتبار ما ہی
علیہ در حالیکہ وہ دابہ ہے معنے آیت کے یہ ہوئے کہ کوئی چلنے والا نہین ہے لیکن اللہ اوسکو رزق دیتا ہے
جہان کہین کہ وہ ہو اوسکے اماکن مین بعد ازانکہ وہ دابہ ہے حتے کہ رحم مین بہی بیضاوی نے کہا اماکن

دابہ کی حیات مین اور ممات مین یا اصلاب ارحام مین یا ساکن ارض مین جہان کہ وہ بالفعل موجود ہے اور مودع مواد و مقار جو بعد قوت کے ہوتے ہین انتہے مراد مواد سے منی و علقہ ہے اور مقار جیسی صلب رحم ابن مسعود نے کہا مستقر ارحام ہین اور مستودع وہ جگہہ جہان مرا روایت مرفوع ابن مسعود سے مؤید اسی تفسیر کو ہے کہ جب اجل تم مین سے کسی کی کسی زمین مین ہوتی ہے اوسکو حاجت طرف اوس جگہہ کے بہنس آتی ہے یہانتک کہ جب اپنی اقصے اثر کو اوس زمین سے پہونچ جاتا ہے تو قبض کر لیا جاتا ہے زمین دن قیامت کے کہیگی هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي یعنے یہ تیری ودیعت ہی جو میرے پاس رکھی تہی أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَ صَحَّحَهُ یہ سب جو اوپر گذرا یعنے ذکر دواب و مستقر و مستودع و رزق کا لوح محفوظ مین قبل خلق کے ثابت ہو

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ؑ

وہی ہے جسنے بنائے آسمان و زمین چہہ دن مین اور تہا تخت اوسکا پانی پر کہ تم کو آزمائے کون تم مین اچہا کرتا ہے کام اور اگر تو کہے کہ تم اوٹہوگے مرنے کے بعد تو البتہ کافر کہنے لگین یہ کچہہ نہین مگر جادو ہے صریح اور اگر ہم دیر لگا دین اون سے عذاب کو ایک مدت گنی تک تو کہنے لگین کیا روک رہا ہے اوسکو سنتا ہے جسدن آویگا اون پر نہ پہیرا جاوے گا اون سے اور الٹ پڑیگا اون پر جس پر ٹہٹہے کرتے تھے

ف اللہ تعالی نے یہ خبر دی کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکہتا ہے اوس نے سارے آسمانون اور زمین کو چہہ دن مین پیدا کیا اس سے پہلے تخت اوسکا پانی پر تہا حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا قبول کرو مژدہ اے بنی تمیم اونہون نے کہا تو نے ہمکو نوید سنائی کچہہ عطا بہی تو دو فرمایا اے اہل یمن تم اس بشارت کو قبول کرو اونہون نے کہا ہم نے قبول کیا ہم کو خبر دو اولیت سے اس امر کے کہ کیونکر تہا فرمایا اللہ ہر شے کے پہلے تہا اور اوس کا عرش پانی پر تہا اور لکہی لوح محفوظ مین ہر چیز کی یاد لکہی اتنے مین ایک آنیوالا آیا اور اوس نے کہا اے عمران تمہارا ناقہ اپنے پابند سے کہل گیا مین اسکے پیچہے نکلا پہر مجہے نہین معلوم کہ بعد میرے کیا ہوا رواہ احمد و هذا الحديث مخرج في الصحيحين بالفاظ كثيرة از انجملہ ایک لفظ یہ ہے کہ ہم آئے ہین پاس تمہارے کہ سوال کرین اولیت سے اس امر کے فرمایا

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْئٌ قَبْلَهٗ دوسرے لفظ مین غیرہ آیا ہے تیسرے لفظ مین معہ فرمایا ہے پہر فرمایا وَ
كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ابن عمرو کا
لفظ رفعاً یہ ہے اللہ پاک نے تقدیر مقادیر خلق کی آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے
کی ہے اور اسکا تخت پانی پر تہا اخرجہ مسلم بخاری نے اس آیت کی تفسیر مین ابوہریرہ سے رفعاً روایت
کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا تو خرچ کر تجہ کو دیا جائیگا اللہ پاک کا ہاتہ پُر ہے اوسکو خرچ کرنا کم نہین کرتا
رات دن ریزان ہے کیا تم نے دیکہا کہ جب سے اللہ نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے کتنا خرچ کیا جو چیز
اُسکے ہاتہ مین ہے وہ کم نہ ہوئی اوسکا تخت پانی پر تہا اوسکے ہاتہ مین ترازو ہے جہکاتا ہے اونچا کرتا
ہے لقیط بن عامر عقیلی کہتے ہین مین نے کہا رسول خدا ہمارا رب کہان تہا پہلے خلق کے پیدا کرنے سی
فرمایا عماء مین تہا اوپر اوسکے ہوا اور نہ نیچے اوسکے ہوا پہر اوس نے بعد اسکے عرش پیدا کیا رواہ احمد
والترمذي في التفسير وحسنه ابن ماجة في السنن مجاہد نے کہا اللہ کا عرش پانی پر تہا قبل
اسکے کہ کوئی شے پیدا کرے یہی قول وہب بن منبہ وضمرہ وقتادہ وابن جریر وغیر واحد کا بہی ہے قتادہ
نے تفسیر وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ مین کہا ہے اللہ تعالی تم کو خبر دیتا ہے کہ بدء خلق کیونکر کیا قبل خلق
سموات وارض کے ربیع بن انس نے کہا اللہ کا تخت آسمان پر تہا پہر جب اسنے آسمان وزمین پیدا کیے
تو اس پانی کو دو قسم کیا نصف پانی نیچے عرش کے رکہا یہ بحر مسجور ہے ابن عباس نے کہا عرش کا نام عرش
اسلیے ہوا کہ وہ اونچا ہے سعید طائی کہتے ہین عرش ایک یاقوت سرخ ہے محمد بن اسحاق نے کہا اللہ
اوسی طرح پر تہا جسطرح کہ اوس نے اپنے نفس کا وصف بیان کیا کیونکہ کوئی چیز نہ تہی مگر پانی پانی پر
عرش تہا عرش پر ذوالجلال والاکرام تہا صاحب عزت وسلطان وملک وقدرت وحلم وعلم ورحمت و
نعمت فعال مایرید ابن عباس سے پوچہا تہا کہ پانی کس شے پر تہا کہا پشت ہوا پر پہر اللہ نے فرمایا کہ یہ
پیدا کرنا ہمارا آسمانون اور زمین کو واسطے نفع عباد کے ہے جنکو ہم نے بنایا ہے اپنی عبادت کے لیے
اور تاکہ وہ کسی شے کو ہمارے ساتہ شریک نہ کرین کچہ پیدا کرنا ان اشیا کا عبث نہین ہے کقولہ تعالی
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ وقال تعالى اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وقال تعالى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

الا لیعبدون الآیۃ اس جگہہ احسن عملاً کہا نہ اکثر عملاً سو کوئی عمل حسن نہین ہوتا ہے جبتک کہ خالص سیر
کے لیے نہ ہو شریعت محمدیہ پر اور جب ایک شرط بھی اندو نون مین سے مفقود ہوگی تو وہ عمل حبط و باطل
ہو جایگا یہ بھی معلوم ہوا کہ حسن عمل اگرچہ قلیل ہو واسطے نجات کے کفایت کرتا ہے اور اگر عمل کثیر ہوا لیکن
حسن نہین ہے تو وہ کچھ بھی نفع نہین دیتا پھر اللہ نے کہا اے پیغمبر تم اگر ان مشرکون کو یہ خبر دوگے کہ اللہ تعالی
تم کو بعد موت کے پھر مبعوث کریگا جسطرح کہ ابتداءً اوس نے تم کو پیدا کیا ہے حالانکہ یہ جانتے ہین کہ پیدا کرنے
والا آسمانون اور زمین کا اور مسخر کرنے والا سورج و چاند کا اللہ ہی ہے لیکن معہذا بعث و معاد کا در
قیامت کے انکار کرتے ہین باوجودیکہ دن معاد کا بنسبت قدرت کے بدایت سے آسان تر ہے کما قال
تعالی وھو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ وقال تعالی ما خلقکم ولا
بعثکم الا کنفس واحدۃ انکا یہ کہنا کہ یہ تو ایک کھلا جادو ہے کفر و عناد کی راہ سے ہے ہم وقوع
بعث کی تصدیق نہین کرتے یہ بات تو جادو کی سی ہے یعنی جادو کی طرح سے یہ بات کھلاتا ہے اللہ نے کہا کہ
اگر ہم ان مشرکون سے عذاب و مواخذہ مین دیر لگائین اور ایک مدت محصور تک ڈھیل دین اور ایک
اجل مضروب تک وعید سنائین تب بھی یہ براہ تکذیب و استعجال یہی بات کہین گے کہ کس چیز نے عذاب
کو اب تک ہم سے روک رکھا ہے کیونکہ انکے سجایا کو تکذیب و شک سے الفت ہو گئی ہرگز اس سے باز نہین
رہ سکتے استعمال لفظ امت کا قرآن پاک و سنت مطہرہ مین کئی معنے مین آیا ہے کبھی مراد امت
سے امد یعنے مدت ہوتی ہے جسطرح کہ اس آیت مین ہے امۃ معدودۃ اور سورہ یوسف مین فرمایا ہے
وقال الذی نجا منھما وادکر بعد امۃ اور کبھی استعمال اس لفظ کا حق مین امام مقتدی کے
آتا ہے جیسے ان ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا ولم یک من المشرکین اور کبھی استعمال
اسکا ملت و دین مین آتا ہے جسطرح کہ مشرکین سے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے انا وجدنا اباءنا
علی امۃ وانا علی آثارھم مقتدون اور کبھی معنے جماعت مین استعمال ہوتا ہے کقولہ تعالی
ولما ورد ماء مدین وجد علیہ امۃ من الناس یسقون وقال ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا
ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت وقال تعالی ولکل امۃ رسول فاذا جاء رسولھم قضی بینھم
بالقسط وھم لا یظلمون مراد امت سے اسجگہہ وہ لوگ ہین جن مین پیغمبر آئے کیا مومن اور کیا کافر صحیح
مسلم مین فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یسمع بی احد فی ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم

لا یؤمن بی الا دخل النار یعنی اتباع سورۂ مصدق رسل مین کما قال تعالی کنتم خیر امة اخرجت
للناس اور صحیحین مین آیا ہے فاقول امتی امتی اور کبہی استعمال لفظ امت کا فرقہ وطائفہ مین آتا ہے کقولہ
تعالی ومن قوم موسی امة یهدون بالحق وبه یعدلون وکقولہ من اهل الکتاب امة قائمة
الآیة فتح البیان مین کہا ہی اللہ نے آسمان وزمین کو چہہ دن مین پیدا کیا یہ کلام بطور توزیع کے ہے دو دن مین
آسمان بنائی اور دو دن مین زمین اور دو دن مین انواع حیوانات و نباتات و اقوات و جمادات مراد ایام
سے اسجگہہ اوقات ہین یعنے فی ستة اوقات کما فی قولہ ومن یولهم یومئذ دبره اور بعض نے کہا
مقدار چہہ یوم اور بعض نے کہا چہہ دن ہین بمقابلہ شب پہلا دن شنبہ تہا اور پچہلا دن جمعہ لیکن یہہ
ٹہیک نہین ہے اسلیے کہ اسوقت نہ زمین تہی اور نہ آسمان تہا اور یوم عبارت ہے اس مدت سی کہ آفتاب
زمین کے اوپر ہو حاشیہ جمل مین کہا ہے یہ سخت مشکل ہے نہ شنبہ متعین ہو سکتا ہے اور نہ کوئی اور دن مگر
اسی وقت کہ بالفعل موجود ہو اور اسحال مین کوئی زمانہ نہ تہا پہر تفصیل ایام کا کیا ذکر ہے پہر تخصیص
ہر یوم کی ساتہہ ایک نام کے یعنے جیہ اور جواب اس اشکال کا اسطرح ہے کہ مراد مقدار شمس و زمین دافع
اشکال نہین ہو بلکہ واقع اشکال دیگر ہے کہ وہان زمان نہ تہا انتہے بہر حال اللہ کریم کا عرش عظیم قبل
خلق سموات وارض پانی پر تہا سوا پانی کے کوئی شئے زیر عرش نہ تہی خواہ درمیان دونون کے فرجہ
ہو یا عرش پشت آب پر ہو اس مین دلالت امکان خلا پر نہین ہے اور اگر ہو تو یہ دلالت وجود خلا پر
ہوگی نہ فقط امکان خلا پر اور نہ اثبات پر کہ سب سے پہلے عالم مین حدوث پانی کا ہوا ہے بعد عرش کے
بلکہ اگر دلالت ہے تو اسپر ہے کہ خلق عرش وآب اقدم ہے خلق آسمان وزمین سے بغیر تعرض نسبت کے درمیان
دونون کے اور سلف سے منقول ہے کہ عرش پانی پر تہا وهو الآن علی ما کان یعنے اب بہی وہ اسیطرح ہے
سلیمان جمل کی عبارت یون ہی کہ وہ اسی اپنی جگہہ مین ہے جس مین کہ اسدم ہو یعنے ساتون آسمان کے
اوپر اور پانی بہی اسی اپنی جگہہ مین ہے جہان کہ اسدم ہے یعنے نیچے ساتون زمین کے انتہی حضرت
ابو رزین عقیلی نے پوچہا این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه فرمایا کان فی عماء ما فوقه هواء و
ما تحته هواء وخلق عرشه علی الماء رواه الترمذی الحدیث کا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے احمد نے
کہا مراد عماء سے یہ ہے کہ انه لیس معه شئ بیہقی نے کہا عماء اگر ممدود ہی تو اسکے معنے یہ مین کہ سحاب رقیق
یعنے پتلا بادل معنے یہ ہین کہ اللہ بادل کے اوپر مدبر وعالی ہے اور اگر مقصور ہے تو اسکے معنے یہ ہین کہ لا

شیٔ ثابت لانه عمی عن الخلق بکونه غیر شیٔ ایک جماعت اہل علم کی اسی کی قائل ہی ازہری نے
کہا فنحن نؤمن بہ ولا نکیف صفتہ صفت عرش وکیفیت خلق سموات وارض مین بہت سی حدیثین آئی
ہین یہ جگہہ اُنکے ذکر کی نہین ہے اللہ تعالی نے ان مخلوقات کو اسلیے پیدا کیا کہ اپنے بندون کا امتحان لے اور اُنکو
اعتبار وتفکر واستدلال مین اپنی کمال قدرت وبعث وجزا پر آزمائے کہ کون اُنمین اچھے عمل کرتا ہے
اور امر ونہی بجالاتا ہے عمل مین اعتقاد بہی داخل ہی اسلیے کہ منجملہ اعمال قلب کے ہے بعض نے کہا مراد احسن
عملاً سے اتم عقلاً ہے یا ازہد فی الدنیا یا اکثر شکراً یا اتقی للہ یہ مشرک حضرت کے اس قول کو کہ بعث بعد
الموت ہوگا سحر آشکار ٹہیرلتے ہین یا قرآن کو کہلا جادو بتلاتے ہین کیونکہ قرآن مین خبر بعث کی دی ہے اور
سحر کو اسجگہہ ساحر بہی پڑہا ہے مراد ساحر سے حضرت ہین عذاب سے مراد عذاب قیامت ہے یا عذاب بدر امت
معدودہ سے مراد ایام قلیلہ ہین جو چیز گنتی مین آتی ہے وہ قلیل ہوتی ہے لفظ امت مشتق ہے ام سے ام بمعنی
قصد ہی مراد امت سے اسجگہہ وقت مقصود ہی واسطے ایقاع عذاب کے یا مراد حین ہی مشرکین سخریہ واستہزا
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ عذاب کے آنے مین دیر کیون ہو رہی ہے اللہ نے کہا جسدن وہ عذاب آجائیگا
تو کوئی شخص اوسکو پہیر نہ سکے گا وہ لامحالہ واقع ہوگا اور یہ ٹہٹہے بازی اُن کی اُنکو گہیر لیگی ولئن اذقنا

الانسان منا رحمۃ ثم نزعنٰہا منہ انہ لیئوس کفور ۝ ولئن اذقنٰہ نعماء بعد ضراء

مستہ لیقولن ذہب السیّات عنی انہ لفرح فخور ۝ الا الذین صبروا وعملوا الصّٰلحٰت

اولٰئک لہم مغفرۃ واجر کبیر ۝ اور اگر ہم چکہادین آدمی کو اپنی طرف سے مہربانی وہ چہین لین
اُس سے تو وہ نا امید ناشکر ہو اور اگر ہم چکہادین اُسکو آرام بعد تکلیف کے جو پہونچی اوسکو کہنے لگے گئین
برائیان مجہسے تو وہ خوشیان کرے بڑائیان کرتا مگر جو لوگ ثابت ہین وہ کرتے ہین نیکیان اُنکو بخشش ہے اور
ثواب بڑا ف اللہ نے انسان کی صفات ذمیمہ کی خبر دی کہ انسان بڑا عیب دار ہی مگر جس بندہ مومن پر
وہ رحم کرے انسان کا یہ حال ہے کہ بعد نعمت کے جب کبہی اُسکو کوئی شدت پہونچتی ہے تو خیر سے آیندہ مین نا امید
ومایوس ہوجاتا ہے اور گذشتہ حال کا کفر وجحود کرتا ہے گویا اوسنے کبہی خیر کو دیکہا ہی نہ تہا اور پہر کشایش
کی امید اُسکو نہین رہتی ہی اسیطرح جب اُسکو بعد نقمت کے نعمت پہونچتی ہی تو کہتا ہے اب بعد اسکا کوئی جور و
برائی مجہکو نہ لگیگی اپنے ہاتہہ کے مال پر اتراتا خوش ہوتا ہے اور غیر پر فخر کرتا ہے مگر وہ لوگ جنہون نے شدائد و
مکارہ پر صبر کیا ہے اور اچہی کام بجالاتے ہین بخار وعافیت مین اُنکے لیے مغفرت ہی عوض مین نقصان پہونچنے کے

اور اجر کبیر ہے بسبب اُس عمل کے جو حالت رخا میں کیا تھا جسطرح کہ حدیث میں آیا ہے وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ
لَا یُصِیبُ الْمُؤْمِنَ ھَمٌّ وَّلَا غَمٌّ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا وَصَبٌ وَّلَا حُزْنٌ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا
اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ یعنے مومن کو ہر تکلیف و رنج و اندوہ و فکر و غم پر یہانتک کہ کانٹے
کے لگنے پر بہی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے اور صحیحین میں فرمایا ہے وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یَقْضِی اللّٰہُ
لِلْمُؤْمِنِ قَضَاءً اِلَّا کَانَ خَیْرًا لَّہٗ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ فَشَکَرَ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ
ضَرَّاءُ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ غَیْرِ الْمُؤْمِنِ ولهذا الله تعالی نے فرمایا ہے وَالْعَصْرِ اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
اور الله تعالی نے کہا ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا فتح البیان میں کہا ہے مراد انسان سے اس جگہ
جنس بشر ہے شامل مومن و کافر دلیل اسپر استثنا آیندہ ہے بعض نے کہا مراد جنس کفار ہے کیونکہ یاس
و کفران و فرح و فخر اوصاف اہل کفر ہین نہ اوصاف اہل اسلام غالباً کسی نے کہا مراد انسان سے ولید بن
مغیرہ ہے یا عبد الله بن امیہ مخزومی الغرض جب الله کسی انسان کو ذائقہ اپنی رحمت کا چکھاتا ہے یعنی
توفیر رزق و صحت و سلامت محن سے اور وسعت عیش و رخا عطا کرتا ہے پہر خفا ہوکر اُن نعمتوں کو اُس سے
چہین لیتا ہے تو وہ الله کی رحمت سے اور عود نعمت مذکورہ سے بسبب قلت صبر و عدم اعتماد علی الله
کے ناامید ہوجاتا ہے قالہ ابن الاعرابی یؤس و کفور دونون مبالغے کے صیغے ہین یعنے انسان
کثیر الیاس کثیر الجحد ہے وقت سلب بعض نعمت کے نہ گذشتہ پر شاکر ہوتا ہے اور نہ عود آیندہ مین راجی
اور اگر بعد ضراء کے نعمت کا مزا چکہتا ہے مثلاً فقر کے بعد غنا مرض کے بعد صحت خوف کے بعد امن
مصیبت کے بعد عافیت حاصل ہوئی تو پہر یہ کہنے لگتا ہے کہ اب ساری مصیبتین میری دور ہوگئین
لگا خوشی کرنے اترانے اپنے مناقب گنتا ہے لوگون پر تطاول کرتا ہے مگر وہ لوگ جو کہ صابر و عامل صالحات
ہین یعنے حالت نعمت و نقمت مین اُنکے لیے مغفرت ذنوب و اجر کبیر ہے مراد اس اجر سے جنت ہے اجر
کو کبیر اسلیے کہا ہے کہ محتوی ہے نعیم سرمدی و دفع تکالیف و امن من العذاب اور نظر الی وجہ الله پر اور
بجای کبیر کے عظیم برعایت فواصل نہین کہا فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ بَعْضَ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْکَ وَضَآئِقٌۢ بِہٖ صَدْرُکَ
اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِیْرٌ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
وَّکِیْلٌ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ

لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ سوکہین توچہوڑ بیٹہیگا کوئی چیز جو وحی آئی تیری طرف اور خفا
ہوگا اوس سے تیرا جی اسپر کہ وہ کہتے ہین کیون نہ اوترا اسپر خزانہ یا آتا اسکی ساتہہ فرشتہ تو تو ڈرانیوالا
ہے اور اللہ ہے ہر چیز پر ذمہ رکہنیوالا کیا کہتے ہین باندہ لایا ہے اوسکو تو کہہ تم لے آؤ ایک دس سورتین
ایسی باندہکر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے پہر اگر نہ کرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہہ
اوترا ہے اللہ کی خبر سے اور کوئی حاکم نہین سوا اوسکے پہر اب تم حکم مانتے ہو **ف** اللہ نے اپنے رسول
کو تسلی دی کہ تم ان مشرکون کے کہنے پر بخا دیہ تو سیطرح کا تعنت کیا کرتے ہین کما قال تعالیٰ وَقَالُوْا
مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا
اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا
اللہ نے اپنے رسول کو فرمایا کہ تم انکی باتون سے دلتنگ ہو اور اس کہنے سننے پر دعوت الی اللہ سے باز
نہ رہو بلکہ اوقات شب و روز مین انکو طرف اللہ کے بلاتے رہو کما قال تعالیٰ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ
صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ الآیۃ اور یہان یون کہا کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ الخ پہر فرمایا کہ تو تو ایک ڈرانیوالا ہی
تو اپنے اخوان یعنے رسل ما قبل کی پیروی کر کہ وہ بہی جہٹلائے گئے اور ایذا دیے گئے تہے لیکن انہون
نے صبر کیا تہا یہانتک کہ اللہ کی مدد آئی اوسکے بعد اللہ نے قرآن کا اعجاز ذکر کیا کہ کوئی مثل اسکے
نہین لاسکتا ہے اور نہ دس سورتین بلکہ ایک سورت بہی کیونکہ رب کا کلام کلام مخلوقین کے مشابہ نہین
ہوتا ہے جسطرح کہ اوسکے صفات مشابہ صفات مخلوقین کے نہین ہوتی ہین اور کوئی شے مشابہ اسکی
ذات کے نہین ہے تَعَالٰى وَتَقَدَّسَ وَتَنَزَّهَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ پہر اللہ نے کہا کہ اگر یہ لوگ معارضہ
نہ کرین تو جان لو کہ یہ عاجز ہین اور یہ کلام اسیکے پاس سے اوترا ہے اس مین اللہ کا امر و نہی ہے اور سوا اللہ
کے کوئی معبود نہین ہے سو کیا تم اسلام لاتے ہو فتح البیان مین کہا ہے شاید تو ان لوگون کے کفر و
تکذیب و اقتراح آیات کو دیکہکر بعض وحی کو جسکے پہونچانیکا تجہہ کو حکم ہے اور جنپر اوس وحی کا
سننا شاق ہے چہوڑ دیگا اور تیرا سینہ انکی تعنت سے تنگی کرتا ہے کہ یہ لوگ یون کہتے ہین کہ کوئی خزانہ
کیون نہ اوترا یعنے مال مکنوز مخزون جس سے تو منتفع اور بسبب اوسکے مستغنی ہوتا یا کوئی فرشتہ آتا تو
تصدیق و تصحیح رسالت کی کرتا سو بات یہہ ہے کہ تو تو ایک ڈرانیوالا ہے کچہ تیرے ہاتہہ مین حاصل ہونا انکو

مطلوب کا اور ایجاد کرنا اُنکی فرمایش کا نہین ہے اللہ تعالی ہر شے پر حافظ ہے جو کچہ یہ بکتے ہین وہ اُسکو معلوم
ہے وہ اُنکے ساتہہ وہی کام کریگا جو کرنا چاہے کیا یہ لوگ یہ کہتے ہین کہ تونے اس قرآن کو افترا کیا ہے
اچہا تو ان سے کہدے کہ تم مثل اسکے دس سورتین تو لے آؤ جو کہ بلاغت وحسن نظم وجزالت لفظ وفخامت معنی
مین مانند اسکے ہون یہ اسلیے کہ جب قرآن ایک شے مفتری ٹہیرے تو ہر شخص عربی دان ایسا افترا الا سکیگا
خصوصًا وہ عرب جو کہ فصاحت زبان وبلاغت بیان مین جو ہر فرد زمانہ ہین اور شعر وشاعری وزبان دانی
مین یگانہ روزگار اللہ نے اُنکی تحدی کی اور بانگ دعوی کی ڈہیلی کردی اور یہانتک بمفاوضہ کیا کہ تم یہ
کام بہی کرو کہ سوا اللہ کے جنکو تم شریک ٹہیرلتے ہو اُن مین سے بہی جسکو بلا سکو اوسکو واسطے معارضہ قرآن
کے بلاؤ اور تم وہ سب ملکر ایسا کلام جسکو مفتری بکتے ہو بنا لاؤ اگر تم اس دعوے افترا مین سچے ہو
پہر اگر یہ لوگ ایسا نکرین اور واسطے معارضہ کے طیار نہ ہون تو تم اے رسول اور سب مومنو جان لو کہ نزول
اس قرآن کا اللہ کے علم سے ہوا ہے جسکی کنہ پر عقول کو اطلاع نہین ہے اللہ نہ افہام اوسکے معنے کا
استیضاح کرسکتے ہین اسلیے کہ مشتمل ہے ایسے اعجاز پر جو کہ طوق بشر سے خارج ہے اور ہرگز کسی نے بہر
پر اس کلام کا افترا نہین کیا ہے اور یہ بہی جان رکہو کہ اللہ ہی منفرد بالوہیت ہے کوئی اُسکا شریک نہین
ہے اور جسپر اوسکو قدرت ہے وہ کسی کو نہین ہے سو کیا تم اسلام لانیوالے ہو جبکہ اعجاز اس قرآن کا ثابت
ہوجاویگا مجاہد نے کہا یہ خطاب اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور بعض نے کہا علم سے مراد دخل
ہونا ہے اسلام مین بعد قیام حجت قاطعہ کے تحدی ساتہہ معارضہ قرآن کے مختلف طور پر آئی ہے
کبہی ساتہہ مجموع قرآن کے فرمائی جیسے لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ اور کبہی ساتہہ دس سورے کے جیسے کہ اس آیت باب مین کیونکہ عشرہ اول عقد ہے
عقود مین سے اور کبہی ساتہہ ایک سورت کے جسطرح کہ سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے یہ اسلیے کہ ایک سورت

اقل طائفہ ہے قرآن مین سے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ
فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ

مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ جو کوئی ہو چاہتا دنیا کا جینا اور اُسکی رونق بہر دین ہم اُنکو عمل اُنکے اسی مین اور اُنکو اسمین
نقصان نہین وہی ہین جنکو کچہ نہین پچہلے گہر مین سوا آگ کے اور برباد گیا جو کیا تہا اوس جگہہ اور خراب
ہوا جو کماتے تہے ف ابن عباس نے اس آیت مین کہا ہے کہ اہل ریا کو عوض اُنکے حسنات کا اسی دنیا مین دیدیا جاتا ہے ایکی

نقیر برابر اونپر ظلم نہین ہوتا اللہ نے فرمایا کہ جسنے کوئی اچہا کام کیا واسطے التماس دنیا کے روزہ رکہا
یا نماز پڑہی یا رات کو تہجد ادا کیا یہ اسی لیے کہ دنیا ملے تو اللہ اوسکو اسی جگہہ بدلا اوسکا بہرپور عطا کرتا ہے
اوسکی دنیا درست ہوجاتی ہے رہی آخرت سو وہان بالکل خاسر خائب ہوتا ہے مجاہد و ضحاک وغیر واحد
سے اسیطرح مروی ہے انس بن مالک و حسن نے کہا یہ آیت حق مین یہود و نصاری کے اوتری ہے اور مجاہد
وغیرہ نے کہا کہ حق مین ریاکارون کے قتادہ نے کہا جسکی نیت و ہمت و طلب دنیا ہوتی ہے اللہ جزا اوسکی
حسنات کی یہین دنیا مین دیدیتا ہے پہر جب وہ آخرت مین پہونچتا ہے تو اوسکے لیے کوئی حسنہ نہین ہوتا
جسکی جزا پائے رہا مومن سو اوسکی حسنات کا بدلا یہان دنیا مین بہی ملتا ہے اور آخرت مین بہی اوسپر
ثواب پائیگا یہ مضمون ایک حدیث مرفوع مین بہی آیا ہے وقال تعالے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ
عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا وَمَنْ
أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ
وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَ
لَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا وقال تعالے مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي
حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ فتح البیان مین
کہا ہے کہ اہل تفسیر کا اس آیت مین اختلاف ہے ضحاک نے کہا یہ حق مین کفار کے اوتری ہے نحاس نے
اسکو اختیار کیا ہے کہ مراد اس سے اہل شرک ہین بدلیل آیت مابعد انس نے کہا حق مین یہود و نصاری
کے آئی ہے حسن بہی اسی کے قائل ہین بعض نے کہا حق مین منافقین کے اوتری ہے بعض نے کہا بلکہ
حق مین سب لوگون کے علی العموم کافر ہون یا مسلمان حمل کرنا اوسکا عموم ہی پر اولی تر ہے معنے یہ ہین
کہ جو شخص اپنے عمل سے ارادہ حظ دنیا کا کرتا ہے اوسکا بدلا اسی جگہہ ملجاتا ہے مجرد ارادہ مراد نہین ہے
بلکہ مراد عمل للدنیا ہے اور مراد زینت دنیا سے صحت و امن و سعۃ رزق و ارتفاع حظ و نفاذ قول و
کثرت اولاد و ریاست و نحوہا ہے کیونکہ یہ سب اشیا رونق دنیا و بہار عمر فانی و زینت جان ناپائدار مین
اور داخل کرنا لفظ کان کا آیت مین مفید اس بات کو ہے کہ وہ اس ارادہ دنیا پر اپنے اعمال سے
مستمر ہین نہین لگتا کہ وہ ارادہ آخرت کا کرین ولہذا وہ بعد حصول ان حظوظ دنیا کے آخرت مین
معذب ہونگے اسلیے کہ انکا قصد طرف نری دنیا کی تہا اور آخرت کے لیے انہونے کوئی کام نہین کیا ظاہر

م کہیتی اسکو دین ہم کچھ اوس مین سے اور اسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ ۱۲

آیت یہ ہے کہ ہم انکی عمل کا بدلا اسی دنیا مین دیدیتے ہین لکن واقع مخالف اس خارج ہے کیونکہ بہتیرے متمنی و
آرزومند اپنی آرزو بہرپور دنیا مین نہین پاتا اگرچہ دنیا کے لیے عمل کرے اسلیے ضرور ہے کہ اس حکم
کو مقید بہ مشیت الٰہی کیا جاوے قرطبی نے کہا اکثر علما اسیطرف گئے ہین کہ یہ آیت مطلق ہے اسیطرح آیت
سورہ شوری وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا اسیطرح وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ
مِنْهَا اس آیت کی تقیید و تفسیر آیت سورہ سبحان مین ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ الخ
بہرحال یہ مرید دنیا کے دنیا مین اپنی جزا مین ناقص نہین ہوتے بلکہ بحسب اعمال غالباً عوض اپنے اعمال
کا . . . . بحسب اقتضاء مشیت الٰہی پا لیتے ہین حکمت بالغہ نے اسی کو ترجیح
دی ہے قاضی نے کہا مراد اس فار جزا سے دنیا مین نیل صحت و کفاف و سائر لذات و طیبات و
منافع ہین اور یہ اشیاء عامل للدنیا کو حاصل ہوتی ہین گو قلیل و یسیر ہون لیکن رہی آخرت سو وہان
واسطے اون کے کچھ نہین ہے مگر یہی آگ دوزخ کی اس سے تخصیص اس آیت کی ساتھ کفار کے نکلتی
ہے کیونکہ فرمایا ہے کہ وہان سارا کیا دہرا انکا اکارت جائیگا اسلیے کہ اگرچہ یہ اعمال صورت طاعات
مین تہے اور آخرت مین انکی جزاء جمیل ملنا چاہیے تہی لکن اونہون نے فساد مقاصد و عدم خلوص سے انکو
فاسد کردیا اور نری زینت دنیا پر قصر کیا اسلیے یہ عمل انکا باطل ہوگیا نفس الامر مین لائق نفع و جزا
نہ رہا کیونکہ وجہ صحیح پر واقع نہ ہوا اور جو ثواب عمل صحیح پر لائق تہا وہ اوسپر مترتب نہوا مجاہد نے کہا
یہ آیت حق مین اہل ریا کے ہے لکن یہ قول مشکل ہے کیونکہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ الخ لائق حال مومن نہین
ہے مگر اوسیوقت کہ جب یون کہا جائے کہ یہ اعمال فاسدہ و افعال باطلہ جبکہ واسطے غیر اللہ کے ہوئے
تو فاعل اون کا مستحق وعید شدید ٹہیرا یعنے عذاب نار حدیث مرفوع ابن عمر اسپر دلالت کرتی ہے مَنْ تَعَلَّمَ
عِلْمًا لِغَيْرِ اللهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اور حدیث ابوہریرہ مین
فرمایا ہے قَالَ اللهُ تَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي
تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ بِمَعْنَاهُ اور ریا شرک اصغر ہے جسطرح کہ حدیث مین
آیا ہے یہ ایک قول ہے تفسیر مین اس آیت کے اور وہ بات جسکو دلالت نظم کریم مقتضی ہے یہی کہ مراد اس سے مطلق
کفار ہین اسطرح پر کہ اون مین قاصدین قرآن عظیم بہی باندراج اولے مندرج ہین کیونکہ جب اللہ نے اپنے
پیغمبر اور مومنین کو یہ امر کیا کہ انکا علم و یقین ثابت رہے کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے اوترا ہے اور کسی غیر اللہ کو

ہرگز کچھ قدرت کسی شی پر نہیں ہی اور اہل ایمان کو اللہ نے ثبات علی الاسلام پر برانگیختہ کیا اور کہا کہ تم راسخ رہو
کفار کا عجز معارضۂ قرآن سے ظاہر ہوگیا اور یہ بات کھل گئی کہ وہ ہرگز کوئی چیز نہیں ہین تو یہ حال مقتضی اس
امر کا ہے کہ اون کے بعض شئون سو ہمہ سے تعرض کیا جائے جس سے کہ اون کا کوئی شے ہونا معلوم ہوتا ہے
جیسے نیل حظوظ عاجلہ کا اور استیلا اُنکا مطالب دنیویہ پر سو اللہ نے فرمایا کہ یہ نیل کچھ اس مدعا پر دلیل نہیں
ہے بلکہ اس مقام سو برکران ہی اور اوسکو خوب ہی کھولکر بیان فرما دیا أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ
وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَن يَكْفُرْ
بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ○ بھلا ایک شخص جو ہے نظر آتے راہ پر اپنے رب کے اور پہونچتی ہے اوسکو گواہی اس
اور پہلے اُس سے کتاب موسی کی راہ ڈالتی اور مہربانی وہی لوگ مانتے ہین اسکو اور جو کوئی منکر ہو اُس سے
سب فرقون مین سو آگ ہے وعدہ اوسکا سو تو مت رہ شبہ مین اس سے یہ تحقیق ہے تیرے رب کیطرف سے پر بہت
لوگ یقین نہین رکھتے **ف** گواہی پہونچتی ہے یعنے دلمین اس دین کا نور اور مزا پاتا ہے اور قرآن
کی حلاوت انتہے اللہ تعالی نے مومنین کے حال سے خبر دی جو کہ اللہ کی فطرت پر ہین جسپر اللہ نے انکو پیدا
کیا ہے اپنے بندون مین سے کہ وہ اس بات کو معترف ہین کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ کما قال تعالی فَأَقِمْ
وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الآیۃ اور صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعاً آیا
ہے كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُولَدُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ
هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ الحديث اور صحیح مسلم مین عیاض بن حمار سے رفعاً مروی ہے يَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى إِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ فَجَاءَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ
مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وفی المسند والسنن كُلُّ مَوْلُودٍ
يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهُ الحديث بالجملہ مومن اس فطرت پر باقی رہتا ہے اور مراد شاہد
سے وہ شرائع مطہرہ مکملہ معظمہ مین جنکی وحی اللہ تبارک وتعالے نے طرف انبیاء علیہم السلام کے فرمائی اور
اُن شرائع کو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ سے ختم کیا و لہذا ابن عباس ومجاہد وعکرمہ وابو العالیہ
وضحاک وابراہیم نخعی وسدی وغیرہم نے تفسیر شاہد مین کہا ہے کہ مراد جبریل علیہ السلام مین اور علی وحسن
وقتادہ کا قول یہ ہے کہ شاہد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین سو یہ دونون قول معنے مین قریب بکدیگر ہین اسلیے

ف ۔ یعنی دونون آیتون مین

شاہد گواہی ۔ ایمان ۔ قرآن

فطرت ۔ صحیحین ۸

کہ جبریل و محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک نے ان دونون مین سے اللہ کی رسالت پہونچادی جبریل پاس حضرت کے لائے حضرت پاس امت کے لائے اور بعض نے کہا مراد شاہد سے علی مرتضے ہین ابن کثیر کہتے ہین وَ هُوَ ضَعِیْفٌ لَا یَثْبُتُ لَهٗ قَائِلٌ وَالْاَوَّلُ وَالثَّانِیْ هُوَ الْحَقُّ یہ اسلیے کہ مومن کی فطرت شاہد شریعت ہوتی ہے جملۃً رہی تفصیل سو وہ شریعت سے لیجاتی ہے اور فطرت اوسکی مصدق ہوتی ہے اور اسپر ایمان لاتی ہے ولہذا اللہ تعالی نے کہا ہے کہ بھلا جو شخص اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو اور پیچھے اوسکے ایک شاہد بھی ہے یعنے قرآن جسکو جبریل نے طرف حضرت کے پہونچایا اور حضرت نے امت کو اور اس قرآن سے پہلے توریت موسی کی کتاب آچکی ہے جسکو اللہ نے اُس امت کے لیے پیشوا ٹھیرایا تھا کہ اوسکی پیروی کرین اور وہ کتاب ایک اللہ کی رحمت تھی ساتھہ اون کے سو جو کوئی پورا پورا ایمان اوس کتاب پر لایا ہے تو وہ کتاب اوسکو طرف ایمان بالقرآن کے قائد ہے ولہذا اللہ نے کہا ہے کہ وہ لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہین پھر اللہ نے اون لوگون کو جو کہ قرآن کے مکذب ہین یا بعض قرآن کے وعید سنائے کہ سائر اہل ارض مین سے کیا مشرکین اور کیا اہل کتاب اور کیا غیر ان کے تمام طوائف بنی آدم مین سے باوجود اختلاف الوان واشکال واجناس جنکو یہ قرآن پہونچ گیا ہے جو کوئی اس کتاب عزیز کا کفران وانکار کریگا کما قال تعالی لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ (کہ تمکو اس سے خبردار کرون اور جسکو یہ پہونچے) اور فرمایا قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (تو کہدے اے لوگو مین رسول ہون اللہ کا تم سب کیطرف) سو آگ اوسکا وعدہ ہے یعنے وہ دوزخ مین جائیگا ہرگز دوزخ سے ناجی نہوگا اس وقت مین بعضے نام کے مسلمان ایسے بھی موجود ہین جو بعض احکام و آیات قرآن کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم یہ دو تین حکم قرآن کے نہین مانتے جیسے حصہ دختر کا مال پدر متوفی مین یا نکاح ثانی بیوہ کا ونحو ذلک سو اس اعتقاد کے لوگ بدلیل اس آیت باب کے قطعاً کافر ہین ان کو مسلمان کہنا اور اُنکے ساتھہ مسلمانون کا سا برتاو کرنا حرام ہے حدیث ابو موسی اشعری مین فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ لَا یُؤْمِنُ بِیْ اِلَّا دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ سعید بن جبیر کہتے ہین كُنْتُ لَا اَسْمَعُ بِحَدِیْثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی وَجْهِهٖ اِلَّا وَجَدْتُّ مِصْدَاقَهٗ اَوْ قَالَ تَصْدِیْقَهٗ فِی الْقُرْاٰنِ فَبَلَغَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ فَلَا یُؤْمِنُ بِیْ اِلَّا دَخَلَ النَّارَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَیْنَ مِصْدَاقُهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَقَلَّمَا سَمِعْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا وَجَدْتُ لَهٗ تَصْدِيْقًا فِي الْقُرْاٰنِ حَتّٰى وَجَدْتُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ احزاب
سے مراد ساری ملل ہین پہر یہ ذکر فرمایا کہ قرآن حق ہے اس مین کسی طرح کا شک وشبہ نہین ہے کما قال تعالی
الٓمّٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ وقال تعالی الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ
لیکن اکثر لوگ یقین نہین کرتے کقولہ تعالی وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ وقال تعالی وَاِنْ
تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وقال تعالی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ
ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فتح البیان مین کہا ہے بہلا جو شخص برہان پر ہے طرف سے اپنے
رب کے اتباع نبی و ایمان باہم مین کیا وہ مثل اوس شخص کے ہو سکتا ہے جو کہ مرید حیات زینت دنیا ہے
مراد اُس شخص سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یعنے آپ کے پاس ایک دلیل روشن
ہے طرف سے اللہ کے اور معجزہ ہے قرآن کا سا اور شاہد ہے جبرئیل علیہ السلام سا اور اگلی کتابون نے
آپ کی بشارت دی ہے سو کہین آپ اور دنیا طلب برابر ہوگا ہرگز نہین بینہ سے مراد برہان ہے اور
شاہد سے اعجاز قرآن یا انجیل یا مراد صاحب بینہ سے مومنین اہل کتاب ہین جیسے عبد اللہ بن سلام
اور اُن کے اصحاب علی بن ابی طالب نے کہا ہے قریش مین کوئی ایسا شخص نہین ہے کہ جس کے حق میں
کچہ قرآن نازل نہ ہوا ہو ایک آدمی نے کہا تمہارے حق مین کیا نازل ہوا ہے کہا تو نے سورۂ ہود
نہین پڑہی اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ رسول خدا بینہ ہین اور
مین شاہد ہون اَخْرَجَهٗ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت ع نے فرمایا شَاهِدٌ
مِّنْهُ عَلِيٌّ اَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ تیسرا لفظ یہ ہے وَدِدْتُ اَنِّيْ اَنَا هُوَ وَلٰكِنَّهٗ لِسَانُ مُحَمَّدٍ ابن
عباس نے کہا شاہد جبرئیل علیہ السلام ہین سعید بن جبیر وعلقمہ وابراہیم ومجاہد وضحاک اور اکثر مفسرین
بہی اسی کے موافق کہتے ہین حسن وقتادہ نے کہا شاہد زبان حضرت ص ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ زبان ترجمان
دل ہوتی ہے اور ما فی الضمیر کا بیان کرتی ہے تو گویا مثل شاہد کے ہے کیونکہ ایک نشان فضل وبیان
ہے تلاوت قرآن کی اسی زبان سے ہوتی ہے مجاہد نے کہا شاہد ایک فرشتہ ہے جو حضرت ص کی حفاظت
وتسدید کرتا ہے لیکن قول اول اولی ہے اسی طرح کتاب موسی ایک دوسرا شاہد ہے اگرچہ نزول مین پہلے
ہے لیکن شہادت مین تالی قرآن ہے یعنے اس شہادت دیگر کے یہ ہین کہ توریت مبشر بہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہے آہمین آپ کے رسول اللہ ہونے کی خبر دی ہے زجاج نے کہا حضرت ص کا وصف کتاب موسی مین آیا

ہے لوگ توریت و انجیل مین آپ کو لکھا ہوا پاتے ہین پہر کتاب موسی کو امام و رحمت کہا یعنے احکام
شرع مین مقتدی و پیشوا ہے اور جن لوگون پر وہ اتری تہی اون کے لیے رحمت ہے بلکہ تا قیامت اسلیے
کہ اوس مین اکثر احکام شرع کے موافق قرآن آئے ہین سو وہ لوگ حضرتؐ پر یا قرآن پر یقین لاتے ہین
اور جو گروہ اہل مکہ وغیرہم کے یا جملہ اہل ملل و نحل اور تمام ادیان کے حضرتؐ یا قرآن کا انکار کرینگے
وہ لا محالہ اہل نار ہین قتادہ نے کہا اَلْکُفَّارُ اَحْزَابٌ عَلَی الْکُفْرِ یعنے کفر ملت واحدہ ہے سارے کافر
ایک ہی ہین اس کہنے مین کہ نار اُنکا موعد ہے اشعار ہے اس بات کا کہ جو انواع عذاب و قوامین
عقاب اور آتش سوزان مین ہین اونکا وصف احاطہ بیان مین نہین آسکتا ہے حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ لَا یَہُوْدِیٌّ وَّلَا
نَصْرَانِیٌّ وَمَاتَ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ اَخْرَجَہُ
الْبَغَوِیُّ بِسَنَدِہٖ اب تو اے نبی اس قرآن کے نازل من اللہ ہونے سے شک مین مت رہ یہ تعریض
ہے غیر حضرتؐ کو اسلیے کہ حضرتؐ شک کرنے سے قرآن یا موعد مین معصوم ہین یہ قرآن حق ہے طرف
سے تیرے رب کے لیکن بہت لوگ ایمان نہین لاتے حالانکہ ایمان لانا اس قرآن پر واجب ہے دلائل
موجبہ یقین ظاہر ہوگئے لیکن اللہ نے اُن کے دلون پر بسبب عناد کے مہر لگادی ہو یہ ہرگز حق کو نہین
سمجہتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّہِمْ وَیَقُوْلُ
الْاَشْہَادُ ہٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ
یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَہَا عِوَجًا وَہُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ہُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ
لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا کَانَ لَہُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ یُضٰعَفُ لَہُمُ
الْعَذَابُ مَا کَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا کَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَہُمْ وَضَلَّ عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ہُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝

وقف لازم

کون ظالم اوس سے جو باندہے اللہ پر جہوٹ وہ لوگ روبرو آوینگے اپنے رب کے اور کہینگے گواہی والے یہی ہین
جنہون نے جہوٹ بولا اپنے رب پر سن لو پہٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگون پر جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے
اور ڈہونڈہتے ہین اوسمین کجی اور وہی ہین آخرت کے منکر وہ لوگ نہین تہکانیوالے زمین مین بہاگ
کر اور نہین اُنکو اللہ کے سوا حمایتی دونا ہے اُنکو عذاب سکتے تہے سننا اور نہ تہے دیکہتے وہی ہین جو ہار

بیٹھے اپنی جان اور گم ہو گیا اون سے جو جھوٹ باندھتے تھے اب ہوا کہ یہ لوگ آخرت مین یہی ہین سب سے خراب
ف گواہی والے آخرت مین فرشتے ہونگے جو عمل لکھتے ہین اور نیک بخت آدمی جنکو خبر تھی خدا پر
جھوٹ بولنا کئی طرح ہے علم مین غلط نقل کرنا یا خواب بنا لینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات مین یا دعوی
کرنا کہ کشف رکھتا ہون یا اللہ پاک کا مقرب ہون اللہ پر جھوٹ بولا کہان سے لائے غیب سے سن نہ آتے
تھے غیب کو دیکھتے نہ تھے جھوٹے دعوی آخرت مین گم ہو گئے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اسجگہہ حال
اُن لوگون کا بیان کیا جو کہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہین کہ وہ آخرت مین علی رؤس الخلائق سامنے ملائکہ
ورسل وسائر بشر وجان کے رسوا ہونگے صفوان بن محرز نے کہا ہے مین ابن عمر کا ہاتھ پکڑے ہوئے
تھا کہ اتنے مین ایک شخص نے سامنے آکر کہا کہ تمنے حضرت سے دربارہ سرگوشی کے دن قیامت کو کیا
سنا ہے کہا مینے سنا ہے فرماتے تھے اللہ عز وجل مومن کو نزدیک کرکے اپنا کنف اوسپر رکھیگا اور
اوسکو لوگون سے ستور کرے گا اور اُسکے گناہون کا اقرار اوس سے کرائیگا اور کہے گا اَتَعْرِفُ
ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا کیا تو فلان وفلان وفلان گناہ کو
جانتا پہچانتا ہے یہانتک کہ جب اُس سے اقرار اوسکے گناہون کا کرا لیگا اور وہ شخص اپنے جی
مین دیکھیگا کہ ہلاک ہوا تب اللہ تعالی فرمائیگا فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّيْ اَغْفِرُ
لَهَا الْيَوْمَ مینے ان گناہون کو تجھپر دنیا مین پوشیدہ رکھا تھا اور آج مین اُنکو تیرے لیے بخشتا ہون
پھر اوسکو کتاب اوسکے حسنات کی دیجائیگی رہے کفار ومنافقین سو اُنہا دکہینگے کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون
نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا ان ظالمون پر اللہ کی لعنت ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالشَّيْخَانِ وہ لوگ لوگون
کو پیروی حق وسلوک طریق ہدی سے جو کہ اللہ تک پہنچاتا ہے پھیرتے ہین اور جنت سے بچلاتے ہین
انکا ارادہ ہے کہ یہ لوگ اوہ کج پر جو کہ معتدل نہین ہے چلین اور گمراہ ہو کر جہنم مین جا پڑین سو یہ منکر ہین
آخرت کی قیامت کے ہونیکو جھٹلاتے ہین لکن زمین مین اللہ کو عاجز نہین کر سکتے اور نہ سوا اللہ کے کوئی
انکا حامی وولی ہے بلکہ یہ سارے نیچے اللہ کے قہر وغلبہ وقبضہ وسلطان کے ہین اللہ پاک اُنسے انتقام لینے پر
قدرت رکھتا ہے اسی دنیا مین آخرت سے پہلے ولکن اللہ نے انکو اُس دن تک چھوڑ رکھا ہے جس مین آنکھیں
پھرا ئینگی صحیحین مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ یعنے اللہ تعالی ظالم کو
ڈھیل دیتا ہے یہانتک کہ جب اُسکو پکڑ لیتا ہے تو پھر نہین چھوڑتا ولہذا اللہ نے کہا کہ انکے لیے دگنا عذاب ہوگا یہ

اسلیے کہ اللہ نے انکو کان آنکھہ دل دیے تھے مگر یہ چیزین کچھ بکار آمد اونکی نہین ہوئین بلکہ حق کے سننے
سے بہرے اتباع کرنے سے اندھے بصیرت دل سے برگران تھے جسطرح کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ وقت دخول نار
کے یون کہین گے وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر وقال تعالی الذین کفروا و
صدوا عن سبیل اللہ زدنٰھم عذابا فوق العذاب الایۃ ولہذا امر کی ترک پر اور نہی کے
ارتکاب پر عذاب کیے جائینگے صحیح اقوال یہی ہے کہ کفار مکلف بفروع شرائع ہین کیا امر اور کیا نہی
بہ نسبت دار آخرت کے اونہون نے اپنی جان کا نقصان کیا کیونکہ آتش گرم مین گھسے اور ایسے عذاب
مین پہنسے جو ایک طرفۃ العین بہی سست نہ پڑیگا کما قال تعالی کلما خبت زدنٰھم سعیرا اور جو
اصنام و انداد اللہ کے سوا اور نو بندی سے معبود ٹھیرا لیے تھے وہ سب اون سے گم ہوجاینگے کوئی بہی
نہ نہین ملیگا بلکہ انکے سبب سے انکا سخت ضرر ہوگا کما قال تعالی واذا حشر الناس کانوا لھم اعداء
و کانوا بعبادتھم کٰفرین اور فرمایا واتخذوا من دون اللہ الھۃ لیکونوا لھم عزا کلا سیکفرون
بعبادتھم ویکونون علیھم ضدا اور خلیل جلیل علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تہا انما اتخذتم
من دون اللہ اوثانا مودۃ بینکم فی الحیٰوۃ الدنیا ثم یوم القیٰمۃ یکفر بعضکم ببعض و
یلعن بعضکم بعضا وماوٰکم النار وما لکم من نٰصرین اور فرمایا اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین
اتبعوا وراوا العذاب وتقطعت بھم الاسباب اسکے سوا اور بہت آیتین ہین جو انکے خسران و دمار پر
دلیل ہین ولہذا اللہ نے سمجھہ فرمایا کہ لامحالہ یہ آخرت مین خاسر ہونگے یعنے انکا انجام اوسدن صفقۃ خاسرہ ہے
کیونکہ اونہون نے درجات کو درکات سے بدل لیا اور نعیم جنان کے عوض جحیم آن کو پسند کیا اور بجای شرب رحیق مختوم
کے سموم حمیم و ظل یحموم کو اخذ کیا اور بدل حور عین کے طعام غسلین اور عوض مین قصور عالیہ کے ہاویہ اور بجای
قرب و رویت رحمن کے غضب و عقوبت دیان کو مول لیا فلا جرم انھم فی الاخرۃ ھم الاخسرون فتح البیان
مین کہا ہے کہ کوئی شخص اوس سے بڑہکر اپنے نفس کا ظالم نہین ہے جو کہ اللہ تعالی پر جہوٹ باندہے اور اصنام و انداد کو اللہ کے
سامنے اپنا شفیع ٹہیرائے اور فرشتون کو خدا کی بیٹیان بتائے اور اللہ کے کلام کو غیر کیطرف اضافت کرے سمجھہ
ایسے شخص کے جو دو وصف بیان کیے پہلا وصف افترا کذب ہے اور پچھلا وصف آخرت مین خاسر ہونا غرضکہ یہ موصوفین
بالظلم دن قیامت کے روبرو اللہ کے لائے جائینگے وہ انکے اعمال کا حساب لیگا یا مراد انکی عرض سے عرض انکے اعمالو
کا ہے جس سے یہ سخت رسوا و ذلیل ہون گے اشہاد جمع شہید ہے یا شاہد ہے مجاہد نے کہا یہ ملائکہ ہونگے جو انسان کی

حفاظت کرتے ہین ابن عباس نے کہا مرسلین ہونگے بعض نے کہا وہ نوہونگی سو علما جنہون نے اللہ کے اوامر ونواہی کو
پہونچادیا ہی بعض نے کہا ساری خلق ہوگی یہی قول ہے قتادہ کا بالجملہ وقت عرض کے یہ اشہاد کہین گے
کہ یہی ہین وہ لوگ جنہون نے اپنے پروردگار پر دنیا مین افترا بندی ودروغگوئی کی تہی اس جگہہ اون کے
کذب کی صراحت نہین کی یہ اسلیے کہ گویا یہ امر انکا نزدیک اہل موقف کے معلوم ہوگا پہر وہ اشہاد یہ کہینگے
کہ سن لو اللہ کی پہٹکار ہے اون لوگون پر جنہون نے اپنی جانون پر افترا بندی سے ظلم کیا ہے یا یہ اللہ کا کلام
ہوگا کہ بعد شہادت اشہاد کے اسطرح فرمایگا فائدہ قول مین اشہاد کے اس مقالہ کو مبالغہ ہے فضیحت
کفار مین اور تقریع کرنا ہے انکو روبرو ساری خلائق کے پہر ان ظلمہ ملعونین کا وصف بیان کیا کہ وہ
لوگ ہین کہ جس کسی شخص پر قابو پاتے ہین اوسکو اللہ کے دین مین داخل ہونے سے روکتے ہین سدی نے
کہا قریش لوگون کو حضرت صلعم سے باز رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ پر نچلو کہ یہ راہ
ٹہڑی ہے یا اپنے اہل کو کج کرنا چاہتے تہے کہ دین اسلام چہوڑکر طرف کفر کے آجائین ابو مالک نے کہا وہ
یہ امید کرتے تہے کہ مکے مین کوئی اور دین سوائے اسلام کے ہو پہر یہ نہو اور آخرت کے منکر تہے قیامت
کے آنے کی اور معاد وبعث کے ہونیکی تصدیق نہ کرتے تہے اللہ نے کہا یہ دنیا مین اللہ کو عاجز نہین کر
سکتے ہین اگر اللہ ارادہ اونکے عقاب کا فرمائے یعنے معجز نہین کے اسجگہہ سابقین یا فائتین ونحوہا مین
یعنے زمین بہت کشادہ وفراخ ہے یہ چاہین کہ ہم کہین بہاگ جائین تو ہرگز کسی جگہہ بہاگ کر اللہ
تعالی کی پکڑ سے بچ نہین سکتے کما قیل ع بہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیداست ✤ اللہ کے سوا ان
کا مددگار ودوستدار نہین ہی جو کہ اللہ کی عقوبت کو ان سے دور کر سکے بلکہ انکو تو آخرت مین دوگنا
عذاب ہوگا یہ سبب اسکے کہ اللہ کی راہ سے روکتے اور بعث کا انکار کرتے تہے سیوطی نے کہا اسلیے کہ اپنے
غیر کو بہکاتے تہے صاوی نے کہا حاصل قول سیوطی کا یہ ہے کہ مضاعفت مخصوص ہے ساتہہ حسنات
کے اور سیآت سو مضاعف نہین ہوتے ہین قال تعالی وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا
مِثْلَهَا تو اب معنی مضاعفت کے شدت ٹہیرے اسلیے کہ انکو دوہرا عذاب ہوگا ایک اپنی گمراہی کا دوسرا
اورون کو گمراہ کرنے کا اسلیے انکو اعراض عن الحق مین اسقدر افراط تہی اور یہانتک بغض تہا کہ حق
بات سن بہی نہین سکتے تہے گویا انکو سمع حق پر بالکل قدرت ہی نہ تہی بہرے تہے اور نہ دیکہنے پر صواب
کے مستطیع تہے گویا اندہے تہے جیسے کی پہوٹ گئی تہین یا یہ وصف ہین ان کے اولیاء من دون اللہ

کا کہ وہ نہ سامع تہے اور نہ بصیر تو اب کیا خاک وہ انکو نفع پہونچا سکتے ہین یا کوئی نقصان دور کر سکتی ہین پہر
خود درماندہ شفاعت کیا کرینگے کہا فراء نے کہا سن نہ سکتے تہے اسلیے کہ اللہ نے انکو لوح محفوظ مین گمراہ لکہہ رکہا
تہا زجاج نے کہا حضرت کی دشمنی سے نہ سمجہتی بوجہتے نحاس نے کہا کہ عرب کا یہ محاورہ ہے کہ فُلَانٌ لَا
يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى فُلَانٍ یعنے اُسکی طرف دیکہہ نہین سکتا ہے اسلیے کہ وہ اُسپر گران ہی بہرحال ان
لوگون نے اپنی جانون کا عبادت غیر اللہ کے نقصان کیا اللہ کی عبادت کے عوض مین عبادت آلہہ
باطلہ کو مول لیا اسلیے اُنکی تجارت مین بڑا ٹوٹا پڑا اور وہ افترا اُنکا کہ ہمارے معبودات نزدیک اللہ کے
ہمارے سفارشی و کارباری ہون گے کہو گیا سوا خسران و زیان کے کچہ بہی تو انکے ہاتہہ مین باقی نرہا
ناچار یہ آخرت مین بڑے نقصان و گہاٹے مین ہونگے خلیل و سیبویہ نے کہا ہے لَا جَرَمَ بمعنے حق ہے
بمنزلہ ایک کلمے کے یہی قول فراء کا بہی ہے خلیل نے کہا بمنزلہ لا بد و لا محالہ کے ہے پہر کثرت استعمال
سے بمعنے حق ٹہیر گیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ
هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ البتہ جو یقین لائے اور کین نیکیان اور عاجزی کی اپنے رب
کی طرف وہ ہین جنت کے لوگ وہ اوس مین رہا کرین مثال دونو فرقون کی جیسے ایک اندہا اور بہرا اور
ایک دیکہتا اور سنتا کیا برابر ہے دونو کا حال پہر کیا تم دہیان نہین کرتے **ف** اللہ تعالی نے بعد
ذکر اشقیا کے ذکر سعدا کا کیا اور فرمایا کہ سعادتمند بختاور خوش نصیب بیدار بخت سعید طالع وہ لوگ ہین
جنکے دل ایمان لائے اور اون کے جوارح نے اعمال صالحہ قولاً و فعلاً کیا طاعات بجا لائے منکرات کو چہوڑ دیا
اسی سبب سے وہ جنات کے وارث ہوئے یہ جنات مشتمل ہین غرف عالیات و سرر مصفوفات و قطوف دانیات
و فرش مرتفعات و حسان خیرات و فواکہ متنوعات و ماکل مشتہیات و مشارب مستلذات اور نظر کرنے پر جمال
خالق ارض و سموات کی سو یہ مومنین عاملین صالحات باقیات اوس جنان طیبات مین خالداً مخلداً ابد
الآباد و دہر الداہرین رہینگے نہ کبہی اُنکو موت آئی اور نہ کبہی وہ پیر و بیمار ہون اور نہ نیند مین جائین اور
نہ ہگین اور نہ موتین اور نہ ناک سنکین اور نہ تہوکین یہی رشح مشک ہوگا جو پسینے کیطرح بہجا یگا پہر اللہ نے
کافرین و مومنین کی مثال بیان فرمائی کہ اشقیا کفار ایسے ہین جیسے کوئی اندہا بہرا ہو اور سعدا مومنین
ایسے ہین جیسے کوئی دیکہتا سنتا ہو کافر راہ حق سے دنیا و آخرت مین اندہا ہے کسی خیر کیطرف اوس کو رستہ

ع ۱۶/۲

نہین ملتا اور نہ سوجہتا ہے اور سماع حجے سے بہرا ہے نفع کی بات نہین سنتا اللہ ان مین اگر کوئی خیر معلوم
کرتا تو اُن کو سنوا دیتا رہا مومن سو وہ فطین ذکی لبیب بصیر بالحق ہو باطل وحق مین تمیز کرتا ہے خیر کا
تابع شر کا تارک حجت کا سامع ہے درمیان یقین وشبہ کے فرق کرتا ہے او سپر باطل کو رواج نہین ہے
بہلا پہر یہ دونون کیسے یکسان و برابر ہو سکتے ہین تم لوگ ذرا نہین سوچتے سمجہتے عبرت پکڑتے ہو کہ
ان دونون فرقون مین کتنا فرق وتفاوت بیّن ہے جسطرح کہ اللہ نے دوسری آیت مین فرمایا ہے لَا
يَسْتَوِي أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ وکقوله تعالیٰ وَمَا يَسْتَوِي
الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ
إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ مین کہتا ہون قرآن پاک مین اللہ پاک نے بہت
جگہہ ذکر عدم استوار کا درمیان دو اشیار کے فرمایا ہے جیسے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ إلى غير ذٰلِكَ ان سب فروق فرقان کا بیان استقرائی کتاب حدیث الغاشیہ مین آچکا ہے
اوسکو دیکہنا چاہیے وباللہ التوفیق فتح البیان مین کہا ہے جن لوگون نے تصدیق کی کہ قرآن اللہ کے
پاس سے اوترا ہے اسیطرح باقی خصال ایمان کو مانا ہے اور جوارح سے اچہے اچہے کام کیے ہین جیسے
استمرار اقامت نماز روزہ زکوۃ وحج وہجرت وجہاد ونحو ہا پہر اور اللہ کیطرف رجوع لائے اور ساکن
ہوے یا خضوع وخشوع کیا یا اللہ سے ڈرے اور گناہون سی باز رہے یا مطمئن ہوے مراد اس سے اعمال قلوب
ہین تو ایسے لوگ جنت والے ہین ہمیشہ وہ جنت مین رہا کرینگے کبہی نعیم جنت اون سی منقطع نہ ہوگی
اور نہ وہ جنت سی باہر نکلینگے فریق کفار کو مانند کور وکر کے فرمایا اور فریق ایمان کو بصیر وسمیع بتایا
پہر کہا کہ کیا یہ دونون فریق حال وصفت مین یکسان ہین یعنے اگر تم کچہ سوچو سمجہو تو جان لو کہ درمیان
ان دونو کے تفاوت ظاہر ہے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ أَنْ
لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
قَوْمِهِ مَا نَرٰىكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا
نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِينَ ۝ اور ہمنے بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف
کہ مین تمکو ڈر سناتا ہون کہو مگر کہ نہ پوجو سوائے اللہ کے مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے ایک دکہہ والے

دن کے پہر بڑے سردار جو منکر تہے اوسکی قوم کے ہم دیکہتے ہین تجہکو مگر آدمی جیسے ہم اور دیکہتے نہین کوئی
تابع ہوا تیرا مگر جو ہم مین نیچ قوم ہین اوپری عقل سے اور دیکہتے نہین تمکو اپنے اوپر کچہ بڑائی بلکہ ہمکو خیال
ہے کہ تم جہوٹے ہو **ف** اللہ پاک نے اس آیت مین ذکر نوح علیہ السلام کا کیا یہ پہلے رسول ہین جنکو
اللہ نے طرف اہل ارض کے مبعوث فرمایا انکے زمانے مین مشرکین اور بت پرست تہے اونہون نے اپنی
قوم سے کہا کہ مین تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہون اگر تم غیر اللہ کی پرستش اسیطرح پر کیے جاؤگے جسطرح
کہ اب کرتے ہو تو مجہے تم پر عذاب دردناک کا آخرت مین ڈر ہے سو تم کسی کو سوا اللہ کے نہ پوجو قوم کے سردارون
نے کہا تم بہی ایک طرح کے بشر ہو سو ہمکو تو وحی نہین آئی تمکو آئی یہ کیا بات ہے اور ہم دیکہتے ہین کہ تمہارے
پیرو یہی چند بیوپاری جلاہے دوکاندار ہین اشراف و روسا نے تمہارا اتباع اختیار نہین کیا ہے
اور یہ لوگ جو تمہارے تابع ہو گئے ہین سو اونہون نے بہی کسی رویہ فکر و نظر سے یہ تبعیت اختیار نہین کی
ہے بلکہ تمنے اُنکو اپنی طرف ملا پایا یہ آگئے کچہ سوچے سمجہے نہین ہم دیکہتے ہین کہ تم کو ہمپر کوئی فضیلت
خلق و خُلق یا رزق یا حال مین نہین ہے کہ ہم تمہارے دین مین داخل ہون بلکہ ہمارا گمان یہ ہے کہ
تم جہوٹے ہو اور یہ دعوے تمہارا بابت بر و صلاح و عبادت و سعادت کے دار آخرت مین دروغ ہے بالجملہ
کفار نے یہ اعتراض کیا تہا نوح اور اون کے اتباع پر سو یہہ ایراد اون کا دلیل ہے اُنکے جہل پر اسی سے
اُنکی قلت علم و قلت عقل ثابت ہوتی ہے کیونکہ حق پر کوئی عار اتباع ارذال سے نہین لگتی ہے حق اپنے
نفس مین صحیح ہے خواہ تابع اوسکے اشراف ہون یا ارذال بلکہ وہ سچی بات جسمین کوئی شک نہین
ہے یہ ہے کہ اشراف وہی ہوتے ہین جو حق کا اتباع کرتے ہین اگرچہ فقراء ہون اور جو لوگ اتباع حق سے
انکار رکہتے ہین وہی اراذل ہین اگرچہ اغنیاء ہون پہر مطابق واقع کی یہ بات ہے کہ غالبًا تبعیت حق کی
یہی ضعفاء الناس کرتے ہین اور اشراف و کبراء پر مخالفت حق کی غالب ہوتی ہے کما قال تعالی وَكَذٰلِكَ
مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَا اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ
اِنَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ہرقل بادشاہ روم نے ابوسفیان صخر بن حرب سے حال حضرتؐ کا پوچہا تہا
کہ اون کے تابع اشراف مردم ہوے ہین یا ضعفاء صخر نے کہا بلکہ ضعفاء مردم ہرقل نے کہا هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ
یعنے پیغمبرون کے یہی لوگ تابع ہوا کرتے ہین نہ اکابر و شرفاء قوم الغرض یہ کہنا کہ بادی الرائی مین یہ تمہارے
تابع ہو گئے ہین کچہ مذمت و عیب کی بات نہین ہے اس لیے کہ جب حق واضح ہو جاتا تو پہر لئے

وفکر کو کچھ مجال باقی نہین رہتا بلکہ اس حالت مین اتباع حق کا لابد ہوتا ہے یعنے ہر صاحب ذی کار و ہوشمند
کو بلکہ اسوقت مین فکر نہین کرتا مگر غبی یا عاجز اور سارے انبیا علیہم السلام امر جلی و واضح لائے ہین حدیث
مین آیا ہے مَا دَعَوْتُ اَحَدًا اِلَی الْاِسْلَامِ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ کَبْوَةٌ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ یَتَلَعْثَمْ یعنے
جس کسی کو مین نے طرف اسلام کے بلایا اوس نے ٹھوکر کھائی مگر ابوبکر نے کچھ توقف نہین کیا یعنے تردد و
ردیت اسلیے کہ اونہون نے ایک امر جلی عظیم واضح دیکھکر مبادرت و مسارعت کی اور یہ کہنا انکا کہ ہم کچھ
فضل تمہارا اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین اسلیے تھا کہ وہ حق سے اندھے تھے نہ دیکھتے نہ کچھ سنتے بلکہ اپنے
شک و شبہ مین متردد اور ظلمات جہل مین حیران تھے اور بڑے افاک و کاذب و ارذل تھے اور آخرت
مین اخسر و اخیب ہونگے فتح البیان مین کہا ہے اس آیت پاک مین اللہ پاک نے ذکر پر ڈرانے کے
اقتصار کیا ہے بشارت کا ذکر نہین فرمایا اسلیے کہ دعوت نوح علیہ السلام کی واسطے مجرد انذار کے
تھی یا اسلیے کہ انکی قوم نے انکی بشارت پر کوئی عمل نہین کیا اس سورت مین ذکر انواع قصص کا ہے
ایک قصہ نوح کا دوسرا ہود کا تیسرا صالح کا چوتھا ابراہیم کا پانچوان لوط کا چھٹا شعیب کا ساتوان
موسی علیہ السلام کا یہ آخر قصص ہے ترکیب زمانے پر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ مین تمہارے
لیے نذیر مبین ہون تم کسی کی عبادت نہ کرو مگر اللہ کی یہ ترتیب مفید ہے حصر کو مجھے ڈر ہے کہ اگر تم اللہ
کے سوا کسی اور کی عبادت کروگے تو عذاب الیم مین گرفتار ہوگے اس کہنے مین معنے انذار کے
ثابت ہوئے یوم سے مراد قیامت کا دن ہے یا طوفان کا دن اشراف قوم جو کافر تھے اونہون نے
یہ جواب دیا کہ ہم تجھکو اپنا سا ایک بشر دیکھتے ہین یہ ایک طرح کی طعن ہے اون کی نبوت مین یعنے ہم
اور تو بشریت مین مشترک ہین تجھکو ہمپر کوئی مزیت حاصل نہین ہے کہ جس کے سبب سے تو مستحق نبوت
کا ہو اور ہم نہ ہون دوسری طعن یہ کی کہ تیرے توابع رذیل لوگ ہین کسی شریف نے تیری
تبعیت اختیار نہین کی ان رذیلون کی پیروی کرنے سے کوئی مزیت تجھکو ہمپر حاصل نہین ہو سکتی
ہے اراذل جمع ہے ارذل کی ارذل جمع ہے رذل کی مراد سفلہ لوگ ہین جیسے جولاہے اور ڈبہی
ہر ادنے شے کو ارذل کہتے ہین نحاس نے کہا اراذل فقرا ہین اور وہ لوگ جنکا کچھ حسب نہین
ہے حسب سے مراد صناعات ہین زجاج نے کہا انکو طرف حیاکت کے منسوب کیا اور یہ نہ جانا کہ صناعات
کو دیانت مین کچھ اثر نہین ہے کیونکہ رفعت دین و شناعت رسل شرف مال و مناصب علیہ سے نہین ہوتی

ہے بلکہ فقرا و گمنام کو ہوتی ہے یہی لوگ اتباع رسل ہوتی ہین اونکی حسنت صنائع جیکہ سیرت حسن دین مین
حاصل ہوی کچھ انکو مضرت نہین کرتی اللہ کی عادت انبیا و اولیا مین اسیطرح جاری ہے کہ سب سے پہلے جو
لوگ پیروی انبیا کی کرتے ہین یہی ضعفا و فقرا ہوتے ہین یہ سبب خاکساری کے انکو تکبر مال و جاہ کا نہین
ہوتا ہے ابن اعرابی نے کہا ہے سفلہ وہ ہے کہ اپنی دنیا کی اصلاح دین سے کرے کہا سفلۃ السفلہ کون ہے
کہا جو دوسرے کی دنیا کو اپنا دین بگاڑ کر درست کرے ظاہر کلام اہل لغت یہ ہے کہ سفلہ وہ ہے جو حرفہ حقیر
مین داخل ہو بادی الرای سے مراد ظاہر رای ہے بغیر تعمق کے یا اول رای ہے تمیر بات بطور طعن کے
یہ کہی کہ ہم تجھکو اپنے اوپر کچھ فضل نہین دیکھتے مال و شرف و جاہ ورای مین پہلے تنہا نوح علیہ السلام
کو خطاب کیا تھا اس خطاب مین انکی متبعین کو شامل کر لیا اسکے بعد مطاعن سے طرف محبر وطن کے انتقال
کیا اور نری عصبیت و حسد سے کام لیا اور اپنی ریاست و دنیا کے گھمنڈ پر یہہ کہا کہ ہم تم سب کو جھوٹا
خیال کرتے ہین یعنے تمہارے دعوی مین قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ○ بولا اے قوم دیکھو تو اگر مین
ہوا نظر آتے راہ پر اپنے رب کے اور اوسنے دی مجھکو مہر اپنے پاس سے پھر وہ تمہاری آنکھ سے چھپا رکھی
کیا ہم لگا دین وہ تم کو اور تم اوس سے بیزار ہو ف اللہ نے خبر دی کہ نوح نے اونپر رد کیا اور کہا کہ اگر
مین یقین و امر جلی و نبوت صادقہ پر طرف سے اللہ کے ہون کہ یہ ایک رحمت عظیم ہے اوسکی مجھپر اور تمپر
اور یہہ امر تمپر مخفی رہا اور تم اس راہ پر نہ چلے اور تم نے کچھ قدر اسکی نجانی بلکہ جھٹ پٹ تکذیب در رد
کے لیے آمادہ ہوئے تو کیا مین باوجود تمہاری کراہت کے کسی کے گلے اوسکو باندہ سکتا ہون فتح
البیان مین کہا ہے تم مجھے خبر دو کہ اگر مین کسی برہان پر اس نبوت مین طرف سے اپنے رب کے ہون جو
کہ دلیل ہے صحت نبوت پر اور تمپر قبول کرنا اسکا واجب ہے اور جو قدح تمنے کی ہے وہ حقیقت مین کچھ
قادح نہین ہے کیونکہ مساوات کا ہونا صفت بشریت مین مانع مفارقت صفت نبوت مین نہین ہے
اور اتباع اراذل کا جسطرح کہ تم اعتقاد کرتے ہو کچھ میری نبوت سے منع نہین کرتا ہے کیونکہ یہ اراذل
بھی تو بشریت مین مثل تمہارے ہین اور عقل و فہم رکھتے ہین انکا تابع ہونا حجت ہے تمپر نہ واسطے
تمہارے اور جائز ہے کہ مراد بینہ سے اسجگہ معجزہ ہو اس خطاب مین غایت درجہ کا تلطف ہے ساتھہ
اون کے رحمت سے مراد نبوت ہے یا معجزہ یا مراد رحمت سے یہی نفس بینہ ہو لیکن اولی یہ ہے کہ تفسیر رحمت

کی بینہ سے علیحدہ کیجائے یا مراد رحمت سے حق ہی یا ہدایت طرف معرفت برہان کے یا ایمان پہر یہہ بینہ یا رحمت تمپر پوشیدہ رہے اور تم راہ یاب نہوئے جسطرح کوئی قوم صحرا مین ہو اور اونکا راہ نما اندہا ہو جاوے تو پہر اوس قوم کو راہ نہین سوجہتی تو کیا مین تم کو طرف اوس کے معرفت کے مضطر کر سکتا ہون یعنے نہین مراد الزام جبر ہے قتل وغیرہ سے نہ الزام ایجاب اس لیے کہ یہ الزام تو حاصل ہے و لہذا سیوطی نے یہ تفسیر کی ہے انجبرکم علی قبولہا حالانکہ تم اسکے منکر و نافی و کارہ ہو یعنے جبر صورت مین کہ مین ایک حجت ظاہر الدلالۃ پر صحت نبوت مین ہون اور یہ دلالت تمپر مخفی ہے تو مین زبردستی کسی کو اوسکا علم نہین دے سکتا خصوصاً جبکہ تم اس امر مین تدبر ہی نہین کرتے یہ بات مجہہ سے کہان ہو سکتی ہے اوسپر تو سوا اللہ کے کسی کو قدرت نہین ہے قتادہ نے کہا واللہ اگر نبی اللہ کر سکتے تو ضرور اپنی قوم کو راہ پر لے آتے لکن یہ بات اون سے نہ ہو سکی معلوم ہوا کہ ہدایت یاب کرنا اللہ کے قبضے مین ہے نہ کسی پیغمبر و پیر و شہید و صدیق و صالح کے وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اے قوم نہین مانگتا مین تم سے اسپر کچہ مال میری مزدوری نہین مگر اللہ پر اور مین نہین ہانکنے والا ایمان والون کو اون کو ملنا ہے اپنے رب سے لکن مین دیکہتا ہون کہ تم لوگ جاہل ہو اے قوم کون چہڑا وے مجہکو اللہ سے اگر انکو ہانک دون کیا تم دہیان نہین کرتے ہو **ف** کافرون نے مسلمانون کو رذالہ ٹہیرایا اور چاہا کہ اونکو ہانک دو تو ہم تمہارے پاس بیٹہین بات سنین سو فرمایا کہ دل کی بات اللہ تحقیق کرے گا جب اوس سے ملینگے اگر مسلمانون کو ہانکون تو اللہ عزوجل سے کون چہڑا وے مجہکو اور رذالہ ٹہیرایا اسپر کہ وہ کسب کرتے تہے کسب سے بہتر کمائی نہین اسی لیے فرمایا کہ تم جاہل ہو انتہے ابن کثیر کہتے ہین نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم کو یہ خیال ہے کہ مین کچہ مال تم سے لیا چاہتا ہون تو عوض اس خیر خواہی کے مین کسی مال و دولت کا تم سے سائل نہین ہون مجہے تو طلب اجر کی اللہ عزوجل سے ہے اور یہ چند لوگ جو ایمان لائے ہین اور تم براہ احتشام و نفاست یہ چاہتے ہو کہ مین انکو اپنے پاس سے نکال دون تب تم میرے پاس بیٹہو اور میری بات سنو جسطرح کہ اسیطرح کا سوال انکے امثال نے خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہی کیا تہا کہ اس جماعت ضعفاء مومنین کو تم اپنے نزدیک سے دور کر دو خاص مجلس واسطے ہمارے

ہے اور اسی پر اللہ نے یہ آیت بھیجی تھی ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون
وجھہ الخ اور فرمایا وکذلک فتنا بعضھم ببعض لیقولوا اھؤلاء من اللہ علیھم من بیننا
الیس اللہ باعلم بالشاکرین الآیۃ سو یہ بات مجھ سے نہ ہوگی کہ مین انکو اپنے پاس سے ہانک دون تم جو مجھ
سے ایسی بات کہتے ہو یہ تمہاری جہالت وحماقت وسفاہت ہے پس فتح البیان مین کہا ہے اس
آیت مین تصریح کی ہے نوح علیہ السلام نے اس بات کی کہ مین تبلیغ رسالت پر طالب اجر نہین ہون کہ
محل تہمت ٹھیرون اور کفار کو گنجایش اس امر کی ہو کہ یہ دعوی نبوت کا اسی طلب دنیا کے لیے ہے
اور نہ مین ان ایمان والون کو جو کہ اپنے رب سے ملنے والے ہین دن قیامت کی اپنے پاس سے دور کر سکتا
ہون اللہ انکو اس دن بدلا انکے ایمان لانیکا دیگا گویا نوح علیہ السلام نے واسطے ازنکی عظمت کے یہ
فرمایا ہے اور محتمل ہے کہ اس ڈر سے کہا ہو کہ اگر ان کو نکال دیتا ہون تو سامنے رب کے مخاصمہ ہوگا کہ
تو نے ان کو اپنے پاس سے کیون جدا کر دیا یہی کیفیت قریش کی ساتھ حضرت کے تھی کہ وہ بھی حضرت
سے یہی فرمایش کرتے تھے کہ تم ان غربا مومنین وضعفا مسلمین کو اپنے پاس آنے نہ دو سبحان اللہ جو
معاملہ کفار نے اول انبیا سے کیا تھا وہی معاملہ مشرکین نے ساتھ آخر الانبیا کے کیا فما اشبہ
اللیلۃ بالبارحۃ نوح علیہ السلام نے آخر یہ کہا کہ تم مجھ کو جاہل لوگ نظر آتے ہو اور عدم طرد کو یون
کہا کہ اگر مین انکو ہانکے دیتا ہون بسبب سبق ایمان واجابت دعوت کے تو یہ ایک ظلم عظیم ہوتا ہے مقابلے
مین اس ظلم کے کون سامنے اللہ پاک کے میری مدد کرے گا تم اتنا نہین سمجھتے کہ انبیا معصوم ہین سے
وقوع ظلم کا ہرگز ممکن نہین ہے تم کو اگر کچھ تدبر ہوتا تو تم جان لیتے کہ تم خطا پر ہو اور یہ ایمان والے صواب
پر ہین ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک ق ولا اقول
للذین تزدری اعینکم لن یؤتیھم اللہ خیرا ط اللہ اعلم بما فی انفسھم انی اذا لمن
الظالمین ○ مین نہین کہتا تمکو کہ میرے پاس ہین خزانے اللہ کے اور نہ مین خبر رکھون غیب کی اور نہ مین
کہون کہ مین فرشتہ ہون اور نہ کہونگا کہ جو تمہاری آنکھ مین حقیر ہین نہ دیگا ان کو اللہ بھلائی اللہ بہتر جانتا
ہے جو انکے جی مین ہے یہ کہون تو مین بے انصاف ہون ف وہ جو کہتے تھے کہ تم مین ہم آپ سے بڑائی نہین دیکھتے
سو فرمایا کہ مین فرشتہ نہین غیب کی خبر نہین رکھتا اللہ کے خزانے میرے ہاتھ مین نہین ہین وہ جو اللہ نے مجھ
کی مجھ پر تمہاری آنکھ سے چھپی ہے انتہی ابن کثیر کہتے ہین نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خبر دی کہ مین

اللہ کا رسول ہون اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہون کہ نرے اللہ کو پوجو اللہ نے مجھکو اس بات کا اذن
دیا ہے اور مین اس کام پر کوئی مزدوری نہین مانگتا بلکہ ہر شریف و وضیع کو دعوت الی التوحید کرتا ہون
جس نے اس دعوت کو مانا اوس نے نجات پائی اور مجھکو کسیطرح کی قدرت اللہ کے خزانون پر نہین ہے اور
جتنا اللہ نے بتایا ہے اوس سے زیادہ کوئی بات غیب کی مین نہین جانتا اور نہ مین فرشتہ ہون بلکہ ایک
بشر مویدبہ معجزات ہون اور نہ مین یہ بات کہون کہ یہ لوگ جنکو تم حقیر وخوار کہتے ہو انکو کچھ ثواب انکے
اعمال پر نزدیک اللہ کے نہ ملیگا اللہ جانتا ہے کہ انکے دلون مین کیا ہے اگر یہ مثل ظاہر کی باطن مین بھی
مومن ہین تو انکو بہتر خیر ملے گی اگرچہ کوئی انکو اس ایمان لانے پر برا اور بد کیون نکہے جو کوئی یہ یقین کریگا
کہ یہ اشرار ہین وہ ظالم ہوگا اوس نے ایسی بات کہی جسکا علم اسکو نہین ہے فتح البیان مین کہا ہے
مراد اللہ کے خزائن سے رزق ہے ابن الانباری نے کہا خزائن اس جگہہ بمعنے غیوب ہے لکن اول اولی
ہے مجھے یہ دعوی نہین کہ مین غیب دان ہون یا فرشتہ ہون بعض نے اس لفظ سے استدلال کیا ہے
اس بات پر کہ ملائکہ افضل ہین انبیاء سے ادلہ اس مسئلے کے مختلف ہین طالب حق کو کوئی حاجت اسکے
تحقیق کرنے کی نہین ہے اسلیے کہ اللہ نے ہمکو اس بات کی تکلیف نہین دی ہین یہ نہین کہتا کہ ان
مومنین کو جنہین تم اراذل کہتے ہو اللہ کوئی خیر نہین دیگا یعنے ہدایت و توفیق و ایمان و اجر بلکہ اللہ نے
ان کو خیر عظیم عطا کی ہے کہ یہ اللہ پر ایمان لائے ہین اور نبی اللہ کے تابع ہین آخرت مین انکو اللہ ثواب
جزیل عطا کریگا اور دنیا مین ارتفاع دیگا اور اعلی درجہ کو پہونچائے گا تمہارا حقیر جاننا انکو کچھ ضرر
رسان نہین ہے جو ایمان انکے جی مین ہے اللہ اسکو خوب جانتا ہے وہ بدلا انکو اخلاص دل کا عطا کریگا
اس مین کچھ مجھکو اور تم کو اختیار نہین ہے مین اگر ان کے ساتھہ وہ برتاؤ کرون جو تم چاہتے ہو تو مین
ظالم ٹھیرونگا قَالُوا يٰنُوحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْۤ
اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
بولے ای نوح تو ہم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا اب لے آجو وعدہ دیتا ہے ہم کو اگر تو سچا ہے کہا لا دیگا
تو اوسکو اللہ ہی اگر چاہے گا اور تم نہ تھکاؤ گے بھاگ کر اور نہ کام کرے گی تمکو میری نصیحت جو مین چاہون
تم کو نصیحت کرون اگر اللہ چاہتا ہوگا کہ تم کو بے راہ چلا دے وہی ہے رب تمہارا اور اسیکیطرف پھر جاؤگے

ف یہانتک جتنے سوال اسقوم کے تہے وہی تہے حضرتؑ کی قوم کے گویا یہ سب جواب انہین سے ایک انکا
یا دعوی تہا سو آگے فرمایا انتہے اللہ نے خبر دی کہ قوم نوحؑ نے نقمت و عذاب و سخط کے لانے مین جلدی
چاہی سو بلا اسقدر رہے منطق پر قوم نے کہا ہم کسیطرح تیری متابعت نکرینگے تو جس نقمت و عذاب آنیکا
وعدہ ہم سے کرتا ہے دعا کر اور اس وعدہ کو لے آ اگر تو سچا ہے نوحؑ نے کہا عقاب کرنیوالا اور جلد لانیوالا
اوسکا اللہ پاک ہے اوسکو کوئی شے عاجز نہین کر سکتی ہے اور اگر اللہ کو یہی منظور ہے کہ تم گمراہ
رہو تو میری نصیحت تم کو کچہ سود مند نہوگی مالک از مۂ امور خلق کا اور حاکم عادل متصرف اللہ ہی لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ وہی سیدی و سعید و مالک دنیا و آخرت ہے پس سب فتح البیان مین کہا ہے قوم نے کہا اے
نوحؑ تم نے ہم سے بانواع خصام مخاصمت کر لی اور ہر حجت جو اس مقام مین تہی ہمکو دفع کیا اب کوئی
مجال ہمارے لیے باقی نرہا ساری مسالک ہمپر تنگ ہو گئے اور ابواب حیلون کے بند ہو چکے اب وہ عذاب
جس سے تم ہمکو ڈراتے ہو وہ نازل کراؤ اگر تم اپنے اس قول مین صادق ہو نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ کام میرے
بس کا نہین ہے یہ تو اللہ کی مشیت و ارادت پر موقوف ہی اگر اوسکی حکمت مقتضی تعجیل عذاب کی ہوگی تو عذاب
آجائیگا اور اگر مقتضا مشیت کا تاخیر ہوگی تو وہ تاخیر کریگا تم چاہو کہ اللہ سے فوت ہو جاؤ اور کہیں
بہاگ کر بچ سو یہ خیریت ہی ایسا ہرگز نہین ہو سکتا کہ تم اوسکو عاجز کر دو میری نصیحت کچہ تمہاری کام نہین
آسکتی ہے مین کتنی ہی خیر خواہی تمہارے کیون نکرون اور تبلیغ رسالت و ایضاح حق اور ابطال از
شرک و کفر مین مبالغہ کرون اگر اللہ کو تمہارا اغوا کرنا منظور ہے ابن جریر نے کہا مراد اغوا سے اہلاک
ہے عذاب اوتار کر اور ظاہر لغت عرب یہ ہے کہ اغوا بمعنے اضلال ہے یعنے سبیل رشاد سے بے راہ
کر دینا اور طریق حق سی مخذول رکہنا اگرچہ اغوا بمعنے اہلاک بہی آیا ہے اللہ تمہارا رب ہے اغوا و تمہارا
اسکے ہاتہ ہے تم کو اوس کی طرف پہر جانا ہے وہ تمہارے اعمال کی جزا تم کو دیگا خیر کی خیر و شر
کی شر أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ○ کیا
کہتے ہین بنا لایا قرآن کو تو کہہ اگر بنا لایا ہون تو مجہہ پر ہے میرا گناہ اور میرا ذمہ نہین جو تم گناہ کرتے
ہو **ف** حضرت نوحؑ کتاب نلائی تہے کہ انکی قوم یہ بات کہتی لتہے ابن کثیر نے کہا یہ کلام درمیان
اس قصے کے بطور جملہ معترضہ کے آیا ہے مؤکد و مقرر مضمون قصہ ہے اللہ نے حضرتؐ سے کہا کیا یہ کافر
جاحد تم سے یہ بات کہتے ہین کہ تم یہ قرآن اپنی طرف سے بنا لائے ہو سو تم اس کے جواب مین انسی

ع ۱۱ ۳

یہ کہدو کہ اگر میں بنالایا ہون تو گناہ اس افتعال و اختلاق کا مجھپر ہے اور میں تمہاری اجرام و آثام سے
بری ہون یعنے اس تہمت سے کہ قرآن میرا ساختہ و پرداختہ ہے مجھکو حال اُس عقوبت کا معلوم ہے جو
اسنے افترا پردازی پر مقرر کی ہے فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ اللہ نے قوم نوحؑ پر اُنکے قول کا
انکار کیا وہ کہتے تھے کہ یہ جو نوحؑ اپنی طرف وحی کا آنا بیان کرتا ہے یہ نرا افترا ہے اللہ پاک نے کوئی
سند لیا اوسکو نہیں بہیجا ہے اللہ نے اوسکا جواب تعلیم فرمایا کہ اگر میں مفتری ہون تو یہ گناہ مجھ
پر ہے اور اگر میں سچا ہون اور تم مجکو جھٹلاتے ہو تو عقاب اس تکذیب کا تمپر ہوگا اس تقریر سے یہ
نہین نکلتا کہ نوح علیہ السلام شاک تھے بلکہ یہ ایک بات ہے کہ وقت یاس کے قبول ہی پر وجہ انکار کہی جاتی
ہے مقاتل نے کہا یہ جملہ معترضہ ہے یہ محاورہ درمیان حضرتؐ کے اور درمیان کفار مکہ کے واقع ہوا تہا
لکن اول اولے ہے اسلیے کہ ماقبل و مابعد اس کلام کا ہمراہ نوح علیہ السلام کے ہے وَاُوْحِيَ اِلٰى
نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَاصْنَعِ
الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ
وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ حکم ہوا طرف نوحؑ
کے کہ اب ایمان نہ لاویگا تیری قوم مین مگر جو ایمان لاچکا سو غمگین نہ ہو ان کاموں پر جو کرتے ہین اور
بنا کشتی روبرو ہماری اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھسے ظالمون کے واسطے یہ البتہ غرق ہونگے
اور وہ کشتی بناتا ہے اور جب گذرتے اوسپر سردار اُسکی قوم کے ہنسی کرتے اوس سے بولا اگر تم
ہنستے ہو ہم سے تو ہم ہنستے ہین تم سے جیسے تم ہنستے ہو اب آگے جان لوگے کہ کسپر آتا ہے عذاب کہ
رسوا کرے اوسکو اور اترتا ہے اوسپر عذاب ہمیشہ کا ف وہ ہنستے تہے کہ خشک زمین پر غرق کا
بچاؤ کرتا ہے یہ ہنستے اسپر کہ موت سر پر کہڑی ہے اور یہ ہنستے ہین لنتہے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ جب قوم
نوحؑ نے عذاب مانگنے مین شتابی کی تو اللہ نے نوحؑ کو وحی کی کہ تم انپر بددعا کرو اونہون نے یہ دعا کی
رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اور کہا رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اوسدم
اللہ نے سند لیا بہیجا کہ ایمان نہ لائیگا تیری قوم مین سے مگر وہی شخص جو ایمان لاچکا یعنے اب
آئندہ بقیہ مردم قوم سے امید ایمان لانے کی نہین ہے یہی چند لوگ جو ایمان لائے ہین مومن

رہین پس سو تو کچہ غم اونپر نہ کر اور فکر مین ست پڑ بلکہ ایک ناؤ بنا سامنے ہماری انکھون کے ہم تجہکو بنانا ناؤ کا سکہا وینگے اور ان ظالمون کے بارے مین پہر مجہہ سے کچہ مت کہہ کہ یہ تو ڈوبنے والے ہین بعض سلف نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ لکڑی کاٹ کر ٹکڑی ٹکڑی کرو اور اسکو خشک کرو چنانچہ سو برس مین یہ کام کیا پہر ایکسو برس یا چالیس سال مین اوسکو صاف و درست کر پایا واللہ اعلم محمد بن اسحاق نے توریت سے نقل کیا ہے کہ اللہ نے نوح کو یہ حکم دیا تہا کہ کشتی چوب ساج سے بناؤ اسّی گز لنبی اور پچاس گز چوڑی اور باہر بہیتر اوسکے قار کا رنگ کرو اور ایک چوبہ جو رو زور اسکے لیے ٹہیراؤ جس سے وہ پانی کو پہاڑے قتادہ نے کہا طول مین تین سو گز تہی ابن عباس نے کہا بارہ سو گز طول مین اور چہ سو گز عرض مین بعض نے کہا دو ہزار گز لنبی اور سو گز چوڑی واللہ اعلم لیکن سب کا قول ہے کہ تیس گز طرف آسمان کی بلند تہی تین طبقے تہے ہر طبقہ دس گز کا تہا نیچے کا طبقہ واسطے دواب و وحوش کے رکہا اور بیچ کا طبقہ واسطے انس کے اور اوپر کا طبقہ واسطے طیور کے اور دروازہ ناؤ کا عرض مین تہا اور اوپر سے ایک سرپوش تہا جس نے ساری ناؤ کو ڈہانپ لیا تہا امام ابو جعفر بن جریر نے اس جگہہ ایک اثر غریب علی بن زید بن جدعان سے علی نے یوسف بن مہران سے یوسف نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حوارین نے عیسی بن مریم علیہما السلام سو کہا کہ کبہی تم ایک شخص کو ہمارے لیے اوٹہاؤ جو کہ سفینہ نوح کا شاہد ہو وہ ہم سے حال اوس کشتی کا بیان کرے عیسی انکو لیکر چلے ایک ٹیلے پر مٹی کے آئے اور ایک مٹہی بہر خاک اٹہائی اور کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص ہے کہا اللہ و رسول جانتے ہین کہا یہ کعب ہے حام بن نوح کی پہر اوس ٹیلے کو لاٹہی سے مارا اور کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وہ خاک جہاڑتا ہوا کہڑا ہو گیا سر سفید تہا عیسی علیہ السلام نے کہا کیا تو اسی طرح ہلاک ہوا تہا کہا نہین ولکن جب مین مرا تہا تو جوان تہا مجہے گمان ہوا کہ قیامت ہے اس سے مین بوڑہا ہو گیا کہا ہم سے حال کشتی نوح کا کہو کہا وہ ناؤ بارہ سو گز کی لنبی اور چہ سو گز کی چوڑی تہی اوسکے تین طبقے تہے ایک طبقے مین چوپائے اور وحشی جانور اور ایک طبقے مین آدمی اور ایک طبقے مین پرندے جب لید دواب کی کثرت سے ہو گئی اللہ تعالی نے نوح کو وحی بہیجی کہ تم ہاتہی کی دم کو دباؤ اوس سے ایک جفت خوک نکلا وہ روث پر جہکا جب ناؤ مین چوہے ہو گئے اور اونہون نے لکڑی اور رسی کو کترنا شروع کیا اللہ نے وحی کی کہ درمیان دونون چشم شیر کے مارو اوس سے ایک جفت گربہ برآمد ہوئی وہ چوہے کہانے لگی عیسی

علیہ السلام نے کہا کہ نوحؑ نے کسطرح جانا کہ ساری شہر ڈوب گیے کہا ایک کوا بہیجا کہ خبر لائے اوسنے ایک مردار
پڑا پایا وہ اوسپر جہک پڑا نوح علیہ السلام نے خوف کی بددعا اوسکو دی ولہذا وہ گہرون سے مالوف نہین
ہوتا ہے پہر ایک کبوتری بہیجی وہ اپنی چونچ مین ایک پتا زیتون کا اور اپنے پنجے مین ذرا سی مٹی اوٹہا
لائی تب نوحؑ نے معلوم کیا کہ سارے شہر ڈوب گئے تب کبوتری کے گلے مین طوق سبز ہوتا ہے اور اسکو
دعا دی وہ انس و امان مین رہتی ہے اور گہرون سے مالوف ہوتی ہے ہم نے کہا اے رسول خدا تم ان
کو ہمارے گہروالون کے پاس نہین لے چلتے کہ یہ ہمارے پاس بیٹہکر یہ حال بیان کرین کہا بہلا جسکے
لیے رزق نہین ہے وہ کیسے تمہارے ساتہ جا سکتا ہے پہر اوس سے کہا عُد باذن اللہ وہ خاک ہو گیا
انتہی معلوم ہوا کہ اول صانع جہاز کے اور جہاز ران نوح علیہ السلام ہین اللہ نے انکو یہ صنعت تعلیم
فرمائی تہی اب تک ہر جہاز مین وہی تین طبقے چلے آتے ہین اگرچہ تلاحق افکار سے اشکال مراکب و
سفائن کے طولاً و عرضاً و لوناً متفاوت ہوتے ہین اسیطرح اصل ہر صنعت کی اس خاکدان فانی مین
کسی نہ کسی نبی و رسول سے ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ رسالہ رفو الخرقہ بتشرف الحرفہ مین لکہا گیا ہے نوح
علیہ السلام جس زمانے مین کشتی بنایا کرتے تہے تو انکی قوم کے سردار اس شغل کو دیکہکر دل لگی کرتے
اور ہنستے اور وعدۂ غرق کی تکذیب کرتے یہ کہتے کہ ہم بہی تم پر ہنستے ہین یہ وعید شدید و تہدید اکید
تہی عذاب رسوا کنندہ کے آنے کی جو اسی دنیا مین انکو خوار و زار کرے گا اور عذاب دائم مستمر
کا اوترنا علیحدہ رہا فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے نوحؑ کو سندیسا بہیجا کہ یہ لوگ کفر پر جمے رہین گے
جنکو ایمان لانا تہا وہ لا چکے اب کوئی ایمان لانیوالا باقی نہین ہے حسن نے کہا نوح علیہ السلام نے
اپنی قوم پر کبہی بددعا نہین کی یہانتک کہ یہ آیت اوتری تب نا امید ہو کر بددعا کی اور اللہ نے کہدیا
کہ تم انکے فعل پر کچہ رنج و اندوہ نکرو اور حکم دیا کہ ایک کشتی بناؤ ظاہر یہ ہے کہ یہ امر ایجاب تہا کیونکہ بچانا
اپنی اور مومنین کی جان کا بغیر اس طریق کے نہین ہو سکتا تہا اور صون نفس ہلاک سے واجب ہے اور
جسکے بغیر واجب تمام نہ ہو وہ چیز بہی واجب ہوتی ہے آنکہون کے سامنے بنانے سے یہ مراد ہے کہ ہم تیرے
کام کو دیکہتے ہین عین ایک صفت ہے جسکی کیفیت معلوم نہین ایمان لانا اوسپر اور جاری کرنا ظاہر
پر بدون تمثیل و تقدیر و تشبیہ و تعطیل و تکییف و تاویل کے واجب ہے اور یہ بات کہ مراد عین سے علم ہے یا
حراست معنی حفظ یا اوہ و نحوہا اصل تاویل ہے جسکی کچہ ضرورت نہین ہے آنکہہ جانے اور آنکہہ والا جانے

ابن عباس نے کہا نوح کو معلوم نہ تہا کہ ناو کس طرح بناؤن اللہ پاک نے اُن کو وحی کی کہ پرندہ کے سینہ کی طرح بناؤ اور درباب ظلمہ مجہہ سے کچہ نہ کہو مراد زن و فرزند نوح ہین کہ اون کے لیے طالب اِمہال و ترک اہلاک نہ ہونا کیونکہ وقت انتقام لینے کا اُن سے سر آگیا ہے اور حکم نافذ ہو چکا کہ یہہ غرقاب ہونگے اب یہ عذاب نہ دفع ہو سکتا ہے اور نہ موخر یا یہ معنے ہین کہ تو ان کے عقاب کی تعجیل مین کچہ عرض معروض مجہہ سے نکر ناکہ ان کا ڈوبنا وقت مضروب مین بلا تاخیر اغراق مقرر ہو چکا ہے صادی نے کہا وہ دو سو سال تک کشتی بناتے رہے اور ابو السعود نے کہا چار سو برس تک ابن عباس نے کہا دو سال مین بنائی اور کسی نے کہا تین برس مین تین سو گز لنبی اور تیس گز اونچی اور پچاس گز چوڑی طیار کی اور گز منکب تک کا تہا اور لکڑی ساج کی تہی جسکو اردو مین ساکہو بولتے ہین تین خلم تہے اور دروازہ عرض مین بعض نے کہا سفلی میں وحش وسطے مین طعام علیا مین مومنین اور خود قال الخفاجی ساج ایک بہت بڑا درخت ہوتا ہے ہندوستان مین یہ لکڑی بہت ملتی ہے اور توریت مین آیا ہے کہ درخت صنوبر کی لکڑی سے بنائی تہی جب ایک جماعت کا گذر اوسپر ہوتا تو وہ ہنستے کہ یہ کیا کرتے ہین یہ ہنسنا دو راہ سے تہا ایک یون کہ ناؤ کا بننا دیکہکر کہتے ای نوح تم بعد نبوت کے نجار ہو گئے وہ اُس کشتی کو جنگل مین پانی سے بہت دور جگہہ پر بناتے جبکہ پانی کمیاب ہوتا دوسرے یون کہ اونہون نے اس سے پہلے کوئی کشتی دیکہی نہ تہی نہ وہ کشتی کو پہچانتے اور نہ اوسکی کیفیت استعمال سے اور طریق انتفاع سے واقف تہے اسلیے تعجب کرتے اور قہقہے اوڑاتے اور کہتے اے نوح تم اوسکو کیا کرو گے وہ کہتے مین اسکو پانی پر چلاؤنگا اور جسطرح تم مجہہ سے ہنستے ہو مین بہی تم سے ہنستا ہون یعنے تمہارا ہنسنا ناؤ بنانے پہہ ہے اور میرا ہنسنا تمہارے غرقاب ہونے پر مراد سخریہ سے اس جگہہ استجہال ہے بر سبیل مشاکلت کہ جسطرح تم مجہہ کو نادان خیال کرتے ہو اسیطرح مین بہی تم کو نادان جانتا ہون کیونکہ سخریہ کرنا لائق مقام انبیاء علیہم السلام نہیں ہے تو گویا یہ جزا جنس صنیعہ سے ٹہیری پہر کہا کہ اب تم جلد جان لو گے کہ کس پہ عذاب رسوا کرنے والا آتا ہے اور عذاب مقیم نازل ہوتا ہے مراد اول سے طوفان ہے اور مراد ثانی سے عذاب نار و خلود سقر حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مین فرمایا ہے نوح اپنی قوم مین ہزار برس رہے مگر پچاس سال یعنے ساڑہے نو سو برس وہ انکو بلاتے رہے یعنے طرف توحید الوہیت کے یہانتک کہ اُنکی آخر زمانے مین ایک درخت لگا اور بہت بڑا ہو گیا اور ہر طرف اوسکی شاخین گئین نوح علیہ السلام نے اوسکو قطع کر کے ایک کشتی بنانا شروع کیا لوگ اسر

طرف سی گندگی اور پوچہتے کہ یہ کیا چیز ہے وہ کہتے مین ایک ناؤ بناتا ہون وہ ہنستے اور کہتے تم خشک زمین
مین ناؤ بناتے ہو یہ ناؤ کیسے چلیگی وہ کہتے جلد اب تم جان لوگے جب ناؤ بنا چکے اور تنور نے جوش مارا
اور پانی گلی کوچون مین کثرت سی آگیا ایک بچہ کی مان کو ڈر لینے بچے کا ہوا وہ اوسکو بہت چاہتی تہی
وہ طرف پہاڑ کے نکل گئی یہانتک کہ تہائی پہاڑ پر چڑہ گئی جب پانی وہان پہونچا نکلکر پہاڑ کے اوپر
جا کہڑی ہوئی جب پانی اسکے گلے تک پہونچا تو اپنے دونون ہاتہون سے اوسکو اوپر اوٹہا لیا یہانتک کہ
پانی اوسکو لیگیا سو اگر اللہ کسی شخص پر اون مین سی رحم کرتا تو ام الصبی پر کرتا رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ
اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّیْخِ وَالْحَاکِمُ وَقَدْ ضَعَّفَہُ الذَّہَبِیُّ فِیْ مُسْتَدْرَکِہٖ عَلٰی مُسْتَدْرَکِ الْحَاکِمِ
صفت سفینہ مین اور بیان مین اوسکے مقدار کے احادیث و آثار آئے ہین اس جگہہ اون کے ذکر کرنے
مین کچہ زیادہ فائدہ نہین ہے حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْھَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ
اثْنَیْنِ وَاَھْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَہٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ یہانتک کہ
جب حکم پہونچا ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہم نے لادے اسمین ہر قسم سے جوڑا دوہرا اور اپنے گہر کے
لوگ مگر جسپر پہلے پڑ چکی بات اور جو ایمان لایا ہو اور ایمان نہ لائے تہے اوسکے ساتہہ مگر تہوڑے **ف**
موضح قرآن مین کہا ہے ہر جانور کا جوڑا رکہہ لیا کشتی مین جسکی نسل رہنی مقدر تہی اور گہر والون مین
سے جسپر بات پڑ چکی ایک بیٹا کنعان اور اسکی مان سو ڈوبے اور تین بیٹے بچے جنکی اولاد ساری
خلق ہے اور تنور تہا حضرت نوح ؑ کے گہر مین طوفان کا نشان بتا رکہا کہ جب اس تنور سے پانی اوبلے تب
کشتی مین سوار ہو جاؤ لستہے ابن کثیر نے کہا یہ ایک موعدہ ہے طرف سو اللہ پاک کی ساتہہ نوح علیہ السلام
کے کہ جب اللہ کا حکم آئے تو ناؤ مین جا بیٹہو مراد امر سے موسلادہار پانی جو نہ تہمے اور لگاتار برسے کما قال
تعالی فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ ۞ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۞
وَحَمَلْنٰہُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۞ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ کَانَ کُفِرَ ابن عباس نے کہا مراد
تنور سے روی زمین ہے یعنے ساری زمین چشمہ آب ہوگئی اور پانی اوبلنے لگا یہانتک کہ
تنا نیر کہ محل آتش ہین وہ بہی فوارہ آب ہو گئے یہی قول ہے جمہور سلف و علماء خلف کا غرضکہ ادہر
آسمان سے پانی گرا ادہر زمین سے اوبلا دونون طبقے مل گئے ساری زمین غرقاب ہوگئی علی بن
ابی طالب نے کہا تنور فلق صبح ہے یعنے فجر کا چمکنا اور روشنی صبح کی نکلنا اول اظہر ہے مجاہد

وشعبی نے کہا یہ تنور کوفہ مین تھا ابن عباس نے کہا ہند مین قتادہ نے کہا یہ ایک چشمہ ہے جزیرہ مین اوسکو عین
الوردہ کہتے ہین یہ سب اقوال غریبہ ہین بہر حال اللہ نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے ساتھ ہر صنف مخلوقات
کا ایک جوڑا کشتی مین لا دلو کیا جاندار اور کیا نبات نر و مادہ کہتے ہین سب سے پہلے طیور مین درہ کو داخل
کیا اور سب سے پیچھے حیوانات مین گدھے کو شیطان اوسکی دم سے لٹک گیا گدہا اپنے ہاتھون سے داخل
ہوا اور چاہا کہ اوٹھ کھڑا ہو ابلیس کے بوجھ سے کھڑا نہ ہو سکا کیونکہ وہ اوسکی دم مین متعلق تھا نوح علیہ السلام نے
کہا تجھ کو کیا ہوا ہے تو کیون نہین اندر نا ؤکے داخل ہوتا ہے وہ اٹھنا چاہتا لکن کھڑا نہ ہو سکتا تب فرمایا
کہ اندر آ اگرچہ تیرے ساتھ ابلیس ہو پہر وہ دونو داخل ہوئے بعض سلف نے ذکر کیا ہے کہ اہل سفینہ شیر کو
اپنے ہمراہ نہ اٹھا سکے یہانتک کہ اوسکو تپ آئی حدیث زید بن اسلم عن ابیہ مین فرمایا ہے کہ جب نوح
نے ہر چیز کا ایک جوڑا کشتی مین لا دا تو اونکے اصحاب نے کہا شیر کو کیونکر اطمینان ہوگا اونکے ساتھ ہے
ہے اللہ نے اوسپر تپ کو مسلط کر دیا سو پہلا بخار جو زمین مین نازل ہوا یہی بخار تھا غیر کا پہر شکایت موش
کی کی اور کہا فویسقہ ہماری طعام و متاع کو فاسد کرتا ہے اللہ نے شیر کو وحی کی اوسکو چھینک آئی ایک
بلی نکلی چوہے اوسکے ڈر سے چھپ گئے اہل سے مراد اہلبیت و قرابت نوح ہے ان مین بعضے ایمان نہ
لائے تھے ایک اونکا بیٹا یام نام تہا وہ تنہا کنارہ کش ہو گیا تہا یا زن نوح وہ کافرہ تھی اور جو اون پر
ایمان لائے تھے وہ بہت تھوڑے تھے باوجود طول مدت مقام نوح کے درمیان اونکے کیونکہ نوح علیہ السلام
ساڑھے نو سو برس اُن مین رہے دعوت الی اللہ کرتے رہے ابن عباس نے کہا وہ اسّی نفس تھے مع عورتون
کے کعب احبار نے کہا ۷۲ نفس تھے بعض نے کہا دس نفر تھے بعض نے کہا تین فرزند نوح تھے سام و
حام و یافث اور چار عورتین اُن مین ایک یام کی عورت تھی بعض نے کہا بلکہ زن نوح تھی مگر اس مین نظر
ہے کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گئی اسلیے کہ اپنی قوم کے دین پر تھی اوسکو عذاب پہونچا جس طرح
کہ زن لوط علیہ السلام کو عذاب پہونچا واللہ اعلم و علمہ احکم فتح البیان مین کہا ہے مراد امر سے عذاب
ہے یا وقت عذاب یا حکم رکوب سفینہ کا تفسیر تنور مین اختلاف ہے مراد وجہ ارض ہے یا اشرف موضع ارض
عکرمہ و زہری و ابن عیینہ نے اسیطرح کہا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مراد وہ تنور ہے جس مین روٹی پکائی
جاتی ہے ابتدائے پانی کا اوبلنا خلاف عادت اوسی مین سے ہوا عطیہ و حسن اسی کے قائل ہین یہی قول
اکثر مفسرین کا بھی ہے کہا ہے کہ یہی اولی ہے اسلیے کہ جب دوران لفظ کا درمیان حقیقت و مجاز کے

ہوتو حمل کرنا اوسکا حقیقت پر اولی ہوتا ہے اور لفظ تنور حقیقت مین موضع نان پزی ہی تیسرا قول یہ ہے
کہ موضع اجتماع آب ہے سفینہ مین یہ حسن سی مروی ہے چوتہا قول یہ ہے کہ مراد طلوع فجر ہے پانچوان قول یہ ہی
کہ مسجد کوفہ ہے مجاہد نے کہا ناحیہ تنور کوفہ مین ہی داہنی طرف داخل ہونیوالے کے متصل باب کندہ
شعبی حلف کرتے تہے کہ نہین اوبلا پانی مگر ناحیہ کوفہ سے چہٹا قول یہ ہی کہ مراد تنور سے اعالی ارض و
مواضع مرتفعہ مین قتادہ اسی کے قائل مین ساتوان قول یہ ہے کہ ایک چشمہ ہے شام مین جزیرہ عین
الوردہ نام سے عکرمہ و مقاتل نے اسیطرح کہا ہے آٹہوان قول یہ ہی کہ ایک جگہہ ہی ہند مین ابن عباس
نے کہا آدم کا تنور ہند مین تہا حضرت حوا اسمین روٹی پکاتین وہ نوح کو ملگیا تہا نحاس نے کہا ان اقوال
مین کچہ تناقض نہین ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ پانی آسمان اور زمین دونون سی نکلا اس
سے یہ اقوال مجتمع ہوجاتے ہین لفظ تنور اسم عجمی ہے عرب نے اوسکو معرب کر لیا ہے بعض نے کہا فارسی
ہے اسکی سوا اور کچہ نام نہین ہے اسی لیے قرآن مین یہ لفظ آیا ہے تاکہ خطاب ایسا ہو جسکو مخاطب
پہچانتے ہون بعض نے کہا اسی طرح ہر لفظ عربی و عجمی قرآن مین آئی ہے یہ تنور ایسا لفظ ہے کہ عرب
و عجم اسمیں متفق ہین جیسے صابون ثعلب نے کہا تنور بروزن تفعول ہے ابو علی فارسی نے کہا
بروزن فعول ہی بعض نے کہا فوران تنور تمثیل ہے حضور عذاب کی جیسے حمی الوطیس کہ وقت گرمی ہنگامہ
حرب کے بولتے ہین اس صورت مین یہ کنایہ ہوا استدادامر سے لکن تحقیق اولی ہی تمثیل سے بعض نے
کہا یہ ایک پتھر تہا حوا کا وہ نوح کو ملگیا تہا اسکے سوا بیان تنور مین اور بہی اقوال ہین ابن جریر
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ طوفان تیرہوین تاریخ ماہ رجب کی شدت تابستان مین آیا تہا اور ادبلنا پانیکا
ایک نشان تہا طوفان آنیکا واسطے نوح علیہ السلام کے تاکہ وہ سفینہ پر سوار ہوجاوین اللہ نے نوح
علیہ السلام سی کہا تو حملہ حیوانات ارض مین سی دو دو زوج یعنے ایک ایک جوڑا از نر و مادہ کا اپنی کشتی
مین رکہہ لے مراد حیوانات سے وہ جانور ہین جن سے نفع حاصل ہوتا ہے اور بچا دیتے ہین یا انڈا اور
جو کیڑے مکوڑے عفونت سی متولد ہوتے ہین جیسے دود و قمل و بق و بعوض ان مین سی کسی شی کو کشتی میں
نہین لیا رازی نے کہا یہ جو روایت ہی کہ ابلیس بہی داخل سفینہ ہوا سو یہ بعید ہے اسلیے کہ وہ جن ہے
اون کا جسم ناری ہوتا ہے یا ہوائی وہ غرق سے کیون بہاگنے لگا علاوہ اسکے اللہ کی کتاب بہی اسپر
دلالت نہین کرتی ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح اس باب مین آئی ہے اسلیے خوض کا اس مسئلہ مین ترک

کرتا اولی ہے انتہے حمل اہل سے مراد زن و فرزند نوح علیہ السلام ہین مگر جن کے حق مین بات سابق ہو چکی کہ وہ
ڈوب جاوینگے مراد ان سے یا تو سارے کفار ہین یا زن و کنعان اور دواعلہ زن کنعان ہے فرمایا کہ نوح
پر تھوڑے لوگ ایمان لائے تہے بعض نے کہا آٹھ نفر تہے نوح اور انکی بی بی اور تینون بیٹے اور اونکی
بیبیاں یہ قول قتادہ کا ہے ابن جریر و قرطبی بہی اسی کے قائل ہین اور بعض نے کہا اسی مرد تہے ان مین ایک
جرہم تہا یہ قول ابن عباس کا ہے خفاجی نے کہا یہی روایت صحیح ہے یہ لوگ جب سفینہ سے اوترے
تو اونہون نے ایک گاؤن بسایا اوسکو قریۃ الثمانین کہتے ہین یہ گاؤن اب تک ناحیہ موصل مین
موجود ہے اعمش نے کہا سات نفر تہے نوح اور انکے بیٹے اور تین کنائن اونکے خفاجی نے کہا یہ خلاف
ظاہر ہے بعض نے کہا ۹ ۷ تہے ایک مسلمان بی بی نوح کی اور تین فرزند حام و سام و یافث اور انکی
بیبیان اور ۷۲ مرد و زن سوا انکے ابن اسحاق نے کہا سب دس نفر تہے پانچ مرد پانچ عورتین و
قیل غیر ذلک طبری نے کہا قول صواب اس بات مین یہی ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے وما آمن معه الا قليل
اور کسی عدد کو محدود بمقدار نہین کیا ہے ہمکو زیبا نہین کہ ہم اللہ کے بیان سے تجاوز کرین کیونکہ اس مقدمہ
مین نہ کوئی آیت آئی ہے اور نہ کوئی خبر صحیح رسول اللہ صلعم سے وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ
رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي
مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ
قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝
بولا سوار ہو اس مین اللہ کے نام سے اسکا بہنا اور ٹہیرنا تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان اور وہ لے
بہتی ہے انکو لہرون مین جیسے پہاڑ اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا تہا کنارے اے بیٹے
سوار ہو ساتہہ ہمارے اور مت رہ ساتہہ منکرون کے کہا مین لگ رہونگا کسی پہاڑ کو کہ بچا دیگا مجہہ کو
پانی سے بولا کوئی بچانیوالا نہین آج اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ مہر کرے اور بیچ آپڑی دونون مین
موج سو رہگیا ڈوبنے والون مین ف اوسدن بلند پہاڑ کے بلند درخت بہی ڈوب گئے کہ پرندہ کا
بچاؤ نہ تہا انتہے اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام سے خبر دی کہ اونہون نے ان لوگون سے جنکے لادنے کا
کشتی مین حکم تہا یہ بات کہی کہ بسم اللہ تم ناؤ مین سوار ہو یعنی اللہ کے نام سے پانی کے اوپر چلیگی اور
اوسی کے نام پاک پر ٹہیرے گی اللہ تعالی نے کہا فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ و
لہذا بسم اللہ کہنا ابتدا امور مین وقت سوار ہونے کے کشتی پر اور دابہ پر مستحب ہے کما قال تعالی وَالَّذِیْ
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ الآیۃ
اور سنت مطہرہ مین حث وندب کیا ہی بسم اللہ کہنے پر چنانچہ سورہ زخرف مین انشاء اللہ تعالی بیان اسکا
آئیگا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے اَمَانُ اُمَّتِیْ مِنَ الْغَرَقِ اِذَا رَكِبُوْا فِی السُّفُنِ اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ
اللّٰهِ الْمَلِكِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الآیۃ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
رواہ الطبرانی بسند۔ یہ کہنا کہ میرا رب بخشندہ ومہربان ہی وقت ذکر انتقام کے کفار سے مناسب ہے
کہ وہ تو سب کے سب غرق ہوگئے اور یہ بچا دیے گئے کقولہ تعالی اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ
لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور فرمایا اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ
اسطرح کی اور بہت آیات ہین جن مین درمیان رحمت وانتقام کے اقتران فرمایا ہے وہ ناؤ ایسے امواج
مین بہتی پہرتی تہی جیسے پہاڑ بلکہ پہاڑون کے بہی اوپر چکر مارتی تہی پندرہ گز اونچی تہی پہاڑون سے
اور بعض نے کہا اسی گز معہذا یہ ناؤ اللہ کے اذن سے پانی مین سیر کرتی اور زیر کنف وعنایت و
حراست وامتنان الٰہی تہی اور ساری زمین پانی سے ایک طبق ہوگئی تہی کما قال تعالی اِنَّا لَمَّا
طَغَی الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَآ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ اور
فرمایا وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰیَةً
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یہ وہ بیٹا نوح علیہ السلام کا جسکو نوح نے پکارا چوتہا فرزند تہا یام نام وہ کافر تہا باپ
نے وقت رکوب سفینہ کے اوسکو پکارا کہ تو ایمان لاکر ہمارے ساتھ ناؤ مین بیٹھ جا اور کافرون کی
طرح پانی مین مت ڈوب اوس بدبخت نے ایک نہ مانی اور جواب دیا تو یہ دیا کہ مین ایک ایسے پہاڑ پر جا
کہڑا ہونگا کہ وہ مجھکو پانی سے بچا لیگا وہ احمق اتنا نہ سمجھا کہ پانی اور پہاڑ کس کے حکم مین ہے اور بعض
نے کہا اوس نے اپنے لیے ایک ناؤ کانچ کی بنائی تہی لکن یہ روایت اسرائیلیات مین سے ہی اللہ ہی
جانے کہ صحیح ہے یا نہین قرآن پاک مین تو اسیقدر منصوص ہے کہ اوس نے پہاڑ کا آسرا پکڑا اور اپنے
جہل سے یہ اعتقاد کیا کہ طوفان پہاڑ کی چوٹیون تک نہ پہونچیگا اور وہ اگر کسی پہاڑ کی چوٹی پر جا لگیگا
تو غرق سے بچ جائیگا اوسپر نوح علیہ السلام نے کہدیا کہ آج کے دن اللہ کے حکم سے کوئی کسی کو نہین

ے مجریہا ومرسیہا کا ترجمہ یہ ہے اوسکا چلنا اور ٹہرنا اللہ کے نام سے ہے یعنی اوسکا چلنا اور اوسکا ٹہرنا اسی کے حکم سے ہے
ے یعنی جس کا انکار کیا گیا تہا یعنی نوح علیہ السلام
ے اسکو ہم نے نشانی کر رکہا ہے پس کوئی ہے سوچنے والا

بچا سکتا ہے پہاڑ کی کیا ہستی ہے کہ وہ تجھکو یا کسیکو بچالے ہان جسپر اللہ رحم کرے وہ بچ جائے جسطرح کہ ناؤ والے بچ گئے اللہ نے اونپر رحم وکرم فرمایا غرضکہ وہ ناؤ مین نہ آیا اور طوفان مین ڈوب گیا یہ مقام بڑی عبرت کا ہے کہ نوح کا بیٹا اور اُنکی بی بی غرق سے نہ بچی اور ابراہیم علیہ السلام کے باپ ایمان نہ لائے اور لوط کی بی بی ہلاک ہوگئی اور فرعون کی بی بی ناجی ٹھیری اور حضرت کے والدین کفر پر مرے اور ابو طالب کو ایمان نصیب نہ ہوا باوجود اس قرب وقرابت انبیا علیہم السلام کے اجتک کوئی کسی پیر فقیر مشائخ وملا کے حق مین یہ اعتقاد کرے کہ اوسکا مرید مجرم بھی ناجی ہوگا اور جو کوئی اوسکی حدید مین قدم رکھیگا اوسکی عاقبت بخیر ہوگی اور چالیس گز تک گرد اوسکی قبر کے مثلاً یا زیادہ دفن ہوگا وہ بخشا جائیگا تو سمجھو کہ وہ مشرک محض اور جاہل بحت ہے اوسکو توحید واخلاص کی بو تک نہین پہونچی جہان پیغمبرون کے سامنے کسی کے نہ چلی اور وہ اپنے اعزہ واقارب کو اللہ کے سخط وعذاب وعقاب وقہر وغضب سے نہ بچا سکین اور خاتم الانبیا اپنی دختر محترمہ سے یون فرمائین کہ لا اُغنی عنک من اللہ شیئا وہان بچارے پیر فقیر شہید مشائخ بہلا کس قطار وشمار مین ہین ؏

بجائیکہ دہشت خورند انبیا تو عذر گناہ را چہ داری بیا

ایسے ہی پیر فقیرون نے ایک جہان کو گمراہ کر دیا ہے اور اسلام صافی وایمان خالص سے پہیر دیا ہے ؏

وما افسد الدین الا الملوک واحبار سوء ورہبانہا

اللہ تعالی اُن درویشون اور مولویون کو جو کہ تارک اتباع کتاب وسنت وشیفتہ حکایات شطحیات فقرا ومشائخ اور مدعی کرامات وخوارق عادات ہین راہ ہدایت پر لائے یا طبقہ اسلام کو ان کے اقذار وارجاس سے پاک وصاف کردے معاذ اللہ اونہون نے کیا کیا طوفان حدیث وقران پر باندھے ہین اور کس کس طرح تحریف معانی کتاب وسنت کی کی ہے قاتلہم اللہ انی یؤفکون فتح البیان مین بیان اس آیت کا یون کیا ہے کہ قائل اسکلام کا کہ سفینہ مین اللہ کا نام لیکر سوار ہو یا تو خدا اللہ پاک ہے یا نوح علیہ السلام مین قول ثانی اولی ہے بدلیل ان ربی لغفور رحیم رکوب کہتے ہین عالی ہونے کو کسی شے کے پشت پر جو کہ حقیقۃً متحرک ہو جیسے دابہ یا مجازاً جیسے کہ کہتے ہین کہ فلان پر قرض سوار ہے معنے یہ ہین کہ پانی پر اندر سفینہ کے سوار ہو جاؤ اور لا العقل کا اسی خطاب کو سمجھنا کچہ ممتنع نہین ہے یا بطریق تغلیب ہے یا بعد حمل جمیع کے خطاب مومنین کو کیا ہو صفت قصہ مین اور بیان محمولات سفینہ کے اور

غرق کس طرح ہوا اور طوفان پانی پر کتنے دن رہا روایات کثیرہ آئی ہین اون کو کچہ دخل تفسیر کلام مین
نہین ہے مجاہد نے کہا مراد بسم اللہ کہنا ہے وقت رکوب اور جری ورسو کے ضحاک سے کہا نوح علیہ السلام جب
چاہتے کہ ناؤ بہنے سے تہم جائے تو بسم اللہ کہتے اور جب چاہتے کہ اب چلے تب بہی بسم اللہ کہتے غرضکہ ٹہنا
اور چلنا سب برکت سے اللہ کے نام کے تہا س

خدا کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے   عصای پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

اللہ پاک کو نوح علیہ السلام نے غفور ذنوب رحیم عباد کہا ایک رحمت و مغفرت اوسکی یہی تہی کہ اس
طائفہ مومنہ کو براہ تفضل بغرض ابقاء جنس بشر و نوع حیوانی نجات بخشی اور سب کو غرق کرکے مستحقیت
نہین کیا غرضکہ وہ کشتی موج مین چلتی تہی موج وہ پانی ہے کہ جب ہوا تند چلتی ہے اور دریا مین اضطراب
پیدا ہوتا ہے تو پانی اوپر کو اونچا اوٹہتا ہے مانند پہاڑ کے موج کو جبل سے تشبیہ دی تراکم و ارتفاع
وعظم مین اب بہی ہیئت موج کی دریائے شور مین بوقت تلاطم بحر کے مثل پہاڑون کے نظر آتی ہے
خصوصًا وقت شدت ریح وطوفان آب کے اللہ ہی اوس وقت عاصم ورحم ہوتا ہے ورنہ جہاز
کی حقیقت برابر ایک تنکے کے صحرا لق ودق مین نہین ہوتی ہے اوسکا مشاہدہ ہر راکب جہاز
نے کیا ہے اور حجاج و تجار بہی اس کیفیت سے واقف ہین اہل سیر نے کہا کہ طوفان نوح علیہ السلام مین
پانی بلند ترین جبال اور دراز ترین کوہ سے چالیس گز اونچا ہو گیا تہا اور بعض نے کہا پندرہ گز پہنچا تک
کہ ہر شے ڈوب گئی اور ساری بلاد غرقاب ہو گئے اور تمام عباد کو یہ طوفان شامل ہو گیا اور یہ بات
کہ مابین ارض وسما ایک طبقہ ہو گیا اور کشتی اوسکی جوف مین مچہلی کیطرح تیرتی پہرتی تہی ثابت
نہین ہے نوح نے اپنے بیٹے کنعان یا یام نام کو پکارا اور وہ کافر تہا اس جگہہ یہ استبعاد کیا ہے کہ نوح
نے کافر کو باوجود اس دعا کے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا کیونکر پکارا اسکا جواب
اے رب مت چہوڑ زمین پر منکرون کا ایک گہر بسنے والا ۱۲
یہ ہے کہ وہ منافق تہا نوح علیہ السلام نے گمان کیا کہ وہ مومن ہے اور بعض نے کہا کہ اس پکار بشفقت
پدری داعی ہوئی اور وہ انکا صلبی فرزند تہا ابن عباس نے کہا وہ نوح کا فرزند تہا مگر نیت وعمل مین
مخالف انکا تہا اور بعض نے کہا کہ انکی بی بی کا لڑکا تہا نہ خود اون کا ولہذا علی نے ابنہا پڑہا ہے
اور بعض نے کہا وہ حرامی بچہ تہا نوح علیہ السلام کے فراش پر پیدا ہوا لکن یہ مردود ہے بدلیل
اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ حالانکہ اس مین منصب نبوت کی صیانت بہی باقی نہین رہتی ہے انبیاء علیہم

السلام کی جناب اس سے رفیع تر ہی کہ انکی طرف اونگلی سے اشارہ کیا جائے سب سے ظاہر تر یہ تاویل ہے کہ
نوح نے اوسکو یون پکارا کہ تو بھی ایمان لاکر ناؤ مین آجا وہ اپنی قوم و قرابت سی کنارہ کش اور برکران
تھا یہانتک کہ اوسکو یہ قول نوح کا ارکبوا فیھا نہ پہونچا یا اللہ کے دین سے الگ تھا یا سفینہ سی
اور یہ ندا پہلے اس سے تھی کہ لوگ غرق ہونیکا یقین کرین یا اول فور تنور مین قبل سیر سفینہ کی تھی مضمون
ندا کا یہ تھا کہ اے میرے چھوٹے بیٹے تو ہمارے ساتھ سوار ہولے یعنے مسلمان ہوکر آجا ملا علی جیلانی کہتے ہین
ہین ظاہر یہ ہے کہ معنے آیت کریمہ میں اسلم لتستحق الرکوب معنا اور مت تو ہمراہ کافرون کے
دور تر ہم سے کہ تو بھی اونہین کیطرح ڈوب کر مرجائے یا اون کے دین کفر پرست ہو لکن اول اولی
ہے اسلیے کہ نوح علیہ السلام درپے تحذیر کے ہلاک سے تھے تو نہی کفر سے اس جگہہ ملائم نہین ہے اس
نے جواب دیا کہ مین کسی پہاڑ کی پناہ پکڑونگا جو کہ بسبب اپنی ارتفاع و علو و بلندی کے مجھکو پانی
سے بچا لیگا اوس نے یہ گمان کیا کہ یہ پانی ویسا ہی ہے جیسے کہ سارے پانی ندی و نالے کے ہوتے ہین
اور سیول معتادہ بہتی ہین اور آدمی کسی ٹیلے پر یا اونچی جگہہ پر چڑھ کر اوس سیلاب وغیرہ سے بچ جاتا
ہے وانی لہ ذلک وقد بلغ السیل الزبی اور بوجہ جہل اوس نے یہ نجانا کہ یہ پانی تو واسطے اہلاک
کفرہ فجرہ کے ہے اس سے بچنا بدون اسکے نہ ہوگا کہ ملجا رہو نہین کسطرف التجا کیجائے ولہذا نوح علیہ
السلام نے حقیقت حال کو اوسپر روشن کردیا اور اس فکر محال سے اوسکو پھیرنا چاہا کہا آج کے
دن کوئی پہاڑ اور شے اللہ پاک کے حکم سے نگہبان نہین ہوسکتی ہے اس دن مین اللہ پاک کا عذاب
ثابت ہو چکا وجف القلم بما ھو کائن کہ اس مین نفی ہے جنس عاصم کی تو عاصم من الغرق اللہ ان
مین بانداراج اولی مندرج ہے اور پانی یا غرق کو امر اللہ کہا واسطے تفخیم شان اور تہویل امر کے استثنا
سے مراد مکان مرحوم ہے یعنے سفینہ عکرمہ نے کہا یعنے کوئی ناجی نہین ہے مگر اہل سفینہ پھر درمیان
نوح کے اور ان کے بیٹے کے موج حائل ہوگئی اور غرق ہو رہا نہ ہوسکا یا درمیان ابن نوح و جبل کے
موج آڑے پڑی لکن اول اولی ہے بدلیل فکان من المغرقین یعنے وہ اللہ کے علم مین بالفعل غرق
و مہلک بالماء تھا وقیل یارض ابلعی ماءک ولسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر و
استوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظلمین ۝ حکم آیا اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے
آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہو چکا کام اور کشتی ٹہری جودی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ دور ہو قوم

الربع

بے انصاف **ف** چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے ابلا پھر چھ مہینے بعد پہاڑون کے سر کھلے
کہ کشتی لگی جودی پہاڑ سے ملک شام مین ہے یہ پہاڑ تھا تھے اللہ پاک نے خبر دی کہ جب ساری زمین والی غرق ہو چکے
مگر ناؤ والے تو اللہ نے زمین کو یہ حکم دیا کہ جو پانی تو نے اگلا تھا وہ تو نگل جا اور آسمان کو حکم دیا کہ بس اب
اور پانی مت برسا تب پانی گھٹنے لگا اور سوکھ چلا اور قصہ اہل ارض تمام ہوا کہ ساری زمین والے قاطبۃً
جو اللہ کے کافر و منکر تھے اُن مین سے کوئی ایک دیار بھی باقی نہ رہا ناؤ اپنے لوگون سمیت جودی پہاڑ پر آ لگی
مجاہد نے کہا یہ پہاڑ جزیرہ مین ہے سب پہاڑ اوس دن غرق ہونے سے تشامخ و تطاول کیا لیکن
اس پہاڑ نے کہ یہ خاکسار و متواضع ہوا اللہ نے اوسکو غرق نہین کیا نوح کی ناؤ اسی پر آ ٹھیری قتادہ نے
کہا ایک ماہ تک اوسپر رہی یہانتک کہ پھر اوس مین سے نیچے اوتری اللہ نے اُس ناؤ کو جودی پر ارض جزیرہ
سے بطور عبرت و آیت کے باقی رکھا یہانتک کہ اس امت کے اوائل نے اوسکو دیکھا حالانکہ بہت سی کشتیان
بعد اوسکے ہلاک ہو کر خاک ہو گئین ضحاک نے کہا جودی پہاڑ ہے موصل مین بعض نے کہا یہی طور ہے نوح
بن سالم کہتے ہین مینے زر بن حبیش کو زاویہ مین نماز پڑہتے دیکھا جبکہ وہ ابواب کندہ سے داخل کوفہ
ہوئے تیر کی جانب راست سے مینے کہا تم اس جگہ بہت نماز پڑہتے ہو دن جمعہ کے کہا مجھے یہ بات پہونچی
ہے کہ سفینہ نوح اسی جگہہ ٹھیر گیا تھا ابن عباس نے کہا نوح کے ساتھ سفینہ مین اسی شخص تھے مع اہل کے
وہ ناؤ مین ڈیڑہ سو دن رہے اور اللہ پاک نے رخ سفینہ کا طرف مکہ کے کر دیا وہ چالیس دن تک گرد مکہ کے پھرا
پھر اوسکا مونہہ طرف جودی کے پھیر دیا وہان آکر جودی پر ٹھیر گیا نوح علیہ السلام نے ایک غراب کو بھیجا کہ
زمین والون کی خبر لا وہ گیا اور ایک مردار پر گرا اوسکے آنے مین دیر ہوئی تب ایک کبوتری روانہ کی
وہ زیتون کا پتہ لیکر آئی اوسکے پنجے کیچڑ سے بھرے تھے نوح علیہ السلام نے جانا کہ اب پانی خشک ہو گیا
تب اہل جودی مین اوترے اور ایک گاؤن بسایا اوسکا نام ثمانین رکھا ایک دن صبح کو اونکی زبانین
بدل گئین اسی لغت مین بات چیت کرنے لگے سب مین لائق تر زبان عربی تھی بعض لوگ بعض کا
کلام نہ سمجھتے نوح علیہ السلام اُنکی زبان کا ترجمہ کرتے کعب احبار نے کہا ناؤ نے مابین مشرق و مغرب کا
طواف کیا قبل اسکے کہ جودی پر ٹھیرے قتادہ وغیرہ نے کہا دسوین رجب کو کشتی پر سوار ہوے ڈیڑہ
سو دن تک چلتی رہی اور ایک ماہ تک ناؤ جودی پر کھڑی رہی دسوین محرم دن عاشورا کے ناؤ سے
اترے ایک حدیث مرفوع مین بھی اسیطرح آیا ہے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیرٍ اوسدن اونھون نے روزہ رکھا ابو ہریرہ

کہتے ہین حضرتؐ کچہ لوگون پر یہود سے گذرے وہ دن عاشورا کے روزہ دار تہے کہا یہ کیسا روزہ ہے
کہا اس دن اللہ نے موسٰیؑ کو نجات دی اور بنی اسرائیل کو بچایا اور اسدن فرعون غرق ہوا اور اسیدن
مین کشتی نوحؑ کی جودی پر ٹہیری نوح و موسے علیہما السلام نے روزہ رکہا اللہ کے شکر کے لیے حضرتؐ نے
کہا ہم زیادہ حقدار ہین ساتہ موسے کے اور اسدن کے روزے کے پہر خود روزہ رکہا اور اپنے اصحاب
سے کہا تم مین جس کسیکا روزہ ہو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے کچہ کہالیا ہو وہ بقیہ یوم کو تمام کرے
یعنے شام تک نہ کہائے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلِبَعْضِهٖ شَاهِدٌ
فِی الصَّحِیْحِ بُعد سے مراد یہ ہی کہ ہلاک و خسار ہو قوم ظالمین کو اور وہ دور ہین اللہ کی رحمت سے چنانچہ وہ از
اول تا آخر ہلاک ہوگئے کوئی اون مین باقی نہ رہا حدیث عائشہؓ مین فرمایا ہے لَوْ رَحِمَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمِ
نُوْحٍ اَحَدًا لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِیِّ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ حضرتؐ نے کہا نوحؑ اپنی قوم مین ایک ہزار برس رہے مگر
پچاس برس یعنے سو برس تک ایک درخت لگایا سب وہ درخت بہت بڑا ہوگیا اور ہر طرف گیا
تو اوسکو کاٹ کر کشتی بنائی لوگ اوس کشتی پر گذرتے اور ہنستے اور کہتے تم خشکی مین ناؤ بناتے ہو یہ
ناؤ کیونکر چلے گی نوح علیہ السلام فرماتے سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ جب وہ ناؤ بنا چکے اور فارغ ہوئے اور
پانی اوبلا اور گلی کوچون مین بہا ایک بچے کی ماں اپنے بچے پر ڈری وہ اوس بچہ کو بہت چاہتی تہی پہاڑ کی
طرف نکل گئی یہانتک کہ تہائی پہاڑ پر پہونچی جب پانی وہانتک پہونچا تب وہ دو تہائی پہاڑ پر چڑہ گئی
جب وہان بہی پانی پہونچا تب نکل کر پہاڑ کے اوپر گئی پانی اوس کے گلے تک پہونچا اوس نے بچے کو دونو
ہاتہون سے اوپر اوٹہالیا فَلَوْ رَحِمَ اللّٰهُ اَحَدًا لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِیِّ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ
غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اسی کے لگ بہگ قصہ ام صبی کا کعب احبار و مجاہد سے بہی مروی ہے فتح
البیان مین کہا ہے جب طوفان اپنے نہایت کو پہونچ گیا اور اللہ نے قوم نوحؑ کو غرقاب کر دیا تب زمین
سے یہ بات کہی گئی کہ تو اس پانی کو نگل جا جعفر بن محمد عن ابیہ نے کہا اِبْلَعِیْ کے معنے لغت ہند مین اشربی
ہین ابن عباس سے بہی اسیطرح آیا ہے یعنی طوفان کا پانی پی جا اور سکہا دے نہ سارے سیاہ معہودہ
اور اعیان و انہار معروفہ اور آسمان سے کہا گیا کہ تو پانی برسانے سے رک جا جہامی نے اپنی تفسیر
مین کہا ہے کہ اِجْذِبِیْ اِلَی جِهَةِ الْفَوْقِ مَا نَزَلَ مِنْكِ بعض نے کہا زمین کے پانی کو زمین نگل گئی
اور آسمان کا پانی بخار ہوگیا اور پہلے زمین کو حکم بلع کا دیا اسلیے کہ اوبلنا پانی کا اوسکا آب آسمان سے

پہلے تہا غرضکہ بعد اوس کے پانی سوکہہ گیا صاوی نے کہا بالکل وہ پانی نہین گیا بلکہ کچہ باقی رہا اور
کام پورا ہوگیا یعنے قوم نوح بالکل غرقاب ہوکر تمام ہوگئی اور اللہ کا وعدہ وفا ہوا اور کشتی کوہ جودی
پر جا لگی جودی قریب موصل کے ہے بعض نے کہا نام ہے سر پہاڑ کا کسی نے کہا شام مین ہے کسی نے کہا
آمل مین حدیث مین آیا ہے لَقَدْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ اَدْرَكَهُ اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کہتے ہین یہ پہاڑ
جنت کا ہے اسی لیے ناو اوس پر ٹہیری بعد اسکے کہ چہ ماہ تک ساری زمین کا اوس نے چکر مارا اللہ
نے کہا بُعد ہے قوم ستمگار کو مناسب صدر آیت یہی ہے اور بعض نے کہا کہ قائل اس قوم کے نوح
علیہ السلام مین اون کے اصحاب کرام تہے یہ لفظ بُعد کا مختص ہے [illegible] اور وصف
کرنا قوم کا ساتہہ ظلم کے مشعر ہے علت ہلاک کو اور اشارہ ہے طرف [illegible] وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ
ظَلَمُوا عبدالرحمن بن خلدون نے کہا ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسبات پر کہ جو طوفان زمان نوح علیہ
السلام مین آیا تہا انکی بددعا سے اوس نے ساری آبادی زمین کو بالکل برباد کردیا اور جو زمین آبادی
سے ویران تہی اوسکو بہی ڈبا دیا اور جو لوگ اہل سفینہ تہے وہ بہی ہلاک ہوگئے انکی نسل نہ چلی ساری
اہل ارض نسل نوح مین منحصر ہوئے یہ دوسرے باپ ہین خلق کے [illegible] کامل مین لکہتے ہین کہ
مجوس طوفان کو نہین پہچانتے ہان بعض نے [illegible] ہے لیکن انکا اعتقاد
یہ ہے کہ اقلیم بابل مین آیا تہا اور اوس کے قریب [illegible] سو وہ مشرق مین
تہے اون تک سائی طوفان کی نہین ہوئی اسی طرح جمیع امم مشرقیہ [illegible] صین والے ہین انکو
اعتراف طوفان کا نہین ہے ہان بعض فرس مقر ہین لیکن یہ کہتے ہین کہ عام نہ تہا اور عقبہ حلوان سے
آگے نہین بڑہا صحیح یہ ہے کہ ساری زمین والے اولاد نوح علیہ السلام مین ہین [illegible] قولہ تعالیٰ وَجَعَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ پس سب لوگ اولاد سام و حام و یافث ہین انتہے مقریزی نے خطط مین کہا
ہے کہ ساری اہل شرائع اتباع انبیا کیا مسلمین اور کیا یہود اور نصاریٰ سب کا اجماع ہے اس بات پر کہ
نوح دوسرے باپ ہین بشر کے اور عقب آدم علیہ السلام انہین مین منحصر ہے اسی لئے ساری اولاد
آدم یعنی بنی آدم مین کوئی نہین ہے مگر وہ اولاد نوح علیہ السلام مین ہے قبط و مجوس و اہل ہند و
چین منکر ہین طوفان کے بعض کا یہ زعم ہے کہ حدوث طوفان کا اقلیم بابل مین ہوا تہا اور اون شہرون
مین جو کہ بلاد غربیہ ہین فقط اور اولاد کیومرث جسکو یہ انسان اول کہتے ہین بلاد شرقیہ مین تہے وہان

اور رکہی اسکی اولاد وہی رہجانے والے ١٢

تک طوفان نہین پہونچا اور نہ ہندوستان وچین مین لکن حق وہی ہے جسپر اہل شرائع ہین اکثر مذہب نوح علیہ
السلام کو مع ہمراہیان سفینہ کے نجات دی تو وہ اور سب کو لیکر اوترے یہ سب اسی مرد تہے سوا ان کی
اولاد کے وہ سب مر گئے اور کسی نسل باقی نہ رہی عقب فقط نوح علیہ السلام سے انکی اولاد ثلثہ مین رہی اسی کو
موید ہے یہ قول اللہ تعالی کا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین انتہے علماء بلاغت کا اس بات پر اطباق
ہے کہ یہ آیت شریفہ فصاحت وبلاغت مین اس محل تک پہنچی ہے کہ وصف واصفین اوس سے متقاصر
اور وہ قدرت قادرین سے باہر ہے ائمہ فنون معانی وبلاغت اور علماء سخن بیان وفصاحت جنہون
نے خطب ومصاقع خطباء عرب واشعار بواقع شعراء اہل لسان مدون کیے ہین اور دقائق واسرار علوم
عربیت مین پایگاہ رفیع ومنصب منیع رکہتے تہے وہ اوس کے معارضہ سے ناتوان نکلے اور عاجز آئے
صاوی وسلیمان جمل نے کہا ہے کہ یہ آیت ابلغ آیات قرآن ہے اسمین اکیس انواع بدیع کے آئے
ہین حالانکہ اس آیت کے کلمے ۱۹ ہین انتہے ایک جماعت اہل علم نے بیان مین ان بدائع کے اطالت
واطابت کی ہے ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی نے اپنی تفسیر النہر الماد من البحر المحیط مین ان انواع بدیع
کو مفصلا لکہا ہے اور سید محمد بن اسمعیل امیر نے رسالہ النہر المورود فی تفسیر آیہ ہود مین اسماء حدود
انواع مذکورہ کے شرح وبسط سے ذکر کیے ہین جنکا خلاصہ فتح البیان مین مرقوم ہے آیت باب مین فصاحت
وبلاغت دونون کی راہ سے نظر کی گئی ہے اور اسکے وجوہ بیان ہوئے ہین بلکہ چار جہت سے اوس مین
نظر ہے ایک علم بیان کیطرف سے دوم علم معانی کیجانب سے تیسرے وجہ تہے فصاحت لفظی ومعنوی کی
طرف سے نسفی نے مدارک مین کچھ بیان ان جہات چہارگانہ کا کیا ہے پہر کہا ہے کہ دشمنون کا اس بات پر
اتفاق ہے کہ ایسی آیت کا لانا طوق بشر سے خارج ہے سبحان اللہ تنزیل کی کیا شان ہے کہ عالم کسی اوسکی آیت
مین تامل نہین کرتا ہے لکن اتنے لطائف اسکو دریافت ہوتے ہین جو حصر مین گنجایش نہین کر سکتے ولا تظن
الآیۃ مقصورۃ علی المذکور فلعل المتروک اکثر من المسطور انتہے قاضی نے کہا ہے کہ یہ آیت غایت
فصاحت وبلاغت مین واقع ہے بسبب فخامت لفظ وحسن نظم کے یہ دلیل ہے کنہ حال پر باوجود ایجاز خالی
عن الاخلال کے خفاجی نے کہا اس آیت مین عجب طرح کی بلاغت ہے جس سے سر طرب مین آکر رقص کرتے ہین
بیان انکی فصاحت ونکات کا شرح مفتاح مین مفصل ہے ابو السعود نے کہا یہ آیت مراتب اعجاز سے
نہایت درجے کو پہونچ گئی ہے اور عزیز ایسے ملک ناصیہ ہو گئی ماہران متقین نے اسکی تفصیل لکہی ہے یہ فوق

وصف وصفین ہے الخ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ
اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ
مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو
بولا ای رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والون مین اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تیرا حکم سب سے بہتر فرمایا ای نوح وہ نہین تیرے
گھر والون مین اوسکے کام مین ناکارہ سو مت پوچھ مجھسے جو تجھکو معلوم نہین مین نصیحت کرتا ہون تجھکو کہ ہو جاوے
تو جاہلون مین بولا اے رب مین پناہ لیتا ہون تیری اس سے کہ پوچھون تجھسے جو معلوم نہ ہو اور اگر تو نہ بخشے مجھکو
اور نہ رحم کرے تو مین ہون خرابی والون مین ف یعنی ایک عورت تو ہلاک مین آچکی اب تو چاہے بیٹے کو ہلاک مین کر چاہے
نجات مین آدمی پوچھتا وہی ہے جو معلوم نہ ہو لیکن مرضی معلوم ہونا چاہیے یہ کام ہے جاہل کا کہ انکی مرضی نہ دیکھے
پوچھنے کی پھر پوچھے انتہے سو صحیح قرآن مین کہا ہے حضرت نوح نے توبہ کی لیکن یہ نہ کہا کہ پھر ایسا نکرونگا
کہ اس مین دعوی نکلتا ہے بندے کو کیا مقدور ہے اوسی کی پناہ مانگے کہ مجھسے یہ نہ ہو انتہے یہ سوال نوح
علیہ السلام کا بطور استعلام و استکشاف حال والد غریق کے تہا کہ یہ لڑکا میرے اہل مین ہے اور تو نے مجھسے
وعدہ کیا تہا اور تیرا وعدہ سچا ہوا کرتا ہے تو پھر یہ کسطرح ڈوب گیا اللہ نے فرمایا مینے جن لوگون کو نجات دینے کا
وعدہ تجھسے کیا تہا یہ اون مین سے نہ تہا ناجی وہ تہے جو تیرے گھر والون مین ایمان لائے تہے ولہذا فرمایا وَاَهْلَكَ
اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ سو یہ انہین سبق القول مین سے تہا بسبب کفر کے ڈوب گیا بہت سے لوگون نے نص
کی ہے خطا پر اوس شخص کے جسنے یہ کہا کہ وہ پسر نوح نہ تہا بلکہ ولد الزنا تہا یا بی بی کا بیٹا تہا نہ خود انکا جسطرح کہ
مجاہد و حسن نے کہا ہے ابن عباس کہتے ہین مَا زَنَتْ امْرَاَةُ نَبِیٍّ قَطُّ کسی پیغمبر کی بی بی نے کبھی زنا نہین کیا یہی قول
ہے بہت سے سلف کا ابن کثیر نے کہا وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا مَحِیْدَ عَنْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
اَغْیَرُ مِنْ اَنْ یُّمَكِّنَ امْرَاَةَ نَبِیٍّ مِنَ الْفَاحِشَةِ ولہذا اللہ نے اُن لوگون پر جنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی
غصہ کیا عکرمہ نے کہا بعض حروف مین اِنَّهٗ عَمِلَ عَمَلًا غَیْرَ صَالِحٍ آیا اسما نے کہا مینے حضرت کو سنا یون پڑہتے تہے
اِنَّهٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ کسی نے ابن عباس سے پوچھا فَخَانَتَاهُمَا کے معنے مین کہا یہ کچھ زنا نہ تہا بلکہ ایک
لوگون کو خبر دیتی تہی کہ یہ شخص دیوانہ ہے اور دوسری عورت مہمانونکی راہ بتاتی پھر یہ آیت پڑہی اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ سعید
بن جبیر نے کہا وہ پسر نوح تہا اللہ جھوٹ نہین بولتا ہے اوس نے تو یون کہا کہ نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا بعض علما نے

کہا ہے مَا فَجَرَتِ امْرَأَةُ نَبِيٍّ قَطُّ مجاہد سے بہی اسیطرح مروی ہی ابن جریر نے بہی اسکو اختیار کیا ہی اور یہی صواب ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ پکارنا نوح علیہ السلام کا اپنے رب کو قبل سیر سفینہ کے تہا کیونکہ یہ سوال تہا اوسکی نجات کا اور سوال اُسیوقت کیا جاتا ہے کہ نجات کا امکان ہو یہ سوال اونہون نے لاعلمی سے کیا تہا وہ نہین جانتے تہے کہ یہ مسبوق القول ہے اُنکو یہ گمان تہا کہ منجملہ مومنین کے ہے اسلیے کہا کہ اے رب تیرا وعدہ حق ہے یعنے سچا ہے اوس مین خلف نہین ہوتا اور تو احکم الحاکمین ہے یعنے اعلم و اعدل اللہ تعالی نے فرمایا یہ تیرا بیٹا جسکی نجات کا تو سائل ہے تیرے اہل مین سے نہین ہے یعنے اُن لوگون مین سے جو کہ تجہپر ایمان لائے ہین اور تیرے تابع ہین اور تیرے دین پر ہین اگرچہ باعتبار قرابت کے تیرے اہل مین سے ہے عکرمہ و سعید بن جبیر و ضحاک نے کہا یہ نوح علیہ السلام کا صلبی بیٹا تہا یہی صحیح ہے اور اللہ نے نص کی ہے کہ نَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ اور نوح نے بہی نص کی بقول خود یا بُنَیَّ کلام کا حقیقت سے صرف کرنا طرف مجاز کے بغیر ضرورت جائز نہین ہے جس نے خلاف اسکے کہا اوس نے اس بات کو بعید جانا کہ پیغمبر کا بیٹا کافر ہو سو یہ اوسکی غلط فہمی ہے اسلیے کہ اللہ پاک کافر کو مومن سے اور مومن کو کافر سے پیدا کرتا ہے اس مین انبیاء اور غیر انبیاء سب برابر ہین اللہ نے صلب آدم علیہ السلام سے قابیل کو نکالا وہ کافر تہا اور آدم علیہ السلام نبی تہے اور ابراہیم کو پشت آزر سے نکالا آزر کافر تہا اسیطرح کنعان کو صلب نوح سے پیدا کیا وہ کافر تہا اسیطرح ہمارے حضرت کے والدین نزدیک امام ابو حنیفہ وغیرہ علماء سلف کے مومن نہ تہے اُن سے حضرت صلعم پیدا ہوئے غرضکہ اللہ تعالے اپنی خلق مین متصرف ہے جسطرح چاہتا ہے کرتا ہے لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ پہر اللہ نے علت خروج کی اہل سے بیان کی کہ مراد اہلیت سے قرابت دین ہے نہ قرابت نسب چنانچہ کہا کہ وہ ایک عمل ناشایستہ ہے یہ مبالغہ ہے اُسکی ذم مین گویا اوسکو نفس عمل ٹہیرایا اور اصل مین ذو عمل غیر صالح ہے ابو اسحاق زجاجی و ابو علی فارسی و ابن الانباری و واحدی اسی کے قائل ہین صاوی نے کہا ضمیر طرف ولد کے عائد ہے جیسے زید عدل اور یہی راجح ہے انتہی اور عمل غیر صالح سے مراد کفر ہے ابو علی نے کہا یعنے اوس نے اپنے باپ کی متابعت نہین کی صاوی نے کہا سیوطی نے اشارہ کیا ہے کہ ضمیر طرف نوح علیہ السلام کو عائد ہے بحذف مضاف معنی یہ ہین کہ اللہ نے کہا اے نوح یہ تمہارا سوال کرنا عمل غیر مقبول ہے انتہے قول ابن عباس بہی اسکو موید ہے کہ مَسْأَلَتُكَ إِيَّايَ يَا نُوحُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ لَا أَرْضَاهُ لَكَ پہر ایسے سوال سے منع فرمایا اور کہا مین تجہکو وعظ کرتا ہون کہ تو جاہل مت ہو اور جاہلون کا سا کہین سوال کرے کقولہ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ

تعودوا لمثله ابدا اس سوال کا نام جہل کہا اسلیے کہ محبت ولد نے تذکر سبق قول سے انکو مشغول کر دیا تہا
ابن عربی نے کہا یہ ایک موعظت ہی طرف سے اللہ کے جسکے ذریعہ سے اللہ نے نوح کو مقام جاہلین سے رفیع کر دیا اور
مقام علماء عاملین مین پہونچا دیا نوح نے جب معلوم کیا کہ یہ سوال مطابق واقع کے نہین ہے اور یہ دعا ان
کی ناشی وہم سے ہوئی تو طرف اعتراف بالخطاء کے شتابی کی اور اللہ سے طالب مغفرت ورحمت ہوئے
اور کہا مین پناہ چاہتا اور عذر خواہ ہون کہ پہر ایسا سوال کرون جسکا علم مجہکو نہین ہے اور اگر تو یہ گناہ سوال
کرنے کا مجہکو نہ بخشیگا جو مینے لاعلمی کی راہ سے کیا ہے تو مین اپنے عمل مین خاسر ہونگا اس آیت مین کوئی
بات مقتضی صدور گناہ کی نوح علیہ السلام سے نہین ہے سوی تاویل واقدام علی السوال کے مگر اللہ نے
انکو عتاب کیا یہ دلیل ہے اسپر کہ اللہ پاک کے سامنے کسی مخلوق کو اگرچہ پیغمبر ہو کچہ جرأت خلاف مرضی
خدا پر نہین ہوتی ہے اور خوف انبیاء کا سب سے زیادہ ہوتا ہے خطیب نے کہا یہ اون سے خطا اجتہادی
ہوئی تہی جسطرح کہ آدم سے اکل شجرہ منہی عنہا مین خطا واقع ہوئی سو بجز اس لغزش کے اور کوئی قصور
نوح نے نہین کیا تہا معلوم ہوا کہ انبیاء سے بہی زلات ہو جاتے ہین لیکن اوسی وقت انکو من جانب اللہ
تنبیہ کر دیجاتی ہے اور وہ زلت معاف ہو جاتی ہے پس جب انبیاء علیہم السلام کا اللہ پاک کی جلال
وعظمت کے مقابلے مین یہ حال ہے تو پہر کسی ولی پیر شہید فقیر شیخ صوفی وغیرہم کی کیا ہستی ہے کہ
وہ کسی طرح کا دعوی اعتبار یا تصرف کرین یا اپنے مریدون کو اولاد یا عمر بخشین اور انکے سارے
مرید بخشدیے جائین ایک جہان کو ان جاہل پیرون ومریدون نے مشرک بدعتی کر دیا ہے فان اللہ
نوح کو علم غیب کہا استثناء ولد کو منجملہ اہل کے نہ جانا اللہ تعالی کے آگاہ کرنیسے متنبہ ہوکر استعاذہ کیا پہر
کسی اور پیر فقیر کو علم غیب کہان سے حاصل ہو سکتا ہے ولنعم ما قیل

فما افسد الدین الا الملوک   واحبار سوء ورهبانها

قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ
يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ حکم ہوا اے نوح اتر سلامتی کے ساتہ ہماری طرف سے اور برکتون
کے ساتہ تجہپر اور کتنے فرقون پر تیرے ساتہ والون مین اور کتنے فرقون کو فائدہ دینگے پہر پہونچیگی انکو
ہماری طرف سے دکہہ کی مار ف حق تعالی نے تسلی فرما دی کہ پہر سارا نوع انسان یون ہلاک نہ ہوویگا قیامت
سے پہلے کہیں بعضے غرقے ہلاک ہونگے انتہی ابن کثیر نے کہا جب کشتی نوح علیہ السلام کی جودی پہاڑ پر ٹہیری

اللہ نے اُنکو خبر سلامتی کی ہمراہیون کے دی وہ سب مومنین تھے اور نوح علیہ السلام کی ہر مومن سے
تا قیامت یہ وعدہ کیا کہ وہ صحیح سلامت رہین گے جسطرح محمد بن کعب نے کہا ہے کہ اس سلام مین ہر مومن و
مومنہ قیامت تک داخل ہے اسیطرح عذاب مین ہر کافر و کافرہ ابن اسحاق نے کہا اللہ نے جب چاہا کہ طوفان
رک جاوے ایک ہوا روئے زمین پر بھیجی پانی ٹھیر گیا اور زمین کے چشمے بہنے سے بند ہو گئے اور ابواب سماء
سے نزول پانیکا موقوف ہو گیا زمین سے کہا گیا کہ اپنا پانی پی جا تا آخر آیت پس پانی کم ہونے لگا اور سوکھنے
لگا استوا کشتی کا جودی پر بزعم اہل کتاب مین ساتوین مہینے مین سترہوین رات کو پہلی تاریخ ماہ دہم مین
ہوا پہاڑون کے سر نظر آنے لگے جب پھر چالیس دن گذرے تو نوح علیہ السلام نے روزن کشتی کو جدہر سے
سوار ہوئے تھے کھولا اور ایک غراب کو بھیجا کہ جا کر دیکھے پانی کا کیا حال ہے جب وہ پھر کر نہ آیا تو ایک کبوتری
بھیجی وہ پھر کر آئی اوسکے پانون رکھنے کو کوئی جگہہ نہ ملی نوح ع نے اوسکو لیکر پھر کشتی مین داخل کیا پھر
بعد ایک ہفتہ کے دوبارہ اوسکو بھیجا وہ صبح کی گئی ہوئی شام کو پھر کر آئی اوسکی چونچ مین ایک پتا زیتون کا
تہا نوح ع نے معلوم کیا کہ پانی کم ہو گیا ہے پھر سات دن تک توقف کیا پھر اوسکو سہ بارہ بھیجا وہ پھر کر آئی
جانا کہ زمین کہل گئی جب ایک سال کامل گذر چکا تو نوح علیہ السلام نے پردہ کشتی کا کھولا اُنسے یہ بات
کہی گئی یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا الآیۃ فتح البیان مین کہا ہے یعنے اے نوح اترو کشتی سے زمین پر
یا پہاڑ سے پستی پر کہ زمین نے اپنا پانی نگل لیا اور خشک ہو گئی اور سلامت و امن کے ساتھہ اترو یا تحیت
و عظمت کے ساتھہ کما قال سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ (سلام نوح پر سارے جہان والون مین) یہ اسلیے کہ غرق عام تہا ساری زمین کو جب وہ
سفینہ سے نکلے تو جانا کہ زمین مین کوئی شی نبات و حیوان مین سے ایسی نہین ہے کہ جس سے کچھ انتفاع لیا جاوے
گویا خائف تھے کہ زیست کسطرح ہوگی اور صورت دفع جہات حاجات نفس کی ماکول و مشروب سے کیونکر نکلیگی
جب اللہ نے یہ فرمایا اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا تو وہ خوف اُنکے دل سے زائل ہو گیا کیونکہ سلامتی نہین ہوتی مگر ہمراہ
وسعت رزق امن کے پھر اسکے بعد بَرَكٰتٍ عَلَيْكَ الخ کہا مراد برکات سے خیرات نامیہ و نعم ثابتہ باقیہ دائمہ
ہین نسل مین اُنکی اور وہ اشیاء حسن سے قیام معاش کا ہوا انواع ارزاق سے اس خطاب مین دلیل ہے قبول توبہ
پر کہ وہ زلت اُنکی مغفور ہوئی اور خسران سے خلاصی پائی اور اعلام و بشارت ہے فیضان انواع خیرات
کا حال و آیندہ مین نوح علیہ السلام پر امم سے مراد وہ لوگ ہین جو ذریت ہمراہیون سے متشعب ہونگے یہ آخر دہر
تک کہ امم ہوئے کہا ہے کہ جو لوگ ہمراہ نوح علیہ السلام کے تھے اُنکی نسل نہین چلی مگر ہر سہ اولاد نوح کی کہ

حصر نوع انسانی کا بعد نوح علیہ السلام کے ذریت نوح علیہ السلام ہی مین رہا ولہذا اونکو آدم صغیر کہتے ہین درمیان نوح و آدم
علیہما السلام کے ہزار برس کا فاصلہ تہا اور آدم تک اون کے آٹھ اجداد تہے سو مراد اس آیت سے تقسیم
ذریت اولاد نوح کی ہے طرف فریق مومن و فریق کافر کے نہ تقسیم اونکی جو کہ سفینہ مین تہے اسلیے کہ وہ سب
مومنین تہے ابو السعود نے اسیطرح کہا ہے اور جائز ہے کہ من بیانیہ ہو یعنے اون امم پر جو کہ تمہارے ساتھ
ہین اونکو امم اسلیے کہا کہ وہ احزاب متحزبہ و جماعات متفرقہ تہے یا اسلیے کہ ساری امتین اونہین سے متشعب
ہوئی ہین وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ سے یعنی بعض امم متشعبہ منہم مراد ہین جو کہ کافر ہین اور قیامت تک اون کی نسل
سے ہونگے اور امم مومنہ کا جو کہ اون سے ناشی ہین امر مبہم رہا گو تعرض انکے حال سے نہین فرمایا اور نہ اونپر
کوئی دلالت ہو بعض نے کہا امم ہمراہ سے مراد مومنین ہین اور امم متمتع سے مراد کافرین الی یوم القیامۃ
تقدیر عبارت یہ ہوئی منہم اُمَمٌ یا تکون اُمَمٌ تمتع سے مراد یہ ہے کہ ہم اون کو دنیا مین سر و سامان معیشت دینگے
پہر دنیا یا آخرت مین ہماری طرف سے اون کو عذاب دردناک پہونچیگا ضحاک نے کہا مِمَّنْ مَّعَكَ سے مراد
مِمَّنْ لَمْ يُولَدْ ہے اللہ نے اونکیلیے برکات کو واجب کیا کیونکہ علم الٰہی مین اون کی سعادت سابق ہو چکی تہی
اور جنکی نسبت متاع حیات دنیا کا ذکر کیا ہے اون کے لیے اللہ کے علم مین شقاوت لکہہ گئی ہی ابن زید
نے کہا وہ لوگ ناؤ پر سے اوترے اور اللہ اون سے راضی تہا پہر انکی نسل چلائی کوئی اون مین
مرحوم اور کوئی معذب ٹہیرایا بعض نے کہا مراد امم متعہ سے قوم ہود و صالح و لوط و شعیب ہے اور مراد عذاب
الیم سے وہ بلا ہے جو ان اقوام پر نازل ہوئی بہرحال یہانتک قصہ نوح علیہ السلام کا ختم ہوا تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی خبرین ہین غیب کی کہ ہم بہیجتے ہین تیری طرف انکو جانتا نہ تہا تو نہ تیری قوم اس سے
پہلے سو تو ٹہیرا رہ البتہ آخر بہلا ہے ڈر والون کا **ف** اللہ پاک نے اپنے پیغمبر عالی قدر سے فرمایا کہ یہہ
قصہ اور اسکے انصباہ منجملہ اخبار غیوب کے ہین جو کہ پہلے گذر چکے ہین ہمنے انکی وحی طرف تیری کی گویا تو اون
کو مشاہدہ کر رہا ہے ورنہ پہلی اس خبر دینے سے نہ تو جانتا تہا اور نہ تیری قوم یعنے یہ علم غیب کسی کو نہ تہا آیت
دلیل ہے نفی علم غیوب پر انبیاء علیہم السلام سے سو اب اگر کوئی تجھکو جھٹلائے اور یہ بات کہے کہ تو نے
یہ قصہ کسی سے سیکہہ لیا ہے تو وہ خود جھوٹا ہے بلکہ اس قصے کی خبر تجھکو اللہ نے دی ہے جسطرح کہ کتب سابقہ
انبیاء علیہم السلام اسکے شاہد ہین تو ان کی تکذیب و ایذا رسانی پر صبر کر ہم جلد تیری مدد کرینگے اور

انجام کو توہی فتحیاب ہوگا اور تیری ہی اتباع دارین مین بسبب تقوی کے کامیاب ہونگے جسطرح کہ ہم نے
ساتھ اگلے مرسلین کے کیا ہے منجملہ تقوی کے ایک یہ بات ہے کہ کسی شخص کے حق مین گو وہ کتنا ہی بڑا کیون نہ
ہو یہ اعتقاد نکرے کہ وہ غیب دان ہے پیغمبر ہو یا پیر یا فقیر یا شیخ یا اوستاد یا باپ یا امام یا مجتہد اور جسکو
دیکھے کہ وہ مدعی غیب دانی کا ہے اوسکو کافر سمجھے اسلیے کہ اس علم کے ساتھ اللہ پاک خاص ہے ہان اللہ
تعالی نے جو اخبار غیوب کے اپنے انبیاء کی زبان و بیان سے ہمکو پہونچائے ہین جیسے احوال فتن ما قبل ساعت
یا حالات موتی برزخ مین یا وقائع و احوال آخرت اوسکا علم ہم کو حاصل ہے اور جو بات کشف یا الہام
یا منام سے معلوم ہو اور تعلق اوسکا غیب سے ہو وہ لائق حجت کے شرعا باتفاق اہل علم و اہل سلوک نہین ہے
اور نہ یہ امور کسی کی قبضۂ اقتدار مین ہین اور مطابق وقوع ہو جانا کسی کشف یا الہام یا منام کا خارج مین
جبکہ خلاف مدلول کتاب و سنت و معارض ادلۂ صحیحۂ شرع حق نہو کرامات صاحب واقعہ ہے جبکہ صاحب
کرامت متقی خوش عقیدہ و خوش عمل غیر مشرک و مبتدع قولاً و فعلاً و حالاً ہو اور سر مو سنت مطہرہ سے
تجاوز نہ کرتا ہو ورنہ پہر وہ خرق عادت کرامت نہ ہوگی بلکہ استدراج و مکر خدا ہوگا نیز وہ کرامت ایسی ہو
جس سے عالم الغیب و متصرف فی العالم ہونا اوس شخص کا ثابت نہو ورنہ کالائے بد بریش خاوند ہوگی
بہت اولیاء شیطان اولیاء رحمن کی لباس مین ظاہر ہوکر راہ حق و دین خالص سے لوگون کو گمراہ کر دیتے ہین
اور اون بچارون کو معلوم تک بہی نہین ہوتا فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ قصہ نوح علیہ السلام کا خبر ہے
غیب کی یعنے جنس غیوب سے ہے اس قصہ کی وحی تجھکو کی تو اسکو جانتا نہ تہا یعنے تفصیلاً ورنہ اہم قرن
مین یہ قصہ مشہور ہوتا ہان اجمالاً معلوم تہا کہ طوفان آیا تہا پس اور نہ تیری قوم اس حال سے واقف
تہی یعنے عرب بلکہ یہ قصہ نزدیک اون کے مجہول تہا اس کہنے مین تنبیہ ہے اس بات پر کہ حضرت نے کسی
سے اس قصہ کو نہین سیکہا اور عرب نے جبکہ باوجود اس کثرت کے یہ قصہ نہین سنا تو پہر ایک شخص ان مین
کا کسطرح اوسکو جان سکتا ہے قبل وحی یا نزول قرآن یا قبل اسوقت کی تو صبر کر اوپر جو کہ تو ان کفار سے
دیکہتا ہے جس طرح نوح نے اپنی قوم کی ایذا رسانی پر صبر کیا حرف فا مین تفریع ہے مابعد کی ماقبل پر
عاقبت محمودہ دنیا و آخرت مین واسطے اہل تقوی کے ہے جو کہ اللہ سے ڈرتے ہین اور رسالت پر ایمان
رکہتے ہین اس مین تسلی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بشارت ہے اس بات کی کہ عاقبت امر
مین ظفر متقیون کے لیے ہے مبادی کا کچہ اعتبار نہین ہے وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ

اعبدوا الله ما لكم من اله غيره ط ان انتم الا مفترون ○ يقوم لا اسئلكم عليه اجرا ط

ان اجري الا على الذي فطرني ط افلا تعقلون ○ ويقوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليه يرسل

السماء عليكم مدرارا ويزدكم قوة الى قوتكم ولا تتولوا مجرمين ○ اور عاد کی طرف ہمنے

بہیجا ہود بہائی اُنکا بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم نہین سوا اوسکے تم سب جھوٹ کہتے

ہو اے قوم مین تم سے نہین مانگتا اسپر مزدوری میری مزدوری اوسیپر ہے جس نے مجہہ کو پیدا کیا پہر کیا

تم نہین بوجہتے اور اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پہر رجوع لاؤ اوسکی طرف چہوڑ دے تمپر آسمان

کی دہارین اور زیادہ دے تمکو زور پر زور اور نہ پہر جاؤ رجوع ہوکر **ف** ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہی

کہ ہمنے طرف عاد کی اونکے بہائی ہود کو بہیجا ہود علیہ السلام نے اُن کو یہ حکم دیا کہ تم اللہ وحدہ لا شریک لہ

کی عبادت کرو اور اوثان کی پوجا سے انکو منع کیا کیونکہ انکی عبادت افترا تہی اونہون نے اپنی طرف

سے اون کے نام نشان مقرر کر لیے تہے اور یہ بہی کہدیا کہ مین اس نصیحت پر تم سے کچہ اجر نہین چاہتا بلکہ ہر

کے ثواب کا اوس اللہ سے خواہان ہون جس نے مجہہ کو پیدا کیا تم نہین سمجہتے کہ یہ شخص تم کو ایسی چیز کیطرف

بلاتا ہے جو تمہاری دنیا و آخرت کو مفت مین بغیر اجرت کے درست کرے پہر اون کو حکم دیا کہ تم استغفار

کرو استغفار کفارہ ہے گناہان گذشتہ کا اور آیندہ کے لیے تائب ہو جاؤ کہ پہر تم ایسا کام نہ کرو جو شخص

یہ کام کرتا ہے اور متصف ساتہہ اس صفت کے ہوتا ہے اللہ اسپر رزق کو آسان کر دیتا ہے اور اوسکا امر

سہل ہو جاتا ہے اور وہ ہر حال مین محفوظ رہتا ہے ولہذا یہ بات کہی کہ آسمان سے تمپر موسلا دہار پانی برسیگا

جس سے وسعت رزق کی ہوگی حدیث مین آیا ہے من لزم الاستغفار جعل الله له من كل هم

فرجا ومن كل ضيق مخرجا ورزقه من حيث لا يحتسب اس حدیث کا تجربہ محرر سطور کو ہو چکا

ہے جیسا فرمایا ویسا ہی اثر استغفار کا پایا حالانکہ ہم سے نا اہلون کی استغفار خود محتاج استغفار ہے لیکن

اللہ کا فضل عام اور اوسکا کرم عمیم ہے اوس نے باوجود ہماری غفلت قلب کے استغفار کی وجہ سے بہت کشف

مصائب کیا وللہ الحمد اسی طرح جو کچہہ ہود علیہ السلام و دیگر انبیاء نے اپنی اقوام سے وعدۂ رحمت و غفران

الٰہی کا کیا تہا اگر وہ لوگ انکی نصیحت و موعظت پر چلتے تو ثمرہ نیک اوسکا دیکہتے لیکن انکی تکذیب و انکار

و عصیان نے اونکو عذاب دارین کا مستحق بنا دیا نسئل الله العافية اس آیت شریف مین ہود کو برادر قوم

ہود علیہ السلام فرمایا یہ اخوت کوئی امر خفت کا شان رسل مین نہین ہے ہمارے حضرت نے بہی فرمایا ہے انکو معا

اخاکہم اُن کے یہ برادری باعتبار قرابت وقومیت واشتراک صفت بشریت کے تھی اس سے حقارت کسی پیغمبر
کی ثابت نہین ہوتی ہے ورنہ باین صراحت اطلاق اس لفظ کا حق مین انبیا کے کتاب وسنۃ نہ آتا بعض
جاہل کسی پیغمبر کو بشر واخ کہنے سے بخیال سوء ادب احتراز کرتے ہین حالانکہ یہ احتراز ندا خل اطراء منہی
عنہ ہے اللہ نے جو بزرگی اپنے رسولون کو ساری امم اور نوع بشر بلکہ ملائکہ عالی قدر پر دی ہے وہ کچھ اُن
کے بھائی ہونے سے دفع نہین ہوتی یہ لوگ ہمارے ایسے بھائی ہین کہ ہزار درجہ ہم سے بہتر ہین ہود علیہ
السلام کی اولاد اب تک دنیا مین باقی ہے امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ انہین کی اولاد
امجاد مین ہوئے اور ایسے عالم کامل ہوئے کہ پھر ویسا کوئی عالم قرآن وحدیث کا بعد اون کے اب
تک سنا دیکھا نہین یہ قاضی القضاۃ صنعاء دار الامارۃ یمن کے تھے فضیلت اہل یمن کی کتاب
وسنت دونون مین آئی ہے ایک جملہ صالحان فضائل کا رسالہ سلسلۃ العسجد مین مرقوم ہے اگر کوئی
فضیلت نہ آتی مگر ایک یہ حدیث صحیح مسلم کی کہ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَالْفِقْہُ یَمَانٍ تو واسطے
بشارت متبعین یمن کے ایک سند کافی ودلیل وافی اور برہان شافی ہو سکتی ہے یہ حدیث حجت
صریح ہے اس بات پر کہ یہ لوگ بڑے ایمان دار قرآن کے عالم سنت کے واقف ہین کیونکہ محاورہ قرآن
وحدیث مین لفظ حکمت کا معنے سنت مطہرہ آتا ہے اور فقہ سے مراد فہم قرآن وحدیث ہے سو اس
فہم مین جو دستگاہ اللہ تعالی نے علماء قرآن وحدیث اہل یمن کو بخشی ہے وہ کسی دوسرے فرقے مین کم
معلوم ہوتی ہے اور جو قدر اس نعمت اتباع کی اہل یمن کے دل مین ہے شاید ویسی کسی اور کے دل
مین ہو یا نہ ہو واللہ اعلم فتح البیان مین کہا ہے کہ معنے ہود کو طرف عاد کے بھیجا یہ اون کے بھائی تھے
یعنے ایک شخص ان مین کے نسب مین نہ دین مین قوم عاد اوثان پرست تھی سورۂ اعراف مین ذکر اسکا
ہو چکا ہے عاد دو ہین ایک اولی دوم اخری یہ لوگ جنکی طرف ہود علیہ السلام بھیجے گئے عاد اولی
تھے ذریت سام بن نوح علیہ السلام سے اور عاد اخری شداد ولقمان اور انکی قوم تھے جنکا ذکر ارم ذات
العماد مین آیا ہے اصل مین عاد نام ایک مرد کا ہے پھر قبیلہ کا نام ہو گیا جیسے تمیم وبکر وتغلب ہود اور نوح
علیہما السلام کی درمیان آٹھ سو برس کا فاصلہ تھا اور انکی عمر چار سو چونسٹھ برس کی ہوئی اونھون نے
کہا اے میری قوم تم اللہ وحدہ کو پوجو اور کسیکو اوسکی عبادت مین شریک نکرو سوا اوسکے تمہارا کوئی
معبود نہین ہے تمنے جو غیر کی عبادت شریک کی ہے اور اُسکو اپنا شفیع ٹھیرایا ہے سو یہ تمہارا افترا ہے اللہ

عز وجل پر پہیر اونکو خطاب کیا کہ مین تم سے سوال کسی اجر کا اس نصیحہ پر نہین کرتا یہی خطاب ساری پیغمبرون نے
اپنی قوم کو کیا تہا واسطی ازاحت وہم و اخلاص نصیحت کے کیونکہ جو نصیحت آمیختہ طمع ہوتی ہے وہ تاثیر سے
علیحدہ ہے یہ ذکر قصہ نوح علیہ السلام مین گذر چکا ہے یہان لفظ اجر کہا وہان لفظ مال کہا تہا بطور تفنن
یا اسلیے کہ وہان ذکر خزائن کا آیا تہا اوسکی مناسب یہی لفظ مال تہا کیونکہ اللہ پر میرا اجر ہے جسنے مجھی
پیدا کیا ہے وہی مجھے ثواب بہی دیگا تم اتنا بہی نہین سمجہتے کہ ناصحین کا اجر رب العالمین پر ہوتا ہے
پہر اون کو ارشاد کیا کہ تم استغفار و توبہ کرو اس سے تمپر ادرار رزق آسمان سے ہوگا مراد آسمان سے
اسجگہہ سحاب یا مطر ہے ہود کی قوم اہل بساتین و زروع و عمارت تہی اور وہ لوگ ریگستان مابین شام و
یمن مین رہتے تہے ضحاک نے کہا تین برس تک اللہ تعالی نے اونسے پانی روک رکہا اور ان کے شہرون
مین قحط و خشک سالی ہوگئی بسبب اون کے کفر کے اوسپر ہود نے کہا تم استغفار و توبہ کرو مگر انہون
نے نہ سنا یہ بہی کہا کہ اگر تم یہ کام کروگے تو تم کو قوت پر قوت زیادہ ہوگی مراد قوت سے خصب یا لائی خصب
یا عزت مالائی عزت ہے زجاج نے کہا یعنے قُوَّةً فِي النِّعَمِ عکرمہ نے کہا مراد قوت الی القوۃ سے ولد الولد
ہے کہتے ہین تیس برس تک انکی عورتین عقیم رہین کسیکے بچہ پیدا نہ ہوا بعض نے کہا مراد قوت فی الدین
ہے ہمراہ قوت ابدان کے تم گنہگار ہو کر پشت نہ پہیرو قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ
بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا
بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا
ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ
رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ بولے اے ہود تو ہمارے پاس کچہ سند نہین آیا اور ہم نہین چہوڑنے
والے اپنے ٹہاکرون کو تیرے کہے سے اور ہم نہین تجہہ کو ماننے والے ہم تو یہی کہتے ہین کہ تجہکو چہپٹ
لیا ہے کسی ہمارے ٹہاکرون نے بری طرح بولا مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اور تم گواہ رہو کہ مین بیزار ہون
اُنسے جنکو شریک کرتے ہو اوسکے سوا سو بدی کرو میری حق مین سب ملکر پہر مجہکو فرصت نہ دینے
پہر وسا کیا اللہ پر جو رب ہے میرا اور تمہارا کوئی نہین پاون دہرنے والا مگر اوس کے ہاتہ مین ہے چوٹی
اوسکی بیشک میرا رب ہے سیدہی راہ پر **ف** یعنے جو سیدہی راہ چلو وہ اوس سے ملے انتہی اللہ نے
خبر دی کہ عاد نے ہود علیہ السلام سی کہا کہ تم کوئی حجت و برہان اپنے دعوی پر لیکر ہمارے پاس نہین لاے اور

ہم نہیں تمہارے کہنے سے اپنے معبودون کی ترک کرنیوالے نہین اور نہ تم پر ایمان لائینگے بلکہ ہمارا گمان تو یہ ہے کہ بعض ہمارے معبودون نے تم کو پاگل کر دیا ہے اور تمہاری عقل مین خلل ڈالدیا ہے اسلیے کہ تمنے انکی عبادت سے منع کیا اور تم اونپر عیب لگاتے ہو ہود علیہ السلام نے فرمایا واللہ مین تمہارے شرک سے بری ہون اور ساری انداد سے بیزار ہون اب تم سب ملکر جو بدی میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو وہ کرو اور سمجھہ رکھو مہلت مت دو ہر جاندار مقہور خدا ہے اور خدا کسیپر جور نہین کرتا کیونکہ وہ سیدہی راہ پر ہے ابو القیع بن عبد کلاعی نے اس آیت باب مین کہا ہے اللہ اپنے بندون کی چوٹی پکڑتا ہے پہر مومن کو تلقین کرتا ہے یہانتک کہ اسکے لیے والدسے ولد پر بھی شفیق تر ہوتا ہے اور کہتا ہے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ یہ ایک حجت بالغہ ہے صدق رسالت و بطلان عبادت اصنام پر کیونکہ مستحق اخلاص عبادت کا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے جسکے ہاتہہ مین سارا ملک ہے اور اسیکا تصرف ہے اور ہر چیز نیچے اوسکے قہر کے ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد بینہ سے حجت واضحہ ہے یہ کہنا انکا براہ عناد و بُعد عن الحق تہا ورنہ ہود علیہ السلام حجج و براہین انکے پاس لائے تہے لیکن انہون نے اعتراف اوسکا نکیا بلکہ یہ کہا کہ ہم اپنے معبودات کی عبادت نہ چھوڑینگے اور نہ تمہاری تصدیق کرینگے ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ کسی ہمارے معبود نے تم کو سڑی خبطی بنا دیا ہے تب ہود علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ مین اللہ کو اپنی جان پر گواہ کرتا ہون اور تم بھی مجہپر گواہ رہو کہ مین تمہارے شرک سے بیزار ہون اب تم اور تمہارے معبود سب ملجلکر جو کچھہ میرا کرنا ہو کرلو جسطرح کہ تمہارا اعتقاد ہے کہ یہ الٰہہ مجھکو ضرر پہونچا سکینگے اور انہون نے مجھہ کو دیوانہ بنا دیا ہے اور تم اس کام مین جلدی کرو دیر نکرو مجھے فرصت ندو اور جو حیلہ میرے ہلاک کے لیے کرسکو وہ کرگذرو اس مین اظہار ہے ہود علیہ السلام کی بے پروائی کا اون سے اور انکے اصنام سے جنکو وہ پوجتے تہے اور یہ ایک معجزہ باہرہ ہے اللہ کے رسول علیہ السلام کا ہود علیہ السلام نے کہا مینے بہروسا کیا ہے اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے اور مجھکو تمہارے مکر و کید سے بچاویگا اگرچہ تم تطلب وجوہ اضرار مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہ رکہو جو شخص اللہ پر بہروسا کرتا ہے اللہ پاک اوسکو کافی ہوتا ہے پہر اللہ کی ربوبیت و ملک عام کا ذکر کیا کہ ہر جاندار کی چوٹی اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے اور تم منجملہ دواب کے ہو تم کچھہ میرا بُرا نہین کرسکتے یہ تمثیل ہے غایت تسخیر و نہایت تذلیل کی انکی عادت تہی کہ جب کسی اسیر کو قید کرتے پہر اوسپر منت رکہکر چھوڑنا چاہتے تو بال اوسکی پیشانی کے کتر دیتے یہ علامت تہی اسکی مقہوریت کی فرا نے کہا مراد اخذ ناصیہ سے ملک و قدرت ہے قتیبی نے کہا مراد اخذ سے قہر ہے

جسکی چوٹی پکڑی وہ مقہور ہوا ناصیہ کہتے ہین شعر مقدم راس کو پہر کہا کہ میرا رب عدل وحق پر ہے وہ تم کو سر کر
مجہپر مسلط نکریگا یا دین میرے رب کا سیدہا ہے یا میرا رب تمکو حامل علی الصراط یا دوال علی الصراط ہوگا لکن اول
اولی ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۞ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا
وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۞ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۞ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا
بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۞ پہر اگر تم پہر جاؤگے تو مین پہونچا چکا جو میرے ہاتہ بہیجا تہا تمکو اور قائم مقام تمہار
کریگا میرا رب کوئی اور لوگ اور نہ بگاڑ سکوگے تم اوسکا کچہ تحقیق میرا رب ہے ہر چیز پر نگہبان یعنے اللہ
کے رسول کا کچہ نہ بگاڑ سکوگے کہ اللہ اُسکا نگہبان ہے اور جب پہنچا ہمارا حکم بچا دیا ہمنے ہود کو اور جو یقین
لائے تہے اوسکے ساتہہ اپنی مہر سے اور بچا دیا اون کو ایک گاڑہی مار سے یہ وہی جو دنیا مین لئے یا آخرت
کے عذاب سے اور یہ تہے عاد منکر ہوئے اپنے رب کی باتون سے اور نہ مانے اوسکے رسول اور مانا حکم اُنکا جو
سرکش تہے مخالف اور پیچہے پائی اس دنیا مین پہٹکار اور قیامت کے دن سن لو عاد منکر ہوئے اپنے رب سے
سن لو پہٹکار ہے عاد کو جو قوم تہی ہود کی یعنے قیامت کو یون پکارینگے **ف** ہود علیہ السلام نے اپنی قوم
سے کہا کہ اگر اوس چیز سے جو کہ مین پاس تمہارے لایا ہون پیٹہ پہیرتے اور روگردان ہوتے ہو تو تمپر حجت
میرے ابلاغ کی قائم ہو چکی اب اللہ تمہاری جگہہ پر کوئی اور ہی قوم لائیگا جو کہ نرے اللہ کو پوجیگی اللہ کو
کچہ پروا تمہاری نہین ہے تم اللہ کا اپنے کفر سے کچہ نہین بگاڑ سکتے بلکہ اس کفر کا وبال خود تمہارے ہی اوپر
پہر کر آئیگا کیونکہ میرا رب ہر شے کا حافظ ہے اوسکو سارے اقوال و افعال عباد کے محفوظ و مشہود ہین پہر جب اللہ
کا امر آیا یعنے ریح عقیم تو اوس نے سب کو آخر تک ہلاک کر ڈالا فقط ہود علیہ السلام اور اُنکے اتباع اُس
عذاب غلیظ سے بسبب رحمت و لطف خدا کے بچ گئے اس قوم عاد نے اللہ کی نشانیون کا انکار کیا اللہ کے
رسول کی نافرمانی کی کیونکہ کفر کرنا ساتہہ ایک نبی کے ویسا ہی ہے جیسا کہ انکار کرنا سب انبیاء علیہم السلام
کا ولہذا اس دنیا مین اللہ کیطرف سے اُنکو پہٹکار لگی اور مومنین کیطرف سے بہی وہ ملعون ہوئے جب اُن
کا ذکر ہوتا ہے تو سب لوگ اونپر نفرین کرتے ہین اور دن قیامت کے علی رؤس الاشہاد یہ ندا ہوگی کہ سن
لو عاد نے اپنے رب کا کفر کیا سدی نے کہا بعد عاد کے جو نبی مبعوث ہوا عاد اوسکی زبان پر ملعون ہوئے نسأل اللہ

ع ١١

العافیۃ فتح البیان مین کہاہے کہ اگر تم اسی اعراض عن الاجابۃ پر مستمر رہوگے اور کفر پر تصمیم کروگے تو مجھکو کچہہ
پروا اسکی نہین ہے اور نہ تمہارے حال کا مواخذہ مجہہ سے ہوگا کیونکہ مین تبلیغ رسالت کی کرچکا ہون اور پر فقط
یہی پہونچا دینا اللہ کے حکم کا تہا تم پر حجت قائم ہوگئی اللہ کسی اور ہی قوم کو تمہارا خلیفہ کردیگا اور وہ تمہارے
ان دیار و اموال کے مالک ہوجائینگے تم اللہ کو کوئی نقصان نہین پہونچا سکتے نہ کم و نہ بیش تم بڑے پشت
گردان ہو میرا رب ہر شی پر نگہبان ہے وہ ہر چیز کی حفاظت کریگا مجھکو تمہاری ضرر رسانی و ایذا دہی سے
محفوظ رکہیگا پہر جب اللہ کا حکم آیا یعنے عذاب دنیوی جو عبارت ہے اہلاک قوم عاد سے بوجہ ریح عقیم تو اللہ
نے ہود اور انکے ساتہہ کے ایمان والون کو نجات دی باقی قوم جو کہ چار ہزار نفر تہے عذاب سے تباہ ہوگئے
یہ اللہ کی رحمت تہی ہود اور مومنین پر اسلیے کہ جب پیغمبر اللہ کا عذاب اوترتاہے تو کوئی شخص اس سے نجات
نہین پاتاہے مگر اللہ کی رحمت سے یا مراد رحمت سے اسکا یہ ایمان ہے کہ مومن صادق مخلص ناجی ہوتاہے عذاب
غلیظ سے مراد عذاب شدید ہے جو آخرت مین ہوگا یا وہ باد گرم جو اونکی ناکون مین گھس گئی تہی اور اس نے
اسی دنیا مین انکو برباد کردیا تہا عاد نے اللہ کی آیات یعنی معجزات رسول کا انکار و جحد کیا اور اون کے رؤساء
و سفلہ نے رسل خدا کی نافرمانی اختیار کی ہود علیہ السلام رسول واحد تہے صیغہ جمع کا واسطے تعظیم کے آیا
ہے بعض نے کہا اونہون نے ہود اور رسل ماقبل ہود سب کی تکذیب کی تہی یا اونکا کینڈا ایسا تہا کہ اگر بالفرض
انکے متعدد رسول آتے تو وہ سب کو جہٹلاتے کیونکہ وہ تابع تہے ہر جبار عنید کے حکم کے جبار سے مراد متکبر
ہے اور عنید طاغی کو کہتے ہین یعنے سرکش جو کہ حق بات کو قبول نکرے اور نہ اوسکا مذعن ہو اور ظلم مین حد
سے آگے بڑہجائے ابو عبیدہ نے کہاہے کہ عنید و عنود و عاند و معاند وہ ہے جو معارض بالخلاف ہو قتادہ
نے کہا عنید مشرک ہے سدی نے کہا مشاقق ہے بالجملہ اون سب رؤساء و سفلہ کو اس دنیا مین لعنت پیچہے
لگی یعنے پیغمبرون کی پہٹکار لگاتار اونپر چلی گئی لعنت سے مراد دور ہوناہے رحمت سے اور طرد ہونا خیر سے
یعنے یہ لعنت انکو لازم حال ہوگئی ہے کیا ذکر ہے کہ جبتک وہ دنیا مین ہون اوس سے جدا تو ہوسکین پہر
بعد اس لعنت کے قیامت کو بہی وہ اونکے پیچہے لگی رہیگی وہان بہی لعنت کیے جائینگے جسطرح کہ دنیا مین ملعون
ہوئے قتادہ نے کہا تتابعت علیہم لعنتان من اللہ لعنۃ فی الدنیا ولعنۃ فی الاخرۃ نسأل اللہ العافیۃ
سن رکہو کہ عاد نے اپنے رب کا انکار کیا کہ ہم تنہا اوسکی عبادت نکرینگے بلکہ اپنے اصنام و انداد و شرکا
کو بدستور پوجے جائینگے سو دور ہو یہ عاد رحمت خدا سے مراد دوری سے ہلاک و بُعد ہے خیر سے بیان پر قصہ عاد

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ○

اور ثمود کی طرف بھیجا اون کا بھائی صالح بولا اے قوم بندگی کرو اسکی کوئی حاکم نہین تمہارا اوس کے سوا اوسی نے بنایا تمکو زمین سے اور بسایا تمکو اُس مین سو بخشوا او اوس سے اور رجوع کرو اُسکی طرف اوتحقیق میرا رب نزدیک ہے قبول کرنیوالا ف اللہ پاک نے یہ ذکر کیا کہ ہم نے طرف قوم ثمود کے اونکے بھائی صالح کو بھیجا تہا مراد اخوت سے قرابت نسبی ہے نہ اخوت دینی اللہ تعالی نے اپنے انبیا کو باوجود اون اقوام کے کافر ہونے کے بلفظ اخ تعبیر کیا جو لوگ انبیا پر ایمان لائے وہ بہی انبیا کے بہائی اور اونکے شریک ہیں مستفید و متحد ہین غیبہ اون کے بہائی بالاولی ہین یہ اخوت اسلام اشرف تر و اخوت قرابت سے ہے اور اسکے اطلاق سے کوئی حقارت کسی پیغمبر کی نہین نکلتی ہے لہذا اللہ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فرمایا ہے اور اس مین کسی نہین کا لفظ ہے نہین مین انبیا و رسل علیہم السلام بہی داخل ہین اس آیت سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ امتی ونبی نزدیک اللہ کے برابر ہوجاتے ہین کہ جاہل لوگ اس لفظ سے یہ معنی سمجہ کر قائل اخوت پر طاعن و قادح ہوتے ہین بہرحال صالح علیہ السلام نے ثمود کا بہبود سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم نسبت اللہ کی عبادت کرو اور سمجہو کہ اوس نے تم کو اور تمہارے باپ آدم کو اسی خاک سے پیدا کیا ہے اور تم کو زمین پر آباد کیا کہ تم یہان بستی اور کہیتی وغیرہ کرتے ہو تمکو چاہیے کہ تم اللہ سے مغفرت مانگو اور اُسکی طرف رجوع لاؤ کیونکہ وہ قریب ہے اور تمہاری استغفار و توبہ کو قبول فرمائیگا فتح البیان مین کہا ہے ثمود حجر مین بستے اور رہتے تہے ہود علیہ السلام کی قوم عاد اولی تہی اور صالح علیہ السلام کی قوم عاد ثانیہ محلی نے سورۂ نجم مین اسیطرح کہا ہے فاصلہ زمانہ کا درمیان ہود و صالح کے سو برس کا تہا اور عمر حضرت صالح علیہ السلام کی دو سو اسی برس کی ہوئی اونکے مکانات درمیان شام و مدینہ کے تہی اونکا قصہ سورۂ اعراف مین بسط سے گذر چکا ہے غرضکہ صالح علیہ السلام نے بہی اپنی قوم سے وہی بات کہی جو کہ ہود علیہ السلام نے عاد سے کہی تہی کہ تم سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہر آدمی صلب آدم سے پیدا ہوا ہے اور حضرت آدم خاک سے بنائے گئے ہین اللہ نے تم کو اس زمین پر بسایا ضحاک نے کہا ہے یعنی تمہاری عمر دراز کی کیونکہ اون کی عمر تین سو برس سے لیکر ہزار برس تک کی ہوتی تہی یا تم کو حکم دیا کہ تم گہر بناؤ درخت لگاؤ یا تم کو خلیفہ اس زمین کا کیا ان نعمتوں کے مقابل مین تم کو چاہیے کہ تم عبادت اصنام کو چہوڑکر نرے اللہ پاک کی پرستش کرو اور سامنے اوسکے اپنے گناہون سے تائب ہو کہ وہ قریب الاجابت ہے

قَالُوا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝ بولے اے صالح تجھپر ہمکو امید تھی اس سے پہلے تو منع کرتا ہے کہ پوجین جسکو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے اور ہم کو تو شبہ ہے اوس مین جس بات کیطرف تو بلاتا ہے ایسا کہ دل نہین ٹہیرتا بولا اے قوم بہلا دیکہو تو اگر مجہہ کو سوجہہ مل گئی اپنے رب سے اور اوسنے مجہکو دی مہر اپنی طرف سے پہر کون میری مدد کرے اللہ کے سامنے اگر اوسکی بے حکمی کرون سو تم کچہہ نہین بڑہاتے میرا سواے نقصان **ف** تجہپر ہمکو امید تہی یعنے ہونہار لگتا تہا کہ باپ دادون کی راہ روشن کریگا تو لگا ہمارے لنتہے اسمر اکینے اوس بات چیت کی خبر دی جو درمیان صالح علیہ السلام اور اونکی قوم کے ہوئی تہی قوم نے کہا ہم کو امید تہی کہ تو عقلمند ہوگا لیکن تو رسم و راہ آبا و اجداد سے مانع نکلا اور ہم کو تیری دعوت مین بڑا شک ہے صالح نے کہا مجہکو یقین ہے اوسپر جو اللہ نے مجہہ کو دیکر بہیجا ہے مین برہان پر ہون طرف سے اپنے رب کے اگر مین اوسکی نافرمانی کرون تو کوئی میری مدد نہ کرسکیگا پس اگر مین تم کو طرف حق کے نہ بلاؤن اور نرے اللہ کی عبادت کی طرف دعوت نہ کرون تو تم کچہہ میرے کام نہ اسکوگے اور سواے خسارہ کے اور کچہہ تم سے حاصل نہ ہوگا فتح البیان مین کہا ہے قوم نے کہا ہم کو یہ امید تہی کہ تو درمیان ہمارے ایک سید مطاع ہوگا ہم تیری عقل و راے سے نفع اوٹہاوینگے اور تیری سیادت سے ہمکو مدد ملیگی کیونکہ ہم تجہہ مین مخائل رشد و سداد دیکہتے ہین یہ اسلیے کہا کہ صالح انہین کی قوم و قبیلہ کے ایک شخص تہے اور ضعیف کی اعانت کرتے اور فقیر کو غنی بناتے تہے کہتے ہین صالح انکے معبودین کو عیب لگاتے اور انکا رجوع ہونا طرف دین توحید کے چاہتے تہے جب صالح نے قوم کو طرف اللہ کے بلایا تو انکی امید منقطع ہوگئی اونہون نے انکی دعوت و رسالت کا انکار کیا اور کہا کہ کیا تم ہم کو منع کرتے ہو کہ جسکو ہمارے باپ دادون نے پوجا ہے ہم اوسکو نہ پوجین یہ حکایت ہے حال ماضیہ کی واسطے استحضار صورت کے اونہون نے تقلید پر جمود کیا اور تحقیق مین اظہار اپنے شک کا بیان کیا اور کہا کہ ہم کو نرے اللہ کی عبادت کرنے مین ریبت ہے ریبت کہتے ہین قلق نفس و انتفاء طمانینت کو صالح نے فرمایا بہلا یہ تو بتاؤ کہ اگر مین طرف سے اپنے رب کے حجت ظاہرہ و برہان صحیح پر ہون اور اوسکی طرف سے میرے پاس رحمت آئی ہے یعنے نبوت اور یہ امور رسالت و توحید خالص اگرچہ متحقق الوقوع

تھے لیکن اُنکو مصدر بکلمہ شک کیا باعتبار حال مخاطبین کے کیونکہ وہ شاک تھے اگر مین تبلیغ رسالت مین اللہ کا عصیان کرون اور بلاغ جو کہ مجھپر واجب ہے اوس مین کاہل وسست ہو جاؤن اور تمھارا لحاظ ومراقبہ کرون تو کون میری مدد کریگا اور اللہ کے عذاب سے چھڑائیگا کیونکہ تم سے بجز خسارہ کے اور کیا مجھکو ہاتھ آئیگا تم ہی میرے عمل کو باطل کرکے مجھے خاسر و زیان کار بنانا چاہتے ہو تاکہ مین اللہ کی عقوبت کا متعرض ہون فراء نے کہا مراد تخسیر سے تضلیل و ابعاد عن الخیر یا تم جو اپنے دین آبا کی حجت لاتے ہو بغیر بصیرت کے اس سے بجز خسارت کے اور کیا زیادہ ہوگا مجاہد و عطا خراسانی نے کہا تم زیادہ نہین ہوتے مگر خسارت مین معلوم ہوا کہ تقلید پر جمود کرنا سبب خسارت ہے اور تقلید عادت قدیم اہل کفر و شرک کی ہے اور انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اُس سے منع کرتے رہے اور اللہ تعالی سے ڈرتے تھے کہ بصورت عصیان امر خدا کسی عقوبت مین گرفتار نہ ہو جائین قرآن پاک مین جابجا انبیا کا خوف کرنا اللہ سے باوجود معلوم ہونے اس بات کے کہ وہ نبی و رسول ہین آیا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ سب انبیاء اللہ کے بندے عاجز ہین اور اس سے غلبہ خوف کا رجا پر زمانہ حیات مین ثابت ہوتا ہے اب یہ خیال جہال کا کہ فلان پیر فقیر کے مرید بہرحال مغفور ہوتے ہین اور ملائکہ منکر و نکیر یا ملائکہ عرش کسی مجرم سے بسبب کسی کے مریدی پیری کے مواخذہ نہین کرسکتے بالکل خلاف کتاب اللہ ہے

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝

ع ۶

اور اے قوم یہ اونٹنی ہے اللہ کی تم کو نشانی سو چھوڑ دو اُسکو کھاتی پھرے اللہ کی زمین مین اور نہ چھیڑ دو اوسکو بری طرح تو پکڑے گا تم کو عذاب نزدیک کا پھر اوسکے پاؤن کاٹے تب کہا برت لو اپنے گھرون مین تین دن یہ وعدہ ہے جھوٹا نہ ہوگا پھر جب پہونچا حکم ہمارا بچا دیا ہم نے صالح کو اور جو یقین لائے اوس کے ساتھ اپنی مہر کے اور اُسدن کی رسوائی سے تحقیق تیرا رب وہی ہے زور آور زبردست اور پکڑا اون ظالمون کو چنگھاڑ نے پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھرون مین اوندھے پڑے جیسے کبھی رہے نہ تھے اوس مین سن لو ثمود منکر ہوئے اپنے رب سے سن کو پھٹکار ہے ثمود کو

ف حضرت صالح سے قوم نے معجزہ مانگا حق تعالی نے آپکی دعا سے پتھر مین سے اونٹنی نکالی اُسی
وقت اوس نے بچہ دیا او سیوقت مان کے برابر ہوگیا حضرت صالح نے فرمایا جب تک اسکی تعظیم کرتے
رہوگے تب تک دنیا کا عذاب نہ ہوگا جہان وہ جاتی کہانے یا پینے کو سب جانور بہاگ جاتے اور کوئی
آدمی اوسکو نہ ہانکتا پہر اون پر عذاب آیا اس طرحپر کہ رات کو پڑے سوتے تہے فرشتے نے چنگہاڑ ماری
سب کے جگر پہٹ گئے انتہی تفسیر اس مقام کی سورۂ اعراف مین گذر چکی ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے
فتح البیان مین کہاہے یہ ایک معجزہ روشن تہا اسکا ذکر اعراف مین ہو چکا ہے اس ناقہ کو ناقۃ اللہ
اسلیے کہا کہ اللہ ہی نے اوسکو حسب فرمایش ثمود ایک پہاڑ کے اندر سے نکالا تہا یا ایک ٹہوس
پتہر سے یہ اضافت واسطے تشریف کے ہے جیسے بیت اللہ و عبد اللہ صالح نے قوم سے کہا کہ تم اوسکو
چہوڑ دو یہ اللہ کی زمین مین جہان چاہے چرے اُسکی مؤنت کی کلفت تمپر نہین ہے یہ تتمہ تہا اون کے
الزام کا کرخی نے کہا یعنے چارہ کہائے پانی پیے تم اوسکو کسی طرح مت ستانا یہ نہی عام تہی اگر تم
اسکو کچہ بہی چہیڑوگے یعنے قتل وغیرہ کروگے تو بہت جلد تم کو عذاب قریب پکڑلے گا مراد قریب سے عذاب
دنیا ہے اونہون نے ایک نہ سُنی بلکہ اوسکی کونچین کاٹ ڈالین قذار نام ایک شخص تہا بڑا بدبخت
اوس نے یہ حرکت بے برکت کی تب صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم اپنے گہرون مین یا شہرون مین
اور مساکن مین تین دن زیست کرلو کیونکہ عقاب نازل ہونے والا ہے حیات کو بلفظ تمتع تعبیر کیا اس
لیے کہ زندہ اپنے حواس سے متمتع ہوتا ہے کہتے ہین کہ روز چہارشنبہ ناقہ کو عقر کیا پنجشنبہ جمعہ شنبہ
تک تہمی پہر یکشنبہ کو عذاب آیا یہ تمتع سہ روزہ وعدۂ صادق تہا جب عذاب آیا صالح اور مومنین
کو اللہ نے اپنے رحمت عظیم سے بچا دیا قصہ ہود مین ذکر اوسکا ہو چکا ہے صالح علیہ السلام پر رحمت
بسبب نبوت کی ہوئی اور اون کے ساتہہ والون کو بسبب ایمان کے اوسدن کی رسوائی سے جس
دن کہ وہ صیحہ سے ہلاک ہوئے اللہ نے انکو نجات بخشی صیحہ کا نام خزی رکہا اسلیے کہ اوس مین کفار کی
رسوائی ہوئی مراد خزی سے ذلت و اہانت ہی یا مراد عذاب یوم القیامۃ ہے لیکن اول اولی ہے بے
شک اللہ قادر و غالب ہے کوئی شے اوسکو عاجز نہین کرسکتی ہے اور یہ خطاب حضرت کو ہے لفظ
یومئذ پر قصہ تمام ہوا عقر ناقہ سے چوتہی دن ظالمون کو چنگہاڑ نے پکڑ لیا وہ سب مرکر رہگئے مراد
صیحہ سے آواز کرنا ہے زور سے یہ آواز جبریل علیہ السلام کی تہی یا آسمان سے آئی جس سے دل اون کے

پارہ پارہ ہو گئے اعراف میں فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ آیا ہے شاید یہ رجفہ بعد صیحہ کے واقع ہوا ہو وہ سب اپنے
گھروں میں سوتی صرعیٰ ہلکے ساقط الوجوہ ہو کر رہ گئے جس طرح کوئی پارہ زمین پر چپکے لگا کر جم جاتا ہے اسی
طرح خاک میں مل گئے گویا وہ کبھی اپنے گھروں یا ٹھہروں میں رہے بسے ہی نہ تھے اور نہ کبھی آباد ہوئے تھے
اور نہ کوئی عیش پایا تھا سن لو ثمود نے اپنے رب کا کفر کیا سو دور ہوں ثمود یعنے اللہ کی رحمت سے یہ
قصہ اعراف میں بھی آیا ہے دونو جگہ کے ملانے سے فوائد زوائد حاصل ہوتے ہیں وَلَقَدْ جَاءَتْ

رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ۝ فَلَمَّا
رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ
قَوْمِ لُوطٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۝
قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۝ قَالُوا
أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝

اور ہمارے بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا سلام ہے پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک
بچھڑا تلا ہوا پھر جب دیکھا کہ اون کے ہاتھ نہیں آتے کھانے پر اوپری سمجھا اور دل میں اون سے
ڈرا وہ بولے مت ڈر ہم بھیجے آئے ہیں طرف قوم لوط کی اور اسکی عورت کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پھر
ہم نے خوشخبری دی اسکو اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی بولی اے خرابی کیا میں جنونگی
اور میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند میرا بوڑھا ہے یہ تو ایک عجیب چیز ہے بولے کیا تعجب کرتی ہے اللہ
کے حکم سے اللہ کی مہر ہے اور برکتیں تم پر اے گھر والو وہ ہے سراہا بڑائیوں والا **ف** وہ لوگ
جو پاس ابراہیم علیہ السلام کے آئے وہ کئی شخص فرشتے تھے قوم لوط پر جاتے تھے ہلاک لیکر اول
حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور بشارت دی بیٹے کی انکو بی بی سے بیٹا نہ تھا اول حضرت ابراہیم
نے نہ پہچانا کہ فرشتے ہیں کھانا لے آئے انکی ساتھ جو عذاب تھا اوسکا ڈر پڑا ان کے دل پر اس
ڈر کے رفع ہونے سے خوش ہو کر ہنس پڑیں حق تعالیٰ نے خوشی پر اور خوشیاں سنائیں انتہے
ابن کثیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب فرشتے پاس ابراہیم علیہ السلام کے بشارت لیکر آئے
کسینے کہا اسحاق کی اور کسینے کہا ہلاک قوم لوط کی تو انہوں نے سلام کیا ابراہیم نے کہا سلام
ہے یعنے جمہور علما بیان کہتے ہیں یہ انکی تحیت سے بہتر ہے اسلیے کہ رفع دلیل ہے ثبوت و دوام پر پہ

ابراہیم نے دیر کی ایک گوسالہ بریان لیکر آئے یعنے جلد گئے اور انکی ضیافت کے لیے عجل لائے
عجل کہتے ہین جوان گائے کو حنیذ کہتے ہین بریان کو جسکو گرم پتھر پر کباب بنائین یہ معنے ہین قول ابن
عباس وقتادہ وغیرہ احد کے جب دیکھا کہ اون کے ہاتھ کہانے تک نہین پہونچتے تو جی مین ڈرے
کہ یہ کیسے مہمان ہین جو کہانا نہین کہاتے سدی نے کہا اللہ نے جب فرشتون کو طرف قوم لوط کے
بہیجا تو وہ خوب صورت جوانون کی صورت چلکر ابراہیم کے پاس نازل ہوئے اونہون نے اون کو
جلیل القدر دیکھکر جلدی سے اپنے گہر والون کی پاس آکر ایک گوسالہ فربہ ذبح کیا اور گرم پتھر پہ
انکی پسندی یعنے کباب بنائے اور انکو پاس فرشتون کے لیکر آئے اور انکے ساتھ کہانے
کو بیٹھے اور سارہ انکی خدمت کے لیے کہڑی ہوئین یہ مطلب ہے وَامْرَاَتُہٗ قَائِمَۃٌ کا اور ابراہیم مہمان خانے
مین بیٹھے تھے ابن مسعود نے کہا جب حضرت ابراہیم نے اون کو سامنے طعام رکہا اونہون نے کہا لے
ابراہیم ہم کہانا بے قیمت کہین نہین کہاتے کہا اس کہانے کی قیمت ہے کہا کیا قیمت ہے فرمایا اسکے
اول مین اللہ کا نام ذکر کرو اور اسکے آخر مین اللہ کی حمد کرو جبرئیل علیہ السلام نے طرف میکائیل علیہ
السلام کے دیکھا کہا حق ہے کہ اللہ ایسے شخصکو اپنا خلیل ٹہیرائے جب ابراہیم نے دیکھا کہ یہ تو نہین کہاتے
تو دل مین ڈرے سارہ نے نظر کی کہ ابراہیم نے انکا اکرام کیا اور وہ خدمت کے لیے کہڑی ہو گئی تہین
تو ہنس پڑین اور کہا ہمارے مہمان عجب طرح کے ہین کہ ہم تو بذات خود اون کی خدمت کے لیے حاضر
ہین تاکہ اون کی خاطر داری کرین اور یہ ہمارا کہانا نہین کہاتے فرشتون نے ابراہیم سے کہا تو مت
ڈر ہم سے کہ ہم فرشتے ہین طرف قوم لوط کے بہیجے گئے ہین کہ اون کو ہلاک کرین پاس کے سارہ ہنسی
اور ہلاک پر قوم مذکور کے خوش ہوئین ولہذا انکو یہ بدلا ملا کہ بشارت اولاد کی دی گئی بعد ایاس کے
قتادہ نے کہا سارہ نے تعجب کیا اور ہنسین کہ جس قوم پر یہ عذاب آنیوالا ہے وہ قوم غفلت مین ہے اس
آیت سے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام تہے اسلیے کہ یہ بشارت اسحق علیہ السلام
کی دی تہی اور پیدا ہونا یعقوب کا اون سے عنقریب بتایا تہا اوس پر اونہون نے کہا بڑی خرابی کی
بات ہے کہ مین بڑہیا اور میرا خاوند بوڑہا عورتون کی عادت ہوتی ہے کہ وہ وقت تعجب کے ایسی بات
کہتی ہین فرشتون نے کہا تو اللہ کے حکم سے کیا تعجب کرتی ہے وہ جب کسی شئ کا ارادہ فرماتا ہے تو کہتا
ہے ہوجا وہ چیز ہوجاتی ہے سو تو کچہ اچنبہا نکر اگرچہ تو بڑہیا ہے بانجہ اور تیرا شوہر ایک ٹیا بوڑہا

آدمی ہے کیونکہ اللہ قادر ہے جو چاہے سو کرے تمہارے اہل بیت اللہ کی رحمت اور برکت ہے اللہ حمید مجید ہے فتح البیان مین کہا ہے بیان سے قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شروع ہوا لکن بطور تمہید قصہ لوط علیہ السلام کے نہ استقلالاً و لہذا ذکر اسلوب ماقبل پر نہین فرمایا کہ ارسلنا ابراهیم الی کذا حضرت ابراہیم کی عمر ایک سو پچہتر سال کی ہوئی درمیان اونکے اور نوح علیہ السلام کے دو ہزار چہ سو چالیس برس کا فاصلہ تہا اور اون کے گرامی فرزند اسحاق علیہ السلام کی عمر ایک سو اسی برس کی ہوئی اور یعقوب بن اسحاق ایک سو سینتالیس برس زندہ رہے لوط علیہ السلام برادر زادہ ابراہیم علیہ السلام تہے لوط کی قوم کے گانون نواحی شام مین تہے اور ابراہیم علیہ السلام بلاد فلسطین مین جب اللہ نے فرشتے واسطے عذاب قوم لوط کے بہیجے اون کا گذر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا وہ اون کے گھر پر اوترے اونکے پاس جو کوئی آتا یہ اوس کی مہمانی کرتے ان ملائکہ کا آنا اسی بشارت رسانی کے لیے تہا ابراہیم نے جانا کہ یہ مہمان ہین وہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل تہے قالہ عطاء مین کہتا ہون اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ انبیا کو علم غیب نہین ہوتا ہے اور صفات بشریت اون مین بہی موجود رہتی ہین کیونکہ اگر علم غیب ہوتا تو اول ہی وہلہ مین معلوم کر لیتے کہ یہ ملائکہ ہین نہ اضیاف اور اگر بشریت سے منخلع ہوتے تو اون سے دل مین ڈر نہ آتا ضحاک نے کہا وہ سب نو فرشتے تہے سدی نے کہا گیارہ تہے مقاتل نے کہا بارہ تہے قرظی نے کہا جبرئیل تہے اور اون کے ساتھ سات فرشتے اور تہے لکن اول اولے ہے اسلیے کہ اقل جمع تین ہوتے ہین بشری سے مراد بشارت ولد ہے یا اہلاک قوم لوط لکن اول اولی ہے اونہون نے کہا سلاما یعنے سلمنا علیک سلاما یہ اون کی تحیت تہی جو کہ اون سے واقع ہوئی یعنے لفظ سلاما ابراہیم علیہ السلام نے کہا سلام یعنے تمہارا امر سلام ہے یا ہمپر سلام ہے یہ تحیت جواب ہے انکی تحیت کا ملائکہ کی تحیت جملہ فعلیہ کے ساتھ تہی اور انکی تحیہ جملہ اسمیہ سے ہوئی اور معلوم ہے کہ اسمیہ ابلغ ہے فعلیہ سے تو تحیت ابراہیم علیہ السلام تحیت ملائکہ سے بہتر ٹہیری کما قال تعالی فحیوا باحسن منها حنیذ مطلق بریان کو کہتے ہین یا وہ (تو تم بہی اچہا دو اس سے بہتر) بریان جو سنگ گرم سے کیا ہو اور آگ نے اوسکو نہ چہوا ہو یہ فعل اہل بادیہ کا ہوتا ہے کہ وہ گرم پتہر سے گوشت بہون لیتے ہین یا حنیذ بمعنے فربہ ہے یا بمعنے سمیط یا نضیج عجل اسواسطے لائے کہ اکثر اموال ابراہیم علیہ السلام کے یہی بیل دگاو تہے اونہون نے ملائکہ کو آدمی اسوجہ سے سمجہا

کہ اون کی عادت یہ تہی کہ جب کوئی مہمان آئے اور میزبان کا طعام نہ کہائے تو یہ گمان کرتے تہے کہ وہ
کسی برے ارادے سے آیا ہے اور کوئی خیر نہین لایا قالہ قتادۃ ذاریات مین فرمایا ہے قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ
یعنے غریب ہین جنکو مین نہین پہچانتا ابن عباس نے کہا یہ بات ابرہیم علیہ السلام نے اپنے جی مین کہی تہی
وجہ اس انکار کی یہ تہی کہ وہ یکایک بغیر اذن حاصل کرنے کے گہر مین آگئے تہے ابو العالیہ نے کہا انکی
سلام کرنے سے اوس زمان مین اوپرے سمجہا کیونکہ اس سرزمین مین رواج سلام کا نہ تہا اور اپنے
جی مین احساس خوف و فزع کا کیا فرشتون نے کہا تم مت ڈرو حالانکہ ابرہیم علیہ السلام نے کوئی بات
ایسی نہین کہی تہی جو کہ دلیل ہو خوف پر بلکہ جی مین ڈرے تہے شاید ملائکہ نے امارات و قرائن سے استدلال
اون کے خوف پر کیا جیسے ظہور اثر کا چہرہ پر یا بعد اس احساس کے کوئی کلمہ ڈر کا کہا ہو کما فی قولہ تعالی
فی سورۃ الحجر اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ اور اسجگہہ ذکر اسکا نہین فرمایا بطور اکتفا پہر ملائکہ نے نہی خوف کی
یہ علت بیان کی کہ ہم خاص طرف قوم لوط کے بہیجے گئے ہین سب سے پہلے لوط ہی ابرہیم پر ایمان
لائے تہے اون کے باپ کا نام ہاران تہا وہ بہائی تہے ابرہیم علیہ السلام کے اور ممکن ہے کہ ابراہیم نے
کوئی ایسی بات کہی ہو جسکا یہ جواب ہو کما قال فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ قَالُوْا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى
قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ انکی بی بی سارہ دختر ہارون بن ناحور ابنت عم ابرہیم علیہما السلام وہان پر وقت اس
گفتگو کے پس پردہ کہڑی ہوتی بات سنتی تہین یا واسطے خدمت ملائکہ کے کہڑی تہین اور ابرہیم بیٹہے
تہے وہ یہ بات جیت سنکر ہنس پڑین مراد ضحک سے اس جگہہ یہی خندہ معروف ہے جو کہ تعجب و سرور سے
ہوتا ہے جسطرح کہ جمہور نے کہا ہے اور اصل ضحک انبساط وجہ ہے مسرت سے جو کہ نفس کو حاصل ہوتی
ہے اور چونکہ وقت ضحک کے دانت کہلجاتے ہین اسلیے مقدمات اسنان کا نام ضواحک ٹہیرا ہے
اور استعمال ضحک کا مجرد سرور و مجرد تعجب مین بہی آتا ہے اسیپر اکثر مفسرین ہین جسطرح کہتے ہین کہ
فلان شخص خندہ پیشانی ہے مجاہد و عکرمہ نے کہا مراد ضحک سے حیض ہے مگر بعض اہل لغت نے اسکا انکار
کیا ہے قتادہ نے کہا وہ ہنسا تعجب سے تہا غفلت قوم لوط پر کہ عذاب آیا اور وہ غافل ہین سدی نے کہا
اون کے نہ کہانے پر ہنسین مقاتل و کلبی نے کہا یہ ہنسنا ابرہیم علیہ السلام کے ڈر پر تہا کہ مہمان تین تہے
اور یہ درمیان اپنے حشم و خدم و خواص کے تہے کسینے کہا بندا [illegible] خوف پر ضحک کیا جبکہ اونہون نے
ابرہیم سے کہا لَا تَخَفْ کسینے کہا سرور بشارت سے ہنسین کسینے کہا اس بات پر کہ بڑہاپے مین بچہ ہوگا

اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جنکی ذکر مین کچہ فائدہ نہین اللہ ہی جانے کہ وہ کس سبب سے ہنسین ابن
عباس نے کہا سارہ کو اٹہانوین برس کی عمر مین حیض آیا مجاہد نے کہا ابرہیم اوسوقت سو برس کے تہے
ظاہر یہ ہے کہ یہ تبشیر بعد ضحک کے تہی فرا نے کہا عبارت مین تقدیم تاخیر ہے یعنے فَبَشَّرْنَاهَا فَضَحِكَتْ
ثُمَّ وَّلَدَتْ اِسْحَاقَ اسحاق سال بہر بعد اس بشارت کے پیدا ہوئے انکی ولادت ۱۴ سال بعد اسمعیل علیہ
السلام کے ہوئی اسحاق کے بعد یعقوب پیدا ہوئے اسجگہہ بشارت سارہ کو دی اور کریمہ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ
حَلِيمٍ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ مین ابرہیم علیہ السلام کو اسلیے کہ ہر واحد ان دونو مین سے مستحق بشارت
تہا کیونکہ اسحاق دونون سی ملکر پیدا ہوئے ابن عباس نے کہا یعقوب لد الولد تہے اس مین یہ خوشخبری
ہے کہ سارہ اتنا زندہ رہین گی کہ پوتا دیکہین گی سو اونہون نے یعقوب کو دیکہا یَا وَیْلَتَا کا لفظ سارہ
نے اپنے لیے کچہ بطور بد دعا کے نہین کہا ولکن یہ ایک کلمہ ہے کہ اکثر زبان زنان پر وقت تعجب کرنیکے
جاری ہوتا ہے پہر شیوع اسکا ہر ایک امر فظیع مین ہوتا ہے اور یہ استفہام کہ کیا مین بڑہیا ہوکر جنون گی
بطریق تعجب تہا اپنے شوہر ابراہیم علیہ السلام کو شیخ کہا کیونکہ اس جیسے مرد پیر سے عورتین حامل نہین
ہوتین بعل کہتے ہین مستعلی علی الغیر کو شوہر عورت پر مستعلی ہوتا ہے اور اسکا کام کرتا ہے اسلیے اسکا
نام بعل ہوا کہتے ہین ابراہیم ایک سو بیس برس کے تہے اور سارہ ۹۲ برس کی یا ۹۰ برس کی تہین
اور یہ بشارت سارہ زن ابراہیم علیہ السلام کو دیگئی تہی ورنہ ہاجرہ کنیز سے اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوچکے
تہے سارہ کو تمنا تہی کہ کوئی بیٹا اون سی بہی پیدا ہوتا لکن بسبب کبر سن کے نا امید ہوچکی تہین اللہ نے
زبان ملائکہ پر انکو بشارت دی اس بشارت سے سال بہر کے بعد بچہ پیدا ہوا سارہ نے اس بشارت پر کہا
تہا کہ یہ ایک عجیب بات ہے سو یہ تعجب کچہ بباعث انکار قدرت خدا پر نہ تہا بلکہ اس سن و سال مین اولاد
کے پیدا ہونے پر خلاف عادت عرفی تہا اوسپر فرشتون نے کہا کہ اللہ کی قضا و قدر سے کچہ تعجب نہ کرو
اوسپر کوئی شے محال نہین ہے یہ انکار کرنا ملائکہ کا سارہ پر بوجہ اون کے تعجب کے تہا اسلیے کہ
خاندان نبوت سی ہوکر کسطرح مقدورات خدا سے اونہون نے تعجب کیا اور اس خارق عادت کو نہ
جانا و لہذا کہا کہ اللہ کی رحمت و برکت ہے تمپر اے گہر والو اوسکی رحمت نے ہر چیز کی گنجایش کرلی ہے
برکات سے مراد خیرات نامیہ متکاثرہ ہین ہر باب مین از انجملہ ایک موہبت اولاد ہے برکت
کہتے ہین نمو و زیادت کو بعض نے کہا مراد رحمت سے نبوت اور برکات سے اسباط بنی اسرائیل

ہین کیونکہ اون مین انبیاء تھے وہ سب اولاد ابراہیم علیہ السلام ہین اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ ازواج
رجل منجملہ اہلبیت رجل کے ہوتے ہین ابن عباس منع کرتے تھے کہ جواب تحیت مین زیادہ علیکم السلام و
رحمۃ اللہ و برکاتہ سے نہ کہا جائے اور اس آیت کو پڑھتے ابن عمر سے اسیطرح مروی ہے انہ حمید ہے یعنے وہ
کام کرتاہے جس سے بندون پر حمد کرنا اللہ کی واجب آتا ہے بسبیل کثرت مجید ہے یعنے بندون پر بکثرت
احسان کرتاہے اور افاضہ خیر فرماتا ہے خطابی نے کہا مجید بمعنے واسع کریم ہے اصل مجد کی زبان عرب
مین سعت ہو اور بعض نے کہا بمعنے ذو شرف وکرم ہے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ
يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ۝ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ۝ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ
قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ۝ پھر جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی
اوسکو خوشخبری جھگڑنے لگا ہم سے قوم لوط کے حق مین البتہ ابراہیم تحمل والا نرم دل ہے رجوع
رہنے والا اے ابراہیم چھوڑ یہ خیال وہ تو آچکا حکم تیرے رب کا اور اون پر آتا ہے عذاب جو پھیرا
نہین جاتا **ف** حضرت لوط انہین کے بھیجے گئے تھے اوس قوم مین جب سنا کہ اون پر عذاب
آیا ترس کھاکر سفارش کرنے لگے انتہی سعید بن جبیر نے اس آیت مین کہا ہے کہ جب حضرت
جبریل اور اون کے ہمراہیون نے کہا کہ ہم اوس گاؤن کو ہلاک کرین گے تو ابراہیم نے کہا کہ کیا
تم ایسے گاؤن کو برباد کرتے ہو جس مین تین سو مومن ہین کہا نہین کہا کیا ایسے قریے کو ہلاک کروگے
جس مین چالیس مومن ہین کہا نہین کہا کیا تیس مومن ہون جب بھی ہلاک کردوگے کہا نہین یہان
تک کہ پانچ کا ذکر کیا کہا نہین کہا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اوس مین ایک ہی مرد مسلمان ہو تو کیا تم اوس
گاؤن کو ہلاک کروگے کہا نہین تب ابراہیم نے کہا کہ اوس قریے مین تو لوط ہے کہا ہم جانتے ہین اُس
کو جو وہان ہے ہم لوط کو اور اُسکے گھروالون کو بچادینگے مگر اوسکی عورت تب ابراہیم خاموش ہوگئے
اور اونکا نفس مطمئن ہوا قتادہ وغیرہ نے بھی اسی کے قریب کہا ہے ابن اسحاق کا لفظ یہ ہے کہ ابراہیم
نے کہا بھلا اگر اُس قریے مین ایک ہی مومن ہو کہا نہین تب فرمایا بھلا اگر وہان لوط ہو تو کیا اوس
کے سبب سے عذاب دور نہ ہوگا فرشتون نے کہا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا الآیۃ اللہ پاک نے اس آیت مین
[ہمکو خوب معلوم ہے جو کوئی وہان ہے ۱۲]
حضرت ابراہیم کی مدح کی کہ وہ حلیم یعنے بردبار اور اواہ یعنے رقیق القلب اور منیب یعنے راجع الے
اللہ ہے یعنے وہ متصف ہین ساتھ ان اوصاف جمیلہ و اخلاق حمیدہ وخصال پسندیدہ کے پھر

کہا کہ اے ابراہیم ان کے حق مین قضا و قدر جاری ہو چکی ہے تم یہ خیال چھوڑ دو معلوم ہوا کہ بعض خیالات
و اقتراحات انبیاء علیہم السلام کے بھی منظور نہین ہوتے اور انکی سفارش بے اذن خدا کے جاری نہین
ہو سکتی اور وہ اللہ کے حکم و مرضی کے پابند ہوتے ہین پھر کسی اور ولی و پیر و فقیر کی کیا ہستی ہو کہ وہ جو چاہے
سو تصرف کرے یا دعی تصرف و غیب دانی کا ہو یا کسی مرید معتقد کو خلاف مرضی خدا عذاب دنیا و آخرت
سے بچا لے یا محض اوسکی وجاہت سے کوئی مرید معتقد اوسکا باوجود جرائم کے مواخذہ الٰہی سے بچ جاوے یہ
عقیدہ جاہلون کا حق مین پیرون کے شرک خالص ہے فتح البیان مین کہا ہے روع بمعنی خوف ہی مجاہد
نے کہا بمعنے فرق یا فزع آتبشری سے مراد بشارت ولد یا قول لا تخف ہے معنے یہ ہے کہ جب جی کا ڈر
دور ہو گیا اور بشارت ملی تو ابراہیم کو جرأت خطاب کی اسد ہوئی وہ ملائکہ سے جھگڑنے لگے وہ جھگڑا
یہی تھا کہ اگر اوس قریہ مین پچاس یا چالیس یا بیس یا دس یا پانچ یا ایک ہی مسلمان ہو تب بھی کیا
تم اوسکو برباد کرو گے معنے مجادلہ کے اس جگہہ کلام و سوال ہے اس لیے کہ بندے کو یہ مقدور نہین
ہے کہ اپنے رب سے جھگڑا کر سکے ولہذا جمہور مفسرین نے کہا ہے کہ معناہ یجادل رسلنا پھر اللہ نے
ابراہیم پر ثنا کی کہ وہ حلیم ہین عجول نہین اواہ اور کثیر التاوہ مین یا رحیم ہین منیب وہ ہے جو اسکی
کی طاعت پر جھک پڑے قتادہ نے کہا منیب بمعنی مخلص ہے جمہور نے کہا یہ مجادلہ ساتھ رسل کے تھا نہ
ساتھ رب کے مقصود یہ ہے کہ حامل و باعث اس مجادلے پر رقت دل کی اور فرط رحمت تھی چاہا
کہ عذاب مین اوس قوم کے تاخیر ہو شاید وہ ایمان لے آوین اور اپنے کفر و معاصی سے رجوع کرین
فرشتون نے کہا اے ابراہیم تم اس کلام سے باز رہو اور اس جدال کو ترک کرو کہ اس امر سے
فراغت ہو چکی ہے قلم سوکھ گیا اور قضا ثابت ہو چکی اور تیرے رب کا حکم آگیا اب یہ عذاب واپس ہونے
والا نہین ہے نہ یہ مقام جدال کا ہے یہ عقاب تو لا محالہ واقع و نازل ہوگا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا

سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ○ وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ط
وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ط قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ط اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ○ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ
مِنْ حَقٍّ ج وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ○ اور جب پہنچے ہمارے بھیجے لوط کے پاس غمگین ہوا ان کے
آنے سے اور رکُک گیا جی مین اور بولا آج دن بڑا سخت ہو اور آئی اوسکے پاس قوم اوسکی دوڑتی

بے اختیار اور آگے سے کررہی تھی برے کام بولا اے قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہین یہ پاک ہین تمکو اون سے
سو ڈرو تم اللہ سے اور مت رسوا کرو مجہہ کو میرے مہمانون مین کیا تم مین ایک مرد بہی نہین نیک راہ بولے
تو جان چکا ہے کہ ہم کو تیری بیٹیون سے دعوی نہین اور تجہکو تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہین ف یہ فرشتے
گئے لڑکے بنکر اور حضرت لوط کو اوس قوم کی خو معلوم تہی اس سے خفا ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑیگی
فرشتے مہمان اوترے اونکے گہر اور قوم دیکہکر دوڑی یہ اون کے بچادینے کو اپنی بیٹیاں بیاہ دینی قبول
کرنے لگے لیکن وہ کب مانتے تہے اوسوقت کافر سے بیاہ دینا منع نہ تہا اللہ پاک نے خبر دی کہ فرشتے
ابراہیم علیہ السلام کو خبلا کر وہان سے روانہ ہوئے اور کہہ گئے کہ آج کی رات قوم لوط کی ہلاک ہوجائیگی
پہر پاس لوط علیہ السلام کے آئے اون کی زمین ہین یا اون کے گہر مین بہت اجمل صورت مین ٹہیرے
جیسے کوئی جوانی مین نہایت خوش شکل ہو یہ اللہ کی طرف کا امتحان تہا اور اوسکی حکمت بالغہ تہی اون
کا اس حسن وجمال کے ساتہہ آنا لوط علیہ السلام کو برا لگا اور دل مین تنگ ہوئے اور خیال کیا کہ اگر
مین اونکی مہمانی نہین کرتا ہون تو کوئی اور شخص قوم مین سے انکو اپنا مہمان کرے گا اور ان کے ساتہہ
برائی کرے گا پہر کہا کہ یہ دن آج کا سخت دشوار ہے ابن عباس اور بہت سے لوگون نے کہا مراد
یہ ہے کہ آج کے دن کی بلا سخت ہے اس لیے کہ وہ جان گئے کہ مجہکو قوم کو ان سے دفع کرنا پڑے گا
اور بے لڑے بہڑے نہ بنے گا یہ بات خاطر لوط علیہ السلام پر شاق گذری قتادہ نے کہا فرشتے زمین
لوط مین آکر خواستگار مہمانی ہوئے حضرت لوط شرمائے اور اون کے آگے آگے چلے اور اثنای راہ مین
تعریضاً اون سے یہ کہا کہ تم میرے پاس سے چلے جاؤ وَاللّٰهِ يَا هٰٓؤُلَآءِ مَآ اَعْلَمُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ
اَهْلَ بَلَدٍ اَخْبَثَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ یعنے کسی شہر کے لوگ اس قوم سے زیادہ خبیث وناپاک نہین
ہین پہر ذرا چلکے دوبارہ اون سے یہی کہا یہانتک کہ چار بار مکرر کہا قتادہ کہتے ہین فرشتون
کو حکم تہا کہ تم اس قریہ کو ہلاک نکرنا جبتک کہ پیغمبر اوس قوم کا اون پر گواہی ندے سدی نے
کہا فرشتے پاس سے ابراہیم علیہ السلام کے نکلکر نہر سدوم پر دوپہر کو پہونچے دیکہا کہ دختر لوط پانی
بہر رہی ہے کہا اے لڑکی کوئی جگہہ ٹہیرنے کی ہے کہا تم اسی جگہہ ٹہیرو جب تک کہ مین آؤن اوس
دختر نیک اختر کو ڈر اپنی قوم کا اون کے حال پر ہوا باپ کے پاس آکر کہا کہ خبر لو دروازہ شہر پر
کچہہ جوان لوگ آئے ہین مین نے ایسی خوبصورت لوگ کبہی نہین دیکہے کہین ہماری قوم انکو

پکڑنی اور انکی قوم نے انکو منع کیا تہا کہ تم کسیکو اپنے گہر مہمان نہ کیا کرو چنانچہ اونہے کہا کہ تم چہوڑ دو ہم انکو
اپنا مہمان کرینگے حضرت لوطؑ انکو اپنے ہمراہ لے آئے کسی کو کانون کان خبر نہ ہوئی مگر اُن کے گہر والون کو
اون کی عورت نے نکلکر اپنی قوم کو خبر کردی وہ دوڑتے ہوئے آئے یعنی جلد و شتاب بلا توقف یہ دوڑنا
اون کا مارے خوشی کے تہا کیونکہ پہلے سے عامل سیات تہے اور اسی حال مجوزہ پر رہے یہانتک کہ عذاب
نے انکو آپکڑا لوط علیہ السلام نے کہا تم کو اگر کچہ مطلب ہے تو یہ عورتین موجود ہین نبی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے
اسلیے حضرت لوط نے انکو وہ راہ سمجہائی جو دنیا و آخرت مین انکو انفع ہو دوسری آیت مین یہ کہا ہے اَوَلَمْ
نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنے عَنْ ضِيَافَةِ الرِّجَالِ اور قولہ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ اسکی توجیہ مین مجاہد نے کہا وہ
کچہ انکی بیٹیان نہ تہین بلکہ ہر پیغمبر اپنی امت کا باپ ہوتا ہے اسی طرح قتادہ وغیر واحد
نے کہا ہے ابن جریج نے کہا لوط علیہ السلام نے اون کو حکم دیا کہ وہ عورتون سے تزویج کرین کچہ اون سے
سفاح کو عرض نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ جو حکم مین تم کو دیتا ہون تم اوسکو قبول کرو اور عورتون پر اقتصار کرو
کیا تم مین کوئی شخص بہی ایسا نہین ہے کہ وہ یہ بات مانے اونہون نے کہا ہمین عورتون سے کچہ مطلب نہین
ہے ہمکو انکی خواہش نہین تم تو جانتے ہو کہ ہماری غرض انہین ذکور مین ہے پہر تکرار قول کی کیا حاجت
ہے فتح البیان مین کہا ہے فرشتے پاس سے ابراہیم علیہ السلام کے باہر نکلے قریہ لوط قریہ ابراہیم سے چار
فرسخ پر تہا وہ پاس لوط کے آئے لوط نے دیکہا کہ غلمان حسان مرد ہین انکو آنا اون کا برا لگا اس خیال
سے کہ مبادا قوم قصد اون کا کرے اور یہ مدافعت نکر سکین ناچار دل مین تنگ ہوا زہری نے کہا
ذرع بجائے طاقت ہے پس ضیق ذرع کنایہ ہے قلت وسع و طاقت و شدت امر سے ابن عباس نے
کہا سوء ظن قوم کے ساتہہ کیا اور دلتنگی طرف سے مہمانون کے ہوئی اور اس دن کو شدید الشر سمجہا
قوم نے جو حال مہمانون کا معلوم کیا تو دوڑتے ہوئے آئے اہراع یعنے اسراع ہے بعض نے کہا یہ اسراع
درمیان ہرولہ و عدو کے ہوتا ہے قالہ الحسن بہر حال اونکا جلدی و شتابی سے آنا لقصد فاحشہ کے ساتہہ
اضیاف کے تہا کیونکہ وہ اون کے آنے سے پہلے ہی برے کام کیا کرتے تہے یعنے ادبار رجال مین آتے
انکو اسکی خو ہو گئی تہی کچہ شرم نہ تہی جب وہ گہر پر لوط کے آئے تو یہ انکی مدافعت کو لیے کہڑے ہوئے
اور کہا اے قوم یہ میری بیٹیان ہین قوم دروازہ کے باہر تہی اور اونہون نے اندر سے یہ خطاب کیا
یعنے اگر تم چاہو تو اون سے بیاہ کر لو اور اس خیال فاحشہ سے ہمراہ مہمانون کے باز رہو حضرت لوط

ف ۱ یعنے تجہکو منع نہین کیا جہان کی حمایت سے ۱۲

کی تین صاحب نے اوبیان تہین یاد دو اور وہ پہلے اون سے بیاہ کرنا مانگتے تھے لکن لوط علیہ السلام بسبب
اون کے خبث کے ممتنع تھے نہ بسبب عدم کفایت کے اوس قوم کے دو سردار مطاع تھے لوطنے چاہا کہ
انکے ساتھہ بیاہ کر دین مراد جمع سے اس جگہہ مافوق واحد ہے یا مراد بنات سے اس جگہہ نسا ہین جملہ اسلیے
کہ نبی قوم بدر قوم ہوتا ہے قالہ ابن عباسؓ مجاہد و سعید بن جبیر کا بہی یہی قول ہے کرخی نے کہا یہی
قول اولے ہے اسلیے کہ اقدام انسان کا عرض بنات پر اوباش و فجار پر مستبعد ہے لائق حال اہل
مروت نہین ہے پہر انبیا علیہم السلام کا کیا ذکر ہے علاوہ اسکے دو یا تین دختر ایک جمع عظیم کو کافی
بہی نہین ہو سکتین رہین بنات امت سو اون مین کفایت تہی انتہی لکن اس تقریر مین مخالفت ہے
ظاہر نظم کی کہتے ہین ملت لوط مین تزوج مسلمہ کا ساتھہ کافر کے جائز تہا حسین بن فضل نے کہا لوط علیہ
السلام نے بنات کو بشرط اسلام عرض کیا تہا بعض نے کہا یہ کہنا اون کا بطریق مدافعت تہا نہ بطور
حقیقت حذیفہ بن الیمان نے کہا لوط نے چاہا کہ بنات کو بیاہ دین اور اضیاف کو بچا لین صیغہ
اطہر مین دلالت فضل پر نہین ہے بلکہ اللہ پاک نے یہ ایک مثال بیان فرمائی ہے تم لوگ اللہ
سے ڈرو اور ارادہ فاحشہ کا نہ کرو اور مجہکو خوار و رسوا حق مین میرے مہمانون کے نہ بناؤ کہ مجہپر
یہ عار لگی ضیف کا اطلاق اصل مین اوس مہمان پر ہے جو کہ رات کو پاس میزبان کے آئے ولہذا
ایک و دو جمع مذکر مؤنث سب پر بولا جاتا ہے رشید سے مراد وہ شخص ہے جو کہ امر معروف و نہی عن المنکر
کرے ابن عباس نے کہا یعنے لا الہ الا اللہ کہے اور استفہام واسطے توبیخ کے ہے کہ تم مین کوئی ایک
شخص بہی ایسا نہین ہے جو ارشاد طرف ترک کرنے اس عمل قبیح کے کرے اونہون نے کہا تم
جان چکے ہو کہ ہم کو کچہہ خواہش عورتون کی نہین ہے بلکہ جو بات ہم چاہتے ہین وہ تم کو معلوم ہے لوط
کو حسب عزم بالجزم اونکا ارتکاب فاحشہ پر معلوم ہوا اور جانا کہ یہ اپنے مطلب سے باز نہ آئین گے تب
اونہون نے وہ کہا جو اللہ پاک نے اسجگہہ حکایت کیا ہے قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی
رُكْنٍ شَدِیْدٍ ○ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ
وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ
اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ○ کہنے لگا کہین سے مجہکو تمہارے سامنے زور ہوتا یا جا بیٹہتا کسی محکم
آسرے مین مہمان بولے اے لوط ہم بہیجے ہوئے ہین تیرے رب کے ہرگز نہ پہونچ سکین گے تجہہ تک

سونے نکل اپنے گھر کو کچھ رات سے اور مڑ کر نہ دیکھے تم مین کوئی مگر تیری عورت یون ہے او سپر پڑیگا جو
اون پر پڑیگا اون کے وعدے کا وقت ہی صبح کیا صبح نہین نزدیک ف ہماری حضرت کو مکہ
فتح ہوا صبح کے وقت شاید یہ وہی اشارت ہو انتہے ابن کثیر کہتے ہین کہ لوط علیہ السلام نے ذکر قوت
ورکن کا کرکے اونکو دھمکی دی یعنے اگر مجھ کو کچھ زور ہوتا کہ مین اپنی ذات اور اپنی عشیرہ سے تمہارے
ساتھ افاعیل بجالاتا اور تم کو بتادیا کہ ایسا ہوتا ہے ولہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے رحمۃ اللہ
علی لوط لقد کان یاوی الی رکن شدید مراد اس رکن سے اللہ عزوجل ہے پھر
کوئی نبی بعد لوط کے مبعوث نہ ہوا مگر ثروت مین اپنی قوم سے اوس دم فرشتون نے اونکو خبر کردی
کہ ہم اللہ کے رسل ہین اور یہ قوم تمہارا کچھ نہین بگاڑ سکتی تم خاطر جمع رکھو پھر اون سے کہا کہ
تم راتون رات آخر شب مین مع اپنے گھر بار کے یہان سے چلدو تم آگے ہو اور اہل تمہارے
پیچھے ہون اور کوئی تم مین کا جب نزول عذاب کا قوم پر سنے پھر کر نہ دیکھے اور وہ خوفناک آواز مین تم
کو ہولناک نہ کرین تم تو اپنے سامنے کی راہ پر سیدھے چلے جاؤ مگر جورو تمہاری کہتے ہین وہ بھی
اون کے ہمراہ باہر نکلی تھی اوس نے جب آواز سنی تو مڑ کر دیکھا اور کہا واقوماہ اتنے مین ایک
پتھر نے آسمان سے آکر اوسکو قتل کردیا فرشتون نے لوط علیہ السلام سے ذکر قرب عذاب کا کیا تاکہ
وہ خوش ہوجائین اونہون نے کہا اسی دم انکو تباہ کردو اونہون نے کہا اون کے ہلاک کا وقت صبح
ہے کیا صبح قریب نہین ہے اودہر تو یہ بات چیت ہوئی اودہر قوم لوط دروازے پر کھڑی تھی ہر جانب
سے دوڑ کر اون کے دروازے پر ازدحام کیا تھا یہ اپنے در پر کھڑے ہوئے مدافعت کرتے تھے وہ
لوگ انکو دھکا رہے تھے اتنے مین جبریل علیہ السلام نے نکل کر ایک پر اپنا اونکے مونہہ پر مارا انکی
آنکھون کا نور جاتا رہا حذیفہ بن الیمان کہتے ہین کہ ابرہیم علیہ السلام قوم لوط کے پاس آتے اور فرماتے
مین تم کو منع کرتا ہون کہ تم لوط سے کچھ تعرض کرو اونہون نے انکا کہنا نہ سنا یہانتک کہ کتاب اپنی
مدت کو پہونچ گئی ملائکہ پاس لوط علیہ السلام کے آئے وہ اپنی زمین پر محنت و کام کر رہے تھے لوط
نے انکی دعوت کی اونہون نے کہا ہم آج کی رات تمہارے مہمان ہین اللہ پاک نے جبریل سے
عہد لیا تھا کہ اوس قوم کو عذاب نکرے جب تک کہ لوط گواہی نہ دے تین بار جب لوط اون کو
اپنے ہمراہ لیکر چلے اپنی قوم کے عمل کا ذکر کیا پھر ایک ساعت چلکر طرف اون کے متوجہ ہوئے

اور کہا تم نہین جانتے کہ یہان کی لوگ کیا کرتے ہین مین نہین جانتا کہ روئی زمین پر ان سے بدتر کوئی
ہو مین تم کو کہان لے جاؤن کیا پاس اپنی قوم کے جو بدترین خلق خدا ہین جبرئیل نے طرف ملائکہ کے متوجہ
ہو کر کہا ان دونون باتون کو یاد رکھو جب گہر کے دروازے پر پہونچے اون سے منہ ماکر براہ شفقت کیے اون کو
روے اور کہا میری قوم شر خلق اللہ ہے اَمَا تَعْلَمُونَ مَا يَعْمَلُ اَهْلُ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ مَا اَعْلَمُ عَلٰى
وَجْهِ الْاَرْضِ اَهْلَ قَرْيَةٍ شَرًّا مِنْهُمْ جبرئیل نے ملائکہ سے کہا اب تم ان پر سہ شہادات کو یاد رکھو
عذاب کا آنا حق ہو گیا جب وہ لوگ گہر مین داخل ہوئے لوط علیہ السلام کی پیرزال بدکردار نے بالاخانہ
پر چڑہکر کپڑے سے اشارہ کیا فساق جلدی سے دوڑتے آئے اور کہا تیرے پاس کون لوگ ہین کہا
مہمان ہین لوط کے مین نے کبھی اون سے بہتر خوبصورت وخوشبودار لوگ نہین دیکھے قوم طرف
دروازے کو لپکی اور لوط کو اندر سے پکارا اور قوم باہر تہی لوط علیہ السّلام نے اونکو اللہ کی قسم دلائی
اور کہا هٰؤُلَاءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ ایک فرشتے نے دروازہ بند کر لیا اور جبرئیل نے اذن عقوبت
کا چاہا اللہ پاک نے اُن کو اذن دیا اوس صورت کا جسپر وہ آسمان پر ہین اونہون نے اپنا ایک پر
کہولا جبرئیل علیہ السلام کے دو پر ہین اور ایک وشاح ہے در منظوم کا دانت خوب براق اور پیشانی
خوب سی روشن اونہون نے کہا اے لوط ہم تیرے رب کے رسول ہین تو مت ڈر یہ لوگ تجہہ تک
نہین پہونچین گے تم دروازے کے پاس سے چلے جاؤ مجہے اور اُنکو چہوڑ دو لوط نے دروازہ کہولدیا
او رباہر نکلے جبرئیل علیہ السلام نے انکے مونہہ پر ایک ایسا پر مارا جس سے آنکہین پہوٹ گئین وہ سب
اندہے ہو گئے رستہ نہ پہچانتے تہے پہر لوط سے کہا کہ تم آج کی رات مع اپنے گہر والون کے نکل جاؤ
قرظی وقتادہ وسدی سے بہی اسی کے آس پاس مروی ہے فتح البیان مین کہا ہے یہ کہنا لوط علیہ
السلام کا کہ کاش مجہکو قوت ہوتی بطریق تمنی تہا یعنے اگر مین کوئی ناصر ومعین پاتا تو تم کو سمجہہ
لیتا اور روکتا اور دفع کرتا یا اگر میر اکنبا ہوتا تو مین انکیطرف رجوع کرتا کہ وہ سب ملکر مجہہ کو تمہارے
اس شر سے روکتے یہ اسلیے فرمایا کہ اون کی قوم مین کوئی شخص انکا صاحب نسب نہ تہا بلکہ وہ انمین
غریب تہے کیونکہ پہلے وہ عراق مین ہمراہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تہے جب حضرت ابراہیم علیہ
السلام نے ہجرت طرف شام کے کی تو اللہ نے لوط کو طرف اہل سدوم کے بہیجا یہ ایک قریہ تہا پاس
حمص کے ابو ہریرہ نے کہا مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا بَعْدَهٗ اِلَّا فِيْ مَنْعَةٍ مِّنْ عَشِيْرَتِهٖ بعض نے کہا مراد

قوت سی ولد ہے اور رکن سے وہ شخص جو نصرت کرے یا مراد قوت سی قوت نفس ہے سدی نے کہا مراد جُنید
شدید ہے کہ اگر میرے پاس لشکر ہوتا تو آج مین تم سے مقابلہ کرتا بخاری وغیرہ مین ابوہریرہ سے رفعاً آیا
ہے یَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ اِنْ کَانَ یَاوِیْ اِلیٰ رُکْنٍ شَدِیْدٍ یہ حدیث اور صحابہ سے بہی علاوہ صحیح کے آئی
ہے نووی نے کہا مراد رکن شدید سی اللہ عزوجل ہے کیونکہ اوسکی ذات پاک اشد الارکان ہی اور سب
سے زیادہ اقوی وامنع ہے انتہی لکن یہ تفسیر مخالف ظاہر آیت شریف و حدیث ہی بہرحال جب فرشتون
نے یہ مقالہ لوط علیہ السلام کا سُنا اور دیکہا کہ ان کی قوم اون پر چڑہی آئی ہے اور غالب ہے اور
وہ اُن کی مدافعت سے عاجز ہین تب انکو خبر کردی کہ ہم تیرے رب کے بہیجے ہوئے ہین پہر یہ خوشخبری سنائی
کہ یہ لوگ تجہہ تک نہین پہونچین گے پہر کہا کہ اب تم اپنے اہل کو لیکر ایک پارہ شب مین یہان سے
نکل جاؤ ابن الاعرابی نے کہا مراد ایک ساعت شب ہے اخفش نے کہا مراد جنح لیل ہے ضحاک نے کہا
بقیہ شب ہی قتادہ نے کہا مراد یہ ہی کہ جب اول شب گذر جاے تب یہان سے چلدو بعض نے کہا مراد
سحر اول ہے کسی نے کہا نصف شب کیونکہ یہ ایک قطعہ مساوی ہوتا ہے بعض نے کہا مراد ظلمت لیل
ہے یعنے اندہیرے مین نکل جاؤ کہ کوئی نہ دیکہے بعض نے کہا مراد بعد ہدو لیل کے ہے ابن عباس نے
کہا مراد جوف لیل ہی کسی نے کہا سواد لیل بعض نے کہا با بمعنے فی ہے سورہ یونس مین کلام
لفظ قطع پر گذر چکا ہے مصری کہتے ہین رات مین چلنے کو تو پہر حاجت بقطع من اللیل کی کیا ہے خازن
نے کہا اگر یون نہ کہا جاتا تو جائز تہا کہ اول ہی شب مین قبل اجتماع ظلمت کے نکل کہڑے ہوتے اور
یہ مراد نہین تہی پہر کہا کہ تم مین سے کوئی التفات نہ کرے یعنے دل اوسکا متوجہ ما خلف نہو یا پس
پشت اپنی نہ دیکہے یا جو مال وغیرہ چہوڑ آیا ہے اوسکی طرف ملتفت نہو مطلب اس نہی کا یہ تہا کہ جو
عذاب قوم پر آیا ہے اوسکو کوئی نہ دیکہے اور جو بلا اونپر اوتری ہے اوس سے ہولناک ہون کہین
انکو قوم پر رحم آئے اور دل نرمی کرے یا چلنے سے باز رہجائین اسلیے کہ جو کوئی التفات کرتا ہے
اوسکی سیر مین ضرور فترت ہوتی ہے پہر زن لوط کو مستثنے کیا کہ تم اوسکو اپنے ہمراہ نہ لے جاؤ کیونکہ
وہ کافرہ ہے یا وہ التفات کرے گی اور ہلاک ہوگی یا مراد التفات سی تخلف ہی کہ وہ پیچہے رہجائیگی
تمہارے ساتہہ نہ جائیگی اوسکو بہی وہی عذاب پہونچیگا جو قوم کو پہونچا ہے یعنے مرمی بالحجارہ ہوگی
وقت اس قوم کے ہلاک کا صبح ہے کیا صبح نزدیک نہین ہی صبحکو میقات ہلاک اس لیے مقرر

کیا اوسوقت نفوس ساکن ہوتے ہین اور لوگ مجتمع رہتے ہین اپنے اپنے کام کے لیے متفرق نہین
ہوتے بالجملہ جب لوط علیہ السلام آخر شب مین مع اہل خود اوس جگہہ سے سفر کر گئے تب سنگباری
ہوئی فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ۝ پہر جب پہونچا حکم ہمارا کرڈالا ہم نے وہ
بستی اوپر نیچے اور برسائین اوسپر پتہریان کہنگر کی تہ بتہ صاف بنائین تیرے رب کے پاس اور نہین
وہ بستی ان ظالمون سے کچہ دور **ف** ابن کثیر کہتے ہین یہ عذاب وقت طلوع شمس کے آیا سدوم کی بستی
تلے اوپر کردی گئی یعنے اوسکو اولٹ مارا اللہ تعالے فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى یعنے آسمان سے کنکریان
پتھر کی برسین سجیل فارسی مین پتہریلی مٹی کو کہتے ہین معنے سنگ و قوی و شدید اور بعض نے کہا گرم
بریان بخاری نے کہا شدید کبیر اوسکو سجین بالنون بہی بولتے ہین مین کہتا ہون یہ لفظ معرب ہے
سنگ و گل سے منضود سے مراد یہ ہے کہ ایک کے بعد ایک پیاپے برستے تہے مسومہ سے مراد یہ ہے کہ اوسپر
علم تہا ہر شخص کے نام کی مہر لگی تہی ہر پتہر پر نام اوسکے صاحب کا لکہا تہا کہ یہ فلان پر نازل ہوگا قتادہ
و عکرمہ نے کہا مسومہ بمعنی مطوقہ ہے وہ سرخ رنگ کی کنکریان تہین کہتے ہین کہ یہ سنگباری
اہل بلد پر ہوئی اور اون پر جو قریے ماحول مین متفرق تہے اون مین کا کوئی شخص کسی شخص کے پاس
بیٹہا ہوا باتین کرتا ہوتا کہ اتنے مین آسمان پر سے ایک پتہر درمیان لوگون کے خاص اوسپر آگرتا اور
ہلاک کرتا یہانتک کہ کوئی اُس قوم مین سے باقی نہ بچا سب کے سب ہلاک ہوگئے مجاہد کہتے ہین
جبرئیل علیہ السلام نے قوم لوط کو اونکی چراگاہ اور گہرون مین سے مع اون کے مواشی کے پکڑ کر اٹہا
اونچا کیا کہ آسمان والون نے آواز اون کے کتون کی سنی پہر اون کو اوندہا اولٹ مارا ان سب
کو ایک ہی جانب راست کی کنارے پر اوٹہا لیا تہا جب اون کو پٹکا تو سب سے پہلے اون کی شرفات
ساقط ہوئی قتادہ کہتے ہین ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے عروہ قریہ وسطے کو پکڑ کر
طرف جو آسمان کے لپیٹا یہانتک کہ آسمان والون نے آواز کتون کی بہونکنے کی سنی پہر بعض کو
بعض پر دے مارا پہر جو لوگ قوم کے شاذ فاذ تہے انکو بہی پتہر آلگا یہ سب چار گاؤن تہے ہر گاؤن
ایک لاکہہ نفر کی بستی تہی اور ایک روایت مین تین گاؤن آئے ہین سب مین بڑا قریہ سدوم
تہا حدیث سنن مین ابن عباس سے رفعاً آیا ہے مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا

الفاعل والمفعول به یہی معنی ہین وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ کے مین نے ایک کتاب مین دیکھا ہے کہ
جو شخص اس بات کا عامل عمل قوم لوط ہوتا ہے اوس کو بعد مرنے کے وہین محل عذاب قوم لوط
مین لیجا کر شامل کر دیتے ہین نسئل اللّٰہ لنا العافیۃ فتح البیان مین کہا ہے جب آیا حکم ہمارا یعنے
وہ وقت جس مین کہ عذاب کا وقوع ہونا ٹہیر چکا تہا یا مراد امر سے نفس عذاب ہے لیکن اول اولی ہے تو
کر دیا ہم نے عالی قری قوم لوط کو سافل یعنے اونکو اسطرح پلٹ مارا کہ اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر ہوگیا
جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر نیچے اوس کے داخل کرکے زمین کی تہ سے اوکہیڑ کر اور قریب آسمان کے
لیجا کر وہان سے اوندھا کر دیا مجاہد نے کہا جب اوس رات کی صبح ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے قریہ کو اوس
کے ارکان سے قطع کرکے اپنے پر کو داخل کیا اور نوک جناح پر رکھکر طرف آسمان کے چڑہے یہان تک
کہ آسمان والون نے آواز اون کے مرغون کی اور بہونکنا اون کے کتون کا سنا پہر اونکو پلٹ مارا
سب سے پہلے اون کے سرادق گری یہ بلا اسطرح پر کہ جیسے کہ اس قوم کو پہونچی کسی قوم کو نہین پہنچی
یہ سب پانچ گاؤن تہے سب مین بڑا سدوم تہا کہتے ہین اس مین چار لاکہہ آدمی تہے سورہ براءت
مین موتفکات سے یہی قری مراد ہین اللہ نے کہا ہم نے ان قریے پر پتہر برسائے سجیل کے جو شخص
ان مین کا گاؤن سے باہر تہا یا سفر مین گیا تہا یا بعد قلب کے آیا اوس پر بہی پتہر گرا سجیل سے مراد طین
مستحجر ہے خواہ آگ سے ہوئی ہو یا خود بخود بعض نے کہا مراد سنگریزہ سخت و درشت ہے یا کثیر العدد
دوسری جگہہ فرمایا ہے حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ مجاہد نے کہا اَوَّلُهَا حَجَرٌ وَاٰخِرُهَا طِيْنٌ ضحاک نے کہا
مراد خشت ہے یہ لغت ہے عرب کی ہروی نے کہا سجیل نام ہے آسمان دنیا کا ابن عطیہ نے کہا یہ
ضعیف ہے وصف منضود اس قول کو مردود کرتا ہے کسی نے کہا ایک دریا ہے درمیان آسمان و
زمین کے معلق بعض نے کہا یہ پہاڑ ہین آسمان دنیا مین زجاج نے کہا مشتق ہے تسجیل سے یعنے
وہ عذاب جو انکی قسمت مین لکہہ گیا تہا گویا اس معنے مین ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ كِتَابٌ مَّرْقُوْمٌ
وغیر ذلک اول اولی ہے منضود سے مراد تتابع ہے غرض اس سے کثرت ہے سنگباری کی یعنے لگاتار
برسے تابڑ توڑ مسومہ سے مراد یہ ہے کہ اونکے لیے ایک علامت تہی اون پر خواتیم لگے تہے قالہ
الحسن والسدی فرا نے کہا کہتے ہین کہ اون پر سرخ خطوط تہے اور سیاہی تہی سفیدی مین
ابن جریج نے کہا اون پر ایک سیما تہا جو سارے سنگ زمین سے مشاکل نہ تہا عکرمہ نے کہا خطوط

حمر تھے ہیاۓ حجر ع پر عِندَ رَبِّكَ سے مراد اسد کے خزائن یا اوسکا حکم ہے اور خطاب حضرت کو ہے فرمایا کہ یہ حجارہ
یا یہ عقوبت ظالمون یعنے قوم لوط سے کچھ بعید نہین ہے کیونکہ وہ بسبب انکے ظلم کے اسی لائق تھے کہ انپر
پتھر برسین اس مین وعید ہے ہر ظالم کو منجملہ ظالمین کے از انجملہ قریش ہین اور اون کے معاضدین کفر
پر بمقابلہ سید المرسلین مین یا ضمیر عائد ہے طرف قری کے کہ یہ گاؤن ظالمین مکہ سے قریب ہین کیونکہ
درمیان شام و مدینہ کے تھے کفار قریش کا گذر اون قری پر وقت سفر کے ہوا کرتا تھا محاہد نے کہا
اسد تعالی نے قریش کو ڈرایا ہے کہ کہین اونپر بھی وہی مصیبت نہ آئے جو قوم لوط پر آئی تھی سدی نے
کہا ظلمہ عرب مراد ہین کہ اگر ایمان نہ لائین گے تو معذب ہونگے قتادہ نے کہا مراد اس امت کی
ظالم ہین مفسرین نے کیفیت ہلاک قوم لوط مین روایات وقصص طویلہ متخالفہ ذکر کیے ہین اون کے ذکر
مین کچھ زیادہ فائدہ نہین ہے خصوصًا اسوجہ سے کہ درمیان راویان ان قصص کے اور درمیان
ہلاک قوم لوط کے ایک دہر طویل ہے اس جیسے حال کی سند صحیح میسر آنا مشکل ہے غالبًا یہ روایات ماخوذ
ہین اہل کتاب سے اور حال اہل کتاب کا در بارہ روایات معروف ہے اور ہم کو حکم ہے کہ ہم نہ اون کی
تصدیق کرین اور نہ تکذیب اسی جگہہ سے ہمنے ان روایات کو قصص انبیاء علیہم السلام مین حذف کیا
ہے وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا
الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝ اور مدین کیطرف
بھیجا اون کا بھائی شعیب بولا اے قوم بندگی کرو اسد کی کوئی نہین تمہارا حاکم سوا اسکے اور نہ گھٹاؤ
ماپ اور تول مین مین دیکھتا ہون تم کو آسودہ اور ڈرتا ہون تمپر آفت سے ایک گھیر لانیوالے دن کی
ف مدین ایک قبیلہ تھا عرب کا درمیان حجاز و شام کے بستا قریب معان کے وہان کے بلاد کو مدین
کہتے تھے اسد پاک نے شعیب علیہ السلام کو انکی طرف بھیجا یہ اون مین اشرف النسب تھے ولہذا
شعیب کو انکا بھائی کہا شعیب نے اون کو حکم دیا کہ تم اسد وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرو اور ماپ
تول مین کمی نہ کرو مین دیکھتا ہون کہ تمہارا عیش و رزق بخوبی ہے اور اگر تم اسد کے محارم کا انتہاک
کروگے تو مجھکو یہ ڈر ہے کہ کہین یہ نعمت تم سے سلب نہ کر لی جائے اور تم عذاب مین گرفتار ہو فتح
البیان مین کہا ہے مدین نام ہے پسر ابراہیم خلیل علیہ السلام کا پھر ایک قبیلہ کا اون کی اولاد مین
سے یہ نام ہوگیا اس جگہہ یہی قبیلہ مراد ہے بعض نے کہا اصل مین مدین نام ہے اوس شہر کا جس کو

مدین نے آباد کیا تھا تقدیر عبارت یہ ہی کہ ہم نے شعیب کو طرف اہل مدین کے بھیجا مقریزی خطط مین کہتے ہین کہ مدین است شعیب علیہ السلام ہی یہ لوگ بنو مدیان بن ابراہیم تھے اُنکی ماں کا نام قنطورا تھا وہ بیٹی تھی یقیطان کعانیہ کی اوسکی آٹھ بچے پیدا ہوئے جن سی تناسل ہوا اور امم ہو گئے مدین بحر قلزم پر سامنے تبوک کے چھ مرحلہ پر ہے اور تبوک سے بڑا ہے وہان ایک کنوان ہی جسکا پانی موسی علیہ السلام نے ساتھ شعیب کو پلایا تھا اب اوسپر ایک گھر بنا دیا ہے فراء نے کہا مدین نام ہے شہر کا یہ ایک قطر ہے جمہور کہتے ہین مدین اعجمی ہے بعض نے کہا عربی ہے بہر حال غیر منصرف ہی خواہ زمین کا نام ہو یا شہر کا اور خواہ عربی ہو یا عجمی نحاس بھی اسی کے قائل ہین اعراف مین اسپر کلام گذر چکا ہے یہ لوگ قوم شعیب علیہ السلام تھے ان کو نسب کی وجہ سی قوم کا بھائی کہا کیونکہ اون کے باپ میکائیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیم علیہ السلام تھے اونہون نے دعوت قوم کی طرف توحید عبادت کی کی یہ خطیب الانبیا مین اسلیے کہ قوم کی مراجعت اون کے سوالات مین بہت اچھی طرح کرتے تھے انبیا علیہم السلام کی عادت ہے کہ وہ ہدایت اہم فالاہم سے کرتے ہین دعوت توحید اہم الاشیا ہی لہذا اولا اسی توحید عبادت کی طرف بلایا اور تنقیص مکیال و میزان سے منع کیا اسلیے کہ وہ باوجود کفر کے اہل تطفیف بھی تھے اون کی عادت تھی کہ ناپ تول مین کمی کرتے اور جب کوئی بائع طعام لیکر آتا تو کیل و وزن زائد سے لیتے جب فروخت کرتے تو پیمانہ و وزن مین نقصان دیتے اوسپر شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم یہ حرکت بے برکت نہ کیا کرو لین دین مین برابری رکھو پورا دو اور پورا لو کچھ کم و بیشی نہ کرو مکیال سی مراد مکیل ہے اور میزان سے مراد موزون بہ ہے یہ ابلغ ہے امر بالوفا مین خیر سے مراد ثروت وسعت ہی رزق مین یعنے اللہ نے تم کو غنی و آسودہ کیا ہے تم اللہ کی نعمت کو معصیت سی متغیر نہ کرو اور اللہ کے بندون کو نقصان نہ دو بلکہ اس نعمت کا حق یہ ہے کہ براہ شکر لوگون پر تفضل کرو نہ یہ کہ اون کے حقوق داب رکھو پھر اونکو عذاب آخرت سی ڈرایا کہ وہ دن محیط ہوگا یا مراد انتقام ہے اسی دنیا مین صیحہ سے ابن عباس نے کہا خیر سے مراد ارزانی نرخ ہے اور عذاب گرانی نرخ ہے پہلے نہی نقص کیل و وزن کی یون تاکید کی وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ اے قوم پورا کرو ناپ اور تول انصاف سے اور نہ گھٹا دو لوگون کو انکی

چیزین اور نہ مچاؤ زمین مین خرابی جو بچ رہے اللہ کا دیا وہ بہتر ہے تم کو اگر ہو تم یقین کرتے اور مین نہین ہون
تم پر نگہبان **ف** نقل ہے کہ امانت کے روپے کتر لیتے تھے شعیب علیہ السلام نے پہلے نقص کیال و
میزان سے منع کیا جبکہ لوگون کو ماپ تول کر دیتے پھر پورے ماپ تول لینے کا حکم دیا جبکہ لوگون سے لیتے
اور دیتے اور زمین مین فساد مچانے سے منع فرمایا وہ لوگ رہزنی کرتے تھے اللہ کی بچی چیز کو بخس سے بہتر
فرمایا ربیع نے کہا مراد وصیت خدا ہے ابن زید نے کہا ہلاک عذاب مین ہے اور بقیہ رحمت ہے ابن جریر
نے کہا بقیہ سے مراد وہ ربح و نفع ہے جو فاضل بچ رہے بعد پورا کرنے ماپ و تول کے یہ بہتر ہے لوگون
کے مال لینے سے ابن عباس سے بھی اسیطرح مروی ہے یہ مشابہ ہے اس آیت کے قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَ
الطَّيِّبُ الخ مین کچھ نگہبان نہین یعنے تم یہ کام اللہ کے لیے کرو نہ لوگون کے دکھانے سنانے کو فتح
البیان مین کہا ہے قسط سے مراد عدل ہے یعنے عدم زیادت و نقص اگرچہ زیادتی ایفا پر فضل و خیر ہے
لکن اسم عدل سے ما فوق ہے اور نہی کرنا نقص سے اگرچہ مستلزم ایفا ہے مگر تعاضد دلالتین مین
مبالغۂ بلیغ اور تاکید حسن و شدت اہتمام ہے اسی لیے مکرر ذکر اسکا کیا تاکہ زجر و منع کو قوت ہو معنے یہ ہیں
کہ تم ماپ و تول کو پورا کرو ان مین کمی نکرو بعض نے کہا مراد قسط سے سیدھا کرنا زبان ترازو کا ہے اور
برابر کرنا کلنٹے کا پھر براہ مزید تاکید یہ فرمایا کہ لوگون کو انکی چیزون مین نقصان نہ دو یہ نہی ہے بخس
سے علی العموم اور اشیائے عام مین کیل و وزن سے اس مین بخس کرنا یہ تطفیف کیل و وزن داخل
ہے بطریق اولی پھر زمین مین فساد کرنے سے منع کیا مراد اس سے یہ ہے کہ اصلاح کرو جسطرح کہ خضر
نے دربارۂ سفینہ اصلاح کی تھی اب جو کچھ تم کو بعد اس قسط کے بچیگا وہ حلال ہوگا مجاہد نے کہا مراد
بقیۃ اللہ سے طاعت خدا ہے فرا نے کہا مراقبہ الٰہی ہے قتادہ نے کہا حظ ہے طرف سے رب کے
ابن عباس نے کہا رزق خدا ہے بعض نے کہا ثواب آخرت ہے مراد ایمان سے اس جگہہ تصدیق
شعیب علیہ السلام ہے مین کچھ نگہبان نہین کہ تم معاصی مین نہ پڑو یا مین تمہارے اعمال کا محاسب
نہین ہون کہ اونپہ بدلا دون بلکہ مین تو فقط ایک ناصح مبلغ ہون یعنے تم کو ڈرا دیا اور اپنا عذر
کر لیا قَالُوا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا
مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ بولے اے شعیب تیری نماز نے یعنے تجھہ کو یہ سکھایا
کہ ہم چھوڑ دین جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے یا چھوڑ دین کرنا اپنے مالون مین جو چاہین تو ہے

ٹہابا وقار نیک چال والا ف جاہلون کا دستور ہی کہ نیکون کے کام آپ نہ کر سکین تو اونہین کو بکین
چڑانے یہی خصلت ہی کفر کی انتہے یہ کہنا اون کا شعیب علیہ السلام کو بطور تہکم کے تہا یعنے براہ سخریہ
مراد معبودین آبا سے اوثان و اصنام ہین یا چہوڑ دین کرنا اپنے مالون مین الخ مراد اس سے انکار کرنا عدم
تطفیف کا اموال مین ہے حسن نے کہا یعنے واللہ اوسکی نماز اونکو حکم کرتی تہی ترک عبادت غیر
اللہ کا ثوری نے کہا مراد اموال سے اس جگہہ زکوۃ ہے شعیب کو حلیم رشید بطور استہزا کے کہا یہی
قول ہے ابن عباس کا فتح البیان مین کہا ہے یہ استفہام بطور انکار کے ہے کیونکہ نماز نزدیک
اون کے کوئی اچہی بات نہ تہی یا مراد نماز سے اس جگہہ قرارت ہی قالہ الاعمش یا دین ہی یا اتباع
شعیب احنف کہتے ہین شعیب علیہ السلام سب انبیائے سے زیادہ نماز گذار تہے لہذا اونہون نے یہ بات
کہی اور نماز کا نام لیا کہ یہ اعظم شعائر دین ہے اور کہا کہ کیا ہم عبادت اوثان ترک کر دین اور اپنے
اموال مین تصرف نہ کرین بلکہ ہمارے مال مین تیرا تصرف ہو ابن زید نے کہا شعیب نے انکو قطع دنانیر
و دراہم سے منع فرمایا تہا او سپر اونہون نے کہا کہ ہمین اختیار ہے ہم اپنے مال مین جو چاہین سو کرین
تم منع کرنے والے کون ہو چاہین قطع کرین یا جلا دین یا پہینکدین قرظی و زید بن اسلم و ابن مسیب
وغیرہم سے بہی اسیطرح مروی ہے پہر انکو حلیم رشید کہا یعنے تم اپنے نزدیک اور اپنے اعتقاد مین ایسے
ہو تو پہر تمہارا منع کرنا ہمکو خلاف ان اوصاف کے ہے یا یہ بات اونہون نے بطریق استہزا کہی تہی
یا وہ نزدیک اون کے ایسے ہی تہے اسلیے اون کے امر و نہی کو خلاف حلم و رشد سمجہا ابن عباس
کہتے ہین مطلب کا یہ ہے کہ تم نہ حلیم ہو نہ رشید بلکہ سفیہ و غاوی ہو یعنے بیوقوف و گمراہ کیونکہ عرب
وصف شی کا ساتہہ اوسکی ضد کے کرتے ہین لدیغ کو سلیم اور فلاۃ مہلکہ کو مفازہ بولتے ہین قتادہ
نے کہا یہ بطور استہزا کہا تہا قَالَ يٰقَوْمِ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ
رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ
وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ بولا اے قوم دیکہو تو اگر مجہکو سوجہہ ہوئی
اپنے رب کی طرف سے اور اُس نے روزی دی مجہکو نیک روزی اور مین نہین چاہتا کہ پیچہے آپ
کرون جو کام تم سے چہڑاتا ہون مین تو چاہتا ہون یہی سنوارنا جہان تک ہو سکے اور بن آتا ہے
اللہ سے اوسی پر مینے بہروسا کیا ہے اور اوسی کیطرف رجوع ہون ف یہ خصلت ہم خدا کے لوگون

لی کہ جو انسے برا نہ مانا اور اپنے مقدور بہر سمجہاتے رہے انتہے شعیب نے کہا بہلا یہ تو بتاؤ کہ اگر مین بصیرت
پر ہون اس دعوت مین طرف توحید عبادت کے اور اللہ نے مجہے رزق حسن دیا ہے مراد اس سے نبوت ہو
یا حلال روزی یاد دونون امر ثوری نے کہا مین جس چیز سے تم کو منع کرتا ہون خود وہ کام جہپکر نہ کرونگا
اسی طرح قتادہ نے بہی کہا ہے میرا مطلب تو فقط درست کرنا تمہارے کام کا بجد وجہد و طاقت خود
ہے پس سب اور توفیق اصابت حق کی اللہ کے ہاتہہ مین ہے میرا توکل و رجوع اوسی پر ہے قَالَہٗ مُجَاھِدٌ
حکیم بن معاویہ کہتے ہین کہ معاویہ نے کہا کہ اون کے بہائی مالک نے کہا اے معاویہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
نے میرے ہمسایون کو گرفتار کیا ہے تم اون کے پاس جاؤ کہ وہ تم سے بات چیت کرتے ہین اور تم کو
پہچانتے ہین مین مالک کو لیکر گیا اور کہا میرے لیے میرے ہمسایون کو چہوڑ دو کہ وہ مسلمان ہو چکے ہین
حضرتؐ نے اعراض کیا وہ غصے مین کہڑا ہو گیا اور کہا سن لو تم ہے خدا کی تم یہی کرو لوگ یہ اعتقاد
کرتے ہین کہ تم ہمکو تو ایک امر کرتے ہو اور خود بر خلاف اوسکے بجا لاتے ہو کہا کیا وہ یون کہتے ہین
اگر مین ایسا کرتا ہون تو وبال اوسکا مجہپر ہے اون پر کوئی الزام نہین ہے اوسکے لیے اوسکے ہمسایون
کو رہا کر دو رَوَاہُ اَحْمَدُ اسی جگہہ سے یہ حدیث امام احمد ہی ہے کہ جب سنو تم کوئی حدیث میری
جسکو تمہارے دل پہچانین اور تمہارے اشعار و ابشار اوسکے لیے نرم ہون اور تم دیکہو کہ وہ بات
تم سے قریب ہے تو مین اولی تر ہون تم مین ساتہہ اوسکے اور جب سنو تم کوئی حدیث میری جسکا انکار کرین
دل تمہارے اور متنفر ہون اوس سے اشعار و ابشار تمہارے اور تم اوسکو آپ سے دور دیکہو تو مین دور
تر ہون تم مین اوس سے اسکی سند صحیح ہے مسروق نے کہا ایک عورت پاس ابن مسعود کے آئی اور
کہا تم واصلہ سے نہی کرتے ہو کہا ہان کہا تمہاری بعض عورتین یہ کام کرتی ہین کہا تجہے وصیت عبد
صالح کی یاد نہین ہے وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْہُ سلیمان ضبی کہتے ہین ہمارے
پاس خطوط عمر بن عبد العزیز آتے تہے اون مین امر و نہی ہوتی وہ آخر مین اون خطوط کے لکہتے ما
مَا کُنْتُ مِنْ ذٰلِکَ اِلَّا مَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ
فتح البیان مین کہا ہے مراد بینہ سے اسجگہہ یا بین حجت و اضحہ و بصیرت و ہدایت ہے طرف سے اللہ کے
امر و نہی مین اوسنے مجہ کو اپنے فضل و خزائن ملک اور اپنی اعانت و عنایت سے بلا کد و تعب رزق
دیا ہے کثیر و اسع حلال طیب حضرت شعیب کثیر المال والنعمۃ تہے یا مراد رزق سے نبوت یا حکمت

یا علم یا توفیق یا معرفت یا ہدایت ہی زجاج نے کہا یہ نہین ہو سکتا کہ مین تم کو تو کسی شے سے منع کرون اور
خود اوس کلام مین داخل ہون بلکہ تمہارے لیے وہی بات اختیار کرتا ہون جو اپنے لیے پسند کرتا ہون
میری مراد تو اس امر و نہی سے یہی سنوارنا تمہارا اور دور کرنا فساد کا تمہارے دین سے ہے مجھ سے
جہانتک ہوگا مین تمہاری معاملات درست کرونگا میرا موفق دینی و ہادی و مرشد ہونا اللہ کی تائید سے
ہے میرا بھروسا سب کامون مین اللہ پر ہے مین اوسیکی طرف رجوع کرنیوالا ہون علی مرتضے کہتے ہین
مینے کہا اے رسول خدا مجھے وصیت کرو فرمایا قُلِ اللّٰهُ رَبِّي ثُمَّ اسْتَقِمْ مینے کہا رَبِّيَ اللّٰهُ وَمَا
تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ فرمایا لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْحَسَنِ لَقَدْ شَرِبْتَ
الْعِلْمَ شُرْبًا وَّنَهِلْتَهٗ نَهْلًا اَخْرَجَهٗ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اسکی سند مین محمد بن یوسف کدیمی ہے

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ
وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝

اے قوم نہ کمائیو میری ضد کرکے یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوح پر یا قوم ہود پر یا قوم صالح پر
اور قوم لوط تم سے دور نہین اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے اور اوسکی طرف رجوع لاؤ البتہ میرا رب مہربان
ہے محبت والا **ف** شعیب علیہ السلام نے کہا تم کو مجھ سے عداوت و بغض ہے سو کہین اسوجہ سے
تم ان معاصی پر اصرار نہ کرنا کہ تم پر عذاب آجائے عدم بعد لوط سے یہ مراد ہے کہ زمانہ انکا کچھ بہت
دراز نہین ہوا وہ تو ابھی کل کی بات ہے کہ تمہارے سامنے ہلاک ہوچکے ہین یا مراد قرب مکان ہے اور محتمل
ہے کہ دونون امر مراد ہون پھر گناہان گذشتہ سے حکم استغفار کرنیکا اور آئندہ کے لیے توبہ بجالانیکا
حکم دیا اور اللہ کو رحیم و ودود فرمایا کیونکہ توبہ قبول کرتا اور بخشتا ہے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا

بِعَزِيْزٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ
رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ بولے اے شعیب ہم نہین بوجھتے بہت باتین جو تو کہتا ہے اور ہم دیکھتے
ہین تو ہم مین کمزور ہے اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند تو تجھکو ہم پتھراؤ کرتے اور تو ہم پر کچھ سردار نہین
بولا اے قوم کیا میرے بھائی بندون کا دباؤ تم پر زیادہ ہے اللہ سے اور اوسکو ڈال رکھا تم نے پیٹھ
پیچھے فراموش تحقیق میرے رب کے قابو مین ہے جو کرتے ہو **ف** قوم نے شعیب سے کہا بہت باتین

تمہاری سمجھ مین نہین آتین اور ہم تم کو ضعیف دیکھتے ہین سعید بن جبیر و ثوری نے کہا حضرت شعیب
ضریر البصر تھے اونکا لقب خطیب الانبیاء ہے سدی نے کہا تم ضعیف ہو یعنے اکیلے تنہا ابو روق نے کہا
یعنے ذلیل ہو کیونکہ تمہارے کنبے کے لوگ تمہارے دین پر نہین ہین اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھکو
سنگسار کرتے یا گالی دیتے تو ہم کو کچھ عزیز نہین ہے اوسپر شعیب نے فرمایا کیا میری قوم تمہارے نزدیک
اللہ سے بھی زیادہ عزیز ہے کہ تم قوم کا مونہہ کرکے مجھکو چھوڑتے ہو اور جناب رب العزت سے ڈر کر ترک
نہین کرتے تمنے اللہ کی کتاب کو اپنے پس پشت ڈالدیا ہے اوسکی کچھ عظمت تم کو نہین ہے سو اللہ کو سارا
حال و قال تمہارا معلوم ہے وہ تمہاری اعمال کی جزا تم کو دیگا فتح البیان مین کہا ہے تم اُن امور کی
ہم کو خبر دیتے ہو جو معہود نہین ہین جیسے بعث و نشور سو ہم ان امور کو مثل امور حاضرہ کے نہین سمجھتے
اس صورت مین نفی فہم کی حقیقۃً ہے نہ مجازاً یہ بات اونہون نے بطور اعراض کے سماع سے کہی
اور یہ جتلایا کہ ہم کو کچھ پروا ان باتون کی نہین ہے اور اُن کی باتون کو حقیر سمجھا اور اُنکو کمزور بتایا
بدن مین وہ نابینا تھے لغت حمیر مین اعمے کو ضعیف کہتے ہین وہ حب خدا مین اتنا روئے کہ
آنکھین جاتی رہین شداد بن اوس کا لفظ رفعاً یہ ہے بَکٰی شُعَیْبٌ مِنْ حُبِّ اللّٰہِ حَتّٰی عَمِیَ اَخْرَجَہٗ
اِبْنُ عَسَاکِرَ وَالْوَاحِدِیُّ سدی نے کہا مراد ضعف سے یہ ہے کہ تم ایک ہو یا مکفوف البصر
ہو یا کسب و تصرف سے عاجز ہو حسن و مقاتل نے کہا یعنے ذلیل ہو اول اولی ہے رہط سے مراد جماعت
و عشیرہ ہے جن سے انسان کو قوت ہوتی ہے اطلاق رہط کا تین سے دس تک یا سات تک پر آتا
ہے رہط کو مانع ضرر باوجودیکہ وہ تھوڑے اور کفار ہزارون تھے اسلیے کہا کہ وہ انہین کے دین
پر تھے سو اون کے احترام کے لیے شعیب کو چھوڑ دیا نہ اون کے خوف سے علی مرتضے نے کہا فو
اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ مَا ھَابُوْا جَلَالَ رَبِّھِمْ مَا ھَابُوْا اِلَّا الْعَشِیْرَۃَ مراد رجم سے قتل ہے
یہ قتل جو پتھر سے ہوتا ہے اسوا اشر قتل ہے یا بمعنے رجم کے گالی گفتہ و سخنگوئی ہے لکن اول اظہر
ہے پھر کہا کہ تمہاری کچھ عزت ہمارے سامنے نہین ہے ہمنے محض تمہاری قوم کی وجہ سے تم کو چھوڑ
رکھا ہے شعیب نے فرمایا میرا گروہ تم کو عزیز ہوا اور اللہ پاک عزیز نہ ہوا یہ بات تعجب کی راہ سے
کہی کیونکہ استہانت انبیا کی عین استہانت اللہ عزوجل کی ہے تمنے اللہ کو اپنی پس پشت ڈالا
یعنے نبی کی اہانت کی سو اللہ تمہارے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے اوسپر کوئی شئے تمہارے

اقوال و افعال سے مخفی نہیں ہے وہ اسکا بدلا تم کو دن قیامت کے دیگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ؕ

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ○ وَ

لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ

اور اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ میں بہی کام کرتا ہون آگے معلوم کروگے کسپر آتا ہے عذاب کہ اوسکو رسوا کرے اور کون ہے جہوٹا اور تاکتے رہو میں بہی تمہارے ساتہہ ہون تاکتا اور جب پہونچا ہمارا حکم بچادیا ہمنے شعیب کو اور جو یقین لائے تہے اوسکے ساتہہ اپنی مہر سے اور پکڑا اون ظالمون کو چنگہاڑ نے پہر صبح کو رہگئے اپنے گہرون میں اوندہے پڑے جیسے کبہی نہ بسے تہے اون میں سن لو پہٹکار ہے مدین پر جیسے پہٹکار پائی ثمود نے **ف** جب شعیب علیہ السلام اون سے نا امید ہوئے کہا اچہا تم اپنے طریقے پر رہو یہ تہدید شدید تہی اون کو پہر کہا کہ عنقریب تم کو معلوم ہوجائیگا کہ عذاب کس کو آتا ہے اور کون جہوٹا ہے تم بہی منتظر رہو میں بہی انتظار کرتا ہون جاثمین سے مراد یہ ہے کہ بے حرکت ہوکر رہگئے ثمود کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ اون کے ہمسایہ تہے اون کے دیار سے قریب بستے تہے اور یہ مشابہت ہو کفر و رہزنی میں اور نسل اونکے عرب تہے فتح البیان میں کہا ہے کہ جب شعیب ؑ نے اصرار اپنی قوم کا کفر پر اور عزم مصمم انکا دین آبائی پر اور بے اثری اپنے وعظکی اون میں دیکہی تو اون کو یہ وعید سنائی کہ تم خوب طرح اپنے کام کیے جاؤ بنہایت استطاعت و غایت تمکن کے ساتہہ میں بہی جسقدر ممکن ہی بحسب تقدیر الٰہی اپنا کام کرون گا اور اب جلد تم جان لوگے کہ کسکو عذاب رسوا کنندہ آتا ہے اور کون جہوٹا ہے جو اپنے کام کا وبال چکہے گا ہم تم دونون منتظر رہین غرضکہ جسوقت مطابق اس وعید کے عذاب الٰہی آیا اللہ نے شعیب کو اور جو لوگ کہ اون کے ہمراہ ایمان لائے تہے انکو اپنی رحمت سے بچادیا اور جن لوگون نے اپنی جان پر بسبب تصمیم علے الکفر کے ظلم کیا تہا اون کو چنگہاڑ نے پکڑ لیا جبرئیل علیہ السلام نے ایک ایسی چیخ ماری کہ انکی جانین انکے بدن سے نکل گئین سورہ اعراف و سورہ عنکبوت میں رجفہ آیا ہے اور یہان صیحہ فرمایا ہے رجفہ کہتے ہیں زلزلے کو وہ تابع صیحہ ہوتا ہے بسبب تموج ہوا کے یہ عذاب تو اہل قریہ کو آیا رہے اصحاب ایکہ وہ عذاب ظلہ سے ہلاک ہوئے ظلہ ایک آگ تہی جس نے آسمان سے اوترکر انکو جلادیا بہر حال صیحہ سے وہ لوگ اپنے گہرون میں گہٹنے

ع ۱۲ ۸

کے بل مر کر رہگئے گویا کبہی وہان بسے ہی نہ تہے ثمود دور ہو یعنے لعنت پڑے اہل مدین پر جس طرح
کہ لعنت پڑی ثمود پر یا مراد بُعد سے ہلاک ہو کہتے ہین کبہی دو امتین ایک عذاب سے ہلاک نہین ہوئین
مگر قوم شعیب و قوم صالح قوم صالح کو چنگہاڑنے تحت سے پکڑا اور قوم شعیب کو فوق سے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِيْدٍ ۝ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا
فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ اور بہیج چکے ہین ہم موسیٰ کو اپنی نشانیون سے
اور روشن سند سے فرعون اور اُسکے سردارون کے پاس پہر چلے کہے مین فرعون کے اور نہین بات
فرعون کی کچہ نیک چال رکہتی آگے ہوگا اپنی قوم کے قیامت کے دن پہر پہونچا دیگا اون کو آگ پر اور
برا گہاٹ ہے جسپر پہونچے اور پیچہے سے ملی اس جہان مین لعنت اور دن قیامت کو برا انعام ہے جو ملا
ف اسمین اسنے خبر دی کہ ہم نے موسے کو آیات باہرہ و دلالات ظاہرہ دیکر پاس فرعون بادشاہ قبط کی
اور اُسکے سردارون کے بہیجا تہا وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی راہ پر تو نہ آئے اوسی طریق غیّ فرعون
پر چلے حالانکہ فرعون کا کام کچہ نیک انجام نہ تہا سو جسطرح وہ اس دنیا مین تابع فرعون لعین کے رہے
اسیطرح وہ اُنکا پیشوا دن قیامت کی طرف نار جہنم کے ہوگا اور اُنکو لیجا کر آگ مین جہونکدیگا اور اُسکو
ایک بڑا حصہ عذاب کا ہوگا اور یہی شان متبوعین کی ہوتی ہے کقولہ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ
اس آیت سے باشارۃ النص فرعون کا ناری ہونا ثابت ہے جس نے اوسکو مومن ناجی کہا ہے اوسکا استدلال
غلط ہے قرآن پاک سے ہر جگہہ اوسکا مر کر کفر پر ثابت ہے اب کسی عالم و صوفی کی تاویل و تفسیر کی حاجت
نہین ہے اَلصَّبَاحُ يُغْنِيْ عَنِ الْمِصْبَاحِ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے امرء القیس حامل لواء شعراء
جاہلیت ہوگا دن قیامت کے طرف دوزخ کے رَوَاہُ اَحْمَدُ آپ نے فرمایا کہ ہمنے آل فرعون کے
پیچہے لعنت لگائی یہ عذاب نار پر جو دنیا و آخرت مین ہوگا زیادہ ہے کیا برا انعام ہے مجاہد نے کہا ایک
لعنت قیامت مین ہوگی اور ایک لعنت یہان دنیا مین ہے یہ دو لعنتین ہوئین ابن عباس نے کہا رفد
مرفود سے مراد لعنت دنیا و آخرت ہے ضحاک و قتادہ بہی اسی کے قائل ہین وہو کقولہ وَجَعَلْنٰهُمْ
اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ الآیتین فتح البیان مین کہا ہے یہ ساتوان قصہ ہے جو اس سورت مین ذکر
ہوا پہلے نوح کا پہر ہود و صالح و ابراہیم و لوط و مدین کا ترتیب وار یہ قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے آیات

سے مراد توریت ہے سلطان مبین سے مراد معجزات باہرات ہین یا آیات سے مراد نو نشانیان ہین از انجملہ آٹھہ نشانیون
کا ذکر اعراف مین ہو چکا ہے اور نوین کا یونس مین ان آیات سے مراد توریت نہین ہے کیونکہ وہ بعد اغراق
فرعون کے نازل ہوئی تھی اور سلطان سے مراد عصا ہے یہ عصا اگرچہ منجملہ تسع آیات کے تہا لکن چونکہ اعظم
آیات اور حیران کرنے والا عقول کا اور سخت خارق عادات کا تہا اسلیے اوسکو الگ کرکے ذکر کیا آیات کے
وہ ہے جو کہ مفید ظن ہو اور سلطان وہ ہے جو کہ مفید یقین ہو بعض نے کہا آیات و سلطان ایک ہی چیز
ہین یعنے ہمنے موسی کو ایسی چیز دیکر بہیجا جو آیت بہی ہے اور سلطان بہی ہے یا مراد سلطان سے وہ
محاورہ ہے جو درمیان موسی اور فرعون کے ہوا تہا ملا کہتے ہین اشراف قوم کو انکا ذکر کیا نہ سارے قوم
کا اسلیے کہ باقی قوم اونہین سردارون کی تابع تہی اصدار و ایراد مین ان لوگون نے کفر مین
پیروی فرعون کی اختیار کی حالانکہ فرعون کا کفر ایک امر واضح تہا اور کفر اشراف کا اوسی کے کفر
کی طرف مستند تہا یا مراد امر فرعون سے طریقہ و شان فرعون ہے پس کفر وغیرہ کو عام ہوگا اللہ نے کہا
فرعون کا امر رشید نہین ہے بلکہ غی ہے اس مین تعریض ہے طرف اس بات کی کہ موسی کا امر ذو رشد
ہے اور فرعون کا کام ضلال ہے بالجملہ فرعون دن قیامت کے اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور قوم کو
لے جا کر آگ مین ڈالدے گا یہ لوگ اوسکے پیچھے ہونگے ورود سے مراد دخول ہے اوس نے انکو دنیا
مین بہی آگ مین جہونک دیا تہا کما قال تعالے اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا بعض نے کہا کہ اوسنے قوم
کو موجبات و اسباب نار پر وارد کیا لکن اس مین بعد ہے بسبب عطف بالفا کے قتادہ نے
کہا فرعون سلنے اپنی قوم کے چلے گا یہانتک کہ انکو آگ مین داخل کریگا اللہ نے کہا یہ برا گہاٹ
ہے کیونکہ جس پانی پر وارد ہوتے ہین وہ پیاس کی گرمی کو بجہاتا ہے اور تشنگی کو دور کرتا ہے اور
آگ برخلاف اس کے ہے تو یہ ورود برا ٹہیرا پیچہے لگی قوم فرعون کے یا اوسکے سردارون کے
بالخصوص یا انکو مع فرعون کے لعنت عظیم اس دنیا مین کہ جو امم آئین سب نے اوپر لعنت کی اور
پہر قیامت مین سارے اہل محشر بہی اوپر لعنت کرینگے یہ لعنت انکا انعام ہے بطریق تہکم رفد
اصل مین بمعنے عون و عطا ہے ابو السعود نے کہا یہ مناسب اس مقام کے نہین ہے اصمعی نے کہا
رفد کہتے ہین ساغر لبریز کو شراب سے گویا یہ ذم ہے اوس چیز کی جسکو وہ آگ مین پیئین گے یہی انسب
بمقام ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ ○ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ

لٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ یہ تھوڑے احوال ہین بستیون کے کہ ہم سناتے ہین تجہکو کوئی اون مین قائم ہے اور کوئی کٹ گیا اور ہم نے اونپر ظلم نہین کیا لیکن ظلم کر گئے اپنی جان پر پہر کچہ کام نہ آئے انکو ٹہاکر جنکو پکارتے تہے الله کے سوا کسی چیز مین جب پہونچا حکم تیرے رب کا اور کچہ نہ بڑہایا اون کے حق مین سوے ہلاک کرنے کے **ف** الله نے انبیاء اور انکی امتون کا ذکر کرکے فرمایا کہ یہ اخبار ہین اون لوگون کے کوئی اُن مین سے آباد ہے اور کوئی ہلاک اس ہلاک کرنے مین ہمنے اونپر کوئی ظلم نہین کیا لیکن وہ خود اپنے نفس پر ظالم تہے بسبب کفر و تکذیب انبیاء کے جب اون پر ہلاک آیا تو اون کے اوثان جنکو وہ پکارتے تہے کچہ کام اون کے نہ آئے اور نہ اُن کو اُس ہلاک و عذاب سے بچایا بلکہ اونکی ہلاکت کو اور زیادہ کر دیا مجاہد و قتادہ نے کہا تتبیب سے مراد تخسیر ہے یعنے خسران و زیان مین ڈالنا کیونکہ سبب اُن کے دمار کا یہی اتباع ان اوثان کا ہے وہ خسر الدنیا و الآخرۃ ہو گئے فتح البیان مین کہا ہے یہ سات قصے جو ہمنے اس سورت مین بیان کیے اخبار ہین امم سالفہ و قرون ماضیہ کے کہ اونہون نے اپنے انبیاء کے ساتھ کیا کیا پہر اون پر کیا بلا آئی منجملہ ان قریے کے جن کے اہل ہلاک ہوئے بعض قائم ہین یعنے آباد اور بعض حصید ہین یعنے ویران قائم وہ جو اپنے عروش پر باقی ہے اور حصید وہ جسکا اثر باقی نہ رہا بعض نے کہا قائم وہ قری ہین جو دیران ہو گئے اور حصید وہ ہین جو جڑ سے اوکہیڑ ڈالے گئے آثار باقیہ قری کو مشابہ زرع کے فرمایا جو کہ اپنی ساق پر کہڑا ہو اور جو مقطوع و معفو ہے اوسکو مشابہ حصید کے کہا ۝

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ   آثار پدیدست صنادید عجم را

ابن عباس نے کہا مراد آباد گاؤن اور ویران دہات ہین قتادہ نے کہا قائم وہ ہین جنکے حلقہ دکہائی دیتی ہے اور حصید وہ ہین جنکا اثر نہین رہا ابن جریر نے کہا قائم وہ ہے جو اپنے عروش پر گرے پڑے ہین اور حصید وہ ہین جو زمین سے ملصق ہین یعنے یہ ہوئے کہ بعض باقی اور بعض فانی ہین گویا جب حال قری کا بیان کیا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ انکا کیا حال ہے آثار اونکے باقی ہین یا نہین الله پاک نے فرمایا ہم نے اونپر ظلم نہین کیا اس عذاب و ہلاک سے بلکہ خود اونہون نے اپنی جان کو نشانہ ہلاک کا بنایا یعنے کفر و معاصی کرکے پہر اون کے اصنام اوس عذاب کو اون سے دور نکر سکے

جنکو وہ اللہ کے سوا پکارتے تہے یعنے پوجتے تہے بلکہ اور زیادہ اونکو ہلاک و خسارہ مین ڈالا حالانکہ ان کا
اعتقاد دیہ تہا کہ وہ انکی مدد کرینگے اور نفع پہونچاینگے اور ضرر کے دفع ہون گے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ
رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ اور ایسی ہے پکڑ تیرے رب کی
جب پکڑتا ہے بستیون کو اور وہ ظلم کر رہتے ہین بیشک اوسکی پکڑ دکہہ دیتی ہے زور کی **ف** اللہ
پاک فرماتا ہے جسطرح ہم نے ان قرون ظالمہ کو ہلاک کیا ہے اسیطرح ہم اون کے اشباہ کو ساتھہ کرینگے
اللہ کی پکڑ سخت و دردناک ہے صحیحین مین ابو موسے اشعری سے رفعاً آیا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِىْ
لِلظَّالِمِ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ یعنے اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے
یہانتک کہ جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پہر نہین چہوڑتا فتح البیان مین کہا ہے مراد ظلم سے گناہ
ہین اللہ کا عقوبت کرنا کافرون کو سخت ہے تو یہ گمان نہ کر کہ یہ آیت خاص ہے ساتھہ اون ظالمون
کے جو اگلی امتون مین گذر گئے ہین بلکہ اس آیت کا حکم عام ہے حق مین ظالمون کے حدیث ابو موسی اسکی
کی مؤید ہے اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ۝ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ
فَمِنْهُمْ شَقِىٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ اس بات مین نشانی ہے اوسکو جو ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے وہ دن ہے
جسدن مین جمع ہونگے سب لوگ اور وہ دن ہے دیکہنے کا اور اوسکو ہم جو دیر کرتے ہین سو ایک وعدہ کی گنتی
تک جسدن وہ آویگا نہ بولیگا کوئی جاندار مگر اوسکے حکم سے سو ان مین کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک
بخت **ف** اللہ پاک نے فرمایا کہ ہم نے جو کافرون کو ہلاک کیا اور مومنون کو نجات دی اس مین ایک وعظ
و عبرت ہے ہمارے صدق وعدہ پر آخرت مین اوسدن اولین و آخرین جمع ہونگے کقولہ تعالی وَحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ اوسکو مشہود اسلیے کہا کہ اوسدن ملائکہ حاضر ہونگے
رسل مجتمع ہونگے ساری خلق کا حشر ہوگا عادل غیر ظالم کا حکم چلیگا قیامت کے لانے مین دیر اسلیے
ہے کہ اللہ کا کلمہ حق مین بنی آدم کے سابق ہو چکا ہے کہ جب اتنے لوگ پیدا ہو چکینگے تب قیامت
قائم ہوگی ایک مدت معین واسطے انقطاع و تکامل بنی آدم کے مقرر ہو چکی ہے اوس وجود مقدر کے
پوری ہونے پر ساعت آئیگی پہر جب ساعت آئیگی تو کوئی نفس بات نکریگا مگر اللہ کے حکم سے کقولہ
لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا اور فرمایا ہے وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ

الآیہ اور حدیث شفاعت مین نزدیک صحیحین کے آیا ہے ولا یتکلم یومئذ الا الرسل ودعوی الرسل
یومئذ اللھم سلم سلم پھر فرمایا کہ منجملہ اہل جمع کے کوئی شقی اور کوئی سعید ہوگا فریق فی الجنۃ
وفریق فی السعیر فریق جنت سعدا ہین اور فریق سعیر اشقیا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب یہ آیت اتری
فمنھم شقی وسعید مینے کہا اے رسول خدا ہم کس لیے عمل کرتے ہین ایسی شی پر جس سے فراغت
ہوچکی ہے یا نئے سر انف یعنی جدید پر فرمایا بلکہ شئے سے فراغ ہو منہ پر اے عمر جسکے ساتھ قلم جاری ہوچکی ہے
ولکن ہر کسی پر وہی امر آسان ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے رواہ ابو یعلی فی مسندہ فتح البیان مین
کہا ہے ان ساتون قصون مین جو اس سورت مین ذکر کیے گئے ہین عبرت و موعظت ہے اسلیے کہ اون مین
بیان عذاب دنیا و آخرت کا ہے سو اول تو حاصل ہوچکا اب عاقل اوس سے معلوم کرسکتا ہے کہ جسکو انزال
اول پر قدرت ہے وہ انزال ثانی پر بھی قدرت رکھتا ہے جسکو عذاب آخرت کا خوف ہے وہی ان عبرتون
سے اعتبار پکڑتا ہے اور ان مواعظ سے متعظ ہوتا ہے ابن زید نے کہا ہم عنقریب وفا کرینگے اپنا وعدہ
آخرت مین جسطرح کہ ہمنے اپنا وعدہ نصرت کا ساتھ انبیا کے وفا کیا ہے دنیا مین یہ دن آخرت کا وہ
دن ہوگا جس مین ساری اگلے پچھلے لوگ واسطے حساب وکتاب وجزا کے فراہم کیے جائینگے اور وہان اہل
محشر اور ساری خلائق اور اہل ارض وسما حاضر ہونگے ہمنے اسدن مین تاخیر نہین دی مگر ایک مدت
معدود تک یعنے معلوم بالعدد جسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا وہ مدت دنیا کی ہے اللہ نے وقوع جزا کا
بعد مدت مذکور کے مقرر کیا ہے ابو السعود نے کہا مراد انقضاء مدت قلیل ہے جو کہ اللہ کے علم مین
بمقتضائے حکمت ٹہیر چکی ہے جسدن قیامت آئیگی کوئی جاندار بے حکم خدا کے بات نہ کریگا یعنے ساتھ حجت
و شفاعت کے مگر اللہ کے اذن سے کما قال تعالی لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال تعالی
من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اور قولہ ھذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون اور
یہی یہ آیت یوم تاتی کل نفس تجادل عن نفسھا اور محاجت کفار واللہ ربنا ما کنا مشرکین
سو جمع درمیان آیت باب اور ان آیات کی یہ ہے کہ محمول ہین اختلاف احوال واختلاف مواقف
قیامت پر اس طرح کی جمع بہت مواضع قرآن مین مکرر آئی ہے پھر ان النفس یا اہل موقف مین بعض
لوگ بدبخت اور بعض نیک بخت ہین تقدیم شقی کی سعید پر اسلیے ہے کہ یہ مقام تحذیر کا ہے یہ آیت
دلیل ہے اس بات پر کہ اہل موقف دو ہی قسم ہین تیسری قسم نہین ہے ظاہر آیت وحدیث اسی پر دلیل

ہے لکن ایک قسم مسکوت عنہ رہی یعنے وہ لوگ جنکی حسنات وسیئات برابر ہین یا نہ حسنات ہین اور نہ سیئات
جیسے مجانین و اطفال سو یہ قسم زیر مشیت ہے اللہ جو چاہے گا وہ حکم درمیان اون کے کریگا تخصیص دو قسم
مذکور کی کچھ نفی قسم سوم کی نہین کرتی ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ۝
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ سو وہ
لوگ جو بدبخت ہین سو آگ مین ہین انکو وہان چلانا ہے اور دہاڑ نا رہا کرین اُس مین جب تک ہے آسمان
اور زمین مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہے **ف** اسکے دو معنی ہو سکتے ہین ایک
یہ کہ رہین آگ مین جتنی دیر رہ چکے ہین آسمان وزمین دنیا مین مگر جتنا اور چاہے تیرا رب وہ اوسی کو معلوم
ہے دوسرے یہ کہ رہین گے آگ مین جبتک رہے آسمان وزمین اوس جہان کا یعنے ہمیشہ مگر جو چاہے رب
تو موقوف کردے لکن چاہ چکا کہ موقوف نہو اس کہنے مین فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رہنے مین اور
بندے کے کہ بندہ گو ہمیشہ رہے ساتھہ یہ بات لگی ہے کہ اللہ چاہے تو فنا کردے انتہی مافی موضح قرآن
ابن کثیر کہتے ہین ابن عباس نے کہا اول نفس چلانا اور آخر نفس ڈہارنا ہوگا ابن جریر نے کہا عادت
عرب کی یہ ہے کہ جب کسی شی کا وصف ساتھہ دوام وابد کے کرتے ہین تو یہ کہتے ہین هٰذَا دَائِمٌ دَوَامَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسیطرح یہ بہی کہتے ہین هُوَ بَاقٍ مَا اخْتَلَفَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ سو اللہ جل شانہ
نے انکو وہی خطاب متعارف اونکا کیا مین کہتا ہون محتمل ہے کہ مراد دوام سموات وارض سے جنس ہو اس
لیے کہ آخرت مین بہی آسمان وزمین ہونگے اگرچہ یہان کا آسمان وزمین نہو سو مراد وہان کا آسمان و
زمین ہو وہ ہمیشہ رہیگا ابن عباس نے اس آیت مین کہا ہے ہر جنت کے لیے آسمان وزمین ہے اور استثنا
مثل اس قول کے ہے اَلنَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اہل علم نے اس استثنا مین اختلاف
کیا ہے بہت سے اقوال ہین جنکی حکایت ابن الجوزی رہ نے تفسیر زاد المسیر مین کی ہے اور ابن جریر نے
اپنی کتاب مین کہا ہے اور قول خالد بن معدان وضحاک وقتادہ وابن سنان کو نقل کرکے اختیار
کیا ہے کہ عود استثنا کا عصاۃ موحدین پر ہے اور بعض سلف سے اسکی تفسیر مین اقوال طرح یہ آئے ہین
قتادہ نے کہا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِثُنْیَاہُ انتہے کلام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی فتح البیان کا بیان فائح یہ ہے کہ
جن لوگون کے لیے اللہ کے علم مین شقاوت سابق ہو چکی ہے اور وہ کفر پر گئے ہین اگرچہ پہلے ایمان
لا چکے تہے اونکا ٹہکانا دوزخ مین ہے وہ نار مین زفیر وشہیق کرین گے زجاج نے کہا زفیر کہتے ہین

شدت انین کو جو سخت بلند ہو یعنے چلا کر رونا اور اہل لغت بصرہ وکوفہ کا زعم یہ ہے کہ زفیر بمنزلہ ابتدا آواز
خر کے ہے اور شہیق بمنزلہ آخر آواز کے اور بعض نے کہا ہے کہ زفیر آواز خر ہے اور شہیق آواز خچر یا زفیر آواز
سخت ہی اور شہیق آواز ضعیف یا زفیر اخراج نفس ہے اور شہیق رد نفس یا زفیر سینے سے ہوتی ہی اور شہیق
حلق سے یا زفیر آنا جانا سانس کا ہے سینے مین شدت خوف سے یہانتک کہ امتلاء اوس سے منتفخ ہو جائین
اور شہیق لنبی آواز یا پہیرنا سانس کا ہے سینے مین بہر حال مراد ان دونون سے دلالت ہی شدت کرب
وغم پر اون کے حال کو مشابہ اوس شخص کے حال کی کہا جسکے دل پر حرارت چہا گئی ہے اور جان اوسکی گہٹ
رہی ہے لمیث نے کہا زفیر یہ ہے کہ سینہ مرد کا شدت غم سے بہر جاوی اور سانس نکلی اور شہیق یہ ہی کہ آہ
سرد کہینچے بہر حال رہنا انکا دوزخ مین وہان تک ہوگا جہان تک کہ آسمان وزمین ہین یعنے مدت اون کو
دوام کی دنیا مین یہ مدت سوا اوس کے ہوگی جو اللہ زیادہ کرے گا جسکی نہایت نہین ہے لفظ دامت
اسجگہہ تامہ ہی یعنے بقیت علما اوسکا بیانین یعنے توقیت مذکور کے اختلاف ہی اسلیے کہ ادلہ قطعیہ سے تابید
عذاب کفار کی نار مین اور عدم انقطاع عذاب کا اون سے معلوم ہو چکا ہے اور یہ بات بہی ثابت ہی
کہ آسمان وزمین وقت انقضاء ایام دنیا کے جاتے رہین گے ایک گروہ نے کہا یہ خبر جاری ہے عادت
عرب پر کہ وہ لوگ جب شیے کے دوام مین مبالغہ کرتے ہین تو یون کہتے ہین کہ وہ دائم ہے بدوام آسمان
وزمین و منہ قولہم لا اٰتیک ما جنّ اللیل وما ناح الحمام ونحو ذلک اسصورت مین یہ معنی ہوئے
کہ وہ مخلد فی النار رہین گے بلا انقطاع جسکی کچہ انتہا نہ ہوگی یا مراد آخرت کا آسمان وزمین ہے کیونکہ
اسپر دلیل آئی ہی کہ آخرت مین سما وزمین ہان کا ہوگا سوا اس آسمان وزمین دنیا کے تو یہ رہنا انکا دائم بدوام آخرت
ہوا علاوہ اسکے ضرور ہے کہ کوئی جگہہ انکو اٹہائے اور کوئی موضع انپر سایہ کرے سو وہ دونون
موضع یہی ارض وسما ہونگے استثنا مین اہل علم کے اقوال ہین فتح البیان مین اس جگہہ گیارہ قول
مع اسامی قائلین ذکر کیے ہین شوکانی رح نے اس بارہ مین ایک رسالہ مستقل لکہا ہے سیوطی نے
منجملہ تیرہ اقوال کے یہ قول اختیار کیا ہے کہ الا اسجگہہ بمعنے حرف عطف ہے گویا فرمایا کہ ہمیشہ رہینگے
نار مین جب تک کہ آسمان وزمین ہین اور زیادہ اس مدت پر جسکی نہایت نہین ہے جمل نے کہا یہ وجہ حسن
ہے سمین نے وجوہ مذکورہ کا استیفاء کیا ہے ابن حجر مکی نے زواجر مین کہا ہے کہ آیات واحادیث دالہ
ہین اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم مؤبد ہوگا اور جو قول برخلاف اسکے آیا ہے اوسکی

تاویل کرنا واجب ہے جیسے یہ آیت باب علما نے اس آیت مین بیس وجہ بیان کی ہین بعض کا مرجع طرف حکمت تقیید کے ہے ساتھہ مدت دوام سموات و ارض کے اور بعض کا طرف حکمت استثنار کے پہر اکثر وجوہ کا ذکر کیا ہے جو فتح البیان مین منقول ہین اور سوا ان وجوہ کی اور اقوال بہی حکایت کیے ہین اور جو تغلیط و تخطیہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ ابن القیم کا صاحب زواجر نے کیا ہے اوسکا ذکر بہی آیا ہے وہ کچہہ اس قول مین متفرد نہین ہین بلکہ بعض سلف بہی اسیطرف گئے ہین اور شیخ ابن عربی نے بہی اسی کو اختیار کیا ہے غایت یہ کہ اس قول مین ان بعض سلف سے خطا ہی ہوئی ہو سو وہ اس خطا پر بہی ماجور بیک اجر ہین یہ قول اونکا ماوّل ہے کیونکہ جہنم نام ہے طبقہ اول نار کا اس مین عصاۃ موحدین اور اصحاب کبائر ذنوب جائینگے پہر شفاعت شافعین و رحم ارحم الراحمین سے بعد ایک مدت کے جہنم سے نکلکر داخل بہشت ہونگے وہ سارا طبقہ خالی رہجائیگا اوس مین کوئی شخص نہ ہوگا حدیث ابن عمر مین آیا ہے لَیَاتِیَنَّ عَلٰی جَھَنَّمَ یَوْمٌ تَصْفِقُ فِیْہِ اَبْوَابُھَا لَیْسَ فِیْھَا اَحَدٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَحَکَاہُ الْبَغَوِیُّ وَغَیْرُہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَغَیْرِہٖ ایک جماعت صحابہ اسیطرف گئی ہے اور ایک گروہ تابعین کا بہی اسیکا قائل ہے اور ایک حدیث ابو امامہ کی بہی رفعاً معجم کبیر طبرانی مین آئی ہے لکن سند اسکی ضعیف ہے زمخشری نے کشاف مین اس مقام پر یہ طعن کی ہے کہ وہ جو مجبرہ کہتے ہین کہ مراد استثنا سے خروج اہل کبائر کا نار سے ہے سو استثنا ثانی اسکی تکذیب پر منادی ہے اور انکی افترا کی تسجیل کرتا ہے الخ سو امام ربانی قاضی محمد بن علی الشوکانی نے اسکے جواب مین کہا ہے کہ اے مسکین تجہہ کو یہ نہین معلوم کہ قائل اس قول کے کہ اہل کبائر جہنم سے خارج ہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جسطرح کہ دواوین اسلام و دفاتر سنت مطہرہ مین یہ بات طریق ایک جماعت صحابہ سے جو عدد تواتر کو پہونچتے ہین ثابت ہو چکی ہے تجہکو کیا مطلب ہے طعن کرنے سے ایک ایسی قوم پر جسنے وہ بات جانی پہچانی جو تجہہ سے مجہول رہی اور ایسا عمل کیا جس سے تو مسافت بعیدہ پر ہے کون مانع ہے اسکا کہ اس استثنا کو اوس بات پر محمول کیا جائے جو کہ ادلہ صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے اور جمہور علمار سلف و خلف اوسکے قائل ہین اور استثنار ثانی کی ندا اس تکذیب پر غلط ہے کوئی مانع حمل پر دو استثنار سے سرد و موضع مین عصاۃ اس امت پر نہین ہے رہی طعن ابن عمر رضی اللہ عنہ پر سوے محمود کیا تو جانتا ہے کہ تو نے کیا کیا اور کس وادی مین تو جا گرا اور کس پہلو پر ساقط ہوا اور

تو کون ہے کہ اس مکان پر چڑہتا ہے اور دست کوتاہ پایہ لنگ سے تناول نجوم سما کا کرنا چاہتا ہے
کیا طالبان نحو و لغت میں تجھہ کو کفایت نہیں کہ تو نے ایسے علم میں دخل دیا جس سے تو جاہل ہے فیا للہ
العجب ما یفعل القصور فی علم الروایۃ والبعد عن معرفتھا الی ابعد مکان من الفضیحۃ
لمن لم یعرف قدر نفسہ فلا وقفھا حیث اوقفھا اللہ سبحانہ انتھی حاصلہ + واما
الذین سعدوا ففی الجنۃ خلدین فیھا مادامت السموت والارض الا ما شاء ربک ط
عطاء غیر مجذوذ ۝ اور وہ جو نیک بخت ہیں سو جنت میں ہیں رہا کریں اوس میں جب تک آسمان
و زمین مگر جو چاہے تیرا رب بخشش ہے بے انتہا ف جو لوگ نیک بخت ہوئے وہ اتباع رسل ہیں وہ
تا دوام آسمان و زمین جنت میں رہیں گے مگر جو اللہ چاہے مراد استثنا سے اسجگہہ یہ ہے کہ دوام ان کا
کوئی امر واجب بذاتہ نہیں ہے بلکہ موکول ہے طرف مشیت الٰہی کی ضحاک و حسن نے کہا یہ حق میں عصاۃ
موحدین کے ہے جو نار میں جاوینگے پہر نار سے باہر نکالے جاوینگے یہ عطاء غیر منقطع ہوگی قالہ ابن عباس
وغیر واحد یہ اسلیئے کہ ذکر مشیت سے کہیں یہ توہم نہ ہو کہ وہاں انقطاع ہوگا جسطرح کہ حق میں اہل
نار کے کہا ہے کہ عذاب اہل نار دائمی اور مردود ہے طرف مشیت خدا کے اور اللہ نے اپنے عدل و
حکمت سے اون کو عذاب کیا ہے ولہذا فرمایا کہ تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہے صحیحین میں آیا ہے کہ یؤتی
بالموت فی صورۃ کبش املح فیذبح ثم یقال یا اھل الجنۃ خلود فلا موت ویا اھل النار
خلود فلا موت فتح البیان میں کہا ہے جو لوگ اللہ کے علم میں سعادتمند ہوچکے ہیں اور یہ وہ لوگ
ہیں جو ایمان پر مرتے ہیں اگر جب پہلے اون سے کفر یا عصیان ہوچکا تھا وہ بہشت میں ہوں گے ہمیشہ
کو جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہے مگر جو تیرا رب چاہے زیادہ اس سے جسکی کچہ نہایت نہیں ہے
اس سے دوام خلود ثابت ہوا ولہذا اس عطا کو غیر منقطع فرمایا ہے یعنے اسکا امتداد الی غیر النہایۃ ہے
قاضی نے کہا یہ تصریح ہے ساتھہ اس کے کہ ثواب مذکور کبہی منقطع نہ ہوگا فلا تک فی مریۃ مما یعبد
ھؤلاء ما یعبدون الا کما یعبد اباؤھم من قبل ط وانا لموفوھم نصیبھم غیر
منقوص ۝ ولقد اتینا موسی الکتب فاختلف فیہ ط ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی
بینھم ط وانھم لفی شک منہ مریب ۝ وان کلا لما لیوفینھم ربک اعمالھم ط انہ
بما یعملون خبیر ۝ سو تو نہ رہ دہوکے میں اُن چیزوں سے جنکو پوجتے ہیں یہ لوگ کچہ نہیں پوجتے

ع ۹ ۹

مگر ویسا ہی جیسا پوجتے تھے اونکے باپ دادا اس سے پہلے اور ہم دینے والے ہین انکو انکا حصہ بن گھٹایا
اور ہمنے دی تھی موسی کو کتاب پھر پھوٹ پڑگئی اسمین اور اگر نہ ہوتا ایک لفظ کہ آگے نکل چکا تیرے رب سے تو
فیصلہ ہوجاتا اُن مین اون کو اوس مین شبہ ہے کہ جی نہین ٹھیرتا اور جتنے لوگ ہین جب وقت آیا پورا
دیگا تیرا رب اُنکو اُن کے کیے اوسکو سب خبر ہے جو وہ کررہے ہین **ف** یعنے کتاب دی تھی راہ بتانے
کو وہ لوگ اوسکی سمجھنے مین اختلاف کرنے لگے اور لفظ آگے ہوچکا یہ کہ دنیا مین سچ اور جھوٹھ صاف نہ
ہوا تھے ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے فرمایا کہ جس چیز کو یہ مشرک پوجتے ہین تم کچہ شک نہ کرو کہ وہ باطل
ہے اون کے پاس کوئی سند اس پوجنے کی نہین ہے مگر یہی پیروی باپ دادا کی سو اللہ اُنکو بدلا اس تقلید
شرک کا دیگا اور عذاب کریگا اگر اون کے حسنات ہین تو بدلا اون کا اسی دنیا مین دیدیتا ہے ابن
عباس نے کہا نصیب سے مراد وعدہ خیر و شر ہے ابن زید نے کہا عذاب ہے پھر موسی کی کتاب کا ذکر کیا
کہ کوئی اوسپر ایمان لایا اور کوئی اُسکا منکر ہوا سو تم کو اگلی انبیا کی چال پر چلنا چاہیے اگر یہ بات نہ ہوتی
کہ اللہ نے بندون کے لیے ایک مدت معلوم مقرر کر رکھی ہے تو ابھی فیصلہ ہوجاتا اور محتمل ہے کہ اللہ کسیکو
عذاب نکریگا مگر بعد قیام حجت کے اوس شخص پر کما قال تعالی وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ
لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى پھر یہ خبر دی کہ کافرون کو شک ہے اوس چیز مین جسکو رسول لائے ہین پھر یہ فرمایا کہ اللہ
سارے امم اولین و آخرین کو جمع کرکے اون کے اعمال کی سزا و جزا دیگا فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد مریہ
سے شک ہے اور ہولاء سے مراد کفار عصر نبوت ہین جیسے قریش فرمایا تو ان اصنام کے باطل ہونے مین
شک نکر یا انکی سوء عاقبت مین اور اگر ان سب معانی پر حمل کرین تو بھی کوئی مانع نہین ہے اور یہہ
نہی حضرت کو ہے اس مین تعریض ہے آپکے غیر کو جس کے دل مین کچہ شک آئے اس لیے کہ حضرت تو اس
مین کبھی شک نہین کرتے تھے پھر اللہ پاک نے کہا کہ معبودات ان کفار کے ویسے ہی ہین کہ جیسے معبودات انکے
آباء کے تھے پہلے سے مطلب یہ ٹھیرا کہ یہ سب شرک مین یکسان ہین اور عبادت غیر اللہ مین برابر تو اپنی قوم
کے شرک کو دیکھکر دل مین تنگ نہ ہو کہ یہ مثل اگلے طوائف مشرکے ہین خازن مین کہا ہے یعنی انہ لیس
لہم فی عبادۃ ہذہ الاصنام مستند الا تقلید آبائہم انتہی یعنی ان کے پاس کوئی سند اس شرک
پر نہین ہے مگر تقلید باپ دادون کی معلوم ہوا کہ تقلید مستند اہل شرک ہوتی ہے قرآن پاک مین اللہ تعالے
نے تقلید کو اہل شرک و اہل کتاب سے حکایت کیا ہے اور ہر جگہہ اوسکو محل ذم مین ذکر فرمایا ہے پھر فرمایا ہے

کہ ہم اُن کا نصیب عذاب سے بہرپور بلا نقصان انکو دینگے یا مراد نصیب سے رزق ہی یا وہ جو عام خیر و شر سے ہمنے
موسی کو توریت دی تہی اُسکی شان و تفاصیل احکام مین اختلاف کیا گیا ایک قوم ایمان لائی دوسری
قوم نے کفر کیا بعض نے عمل کیا بعض نے اوسکو چہوڑ دیا سو اسیطرح اس قوم کا حال در بارہ قرآن ہی
تم انکی حالت دیکہکر دلتنگ نہ ہو اللہ کا کلمہ اگر سابق نہ ہو چکتا مراد کلمہ سے مہلت دینا ہے تا یوم القیامۃ
تو فیصلہ ہو جاتا درمیان اونکے یعنے درمیان تیری قوم کے یا قوم موسے کے اس اختلاف مین محق کو ثواب
ملتا ہے اور مبطل کو عذاب ہوتا اور فی الحال اللہ اون کے ہلاک و عذاب سے فارغ ہو جاتا کلمہ سے مراد
یہ کلمہ ہی سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ ولہذا اُنکو مہلت دی ہی اور عذاب مین عجلت نہین کی بعض نے
کہا مراد کلمہ سے یہ ہے کہ انکو عذاب استیصال کا نہ ہوگا یہ تسلیہ ہے رسول خدا کو وہ لوگ شک مین ہین اس
قرآن سے اگر مراد قوم نبوی ہے یا شک مین ہین توریت سے اگر مراد قوم موسی ہے پہر اولین و آخرین
کو حکم توفیہ عذاب مین یا عذاب و ثواب دونون مین جمع کیا اور فرمایا کہ ساری خلائق کو جزا اون کے
اعمال کی بہرپور دیجائے گی اس آیت کی قرارت و تخریج مین لوگون نے قدیماً و حدیثاً تکلم کیا ہے اور
اکثر پر تلخیص اسکی دشوار ہوئی اللہ نے ہمین پر اوسکو سہل کر دیا اونہون نے اقاویل اُن کے
جمع کر کے راجح کو بتا دیا ہے اس جگہہ حاجت تفصیل کی نہین ہی طرف ہمین کے مراجعت کرنا چاہیے
اللہ نے فرمایا اے اختلاف کرنیوالو کوئی شے تمہاری اعمال مین سے اللہ پر مخفی نہین ہے اس مین
وعدہ ہی واسطے محسنین مصدقین کے اور وعید ہے واسطے مکذبین کافرین کے پہر اللہ نے حضرت کو حکم دیا
ایک ایسے کلمہ جامع انواع طاعت کا جسکا بیان ہی فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا
لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ سو تو سیدہا چلا جا جیسا تجہکو حکم ہوا اور جس نے
توبہ کی تیرے ساتھہ اور حد سے نہ بڑہو وہ دیکہتا ہے جو تم کر رہے ہو اور مت جہکو اُنکی طرف جو ظالم ہین
پہر تمکو لگیگی آگ اور کوئی نہین تمہارا اللہ کے سوا مددگار پہر کہین مدد نہ پاؤ گے **ف** ابن کثیر کہتے
ہین اللہ تعالی اپنے رسولؐ اور مومنین کو حکم کرتا ہے ثبات و دوام کا استقامت پر یہ اکبر عون ہی نصر پر
اور نہی ہے طغیان سے یعنی بغی سے کیونکہ بغی پچہاڑ دیتی ہے اگرچہ کسی مشرک پر کیون نہ ہو اور یہہ
بات جتلا دی کہ اللہ اعمال عباد کا بصیر ہے پہر ظالمون کیطرف مائل ہونے سے منع فرمایا ابن عباس

نے کہا تم مداہنت نکرو عوفی نے کہا یہ جھکنا ہے طرف شرک کے یعنے ظالمین سے مراد مشرکین ہین ابو العالیہ
نے کہا تم اون کے اعمال کو پسند نکرو ابن عباس نے کہا مت جھکو اون لوگون کی طرف جنہون نے ظلم
کیا ہے یہ قول حسن ہے یعنے ظالمون کو مدد ندو کہ تم گویا اونکے صنیع سے راضی ہو کیونکہ اللہ کے سوا کوئی ولی
تمہارا نہین ہے جو تم کو چھڑائے اور نہ کوئی ناصر جو تم کو رہائی دلائے فتح البیان مین کہا ہے اس کے معنی یہ ہین
کہ تو مستقیم رہ جسطرح کہ اللہ نے تجھکو حکم دیا ہے ہر امر و نہی داخل ہے اور حضرت کی امت مقتدی ہے حضرت
کی ہما آمدی کمین اس ارشاد کی قتادہ نے کہا اللہ نے حکم دیا استقامت کرنیکا اپنے امر پر اور طغیان کرنے
سے اسکی نعمت مین منع کیا سفیان نے کہا یعنے مستقیم رہ قرآن پر حسن نے کہا جب یہ آیت اوتری
تو حضرت صلعم نے فرمایا شَمِّرُوْا شَمِّرُوْا پھر کبھی آپ کو منستے نہ دیکھا ابو السعود نے کہا بالجملہ یہ امر منتظم جمیع محاسن
احکام اصلیہ و فرعیہ و کمالات نظریہ و عملیہ ہے اور خروج عہدہ سے اوسکی غایت صعوبت مین ہے ولہذا
حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھکو سورۂ ہود نے بوڑہا کر دیا پھر حکم اس استقامت کا اون لوگون کو دیا جو
ہمراہ حضرت صلعم کے تائب ہوے یعنے کفر سے طرف اسلام کے آگئے اور ایمان مین شریک حضرت ٹہیرے
یہ آیت اعظم الموقع و اشد الامر ہے کیونکہ استقامت کرنا مطابق امر کے ایک ایسی شے ہے کہ سوا انفس
مطہرہ اور ذوات مقدسہ کے دوسرا اوسکے ساتھ قیام نہین کر سکتا ہے سفیان ثقفی کہتے ہین
مینے حضرت صلعم سے کہا قُلْ لِيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
ثُمَّ اسْتَقِمْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ مین کہتا ہون کہ یہ آیت شامل ہے عقائد و اعمال و اخلاق کو عقائد مین
تشبیہ و تاویل و تعطیل و صرف عن الظاہر سے اجتناب کرنا چاہیے اور اعمال مین زیادت و نقصان و
بدع و محدثات و تغییر کتاب و تبدیل سنن و تقلید رجال و آراء سے احتراز کرنا لازم ہے اور اخلاق
مین دونو جانب افراط و تفریط سے دور تر رہنا ضرور ہے وَهٰذَا فِيْ غَايَةِ الْعُسْرِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ
وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ پھر طغیان سے منع کیا طغیان کہتے ہین حد سے تجاوز کرنے کو اللہ نے بعد ذکر استقامت
کے یہ بیان فرمایا کہ غلو عبادت مین اور افراط طاعت مین اسطرح پر کہ حد مضروب و مقدر سے خارج ہو جائے
ممنوع منہ و منہی عنہ ہے جیسے کوئی شخص روزہ رکھے اور افطار نکرے یا رات بھر کھڑا رہے اور بالکل
نہ سوئے اور جس حلال کا اللہ نے اذن دیا ہے یا اوس مین رغبت دلائی ہے اوسکو ترک کر دے ولہذا
صادق مصدوق نے حدیث صحیح مین فرمایا ہے اَمَّا اَنَا فَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاٰكُلُ النِّسَاءَ

نسن دعنب عن سؤلتی فلیس منی یہ خطاب اگرچہ حضرتؐ کو ہے لکن حال امت کو آپکے حال پر غالب کیا
ہے یا یہ نہی طغیان کی خاص ہے ساتھ امت کے علاء بن عبداللہ نے کہا مراد اس نہی سے اصحاب حضرتؐ نہین
ہین بلکہ وہ لوگ ہین جو بعد حضرتؐ کے آئین گے ابن زید نے کہا طغیان یہ ہے کہ خلاف امر کرے اور مرتکب
معصیت کا ہو اللہ کو تمہارے اعمال کی بصیرت ہے وہ بحسب استحقاق تم کو جزا تمہارے افعال کی دیگا
کہتے ہین حضرتؐ پر کوئی آیت سخت تر اس آیت سے نہین اوتری ائمہ لغت نے تفسیر رکون کی ساتھ میل وسکون
کی تعبیر اوس قید کے کی ہے جو زمخشری نے لگائی ہے کہ رکون میل یسیر ہے اسیطرح مفسرین نے کہا ہے
کہ رکون مطلق میل وسکون ہی ہان بعض مفسرین نے تفسیر رکون مین ایسی قیود ذکر کیے ہین جسکو ائمہ لغت نے
بیان نہین کیا قرطبی نے کہا حقیقت رکون کی استناد و اعتماد و سکون ہے طرف شی کے اور رضی ہونا
ساتھ اوسکی اور ائمہ تابعین مین بعض نے تفسیر رکون کی ایسی کی ہی جو کہ اخص ہے معنے لغوی سے قتادہ
وعکرمہ نے کہا معنے یہ ہین کہ تم انکو دوست نرکھو اور انکی اطاعت نکرو ابن زید نے کہا رکون اس جگہہ
بمعنے ادہان یعنے مداہنت ہی اور وہ یہ ہی کہ اون پر انکار اون کے کفر کا نہ کرے ابو العالیہ نے کہا تم
اُن کے اعمال سے راضی نہ ہو عکرمہ نے کہا تم اون سی ساز باز نہ کرو ائمہ تفسیر کا اختلاف ہی کہ یہ آیت
خاص ہے ساتھ مشرکین کے یا عام ہے بعض نے کہا خاص ہے اس مین نہی فرمائی ہے رکون سے طرف
مشرکین کے ظالمین سی یہی مشرکین مراد ہین ابن عباس سی بہی اسیطرح مروی ہی بعض نے کہا کہ عام ہے
ظالمون مین اس مین کچہ فرق درمیان کافر و مسلم کے نہین ہی اور یہی آیت سی بہی ظاہر ہے ہم نے مانا کہ
نزول اس آیت کا حق مین مشرکین کے ہوا ہے لکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا کوئی
یہ کہے کہ ادلہ صحیحہ مین جو بالغ مبلغ عدد تواتر مین اور حضرتؐ سے اسطرح ثابت ہین کہ جس کو ادنی تمسک
سنت مطہرہ سی ہی اوسپر بہی مخفی نہین ہین یہ آیا ہے کہ طاعت ائمہ وسلاطین و امراء واجب ہے یہان
تک کہ بعض الفاظ صحیحہ مین فرمایا ہے کہ تم اطاعت کرو سلطان کی اگرچہ وہ ایک غلام حبشی ہو جسکا سر
مثل زبیبہ کے ہو یعنے چہوٹا جیسے دانہ منقی کا اور انکی اطاعت کو واجب کیا ہے جبتک کہ وہ نماز کو قائم
رکہین اور کوئی کفر بواح یعنے صریح اون سی ظاہر نہ ہو اور جبتک کہ وہ حکم کسی معصیت کا نہ کرین ظاہر
ان روایات کا یہ ہے کہ اگر یہ وہ ظلم مین اعلے مراتب کو پہونچ جائین اور اعظم انواع ظلم کرین لکن کفر بواح
نہ ہو تو انکی اطاعت واجب ہے جبکہ انکا حکم اللہ کی معصیت نہ ہو منجملہ احکام ائمہ کے ایک یہ ہے کہ

وہ لوگون کو متولی اعمال کرتے ہین اور مناصب دینیہ مین داخل فرماتے ہین سو یہ دخول معصیت خدا مین
داخل نہین ہی اسیطرح منجملہ اون کے اوامر کے جہاد اور اخذ حقوق واجبہ ہے رعایا سے اور اقامت حدود
شرعیت کی درمیان متخاصمین کے اور قائم کرنا حدود کا اون لوگون پر جنپر حد شرعی واجب آئی ہے بالجملہ
طاعت ائمہ کی اون کے ہر باخت پر واجب ہے ہر امر ونہی مین جبتک کہ وہ امر ونہی معصیت الٰہی نہ ہو اور
ایسے حالات مین مخالطت انکی اور داخل ہونا اونپر ضرور ہے وبخود ذالک یہ وجوب طاعت کا بقیود مذکورہ تواتر
اولہ سے ثابت ہے بلکہ کتاب عزیز مین آیا ہے اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ بلکہ
یہ بھی آیا ہے کہ حق طاعت ائمہ اداکرو اگرچہ وہ تمہارا حق ندیوین چنانچہ بعض احادیث مین آیا ہے اَعْطُوا
هُمُ الَّذِي لَهُمْ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ بلکہ طاعت سلطان کا امر وارد ہوا ہے اور حضرت صلعم نے
یہانتک مبالغہ کیا کہ اگرچہ وہ تیرا مال لیلے اور تیری پشت کو مارے یعنے تب بھی تو اوس کی اطاعت
کر پس اگر ہم مطلق میل وسکون کا اعتبار کرین تو مجرد یہ اطاعت مامور بہا ہمراہ مخالطت کی ایکطرح
کا میل وسکون ہی اور اگر میل وسکون ظاہر وباطن کا اعتبار کرین تو یہ نہی جو اس آیت مین آئی ہے اُس
شخصکو متناول نہ ہوگی جو ظاہر مین طرف اون کے مائل ہی بسبب ایک امر کے جو شرعاً اُسکا مقتضے
ہے جیسے طاعت یا تقیہ ومخافت ضرر یا جلب مصلحت خاصہ یا عامہ یا دفع مفسدہ عامہ یا خاصہ جبکہ اوس کا
میل باطن طرف اون کے نہ ہوگا اور نہ محبت ساتھہ اون کے اور نہ رضامندی ساتھہ اون کے اعمال
کے ہوگی مین کہتا ہون کہ طاعت عامہ مع جمیع انواع خود جبکہ معصیت الٰہی مین نہ ہوگی تو بصورت فرض
صدق سمای رکون مخصص عموم نہی کی با دلہ متکاثرہ الیہا ٹہیریگی اور اس مین شک نہین ہی کہ جس شخص
سلطان نے ابتدائً حکم دخول کا کسی ایسے عمل مین دیا ہے جو کہ داخل معصیت خدا نہین ہی جیسے مناصب
دینیہ وبخوہا تو جبکہ اوس شخصکو اپنے نفس پر یہ وثوق ہی کہ وہ اچھی طرح قیام ساتھہ اوس عمل کے کرے گا تو
اوسپر قبول کرنا اوس عمل کا فرض ہے چہ جائیکہ اوسکو جائز کہین اور وہ جو دخول فی الامارۃ سے نہی آئی
ہے وہ مقید ہے ساتھہ عدم وثوق امر کے طرف سے ائمہ وسلاطین وامرا کے جنکی طاعت اسپر واجب ہے جمعاً
بین الادلۃ یا وہ مامور قیام بالعمل سے ضعیف ہے جسطرح کہ یہ تعلیل بعض احادیث صحیحہ مین آئی ہے رہا
ملنا جلنا امرا سے اور آنا جانا پاس اون کے واسطے جلب کسی مصلحت کے عامہ یا خاصہ یا دفع مفسدہ عامہ
یا خاصہ کے باوجود کراہت کی اون کے ظلم سے اور عدم میل کیطرف انکی اور عدم محبت کی ساتھہ اون

ع [illegible] ۱۲

کے اور کراہت موصلت کی اگر جلب روپس منفعت کا یا دفع اوس مفسدت کا نہ ہو تو بر فرض صدق سماعی
رکون کے اس صورت پر مخصص ہوگا ساتھ اون ادلہ کے جنکو دلالت ہے مشروعیت جلب مصالح و دفع
مفاسد پر وَاَلاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰی وَلَا تَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ خَافِیَۃٌ بالجملہ جو شخص
ایسے شخص کی مخالطت مین مبتلا ہو جو کہ ظالم ہے تو اوس پر لازم ہے کہ اپنے اقوال و افعال کو میزان شرع
مین وزن کرے اگر قاصر نکلے تو مصداق اس مثل سائر کا ہے تَعَلَّی نَفْسَھَا بِرَاقِشٍ تَجْنِیْ اور یہ تیشہ زدن
بپای خود ہے اور اگر قبل اسکے کہ اسیکی طرف سے وہ مامور ہو بھاگ سکے تو بھاگ جاوے کہ یہی اوسکے حق مین
اولی ہے قرطبی نے کہا صحبت ظالم کی بطور تقیہ مستثنی ہے اس نہی سے بحالت اضطرار انتہی نیسابوری
نے کہا ہے محققین کہتے ہین رکون منہی عنہ رضا بفعل ظلمہ ہے یا تحسین و تزیین اون کے طریقہ کی سامنے
غیر کے اور مشارکت اونکی کسی شے مین ان ابواب ظلم سے رہی مداخلت ساتھ اون کے واسطے دفع کسی
ضرر یا اجتلاب کسی نفع کے سو وہ اس رکون مین داخل نہین ہے پہر کہا ہے کہ یہ کہتا ہون الطریق حصول
معاش و رخصت کے ہے رہا تقوی سو مقتضی اوسکا یہ ہے کہ بالکل اون سے اجتناب کرے اَلَیْسَ اللّٰہُ
بِکَافٍ عَبْدَہٗ انتہی اللہ نے اس رکون پر مس نار کو مرتب کیا ہی یہ اشارہ ہی طرف اس امر کے کہ ظلمہ اہل
نار ہین یا مثل اہل نار کے اور مصاحبت نار کی لامحالہ موجب مس نار ہوتی ہے بعض نے کہا یہ حکم رکون
کا طرف اہل ظلم کے ہے پہر ظالم کے حال کو کیا پوچھتے ہو ابو السعود نے کہا کہ جب فی الجملہ میل کرنے کا طرف
اوس شخص کے جس سے ظلم پایا جاتا ہے یہ ہی کہ یہ رکون مفضی طرف مساس نار کے ہوتا ہے تو پہر تیرا گمان
حق مین اوس شخص کے کیا ہے جو کہ راسخ فی الظلم ہے اور بتعدی دھوم کرتا ہے اور یہ میل بہی طرف
اوسکے میل عظیم ہے اور ان کی مصاحبت پر متہالک ہوتا ہے یعنی اسکام کے لیے مراہی جاتا ہے کہ
کسی طرح انکا ہم نشین بنے اور انکی مسند دست پر جان دیتا ہے کہ کسیطرح حاصل ہو اور اونکی ہونست و سعادت
پر بلاقی تفرانتر ہوتا ہے اور انکا سالباس پہنکر اونکی آرایش ظاہر و رونق فانی پر آنکھین کہولتا ہے
اور جو تطوف دانیہ انکو دیے گئے ہین اوپر رشک کرتا ہے حالانکہ حقیقت مین یہ حطام ایک دانہ سی بہی
زیادہ لطیف اور ریشہ سے زیادہ خفیف ہین اور میل قلوب سے بر گران اور طالب و مطلوب دونون ضعیف
پہر کہا ہے کہ اَلْاٰیَۃُ اَبْلَغُ مَا یُتَصَوَّرُ فِی النَّھْیِ عَنِ الظُّلْمِ وَالتَّھْدِیْدِ عَلَیْہِ اور یہ خطاب ہے حضرت کو اور
صحابہ مومنین کو اور تثبیت ہی اون کی استقامت پر یہ استقامت عدل ہے اور میل کرنا طرف ہر دو جانب

افراط وتفریط کے ظلم کرتا ہے اپنی جان پر اور غیر کی جان پر انتہے پہر اللہ پاک نے فرمایا کہ اگر تم ان ظالمون کی
طرف جہکوگے تو تم کو آگ چہویگی درحالیکہ کوئی ناصر و مددگار تمہارا اُس آگ سے نہ ہوگا اور پہر تم کو اللہ کیطرف
سے کوئی مدد نہ ملیگی کیونکہ اوس کے علم مین سابق ہوچکا ہے کہ وہ تم کو بسبب اس کون کے عذاب کریگا
جس سے تم کو منع کیا تہا اور تم باز نہ آئے تہے بلکہ تمنے تمرد وعناد اختیار کیا تہا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ
وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ کہڑی کر نماز دونون سرے دن کے اور کچہہ ٹکڑے رات کے البتہ نیکیان
دور کرتی ہین برائیون کو یہ یادگاری ہے یاد رکہنے والون کو اور ٹہیرا رہ البتہ اللہ ضائع نہین کرتا ثواب
نیکی والون کا **ف** نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو تین طرح جو نیکیان کرے اوسکی برائیان
معاف ہون اور جو نیکیان پکڑے اُس سے خو برائی کی چہوٹے اور جس ملک مین نیکیون کا رواج
ہو وہان ہدایت آوے اور گمراہی مٹے لکن تینون جگہہ وزن غالب چاہیے جتنا میل اوتنا صابون
انتہے ابن عباس نے کہا مراد پہر دو طرف روز سے نماز صبح و مغرب ہے حسن و ابن زید بہی اسی کے قائل
ہین دوسری روایت مین حسن و قتادہ و ضحاک وغیرہم نے یون کہا ہے کہ صبح اول روز مین ہے اور ظہر و
عصر آخر روز مین یہی قول محمد بن کعب کا بہی ہے ابن عباس وغیرہ واحد نے کہا زلفا من اللیل سے مراد نماز
عشا ہے اور مبارک بن فضالہ نے کہا مغرب و عشا ہے یہی قول مجاہد وغیرہ کا ہے بالجملہ اس آیت سے نماز
پنجگانہ ثابت ہوتی ہے مطلب یہ ٹہیرا کہ فعل خیرات مکفر ذنوب ہوتا ہے جسطرح کہ حدیث اہل سنن مین
علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے حضرت ﷺ سے سنا کہ آپ
فرماتے تہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ وہ کوئی گناہ کرے پہر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہے مگر وہ بخشدیا
جاتا ہے صحیحین مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ اونہون نے وضو کرکے دکہایا پہر کہا کہ مین نے
حضرت ﷺ کو اسیطرح وضو کرتے دیکہا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا جس نے میرا سا وضو کیا پہر دو رکعت نماز پڑہی اور
اون مین حدیث نفس نہ کی تو اوسکا اگلا گناہ بخشدیا گیا دوسرا لفظ عثمان کا یہ ہے کہ اونہون نے
پانی منگوا کر وضو کیا پہر کہا جس شخص نے میرا سا وضو کرکے نماز ظہر کی پڑہی تو جو کچہہ اُسکے درمیان اس نماز اور نماز
صبح کے ہوا ہی بخشا گیا پہر نماز عصر کی پڑہی تو بخشا گیا وہ جو کہ درمیان اس نماز کے اور نماز ظہر کے ہوا تہا پہر نماز مغرب کی پڑہی تو مابین مغرب و عصر
بخشا گیا پہر شاید پڑہی تو مابین عشا و نماز مغرب بخشا گیا پہر شاید وہ رات کو سوتا ہے کروٹین لیتا ہے پہر اوٹہکر وضو کیا اور نماز صبح کی پڑہی تو

یا بین صبح و نماز عشا بخشا گیا وهی الحسنات یذهبن السیئات رواه احمد صحیح
مین رفعاً آیا ہے کہ بہلا بتاؤ تو اگر تم مین سے کسی کے گہر کے دروازے پر ایک نہر ہو وہ اوس مین ہر دن پانچ
بار نہائے کچہ میل کچیل باقی رہے گا کہا نہین اے رسول خدا فرمایا اسیطرح یہ پانچون نمازین ہین اللہ
پاک انکے سبب سے ذنوب و خطایا کو محو کر دیتا ہے صحیح مسلم مین رفعاً آیا ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ
تک اور رمضان رمضان تک مکفرات ما بینہا ہین جب تک کہ کبائر سے بچتا رہیگا ابو ایوب کا لفظ
رفعاً یہ ہے کُلُّ صَلٰوةٍ تَحُطُّ مَا بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ خَطِیْئَةٍ رواه احمد بخاری مین ابن مسعود سے مروی
ہے کہ ایک مرد نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تہا حضرت صلعم کے پاس آکر خبر کی اللہ نے یہ آیت اوتاری اَقِمِ
الصَّلٰوةَ الآیة اوس نے کہا اے رسول خدا یہ میرے لیے ہے فرمایا بلکہ میری ساری امت کے
لیے ورواه مسلم ایک لفظ مین یون ہے مینے ایک عورت باغ مین پائی اوس کے ساتہہ سب کچہ
کیا بجز اسکے کہ اوس سے جماع نہین کیا بوسہ لیا چمٹا پا اب آپ جو چاہین وہ سزا مجہ کو دین حضرت
نے کچہ نہ کہا وہ آدمی چلا گیا عمر نے کہا اللہ نے اوسپر پردہ رکہا تہا اگر وہ اپنی جان پر پردہ رکہتا
حضرت صلعم نے اوسکے پیچہے اپنی نگاہ لگائی اور فرمایا اوسکو پہیر لاؤ اوسکو پہیر لائے حضرت صلعم نے اوسپر
یہ آیت پڑہی اَقِمِ الصَّلٰوةَ الخ معاذ نے کہا کیا یہ تنہا اوسکے لیے ہے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون
کے لیے حدیث عبد اللہ مین رفعاً آیا ہے اللہ تعالی نے درمیان تمہارے اخلاق کو تقسیم کیا ہے جس
طرح کہ درمیان تمہارے ارزاق کو تقسیم کیا ہے اور اللہ تعالی دیتا ہے دنیا جسکو دوست رکہتا ہے
اور دوست نہین رکہتا اور نہین دیتا دین مگر اوسی کو جسکو دوست رکہتا ہے پس جسکو اللہ نے دین دیا
اوسکو دوست رکہا قسم ہے اوسکی جس کے ہاتہہ مین ہے جان میری اسلام نہین لاتا بندہ یہان تک کہ
سلامت ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور ایمان نہین لاتا یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا اسکی
بوائق یعنے شر ور سے پوچہا بوائق اوسکے کیا ہین فرمایا فریب دینا اوسکو اور ظلم کرنا اوسپر اور نہین کماتا
کوئی بندہ مال حرام پہر صرف کرتا ہے اوسمین سے پہر برکت ہو اوسکے لیے اوس مال مین یعنے نہین ہوتی
اور نہ صدقہ دیتا ہے پہر قبول ہو اوس سے یعنے قبول نہین ہوتا اور نہین چہوڑ جاتا اوسکو پس پشت
اپنے مگر ہوتا ہے وہ زاد اوسکا طرف آگ کے اللہ تعالی برائی کو برائی سے دور نہین کرتا ولکن
برائی کو نیکی سے دور کرتا ہے رواه احمد علی بن زید نے ابو عثمان سے روایت کیا ہے کہ مین

ہمراہ سلمان کے تھا نیچے ایک درخت کے اونہوں نے ایک شاخ خشک لیکر ہلائی اوسکے پتے جھڑ پڑے پھر
کہا اے ابو عثمان تو نے مجھ سے نہ پوچھا کہ مین نے یہ کام کیون کیا مینے کہا بتاؤ کیون کیا کہا ایسا ہی جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میرے ساتھ پھر فرمایا تھا مسلمان جب اچھی طرح وضو کرکے نماز پنجگانہ
پڑھتا ہے تو اوس کے گناہ جھڑ جاتے ہین جیسے کہ یہ پتے جھڑ پڑے پھر یہ آیت پڑھی رَوَاہُ اَحْمَدُ دوسرا
لفظ احمد کا معاذ سے یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ
تیسرا لفظ ابوذر سے رفعاً یہ ہے اِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَ
الْحَسَنَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ هِيَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ انس نے رفعاً کہا ہے مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا طَمَسَتْ مَا فِي الصَّحِيْفَةِ مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى تَسْكُنَ مِثْلُهَا
مِنَ الْحَسَنَاتِ عثمان راوی اس مین ضعیف ہے انس کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا ما تَرَكْتُ
مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اقْتَطَعْتُهَا فَقَالَ لَهٗ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ
بَلٰى قَالَ فَاِنَّ هٰذَا يَاْتِيْ عَلٰى ذٰلِكَ یہ حدیث اور مثل اسکی دوسری حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ
اقرار کلمہ توحید ساتھ اخلاص دل وحسن نیت کے ماحی ذنوب وسیئات ہے وللہ الحمد فتح البیان مین کہا
ہے اللہ نے بعد ذکر استقامت کے منجملہ اوسکے انواع کے اسجگہہ ذکر اقامت نماز کا فرمایا اسلیے کہ یہ اس
ایمان ہے مراد دو طرف نہار سے نماز فجر وعصر ہے یا فجر وظہر یا صبح ومغرب یا ظہر وعصر اور صلوة عشی سے
مراد ظہر وعصر ہے ابن جریر نے کہا راجح یہ ہے کہ مراد صبح ومغرب ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اجماع ہے
اسبات پر کہ ایک طرف صبح ہے تو پھر دوسری طرف مغرب ہوگی رازی نے کہا تفسیر طرفی النہار مین
مذاہب کثیر ہین اشہر یہ ہے کہ مراد نماز فجر وعصر ہے کیونکہ ایک طرف نہار کے طلوع شمس ہے اور دوسری
طرف غروب سو طرف اول نماز فجر ہے اور طرف ثانی مغرب نہین ہوسکتی اسلیے کہ یہ نماز داخل ہے زلفا
من اللیل مین اسلیے حمل کیا طرف ثانی کا عصر پر واجب ٹھیرا زلف کہتے ہین ساعات کو جو قریب یکدیگر
ہون اخفش نے کہا معنے زلفا من اللیل کے نماز شب ہین ابن عباس نے کہا نماز عشا حسن نے کہا
نماز مغرب وعشا حسنات سے مراد حسنات واجبہ ومندوبہ وغیرہا عموما ہین منجملہ اون کے بلکہ عمود انکا
نماز پنجگانہ ہے ابن مسعود نے کہا هِيَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ ابن عباس نے اتنا اور زیادہ کیا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
سیئات سے بھی مراد عام سیئات ہین اور بعض نے کہا صغائر ہین اذہاب سے مراد تکفیر ہے گو یاوہ گناہ

برے ہی سے نہین بچے تھے صحاح ستہ مین ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیلیا
تھا اوسنے آکر حضرتؐ سے یہ ذکر کیا گویا اُسکے کفارہ کا سوال کرتا تھا اوسپر یہ آیت اوتری اوس شخص نے
کہا اے رسولخدا اَلِیْ هٰذِهٖ فرمایا هِیَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ احمد ومسلم وابوداؤد وغیرہم کا لفظ ابو امامہ
سے یہ ہے کہ ایک مرد نے آکر حضرتؐ سے کہا اَقِمْ فِیَّ حَدَّ اللّٰهِ یہ لفظ ایک بار یا دو بار کہا حضرتؐ نے اوس
سے اعراض کیا پہر اقامت نماز ہوئی جب حضرتؐ نماز پڑہ چکے فرمایا وہ مرد کہان ہے اوسنے کہا مین یہہ
حاضر ہون فرمایا اَتْمَمْتَ الْوُضُوْءَ وَصَلَّیْتَ مَعَنَا اٰنِفًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ خَطِیْئَتِكَ كَیَوْمِ
وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَلَا تَعُدْ اور اُسوقت اللہ پاک نے اپنے رسول پر یہ آیت اوتاری وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
طَرَفَیِ النَّهَارِ اس باب مین بہت حدیثین بالفاظ مختلفہ آئی ہین اور احادیث مین یہ بہی آیا ہے کہ نماز
پنجگانہ کفارات مابینہا ہین مجاہد نے کہا حسنات کہنا ہے ان الفاظ کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا
اللہ واللہ اکبر لیکن اول اولے ہے ابن المسیب بہی اسی کے قائل ہین قرطبی وضحاک وجمہور مفسرین نے کہا
ہے حسنات صلوات خمس ہین احادیث بہی اسیپر دلیل ہین یہ یعنے استقامت یا قرآن ایک موعظت
ہے واسطے متعظین کے حسن نے کہا مراد ذاکرین سے وہ لوگ ہین جو کہ خوشی واندوہ وشدت ورخا و
عافیت وبلا مین اللہ کو یاد کرتے ہین پہر اللہ نے فرمایا کہ تو صبر کر استقامت وعدم طغیان وعدم
رکون پر طرف ظلمہ کے یا مراد صبر کرنا ہے امر ونہی پر اللہ ضائع نہین کرتا ہے اجر محسنین کا مراد محسنین
سے مصلین ہین یا ہر محسن فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ
الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَكَانُوْا
مُجْرِمِیْنَ ○ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ○ سو کیون نہ ہوئی اُن
سنگتون مین تم سے پہلے کوئی لوگ جنمین اثر رہا ہو کہ منع کرتے بگاڑ کرنیسے ملک مین مگر تہوڑے سے
جو ہمنے بچا لیے اون مین اور چلے وہ لوگ جو ظالم تہے اوسی راہ جس مین عیش پایا اور تہے گنہگار یعنے
نیک لوگ غالب ہوتے تو قوم ہلاک نہ ہوتی تہوڑے تہے سو آپ بچگئے اور تیرا رب ایسا نہین کہ ہلاک
کرے بستیون کو زبردستی سے اور لوگ وہان کے نیک ہون ف اللہ نے فرمایا قرون گذشتہ مین بقایا ے
اہل خیر جو کہ منکرات سے نہی کرتے کیون نہ ہوئے ہان ایسے لوگ قلیل ہوئے اونہین کو اللہ نے حلول
نقمت سے بچا دیا ولہذا اللہ نے اس امت کو حکم دیا ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرو کما قال تعالی

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ الآیۃ پہر فرمایا کہ ظالم لوگ معاصی پر مستمر رہو اور انہون نے کچہہ
التفات طرف ارکار کے نہین کیا یہانتک کہ ناگہان اونپر عذاب آگیا اللہ نے کوئی بستی ہلاک نہین کی
لکن اوس بستی کے لوگ ظالم نفس تہے اپنی جان کا آپ برا کرتے تہے ورنہ اللہ کا عذاب کسی قریہ مصلحہ پر
کبہی نہین آیا ہے کقولہ تعالی وَمَا ظَلَمْنٰھُمْ وَلٰکِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ الآیۃ فتح البیان مین کہا ہے
اللہ نے یہ ذکر کیا کہ سبب حلول عذاب استیصال کا امم گذشتہ مین یہ تہا کہ اون مین کوئی شخص ایسا نہ تہا
کہ فساد سی منع کرتا اور رشاد کا امر کرتا تقیہ سے مراد رائے وعقل ودین ہے لکن ایسے لوگ جو بچ گئے اور نہی
ان کو بچا دیا تہوڑے تہے یہ وہی لوگ تہے جو اتباع انبیا ہین اور اونہون نے زمین مین فساد کرنے سی
لوگون کو منع کیا باقی سب لوگون نے نہی کرنا ترک کر دیا تہا کہتے ہین یہ قلیل قوم یونس تہی بدلیل
کریمہ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ بعض نے کہا مراد اتباع سائر انبیا ہین یعنے اہل حق جملہ امم کے علی العموم اور
جن لوگون نے اپنی جان پر بسبب مباشرت فساد و ترک نہی کے ظلم کیا تہا وہ بدستور اپنی شہوات و
غدرات و فجرات پہ جمے رہے اسباب عیش کا اہتمام کرتے رہے اور حق سی رو گردان ہوئے مترف
وہ شخص ہے جسکو نعمت و ثروت وجاہ نے متکبر کر دیا ہے اور بسبب خصب عیش ورفاہیت حال و
سعت رزق کے اعمال آخرت سی باز رہا اور عاجل کو آجل پر اختیار کیا اور تمام عمر اوسکی شہوات
نفسانیہ مین مستغرق ہوئی سو یہ لوگ مجرم تہے بسبب اتباع شہوات کے ورنہ اللہ تعالی کی یہ عادت نہین
ہے کہ وہ کسی قریے کو براہ ظلم ہلاک کر ڈالے اسمین ایذان ہے اس امر کا کہ اہلاک مصلحین ظلم عظیم
ہے مراد اس سے تنزیہ ہے اللہ پاک کی ظلم سے بالکلیہ گویا صدور ظلم کا اللہ تعالی سے مستحیل ہے وانہ
اللہ جو کچہ اپنے بندون کے ساتہہ کرے کچہ بہی ہو ہرگز وہ ظلم نہین ہے قاعدہ اہل سنت یونہی مقرر
ہو چکا ہے زجاج نے کہا جائز ہے کہ معنے آیت کے یون ہون کہ تیرا رب کسی کو ہلاک نہین کرتا ہے در
حالیکہ ظالم ہو اگرچہ وہ شخص نہایت صلاح پر ہو اسلیے کہ تصرف اسکا اپنے ملک مین ہے دلیل اسکی آیت
ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ کسی نے کہا مراد ظلم سے اسجگہہ شرک ہے یعنے مجرد
شرک پر کسی کو ہلاک نہین کرتا یہانتک کہ اوس شرک کے ساتہہ فساد فی الارض اور متابعت ہوی بہی آملے جس
طرح کہ قوم شعیب کو ناپ تول کے نقصان پر ہلاک کیا اور قوم لوط کو بسبب ارتکاب فاحشہ کے برباد کر ڈالا
اصلاح سے مراد یہ ہے کہ آپس مین ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہین لوگون پر ظلم نہین کرتے سو یہ عدم ہلاک

بسبب فرط رحمت و مسامحت کے اپنے حقوق مین اسی جگہہ سے فقہانے وقت تزاحم حقوق کے حقوق عباد فقرا کو حقوق غنی حمید پر مقدم رکہاہے کہتے ہین کہ اَلْمُلْکُ یَبْقٰی مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَبْقٰی مَعَ الظُّلْمِ لیکن تو جانتا ہے کہ یہ مقام نہی کا منکرات سے ہے اور اقبح منکرات شرک باللہ ہے سو یہ مقام ملائم اسجگہہ کے نہین ہے کیونکہ شرک داخل ہے فساد فی الارض مین بدخول اولی و لہذا ہر رسول نے جسکا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے سب سے پہلے اپنی امت کو اسی شرک شوم سے منع کیا ہے پہر سائر معاصی سے جنکو وہ عمل مین لاتے تہے تو حمل کرنا ظلم کا اسجگہہ مطلق فساد پر جو کہ شرک کو بہی شامل ہے اور اصناف معاصی کو بہی عام اور حمل کرنا اصلاح کا اصلاح مذکور پر اور باز رہنا شرک سے اسطرح کہ بعض لوگ نہی کرتے رہین اور بعض متوجہ طرف اتعاظ و قبول نصیحت کے ہوان اور شرک وغیرہ انواع فساد پر اصرار نکرین مناسب ہے بعض نے کہا معنے آیت کے یہ ہین کہ اللہ انکو انکے گناہون پر ہلاک نہین کرتا ہے جبکہ وہ ایمان مین مخلص ہوتے ہین اس صورت مین مراد ظلم سے معاصی ہین جریر نے کہا حضرت سے اس آیت کی تفسیر کا سوال کیا تہا فرمایا وَاَھْلُھَا یُنْصِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ وَاَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوْیَہِ وَالدَّیْلَمِیُّ وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا عَلٰی جَرِیْرٍ بعض نے کہا مراد ہلاک سے عذاب استیصال ہے دنیا مین رہا عذاب آخرت سو وہ لازم حال ہے وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ ؕ وَلِذٰلِکَ خَلَقَھُمْ ؕ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ اور اگر چاہتا تیرا رب کر ڈالتا لوگون کو ایک راہ پر اور ہمیشہ رہتے ہین اختلاف مین مگر جنپر رحم کیا تیرے رب نے اور اسیواسطے انکو پیدا کیا ہے اور پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بہرونگا دوزخ جنون اور آدمیون سے اکہٹے **ف** اللہ تعالی نے خبر دی کہ اللہ تعالی اس بات پر قادر ہے کہ سب لوگون کو ایک طرح پر ایمان یا کفر مین کر ڈالے لیکن وہ ہمیشہ ادیان و مذاہب و آرا مین مختلف رہینگے عکرمہ نے کہا ہدی مین مختلف ہونگے حسن نے کہا رزق مین بعض بعض کو بیگار مین پکڑینگے لیکن صحیح اول ہے مگر جسکو اللہ رحم کرے یہ مرحومین اتباع رسل ہین کہ جو خبر اون کو پیغمبرون نے دی اونہون نے اوسکے ساتھہ تمسک کیا اونکا طریقہ ہمیشہ اسیطرح رہا یہانتک کہ خاتم الرسل آئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا اتباع کیا یہی مرحومین فرقہ ناجیہ ہے جس طرح کہ حدیث مسانید و سنن مین طرق چند سے جو کہ ایک دوسرے کو قوت دیتے ہین آیا ہے کہ اِنَّ الْیَھُوْدَ افْتَرَقَتْ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَاِنَّ النَّصَارٰی افْتَرَقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَسَتَفْتَرِقُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ

عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا فِرْقَةً وَّاحِدَةً قَالُوْا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ یعنے یہود اکہتر فرقے ہوگئے اور نصاری بہتر اور یہ امت تہتر فرقے ہوجائیگی یہ سب فرقے دوزخی ہین مگر ایک فرقہ کہا وہ کون فرقہ ہی اے رسول خدا فرمایا ع جس پہ مین ہون اور میرے یار ہین ✤ بیان ان فرق ہفتاد و دو عدد کا اور بیان فرقہ ناجیہ کا رسالہ کشف الغمہ اور رسالہ معتقد منتقد اور رسالہ خبیۃ الاکوان مین کیا گیا ہے علماء کلام کا کلام تفسیر مین اس حدیث کی نہایۃ بسیط ہی ہر شخص نے اپنی رائے کے موافق تنقیح وتنقید وتعیین فرقہ ناجیہ کی بیان کی ہے لکن باوجود اس تفسیر مرفوع نبوی کے کچہ حاجت کسی عالم و درویش کے قول کی باقی نہین ہے کما قیل اِذَا جَآءَ نَهْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهْرُ مَعْقِلٍ یہ حدیث ہمیں بھی دلیل ہے کہ اختلاف مذہب کا ایک مذموم چیز ہے اور اتفاق حق پر ایک امر محمود ہی یہ بہی بمحواے نص سے ثابت ہوا کہ جس طریقہ و سیرت و دیانت و امانت پر اصحاب کرام تہے وہ مذہب اختلاف سے پاک ہے اور نجات اوسی طریقے مین منحصر ہے سو مصداق مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ کا زمانہ مشہود لہا بالخیر سے اس زمان پر آشوب تک یہی فرقہ اہل حدیث ہی کہ جنہون نے اپنے عقائد و اعمال کو اتباع ظاہر کتاب عزیز و واضح سنت مطہرہ مین منحصر کر رکہا ہے اور ہر مو خلاف قول و فعل پیغمبر کو روا نہین رکھتے ہین اور رائے مجرد فقیہ و خیال فلسفی و کشف صوفی اور جدال متکلم و نحوہا سے بمراحل دور ہین اور یہ شیوہ ان کا یقیناً موجب نجات ہی ہمراہ اخلاص توحید و حسن اتباع و صلاح طویت و خوبی نیت کے انشاء اللہ تعالی اور بات بہی یہی ہی کہ جب اصل موجود ہو تو پہر فرع کیا چیز ہے اور کون عالم و صوفی کچہ اپنے گہر سے یا باپ کے گہر سے لایا ہی جس کسیکو جو کچہ ملا ہے وہ اسی قرآن و حدیث سے ملا ہے اور جو کوئی ان دو اصل اصول کا تابع نہین ہے وہ دنیا و آخرت مین پریشان حال مشتت البال ہے ؎

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند برفتند و بسیار سرگشتہ اند

عطا نے کہا یہ یہود و نصاری و مجوس ہمیشہ مختلف رہین گے مگر جسپر رب نے رحم کیا یعنے حنیفیہ قتادہ نے کہا اہل رحمت خدا یہی جماعت اہل سنت ہی اگرچہ ان کے دیار و ابدان جدا جدا ہین اور اہل معصیت ان کے اہل فرقت ہین اگرچہ ان کے دیار و ابدان مجتمع ہون ابن عباس نے کہا اللہ نے ان کو دو فریق پیدا کیا ہی کقولہ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ اور بعض نے کہا کہ انکو واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے **حکایت** طاوس کے پاس دو آدمی جہگڑتے آئے اور بہت سی خصومت کی طاوس نے کہا تم دونو نے باہم اختلاف کیا اور بہت سا کیا ایک

نے کہا ہم اسی لیے پیدا ہوئے ہین طاؤس نے کہا تو جھوٹا ہے اوس نے کہا کیا اللہ نے یہ نہین فرمایا ہے وَلَا یَزَالُوْنَ
مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ طاؤس نے کہا لَمْ یَخْلُقْهُمْ لِیَخْتَلِفُوْا وَلٰکِنْ خَلَقَهُمْ
لِلْجَمَاعَةِ وَالرَّحْمَةِ ابن عباس نے کہا ہے لِلرَّحْمَةِ خَلَقَهُمْ وَلَمْ یَخْلُقْهُمْ لِلْعَذَابِ یہی قول مجاہد و
ضحاک وقتادہ کا ہے کقولہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ حسن نے کہا لِلرَّحْمَةِ وَالْاِخْتِلَافِ
خَلَقَهُمْ ابن وہب نے کہا مینے مالک سے پوچھا کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے اونہون نے کہا فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ
فِی السَّعِیْرِ دوسرا لفظ مالک کا یہ ہو کہ لِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ اَیْ لِلرَّحْمَةِ وَالْاِخْتِلَافِ پیر اللہ نے یہ خبر دی ہے
کہ قضا وقدر مین یہ بات ٹھیر چکی ہے کہ منجملہ مخلوق کے کوئی مستحق جنت کا ہے اور کوئی مستحق دوزخ کا ہونا
ان دونو مکانون کا ضرور ہو وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَالْحِکْمَةُ التَّامَّةُ صحیحین مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے
کہ جنت ونار مین جھگڑا ہوا جنت نے کہا میرا کیا حال ہے کہ داخل نہین ہوتے مجھہ مین مگر ضعیف وسقط لوگ
نار نے کہا مین اختیار کی گئی ہون واسطے متکبرین ومتجبرین کے اللہ عزوجل نے جنت سے کہا اَنْتِ رَحْمَتِیْ
اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ اور نار سے فرمایا اَنْتِ عَذَابِیْ اَنْتَقِمُ بِکِ مِمَّنْ اَشَاءُ ان مین سے ہر ایک کے لیے بھرنا
ہے سو جنت مین ہمیشہ فضل رہے گا یعنے زیادتی یہانتک کہ اللہ اوسکے لیے ایک خلق پیدا کرے گا رہی
دوزخ سو وہ یہ کہیگی هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ یہانتک کہ رب العزۃ اوس مین اپنا قدم رکھے گا تب وہ کہیگی قَطْ قَطْ
وَعِزَّتِکَ فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ اگر تیرا رب چاہتا تو ان سب لوگون کو ایک دین والا کر دیتا خواہ
اہل ضلالت ہوتے یا اہل ہدی یا سب کو حق پر فراہم کرتا یہ مختلف نہ ہوتے یا فقط دین اسلام پر سب کو
جمع کر دیتا نہ کسی اور دین پر ولکن اللہ نے اسطرح نہ چاہا اسی لیے اسطرح پر نہ ہوا ولہذا فرمایا کہ لوگ ہمیشہ
مختلف رہینگے اور ادیان شتی پر ہون گے کوئی یہودی کوئی نصرانی کوئی مجوسی کوئی مشرک کوئی
مسلم کیونکہ یہ سب اپنے ادیان مین مختلف باختلاف کثیر ہین ان کا ضبط مین آنا مشکل ہے یا مراد
اختلاف سے حق مین یا دین اسلام مین یا مراد اختلاف سے رزق مین کہ کوئی غنی ہے اور کوئی فقیر ابن
عباس نے کہا ہے مراد اہل حق واہل باطل ہین ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے اِفْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی
اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً اَوْ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ وَالنَّصَارٰی کَذٰلِکَ وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّ
سَبْعِیْنَ فِرْقَةً اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ بِنَحْوِهٖ عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مَنْ قَبْلَکُمْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِفْتَرَقُوْا عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ هٰذِهٖ

الامّۃ ستفترق علی ثلاثٍ وّسبعین فی النّار واحدۃٌ فی الجنّۃ وھی الجماعۃ اخرجہ ابوداود
خطابی نے کہا اسحدیث مین دلیل ہی اسبات پر کہ یہ فرق ملت و دین سے خارج نہین ہین اور بعض نے کہا مراد ان
فرق سی اہل بدع و ہوا ہین جو کہ متفرق یعنے فرقہ فرقہ ہو گئے ہین اور ایک دوسرے سے مختلف ہین اور بعد حضرت
کے ظاہر ہوئے ہین جیسے خوارج و قدریہ و معتزلہ و رافضہ وغیرہم اور مراد فرقہ واحدہ سی فرقہ سنت وجماعت ہین
جنھون نے اتباع رسول کا اختیار کیا ہے قول و فعل مین اور کسی شخص کی خلاف رسول مین تقلید نہین کرتے
ہین پہر اللہ نے ان مین سی اہل رحمت کو مستثنے فرمایا یعنے مرحومین مختلفین نہین ہین حسن نے کہا جسپر اللہ مہربان
ہے وہ مختلف نہین ہوا مجاہد نے کہا مختلف اہل باطل ہین اور مرحوم اہل حق اللہ نے اہل حق کو توفیق ر
ہدایت دین حق کی بخشی اسلیے اونھون نے اختلاف نہین کیا یا جسپر اللہ نے رحم کیا منجملہ مختلفین فے الحق یا دین
اسلام کے اوسکو راہ صواب کی سجہائی یہی صواب اللہ کا حکم ہے اور یہی حکم وہ حق ہی جس کے سوا کوئی حق
نہین ہے یا جسپر اللہ نے رحمت کی ساتہ قناعت کی لیکن اولی تفسیر آیت کی یہ ہے کہ مراد اجتماع ہے حق پر
تا کہ معنے استثنا کے واضح وغیر محتاج تکلف ٹہیرین اشارہ ذالک کا طرف مجموع اختلاف و رحمت کی ہے
مجاہد نے کہا خلقھم للرّحمۃ یہی قول عکرمہ کا ہے ابن عباس نے کہا خلقھم فریقین فریقًا
ترحم فلا تختلف وفریقًا لا ترحم فیختلف حسن و عطا نے کہا خلقھم للاختلاف فرا نے
کہا اہل رحمت کو رحمت کے لیے اور اہل اختلاف کو اختلاف کے لیے پیدا کیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ
نے کتاب الرد علی المنطقیین مین کہا ہے کہ قوم جتنی اتباع رسل و کتاب منزل سے دور جا پڑتی ہی اوتنا ہی
اختلاف و تفرق انکا اعظم تر ہوتا ہے اور وہ گمراہ تر ہو جاتے ہین حالانکہ اللہ تعالی نے حکم جماعت و ائتلاف
کا دیا ہے اور فرقت و اختلاف سے منع فرمایا ہے کما قال سبحانہ و تعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا
ولا تفرّقوا وقال تعالی انّ الّذین فرّقوا دینھم وکانوا شیعًا لست منھم فی شیءٍ اور فرمایا و
لا تکونوا کالّذین تفرّقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البیّنات اور یہ خبر دی کہ اہل رحمت
مختلف نہین ہوتے ہین جسطرح کہ آیت باب مین فرما دیا ہے و لہذا جو لوگ بڑے تابع ہین رسول کے وہ
اختلاف مین اقل ہین جیسے اہل حدیث و اصحاب سنت کہ یہ بہ نسبت جمیع طوائف اسلامیہ کے اقل الاختلاف
ہین پھر جو کوئی ان سی قریب تر ہے وہ اختلاف سے دور تر ہوتا ہے اور جو شخص سنت سی البعد ہی جیسے معتزلہ
و رافضہ وہ سب طوائف سی اختلاف مین اکثر ہین رہا اختلاف فلاسفہ کا سو کوئی شخص اوسکا حصر نہین کر سکتا

اور مضبوط پکڑو رسی ۵ اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ۱۲ جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہو گئے بہت فرقے تجھ کو ان سے کچھ کام نہین ۱۲ اور مت ہو ان کی طرح جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ پہنچ چکے ان کو حکم صاف ۱۲

ہے ابو الحسن اشعری رح نے کتاب المقالات مین وہ مقالات فلاسفہ غیر اسلامیین کی ذکر کیے ہین جسکا ذکر فارابی
و ابن سینا و امثالہما نے بہی نہین کیا اسیطرح قاضی ابوبکر بن الطیب نے کتاب الدقائق مین فلاسفہ اور منجمین پر
رد کیا ہے اور اس مین منطق متکلمین عرب کو منطق یونان پر ترجیح دی ہے اسیطرح متکلمہ معتزلہ و شیعہ وغیرہم
نے فلاسفہ پر رد کیا ہے اور انواع مقالات اونکے ذکر کیے ہین بالجملہ فلاسفہ طوائف کثیر ہین اور طبیعیات
و الٰہیات مین اختلاف کثیر رکھتے ہین اسیطرح ہیئت مین سب سے پہلے جسنے انکی منطق کو اصول مسلمین
مین مخلوط کیا ابو حامد غزالی رح ہین اور اہل علم نے اس خلط پر تکلم کثیر کیا اور آخر عمر مین خود غزالی نے ان علوم
شوم سے اعراض کیا یہانتک کہ حسب تصریح ملا علی قاری جس وقت انکا انتقال ہوا تو کتاب صحیح بخاری
اونکے سینے پر تہی رحمہ اللہ کتاب تہافت الفلاسفہ جس مین غزالی نے مقالات حکماء پر رد وافر کیا
ہے شاہد عدل ہے اس رجوع پر وللہ الحمد بالجملہ افتراق فرق فلاسفہ کا تو نہین ہے کہ سوا اللہ کے کوئی دوسرا
اوسکو شمار کر سکے یہ اختلاف اوس اختلاف سے کہین بڑہکر ہے جو کہ ایک ملت مین ہوتا ہے جیسے یہود
و نصاریٰ یہ عظمت اختلاف کی اضعاف مضاعف ملت واحدہ ہے الحاصل ہمیشہ نظار مسلمین فلاسفہ پر
رد اونکی منطق وغیرہ کا کرتے رہتے ہین اور اون کے خطایا کو ثابت کرتے ہین اون کے جملہ مقالات مین
اسلیے کہ جس امر مین لوگ تنازع کرین اوس مین کوئی حکم دینے والا نہین ہے مگر کتاب منزل و نبی مرسل
کما قال تعالیٰ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ
فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا
لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ و لہذا اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا انتہے حاصلہ حاصل آیت شریف یہ ٹہیرا کہ اللہ نے اہل باطل کو پیدا کیا اور انکو مختلف
بنایا اور اہل حق کو پیدا کیا اور انکو متفق ٹہیرایا اور بعضے پر حکم اختلاف کا دیا انکی بازگشت طرف دوزخ
کے ہے اور بعض پر حکم رحمت کا کیا انکی بازگشت طرف جنت کے ہے وہ اہل افتراق و اختلاف ہین اور یہ اصحاب
اتفاق و ائتلاف دلیل اسپر تتمہ آیت باب ہے کہ تمام ہو گیا کلمہ تیرے رب کا یعنے جسطرح ازل آزال مین مقدر
کیا تہا اوسیطرح ثابت ہوا اور تغییر و تبدیل سے ممتنع رہا بعض نے کہا وہ کلمہ یہ تہا کہ ملائکہ سے کہا تہا کہ مین
جہنم کو جن و انس سب سے بہرونگا یعنے ان دونو قسم مخلوق مین سے جو کوئی مستحق نار کا ہے وہ نار مین جاویگا دکا ۱

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور سب بیان کرتے ہین ہم تیرے پاس رسولون کے احوال سے جس سے ثابت کرین تیرا دل اور آئی تجھکو اس سورت مین تحقیق بات اور نصیحت اور سمجھوتی ایمان والون کو **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم نے حال پیغمبرون کا اور انکی امتون کا اور جو کچھ حجت وتکرار وبحث درمیان اون کے ہوئی تھی اور جو تکلیفات انبیاء علیہم السلام نے اوٹھائی اور جسطرح پر ہم نے مومنون کی نصرت کی اور کافرون کو مخذول کیا سب تجھپر ظاہر کردیا یہ اسلیے کہ تیرا دل ٹھیرے اور تو اون کی اقتدا کرے اور پریشان خاطر نہووے ابن عباس اور ایک جماعت نے کہا ہذہ کا اشارہ طرف اس سورت کے ہے اور قتادہ نے کہا طرف دنیا کی یعنے اس دنیا مین تیرے پاس سچے قصے پیغمبرون کے آئے اور نصیحت آئی جس سے کافر ڈرین اور مومنین نفع لین فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ قصص ذکر کرنا اسلیے ہے کہ تم کو زیادہ یقین ہو اور دل تمہارا مطمئن ہو جاے اور نفس تمہارا ادای رسالت پر ثابت رہے اور تم اذیت کفار کا تحمل کرو بسبب وقوف کے احوال امم گذشتہ پر کہ وہ کیسے کچھ ضلال مین متمادی تھے اور رسل نے اُن کی طرف سے کیا کچھ تکلیف پائی اور مشقتین اٹھائین کیونکہ تکاثر ادلہ دل کو ثابت تر کرتا ہے اور نفس مین راسخ تر ہوتا ہے اور علم مین اقوی تر مراد ہذہ سے یہ سورت ہے یا دنیا لکن اس مین بُعد ہے اسلیے کہ ذکر دنیا کا اس جگہہ نہین آیا ہے یا مراد یہ آیت ہے یا یہ قصص حق سے مراد براہین قاطعہ ہین جو کہ دلالت کرتے ہین صحت مبدء و معاد پر یا مراد نبوت ہے اگر اول مراد ہے تو تخصیص اس سورت کی ساتھہ مجئ حق کے حالانکہ اور سور مین بھی حق آیا ہے اس قصد سے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہے بیان حق پر نہ یہ کہ حق اس سورت مین موجود ہے نہ دوسری سورت مین بعض نے کہا یہ سورت جامع ہے بیان ہلاک امم وشرح حال امم پر زیادہ تر سور دیگر سے بعض نے کہا تخصیص سورت کی بالذکر واسطے تشریف سورت کے ہے جو مختص احوال امم گذشتہ کا تذکر کرتا ہے اوسکے لیے یہ سورت موعظت وتذکر ہے اور جو کوئی ان قصص مین تفکر کرتا ہے اوسکی یہ سورت یادگار ہے تخصیص تذکر کی ساتھہ مومنین کے اسلیے ہے کہ یہی لوگ متاہل اتعاظ وتذکر ہوتے ہین وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ کہدے انکو جو یقین نہین کرتے کام کیے جاؤ اپنی جگہہ ہم بھی کام کرتے ہین اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہین **ف** یہ ارشاد الہی بطور تہدید کے ہے کہ تم اپنی راہ پر رہو ہم اپنی راہ پر ہین جلد تم یہ بات جان لوگے کہ عاقبت کس کے لیے ہے چنانچہ اللہ نے اپنا وعدہ وفا کیا اور اپنے بندہ کی

نصرت فرمائی ولله الحمد فتح البیان مین ہی کہ جو لوگ اس حق پر ایمان نہین لاتی ہین اور نہ نصیحت پکڑتے ہین
اور نہ اس امر مین کچہ سوچتے ہین اون سی کہدو کہ تم اپنے حال پر قائم و ثابت رہو یعنے کفر کیے جاؤ ہم اپنے
حال پر یعنے ایمان پر قائم ہین اس کہنے مین تشدید وعید و تہدید مزید ہی واسطے کفار کے اور تم انتظار
کرو انجام کار کا ابن جریر نے کہا یعنے مواعید شیطان کی راہ دیکہو ہم بہی انتظار کرتے ہین کہ اللہ کی عقوبت
و تعذیب کسپر نازل ہوتی ہے اس ارشاد مین جو وعید و تہدید ہی وہ مخفی نہین ہے وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْهِ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اللہ کے
پاس ہے چہپی بات آسمانون کی اور زمین کی اور اوسی کیطرف رجوع ہے کام سارا سو اوسکی بندگی کر اور
اوسپر بہروسا رکہہ اور تیرا رب بیخبر نہین جو کام کرتے ہو **ف** اللہ تعالی نے یہ خبر دی کہ مین عالم الغیب
ہون مجہکو ہر غیب آسمان مین ہو یا زمین مین معلوم ہے لام اس جگہہ واسطے تخصیص کے ہے معلوم ہوا
کہ سوا اللہ کے کوئی غیبدان نہین ہے نبی مرسل ہو یا ملک مقرب پہر کسی پیر فقیر کی کیا ہستی ہے کہ وہ دعوے
غیبدانی کا کرے ہر امر کا مرجع اللہ کیطرف ہے اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ تم خاص میری عبادت
کرو اور مجہی پر بہروسا رکہو کیونکہ جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اوسکو کافی ہوتا ہے کعب نے کہا
توریت کا خاتمہ یہی خاتمہ ہود ہے رواہ ابن جریر بسندہ فتح البیان کا لفظ یہ ہی کہ جو کچہ بندون سے
آسمان و زمین مین غائب و مخفی ہے اوسکا علم اللہ ہی کو ہے تخصیص غیب کی اس جگہہ باوجودیکہ اللہ کو علم
مشہود بہی ویسا ہی ہے جیسے کہ مغیب کا اسلیے کی ہے کہ یہ وہ علم ہے کہ جسمین کوئی شریک اللہ کا نہین
ہے بعض نے کہا مراد اس غیب سے اترنا عذاب کا آسمان سے اور طلوع عقاب کا زمین سے ہے لیکن اول اولی
ہے ابو علی فارسی وغیرہ بہی اسی کے قائل ہین اضافت غیب کی طرف مفعول کے توسع کی راہ سے ہے
اور ساری خلق کا کاروبار دنیا و آخرت مین طرف خدا کے راجع ہے وہ ہر کسیکو اوسکے عمل کی جزا
دیگا اور عاصی سے انتقام لیگا ابن جریر نے کہا درمیان اونکی عدل سے حکم کرے گا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خطاب کیا کہ عبادت و توکل کرو بعض نے کہا یہ خطاب حضرت کو اور ساری خلق کو ہے کیا مومن اور کیا
کافر پہر فرمایا کہ تیرا رب ان کی اعمال سے غافل نہین ہے بلکہ عالم جملہ اعمال و احوال خلق ہے وہ انکی جزا
دیگا خیر کی جزا خیر شر کی جزا شر کعب نے کہا ہے فاتحہ توریت فاتحہ انعام ہے اور خاتمہ توریت خاتمہ ہود
رواہ عبد اللہ بن احمد و ابو الشیخ مراد خاتمہ ہود سے یہ آیت شریف ہے وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ الآیۃ

ع ۱۰

سورۂ یوسف علیہ السلام

یہ سورت مکی ہے حدیث ابی بن کعب میں رفعاً آیا ہے کہ عَلِّمُوا اَرِقَّائکُم سُورَۃَ یُوسُفَ فَاِنَّہٗ اَیُّمَا مُسْلِمٍ تَلَاھَا اَوْ عَلَّمَھَا اَھْلَہٗ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُہٗ ھَوَّنَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَاَعْطَاہُ مِنَ الْقُوَّۃِ اَنْ لَّا یَحْسُدَ مُسْلِمًا رَوَاہُ الثَّعْلَبِیُّ وَغَیْرُہٗ ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے اسلیے کہ اسناد اسکی بالکل ضعیف ہے ابن عساکر نے بھی اسی کی مانگ بھگ روایت کیا ہے لیکن وہ منکر ہے سائر طرق سے بیہقی نے دلائل میں ذکر کیا ہے کہ حضرتؐ اس سورت کی تلاوت کرتے تھے ایک گروہ یہود نے سنکر اسلام اختیار کیا اسلیے کہ یہ سورت موافق انکی کتاب کے تھی لیکن یہ روایت ابن عباس سے بطریق کلبی عن ابی صالح آئی ہے فتح البیان میں کہا ہے کہ یہ سورت ساری مکی ہے بعض نے کہا درمیان مکہ و مدینہ کے اوتری ہے وقت ہجرت کے یہ ایک سو گیارہ آیت ہیں ابن عباس و قتادہ نے کہا مگر چار آیتیں قرطبی کہتے ہیں علما کا یہ مقولہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبرون کے قصے قرآن میں مکرر سہ کرر ایک ہی معنے کے ساتھ وجوہ مختلفہ میں بالفاظ متناسبہ بدرجات بلاغت ذکر کیے ہیں مگر قصہ یوسفؑ کہ اسکا ذکر مکرر نہیں فرمایا سو ہذا کسی مخالف کو قدرت معارضہ کی مکرر و غیر مکرر پر حاصل نہ ہوئی للہ الحمد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝

یہ آیتیں ہیں واضح کتاب کی ہم نے اسکو اوتارا ہے قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہتر بیان اسواسطے کہ بھیجا ہمنے تیری طرف یہ قرآن اور تو تھا اس سے پہلے البتہ بے خبرون میں ف حروف مقطعہ پر گفتگو اول سورۂ بقرہ میں ہو چکی ہے کتاب سے مراد قرآن روشن ہے جو کہ نہایت وضاحت وجلا سے اشیا مبہمہ کا بیان اور اُن کی تبیین و تفسیر کرتا ہے قرآن پاک کو زبان عربی میں اوتارا کیونکہ لغت عرب سب لغتون میں زیادہ تر فصیح اور روشن اور وسیع ہے اور ادائے معانی میں جو کہ قائم بالنفس ہوتی ہیں سب سے بڑھکر ہے فلہذا اشرف کتب کو اشرف لغات میں نازل فرمایا اشرف رسل پر بسفارت اشرف ملائکہ اور یہ نزول اشرف بقاع ارض میں ہوا اور ابتداء اس نزول کی اشرف شہور سال تمام میں ہوئی یعنے ماہ رمضان میں پس یہ کتاب جملہ وجوہ اور جمیع جہات سے

کامل ظہیری ولہذا اللہ تعالی نے اسکو احسن القصص فرمایا ابن جریر نے ابن عباس سے سبب نزول مین اس سورت
کے یون روایت کیا ہے کہ صحابہ نے کہا اے رسول خدا کاش آپ ہمپر کوئی قصہ بیان فرماتے اسپر یہ آیت
آئی نحن نقص الخ اور اسکو دوسرے طریق سے مرسلاً ابی عمرو بن قیس سے روایت کیا ہے مصعب اپنے باپ سعد سے
راوی ہین کہ حضرت پر قرآن مجید اوترا آپنے لوگون پر اوسکی تلاوت کی اونھون نے کہا اے رسول خدا لَوْ
قَصَصْتَ عَلَيْنَا کاش آپ ہمکو کوئی قصہ سناتے اوسپر اللہ نے یہ آیت تا تعقلون نازل کی پہر ایک مدت
تک حضرت اون پر اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے اوسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ الخ (اللہ نے اتاری بہتر بات ۱۲)
رواہ ابن جریر والحاکم عون بن عبد اللہ کہتے ہین اصحاب حضرت ملول ہوئے عرض کیا کہ اے رسول
خدا حدیث کی اوپر اور قرآن سے کمتر کوئی بات ہمسے کہو مراد انکی قصص تہی اوسپر اللہ نے یہ آیت تا غافلین
نازل کی وہ طالب حدیث تہے اللہ نے انکو راہ احسن الحدیث کی دکھلائی اونھون نے ارادہ قصص کا کیا تہا
اللہ انکو طرف احسن القصص کے راہنما ہوا اس آیت کریمہ کے پاس جو کہ مشتمل ہے مدح قرآن اور اسکی کافی ہونے
پر ہر کتاب ماسواہ سے ذکر کرنا ایک حدیث کا مناسب ہے جسکو امام احمد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا
ہے کہ عمر بن خطاب کو ایک کتاب بعض اہل کتاب سے ہاتھ آئی تہی یہ اسکو لاکر حضرت کے سامنے پڑھنے لگے
حضرت نے غضب مین آکر فرمایا اَمُتَهَوِّكُوْنَ فِيْهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ جِئْتُكُمْ
بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَا تَسْأَلُوْهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوْكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوْنَهٗ اَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوْنَهٗ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰى كَانَ حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اَنْ يَّتَّبِعَنِيْ دوسرا لفظ عبد اللہ بن
ثابت کا یہ ہے کہ عمر نے آکر کہا اے رسول خدا میرا گذر ایک میرے بہائی پر قریظہ مین سے ہوا تہا اوس نے جوامع
توریت مجکو لکھکر دی ہین کیا مین انکو آپ پر عرض نہ کرون حضرت کا چہرہ مبارک دگرگون ہوگیا عبد اللہ بن
ثابت کہتے ہین مینے کہا اے عمر تو حضرت کے چہرے کو نہین دیکھتا کہ متغیر ہوگیا ہے عمر نے کہا رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا
وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا تب حضرت کا غصہ گیا اور فرمایا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَصْبَحَ
فِيْكُمْ مُوْسٰى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ اِنَّكُمْ حَظِّيْ مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ
رواہ احمد مین کہتا ہون ان احادیث سے تقلیدات آراء رجال کی جڑ کٹ گئی تسمہ تک باقی نہ رہا کیونکہ فرمایا
اگر موسی علیہ السلام کہ من جملہ انبیاء کرام اولوا العزم کے ہین اس امت مین آتے تو انکو بہی کوئی چارہ بجز اتباع
خاتم الرسل کے نہ ہوتا جسطرح کہ عیسی وقت نزول کے آسمان سے دنیا مین بزمان قرب قیامت اسی کتاب عزیز و سنت

مطہرہ پر عمل کرینگے تو اب کسی ار عالم و درویش و مجتہد و صوفی و نجومی کی کیا ہستی باقی رہے کہ باوجود نصوص
قرآن و ادلہ و صحیحہ حدیث کے اوس کے قول یا فعل یا رائے مجرد یا اجتہاد و بحث یا کشف و الہام و منام کی پیروی
کیجائے اور اللہ و رسول کی کلام کو جسکو التیام ہدایت انتظام پر کسی اور امتی کے کلام کو مقدم رکھا جائے یہ
کام و کلام اوسی شخص سے متصور یا واقع ہوتا ہے جو کہ معنے ایمان و حلاوت اسلام و طلاوت احسان
سے بالکل فارغ البال خالی الذہن ہو یا معاند مکابر و جاہل مجادل ہو اور فقط نام کا مسلمان و کلمہ گو
بنا ہے ورنہ کتاب ربانی و سنت مطہرہ کے ہوتے یہ شیوہ شیطانی یعنے چہ خالد بن عرفطہ کہتے ہین مین پاس
عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک مرد عبد القیس کہ جسے سوس مین ساکن کیا تھا لائے عمر نے
کہا تو فلان بن فلان عبدی ہو کہا ہان کہا تو ہی سوس مین رہتا ہے کہا ہان عمر کے ہاتہہ مین ایک
قنات تہی اوس قنات سے اوسکو مارا اوس نے کہا اے امیر المومنین مجہکو کیون مارتے ہو عمر نے کہا بیٹھہ جا وہ
بیٹھہ گیا اوسپر یہ آیت پڑہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ الی قوله لَمِنَ
الْغٰفِلِيْنَ اس آیت کو تین بار اوسپر پڑہا اور تین ہی بار اوسکو مارا اوس نے کہا اے امیر المومنین تم
مجہے کیون مارتے ہو کہا تو ہی نے کتاب دانیال لکہی ہے کہا آپ جو حکم دین مین ویسا ہی کرون کہا جا
اور اوس کتاب کو آب گرم اور صوف سفید سے محو کر پہر خبردار کبہی اوسکو نہ پڑہنا اور نہ کسیکو پڑہانا مجہکو
اگر یہ بات پہونچیگی کہ تو نے اوسکو پہر پڑہا یا کسی شخص کو پڑہایا تو مین تجہہ کو عقوبت سے ہلاک کر دونگا
پہر فرمایا بیٹھہ جا وہ سامنے اون کے بیٹھہ گیا کہا مینے جا کر ایک کتاب اہل کتاب سے نقل کرائی تہی پہر
ایک ادیم مین اوسکو لیکر آیا حضرت صلعم نے مجہہ سے پوچہا لے عمر تیرے ہاتہہ مین یہ کیا ہے مینے کہا اے رسول خدا
ایک کتاب ہے جسکو مینے لکہوایا ہے تاکہ اوسکے سبب سے ہمارا علم زیادہ ہو حضرت غضب مین آگئے
آپ کی آنکہین سرخ ہو گئین پہر ندا ہوئی کہ اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ انصار نے کہا تمہارے نبی غصہ مین لائے گئے ہتیار
اوٹہا و پہر آکر گرد منبر نبوی حلقہ کر لیا حضرت نے فرمایا يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ
خَوَاتِيْمَهٗ وَاخْتُصِرَ لِيْ اخْتِصَارًا وَلَقَدْ اٰتَيْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً فَلَا تَهَوَّكُوْا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ الْمُتَهَوِّكُوْنَ
عمر کہتے ہین مینے کہڑے ہو کر کہا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِكَ رَسُوْلًا تب حضرت منبر سے نیچے
اوترے رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ مُخْتَصَرًا لکن اسکی سند ضعیف ہو مگر ابن کثیر
کہتے ہین وَرُوِيَ لَهٗ شَاهِدٌ مِّنْ وَجْهٍ اٰخَرَ وہ شاہد یہ ہو کہ حافظ ابوبکر احمد بن ابراہیم اسمعیلی نے اپنی سند سے روایت

کیا ہے کہ جبیر بن نفیر نے کہا کہ دو شخص حمص مین زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ تھے عمر نے حبان اور اہل حمص کو بلایا تہا اُن دونون کو بہی طلب کیا تہا اونہون نے یہود سے کچہ صلاصفت اون کے لکہے تہے یہ اوسکو اپنے ہمراہ لیتے آئے تاکہ عمر سے استفتا کرین اگر وہ راضی ہون توہم اپنی رغبت زیادہ کرین اور اگر وہ ہم کو منع کرین توہم اوسکو چہوڑ دین جب وہ دونون پاس عمر کے آئے کہا ہم زمین اہل کتاب مین ہین ہم اون سے ایسی بات سنتے ہین جس سے بدن پر بال کہڑے ہوتے مین کیا ہم اوس کلام کو اون سے اخذ کرین یا چہوڑ دین عمرؓ نے کہا شاید تم دونون نے کچہ اوس کلام مین سے لکہا ہے کہا ہمنے نہین لکہا کہا مین تم سے ایک ماجرا کہتا ہون مین حیات حضرتؐ مین طرف خیبر کے گیا تہا وہان مجہہ کو ایک یہودی ملا اوسنے ایک ایسی بات کہی جو مجہہ اچہی معلوم ہوئی مینے اُس سے کہا بہلا تو مجہکو یہ بات لکہ دیگا اوس نے کہا ہان مین اوسکے پاس ایک چمڑا لے گیا اوسنے مجہپر لکہوانا شروع کیا مینے اکراع مین لکہا جب مین پہر کر آیا مینے یہ حال حضرتؐ سے کہا فرمایا اوسکو لے آ مین لینے چلا اور چلنے سے رغبت تہا اس امید پر کہ پاس حضرتؐ کے کچہ ایسا لاؤن جو کہ آپ کو محبوب ہو جب مین وہ مکتوب لیکر آیا فرمایا بیٹہ جا مجہپر پڑہ مینے ایک دم پڑہا دیکہا تو آپ کا چہرہ دگرگون ہونے لگا مین مارے ڈر کے حیران رہگیا پہر ایک حرف بہی نہ پڑہ سکا جب حضرتؐ نے میری یہ حالت دیکہی اوسکو اوٹہا کر ایک ایک رسم کو اپنے آپ ہی مٹانے لگے اور فرمایا لَا تَتَّبِعُوا هٰؤُلَاءِ فَاِنَّهُمْ قَدْ تَهَوَّكُوا وَتَهَوَّكُوا یہانتک کہ آخر تک حرف بحرف مٹا دیا یہ کہکر عمرؓ نے اون دونو نفر سے کہا اگر مین جان لون کہ تمنے کچہ بہی اسکلام سے لکہا ہو تو مین تم کو اس امت کے لیے نکال بناؤن اُن دونون نے کہا واللہ ہم کبہی اوس مین سے کچہ بہی نہ لکہینگے پہر اپنی صلاصفت لیکر نکلے اور ایک گڑہا خوب سا گہرا کہودا اور اُس مین انکو دفن کر دیا یہ آخر عہد تہا ساتہہ ان صلاصفت کے وَهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِهٖ وَرَوَى اَبُوْ دَاؤُدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عمر رضی اللہ عنہ کی انصاف وحق گوئی کو دیکہنا چاہیے کہ کس طرح اپنا قصہ گذشتہ جسپر حضرتؐ نے غصہ کیا تہا سامنے سب لوگون کے بیان کر دیا اور وہ بہی اپنے زمانہ خلافت علیا مین اور حمیت اسلام کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کسی شخص اتنی کے لیے اسبات کو روا نرکہا کہ وہ کتاب اہل کتاب کو دیکہے یا لکہے یا لکہوائے اور ایسے کام پر فاعل کا تدارک ضرب وتعزیر سے کیا اگر یہ جمود تقلید مذہب کا زمانہ خلافت عمریہ مین حادث ہوتا تو معلوم نہین کہ خلیفہ فاروق کیا عقوبت ازن مقلدین کو دیتے اتنا تو ضرور معلوم ہوسکتا ہے کہ ایسے شخص کو جسنے اسلام مین رسم جاہلیت کو اختیار کیا ہو اور اتباع چہوڑ کر

مقلد مذہب باہی یقیناً اس امت کے لیے ایک نکال ووبال ہا تے لکن افسوس ہے کہ ظہور ان مفاسد کا بعد
ان کے زمانے کے انصرام ہین ہوا اور اگلی امت اس بلا دمغربت سو عافیت مین رہی یہ زمانہ ہمارا اللہ اسیر
سی مخص کے ہے کہ جو مقتدی عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہو ولکن ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ❊ فتح البیان
مین کہا ہے یہ آیتین جو تیری طرف اتاری گئی ہین اس سورت مین آیتین ہین ایسی سورت کی جسکا حال عجاز د
تبکیت عرب مین ظاہر و واضح ہے مبین کے معنے ہین ظاہر الامر یعنے اسبات مین کہ یہ اللہ تعالی کی پاس سے
آئی ہین اور لفظاً و معنےً معجز ہین یا سیما غیب کی خبر دینے مین یا ان کے معانی عرب پر واضح ہین قاری
وسامع پر ملتبس نہین ہوتے کیونکہ اونہین کی لغت وزبان مین نازل ہوئی ہین یا ان مین بیان ہی احکام
وشرائع وخفایائے ملکوت واسرار نشاتین کا دارین مین یا ان مین قصص اولین وشرح احوال متقدمین
کا ذکر ہے یا بیان ہی سوال یہود کا قصہ یوسف علیہ السلام سو قتادہ نے کہا اللہ نے اوسکو اپنی برکت ورشد
سے بیان کیا ہے زجاج نے کہا مبین ہے حق ن الباطل اور موضح حلال من الحرام ہے مجاہد نے کہا اللہ نے
اس مین حلال وحرام کا بیان کیا ہے معاذ نے کہا اللہ نے اس مین وہ چھ حرف بیان کیے جو زبان اعاجم
سے ساقط ہین قرآن کو عربی اللسان فرمایا اگرچہ اوس مین بعض الفاظ غیر لسان عرب کے بہی ہین جیسے
سجیل مشکوۃ استبرق ونحوہا قالہ ابن عباس و مجاہد و عکرمہ یہی بات صحیح ہو لکن ابو عبیدہ نے مدلیل
اسی بات اسبات کا انکار کیا ہے جمع بین القولین یون ہو کہ جب عرب نے ان الفاظ کی ساتھہ تکلم کیا تو یہ
الفاظ اونہین کی لغت ہو گئی بالجملہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے قرآن کو زبان عرب مین نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو
اور اسکے معنے بوجھو اسلیے کہ یہ تمہاری بولی مین ہی جابر کہتے ہین حضرت نے قُرْآناً عَرَبِيّاً پڑھکر فرمایا اُلْهِمَ اِسْمٰعِيلُ
هٰذَا اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ اِلْهَامًا رواہ الحاکم یعنے اس زبان عربی کا اسمعیل علیہ السلام کو الہام ہوا تہا مجاہد نے
کہا قرآن قریش مین اوترا ہے یہ انکا کلام ہے مین کہتا ہون کہ فضیلت وفوقیت اس زبان کی سائر لغات پر
ایسی ہی جیسے فضیلت اللہ کے کلام کی سائر کلام پر بلکہ خصوصیات اس زبان کے ایسے ہین جو کسی زبان مین پائے
نہین جاتے یہی زبان ہمارے دین کی لغت ہی اسی زبان مین اشرف کتب سماویہ کا نزول ہوا یعنے قرآن کریم کا
یہی زبان اہل جنت کی ہوگی جس کسی کو اس زبان کی معرفت زیادہ تر ہے وہ قرآن وحدیث کا مطلب خوب
سمجہتا ہے اور جو اس زبان سے محروم ہے وہ فہم معانی کتاب وسنت سے قاصر ہی اسی وجہ سے تفسیر سلف کی معتبر
ہے کیونکہ وہ عارف لغت ومحاورہ عرب تہے اور خلف مین بوجہ قلت معرفت لسان عرب کے اختلاف تفسیر

بشرح حدیث مین پیدا ہوا ظاہر آیت باب یہ ہی کہ یہ بیان احسن قصص ہے اپنے باب مین قتادہ نے کہا ہم بیان
کرتے ہین تجھ پر حال کتب ماضیہ و قرون خالیہ و امور الٰہیہ کا جو امم سابقہ مین گذرا ہے اچھی طرح اس سورت
قرآن کو احسن القصص فرمایا ہے کیونکہ جو قصے اس سورت مین ہین وہ متضمن عبر و مواعظ و حکم پر جو اور سور
مین نہین ہین یا اس مین حسن محاورہ ہے اور یوسف علیہ السلام کی صبر کرنیکا ذکر اذکی ایذا پر اور عفو تقصیر کا
یا اس سورت مین ذکر ہے انبیا و صالحین کا اور ملائکہ و شیاطین و جن و انس و انعام و طیر و سیر ملوک و ممالیک
و تجار و علما و جہال و رجال و نسا کا اور عورتون کے حیلون اور مکر کرنیکا یا اس مین ذکر ہے حبیب و محبوب کا
اور جو کچھ درمیان اون کے گذرا بعض نے کہا احسن اسجگہہ بمعنے اعجب ہے یا جس کسیکا اس مین ذکر آیا ہی
اسکا انجام سعادت ہے خالد بن معدان نے کہا اہل جنت جنت مین سورہ یوسف و سورہ مریم کے ساتھہ تفکہ
کرینگے عطا نے کہا سورہ یوسف کو کوئی محزون نہین سنتا لیکن اسکو استراحت حاصل ہوتی ہے اللہ نے
حضرت سے کہا ہم نے اس قرآن کی تیری طرف وحی کی ورنہ تو قبل اس وحی کرنیکے اس قصے سے غافل
تہا نہ تیرے دل مین اسکا خطرہ ہوا اور نہ تیرے کان مین یہ داستان پہونچی اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ جس وقت کہا یوسف
نے اپنے باپ کو اے باپ مینے دیکہے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکہے مینے سجدہ کرتے **ف**
اس آیت نے حضرت کو فرمایا کہ جہان تم اور قصے اپنی قوم کو سناتے ہو وہان یہ قصہ یوسف علیہ السلام کا
بہی سننے بیان کرو کہ یوسف نے اپنے باپ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام سے ذکر اپنے خواب
کا کیا تہا حدیث ابن عمر مین مرفوعاً فرمایا ہے اِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ
بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِإِخْرَاجِهِ الْبُخَارِيُّ دوسرا لفظ
بخاری کا ابوہریرہ سے یوں ہے کہ حضرت سے پوچہا کون لوگ اکرم ہین فرمایا أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ کہا
ہم یہ نہین پوچہتے ہین فرمایا فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ
اللهِ کہا ہم یہ نہین پوچہتے کہا کیا معادن عرب کا حال پوچہتے ہو کہا ہان فرمایا خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا یعنے جو لوگ کہ ہان کفر مین سردار و نیکنام تہے وہ اسلام مین بہی عزت دار ہین لیکن جبکہ
علم حاصل کرین ابن عباس نے کہا خواب پیغمبرون کی وحی ہوتی ہے مفسرین نے اس خواب کی تفسیر پر کلام کیا ہے کہ مراد
ان گیارہ تارون سے یوسف کے بہائی ہین یہ گیارہ شخص تہے اور سورج و چاند عبارت ہین ماں باپ سے ابن عباس و ضحاک

وقتادہ وسفیان ثوری وعبدالرحمان بن زید سے اسیطح مروی ہے اس خوابکی تعبیر وتفسیر چالیس برس کے بعد واقع ہوئی یا اسی برس کے بعد جبکہ یوسف علیہ السلام نے اپنی مان باپ کو تخت کے اوپر بٹھایا اور بھائیون نے سامنے کھڑے ہوکر سجدہ کیا اوسوقت یوسف علیہ السلام نے فرمایا یَآ اَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُؤْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا (اے باپ یہ بیان ہے میری اس پہلی خواب کا اسکو میرے رب نے سچ کیا) الحدیث مین نام ان گیارہ کوکب کا آیا ہے عبدالرحمن بن سابط کہتے ہین ایک مرد یہودی پاس حضرت صلعم کے آیا اوسکو بستانۃ الیہودی کہتے تہے اوس نے کہا اے محمد مجھے خبر دو کہ جن تارون کو یوسف نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تہا اون کے کیا نام ہین حضرت صلعم خاموش رہے کچہ جواب ندیا حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر خبر دی کہ اون کے نام یہ ہین حضرت صلعم نے کسی شخصکو پاس اُس یہودی کے بہیجا اور کہا بہلا کیا تو ایمان لے آئیگا اگر مین تجھکو نام اون تارون کے بتا دون کہا ہان فرمایا جریان طارق ذیال ذو الکتفین قابس وثاب عمودان فلیق مصبح ضروح فرغ یہودی نے کہا واللہ یہی اونکے نام ہین رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَافِظَانِ اَبُوْ يَعْلَى الْمُوْصِلِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدَيْهِمَا وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ ابو یعلی نے اسکو اپنے چار شیوخ سے روایت کیا ہے اور اتنا اور بڑہایا کہ جب یوسف علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا تو اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے اوسکا ذکر کیا اون کے باپ نے کہا هٰذَا اَمْرٌ مُتَشَتِّتٌ يَجْمَعُهُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدُ اور شمس وقمر اون کے مان باپ ہین لکن ائمہ نے اسکو ضعیف کہا ہے اور اکثر نے ترک کر دیا ہے جرجانی نے کہا حکم بن ظہیر فزاری راوی اسکا ساقط ہے اور وہ صاحب حدیث حسن یوسف ہے پہر وہ حدیث ذکر کی جو جابر سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت سے سوال اُن تارون کا کیا جو یوسف علیہ السلام نے دیکھے تہے کہ اُن کے کیا نام ہین اور حضرت صلعم نے اسکو جواب دیا پہر کہا اس کے ساتھ بہی حکم مذکور متفرد ہے ائمہ نے اوسکو ضعیف کہا ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ یوسف بضم سین ہے اور بکسر سین بہمراہ ہمزہ کے بجای واو بہی پڑہا ہے یہ عبرانی نام ہے اور غیر منصرف بسبب علمیت وعجمہ کے ہے اور بعض نے کہا عربی ہے لکن اول اولی ہے بدلیل عدم صرف انکے باپ یعقوب علیہ السلام تہے یوسف علیہ السلام کی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی سیوطی نے تحبیر مین اسیطح کہا ہے اونہون نے یہ خواب شب جمعہ کو لیلۃ القدر مین دیکھا تہا کہ گیارہ تارے آسمان سے اترے اون کے ساتھ سورج وچاند بہی ہے یوسف اُسوقت بارہ برس کے تہے یا سترہ برس کے اور بعض نے کہا سات برس کی بیضاوی نے انکے وہی نام ذکر کیے ہین جو اوپر گذر چکے یہ وہ تارے ہین جو مرصود نہین ہوتے یہ خواب بالخصوص بوجہ غائب ہونے کے لنظر آئی

قَالَ إِلٰهُ الْقُرْبَانِ اون کے نام ایک حدیث مین بہی آئی ہین سیوطی نے درمنثور مین اسیطرح سوق کیا ہی لیکن سند مین حدیث مذکور کے ضعفاء متروکین ہین بلکہ ابن الجوزی نے اسحدیث کو موضوع کہا ہے ابن عباس و قتادہ و سدی نے کہا گیارہ کوکب بہائی ہین اور سورج مان اور چاند باپ ذکر شمس و قمر کا بعد کواکب یازدہ گانہ کے واسطے اظہار مزیت و شرف کے کیا ہے جسطرح کہ عطف جبرئیل و میکائیل کا ملائکہ پر آیا ہے یا واو بمعنے مع ہی ضمیر مذکر اسلیے آئی ہے کہ اُنکا وصف عاقلانہ کیا ہے اسلیے کہ اون کو سجدہ کرنا ان دیکہا خلیل و سیبویہ نے اسیطرح کہا ہے مراد اسجگہہ حقیقت سجود ہے اسلیے کہ اُنکی تحیت آپس مین یہی تہی یا مراد سجدہ سی تواضع و دخول تحت الامر ہے لیکن اول اولی ہی اکثر مفسرین کے نزدیک ظہور اس خواب کا بعد چہل سال کے ہوا تہا اور حسن بصری نے کہا بعد اسی سال کے حسب کہ باپ کے یکجائی ہوئی اور بہائی سجدہ مین گرے قَالَ یٰبُنَیَّ

لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

کہا اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بہائیون پاس پہر وہ بناوینگے تیرے واسطے کچہ فریب البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن یعنے اسکی تعبیر ظاہر ہے سنتے ہی سمجہ لیوینگے گیارہ بہائی تہے اور ایک باپ ایک مان اُنکی طرف محتاج ہونگے پہر شیطان اُنکے دل مین حسد ڈالیگا انتہے اللہ تعالی نے خبر دی کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزند یوسف علیہ السلام کو وقت سننے اس خواب کے اظہار سے جسکی تعبیر یہ ہی کہ بہائی سامنے اُنکی خاکساری کرین اور تعظیم معمولی سے زیادہ تعظیم بجالائین یعنے سجدے مین بطور اذلال و اکرام و احترام گر پڑین منع فرمایا اس ڈر سے کہ کہین اپنے بہائیون سی نہ کہدین پہر اُنکو حسد ہوا اور وہ مکر و فریب کرین اور کوئی حیلہ ہلاک کا نکالین ولہذا سنت مطہرہ مین رفعًا آیا ہے اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيُحَدِّثْ بِهٖ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَحَوَّلْ اِلٰى جَنْبِهِ الْاٰخَرِ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ یعنے جو کوئی اچہا خواب دیکہے تو کہے اور برا دیکہے تو کروٹ بدل لے اور بائین طرف تہتکار دے اور اُس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے ذکر اوسکا نہ کرے یہ خواب اُسکو نقصان نہ دیگا دوسری حدیث مین فرمایا ہے اَلرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ رواہ احمد عن معاویۃ القشیری اسی جگہہ سے یہ بات اخذ کی گئی ہے کہ نعمت کا اخفا کرے یہانتک کہ وہ ہاتہ لگے اور ظاہر ہوجاے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى قَضَاءِ الْحَوَائِجِ بِكِتْمَانِهَا کیونکہ ہر ذی نعمت محسود ہوتا

ہے فتح البیان میں کہا ہے یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو منع کیا کہ تم اپنا خواب اپنے بھائیوں
سے نکہو یہ اسلیے کہ یعقوب تاویل اس رویا کی جان گئے تھے انکو ڈر ہوا کہ کہیں بھائی بھی تعبیر سمجھ لیں
اور حسد کریں کیونکہ شیطان انسان کا دشمن کھلا ہے احادیث صحیحہ میں ذکر رویای صالحہ کا آیا ہے کہ ایسی
رویا طرف سے اللہ کے ہوتے ہیں اور بری رویا طرف سے شیطان کے مومن کا خواب ایک جزو ہے چالیس
اجزای نبوت سے لیکن ان احادیث کو کوئی تعلق اس آیت سے نہیں ہے بلکہ یہ اخبار عام ہیں جس شخص نے
انکار رویا کا یا عدم اعتبار اوسکا بیان کیا ہے یہ آیت و احادیث رویا اُسپر رد واضح کرتی ہیں وَكَذٰلِكَ

يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ
اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۚ اسیطرح نوازے گا

تجھکو تیرا رب اور سکھاویگا کل بٹھانی باتوں کی اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر
جیسا پورا کیا ہے تیرے دو باپ دادونپر پہلے لئے ابرہیم و اسحاق یہ البتہ تیرا رب خبردار ہے حکمتوں والا
ف نوازش اللہ کی سجدے سے سمجھی اور کل بٹھانی باتوں کی یعنے اسمین داخل ہے خواب کی تعبیر انکو
ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب موزون دیکھا چھوٹی عمر مین ابرہیم و اسحاق کا نام لیا
اپنا نہ لیا عاجزی سے انتہے اللہ تعالی نے یعقوب کی بات جو اپنے فرزند یوسف سے کہی تھی ذکر کی کہ
جسطرح اللہ پاک نے تجھکو پسند کیا اور ان تارون کو سجدہ کرتے ہوئے تجھے دکھایا اسیطرح تیرا رب تجھکو
برگزیدہ کریگا واسطے نبوت کے اور بات کی کل بٹھانی سکھاویگا کہ تو خواب کی اچھی تعبیر کہیگا یہی قول
ہے مجاہد وغیرہ واحد کا نعمت سے مراد رسول بنانا وحی کرنا ہے فرمایا تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کس جگہہ رسالت
کا رکھنا چاہیے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (اللہ بہتر جانتا ہے جہانتک بھیجے اپنے پیغام) فتح البیان مین کہا ہے اجتباء کے معنے ہین اصطفاء کے
اللہ کا کسی بندے کو مجتبے کرنا یہ ہے کہ اوسکو خاص کرے ساتھ فیض الہی کے جس سے انواع مکرمات حاصل
ہون بدون سعی بندہ کے اور یہ مقام مختص ہے ساتھ انبیاء کے اور بعض صدیقین و شہدا و صالحین کے
اسمین ملتا ہے یوسف علیہ السلام پر اور شمار کرنا ہے اللہ کی نعمتون کا اور نیز تاویل احادیث سے مراد تاویل رویا ہے
مجاہد نے کہا عبارت رویا ابن زید نے کہا تاویل علم و حلم حضرت یوسف لوگون میں بڑے معبر تھے رویا کو احادیث
کہا اسلیے کہ حدیث ملک ہے اگر سچی ہو اور اگر جھوٹی ہے تو احادیث شیطان ہے قرطبی نے کہا اہل علم کا اجماع
ہے کہ یہ آیت دربارہ تاویل رویا ہے یوسف علیہ السلام اعلم الناس تھے ساتھ تاویل رویا کے زجاج نے

کہا مراد تاویل احادیث سے امم سالفہ وکتب منزلہ ہین بعض نے کہا مراد حاجتمندی ہے بہائیون کی طرف یوسف ؑ کے یا نجات دینا اللہ کا یوسف کو ہر مکروہ سے یا خاص قتل سے لفظ احادیث جمع تکثیر ہے حدیث کی جیسے اباطیل وبخوہا اتمام نعمت سے مراد جمع ہے درمیان نبوت و ملک کے جسطرح کہ یہ خواب دلیل ہے اسپر مطلب یہ ہوا کہ ہم خیر دنیا و آخرت واسطے تیرے جمع کر دینگے آل یعقوب سے مراد قرابت یعقوب ہے اخوان و اولاد اور جو ان کے بعد اونکے ایک جماعت نے کہا اللہ نے ان کو نبوت عطا کی یا مراد وہ نعمت ہے جو کہ بعد دخول مصر کے ان کو عنایت فرمائی از انجملہ ایک بات یہ تہی کہ اون مین ملک ہوا باوجود نبوت کے اکثر مفسرین نے اسی طرح کہا ہے ہر نعمت کے اتمام کو مثل اتمام نعمت کے اوپر پیغمبر فرمایا اون کی نعمت نبوت تہی اور ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے اپنا خلیل کیا تہا اور اسحاق ؑ کو ذبح سے بچایا یہی قول ہے عکرمہ کا اللہ نے اون سے ذریت طیبہ نکالی یعقوب و یوسف و اسباط انکو ابوین کہا حالانکہ یہ اب جد کے اور باپ کے باپ تہے اس مین اشعار ہے کمال ارتباط کا ساتہ انبیاء کرام کے اللہ مصالح خلق کا علیم لمبے افعال مین حکیم ہے اللہ نبوت کو نہین رکہتا مگر نفس قدسیہ مین یہ گفتگو یعقوب کی یوسف علیہما السلام سے تعبیر تہی خواب کی بر طریق اجمال یا اوسکا علم طریق وحی سے یا بطریق فراست بمقتضائے مخائل یوسفیہ حاصل ہوا ہو لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ

وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ○ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ط

إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا

مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ○ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ

بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ○ البتہ بیچ یوسف کے مذکور مین اوسکے بہائیون کی نشانیان ہین پوچہنے والون کو جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اوسکا بہائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہمسے اور ہم قوت کے لوگ ہین البتہ ہمارا باپ خطا مین ہے صریح مار ڈالو یوسف کو یا پہینکدو کسی ملک مین کہ اکیلی رہے تمپر توجہ تمہارے باپ کی اور ہو رہیو اوسکے پیچہے نیک لوگ بولا ایک بولنیوالا اون مین مت مار ڈالو یوسف کو اور پہینکدو اوسکو گمنام کنوئی مین کہ اوٹہا لیجاوین اوسکو کوئی مسافر اگر تم کو کرنا ہے **ف** نقل ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کچہہ بتاؤ کہ ہم محمد سے پوچہین سچ آزمانیکو کہا پوچہو کہ ابراہیم ؑ کا وطن شام ہے اوسکی اولاد بنی اسرائیل مصر مین کیونکر آئی کہ موسیٰ کو فرعون سے قضیہ ہوا یہ سورت اوتری فرمایا کہ پوچہنے والون کو نشانیان ہین قریش کو یہ ایک بہائی کا حسد کیا طاعت قبول نہ کی آخر اللہ نے اوسی کیطرف محتاج کیا اور اسیطرح یہود حسد کر کے خراب ہوگئے اور قریش نے

بہائی کو وطن سے نکالا اور اسکا عذر جو ہو۔ عُصۡبَۃٌ سے مراد یہ ہے کہ ہم وقت پر کام آنیوالے ہین اور یہ گرگر
ہین چہوٹے ایک بہائی اونکا سگا تہا اور سب سوتیلے انتہی مراد نشانیون سے عبرت و موعظت ہے واسطے سائلین
کے جو کہ قصہ یوسف کا سوال کرتے ہین کیونکہ یہ ایک خبر عجیب ہے لائق اسکے ہے کہ اس خبر کا حال دریافت
کرین اُن کے بہائیون نے باہم لینپے اس خیال پر کہ یوسف اور اُنکا بہائی بنیامین بہ نسبت ہمارے باپ
کو زیادہ تر محبوب ہین حالانکہ ہم ایک جماعت قوت دار ہین پہر جماعت کے برابر ہین جو کو زیادہ حیا ہتا ہے یعنے
جو ہمارے باپ اس مزید محبت مین خطای واضح پر ہین کہ ہم سے زیادہ ان دونون کو دوست رکہتے ہین ابن
کثیر نے کہا ہے کہ کوئی دلیل نبوت برادران یوسف پر قائم نہین ہے اور ظاہر اس سیاق کا دلیل ہے
اسکے خلاف پر بعض لوگون کا یہ عقیدہ ہے کہ بعد اس ماجرا کے اونپر بہی وحی آئی لیکن اس مین نظر ہے
مدعی اس امر کا محتاج دلیل ہے اور سوا اس قول کے کہ قُولُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ اِلٰٓی
اِبۡرٰھٖیمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ اور کچہ ذکر نہین کیا سو اس مین احتمال ہے کیونکہ
بطون بنی اسرائیل کو اسباط کہتے ہین جسطرح کہ عرب کو قبائل اور عجم کو شعوب اللہ نے ذکر کیا کہ ہم نے
طرف انبیاء اسباط بنی اسرائیل کے وحی کی سو یہ ذکر اُنکا اجمالاً ہے اسلئے کہ یہ بہت تہے لیکن ہر سبط نسل
ایک مرد کی تہی برادران یوسف مین سے اوسپر کوئی دلیل قائم نہین ہے کہ طرف اُن کے بہی وحی آئی
بالجملہ بہائیون نے یہ کہا کہ یہ شخص جو تمہارا امر تم سے محبت پدر مین اوسکو سامنے سے باپ کے معدوم کرنا
چاہیے خواہ قتل کرکے خواہ اسطرح کہ کسی زمین پر پہینکدیا جاوے پہر تم استراحت مین ہو جاؤ اور باپ مین ملے
جلے رہو اور جب اسکو معدوم کرلو تب نیک لوگ ہو جاؤ اور نہو انہون گناہ سے پہلے توبہ کو اپنے ضمیر مین ٹہیرایا
ایک بہائی نے کہا قتادہ و محمد بن اسحاق کہتے ہین کہ وہ بڑا بہائی اُنکا تہا روبیل نام سدی نے کہا قائل
یہودا تہا مجاہد نے کہا شمعون تہا بالجملہ کوئی ہو اوس نے یہ کہا کہ تم یوسف کو قتل نہ کرو یعنے اوسکی عداوت
و بغض مین گمراہ نہ ہو اور وہ کیونکر قتل کر سکتے تہے اسلیے کہ اللہ تعالی کا ارادہ کچہ اور ہی تہا اللہ اسکو
جاری کرنے والا تہا یعنے یوسف کو وحی کرے نبی بنائے ملک مصر پر تمکن و حکمران فرمائے تہندا روبیل
کے کہنے پر اُن کو قتل سے منصرف کر دیا اوس نے کہا کہ یوسف کو عوض قتل کے کسی کنوے کی تہ مین ڈالدو قتادہ
نے کہا وہ چاہ بیت المقدس تہا کوئی مسافر ون مین سے ہو اور وہر گذر کریگا وہ اسکو اوٹہا کر کسی اور ملک مین لے
جائیگا تم سب اسطرح آرام مین ہو جاؤگے مارنیکی کیا حاجت ہے اگر تم کو یہ کام کرنا ہے تو پہر اسطرح کرو محمد

بن اسحاق نے کہا یوسف کے بہائیون نے ایک امر عظیم پر اتفاق و اجتماع کیا یعنے قطعیت رحم و عقوق والدو
قلت رافت کی ایک صغیر بیگناہ پر اور عدم توقیر ایک کبیر ذی حق و حرمت و فضل و خطر کے نزدیک اللہ کے
باوجود کہ باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے باپ بوڑہا دبلا خشک استخوان اور اللہ کی طرف سے صاحب مکانت و منزلت
اور حب ہے اوسکو محبت تہی وہ ایک بچہ ناتوان صغیر السن تہا باپ کے لطف کا محتاج اور لائق اسکے کہ باپ
کے پاس رہے اور جین پاوے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَهُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَقَدِ احْتَمَلُوْا اَمْرًا عَظِیْمًا فتح
البیان مین کہا ہے اس قصہ یوسف و برادران یوسف مین علامات ہین جنکو دلالت ہے عظیم قدرت
و بدیع صنعت خدا پر واسطے اون لوگون کے جو اس قصہ کا یا کسی اور امر کا حال پوچہتے ہین اس مین اکتفا
ہے اہل مکہ کی قرارت آیۃ للسائلین ہے صیغہ توحید پر نحاس نے کہا یہ قرارت حسن ہے یا اس قصے مین
دلالت ہے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جماعت یہود نے مکہ مین حضرت سے پوچہا کہ ہمین
خبر دو ایک پیغمبر کی جو شام مین تہا اور اسکا بیٹا طرف مصر کے نکالا گیا وہ غم مین فرزند کے اتنا
رویا کہ اندہا ہوگیا مکے مین کوئی شخص اہل کتاب مین سے نہ تہا اور نہ کوئی ایسا آدمی جو انبیا کا حال
جانے یہود نے ایک آدمی مدینے سے یہ سوال کرنے کو مکے مین پاس حضرت کے بہیجا تہا اوسپر
اللہ نے سورہ یوسف ایکبارگی نازل کی جسطرح کہ توریت مین ہے بعض نے کہا مراد آیات سے عجب ہے یعنے یہ ایک
قصہ عجیب ہے ؎ فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست ہم قصۂ عجیب و حدیث غریب ہست
اور بعض نے کہا مراد آیت سے بصیرت ہے بعض نے کہا عبرت ہے اسلیے کہ اس داستان پر برکت نشان مین طرح
طرح کے مواعظ و عبر و حکم ہین جیسے رویائے یوسف و تعبیر رویا و حسد اخوان اور انجام اون کے امر کا اور
بیان یوسف علیہ السلام کے صبر کا ایذا دہی برادران پر اور ذکر یعقوب علیہ السلام کے حزن کا فراق و
فقد یوسف پر وغیر ذلک قرطبی نے نام برادران یوسف کے یہ بتائے ہین روبیل یہ سب مین بڑے تہے شمعون
لاوی یہوذا زبولون یشجر ان سب کی مان لیا بنت لیان دختر خال یعقوب علیہ السلام تہی اور زلفہ و بلہہ
دو کنیزون سے چار بیٹے پیدا ہوئے دان نفتونا جاد اوشیر پہر لیا کا انتقال ہوگیا تب یعقوب علیہ السلام
نے اوسکی بہن راحیل سے نکاح کیا اوس سے یوسف و بنیامین پیدا ہوئے یہ سب اولاد یعقوب ہے انہین کو اسباط
کہتے ہین یہ سب بارہ نفر تہے سہیلی نے کہا مادر یوسف کا نام وفقا و راحیل تہا وہ نفاس بنیامین مین مرگئی
بنیامین یوسف سے چہوٹے تہے قتادہ نے کہا کوئی تم سے قصہ یوسف کو دریافت کرے تو وہ یہی ہے جو اسمین

تعالی نے تم سے اس سمت مین بیان کیا اور خبر دی ضحاک نے بہی اسیطرح کہا ہے ابن اسحاق کہتے ہین اسنے
خبر یوسفؑ کی حضرت پر بیان کی اور اون کے بہائیون کی بغاوت کا ذکر کیا کہ بسبب خواب کے وہ حاسد
ہوئے اس مین تسلی دی ہے حضرتؐ کو بغی وحسد قریش پر تاکہ حضرت اگلی انبیا کی اقتدا پر صبر کرین بہائیون
نے کہا یوسف اور اوسکا بہائی بنیامین ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ دوست تر ہین بنیامین کمبر ہے اور بعض نے
کہا بالفتح صحیح ہے یہ یوسفؑ سے چہوٹے تہے انکو یوسف کا بہائی اسلیے کہا کہ یہ دونون ایک ماں باپ کے
تہے یعنے سگے بہائی ورنہ یہ سب ہی اونکے بہائی تہے یہ بات اسلیے کہی کہ اون کو خبر خواب یوسفؑ کی لگ گئی
پس سب نے کید پر اتفاق کیا عصبہ کہتے ہین جماعت کو مابین واحد تا عشرہ یا مابین ستا دہ یا خود دس نفر کو یا
دس سے پندرہ تک کو یا چہہ یا نو یا دس سے چالیس تک قالہٗ قتادۃ او نہون نے کہا ہمارے باپ پاس ترجیح
یوسف و برادر یوسف مین ہم پر وجہ تدبیر سے خارج ہین کیونکہ جب ہم سب انتساب مین یکسان ہوئے تو پہر
ترجیح یعنے ضد یہ مراد نہین ہے کہ معاذاللہ وہ دین مین گمراہ ہین کیونکہ اگر مراد انکی یہ ہوتی تو وہ سب کافر
ہوجاتے ابن زید نے کہا لفی خطأ من رأیہ صلاح یہ ٹہیری کہ یوسف کو مار ڈالنا چاہیے یا کسی نامعلوم
زمین دور دراز ویران مین پہینکدینا چاہیے ان دو کامون مین سے ایک کام کرنا ضرور ہے یہ بات ایک
بہائی نے کہی اور باقی برادر اسپر متفق ہوئے یہ اسلیے کہ باپ کی ساری محبت ہماری ہی ساتہہ رہی اسکے
بعد ہم اپنے امور دین مین صالح اور باپ کی مطیع رہین گے یا امور دنیا مین طرف سے یوسف کی فارغ البال
ہوجائینگے مراد صلاح سے اتہہ ہے زمان مستقبل مین ایک بہائی نے کہا یعنے یہوذا یا روبیل یا شمعون
نے اولی اولی ہے کہ یوسفؑ کو جان سے نہ مارو اور نہ کسی زمین ویرانہ مین پہینکو بلکہ کسی ایسے کنوئیں مین ڈالدو
جس سے لوگ پانی بہرتے ہون کہ یہ اقرب بخلاص ہے اس بہائی نے یہ ایک تیسری شکل بتائی جو بہ نسبت
ہر دو شکل اول و ثانی کے حق مین یوسف علیہ السلام کے نرم تر تہی غیابت سے مراد شی غائب ہے یعنے پانی کی
جڑ مین پہینکدو جہان کسی کی نظر نہ پڑے یا کسی طاقچہ چاہ مین رکہدو سُدی نے کہا غیابت منعی سے مراد
طاقچہ چاہ ہے جو کہ قریب آب ہو اور نظر سے مخفی کلبی نے کہا غیابت اسفل چاہ ہے یعنے قعر بئر وہ اوسع
ہوتا ہے بہ نسبت سر چاہ کے دیکہنے والا اوسکی جوانب مین نظر نہین کرسکتا قتادہ نے کہا یہ کنوان بیت
المقدس مین تہا بعض نے کہا نواحی ایلیا مین وہب نے کہا اردن مین کسی نے کہا شام مین ابن زید نے
کہا چند میل پر طبریہ سے مقاتل نے کہا منزل یعقوب علیہ السلام سے تین فرسخ پر سیارہ وہ جماعت ہے

جو راہ مین چلتی پہرتی ہے جیسے منہ کے نیچا رہے جمع سیارہ مبالغہ ہے سیر مین التقاط کہتے ہین کسی پڑی ہوئی
چیز کے اوٹہا لینے کو راہ مین سے جو ضائع ہونے پر ہو مطلب یہ کہ راہگیر اوسکو لیکر کسی دور جگہہ لیجائین گے
جہان کوئی اوسکا شناسا نہ ہوگا اور باپ سے مخفی رہے گا اور خود ہم کو اوسکا کسی مکان بعید پر لیجانا نہ پڑیگا
کیونکہ شاید باپ ہم کو اجازت سفر دور و دراز کی نہ دین یہ ایک ایسا کنوان تہا جہان اکثر مسافرین کا گذر
ہوا کرتا تہا اس بہائی نے خبر اً یہ بات نہین کہی بلکہ یہ بات کہی کہ اگر تم کو یہ کام کرنا ہے تو اسطرح کرو گویا
فقط مشورہ دیا اس مین دلیل ہے اسبات پر کہ برادران یوسف پیغمبر نہ تہے اسلیے کہ انبیائے سے وقوع
اتفاق کا قتل مسلم پر ظلماً و بغیاً جائز نہین ہے اور بعض نے کہا وہ انبیاء تہے اون کے دل مین آگ
حسد کی بہڑکی اور چنگاری غیظ کی سینے مین چمکی اسوجہ سے یہ زلت قدم ہوئی لیکن جواب اسکا یہ ہے
کہ انبیاء ایسے معاصی کبیرہ سے جو حد سے زیادہ بڑا ہوتا ہے معصوم ہوتے ہین حالانکہ اس حرکت بی
برکت مین قطع رحم و نافرمانی والد وافترا کذب و قلت مہربانی صغیر پر اور غدر امانت مین و ترک عہد و نحوہا
ہے بعض نے کہا اونہون نے تو قتل کا ارادہ کر ہی لیا تہا مگر اللہ نے اون پر رحمت کر کے اس فعل سے محفوظ
رکہا وہ اگر یہ کام کرتے تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے بعض نے کہا کہ وہ اسوقت انبیاء نہ تہے بلکہ بعد
اسکے نبوت کو پہونچے اور یہ سب اونسے قبل اللہ کے منع کرنے کے ہوا بالجملہ جب یہ رائے قرار پاگئی کہ
یوسف کو تاریکی چاہ مین لیجا کر ڈالدین تو سب ملکر پاس باپ کے آئے اور واسطے مہربان کرنے کے
بلفظ ابوت خطاب کیا اور مطلب کید کرنا ساتہہ یوسف علیہ السلام کے تہا کہا قَالُوا يَا أَبَانَا مَا

لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ
لَحَافِظُونَ ۝ بولے اے باپ کیا ہے کہ تو اعتبار نہین کرتا ہمارا یوسف پر اور ہم تو اوسکے خیرخواہ
ہین بہیج اوسکو ہمارے ساتہہ کل کچہہ چرے اور کہیلے اور ہم تو اوسکے نگہبان ہین **ف**
بکریان چرانے کو جنگل جاتے تہے ابن کثیر کہتے ہین روبیل کے کہنے پر یہ تمہید بنائی اور
باپ سے آکر گفتگو کی اور دل مین برخلاف اس دعوی کے تہا کیونکہ دل مین حسد کی آگ بہڑک رہی
تہی ابن عباس نے کہا یرتع ویلعب سے مراد سعی و نشاط ہے یعنے دوڑے اور خوش ہو قتادہ
و سُدّی نے کہا کہ ہم اوسکی حفاظت کرین گے بسبب آپکی مزید محبت کے فتح البیان مین کہا ہے
کہ کل ہمارے ساتہہ اسکو آپ بہیجدیجئے طرف صحرا کے یہ وہان جا کر چرے گا یعنے فواکہ خضروات وغیرہ

یا بکریان چرائیگا ہماری ہمراہ اور کہیلی کودیگا مراد لعب سے مجرد انبساط و انشراح صدر ہی یا لعب جسپر سے طریقہ حرب کو سیکہتے ہین اوسوقت کا لعب یہی دوڑنا اور تیر چلانا تہا واسطے قتال اعدا کے کما فی قولہم اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ نہ لعب ممنوع کہ برخلاف حق کی ہو و لہذا یعقوب علیہ السلام نے اونپر انکا اسکا نہ فرمایا اسی جگہہ سی یہ حدیث بہی ہی کہ حضرت نے جابر سی کہا تہا فهلا بکرا تلاعبها و تلاعبك بالجملہ اونہون نے ہمراہ اس التماس کے ذمہ حفاظت کا بہی لیا قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ بولا مجہکو غم پکڑتا ہے اس سے کہ لیجاؤ اوسکو اور ڈرتا ہون کہ کہین کہا جاے اسکو بہیڑیا اور تم اوس سے بیخبر رہو اونکو بہیڑیے کا بہانا کرنا تہا وہی اون کے دل مین خوف آیا بولے اگر کہا گیا اوسکو بہیڑیا اور ہم یہ جماعت ہین قوت ور تو ہمنے سب کچہ گنوایا **ف** اسمین جواب یعقوب علیہ السلام کی خبر دی کہ اونہون نے یہ عذر کیا کہ جب تک یہ پہر کر آئے گا مجہکو اسکی جدائی رنج دیگی یہ اس لیے کہ اون کو نہایت محبت تہی ساتہہ یوسف کے وہ اون مین توسم خیر عظیم کا اور تفرس شمائل نبوت کا اور بملاحظہ کمال خَلق و خُلق کا فرماتے تہے کہا مجہے ڈر ہے کہ تم تو اپنی تیر اندازی اور شغل مین رہو اور کوئی گرگ آکر اوسکو کہا جاے اور تمہین خبر تک نہ ہو اونہون نے اسی کلمہ کو جو زبان پدر سے نکلا ایک عذر اپنا ٹہیرالیا اور اوسی ساعت رہنہ مین یہ جواب دیدیا کہ اگر اوسکو بہیڑیا کہا گیا اور ہم ایک جماعت تہے تو یہ ہمارا خسران وزیان ہے فتح البیان مین کہا ہے یعقوب علیہ السلام نے یہ بابت یوسف پر ڈر کر کہی تہی اوسکو بلفظ گرگ کنایہ کیا بعض نے کہا نہین بلکہ حقیقت مین وہ جگہہ کثیر الذیاب تہی اگر یہ ڈر ہوتا کہ بہائی اوسکو مار ڈالین گے تو کسی اور کو واسطے حفاظت کے ہمراہ کر دیتے حدیث ابن عمر مین رفعا آیا ہے لَا تُلَقِّنُوا النَّاسَ فَيَكْذِبُوْنَ فَاِنَّ بَنِيْ يَعْقُوْبَ لَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ الذِّئْبَ يَاْكُلُ النَّاسَ فَلَمَّا لَقَّنَهُمْ اَبُوْهُمْ كَذَبُوْا فَقَالُوْا اَكَلَهُ الذِّئْبُ اخرجہ ابو الشیخ وابن مردویہ والسلفی بالجملہ برادران یوسف نے عذر اول کا تو کچہ جواب دیا اسلیے کہ زمانہ رجوع کا کثیر تہا یا اسلیے کہ غرض انکی ازالہ حزن تہا بلکہ ایقاع فی الحزن تہا دوسرے عذر کا جواب دیا اور اپنے کید کو مخفی رکہا اور یہ کہکر ٹالا

کہ ہم دس نفر مین ہماری ہوتے ہوئے اگر بہیڑیا اسکو کہا گیا تو ہم زیان کار ہوئے فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ

يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ جب لیکر چلے اسکو اور متفق ہوے

ڈالین اوسکو گمنام کنوئین مین اور ہم نے اشارت کی اوسکو کہ تو جتا دیگا اونکو اونکا یہ کام اور وہ نجانین گے ف
پہر جب لیکر چلے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا اسواسطے کہ لائق بیان نہین جو کچہہ بہائیون نے سلوک کیا
راہ مین پرکتے اور مارتے لیگئے نہ اونکے رونے پر رحم کہایا نہ فریاد پر پہر کنوئے مین ڈالا وہ کنارے
کو پکڑ کر رہگئے تب رسّی مین باندہکر لٹکایا آدہی دور سے چھوڑ دیا پانی مین گرے چوٹ سے بچ گئے
گوشے مین ایک پتہر پر بیٹہہ رہے اور بہائیون نے کرتہ اوتار کر ننگا ڈالا تب حق تعالی کی بشارت پہنچی
کہ ایک وقت تو اونکو یاد دلویگا اونکا کام لنتہے آس کہنے مین کہ انہون نے اجماع و اتفاق کیا ڈالنے
پر اندر چاہ کے تعظیم ہے اونکے فعل کی کہ سب کا اطباق ہوا کہ اسفل چاہ مین گرادین حالانکہ جسوقت
باپ کے پاس سے اونکو لیا تہا تو اکرام و بسط و شرح و ادخال سرور کا اونپر اظہار کیا تہا کہتے ہین یعقوب
علیہ السلام نے جسوقت یوسف کو اونکے ہمراہ کیا تو گلے لگا کر پیار کیا اور دعا دی فاصلہ درمیان اکرام
یوسف و ایذا یوسف کے فقط اتنا ہوا کہ وہ باپ کی نگاہ سے غائب ہوئے اور چہپ گئے پہر ایذا دینے
لگے قول و فعل سے گالی دیتے اور مارتے پہر اُس کنوئے پر لائے جسمین یوسف علیہ السلام کا ڈالنا
منظور تہا ایک رسّی مین باندہکر لٹکایا جسطرح ڈول کو چاہ مین ڈالتے ہین جب وہ کسی بہائی کیطرف
ملتجی ہوتے تو وہ اونکو گالی دیتا اور طمانچہ مارتا اور جب وہ کسی جانب چاہ کو ہاتہہ سے پکڑتے تو اونکے
ہاتہون کو مارتے پہر جب نصف مسافت پر پہونچے رسّی کاٹ دی وہ پانی مین گر گئے وسط چاہ مین
ایک پتہر تہا اوسکو رعوفہ کہتے تہے اوسپر کہڑے ہو گئے اللہ نے اُسجگہہ اپنے لطف و رحم کا ذکر کیا
اور انزال بشیر کا حال عسیر مین بیان فرمایا کہ ہم نے اسحالت پر ملالت مین یوسف کو یہ سندیسا بہیجا اُس
کے دل خوش کرنے کو اور ثابت قدم رہنے کو کہ تو کچہہ رنج اسحال پر نہ کر تجہکو اس غربت و کربت سے جلد
انشاء اللہ تعالی کشادگی و مخرج حسن حاصل ہوگا اور اللہ تجہکو اونپر نصرت دیگا اور تجہکو عالی رتبہ و رفیع
الدرجہ کریگا اور تو اونکو اونکے کردار ناہنجار پر آگاہ کریگا اور وہ نہین جانتے ہونگے قتادہ نے کہا یعنے
اونکو کچہہ خبر اس وحی آنے کی اسطرف نہین ہوگی ابن عباس نے کہا یعنے وہ تجہکو نہین پہچانتے اور نہ تیرے
حال سے آگاہ ہین ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس کہتے تہے کہ جب بہائی
یوسف کے یوسف کے پاس داخل ہوئے یوسف نے اونکو پہچانا اور انہون نے یوسف کو نہین
پہچانا صاع کو لاکر ہاتہہ پر یوسف کے رکہدیا پہر اوسکو ٹہونکا تو اوسنے آواز کی یوسف نے فرمایا

مجھکو یہ جام خبر دیتا ہے کہ تمہارا ایک بھائی تھا طرف سے تمہارے باپ کی اوسکو یوسف کہتے تھے باپ
اوسکو اپنے نزدیک رکھتا تھا تمسے جداگانہ اور تم اوسکو لے گئے اور ایک گمنام کنوئے مین ڈال آئے پھر
دوبارہ اس جام کو بجایا اوسنے پھر آواز کی فرمایا تم نے باپ کے پاس جاکر کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اور اسکے
کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لائے اوسوقت بعضنے بعض سے کہا کہ یہ جام تو تمہارے حالات کی خبر دیتا ہے ابن
عباس کہتے ہین ہم نہین دیکھتے آیت کو کہ نازل ہوئی ہے مگر وہ نہین بھائیون کے حق مین فتح البیان مین کہا ہے
جب بیٹے یوسف کو پاس سے یعقوب علیہ السلام کے لیگئے اور سب نے عزم مصمم کر لیا کہ اونکو تہ مین کنوے کے ڈال
دین تو جو کچھہ ایذا دینا تھا دہ وہی ابن عباس نے کہا یوسف کنوے مین تین دن رہے اللہ نے باوجود صغر سن
کے اونکو وحی کی اونکی تبشیر اور تانیس وحشت کے لیے بالجملہ بھائی یوسف علیہ السلام کے ازالہ ضرر پر یوسف علیہ السلام کے مجتمع ہوگئے
سخت دلون سے اللہ نے رحمت و رافت کو سلب کر لیا تھا کیونکہ طبع بشری قطع نظر دین کے گناہ سے
بچنے کی تجاوز کرتی ہے اور بسبب عجز و ضعف صغیر کے دفع کرنے سے اوسکے ضرر کے گناہ صغیرہ کا بخشتا تی
ہے چہ جائیکہ وہ صغیرہ گناہ ہو بلکہ ایسا صغیر ہو کہ وہ اپنا بھائی بھی ہو اور اوسکا باپ بھی نبی یعقوب
علیہ السلام کے موجود ہو جسنے یہ بات کہی کہ وہ بھائی انبیا تھے وہ صواب سے بہت دور گیا کیونکہ
انبیا کا عمل اور صلحا کا فعل ایسا نہین ہوتا ہے آیت باب دلیل ہے اسپر کہ اللہ چاہے تو صغیر کو وحی کرے
اور نبوت بخشے جسطرح کہ عیسے بن مریم و یحییے بن زکریا کے ساتھہ ایسا ہی کیا تھا بعض نے کہا مراد وحی
سے اسجگہ الہام ہے بقولہ تعالے وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰی لیکن اول اولے ہے
بعض کہتے ہین کہ وہ اوسوقت بالغ تھے لیکن یہ نہایت بعید ہے اسلیے کہ بالغ کو یہ خوف نہین ہوتا ہے کہ اوسکو گرگ
کھا جائے گا وہ وحی یہ تھی کہ اے یوسف تو اونکو اونکے فعل پر یعنے کید پر جسکا ارادہ اونہون نے
کیا ہے بعد رہائی کے اس حال سے خبردار کرے گا اور وہ نہ جانین گے کہ تو اونکا وہی بھائی ہے
جسکے ساتھہ یہ سب کچھہ کیا تھا اسلیے کہ اونکے اعتقاد مین یہ بات ہوگی کہ جب ہم نے کنوئے مین ڈالدیا
تو وہ ہلاک ہوگیا اور نیز بعد ایک مدت دراز کے وہ تجھکو دیکھین گے اور تو اوسوقت ورہی حال پر یہ
خلاف حال سابق ہوگا یوسف نے جو کچھہ اونسے وقت دخول مصر کے کہا اوسکا ذکر آئندہ آئیگا انشاء
اللہ تعالی قتادہ نے کہا اس وحی نے اوپر اس مشکل حال کو آسان و سہل کر دیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً
یَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ

بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ اور آئے اپنے باپ پاس اندہیرا پڑے روتے کہنے لگے اے باپ ہم لگے دوڑنے آگے نکلنے کو اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس پہر اوسکو کہا گیا بہیڑیا اور نہ تو باور کریگا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہوں اور لائے اوسکے کرتے پر لہو لگا جہوٹ بولا کوئی نہیں بلکہ بنادی ہے تمکو تمہارے جیوں نے ایک بات اب صبر ہی بن آوے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں سیاتی پر جو بناتی ہو ف یعنے کرتے پر لہو وہی تہا اور نکا جیوٹہہ بہیڑیا کہیا تا تو کرتہ کب ثابت چہوڑجاتا سنتے اللہ نے خبر دی کہ برادران یوسف نے یہ بات بنائی تاریکی شب میں روتے ہوئے آئے اور اظہار تاسف وجزع کا کیا اور باپ کے سامنے غمگین بنے اور یہ عذر بیان کی کہ ہم تو تیر لگانے اور دوڑنے میں تہے اور یوسف ہمارے سامان متاع کے پاس تہا بہیڑیا آیا اور وہ اسکو کہا گیا یہ وہی اندیشہ تہا جسپر جزع وحذر کیا تہا پہر انہوں نے اپنی تقریر میں تلطف عظیم ظاہر کیا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم ہمکو سچا نہ جانوگے اور حالت یہ ہے اگرچہ ہم نزدیک تمہارے سچے ہوں جہ جایکہ اسکو کہ تم ہمکو اس امر میں متہم کرتے ہو کیونکہ تمکو بہی ڈر تہا کہ اسکو بہیڑیا کہا جائیگا سو اتفاقا ویسا ہی ہوا کہ وہ لقمہ گرگ ہوگیا اور تم تمہارے جہٹلانے میں معذور ہو کیونکہ یہ ایک امر عجیب وواقعہ غریب واقع ہوگیا ہے اور کرتے پر خون دروغ لگاکر لائے یہ ایک دوسرا افترا کیا کہ جو فریب کرنا چاہا تہا اوسکی تائید کے لیے یہ کام کیا مجاہد وسدی وبہت سے لوگوں نے کہا ایک بکری ذبح کرکے اسکا لہو کرتے میں لگایا اس وہم میں ڈالنے کے لیے کہ یہ وہی قمیص ہے جسمیں بہیڑیے نے یوسف کو کہایا ہے اور یہ خون اس کپڑے میں لگ گیا لکن وہ پہاڑنا اس کرتے کا بہول گئے ولہذا یہ چالاکی اونکی سامنے نبی اللہ یعقوب علیہ السلام کے نہ چلی بلکہ یعقوب علیہ السلام نے اونکی کلام سے اعراض طرف انکی تسویل کے کیا اور فرمایا کہ تمہارے جی نے یہ بات بنائی ہے اب میں بجز صبر جمیل کے اس امر پر جسپر تمنے اتفاق کیا ہے اور کیا کرونگا یہاں تک کہ اللہ ہی اپنے عون ولطف سے اس کربت کو کشادہ کرے اس کذب ومحال پر اوسی سے مدد چاہتا ہوں پس ابن عباس نے کہا کرتے پر جہوٹا خون لگالائے اگر درندہ کہاتا تو کرتا پہٹ جاتا یہی قول شعبی وحسن وقتادہ کا بہی ہے بلکہ بہت سے اہل علم کا مجاہد نے کہا صبر جمیل وہ ہے کہ جسمیں جزع نہ ہو حیان بن ابی جبلہ کہتے ہیں حضرت سے صبر جمیل کو پوچہا فرمایا وہ صبر ہے جسمیں شکوی نہو یہ حدیث مرسل ہے ثوری نے کہا صبر من تین چیزیں ہیں ایک یہ کہ اپنے درد کو کسیسے نہ کہے دوسرے یہ کہ مصیبت

کا اظہار نہ کرے تیسرے یہ کہ اپنے نفس کا تزکیہ کرے اسجگہہ بخاری شریف مین حدیث افک عائشہ
رضی اللہ عنہا کی ذکر کی ہے اور یہ قول اونکا روایت کیا ہے وَاللّٰہِ مَا اَجِدُ لِیْ وَلَا لَکُمْ مَثَلًا اِلَّا کَمَا
قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ مین کہتا ہون یہ آیت دلیل
ساطع وبرہان قاطع ہے اس بات کی کہ انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہین ہوتا ہے اگر یہ علم ہوتا تو حضرت یعقوب
علیہ السلام اسقدر تاسف فراق یوسف علیہ السلام پر نہ کرتے اور جان لیتے کہ وہ زندہ موجود ہین اور انکو انکے بہائیون
نے ایک چاہ گمنام مین ڈالدیا ہے مگر یہ علم اونکو نہ ہوا اور نہ یہ بات معلوم ہوسکی کہ کب ورکسجگہہ بعد کسقدر
مدت قلیل یا کثیر کے پہر اونسے ملاقات ہوگی سو جب انبیاء اللہ اس علم سے عاجز ہین تو پہر کسی اور شخص کی
خواہ مومن ہو یا کافر کیا ہستی ہے کہ وہ ایسا دعویٰ کرے یا کوئی بات غیب کی کسیکو بتا سکے ولہذا حدیث مین
فرمایا ہے کہ جسنے کاہن کی تصدیق کی اوسنے قرآن کا انکار کیا انتہے بمعناہ فتح البیان مین کہا ہے آئے بہائی
یوسف کے پاس اپنے باپ کے وقت عشا کے یعنے آخر دن مین یا رات کو روتے ہوئے تاریکی شب مین آنا اسلیے
تہا کہ معذرت مین کذب پر زیادہ جرأت ہو رونے سے مراد یہ ہے کہ بہ تکلف صورت رونیکی بنائی واسطے
ترویج کذب کے تاکہ اونکا مکر وعذر سامنے باپ کے چل جائے جب پاس باپ کے آئے کہا ای باپ ہم دوڑنے مین یا
تیر چلانے مین مسابقت کرتے تہے یا گہوڑے دوڑاتے تہے سدی نے کہا پانون سے دوڑکر ایک دوسرے
کے آگے نکل جاتے تہے ہمنے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چہوڑ دیا تہا کہ وہ اسکی حراست کرے اتنے مین ایک
بہیڑیا آیا اور اوسنے یوسف کو کہا لیا تم ہمکو اس عذر مین سچا نہ جانوگے اگرچہ ہم سچ مچ ہی کہین یا تمہارے
نزدیک سچے ہون حضرت یعقوب نے اونکو جہوٹا جانا اسی قمیص کی وجہ سے کہ بہیڑیا کیا تہا کوئی حکیم تہا کہ
یوسف کو کہایا اور کپڑا نہ پہٹا ولہذا فرمایا کہ یہ بات نہین ہے جو تم کہتے ہو بلکہ تمہارے جی نے ایک امر کو
تمہاری آنکہہ مین زینت دی اور آسان کردیا اب یہی مجہکو صبر جمیل کرنا ہے اور اللہ ہی سے مدد درکار ہے تمہارے
اس بیان دروغ پر وَجَاۗءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ
وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ آیا ایک قافلہ پہر بہیجا اپنا پنہیارا اوسنے لٹکایا اپنا ڈول بولا کیا
خوشی کی بات ہے یہ ہے ایک لڑکا اور چہپالیا اوسکو پونجی سمجہکر اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچہہ وہ کرتے
ہین اور بیچ آئے اوسکو ناقص مول گونتی کیے گئے پاولیان اور ہو رہے تہے اوس سے بیزار ف

ع ۲

کنوئین مین سے حضرت یوسف ع ڈول مین ہو بیٹھے کہینچنے والے نے انکا حسن دیکھکر خوشی سے پکارا کہ بڑی قیمت
کو بکیگا اور اللہ خوب جانتا ہی جو کرتے ہین شاید یہ مراد ہو کہ یہود اسجگہہ یہ قصہ بدلتے ہین توریت مین بدل ڈالا
ہے تا اپنے باپ دادون پر عیب نہ آوے اگلے دن بہائی گئے کنوئین مین نہ پایا قافلے پر دعوے کیا جب
ثابت ہوا اٹہارہ درم کو بیچ ڈالا درم قریب ہے پاولی یعنی بہر کے نو بہائیون نے دو دو درم بانٹے ایک نے
حصہ نہ لیا پہر آگے قافلے والون نے مصر مین جا کر بیچا حقتعالے نے مصر تک ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کو لیکن اشارہ
سے معلوم ہوا کہ سستے مول تو یہی جگہہ بیچا ہے لنتہے اللہ نے ماجرا یوسف کا حال بیان کیا کہ جب اونکو
بہائی اونکے چاہ مین ڈال آئے وہ اکیلے تہہلتے تہے ابو بکر بن عیاش نے کہا وہ تین دن کنوئین مین رہے
محمد بن اسحق نے کہا بہائیون نے کنوئین مین ڈالدیا اور ارد گرد کنوئین کے بیٹھے اوسدن کہ دیکھین
وہ کیا کرتا ہے اور اوسپر کیا گزرتی ہے لتنے مین ایک قافلہ آگر قریب کنوئین کے اوترا اور ایک اپنا آدمی بہیجا
کہ کنوئین سے پانی بہر لائے اوسنے جب آکر ڈول ڈالا یوسف علیہ السلام اوس سے لٹک رہے اوسنے ڈول
نکالا اونکو دیکھ کر خوش ہوا اور کہا یا بشرے ہذا غلام یعنے بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ لڑکا ہاتہ آیا سدی کا
زعم یہہ کہ بشرے ایک مرد کا نام تہا اوسکو پکار کر یہ بات کہی کہ مجہے ایک لڑکا ملا ہے یہ قول سدی کا نہایت
غریب ہی اس تفسیکیطرف اون سے پہلے کوئی نہین گیا مگر ابن عباس ایک روایت مین واللہ اعلم بالجملہ انکو
اہل قافلہ نے اپنے پاس چھپا رکہا اور کہا ہمنے اسکو خرید کیا ہے پانی والون سے اس ڈر سے کہا کہ کہین
کوئی اسمین اپنی شرکت ظاہر نہ کرے اور خبر سنکر مدعی نہ ہو مجاہد و سدی و ابن جریر کا یہی قول ہے اور ابن
عباس نے کہا بہائیون نے اسکو چھپا رکہا یعنے یہ ظاہر نہ کیا کہ یہ ہمارا بہائی ہے اور یوسف بہی خاموش
رہے اس ڈر سے کہ کہین بہائی اونکو قتل نہ کر ڈالین اپنا بک جانا اختیار کیا بہائیون نے ذکر یوسف کا
وارد قوم سے کیا اوسنے اپنے اصحاب کو پکار کر کہا کہ تمہین خوشی ہو کہ یہ لڑکا فروخت کیا جاتا ہے
تب بہائیون نے اونکو بیچ ڈالا اللہ نے کہا ہم جانتے ہین جو کچھہ اوسکے بہائی کرتے اور چھپاتے
ہین باوجود اسکے کہ ہمکو تغییر و دفع پر قدرت حاصل ہے لیکن حکمت اسی مین ہے جو ہو رہا ہے اور تقدیر
اسی کے ساتہہ سابق ہو چکی ہے اسلیے ہم نے اسیطرح چھوڑ رکہا ہے تاکہ قدر و قضا جاری ہو الا
لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین اسمین تعریض ہے حضرت ع کو اور اعلام ہے بات کا کہ
ہم ایذا دینا تیری قوم کا تجہکو جانتے ہین اور قادر ہین اس بات پر کہ انکار کرین ولیکن ہمنے مہلت دی ہے

اونکو اور انجام تیرے ہی لیے کہا ہے تو ہی اونپر حکم کریگا جسطرح کہ یوسف کو حکم دیا ہوا انجام کار مین وہ بہائیون
پر حکمران ہوئے مجاہد و عکرمہ نے کہا بخس معنی نقص ہے کما قال تعالی فلا یخاف بخسًا ولا رھقًا یعنے
بہائیون نے یوسفؑ کو تہوڑی داموں پر فروخت کر دیا معہذا وہ اسمین بے رغبت تہے بلکہ اگر کوئی مفت بہی
اونکو لیتا تو وہ دے ڈالتے ابن عباس و مجاہد و ضحاک نے کہا ضمیر لفظ شروہ مین عائد طرف برادران یوسف
کے ہے اور قتادہ نے کہا طرف سیارہ کے اور اگر وہ یوسف مین بے رغبت ہوتے تو خرید نہ کرتے اس لیے
یہ راجح ہوا کہ ضمیر شروہ کی راجع طرف برادران کے ہے بعض نے کہا مراد بخس سے حرام ہے اور بعض نے کہا ظلم
سو اگرچہ یہی بات ہو لیکن یہ معنے اسجگہہ مراد نہین ہین اسلیے کہ اسکو ہر شخص جانتا ہے کہ قیمت حرام تہی ہر
حال مین ہر شخص پر کیونکہ یوسف علیہ السلام نبی ابن نبی ابن نبی ابن خلیل تہے اور کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم
اور جبکہ کسی آزاد کا فروخت کرنا حرام ہوتا ہے تو پیغمبر کا فروخت کرنا حرام نہ ہوگا تو کیا ہوگا بلکہ بخس سے
اسجگہہ ناقص ہے یا کہوٹا یا دونون یعنے کہوٹے اور کم داموں پر یوسف کو بیچ ڈالا اور لہذا فرمایا کہ چند درہم کو
فروخت کر دیا ابن مسعود نے کہا بیس درہم پر یہی قول ابن عباس و نوف بکالی و سدی و قتادہ و عطیہ عوفی کا ہے عطیہ
نے یہ بہی کہا کہ بہائیون نے دو دو درہم باہم بانٹ لیے مجاہد نے کہا ۲۲ درہم پر بیچا محمد بن اسحق نے کہا چالیس
درہم پر ضحاک نے کہا وہ اسکے حق مین بے رغبت تہے اسلیے کہ اونکو نبوت و منزلت یوسف کا نزدیک اللہ کے
علم نہ تہا مجاہد نے کہا جب فروخت کیا تو کچہہ دور پیچہے خریدار کے سنگ چلے اور کہتے تہے دیکہو اسکو خوب
سا مضبوط باندہو کہین یہ بہاگ نہ جائے یہانتک کہ وہ لوگ مصر مین آئے اور کہا کون اسکو خرید کرتا
ہے تب وہان کے بادشاہ نے خرید کیا اور وہ مسلمان تہا انتہے فتح البیان مین کہا ہے سیارہ کہتے ہین
جماعت مسافرین کو بسبب سیر کرنیکے زمین مین مراد اسجگہہ قافلہ رفقہ ہے جو کہ شام کیطرف سے چلا
تہا یا طرف سے مدین کی بجانب مصر آتا تہا وہ رستہ بہولکر سرگشتہ ہو کر اسطرف آنکلا اور قریب چاہ کے اوترا
یہ کنوان ایک ویرانہ و بیابان مین تہا آبادی سے دور تر چرواہون اور مسافرونکا اودہر سے گذر ہوتا
تہا اور اسکا پانی نمکین تہا وارد وہ ہے جو قوم کے لیے پانی لینے کو آئے مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ
اسکا نام مالک بن ذعر خزاعی تہا عرب عاربہ مین سے اوس نے اپنا ڈول پانی بہرنے کو لٹکایا یوسفؑ
ڈول کی رسی پکڑکر لٹک رہے جب ڈول باہر آیا اور اوس نے اونکو دیکہا تو کہا خوشخبری ہے یا کسی
شخص مشہور کے نام کو پکارا لکن اسمین بعد ہے یوسف احسن غلمان تہے اونکو نصف حسن دیا گیا تہا

کہتے ہین اپنی دادی سارہ کا حسن لائے تہے انکو سدس حصہ حسن کا ملا تہا نہایت خوبصورت موئی پیچیدہ
کلان چشم برابر قامت سفید رنگ سطبر بازو گران عضد و غلیظ الساق خمیص بطن صغیر ناف تہی جب
مسکراتی اونکے دانتون سی نور چمکتا اور جب بات کرتی درخشان ظاہر ہوتے کوئی شخص وصف اونکو حسن
کا نہین کر سکتا کہ کتنا تہا ضحاک نے کہا وہ لوگ خوش ہوئے کہ ایک لڑکا ہاتہ آیا لیکن اونکی قدر و منزلت
سے نزدیک اللہ کے شناسا نہ تہے قتادہ کہتے ہین جب وارد نے اونکو چاہ بیت المقدس سی نکالا تو خوش ہوا
اور اوسنے مع اپنے یارون کی اونکو بقیہ قافلہ سے چھپا رکہا کہ کوئی اور نہ جانے اور بعض نے کہا کہ چھپایا نہین
بلکہ اسبات کو مخفی کہا کہ یہ ہمکو کنوین مین سے ملا ہے بلکہ یہ ظاہر کیا کہ پانی والون نے اسکو ہمارے ہاتہ فروخت
کردیا ہے کہ ہم اسکو مصر لیجاکر بیچ ڈالین مجاہد نے کہا بعض تجار نے بعض سے انکو پوشیدہ رکہا یا ضمیر راجع
طرف برادران یوسف کی ہے کہتے ہین اونکا بہائی یہوذا پاس اونکے ہر دن کہانا لاتا جس دن یہ کنوین سے
باہر نکلے اوسدن یہوذا نے اونکو وہان نہ پایا بہائیون کو خبر دی وہ پاس رفقہ کے آئے اور کہا کہ یہ غلام ہمارے
پاس سی بہاگ گیا ہے اونہون نے یوسف کو خرید لیا یوسف خاموش تہے کہ اگر کچھ کہتا ہون تو یہ مجہکو لیکر قتل
کر ڈالین گے لیکن اولا ہی بضاعت سی مراد یہ ہے کہ انکو ایک سرمایہ تجارت سمجہا اللہ جانتا ہے جو کچھہ یہ کرتے
ہین اونکے عمل قبیح پر بحسب ظاہر مترتب ہوتا ہے جیسے قید و نحوہ اگرچہ پیچھے اس امر کے فوائد تہے کیونکہ
یہ بلا سبب واسطے وصول یوسف کا مصر مین ہوئے اور منتقل اطوار ہو کر وہ مصر کے پادشاہ ہوگئے اللہ نے
اونکے سبب سے عباد و بلاد پر رحم کیا خصوصًا سالہائے قحط مین پہر ان لوگون نے یوسف کو ایک ناقص
مول پر جو گنتی کی دام تہے فروخت کر دیا اور وہ اون مین بے رغبت تہے اسلیے کہ لقطہ کی چیز حقیر ہوتی
ہے اور مقصود اونکا دور کرنا تہا اپنے پاس سے نہ حاصل کرنا قیمت کا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ
مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ
فِی الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ کہا
جس شخص نے خرید کیا اوسکو مصر سی اپنی عورت کو آبرو سے رکہہ اسکو شاید ہمارے کام آئی یا ہم کرلین اسکو
بیٹا اور اسطرح جگہہ دی ہمنے یوسف کو اوس ملک مین اور اسواسطے کہ اسکو سکھاوین کچھہ کل بٹھانی باتون کی
اور اللہ جیت رہتا ہی اپنا کام اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اور جب پہونچا قوت کو دیا ہم نے اوسکو حکم

اور علم اور ایسا ہی بدلہ دیتے ہین ہم نیکی والون کو **ف** مصر مین عزیز نے مول لیا عزیز کہتے تہے بادشاہ کے مختار کو اوسنے ہشیار دیکھکر غلامون کیطرح نہ رکہا فرزند کی طرح رکہا کہ کاروبار مین نائب ہوگا اسطرح حق تعالی نے اُس ملک مین اُنکا قدم جمایا پہر اُن کے سبب ساری بنی اسرائیل کو بسایا یہ بہی منظور تہا کہ سرداروں کی صحبت دیکہین تا رمز واشارہ سمجہنے کا سلیقہ پکڑین اور علم خدائی پورا پاوین اور اللہ جیت رہتا ہے یعنی بہایون نے چاہا تہا کہ اونکو گرادین اُسی مین یہ چڑہ گئے حکم یعنی عقل سے مشکل باتین حل کرتے اور علم اللہ کا دین انتہے اللہ تعالی نے اپنی الطاف کی یوسف کے حال پر خبر دی کہ ہم نے اُس شخص کو جسنے اونکو خرید کیا تہا یوسف پر مقرر کیا کہ وہ اونکے ساتہ اعتبار کرے اور اکرام سے رکہے اوسنے اپنے گہر والون کو وصیت کی کہ تم اونکی خاطر داری کرو یہ بات اوسنے خیر وصلاح اندر اونکے دیکھکر کہی خریدار اونکا عزیز مصر تہا وہ اُسجگہہ کا وزیر تہا ابن عباس نے کہا اُسکا نام قطفیر تہا محمد بن اسحاق نے کہا اطفیر بن رحیب تہا یہ خزائن مصر پر مقرر تہا اوسکو عزیز کہتے تہے بادشاہ کا نام ریان بن الولید تہا وہ ایک شخص تہا عمالیق سے اور نام اُسکی بی بی کا راعیل بنت رعاییل تہا اور بعض نے کہا زلیخا تہا ابن عباس کہتے ہین جسنے یوسف کو مصر مین فروخت کیا وہ مالک بن ذعر بن قریب بن عنقا بن مدیان بن ابراہیم تہا واللہ اعلم ابن مسعود نے کہا تین شخص بڑے صاحب فراست تہے ایک عزیز مصر جو اوسنے اپنی بی بی سے کہا اَکْرِمِیْ مَثْوَاہُ دوسری وہ عورت جسنے اپنے باپ سے کہا یَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْہُ الآیۃ تیسرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہون نے عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جسطرح ہمنے یوسف کو ہاتہ سے بہایون کے رہائی دی اسیطرح یوسف کو زمین یعنی بلاد مصر مین متمکن کیا اور بات کی کل بٹہانا سکہلایا مجاہد و سدی نے کہا مراد اس سے تعبیر رؤیا ہے اور اللہ اپنے حکم مین غالب ہے جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی اُسکو پہیر نہین سکتا اور نہ مانع ہو سکتا ہے اور نہ خلاف اوسکے کر سکے بلکہ اللہ ہی سب پر غالب رہتا ہی سعید بن جبیر نے کہا یعنی فعال ما یشاء ہے لیکن اکثر لوگ اُسکی حکمت کو اُسکی خلق مین اور اُسکی تلطف و فعل ما یرید کو نہین جانتے ہین مجاہد جب یوسف علیہ السلام اپنی قوت کو پہونچے یعنی اونکی عقل مستکمل ہوئی تو ہمنے اونکو حکم و علم دیا یعنی اون اقوام کے اندر اُنکو نبوت عطا کی ہم اسیطرح محسن فی العمل عامل بطاعۃ اللہ کو جزا دیتے ہین جسقدر مدت مین یوسف علیہ السلام اپنی قوت کو پہونچے اوس مدت مین علماء کا اختلاف ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ نے کہا ۳۳ سال یا کچھہ اوپر ۳۰ سال ضحاک نے کہا بیس ٢٠

برس حسن نے کہا چالیس برس عکرمہ نے کہا ۲۵ برس سدی نے کہا تیس برس سعید بن جبیر نے کہا اٹھارہ برس
امام مالک وربیعہ بن زید وشعبی نے کہا اَشُدّ یعنے حُلُم ہے وقیل غیر ذلک فتح البیان مین کہا ہے کہ بعض نے کہا
کہ پادشاہ اوسوقت کا فرعون موسے تھا مالک بن ذعر نے یوسف کو بیس درہم پر فروخت کیا تھا اور بعض
نے کہا کہ اونکی قیمت مین اتنی زیادتی ہوئی کہ دو چند اونکے وزن کو پہونچی مسک وعنبر وحریر وسیم وزر وجواہر
سے جسکا وزن چار سو رطل ہوا جسوقت عزیز نے اونکو خرید کیا تھا یہ سترہ برس کے تہے تیرہ برس اوسکی
گہر مین رہے جب ریان نے اونکو وزیر کیا تو یہ تیس برس کے تہے جب اللہ نے اونکو حکم وعلم عطا کیا تو ۳۳
سالہ تہے جب انتقال فرمایا ایک سو بیس برس کے تہے بالجملہ جبکہ عزیز نے اونکو خرید کیا تو اپنی جورو سے کہا
انکے رہنے کی جگہ اچھی طرح درست کرے یعنے اچھی طرح کہلا پلا خبرگیری کہ تا کہ انکا جی ہمارے پاس رہنے
مین خوش ہو شعیب جبائی نے کہا نام زن عزیز کا زلیخا تھا بفتح زا وکسر لام ومد کما فی القاموس یا بضم
زا وفتح لام بہیئت تصغیر کما قال الشہاب بعض نے کہا راعیل بعض نے کہا ان مین ایک نام تہا اور ایک لقب
عزیز نے کہا قریب ہے کہ یہ لڑکا ہمکو کچہہ نفع دیگا یعنے بعض مہمات کو کفایت کریگا یا اگر ہم اسکو فروخت کردینگے
تو نفع ہمکو ملیگا یا ہم اسکو اپنا فرزند بنا لینگے کہتے ہین عزیز حصور تہا عورتون کے پاس نہ جاتا یا عقیم تہا
کہ اولاد نہ ہوتی تہی قاضی اصفہانی اسیطرف گئے ہین یعنے یہ تبنیت کشاف کہتے ہین عزیز نے یہ تصرف کیا تہا
کہ امر مملکت مین لیاقت میری نیابت کی رکہتا ہو سو ہم نے یوسف کو اسطرح مصر مین جگہہ دی اور خواب کی
تعبیر بتانا سکہایا تاویل فہم اسرار کتب الٰہیہ کو بہی کہتے ہین اور سنن انبیاء ماقبل کے سمجہنے بوجہنے کو سو کوئی
مانع حمل سے ان سب معانی پر نہین ہے اسمین تعبیر خواب بہی آگئی اللہ کا امر غالب ہے لیکن اکثر لوگ اللہ کے
غیب واسرار عظیمہ وحکم نافعہ کو نہین پہچانتے بعض نے کہا مراد اکثر سے جمیع ہین اسلیئے کہ غیب کا عالم سوا
اللہ کے کوئی نہین ہو یا مشرکین کو یہ علم اللہ کے غلبۂ امر کا نہین ہے اور قدر پر ایمان نہین لاتے یا وہ کیا جائز
کہ مراد اللہ کی اس عمل سے ساتہہ یوسف کے کیا ہے بہر حال جب یوسف بالغ اشد ہوئے مراد اشد سے
استکمال قوت ہو جسکے بعد نقصان آنے لگے رمخشری نے کہا اسمین تنبیہ ہو اسبات پر کہ انسان جب اس مقدار
عمر کو پہنچتا ہے تو اوسکی خلقت قوی ہو جاتی ہے اسجگہہ استوی نہین فرمایا جسطرح کہ حق مین موسے علیہ
السلام کے کہا تہا اسلیئے کہ موسے چہل سالہ ہو گئے تہے یہ مدت نبوت ہے رہے یوسف سو وہ اس عمر
کو ہنوز نہین پہونچے تہے ۱۸ یا ۲۵ یا ۲۰ یا ۳۳ برس کے تہے اللہ نے اونکو حکم دیا ملک مصر مین طرف سے

سلطان کی حکومت فرماتی اور اوس حکم کرنیکا علم عطا فرمایا یا مراد علم سے عقل وفہم ونبوت وفقہ ہی قالہ مجاہد

یا مراد حکم سے نبوت اور علم سے دین ہی یا علم رویا بعض نے کہا اللہ نے اونکو بچپن مین نبوت دی تہی سو

اسی طرح کی جزای عجیب ہم اہل احسان کو دیا کرتے ہین ہر محسن فی العمل کو حسن جزا ملتی ہی اسمین جزای یوسف

علے الصبر بہی بدخول اوسکے داخل ہی بعض نے کہا مراد محسنین سے مومنین ہین اور بعض نے کہا صابرین اور

بعض نے کہا مہتدین وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ

لَكَ ط قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ اور پہسلایا اسکو عورت

نے جسکے گہر مین تہا اپنا جی تہامنے سے اور بند کیے دروازے اور بولی شتابی کر کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا اچہی

طرح رکہا ہے مجہکو البتہ بہلا نہین پاتے جو لوگ بے انصاف ہون یعنے اسکی ناموس مین کیونکر دخل کرون

ف اللہ پاک نے خبر دی حال سے زن عزیز کے جسکے گہر مین یوسف رہا کرتے تہے مصر مین اور اوسکے خاوند نے

وصیت کی تہی کہ دیکہہ انکو اچہی طرح رکہنا وہ عورت ونکے حسن وجمال پر شیفتہ ہوگئی اسکا جی چاہا کہ مین انسے

ملون خوب سا تجمل کیا اور گہر کے دروازے بند کر دیے اور اپنی طرف بولایا یہ سخت ممتنع ہوئے اور کہا بہلا یہ کیونکر

ہو کہ عزیز تو مجہکو عزیز رکہے اور مین اوسکے گہر مین خیانت کرون اوس زمانے مین سید کو رب بولتے تہے یعنی

مین مقابلہ اپنے سردار کے احسان کا اس حرکت فاحشہ سے اوسکے گہر مین ہرگز نہین کرنیکا ظالم کو کبہی فلاح نہین

ہوتی ہی مجاہد وسدی ومحمد بن اسحق نے اسیطرح کہا ہے لفظ ہیت کی قرأت مین قرا کا اختلاف ہی کسی نے بفتح

ہا و اسکان یا و فتح تا پڑہا ہے ابن عباس ومجاہد وغیر واحد نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ اوسنے اونکو اپنے

نفس کیطرف بلایا ابن عباس نے کہا اوسنے کہا ھَلُمَّ لَكَ یہی قول زر بن حبیش وعکرمہ وحسن وقتادہ کا بہی ہے

حسن نے کہا یہ ایک کلمہ سریانیہ ہے اسے عَلَيْكَ سدی نے کہا اى ھَلُمَّ لَكَ یہ لغت قبطیہ ہے مجاہد نے کہا

ایک لغت غریب ہے جو کہکر بلایا بخاری نے کہا عکرمہ نے کہا کہ ھَلُمَّ لَكَ لغت حورانیہ ہے ہکذا ذکرہ معلقًا

کسائی کہتے تہے کہ یہ لغت اہل حوران سے اہل حجاز مین آگئی اسکے معنے مین تَعَالَ یعنے آؤ ابو عبیدہ نے کہا مینے

ایک بوڑہے شخص سے جو اہل حوران سے تہا پوچہا وہ شخص عالم تہا اوسنے کہا یہ ہماری لغت ہی ہم اسکو سمجہاتے

مین بعض نے کہا ہِئْتُ لَكَ بکسر ہا و ہمزہ وضم تا ہی بمعنے تَهَيَّأْتُ لَكَ ابن عباس وابو عبد الرحمن سلمی و

ابو وائل وعکرمہ وقتادہ نے یہی تفسیر کی ہی فتح البیان مین کہا ہے اسجگہہ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فرمایا امْرَاَةُ الْعَزِيْزِ نہ

کہا یا زلیخا نہ کہا یہ واسطے زیادت تقریر کے فرمایا اسلیے کہ یوسف علیہ السلام کا اوسکے گہر مین ہونا باعث ہر

طلب کا ہوا حکایت ایک عورت سے کہا تہا کہ مجھکو کون حائل اس کام پر ہوا جسمین کوئی خیر نہین ہے اسنے
کہا قرب الوساد وطول السواد یعنی اظہار ہے کمال نزاہت یوسف علیہ السلام کا کیونکہ وہ ہمیشہ اوسکے
محاسن کا مشاہدہ کرتی تہی مسعود طرف اوسکے مائل نہ ہوئے اور وہ بہی اس حال مین کہ اوسکے مملوک تہے اس سے
صاف ظاہر ہے کہ اعلی معارج عفت و نزاہت مین تہے ولله الحمد اسجگہ نام اوس عورت کا نہ لیا واسطے پردہ پوشی
اور کراہت ذکر کے قتادہ نے کہا یہ عورت عزیز کی تہی لفظ ابواب سے کثرت دروازون کی معلوم ہوئی بیضاوی
وغیرہ نے کہا سات دروازے تہے شدت خوف سے انکو بند کر دیا اور کہا ہیت لک ای ہلم و تعال یوسف علیہ
السلام نے قبول دعوت سے سخت انکار کیا اور تعلیل انکار کی یہ فرمائی کہ عزیز نے مجھے پرورش کیا ہے اور اچھی
طرح مجھکو پالا ہے یہ جواب قریب بہ فہم زن عزیز تہی پہر دوسری تعلیل یہ فرمائی کہ ظالم مراد کو نہین پہونچتا منجملہ
ظلم کے ایک معصیت زنا ہے بعض نے کہا ای لا یسعد الزناۃ ولقد ہمت بہ وہم بہا لولا ان را
برہان ربہ کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین ۝ البتہ
عورت نے فکر اسکی اور اس نے فکر کی عورت کی اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھے قدرت اپنے رب کی یون ہی ہوا اسواسطے
کہ ہٹا دین اس سے برائی اور بیحیائی البتہ وہ ہے ہمارے چنے بندون مین ف نقل ہے کہ حضرت یعقوب کی
صورت انکو نظر آئی انگلی دانت مین دابے ہوئی خیال گناہ کا گناہ نہین اور اگر گناہ ہے تو کمتر سا اصل گناہ
سے پیغمبر کو بچا لیا ہے اللہ نے انتہے ابن کثیر کہتے ہین لوگون کے اقوال و عبارات اسمقام مین مختلف ہین
ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر اور ایک گروہ سلف نے بحسب روایت ابن جریر وغیرہ واللہ اعلم یون کہا ہے
کہ مراد ہم سے اسجگہ خطرات حدیث نفس ہین بغوی نے اسکو بعض اہل تحقیق سے حکایت کیا ہے پہر اپنی سند
سے یہ حدیث ابوہریرہ سے رفعا روایت کی ہے یقول اللہ تعالی اذا ہم عبدی بحسنۃ فاکتبوہا
لہ حسنۃ فان عملہا فاکتبوہا بعشر امثالہا وان ہم بسیئۃ فلم یعملہا فاکتبوہا حسنۃ
فانما ترکہا من جرای فان عملہا فاکتبوہا بمثلہا یہ حدیث صحیحین مین بہی آئی ہے اسکے الفاظ بہت
ہین ازانجملہ ایک یہ لفظ ہے جو اسجگہ ذکر ہوا بعض نے کہا مراد ہم سے یہ ہے کہ ارادہ مارنے کا کیا کسی نے کہا
یہ تمنا کی کہ یہ میری زوجہ ہو بعض نے کہا وہ ہم کرتے اگر برہان رب نہ دیکھتے یعنے انہون نے ہم نہین کیا
لکن یہ قول من حیث العربیۃ نظر ہے حکاہ ابن جریر وغیرہ رہی برہان سو اسمین خلاف ہے ابن
عباس و سعید و مجاہد و ابن سیرین و حسن و قتادہ و ابی صالح و ضحاک و محمد بن اسحق و سعید بن جبیر وغیرہم

نے کہا ہے کہ اپنے باپ کی صورت دیکھی کہ انگشت بدندان ہین ایک روایت مین ہے کہ یوسف کے سینے پر ہاتھ مارا
ابن عباس نے کہا خیال ملک یعنی اپنے سید کو دیکھا محمد بن اسحق نے بعض سے حکایت کیا ہے کہ جب قریب
دروازے کے پہونچی خیال قطفیر آیا قرطبی نے کہا یوسف نے سر طرف چھت کی اوٹھایا ناگہان دیوار خانہ پر لکھا ہوا
دیکھا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاۗءَ سَبِيْلًا یہی قرطبی کہتے ہین کہ جو برہان یوسف نے دیکھی
تھی پارہ مین اندر قرآن شریف کی تین آیتین ہین اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ وقولہ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ
وقولہ اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ابو ہلال نے بھی مثل اسی قول قرطبی کے کہا ہے
اور چوتھی آیت وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى زیادہ کی اوزاعی کہتے ہین یوسف نے ایک آیت اللہ کی کتاب کی دیوار مین لکھی
پائی جو اونکو اس کام سے روکتی تھی ابن جریر نے کہا صورت یہ ہے کہ کوئی آیت آیات خدا سے زاجر اس ہم سے
دیکھی اور جائز ہے کہ صورت یعقوب علیہ السلام دیکھی ہو اور یہ بھی روا ہے کہ کچھہ لکھا ہوا دیکھا جس نے اونکو ہماتے
سے روکا کوئی حجت قاطعہ تعیین پر کسی شے کی نہین ہے اسلیے صواب یہی ہے کہ مطلق چھوڑا جائے پھر اللہ نے
فرمایا کہ جسطرح ہمنے یوسف کو برہان دکھا کر اس حال سے پھیر دیا اسیطرح ہم اونکے سب امور مین اونکو سوٓ
و فحشا سے بچا لینگے کیونکہ وہ ہمارا ایک خالص بندہ تھے متواضع مطہر مختار برگزیدہ خیار صلوات اللہ وسلامہ علیہ
فتح البیان مین کہا ہے یوسف علیہ السلام نے ارادہ مخالطت کا کیا جسطرح کہ زلیخا نے ارادہ کیا تھا ہر
ایک ان دونو مین سے طرف دوسرے کے جھکا بمقتضائی طبیعت بشریہ کے یہ قصد یوسف علیہ السلام
کیطرف سے اختیاراً نہ تھا بدلیل استعاذہ باللہ اور بدلیل اسکے کہ یوسف نے اسکو ایکطرح کا ظلم سمجھا
بلکہ یہ قصد اونکا بغیر عزم و رضا و تصمیم تھا اسطرح کے قصد پر مواخذہ نہین ہے یوسف علیہ السلام کا فاحشہ
نہ کرنا بلا خلاف ثابت ہے اگر ہم کو توقع ہم مین ہے چونکہ انبیاء علیہم السلام ہم بالمعصیۃ سے بھی معصوم ہوتے
ہین اور قصد معصیت کا نہین کرتے اسلیے اہل علم نے اس آیت کی تفسیر مین تکلم کیا ہے لکن خالی تکلف سے
نہین ہے ابو حاتم کہتے ہین مین ابو عبیدہ پر غریب قرآن پڑہتا تھا جب اس آیت پر پہونچا وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا کہا یہان تقدیم و تاخیر ہے گویا اصل عبارت یہ ہے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَلَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ
رَبِّهٖ لَهَمَّ بِهَا ثعلب نے کہا هَمَّتْ زلیخا بِالْمَعْصِيَةِ وكانت مُصِرَّةً وَهَمَّ يُوْسُفُ وَلَمْ يُوَقِّعْ مَا هَمَّ
بِهٖ فَبَيْنَ الْهَمَّيْنِ فَرْقٌ یہ فقط ایک حدیث نفس تھی بغیر عزم کے لکن جمہور مفسرین سلف و خلف نے حمل
لفظ کا معنے حقیقی پر کیا ہے بدلیل قولہ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ اور بدلیل مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ

النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ سو مجرد ہم کچھ منافی عصمت کے نہین ہوتا ہے کیونکہ وقوع سے معصیت مین بہرحال عصمت حاصل رہی اور یہی مطلوب ہے بالجملہ مراد ہم سے اسجگہ میل طبع ومنازعت شہوت ہے نہ قصد اختیاری اور یہ نیچے تکلیف کے داخل نہین ہے بلکہ لائق مدح واجر جزیل ہے کقولک قَتَلْتُهٗ لَوْلَمْ اَخَفِ اللّٰهَ رازی نے اسمقام مین بہت بسط کیا ہے برہان مین اختلاف ہے مفسرین نے بہت سے قول لکھے ہین علی بن حسین یا علی بن ابی طالب نے کہا ہے کہ جب زلیخا نے یہ ارادہ کیا تو ایک گوشہ گھر مین ایک بت تھا اوسکو کپڑے سے چھپا دیا یوسف نے کہا تو کیا کرتی ہے کہا مجھکو اپنے معبود سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھکو اس شکل پر دیکھے یوسف نے فرمایا مین زیادہ مستحق ہون اس بات کا کہ اپنے معبود برحق سے شرماؤن حاصل یہ ہے کہ کوئی ایسی شے دیکھی جو درمیان یوسف علیہ السلام اور درمیان اوس ہم کے حائل ہوئی اللہ ہی جانے کہ وہ کیا برہان تھی مفسرین کی حالت اس بارہ مین بلا دلیل ولا طائل ومجرد قال وقیل ہے سنت مطہرہ مین کچھ تعیین اس برہان کی نہین آئی رہے اقوال سو انمین اختلاف کثیر ہے اللہ نے فرمایا یہ دکھانا برہان کا اسی لیے تھا کہ ہم یوسف کے ہم کو طرف سے برائی وبیحیائی کے رد کردین بعض نے کہا برائی سے مراد خیانت عزیز ہے اوسکے گھر مین اور مراد فحشاء سے زنا ہے یا سوء شہوت ہے اور فحشاء مباشرت اولی یہ ہے کہ لفظ عموم پر حمل کرین اسمین ہر برائی بے شرمی داخل ہے ابو السعود نے کہا اسمین ایک روشن نشانی اور حجت قاطعہ ہے اسبات پر کہ یوسف سے ہم بالمعصیت واقع نہین ہوا اور نہ اونہون نے کبھی طرف معصیت کی توجہ کی ورنہ اللہ تعالے یون فرماتا لِنَصْرِفَهٗ عَنِ السُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ بلکہ توجہ اس امر کی خارج سے طرف اونکے ہوئی اللہ نے اونکو موجبات عفت وعصمت سے اس ارادہ کو پہیر دیا اور کہا کہ وہ ہمارے عباد مخلصین مین سے ہین لفظ مخلصین کو بکسر وفتح لام پڑہا ہے اول کے معنی یہ کہ وہ اللہ کی طاعت مین مخلص تھے ثانی کے یہ معنے کہ اللہ نے واسطے رسالت کے خالص کیا وہ مخلص ومستخلص دونو تھے خفاجی نے کہا جس کسی شخص کو اس قصے مین دخل تھا اوسنے برارت یوسف کی گواہی دی اللہ نے یہ شہادت دی لِنَصْرِفَ الخ اونہون نے خود یہ شہادت ادا کی ہِیَ رَاوَدَتْنِیْ وَنَحْوُهٗ زلیخا نے کہا وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ سید زلیخا نے کہا اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ابلیس نے کہا لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کا اغوا اونپر نہ چلا معہذا اہل قصص نے انکو بری نہ رکہا

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○ وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ

هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ ط اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٭ وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ صلے اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ○ اور دونو دوڑے

ع ۹ ۱۴

دروازے کو اور عورت نے چیر ڈالا اوسکا کرتا پیچھے سے اور دونوں ملگئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس
بولی اور کچھہ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر میں برائی مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھہ کی مار یوسف بولا اسنے
خواہش کی مجھسے کہ نہ تہاموں اپنا جی اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے اگر ہے اسکا کرتہ
پہٹا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ ہے جھوٹا اور اگر ہے اوسکا کرتہ پہٹا پیچھے سے تو یہ جھوٹی اور وہ ہے سچا
پہر جب دیکھا عزیز نے کرتا اوسکا پہٹا پیچھے سے کہا بیشک یہ ایک فریب ہے عورتوں کا البتہ تمہارا فریب بڑا
ہے یوسف جانے دے یہ مذکور اور عورت تو بخشوا اپنا گناہ یقین ہے کہ تو ہی گنہگار تھی **ف** حضرت یوسف
دوڑے نکلجانے کو وہ دوڑی پکڑنے کو اوس عورت کا ناتے دار ایک لڑکا دودھ پیتا تہا لوگ اوٹہا لاتے اللہ نے
یوسف نے زلیخا کے حال کی خبر دی کہ دونو طرف دروازے کے دوڑے یوسف بہاگے اور عورت اونکی طلب میں دوڑی کہ پکڑ
کر اندر گھر کے لائے اس اثنا میں اوسنے یوسف کا قمیص پکڑ کر کھینچا وہ پھٹ گیا کہتے ہیں کہ پشت کی جانب
سے پھٹ کر علیحدہ ہو گیا اور یوسف بہاگے چلے جاتے تھے یہ اونکے پیچھے تھی دروازے پر خاوند زلیخا کا ملگیا
تب اوسنے اپنی صفائی کے لیے مکر بنایا اور خاوند سے کہا کہ اسنے میرے ساتھ برا ارادہ کیا تہا اور اپنا عیب
اونپر لگا دیا اور کہا ایسے شخص کی یہی سزا ہے کہ قید کیا جاوے یا عذاب الیم دیا جائے مراد عذاب سے زخم شدید
ہے جس سے تکلیف و درد ہو اوسوقت یوسف نے انتصار بالحق کیا اور اُس خیانت سے اپنی برأت ظاہر فرمائی
اور صاف و سچی بات کہدی کہ خود اسنے مجھے پہانسنا چاہا تہا اور یہ میرے پیچھے لگی ہوئی چلی آئی یہانتک کہ میرا
کرتہ پہاڑ لیا تب ایک شاہد نے اس عورت کے گھر والوں میں سے شہادت دی اس شاہد میں اختلاف ہے کہ کوئی
صغیر تہا یا کبیر علماء سلف کے اسجگہہ دو قول ہیں ابن عباس نے کہا ذو لحیہ تہا یعنے جوان ریش دار خواص
بادشاہ سے یہی قول مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ و سدی و محمد بن اسحق وغیرہم کا ہے کہ وہ ایک مرد تہا زید
بن اسلم و سدی کہتے ہیں ابن عم زلیخا تہا ابن اسحق نے کہا ہے کہ زلیخا کے خواہر ملک ریان بن الولید تہی
دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ایک بچہ شیر خوار تہا ابو ہریرہ و ہلال بن یساف و حسن و سعید بن جبیر و

ضحاک و ابن مزاحم بہی یہی کہتے ہین کہ ایک لڑکا تہا گہر مین اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے اس بارہ مین
ایک حدیث مرفوع بہی آئی ہے ابن عباس نے رفعًا کہا ہے کلام کیا چار نے اور وہ صغیر تہے اونمین ایک
شاہد یوسف ہے رواہ ابن جریر دوسری روایت مین ہے ایک ابن ماشطہ بنت فرعون دوم شاہد یوسف سوم
صاحب جریج چہارم عیسے بن مریم مجاہد نے کہا یہ شاہد اللہ کا حکم تہا کوئی انسان نہ تہا لکن یہ قول غریب ہے
بہرحال جب عزیز مصر زلیخا کو صدق یوسف و کذب زلیخا ثابت ہوگیا اور اوسنے جان لیا کہ زلیخا نے یہ تہمت یوسف
پر لگائی ہے تو یہ بات کہی کہ یہ بہتان اور آبروریزی اس جوان کی تم عورتون کا فریب و مکر ہے بیشک تمہارا کید بڑا
ہوتا ہے اور یوسف سے کہا کہ تم درگذر کرو اور اس بات کو پوشیدہ رکہو کسی سے چرچا اسکا نہ کرو اور زلیخا سے کہا تو اپنے
گناہ سے استغفار کرو وہ مرد نرم دل سہل مزاج تہا یا اوسنے زلیخا کو معذور رکہا اسلیے کہ اوسنے ایک ایسی بات دیکہی
جس سے صبر ہو سکا گناہ سے مراد وہی ارادہ سوء ہے جو زلیخا نے کیا تہا ساتہ یوسف کے اور ایسے گناہ پر
تہمت گناہ کی لگائی و لہذا زلیخا سے یہ بات کہی کہ تو ہی خطاوار ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ دونو طرف
دروازے کی دوڑے یوسف کا دوڑنا بطور گریز کے تہا دروازے سے باہر نکل جانے کو اور زلیخا کا دوڑنا اسلیے تہا
کہ دروازہ کہولکر کہین یہ نکل نہ جائے اسجگہہ لفظ باب کہا اور پہلے لفظ ابواب فرمایا تہا اسلیے کہ دوڑ دہوپ طرف
دروازہ بیرونی کے تہی جس سے باہر جاتے تہے سیوطی نے کہا یوسف نے بہاگنے مین شتابی کی اور اوسنے پکڑنے
مین یہانتک کہ اونکا کپڑا پکڑ لیا اور کہینچا وہ جانب پشت سے اسفل تک پہٹ گیا قدّ بمعنے قطع ہے طول مین
قطع کو قد کہتے ہین اور عرض مین قط ہے تطابق مین عزیز دروازے پر ملگیا الفت قبطا مین زوج یعنی شوہر کو سید
کہتے ہین سیدہا نہ کہا اسلیے کہ مالک ہونا اوسکا یوسف کی حق مین صحیح نہ تہا سوء سے مراد زنا ہے زلیخا نے
اپنے بچاؤ کے لیے یہ حیلہ کیا اور جو آپ ارادہ کیا تہا وہ طرف یوسف کے لگا یا رمتنہ بدائہا وانسلت پہر خود
ہی کہا کہ ایسے شخص کی یہی سزا ہے کہ جیلخانے مین قید کیا جائے یا کوڑے مارے جائین پہلے قید کا نام
لیا اسلیے کہ محب الم دینا محبوب کا نہین چاہتا ہے مطلب یہ کہ ایک دو دن میرے پاس قید رکہا جائے سجن
طویل مراد نہ تہا خازن نے کہا وہذہ لطیفۃ فافہمہا ابن الخطیب نے کہا حبس دائم کو اس عبارت سے نہین کہتے
مین بلکہ یون بولتے ہین کہ اسکا سجن مین ہونا واجب ہے جسطرح فرعون نے کہا تہا لاجعلنک من
المسجونین ذکرہ الکرخی عذاب الیم عام ہے ضرب تازیانہ و نحوہ سے ابہام عذاب مین زیادت تہویل
ہے واسطے شان جزا کے کہ مطابق قانون سطر دسکے حق مین ہر ایک کے کوئی حد ہونا چاہیے اور اپنے نفس کے

لیے اہلیت عزیز کی ذکر کی واسطے عظمت خطاب کے تا کہ بھڑک اوٹھے یہ بات براہ غضب و حمیت کی اور یہ نہ کہا کہ یوسف
کو ان دونون سزا مین سے ایک سزا دینا واجب ہے بلکہ ایک ذکر کلی کیا واسطے حفظ محبوب کے ذکر بالشر سے جب یوسف
نے یہ بات سنی تو اپنی طرف کی ایک دلیل بیان کی اور کہا اوسنے خود مجھکو اس کام کے لیے طلب کیا مینے نہ مانا
اور مین بہاگا یوسف نہ چاہتے تھے کہ ایسی بات کہین جب زلیخا نے اونکی آبرو کا ازالہ چاہا تو چار و ناچار اونکو کہنا پڑا
یہہ بھی بلفظ غیبت کہا نہ بلفظ حضور یہ ایک اچھا ادب تہا اتنے مین ایک شاہد نے اوسکے گہر والون مین سے
یہ گواہی دی وہ ابن عم یا ابن خال زلیخا تہا سہیلی نے کہا صحیح یہ ہے کہ ایک طفل تہا مہد مین جسطرح کہ حدیث مین آیا
ہے بعض نے کہا ایک حکیم تہا جس سے عزیز مشورہ لیا کرتا تہا اور وہ زلیخا کا رشتہ دار تہا ابن عباس نے کہا کہ وہ
ہرن تہا گہر مین اللہ نے اسکو ناطق کر دیا حسن نے کہا ایک مرد صاحب فہم و علم تہا بہر حال شاہد کا اہل زن سے ہونا
اقوی تر تہا نفی تہمت مین یوسف علیہ السلام سے حالانکہ اور بہی بہت سے علامات دال صدق یوسف
علیہ السلام پر تہی عزیز کو جب برات انکی اور قصور زلیخا کا ثابت ہوا تو اوسنے معشر نسا کو مخاطب کرکے کہا کہ
تمہارا مکر بڑا ہے خاص زلیخا کو خطاب نہین کیا بلکہ جنس کو کیونکہ حیل و مکائد کچھ مختص بزلیخا نہین تہے انکے
مکر کو عظیم کہا اسلیے کہ انکا مکر جسیم بشہر سے اپنے اتمام مراد مین بڑہکر ہوتا ہے ویسی قدرت مردون کو اسباب مین
نہین ہوتی ہے کیونکہ عورتون کا مکر الطف و اعلق بالقلب اور اشد التاثیر فی النفس ہوا کرتا ہے بعض علما نے
کہا ہے مین جتنا عورتون سے ڈرتا ہون اوتنا شیطان سے نہین ڈرتا اسلیے کہ اللہ نے کید شیطان کو ضعیف
کہا ہے اور کید نسا کو عظیم فرمایا ہے نیز شیطان چوری سے وسوسہ ڈالتا ہے اور یہ دو بدو وسوسہ انداز
ہوتی ہین حفناوی نے کہا عظم انکے مکر کا امر جماع و شہوت مین ہے نہ علی الاطلاق بلکہ حیل و مکائد مین
مرد زیادہ ہوتے ہین انتہی ہمارے ایک معاصر نے مذمت نسوان مین ایک خوب رسالہ لکہا ہے اللتیا
والتی نام تہیر عزیز نے یوسف سے کہا کہ تم اسکا افشا نکرو اور زلیخا سے کہا کہ تو استغفار کر کرخی نے کہا عزیز
قلیل الغیرت تہا بلکہ بحر مین کہا ہے کہ تربت مصر اسی کو مقتضی ہے ولہذا ارض مصر مین شیر پیدا نہین ہوتا
اور اگر کہین سے آ جاتا ہے تو زندہ نہین رہتا وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ
فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ط اِنَّا لَنَرٰهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ
بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ
سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ
اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

کہنے لگین کئی عورتین اُس شہر مین عزیز کی عورت خواہش کرتی ہے اپنے غلام سے اپنے جی سے فریفتہ ہوگئی اُسکی محبت مین ہم تو دیکھتی ہین وہ بہکی ہے صریح یعنے غلام اس قابل کیا ہوگا پہر جب سنا اوسنے اونکا فریب بلوا بھیجا اونکو اور طیار کی اونکے واسطے ایک مجلس اور دی اونکو ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھری اور بولی یوسف نکل آ ان کے سامنے پہر جب دیکھا اُسکو دہشت مین آگئین اسکے اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ اور کہنے لگین حاشا للہ نہین یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ بولی یہ وہی ہے کہ طعنہ دیا تمنے مجھکو اسکے واسطے اور مینے چاہا اس سے اسکا جی پہر اسنے تہام رکھا اور مقرر اگر نہ کریگا جو مین اسکو کہتی ہون البتہ قید پڑے گا اور ہوگا بے عزت یوسف بولا اے رب مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جسکی طرف مجھکو بلاتیان ہین اور اگر تو نہ دفع کرے مجھسے اونکا فریب تو مائل ہو جاؤن انکی طرف اور ہو جاؤن بے عقل سو قبول کرلی اُسکی دعا اوسکے رب نے پہر دفع کیا اُس سے اونکا فریب البتہ وہ ہے سننے والا خبردار **ف** چہریان دین تہین میوہ کہانیکو اونکا حسن دیکھکر بیحواس ہوگئین چھری سے ہاتھ کٹ گئے زلیخانے اونکے روبرو یہ بات کہی تاکہ وہ بہی سمجھاوین اور حضرت یوسف ڈر کر قبول کرین ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مانگے سے قید پڑی لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ اونکا فریب دفع کیا اور قید ہونا تہا قسمت مین آدمی کو چاہیے کہ گھبرا کر اپنے حق مین برائی نہ مانگے پوری بہلائی مانگے گو کہ وہی ہوگا جو کہ قسمت مین ہے انتہی اللہ پاک نے خبر دی کہ خبر یوسف و زن عزیز کی شہر یعنے مصر مین شائع ہوگئی لوگون نے چرچا کیا زنان کبرا و نساء امرا نے یہ حال سنکر زن عزیز پر انکار کیا عزیز وزیر مصر تہا اور زلیخا پر اس بات کا عیب لگایا کہ وہ اپنے غلام سے طالب وصال ہے اور اسکی محبت مین پریشان حال شغاف کہتے ہین دل کے غلاف کو یعنی محبت غلام اُسکے دل کے اندر پہنچ گئی ہے ابن عباس نے کہا شغف کہتے ہین حب قاتل کو اور شعف اس سے کمتر درجہ ہے شغاف پردہ دل کو بولتے ہین ہم دیکھتی ہین کہ یہ عورت سخت گمراہی مین پہنسی ہے گمراہی کا اطلاق حب غلام و شغف دل پر کیا زلیخانے عجب حال اون عورتون کے مکر کا سنا اور بعض نے کہا کہ انکی بات سنی محمد بن اسحق کہتے ہین کہ جب ان مستورات

کو خبر حسن یوسف کی پہونچی تو اونہون نے چاہا کہ یوسف کو دیکھین اسلیے یہ طعنہ کیا تاکہ اس حیلہ سے دیدار
یوسف نصیب ہو تب زلیخا نے آدمی بہیجکر اون عورتون کو اپنے گہر بلایا اور ضیافت و مہمانی کی اُنکے
لیے ایک مجلس آراستہ کی ابن عباس سعید بن جبیر و مجاہد و حسن و سدی وغیرہم نے کہا مراد متکا سے مجلس ہے
جسمین فرش و تکیہ و طعام و نحوہا مہیا و طیار ہو و میوہ جات و فواکہ موجود ہون جنکو چاقو و چہری سے کاٹ
کر کہا دین جیسے اترج وغیرہ و لہذا اللہ تعالے نے فرمایا کہ زلیخا نے ہر ایک عورت کے ہاتہہ مین چہری دی
یہ ایک داؤ تہا زلیخا کا ساتھ اون عورتون کے اور ایک حیلہ تہا مقابلے مین اونکے حیلہ کے جو اونہون نے
واسطے رویت و مشاہدہ یوسف علیہ السلام کے کیا تہا پہر یوسف سے کہا کہ باہر آ اونکو ایک مکان علیحدہ مین
پہلے سے چہپا رکہا تہا جب باہر سامنے اونکے آئے اون عورتون نے اونکی شان کو عظیم جانا اور انکی قدر
کو جلیل سمجہا مارے دہشت کے دیکہتے ہی اپنے ہاتہہ کاٹنے لگین اس گمان پر کہ ہم اترج کو تراشتی ہین
مراد یہ ہے کہ اونہون نے اپنے ہاتہہ کاٹ ڈالے قالہ غیر واحد مجاہد و قتادہ نے کہا ایسے ہاتہہ کاٹے کہ زمین
پر گر گئے واللہ اعلم زید بن اسلم کہتے ہین زلیخا نے یہ بات اُن عورتون سے جب کہی کہ وہ کہا پی چکین اور انکا
دل خوش ہوا تب اونکے سامنے اترج لاکر رکہا اور ہر ایک کو ایک چہری دی کہ اُسکو تراش کر نوش جان
کرو پہر اون سے کہا کہ تم یوسف کو دیکھنا چاہتی ہو اونہون نے کہا ہان تب اُسکو بہیجکر حکم دیا کہ اے
یوسف باہر آ ~~ ع

رشک آیدم دگر نہ نقابت کشودمی   دست ترا گرفتہ بناصح نمودمی

پہر اون مستورات کی نظر یوسف پر پڑی تو وہ اپنے ہاتہہ کاٹنے لگین پہر حکم دیا کہ جاؤ تاکہ رو و پشت دونو
کو دیکہین یوسف اُس جگہ سے پہرے اور وہ ہاتہہ کاٹنے مین لگی ہوئین جب وہ چلے گئے تو احساس الم کا
ہوا لگین ولولہ کرنے زلیخا نے کہا تم نے ایک ہی نظر مین یہ کام کیا پہر مجہپر کیا ملامت ہے تب اُنہون نے
کہا حاش للہ یہ انسان کا ہے کو ہے یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے پہر کہا اب ہم کوئی ملامت تجہپر بعد اسکے
نہین دیکہتین یہ اسلیے کہا کہ اُنہون نے نوع بشر مین کوئی شبیہ اونکا بلکہ قریب اونکے نہین دیکھا تہا
کیونکہ حضرت یوسف ع کو نصف حسن دیا گیا تہا جسطرح کہ حدیث صحیح اسرا مین رفعًا آیا ہے کہ گذر ہوا
یوسف پر تیسرے آسمان مین فَاِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ انس رفعًا کہتے ہین اُعْطِیَ یُوْسُفُ وَاُمُّهٗ
شَطْرَ الْحُسْنِ عبد اللہ بن مسعود نے کہا ہے اُعْطِیَ یُوْسُفُ وَاُمُّهٗ ثُلُثَ الْحُسْنِ عبد اللہ کہتے ہین یوسف کا چہرہ مثل برق کی تہا کوئی عورت پاس انکے اگر کسی

کام کو آتی تو وہ اپنا مُنہ چہپا لیتے کہ مبادا اسبب اونکے فتنے مین پڑ جاے اسکو حسن بصری نے مرسلاً آنحضرت سے روایت کیا ہی باین لفظ کہ اُعْطِیَ یُوْسُفُ وَاُمُّہٗ ثُلُثَ حُسْنِ اَھْلِ الدُّنْیَا وَاُعْطِیَ النَّاسُ ثُلُثَیْنِ یا یون فرمایا ہے کہ دو ثلث حسن یوسف اور اُنکی مان کو دیا گیا تہا اور ایک ثلث مین سب لوگ ہین ربیعہ جرشی کہتے ہین تقسیم حسن کی دو نصف پر ہوئی یوسف اور اُنکی والدہ سارہ کو نصف حسن دیا گیا اور نصف آخر مین ساری خلق ہے امام ابو القاسم سہیلی نے کہا ہے اسکے معنے یہ ہین کہ یوسف کو نصف حسن آدم علیہ السلام عطا ہوا تہا کیونکہ اللہ تعالے نے آدم کو اپنے ہاتہہ سے اکمل و احسن صورت پر پیدا کیا تہا ذریت آدم مین کوئی جمال مین برابر اونکے نہ تہا یوسف کو نصف حسن ملا تہا ولہذا اُن عورتون نے یوسف کو دیکہکر حاش للہ کہا مجاہد و غیر واحد نے کہا یعنے معاذ اللہ کہ یہ بشر ہو بعض کی قرأت یہہ ہے مَا ھٰذَا بِشِرًی اَیْ بِمُشْتَرًی لِّئَیْمٍ آیہ یعنے غلام خریدکردہ نہین ہے بلکہ ایک ملک کریم ہے زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جسکے پیچہے تم نے مجہہ پر ملامت کی یہ کہنا بطور معذرت کے تہا یعنے یہ لائق اسکے ہے کہ اس سے محبت کیجاے بسبب اُس کے جمال و کمال کے مین ہی نے اُسکو اپنی طرف سے پہانسنا چاہا تہا مگر یہ نہ پہنسا باز رہا بعض نے کہا ہی جب اون عورتون نے جمال ظاہر یوسف کو دیکہا تو زلیخا نے اونکی صفات حسنہ باطن کی بہی خبر کردی جو کہ اونکی نظر سے مخفی تہے وہ جمال باطن عفت و پارسائی یوسف علیہ السلام تہی پہر زلیخا نے یوسف کو یہ دہمکی دی کہ اگر وہ میرا کہنا نہ مانیگا اور جو حکم دیتی ہون وہ بجا نہ لائیگا تو قید ہوگا ذلت اوٹہائیگا اوسوقت یوسف علیہ السلام نے اللہ سے شر و مکر زنان سے پناہ مانگی اور کہا کہ اے رب مجہے قید ہونا پسند ہے مگر زنا کرنا منظور نہین ہے اگر تو مجہسے ان کے مکر کو دور نہ کریگا بلکہ مجہکو سپرد میرے نفس کے کردیگا تو مجہکو کچہہ قدرت نفس پر نہین ہے اور نہ مین مالک اوسکے نفع و ضرر کا ہون لیکن تیرے حول و قوت سے تجہسے مدد چاہتا ہون اور تجہی پر بہروسا ہے تو مجہکو حوالے میرے نفس کے نہ کر مین گناہ مین پہنسکر جاہلون مین ہو جاؤن اللہ نے اونکی دعا قبول کرلی اور یوسف علیہ السلام کو معصوم و محفوظ رکہا اللہ کی حمایت سے وہ اُس گناہ سے باز رہے اور قید کو اختیار کیا یہ غایت مقام کمال ہے کہ باوجود اسکے کہ وہ جوان جمیل تہے اور اُنکی سیدہ نے جو کہ زن عزیز مصر تہی اور نہایت خوبصورت صاحب مال و ریاست اُنکو اپنی طرف بلایا اور وہ باز رہے اور اللہ کے ڈر سے حرام فاحشہ پر قید اختیار کیا یہ کام اونسے بامید ثواب آخرت ہوا ولہذا صحیحین مین مرفوعاً آیا ہے کہ سات شخصون کو اللہ اپنے سایے مین جگہہ دیگا جسدن کہ سوا اُسکے

سایہ کے کسیکا سایہ ہوگا ایک امام عادل دوم جوان جو کہ عبادت خدا مین ناشی ہوا سوم وہ شخص جسکا دل مسجد سے معلق ہے جب مسجد باہر آتا ہو جب تک کہ پھر مسجد مین جائے چوتہی وہ دو شخص جو آپس مین اللہ کیلیے محبت و دوستی رکہتے ہین اسی محبت پر مجتمع ہوتے ہین اور اسی پر جدا پنجم وہ شخص جسنے صدقہ دیا اور اسکو مخفی رکہا یہانتک کہ اوسکے دست چپ نے نہ جانا کہ اوسکے دست راست نے کیا صرف کیا ششم وہ مرد جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اوسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون ہفتم وہ مرد جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا اور اسکی انکھون سے آنسون بہے اس حدیث کی شرح رسالہ تحصیل الکمال بالخصال الموجبۃ للاضلال سے معلوم کرنا چاہیے یہ رسالہ طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ لفظ نسوہ کو بضم نون پڑہا ہے قالہ ابو البقا اور بکسر نون معروف ہے بیان نسوہ مین رسالہ حسن الاسوہ نہایت جامع ہے مراد نسوہ سے جماعت نسا رہے کہتے ہین یہ سب پانچ عورتین تہین ایک زن ساقی عزیز دوم زن نان پز سوم زن صاحب دواب چہارم زن صاحب سجن پنجم زن حاجب مدینہ سے مراد مصر ہے یا مدینۃ الشمس زن عزیز سے مراد زلیخا ہے فتی کلام عرب مین جوان نو عمر کو کہتے اور فتاۃ زن جوان کو مراد فتے سے اسجگہہ غلام ہے ان عورتون نے کہا کہ زلیخا کو دیکہو کہ اپنے غلام اوسکا جی چاہتا ہے وہ اوسپر فریفتہ و شیفتہ ہوگئی ہے محبت یوسف اسکے دل پر اتنی غالب ہوئی کہ غلاف دل مین پہنچ گئی بعض نے کہا شغاف وسط قلب ہے جوہری نے کہا شغفہ الحب احرق قلبہ ابو زید نے کہا امرضہ ابن عباس نے کہا شغفہا غلبہا وقال قتلہا حب یوسف میر آزاد نے سبحۃ المرجان مین کہا ہے کہ اظہار عشق مین طرف سے عورت کے کچھہ استبعاد نہین ہے تو نے قرآن مین نہین دیکہا کہ اللہ نے ذکر غرام زن عزیز کا ساتہہ یوسف علیہ السلام کے کیا ہے ہنود اپنے تغزل مین ذکر عشق کا طرف سے عورت ہی کے کرتے ہین بخلاف فرس کے اسکی وجہ یہ ہے کہ دین ہنود مین عورت ایک ہی خاوند کرتی ہے اسکا حصہ عیش حیات شوہر ہی کے ساتہہ منوط ہوتا ہے پس جب وہ مر جاتا ہے تو یہ بہی جان کو اسکی پیچہے آگ مین جلا دیتی ہے سو وجود عشق کا درمیان عورت و مرد کے ایک وضع الٰہی سے کبہی دونو جانب سے ہوتا ہے اور کبہی ایک طرف سے اس وضع الٰہی مین لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت معشوقہ و عاشقہ ہے اور مرد عاشق و معشوق اہل ہند تغزل بالنسا مین موافق دأب عرب ہین بخلاف فرس و ترک کے اونکا تغزل ساتہہ امارد و اطفال بے ریش کے ہوتا ہے عورت کا ذکر کبہی انکی غزل مین نہین ہے یہ محبت کی قسم ہے کہ یہ لوگ ظالم ستمگار ہین انہون نے شئے کو اوسکی غیر موضع مین وضع کیا ہے جسطرح اللہ پاک نے قوم لوط کے حق مین

فرمایا ہے وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ اور متاخرین عرب بلکہ مولدین متعرب جنہون نے تغزل بالامارد کیا
ہے وہ مقلد ہنود و ترک کے ہین ورنہ اصل تغزل خوانی اون کی حق مین عورتون کی تہی رہی امارد سو وہ بالکل تغزل
بالامارد کو نہین پہچانتے ہین انتہیٰ میر صاحب قبلہ نے فصل رابع کتاب مذکور کو بیان اقسام معشوقات وعشاق
مین منعقد کیا ہے اور ہر قسم کے اشعار عجیبہ و ابیات غریبہ باعتبار جہات متنوعہ و حیثیات متلونہ لکہے ہین
اِنَّ دَاءَهُ السَّائِلِي تَذُوْبُ طَبِيْعَتُهُ الْجَامِدَةُ اَوِ الْعَاذِلُ تَشْتَعِلُ نَارُهُ الْخَامِدَةُ حاصل کلام اس مقام مین
یہ ہے کہ عشق زن و مرد حلال ہے اور عشق امرد بے محل مراد عشق مرد و زن سے طریقہ شرعیہ پر محبت باہمی زوجین
ہے نہ محبت زن اجنبی و مرد اجنبی ولہذا استعمال لفظ عشق کا کتاب و سنت مین کسی جگہہ نہین آیا ہے اور جس کسی
حدیث مین یہ لفظ مذکور ہے وہ حدیث ثابت نہین اور وہ فسق جسکو عرف مین عشق کہتے ہین اور اوسکے لیے
حکایات داستان و افسانے نثر و نظم ہر زبان مین بن گئے ہین وہ شرعًا داخل شہر کجلی ہے جسطرح کہ تحقیق اسکی شیخ
محمد حیات سندی رحمہ اللہ نے رسالہ عشق المردان مین اور حافظ ابن قیم رحمہ نے کتاب الجواب الشافی اور اغاثۃ اللہفان
وتحوہا مین طیبا دلنشین بہت خوب کی ہے اس عشق شوم نے ایک بڑا عظیم نوع بشر کو ہدایت و صواب سے گمراہ
کرکے ہاویہ نار مین پہنکدیا اور محبت الٰہی سے باز رکہکر بندون کا بندہ بنادیا فانا للہ قرآن پاک مین جس
جگہ قصہ شغف زلیخا کا بیان ہوا ہے یہ اسوقت کی حکایت ہے کہ زلیخا کفر مین گرفتار تہین اور انکی گہر مین بت پرستی
ہوتی تہی یہ کچہہ قصہ زمانہ اسلام زلیخا کا نہین ہے کہ کوئی اسکو دلیل جواز شغف یا عشق ٹہیرالے بڑی بے ادبی
اسجگہہ ایک طائفہ مدعی فقر و ولایت سے یہ ہوئی ہے کہ انہون نے اطلاق و استعمال اس لفظ کا حق مین رب العالمین
اور خاتم المرسلین کے کیا ہے کسیکو دعوے الیپاک کے عشق کا ہے اور کسیکو دعوے تعشق کا ساتہہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے ونعوذ باللہ من الجہل و سوء الادب ہان شارع کے محاورہ مین لفظ محبت کا استعمال ضرور آیا ہے
مومن مخلص کو چاہیے کہ اس صفت محمود کو حاصل کرے کما قال تعالے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ لیکن
اور ایمان والون کو اس سے زیادہ ہے محبت اللہ کی
معنے اس محبت کے وہ نہین ہین جو شخص کو ساتہہ شخص کے ہوتی ہے بلکہ ثمرہ و نشان اس محبت کا کمال اتباع سنت
و غایت تحفظ ادب ہے ساتہہ جناب باریتعالی اور حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یہ جگہہ زیادہ
تفصیل کی واسطے اس مسئلے کے نہین ہے ولہذا سکوت کیا گیا بہر حال اُن عورتون نے یہ کہا کہ ہم دیکہتی ہین
کہ زلیخا صریح گمراہی مین پڑی ہے اُن عورتون نے بہی اس شغف و عدم عفاف و تستر کو ضلال کہا اور کیون
نہ کہتین کہ واقع مین ضلال و ضمحلال تہا زلیخا نے جب یہ سنا کہ وہ میری غیبت کرتی ہین اور مجہپر عیب

لگاتی ہین تو اپنی معذرت کیلیے ایک تدبیر نکالی اسنے اُن عورتون کے غیبت کا نام اسجگہہ مکر رکہا اسلیے کہ
وہ اس حیلہ و فریب سے یوسف کا دیکھنا چاہتی تہین بعض نے کہا یہ راز زلیخا نے اون سے کہدیا تہا اونہون نے
اُسکو فاش کردیا اسلیے اُسکا نام مکر فرمایا سفیان نے کہا مراد مکر سے عمل ہے قرآن مین ہر مکر بجاے عمل آیا ہے غرضکہ
زلیخا نے کسیکو پاس اُن عورتون کے بہیجا کہ وہ آئین اور یہ سامنے اونکے اپنا عذر کرے اور وہ بہی یوسف کو دیکہکر
فتنے مین پڑین جسطرح کہ یہ فتنہ مین پڑی ہتی کہتے ہین چالیس عورتین اشراف شہر کی بلائین اونمین یہ عورتین بہی
جو بہی تہین اور اُنکے لیے ایک مجلس آراستہ کی فرش قالین و غالیچے بچہائے مسند تکیے لگائے اور ہر طرح کی
زیبایش کی متکا مخفف بغیر ہمزہ لغت قبط مین بمعنے ترنج ہے قالہ مجاہد عکرمہ نے کہا جو چیز چہری سے کاٹ
کرکہائی جاے وہ متک ہے بعض نے کہا یہ لغت از دشنوہ کی ہے فراء نے کہا متکا گلاب ہے لفظ متکا مشدد و
مہموز بمعنے مجلس ہے اور بعض نے کہا بمعنے طعام ابن جبیر و حسن کا یہی قول ہے کسی نے کہا متکا وہ ہے کہ وقت
طعام یا شراب کے اوسپر تکیہ لگائین یا تکیہ لگاکر بات چیت کرین زلیخا نے ہر زن کو ایک چہری دی کہ جو طعام
لائق اس کے کاٹ کرکہانے کیلیے ہو اُسکو قطع کرکے کہائین کہتے ہین اونکی عادت تہی کہ گوشت اور فواکہ کو قطع
کرکے کہاتی تہے اور یہ چہری خنجر تہی پہر یوسف سے کہا کہ باہر آ یعنے اوس حال مین کہ وہ تکیہ لگائے طعام کو قطع
کرکرکے کہاتی تہین جب اون عورتون نے یوسف کو دیکہا عظیم الشان جانا ہیبت و دہشت اور احترام مین آگئین
شدت جمال سے ہوش و حواس جاتی رہے بعض نے کہا منی یا مذی نکل پڑی ازہری نے کہا حیض آگیا ابن عباس
نے کہا فرج سے خون حیض جاری ہوگیا یہ حالت بسبب دہشت جمال فائق و حسن رائق کے واقع ہوئی ابو عبیدہ نے اسکا
انکار کیا ہے اور کہا کہ کلام عرب مین یہ نہین ہے زجاج نے کہا اکبار بمعنے حیض نہین آتا ہے محتمل ہے کہ اونہون
نے نور نبوت و سیماے رسالت دیکہکر یوسف کو کبیر الشان جانا ہو اور مہابت ملکیت کا مشاہدہ کیا ہو اور عدم
التفات طرف مطعوم و منکوح و عدم اعتدار نسا کو دیکہکر عظیم الرتبہ سمجہا حمل آیت کا اس معنی پر اوسے ترجیح
قالہ الرازی مراد قطع ایدی سے یہ ہے کہ ہاتہ زخمی کرڈالے نہ یہ کہ بالکل کٹ کر گرگئے ہون بلکہ چہل گئے بعض
نے کہا مراد ہاتہون سے اگلے پورے اونگلیون کے ہین یا آستینین مطلب یہ ہے کہ اضطراب سے چہری ہاتہ
پر لگ گئی خستہ ہوگئے وہ اپنے شغل مین تہین کہ یکایک سامنے آگئے ڈر کر عقل جاتی رہی مجاہد نے کہا جب
خون نکلا تب اونکو معلوم ہوا قتادہ نے کہا ہاتہ کٹکر گرگئے لیکن اصح قول اول ہے منبہ عن ابیہ کہتے ہین
کہ منجملہ اونکے نو عورتین مرگئین غم و اندوہ سے غرضکہ اونہون نے اونکو دیکہکر کہا کہ اللہ پاک ہے یہ بشر نہین ہے

کوئی فرشتہ بزرگ ہے اسلیے کہا کہ طبائع مین یہ بات ٹھہر چکی ہے کہ فرشتہ کی شکل فوق شکل بشر ہوتی ہے
ذات و صفات مین اور فرشتے سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور ملائک ہر شے مین فائق ہین جسطرح کہ
شیاطین کو برعکس اسکے سمجھتی ہین اور سب سے زیادہ قبیح و بدصورت خیال کرتے ہین مقصود انکا اس
بات سے ثابت کرنا حسن عظیم کا واسطے یوسف علیہ السلام کی تہا لکن اس قول نسوہ سے یہ بات لازم نہین آتی
ہے کہ ملائکہ کی صورت آدمی کی صورت سے بہتر ہو کیونکہ یہ بات اونہون نے کسی دلیل سے نہین کہی تہی بلکہ ایک
حکم سے علی الغیب بسبب اعتقاد متمکن فی الطبائع کے لگا دیا تہا اور یہ ٹہیک نہین کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ظاہر اس آیت شریف کا یہ ہے کہ کوئی شے مثل انسان کے
انواع مخلوقات مین دربارہ حسن تقویم و کمال صورت نہین ہے صاحب کشاف نے جو اس جگہہ کہا ہے کہ فرشتہ افضل ہے
انسان سے یہ اسکا تعصب ہے جو کہ عقول معتزلہ مین راسخ ہو گیا ہے حالانکہ یہ مسئلہ مفاضلت کا درمیان
ملائکہ و بشر کے کچھ مسائل دین سے نہین ہے ایسے بندہ اس سے کسقدر غنی ہین اور طرف مسائل تکلیف کے
محتاج تر ہین قتادہ نے کہا ان عورتون نے یوسف کو بسبب نہایت حسن و غرابت جمال کے ایک فرشتہ ٹھہرایا
اسپر زلیخا نے کہا یہ وہی شخص ہے جسکی بابت تمنے مجہکو عار دلائی عیب لگایا یہ گویا عذر کیا اپنی طرف کا جبکہ
انکو خود مفتون یوسف دیکہا یا یہ طرف حب کے ہے کہ یہ وہی محبت ہے جسپر تمنے مجہکو ملامت کی سیلئے لکن
اول وسے ہے اور پہلو ابن جریر نے ترجیح دی ہے یا اشارہ واسطے اونکے قول کی کہ زلیخا ایک غلام کنعانی
پر عاشق ہوئی ہے اسپر زلیخا نے کہا یہ وہی غلام ہے جسپر تم مجہکو اولہنا دیتی ہو زمخشری نے کہا زلیخا نے
لفظ ذلکن کہا لفظ ہذا نہ کہا حالانکہ وہ حاضر تہے یہ اشارہ بعید واسطے رفع منزلت کی حسن و استحقاق محبت کے
کہا پہر کہا اسمین اسکی طالب ہے جی سے ہوئی لکن اسنے پارسائی کی یہ صراحت اسیر کی کہ جو حالت زلیخا کی حب
یوسف عم مین ہوتی تہی وہی حالت انکی یوسف کو دیکہہ کر ہو گئی تہی تو اب کیا جگہہ ملامت کی زلیخا پر رہی
پہر چادر شرم کی اوتار کر اور پردۂ عفاف کو پہاڑ کر یہ کہا کہ اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید ہوگا یا بے عزت یوسف
نے جب یہ قول اسکا سنا اور معلوم کر لیا کہ اسکا عزم بالجزم ہے اور اسکی بات روبرو اسکے شوہر عزیز کے چلتی ہے
تو اللہ پاک سے مناجات کی کہ اے رب قید خانہ مین جانا مجہکو دوست تر ہے اس سے کہ مین اسکا کہنا
مانون اور بدبختی و گناہ مین پڑون جس سے خیر دارین سے محروم رہون اسجگہہ دو شر جمع ہوئے تہے
ایک ابتلا زنا دوسرا اختیار سجن ان مین اہون شر یہی سجن تہا اگرچہ ایک شر مین مشقت ہے دوسرے شر

مین لذت تہی بعض نے کہا ہی کہ اگر یوسف یہ نہ کہتے تو قید خانہ مین نجاتی اسی لیے ایسے حق مین نبی نے کہی ہی
کہ اللہ سے عافیت مانگے ولہذا حضرت صلعم نے رد کیا تہا اُس شخص پر جو سوال صبر کا اللہ سے کرتا تہا اسناد
دعوۃ کی طرف نسوہ کی اسلیے کی کہ وہ سب عورتین یوسف کو رغبت دلاتی تہین مطاوعت زلیخا مین اور
ڈراتی تہین مخالفت سے اوس کی بعض نے کہا اُن سب نے یوسف کو اپنی اپنی طرف بلایا یا وہ اُن سب
کے سامنے اوسدم حاضر تہے لیکن اول وسلے ہی پہر یوسف نے نسبت کید کی اون سب کیطرف کی اور کہا
کہ اے رب اگر تو انکا فریب مجہہ سے نہ پہیرے گا تو مین اُن کیطرف جہک جاؤنگا اَصْبُ صبا یَصْبُوْ سے
ہے بمعنے مائل و اشتیاق ومنہ قول الشاعر

اِلٰی هِنْدٍ صَبَا قَلْبِیْ وَهِنْدٌ حُبُّهَا یُصْبِیْ

صبوت کہتے ہین میل و شوق کو زن عزیز کا کید تو وہی تہا جو اللہ تعالے نے ذکر کیا اور قید سائر نسوہ
کا یہ تہا کہ وہ مرغب تہین مطاوعت زلیخا مین اور اُسکی مخالفت سے ڈراتی تہین اور بعض نے کہا عورتون
نے تخلیہ کر کے یوسف سے کہا کہ اِقْضِ لِیْ حَاجَتِیْ فَاَنَا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اِمْرَاَةِ الْعَزِیْزِ
یا یوسف نے فقط زلیخا کو بصیغہ جمع واسطے تعظیم کے مخاطب کیا پہر کہا کہ اے رب مین جاہل ہونگا اگر کبہی
مرتکب اس حرکت کا ہوا اسمین دلیل ہے اسپر کہ ارتکاب گناہ کا جہالت سے ہوا کرتا ہے اللہ نے یوسف کی
دعا قبول کر لی اور کید زنان کو اُنسے پہیر دیا اور وقوع فے المعصیت سے بچا لیا اللہ سمیع دعوات علیم حالات
ہے معلوم ہوا کہ پہیرنا معصیت سے اللہ ہی کا کام ہے کسی کو یہ قدرت نہین ہے کہ وہ گناہ سے باز رہے
یہی معنے ہین اس قول کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ
لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ ٥ پہر یون سوجہا لوگون کو وہ نشانیان دیکہے پر کہ قید رکہین اسکو
ایک مدت **ف** اگرچہ نشانیان سب دیکہہ چکے کہ گناہ عورت کا ہے تو بہی اونکو قید کیا تا بدنامی
خلق مین عورت سے اوترے یا اسواسطے کہ اُسکی نظر سے دور رہین انتہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ اونکی
مصلحت ورائے یہ ٹہیری کہ ایک مدت تک یوسف کو قید رکہنا چاہیے یہ صلاح بعد شناخت
برات وظہور آیات کے ٹہیری حالانکہ دلیلین اُنکی صدق وعفت ونزاہت کی ظاہر ہو چکی
تہین گویا اونہون نے واللہ اعلم اسلیے قید کیا کہ یہ بات پہیل گئی تہی کہ زلیخا یوسف کی طالب ہے اسلیے
دفع تہمت کے واسطے اُن کو قید کیا کہ وہ بری اور یہ عاصی ٹہیرین ولہذا جب بادشاہ نے آخر مدت مین

اونکو بلایا تو انہون نے قید سے باہر آنے کو نہ مانا جب تک کہ انکی صفائی و برأت ظاہر نہ ہوا اور یہ ایسی تہمت
وخیانت سے پاک نہ ہوئین جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ بری ہین تب جیلخانے سے باہر نکلے سدی نے
کہا ہے یوسف کو اسلیے قید کیا کہ جو چرچا زلیخا کا ہوا وہ شائع نہو اُنکی آبرو رہجائے رسوائی نہو فتح البیان مین
لکہا ہے عزیز و اصحاب عزیز کو جو کہ مدبر امور و مشیر رائے تہے یہ بات سمجہہ مین آئی کہ یوسف کو قید مین رکہنا چاہیے
یہ بات اونکو بعد رویت آیات کی سوجہی یعنے بعد مشاہدہ قمیص و شہادت شاہد و قطع دست کے یا مراد آیات سے
وہ برکات ہین جو انپر بعد وصول یوسف کے مفتوح ہوئین لیکن عورت اپنی رائے مین غالب رہی اور جو وعید
اوسنے یوسف کو سنائی تہی اسکا نفاذ کیا اور اپنے شوہر سے کہا اگر تو اسکو قید نکریگا تو لوگ اسی کو سچا جانین
گے مقریزی نے خطط مین قضاعی سے نقل کیا ہے کہ قید خانہ یوسف کا بوصیر مین اعمال جیزہ سے تہا
اہل معرفت کا مردم مصر سے اس مکان پر اجماع ہے اور اسجگہہ دو پیغمبرونکا اثر ہے ایک یوسف کا کہ وہ ایک
مدت تک وہان قید رہے جسکی تعداد ہفت سال ہے دوم موسے علیہ السلام کا اونکے اثر پر ایک مسجد بنائی
ہے اسکو مسجد موسے کہتے مین انتہے اس آیت سے مراد ستر تصدیہ زلیخا تہا یا حیلولت درمیان یوسف و زن کے اسلیے
کہ یہ بات پہیل چکی تہی کہ وہ یوسف پر فریفتہ ہے یہ ہرگز بصورت یکجائی جسطرح پر کہ ممکن ہوگا حال اپنے نفس
کی یوسف پر ہوگی حین سے مراد مدت غیر معلوم ہے اکثر مفسرین نے اسیطرح کہا ہے یا اسقدر مدت کہ یہ بات
دبجاوے اور شیوع اسکا باقی نرہے سعید بن جبیر نے سات برس کہے ہین اور کسی نے پانچ برس اور کسی نے چہہ
ماہ سدی نے کہا اللہ نے اس حبس کو واسطے یوسف کی تہمت سے تطہیر ٹہرایا تہا ابن عباس نے کہا یوسف تین بار
معاقب ہوے ایک بار حبس مین پڑے اسوجہ سے کہ ارادہ زلیخا کا کیا تہا دوسری بار جب کہا کہ اذْكُرْنِي عِنْدَ
رَبِّكَ پہر کئی سال تک سجن مین رہے یہ حبس طویل تہا تیسری بار جبکہ یہ کہا أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ
تب انکے منہ پر جواب ملا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ اور داخل ہوے بندیخانہ مین اوسکے ساتہہ
دو جوان کہنے لگا اونمین سے ایک مین دیکہتا ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب اور دوسرے نے کہا مین
دیکہتا ہون کہ اوٹہا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کہاتے ہین اوسمین سے بتا ہمکو اسکی تعبیر ہم دیکہتے
ہین تجہکو نیکی والا **ف** جسنے شراب دیکہی وہ بادشاہ کا شراب ساز تہا دوسرا نان بائی تہا لیکن خلاف

عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہین زہر کی تہمت مین دونو قید ہوئے تھے آخر زبانی بات پر ثابت ہوئی تہمد
قتادہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک اُن دونون مین ساقی ملک تہا اور دوسرا خباز محمد بن اسحق نے کہا ساقی کا نام بنوا
تہا اور دوسرے کا نام مجلث سدی نے کہا بادشاہ نے اُن دونون کو اسلیے قید کیا کہ اوسکو یہ وہم ہوا کہ یہ دونون
باہم ساز و باز کرکے مجھکو شراب و طعام مین زہر دینا چاہتے ہین یوسف علیہ السلام قید خانہ مین ساتھہ جود
و امانت و صدق حدیث و حسن سمت و کثرت عبادت کی مشہور ہوے تھے اور یہ بات معروف تھی کہ خواب
کی تعبیر اچھی کہتے ہین اور قیدیون کے ساتھہ احسان کرتے اور اونکے بیمارون کی عیادت فرماتے اور انکے
حقوق بجا لاتے پس جب یہ دونو جوان سجن مین داخل ہوے انکو ساتھہ انکو الفت و محبت شدید ہوگئی اونہون
نے اونسے کہا کہ واللہ ہم تمکو بہت دوست رکھتے ہین یوسف ؑ نے فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا مجھکو جو کوئی
چاہتا ہے مجھپر اُسکی محبت کی وجہ سے ضرر آتا ہے میری پھوپی مجھے دوست رکھتی تھی مجھپر اوسکے سبب سے
نقصان آیا میرے باپ نے مجھے چاہا اونکے سبب سے مجھے ایذا پہونچی زن عزیز نے مجھے چاہا اوسکا انجام یہ ہوا
اونہون نے کہا دو بہ ہمکو طاقت تمہارے فراق کی نہین ہے پہر اون دونون نے خواب دیکھا ساقی نے یہ
دیکھا کہ وہ انگور نچوڑ رہا ہے ابن مسعود کی قرارت یون ہے اِنِّی اَرَانِی اَعْصِرُ عِنَبًا ضحاک نے کہا خمر سے مراد
اسجگہہ عنب ہے اہل عمان انگور کو شراب کہتے ہین عکرمہ نے کہا اوسنے یہ خواب دیکھی تھی کہ ایک درخت انگور
کا لگایا ہے اوس مین خوشے لگے ہین انکو نچوڑ کر بادشاہ کو پلاتا ہون یوسف علیہ السلام نے کہا تو قید خانے
مین تین دن رہیگا پہر رہا ہوکر نکلے گا بادشاہ کو شراب پلائیگا دوسرے نے کہا میرے سر پر سے چڑیان روٹی کہا رہی ہین
ابن مسعود نے کہتے ہین ان دونون نے کوئی شے نہین دیکھی انکو خواب پریشان نظر آئی واسطے تجربہ کے
فتح البیان مین کہا ہے ابن عباس کہتے ہین کہ ایک داروغہ باورچی خانہ تہا اور دوسرا صاحب آبدار خانہ اونہون نے
بادشاہ کو زہر دینا چاہا تہا اہل مصر نے انکو مقابلے مین اس حرکت کے بہت سا مال دینے کو کہا تہا پہر
ساقی نے رجوع کیا اور بادشاہ سے کہدیا کہ تم یہ کہانا نکہانا کہ اسمین زہر ہے اور خباز نے کہا تم یہ پانی نہ
پینا کہ اسمین سم ہے بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ تو اسکو پی جا وہ پی گیا اسکو کچھہ ضرر نہ ہوا خباز سے کہا تو
اسکو کہا اوسنے انکار کیا تب اوس طعام کا تجربہ ایک حیوان پر کیا وہ اُسی جگہہ مرگیا بادشاہ نے دونو کو قید کردیا
اونکا داخل ہونا سجن مین ہمراہ یوسف ؑ کے ہوا اور بعض نے کہا قبل یا بعد لیکن اول اظہر ہے بدلیل لفظ
معہ ابن جریر کہتے ہین اونہون نے یوسف سے سوال اون کے علم کا کیا فرمایا مین خواب کی تعبیر دیتا ہون

تب اونہون نے اپنا خواب بیان کیا اُس ساقی نے یہ خواب بعد پانچ برس کے دخول سجن سے دیکھا تہا
دونون نے اپنی خواب کی تعبیر چاہی اور کہا کہ ہم تمکو محسن دیکھتے ہین یعنے تم اچھی تعبیر دیتے ہو تمہارا علم احسن ہے
یا تم ساتھ قیدیون کے نیکی کرتے ہو ابن عباس کہتے ہین یوسف نے اہل سجن کو دعا دی اللّٰھم لا
تعم علیھم الاخبار وھون علیھم من الایام قَالَ لَا یَاْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُکُمَا
بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَکُمَا ؕ ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ
لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
یَشْكُرُوْنَ ۝ بولا نا آنے پاوے گا تمکو کہانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تمکو اسکی تعبیر اوسکے
آنے سے پہلے یہ علم ہے کہ مجہکو سکہایا میرے رب نے مینے چہوڑا دین اُس قوم کا کہ یقین نہین رکہتے اللہ
پر اور آخرت سے وہ منکر ہین اور پکڑا مینے دین اپنے باپ دادونکا ابرہیم و اسحق و یعقوب کا ہمارا کام نہین
کہ شریک کرین ہم اللہ کا کسی چیز کو یہ فضل ہے اللہ کا ہمپر اور سب لوگونپر لیکن بہت لوگ بہلا نہین مانتے ۔
ف حقتعالی نے قیدیون پر یہ حکمت رکہی کہ اونکا دل کافرون کی محبت سے ٹوٹا تو دلپر اللہ کا علم روشن ہو
جاتا کہ اول اونکو دین کی بات سُنائین پیچہے تعبیر خواب کی کہین واسطے تسلی کردی تا کہ نہ گہبرائین کہا کہ کہانے
کے وقت تک وہ بہی بتادون گا پہر کہا کہ ہمارا اس دین پر رہنا سب خلق کے حق مین فضل ہے کہ ہم سے راہ سیکہین
انتہے یوسف علیہ السلام نے اُن دونو شخصون سے یہ بات کہی تہی کہ جب تم کوئی خواب دیکہو تو مین اسکی
تعبیر کا عارف ہون خواب کی تاویل مین تمکو بتادونگا قبل وقوع کے واسطے فرمایا کہ تمہارا طعام معمولی کے آنیسے
پہلے تمکو اسکی خبر کرونگا مجاہد و سدی نے اسی طرح کہا ہے ابن عباس نے کہا یوسف نے فرمایا یہ بات مجہکو
اللہ کی تعلیم سے حاصل ہوئی ہے اسلیے کہ مینے ملت کفار سے جو کہ یوم الآخر کے منکر ہین اور امید ثواب و عقاب
کی نہین رکہتے اجتناب کیا ہے اور طریق کفر و شرک کو چہوڑکر اپنے آبا ابراہیم و اسحق و یعقوب کی پیروی اختیار
کی ہے اور ان رسولون کے راہ پر چلا ہون صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ابن کثیر کہتے ہین یہی حال
اوس شخص کا ہوتا ہے جو سالک طریق ہدے اور متبع سبیل مرسلین اور معرض جادہ ضالین سے ہے
اللہ تعالے ایسے شخص کے دلکو سوجہ دیتا ہے اور اسکو وہ سکہاتا ہے جو جانتا نہ تہا اور اسکو امام مقتدی
بنادیتا ہے خیر مین اور سبیل رشاد کی طرف داعی کرتا ہے یہ دونو برس جنہون نے اونکو یہ بات نہین سوجہتی ہے

کہ ہم کسی شی کو اللہ کا شریک کرین یہ اللہ کا فضل ہے ہمپر اور سب لوگون پر یہ توحید یعنے اقرار اس بات کا
کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ کا فضل ہے ہمپر اوسنے اس توحید کی ہمکو وحی کی ہے اور ہمکو داعی الی
التوحید بنایا ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کا شکر نہین کرتے کہ اللہ نے رسول بہیجے بلکہ اللہ کی نعمت کو کفر سے
بدلتے ہین اور اپنی قوم کو دار البوار مین نازل کرتے ہین ابن عباس جد کو باپ ٹہیراتے تہے اور کہتے تہے جسکا
جی چاہے وہ مجہسے اس بات پر ملاعنہ کرلے نزدیک حجر کے اللہ نے ذکر جد وجدہ کا نہین کیا بلکہ یوسف ع کی خبر
دی کہ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَآئِیْ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ فتح البیان مین کہا ہے یوسف نے فرمایا کہ تمہارے
پاس تمہارا کہانا جو تمکو طرف سے اللہ کے یا پادشاہ کے ملتا ہے نہ آچکیگا کہ مین تمکو اس خواب کی تعبیر بیان
کردونگا یہ ارشاد یوسف ع کا بطور تمہید کے تہا تاکہ وہ کفر سے نکلکر ایمان مین آجائین پہر کہا یہ تعبیر مجہکو اللہ نے
سکھائی یعنے بقبیل وحی والہام سے ہے نہ بقبیل کہانت وتنجیم سے اللہ کی تعلیم مین خطا نہین ہوتی ہے اور
کاہنی ونجوم مین خطا ہو جاتی ہے پہر یہ بیان کیا کہ یہ رتبۂ عالی اور علوم کثیرہ مجہکو اس سبب حاصل ہوئے
کہ مینے ملت کفر کو ترک کردیا اور اپنے آبا انبیا کی راہ اختیار کی ترک سے مراد یہ ہے کہ مین سرے ہی سے متلبس
ساتہ شرک وکفر کے نہین ہوا ہون اور بالکل طرف اوسکے ملتفت نہین ہوا نہ یہ کہ پہلے مین متلبس تہا اور اب مینے
اُس طریق کو ترک کیا ہو چنانچہ یہ قول اونکا مَا كَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ دلیل ہے اسپر پہر اونکا تصلب کفر
اسطرح بیان کیا کہ وہ آخرت کے منکر ہین اور مین تابع ہون ملت ابراہیم واسحق ویعقوب کا ان سب کو اپنا باپ
کہا ہے اسلیے کہ اجداد آبا ہوتے ہین پہلے جد اعلے کا نام لیا پہر جد اقرب کا پہر باپ کا
اس لیے کہ اصل ملت توحید کی ابراہیم ع سے ہے جسپر اونکی اولاد قائم تہی انہی سے اسحق نے اخذ کی پہر بیٹے یعقوب نے لی ذکر یوسف
علیہ السلام نے ان دونون کو ترغیب دینے کے لیے ایمان مین اور نفرت دلانے کے لیے کفر وشرک وضلال
سے کیا اور پہلے ترک کا ذکر کیا پہر اتباع کا اسلیے کہ تخلیہ مقدم ہوتا ہے تحلیہ پر فرمایا ہم گروہ انبیا کو
یہ بات نہین پہونچتی کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک کرین فرشتہ ہو یا جن یا انس پہر صنم ووثن بے سمع وبصر
کا کیا ذکر ہے ایمان وتوحید وعدم شرک اللہ کا فضل ہے ہمپر بلکہ سب لوگون پر اوسنے پیغمبر بہیجکر اونکو
ہدایت فرمائی اور اللہ کی راہ سمجہائی اور حق کو ظاہر کیا لیکن اکثر لوگ یعنے کفار اللہ کا شکر اس نعمت پر بجا
نہین لاتے اور توحید خالص اختیار نہین کرتے یا دلائل باہرہ وآیات تنزیلیہ وکونیہ سے مستدل نہین ہوتے
یا ان قوے ومشاعر کو اس کام مین جو سوا اسکے جسکے لیے یہ بنائی گئے ہین اور ادلہ توحید آفاقیہ

والنفسیہ وعقلیہ ونقلیہ مین استعمال نہین فرماتے قتادہ نے کہا مومن شکر کرتا ہے اللہ کا اُس نعمت پر جو اوسکو پاس ہے یا لوگون کے پاس ابو الدردا رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے رُبَّ شَاکِرٍ نِعْمَۃٍ غَیْرِ مُنْعَمٍ عَلَیْہِ لا یُدْرِی وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ پھر یوسف ع نے صریح دعوت انکی طرف اسلام سے فرمائی اور کہا

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

اے رفیقو بندیخانے کے بھلا کئی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست کچھ نہین پوجتے ہو سواے اُسکے گر نامین کہ رکھ لیے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین اتاری اللہ نے انکی کوئی سند حکومت نہین ہے کسیکی سوائے اللہ کے اوسنے فرمایا کہ نہ پوجو مگر اوسی کو یہی ہے راہ سیدہی پر بہت لوگ نہین جانتے **ف** یوسف ع نے دونو جوانون کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم نے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرو اور تمان پرستی چھوڑ دو بھلا بہت سے جدا جدا معبود بہتر ہین یا ایک معبود زبردست جسکی عزت وجلال وعظمت شان کے سامنے ہرشئے ذلیل وخوار ہے پھر یہ بیان فرمایا کہ جنکو تم پوجتے ہو اور اونکا نام تمنے معبود رکہا ہے یہ تمہارا جعل ہے اور اپنی طرف سے تمنے یہ نام مقرر کر لیے ہین خلفا عن سلف ان ناموں کی کوئی سند طرف سے اللہ کے نہین ہے اسنے کوئی حجت وبرہان اس بات پر نازل نہین کی حکم وتصرف ومشیت اللہ کے لیے ہے اوسنے اپنے سارے بندون کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ کسیکی عبادت نہ کرین مگر اللہ کی یہی دین توحید وخلاص عمل دین مستقیم ہے جسکا اللہ نے حکم دیا ہے اور اسپر حجت وبرہان اوتاری ہے اسی دین کو وہ دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے لکن اکثر لوگ اسکو نہین جانتے اسی سبب سے شرک وکفر کرتے ہین وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ فتح البیان مین کہا ہے ان دونو شخصونکو صاحب سجن کہا بسبب اونکے طول مقام کے سجن مین جیسے اصحاب الجنۃ واصحاب النار قتادہ نے کہا جب یوسف کو معلوم ہوا کہ ایک انمین کا مقتول ہوگا تو اونکو طرف توحید ونصیحت آخرت کی بلایا اور بطور استفہام انکار بغرض توبیخ وتقریع فرمایا کیا وہ معبود جو ذوات وصفات وعدد مین متفرق ہین بہتر ہین یا ایک معبود حق جو کہ اپنی ذات وصفات مین متفرد کوئی اوسکا شریک ہے ورنہ ند اور سب پر غالب وقاہر ہے وہ دونو شخص عابد اصنام تھے کہتے ہین اونکے سامنے بت رکھے تھے جنکو وہ پوجتے تھے لہذا یوسف نے اونکو یہ خطاب کہا کہ تم ذرہ بر سر پوجتے ہو مگر نامون کو جنکے لیے مسمیات

نہین ہین جو کو تمہارے اعتقاد مین وہ مسمیات ہون کیونکہ یہ معبودات جبکہ مستحق ان اسمار کے نہین ہین تو گویا
بلا مسمیات ہین بعض نے کہا یہ خطاب تمام اہل سجن کو تہا نہ خصوص صاحبین کو اور یہی اظہر ہے اسیطرح
ضمائر مابعد سے مقصود ساری قیدی اوس بندیخانے کے ہین نہ فقط یہ دو جوان اُن سے کے نام تمنے اور تمہارے
آبا رنے اپنی طرف سے رکہے ہین محض جہل و ضلالت کی راہ سے ان مین کوئی شان آلہیت کی نہین ہے
نرے نام مین کیونکہ جمادات محض ہین نہ سنتے ہین اور نہ دیکہتے ہین اور نہ نفع پہونچاتے ہین اور نہ ضرر دور کرتے
ان کا نام معبود تمنے رکہہ لیا ہے اللہ پاک نے اس نام کی کوئی سند نہین اوتاری اور نہ ادنکے پوجنے کا حکم
دیا ہے سلطان سے مراد حجت ہے صحت تسمیہ و عبادت پر حکم کسیکا نہین ہے مگر اللہ کا عز سلطانہ کیونکہ مستحق
بالذات عبادت کا وہی خالق کل ہے یہ اصنام ہی اسکے پیدا کیے ہوئے ہین جنکو تمنے معبود ٹہیرایا ہے بدون
کسی حجت و برہان کے سواس معبود برحق و خالق مطلق کا یہ حکم ہے کہ تم کسی چیز کی پرستش نکرو مگر اللہ کی قضیہ اقوم
بہی یہی ہے اور جان لو کہ یہی عبادت خالص الٓہی دین مستقیم و ثابت و عدل ہے ادلہ عقل و نقل اسی پر متعاضد
ہین لکن اکثر لوگ اسکو دین قویم و صراط مستقیم نہین جانتے بسبب جہل و بُعد کے حقائق سے اور نہ جانتے
ہین کہ اسکا انجام عذاب ہوگا و لہذا شرک کرتے ہین دلیل ہے اسبات پر کہ عقوبت لازم عبد ہے اگرچہ بیجانے
جبکہ اسکو طریقہ علم کا حاصل ہونا ممکن ہے یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّا اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ اے
رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہے تم دونون مین سو پلاویگا اپنے خاوند کو شراب اور دوسرا جو ہے سو
سولی چڑہے گا پہر کہا وینگے جانور اوسکے سر مین سے فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے تہے ف
فرمایا ایک مارا جائیگا اوسکو نہ کہا کہ تو ہی یہ خلق نیک سے ہے اللہ نے فرمایا کہ اوسکو اٹکلا کہ بچیگا معلوم
ہوا کہ تعبیر خواب یقین نہین اٹکل ہے مگر پیغمبر اٹکل کرے سو بیشک ہو انیتہے جسکو کہا تو اپنے
خاوند کو شراب پلائے گا یہ وہی شخص تہا جسنے خواب مین نچوڑتا انگور کا دیکہا تہا لکن معین نہ فرمایا کہ اسکو
حزن نہ ہو بلکہ مبہم رکہا اور جسکو کہا کہ تو سولی چڑہایا جائیگا یہ دوسرا شخص ہے جسنے خواب مین یہ دیکہا تہا او سکے سر پر
روٹی ہے چڑیان کہاتی ہین پہر اون کو جتلا دیا کہ یہ بات ہو چکی اور لامحالہ واقع ہوگی اسلیے کہ خواب پرندہ کے
پاؤن پر ہوتی ہے جب تک کہ اوسکی تعبیر نہین کی گئی ہے جب تعبیر ہوگئی اب واقع ہو جائیگی عبد اللہ کہتے ہین
اونہون نے قول یوسف علیہ السلام سے سنکر کہا ہم نے خواب مین کچہہ بہی نہین دیکہا فرمایا اب کیا ہوتا ہے قضی الامر

مجاہد وابن زید وغیرہما نے بہی اسیطرح کہا ہے حاصل یہ ٹہیرا کہ جسکو تحلم باطل ہوا اور اسکی تفسیر کردی گئی کہ وہ
تاویل اسکو لازم حال ہوجاتی ہے واللہ اعلم حدیث معاویہ بن حیدہ مین مرفوعًا آیا ہے الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ
فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ انس کا لفظ مرفوعًا یہ ہے الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى فتح البیان
مین لکہا ہے یوسف نے ساقی سے کہا تو بعد تین دن کے رہا ہو جاویگا اور بادشاہ تجہکو بلاکر حبس سے چہوڑ دیگا اور
خباز سے کہا کہ تو بعد تین دن کے جہوٹ کر مارا جاویگا اور پرندے تیرے سر کو کہاوینگے یہ خواب جو تم نے دیکہا
ہے ختم ہوچکا ابن مسعود کہتے ہین صاحبین نے کوئی چیز نہین دیکہی تہی بلکہ خواب بنایا تہا تاکہ یوسف کے
علم کا تجربہ کرین جب اونہون نے تعبیر کہدی تو کہنے لگے ہم تم سے لعب کرتے تہے ہم نے کوئی شے نہین دیکہی ہے اوسپر
یوسف ع نے فرمایا قُضِيَ الْأَمْرُ الخ ایک قوم نے کہا اونہون نے سچ مچ خواب دیکہا تہا ابو مجلز نے کہا ان دونو مین
سے ایک کاذب تہا اور یہ تعبیر وحی سے ہوئی بدلیل لفظ قضی الامر اور بعض نے کہا اجتہاد سے وَقَالَ

لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ

بِضْعَ سِنِينَ ۝ کہدیا اسکو جسکو اٹکلا بچیگا ان دونو مین میرا ذکر کریو اپنے خاوند پاس سو بہلادیا اوسکو شیطان
نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے پہر رہگیا قید مین کئی برس ف حضرت یوسف نے اسبات کی سعی کی کہ میرا ذکر کریو
بادشاہ پاس وہ بہولگیا تا پیغمبر کا دل اسبات پر نہ ٹہیرے کئی برس ہی قید مین اکثر لوگ کہتے ہین سات برس
رہے انہی یوسف علیہ السلام نے یہ بات دوسرے سے چہپا رکہی تہی تاکہ وہ نہ جانے کہ مصلوب ہوگا رب سے مراد
بادشاہ ہے وہ اونکا ذکر کرنا بہول گیا یہ شیطان کا ایک مکر تہا تاکہ نبی اللہ سجن سے باہر نہ نکلین صواب یہی
ہے کہ ضمیر انساہ عائد طرف ناجی کے ہے کما قالہ مجاہد محمد بن اسحاق وغیرہ بہی اسکی قائل ہین بعض نے کہا عود ضمیر
کا طرف یوسف علیہ السلام کے ہے ابن عباس و مجاہد و عکرمہ سے اسیطرح مروی ہے ابن عباس رفعًا کہتے ہین لو لم
يقل يعني يوسف الكلمة التي قال ما لبث في السجن طول ما لبث حيث يبتغي الفرج من عند
غير الله اسکو ابن جریر نے مسند کیا ہے لیکن یہ حدیث سخت ضعیف ہے اسکی سند مین سفیان بن وکیع ضعیف ہے اس سے
زیادہ ابراہیم بن زید جوزی ضعیف ہے یہ روایت حسن و قتادہ سے مرسلًا بہی آئی ہے لیکن اسجگہہ یہ مرسلات
مقبول نہین بلکہ کسی دوسری جگہہ مین مرسل مقبول ہوتا ہے واللہ اعلم مجاہد و قتادہ نے کہا بضع مابین سہ و نہ
ہے وہب بن منبہ نے کہا ایوب بلا مین اور یوسف سجن مین اور بخت نصر عذاب مین سات سات برس رہے
ابن عباس نے کہا یوسف بارہ برس قید رہے ضحاک نے کہا چودہ برس فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ یوسف

ع ۷
۱۵

علیہ السلام نے ساقی سے کہا تھا کہ تو اپنے بادشاہ کو میری یاد دلانا کہ قید خانے میں ایک غلام مظلوم پانچ برس سے محبوس ہی اور ذکر تعبیر خواب کا کرنا کہ وہ بہت اچھی تعبیر خواب کی دیتا ہے مفسرین نے کہا شیطان نے یوسف علیہ السلام کو ذکر رب کا بہلا دیا صدور اس قول کا یوسف علیہ السلام سے بوجہ غفلت و نسیان ہوا ضمیر انساہ کی عائد طرف یوسف کے ہے یہی قول ہے اکثر مفسرین کا اور اس صورت مین مراد ذکر رب سے ذکر اللہ پاک ہی کہ اونہون نے اُس ساقی ناجی سے یہ کہا کہ تو میری یاد اپنے آقا کو دلانا کیونکہ وہ نشانیان میری طرح کی دیکھہ چکا ہے یہ ایک غفلت تہی جو یوسف علیہ السلام کو عارض ہوئی اسلیے کہ استعانت بمخلوق دفع ضرر مین اگرچہ جائز ہے لیکن چونکہ مقام یوسف علیہ السلام کا اعلے مقامات اور انکا رتبہ اعلے رتب اور انکا منصب نبوت ورسالت کا منصب تہا اسلیے اس قدر غفلت پر بہی مواخذ ہوئے فَإِنَّ حَسَنَاتِ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ اور ایک جماعت مفسرین اسطرف گئی ہے کہ شیطان نے اُس ساقی کو ذکر کرنا یوسف علیہ السلام کا نزدیک بادشاہ کے بہلا دیا اور اسکو راجح کہا ہے اسلیے کہ شیطان کو انبیا پر کچھہ تسلط نہین ہوتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ نسیان یوسف علیہ السلام سے واقع ہوا و نسبت اس نسیان کی طرف شیطان کے بطور مجاز ہے اور انبیا علیہم السلام نسیان سے معصوم نہین ہین مگر اُسی امر مین جسکی وہ خبر طرف سے اللہ کے دیتے ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي علاوہ اسکے نسیان کوئی گناہ نہین ہے شیطان نے اگر یوسف کو ذکر رب کا فراموش کر دیا تو وہ کچھہ اس نسیان پر مستحق عقوبت کی نہین ہین کہ چند سال سجن مین رہے بلکہ یہ عقوبت بسبب استعانت بغیر اللہ کے ہوئی تہی رجوع ضمیر کا طرف یوسف کی فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ سے یہی نکلتا ہے اور کریمہ وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ خواہان عود ضمیر بطرف ساقی ہے بالجملہ یوسف علیہ السلام چند سال بسبب اس قول کے یا انسار کے قید خانے میں رہے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ اگر یوسف یہ بات نہ کہتے تو اتنی مدت سجن مین نہ رہتے انہون نے پاس سے غیر اللہ کے کشادگی چاہی رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ جَرِيرٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَعَنْ عِكْرِمَةَ نَحْوَهُ مَرْفُوعًا مدت سجن مین اختلاف ہے سات برس سے چودہ برس تک انس کہتے اللہ نے یوسف کو وحی کی تجھکو قتل سے کسنے بچایا جبکہ تیرے بہائیون نے تیرا قتل کرنا چاہا تہا کہا اے رب تو نے کہا کسنے تجھکو کنوے سے نکالا جبکہ اونہون نے چاہ مین ڈالدیا تہا کہا تو نے ای رب کہا جب عورت نے تیرا قصد کیا تو کسنے تجھکو اوسکے ہاتہ سے چہڑایا کہا اے رب تو نے فرمایا پہر تو کسطرح مجھکو بہول گیا اور آدمی

اور آدمی کو یاد کیا کہا کہ بہر حال میں یہ بات میری زبان سے نکل گئی فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت کی کہ میں
چند سال تجھکو قید خانے میں رکھونگا چنانچہ سات برس وہ سجن میں رہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ وعبد
اللہ بن احمد وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ پس بضع مدت عقوبت شہری نہ مدت حبس

وقال الملک انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر واخر یابسات ط
یایھا الملا افتونی فی رءیای ان کنتم للرءیا تعبرون ۝ قالوا اضغاث احلام وما نحن
بتاویل الاحلام بعلمین ۝ وقال الذی نجا منھما وادکر بعد امۃ انا انبئکم بتاویلہ
فارسلون ۝ یوسف ایھا الصدیق افتنا فی سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع
سنبلات خضر واخر یابسات لعلی ارجع الی الناس لعلھم یعلمون ۝ قال تزرعون سبع
سنین دابا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون ۝ ثم یاتی من بعد
ذلک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون ۝ ثم یاتی من بعد
ذلک عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون ۝ کہا بادشاہ نے میں خواب دیکھتا ہوں سات گائیں
موٹی اونکو کہاتی ہیں سات دبلی اور سات بالیں ہرے اور دوسرے سوکھی اے دربار والو تعبیر کہو مجھسے میری
خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے بولے یہ اوڑتی خواب ہیں اور ہمکو تعبیر خوابوں کی معلوم نہیں اور بولا وہ
جو بچا تہا اون دو میں اور یاد کیا مدت کے بعد میں بتاؤں تمکو اسکی تعبیر سو تم مجھکو بہیجو جاکر کہا اے یوسف
سچے حکم دے ہمکو اس خواب میں سات گائیں موٹی اونکو کہا دیں سات دبلی اور سات بالیں ہرے اور دوسرے
سوکہی کہ میں پہچاؤں لوگوں کے پاس شاید اونکو معلوم ہو یعنی تیری قدر معلوم ہو کہا تم کہیتی کروگے سات
برس لگ کر سو جو کاٹو تو اوسکو چہوڑ دو اوسکے بال میں مگر تہوڑا جو کہاتے ہو پہر آوینگے اس پیچہے سات برس
سختی کے کہا جاوینگے جو رکہا تمنے اونکے واسطے مگر تہوڑا جو روک رکہوگے پہر آوے گا اس پیچہے ایک برس
اوسمیں مینہہ پاوینگے لوگ اور اوسمیں رس نچوڑینگے ف رس نچوڑنا واسطے شراب سازی کے فرمایا اور سات
برس کا ذخیرہ بال میں رکہوایا تا زمین میں گل نہ جاوے سات برس قحط ہوگا جب تک پورا پڑے تہے
اس خواب کو جو خدیو مصر نے دیکھا تہا اللہ تعالی نے اسکو ایک سبب خروج یوسف کا زندان سے باعزاز
واکرام ٹہیرایا بادشاہ نے اس خواب کو دیکھا اور ڈر گیا اور تعجب کیا کہ میں نے یہ کیا ہوگا اسکی تعبیر کیا ہی کاہنوں
کو اور اپنے بڑے بڑے امیروں کو جمع کر کے یہ خواب بیان کیا اور کہا اسکی تعبیر بتاؤ اونکو کچہہ تعبیر اسکی معلوم

نہوئی اور یہ عذر کیا کہ یہ خواب پریشان ہی جو تمکو نظر آئی اور ہمکو تاویل رویا کی معلوم نہین ہے یعنی اگر سچا
خواب بہی اغلاط سے صحیح و صاف ہوتا تب بہی ہم اوسکی تعبیر کے عارف نتہے او سوقت اوس شخص کو جسنے
نجات پائی تہی اور شیطان نے اوسکو بہلا دیا تہا کہ وہ ذکر یوسف ع کا اپنے آقا سے کرے اوسدم بعد ایک
مدت کے اوسکو یہ بات یاد آئی بعض نے کہا بعد امۃ یعنے بعد نسیان تب اوسنے بادشاہ سے اور دربار والون
سے کہا تم مجکو بہیجدو مین اسکی تاویل کی خبر دونگا اونہون نے کہا اچہا تو جا اوسنے کہا ای یوسف صدیق تم اس
خواب بادشاہ کی مجہے خبر دو یوسف نے کچہہ سرزنش اس نسیان پر نہین کی اور تاک مین اپنے نکلنے کے
سجن سے ہوئی اور تعبیر بتادی کہ سات برس تک لگاتار ارزانی و بارش رہیگی بقر کی تفسیر سنین کے ساتہ
کی کیونکہ بیلون سے زمین کاشت کیجاتی ہے پہر اوس سے زرع و ثمرات پیدا ہوتے ہین وہی سبز بالین
ہوتی ہین پہر بتایا کہ جو پیداوار ان سالون مین ہو تم اوسکو سنبل مین چہوڑ دو مگر قدر قلیل واسطے کہانیکے لیلو
اسراف نکرو تا کہ بقیہ غلات سالہاے قحط مین تمہارے کام آوین پہر یہ بشارت دی کہ بعد اس قحط عام تو الی
کے ایک سال ایسا آویگا کہ اوسمین خوب پانی برسے گا اور بلاد کو نہلاویگا لوگ اپنی عادت کے موافق تیل و
شکر و نحو ہا نچوڑین گے بعض نے کہا اسمین دودہ کا دوہنا بہی داخل ہے والہذا ابن عباس نے کہا
یعصرون بمعنے یحلبون ہے فتح البیان مین کہا ہے جب وقت رہائی یوسف علیہ السلام کا قریب آیا ریان
بن ولید بادشاہ مصر نے جسکا وزیر عزیز تہا خواب دیکہا اور اپنے ساحرون اور کاہنون سے اسکی تعبیر
پوچہی سب نے لبنی لا علمی بیان کی اور ہر منام کو اضغاث احلام ٹہیرایا حلم خواب دروغ کو کہتے ہین اور ضغث
ہر مختلط کو خلاط البقل و حشیش سے اسکا استعارہ واسطے رویاے کاذب کے کیا جیسے حدیث نفس و وسوسہ شیطان بالجملہ
اونہون نے یہ نہین کہا کہ اس خواب کی کچہہ تعبیر نہین ہے بلکہ اپنے علم کی نفی کی تا کہ یہ خیال بادشاہ کے
سینے سے نکل جاے اور سطرف اوسکا دل مشغول نرہے اوسوقت ساقی کو یوسف ع کی بات یاد آئی اوسنے کہا
مین اسکی تعبیر لاؤنگا مجہکو پاس یوسف کے بہیجدو پہر سجن مین آکر یوسف سے تعبیر دریافت کی اونکو صدیق
اسلیے کہا کہ کبہی اونکا جہوٹ کسی بات مین نہ دیکہا تہا صدیق سے کہتے ہین کثیر الصدق کو جو کبہی جہوٹی
بات نکہے یا اسلیے کہ وہ تعبیر خواب مین جو اوسنے سجن مین دیکہی تہی سچے نکلے تہے آنا قاصد کا
سجن مین چار بار ہوا تہا یہ آنا اول بار کا ہے اس بار ساقی نے مثل سابق کے نبئنا تاویلہ نہ کہا بلکہ
افتنا کہا یا اسلیے کہ وہ خواب اسکا تہا اور یہ خواب دوسرے کا تہا یعنے بادشاہ کا یوسف نے تعبیر

اوسکی کہدی اور یہ بات خارج تعبیر بطور نصیحت کے فرمائی کہ جو کہیتی تم کاٹو ہر سال مین سالہاے ارزانی سے
اسکو بال مین واسطے چارہ جانورون کے بدستور چہوڑ دو غلہ کو بال سے جدا نکرو کہ کہین گہن نہ لگ جاے غلات مصر
و نواحی مصر کا یہی حال تہا کہ غلہ مین گہن لگ جاتا تہا لکن تہوڑا سا بقدر ضرورت اوسمین سے اگر جدا کر لوگے
تو کچہ مضائقہ نہین ہے اسلیے کہ باقیماندہ سالہاے آیندہ قحط مین کام آوے گا مگر تہوڑا سا جو بیج بہاو کے واسطے
تم روک رکہتے ہو کیونکہ استیفار تخم مین تحصین قوات ہوتی ہے حدیث عکرمہ مین فرمایا ہے لقد عجبت من
یوسف وکرمہ وصبرہ واللہ یغفر لہ حین سئل عن البقرات العجاف والسمان ولو کنت مکانہ
ما اخبرتہم حتی اشترط علیہم ان یخرجونی ولقد عجبت من یوسف وصبرہ و
کرمہ واللہ یغفر لہ حین اتاہ الرسول ولو کنت مکانہ لبادرتہم الباب ولکنہ
اراد ان یکون لہ العذر رواہ عبد الرزاق وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم پہر یوسف
نے یہ نوید سنائی کہ بعد اس قحط کے ایک ایسا سال آئیگا کہ اوسمین لوگون کو خوب سا باران ملیگا اور لوگ انگور و
سمسم و زیتون نچوڑینگے یا دودہ دوہینگے یا اس تکلیف قحط سے نجات پائینگے عصر بمعنے منجاۃ ہے یا بمعنے
ملتجا یہ خبر بے سوال کردی مراد اس سے کثرت خیر و کثرت خصب و زرع و ثمار ہے وقال الملک ائتونی بہ

فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیہن ان
ربی بکیدہن علیم ۝ قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ
ما علمنا علیہ من سوء قالت امرات العزیز الئن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ
وانہ لمن الصدقین ۝ ذلک لیعلم انی لم اخنہ بالغیب وان اللہ لا یہدی کید الخائنین

وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی

ان ربی غفور رحیم ۝ کہا بادشاہ نے لی آو اسکو میرے پاس پہر جب پہنچا اوس پاس بہیجا آدمی
کہا پہر جا اپنے خاوند پاس اور پوچہہ اوس سے کیا حقیقت ہے اون عورتون کی جنہون نے کاٹے ہاتہ اپنے
میرا رب تو اونکا فریب سب جانتا ہے کہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت ہے تمہاری جب تمنے پہسلایا
یوسف کو اوسکے جی سے بولیان حاشا للہ ہمکو معلوم نہین اوسپر کچہ برائی بولی عورت عزیز کی اب کہل
گئی سچی بات مینے پہسلایا تہا اوسکو اوسکے جی سے اور وہ سچا ہے یوسف نے کہا اتنا اسواسطے کہ وہ شخص
معلوم کرے کہ مینے چوری نہین کی اوسکی عزیز کی چہپکر اور یہ کہ اللہ نہین چلاتا فریب دغابازونکا اور مین پاک نہین

کہتا اپنے جی کو جی تو سکہاتا ہے برائی مگر جو رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب ہے بخشنے والا مہربان **ف** وہی قصہ یاد دلایا کہ وہ عورتین شاہد ہین بادشاہ پوچہے تو وہ کہولدین کہ تقصیر کس کی ہے حضرت یوسف نے سب کا فریب فرمایا اسواسطے کہ ایک کا فریب تہا اور سب اوسکی مددگار تہین اور فریب والی کا نام نہ لیا حق پرورش سے اور بادشاہ نے پوچہا تم نے پہسلایا تہا اسواسطے کہ وہ جانین کہ بادشاہ خبر رکہتا ہے یہ جہوٹ نہ بولین انتہے اللہ نے خبر دی حال سے بادشاہ کے کہ جب پاس اوسکے خواب کی تعبیر لیکر آئی تو اوسکو وہ تعبیر پسند آئی اور عارف فضل و علم وحسن اطلاع یوسف ہوا اور جان لیا کہ یہ ساتہہ رعایائے بلاد کے حسن اخلاق ہین تب کہا اونکو سچن سے نکالکر میرے پاس لے آؤ اور حاضر کرو جب قاصد آیا تو یوسف نے نکلنے سے امتناع کیا یہانتک کے بادشاہ اپنی رعیت سے برات انکی اور نزاہت انکی آبرو کی تحقیق کرے جسکی نسبت وتہمت زن عزیز نے اونپر لگائی تہی اور یہ قید کسی امر کے اقتضائے سے نہین ہے بلکہ ظلم و زیادتی کی راہ سے ہوئی ہے سنت مطہرہ مین بہات بمدح یوسف آئی ہے اور انکے فضل و شرف و علو قدر و صبر پر آگاہ فرمایا ہے صلوات اللہ وسلامہ علیہ مسند و صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعا کہا ہے نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى الآيَةَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے لَوْ كُنْتُ اَنَا لَاَسْرَعْتُ الْاِجَابَةَ وَمَا ابْتَغَيْتُ الْعُذْرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور حدیث عکرمہ مرسلاً اوپر گذر چکی ہے پہر یوسف نے حوالہ تحقیقات کا اون عورتون پر کیا اور امراۃ عزیز تہی اسوقت سب نسوان نے گواہی انکی صفائی کی دی اور زن عزیز نے بہی اقرار اپنے خطا کا کیا ابن عباس و مجاہد و غیر واحد نے کہا ہے کہ اب حق ظاہر ہو گیا اور سچی بات کہل پڑی یوسف سچے ہین اور مین ہی قصوروار تہی پہر کہا کہ یہ اقرار مینے اسلیے کیا کہ میرا خاوند یہ بات جان لے کہ مینے اوسکی پیٹہہ پیچہے کوئی خیانت انکی نفس الامر مین نہین کی ہے اور نہ کوئی محذور اکبر مجہسے واقع ہوا ہے بلکہ مینے اس جوان کو خود پہسلانا چاہا تہا ولکن وہ نہ پہنسا فلہذا مینے اقرار کیا تاکہ وہ جان لے کہ مین بری ہون اللہ تعالے فریب دغا بازون کا چلنے نہین دیتا پہر زلیخا نے کہا مین اپنے نفس کی برات نہین کرتی نفس تو تحدث و تمنی کرتا ہے دیکہنا سے مینے یوسف کو اپنے دام مین لانا چاہا اسلیے کہ نفس حکم کرتا ہے برائی کا مگر جس جی پر اللہ رحم کرے بیشک میرا رب غفور رحیم ہے یہی قول اشہر و لائق تر ہے اور مناسب تر ساتہہ سیاق قصہ کے اور چسپندہ تر ہے معانی کلام سے اسکو ماوردی نے اپنی تفسیر مین ذکر کیا ہے اور امام ابو العباس بن تیمیہ رح نے ایک تفسیر علیحدہ مین

انتداب واسطے نصرت اس قول کے کیا ہے اور بعض نے کہا کہ یہ قول یوسف علیہ السلام کا ہے کہ اونہون
نے کہا عزیز جان سے کہ مینے پیٹھ پیچھے اوسکے اُسکی زوجہ مین کوئی خیانت نہین کی ہے ابن جریر و ابن ابی
حاتم نے سوا اس قول کے اور کوئی قول حکایت نہین کیا ابن عباس کہتے ہین جب یوسف عم نے کہا کہ مینے
غائبانہ کوئی خیانت نہین کی تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کیا اُس دن بہی نہین کی کہ جب عورت کیطرف ارادہ
کیا اور تو نے عورت کا تب کہا ما ابرئ نفسی الخ یہی قول مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ و ابن ابی الہذیل
و ضحاک و حسن و قتادہ و سدی کا بہی ہے لیکن قول اول قوی سے ظاہر ہے کیونکہ سیاق کلام کا تمام دکمال طرف
سے زن عزیز کے ہے سامنے بادشاہ کے اور یوسف علیہ السلام اُس جگہہ موجود نہ تہے بلکہ بادشاہ نے اونکو بعد اس
گفتگو کے بلایا تہا فتح البیان مین کہا ہے جب سوال تعبیر خواب کا لیکر آیا بادشاہ نے کہا یوسف کو حاضر
کرو مین اونکو دیکھون اور اونکے حال کا شناسا ہون جب قاصد بلانے کو آیا تو اونہون نے انکار کیا یہ آنا
قاصد کا بعد ہی مین نزدیک اُنکے دوبارہ تہا یوسف عم نے قید خانے سے نکلنے مین توقف کیا تا کہ
اونکی برأت ساحت نزاہت جانب ظاہر ہو جائے اور سب لوگ جان لین کہ اونپر طرف سے زن عزیز کی
ظلم واضح ہوا ہے ابن عباس نے کہا یوسف نے ارادہ عذر کا کیا قبل خروج کے سجن سے اللہ نے اونکو وہ حلم
و صبر و انارت بخشا تہا جسکے تصور سے ذہن تنگی کرتا ہے اس آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ کوشش
کرنا نفی تہمت مین واجب ہے جسطرح کہ اتقاء وقوف سے موقف تہم مین واجب ہوتا ہے اتقوا من
مواضع التہم یوسف نے ما بال النسوۃ کہا اور زن عزیز کا ذکر نہ کیا واسطے رعایت ذمہ ملک کے یا ڈر سے قید
و عظم شر زن مذکور کے اور ذکر قطع ایدی کا فرمایا مراودت کا ذکر نہین کیا اس امر نا مناسب کی نسبت سے
تنزیہ فرمائی اور پیشتر جو ذکر مراودت کا کیا وہ جب کیا تہا کہ زلیخا نے تہمت مراودت کی اونپر لگائی تہی تب
بہ مجبوری کہنا پڑا کہ یہ بات اسکی طرف سے تہی نہ میری طرف سے اسجگہہ اشارہ اجمالیہ پر کفایت کی اور کہا کہ میرا رب
اُنکے مکر و فریب سے آگاہ ہے اسمین تعظیم ہے اونکے قید کی اور وعید ہے کید پر بادشاہ نے اون عورتون سے
حال یوسف کا دریافت کیا وہ سب چالیس عورتین تہین اُن سب نے برأت یوسف کی کردی زلیخا نے
کہا کہ یہ سارے مناظرات و تفحصات میرے ہی سبب سے ہین تب پردہ دری کر کے صاف صراحۃً کہدیا
کہ ٹہیک بات یہی ہے کہ قصور میرا ہی تہا نہ یوسف کا یہ بات اُس نے اس بنیاد پر کی کہ یوسف نے ما بال النسوۃ
کہا اور خاص کر زلیخا کا نہ کیا حالانکہ سارے فتنے طرف سے اوسی کے تہے تب اپنے گناہ کا اعتراف کیا

اور کہا کہ یوسف اپنی تنزیہ نفس مین سچے ہین رسول نے یوسف کو خبر دی کہ اون عورتون نے یہ جواب
سوال ملک کا دیا یہ آنا قاصد کا نزدیک یوسف کے تیسری بار تہا یوسف نے کہا ذلک لیعلم الخ اکثر
مفسرین کہتے ہین کہ یہ کلام یوسف کا ہے فراء نے کہا وصل کلام انسان کا کلام انسان دیگر سے کچہہ دور
نہین ہے جب کہ قرینہ صرف کا طرف ہر ایک کے دلالت کرتا ہو یہ بات یوسف نے بعض مین کہی تہی یا سامنے
ملک کے لیکن وال وے ہیر اور تہوڑے سے مفسر اسطرف گئی ہین کہ یہ کلام زن عزیز کا ہے ابن کثیر نے اسی کو
راجح کہا ہے جسطرح اوپر گذر چکا یعنی زلیخا کہتی ہین کہ مینے جو بات بابت تنزیہ یوسف و مراودت نفس اپنے
کے کہی ہے وہ اس لیئے کہی ہے کہ یوسف کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ مینے یوسف کی خیانت نہین کی اور
پس پشت اونکے جو بات نہ تہی وہ طرف اونکے منسوب نہین کی اللہ خائنون کے قید کو چلنے نہین دیتا
ہے اگر یہ قول یوسف کا ہے تو اس مین تعریض ہے طرف زن عزیز کے کہ یہ کید
و خیانت زوج اس سے ہوئی ہے اور خود عزیز کی طرف بہی تعریض ہے کہ اوسنے با وجود علم برارت و نزاہت
کے مجہکو محبوس کہا شاید مراد یہ ہوگی کہ اگر مین خائن ہوتا تو اللہ تعالے مجہکو اس ورطہ سے رہائی نہ دیتا اور
جبکہ اوسنے مجہے خلاصی دی تو میری امانت اس مراودت سے ظاہر ہوگئی پہر بطور تواضع و خاکساری کے
فرمایا کہ مین اپنے جی کو پاک نہین کہتا حالانکہ سب لوگ اور خود وہ جانتے تہے کہ وہ اس تہمت سے پاک صاف
ہین اور عورت داعی الی الباطل بہی اونکی صفائی کر چکی تہی لیکن بطریق ہضم نفس و عدم تزکیہ نفس کے یہ
بات فرمائی اور اگر یہ قول زن عزیز کا ہے تو واقع علے الحقیقۃ اور مطابق واقع ہے کیونکہ اوسنے اقرار اپنی
مراودت کا اور اعتراف اپنے افترا کا یوسف پر کر لیا تہا اور بعض نے کہا کہ یہ قول عزیز کا ہے لیکن یہ نہایت بعید ہے
اسکے معنی یہ کہے ہین کہ مین اپنے نفس کو بدگمانی سے ساتہہ یوسف کے پاک نہین بتاتا ہون مینے بعد علم
برارت کے مساعدت حبس کی نفس شریر کی سکہانیوالا ہوتا ہے طرف شہوات کے مائل کرتا ہے اسکی
تاثیر بالطبع ہے اور اسکا مقہور رکہنا اور ہوائے نفس سے روکنا سخت مشکل ہے ہان جسپر اللہ رحم کرے
وہ محفوظ رہ سکتا ہے کیونکہ اللہ کی شان مغفرت و رحمت ہے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ
اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِي
عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝ کہا بادشاہ نے لاؤ اوسکو میرے پاس
مین خالص کر رکہون اوسکو اپنے کام مین پہر جب بات چیت کی اوس سے کہا بیشک تو نے آج ہمارے پاس جگہہ پائی

معتبر ہو کر یوسف نے کہا مجھکو مقرر کر ملک کے خزانونپر مین خوب نگہبان ہون خبردار ف اب سے عزیز کا
کا علاقہ موقوف کیا اپنی صحبت مین کہا انہون نے آپ یہ خدمت طلب کی تا صحبت اہل دنیا سے دور
رہین اور خواب کی تعبیر اور کسی سے بن نہ آتی انتہے اللہ نے خبر دی کہ جب برارت یوسف کی نزدیک بادشاہ
کے متحقق ہوگئی اور وہ پاک آبرو ٹہیرے اس تہمت سے جو اونپر لگائی گئی تہی تو بادشاہ نے اونکو بلا کر اپنا محرم
و مشیر ٹہیرانا چاہا جب یوسف سے بات چیت ہوئی اور اونکے فضل و براعت و علم و خلق و خلق و کمال پر شناخت
پائی تو اونسے یہ بات کہی کہ تو آج کے دن ہمارے پاس صاحب عزت و مکانت و امانت ہے اوسپر یوسف علیہ
السلام نے فرمایا کہ تم مجھے خزائن زمین کا خزانچی مقرر کر دو مین نگہبان دانشمند ہون اپنے نفس شریف کی مدح
فرمائی سو آدمی کو جائز ہے کہ جب اوسکا حال و کام دوسرے کو معلوم نہ ہو تو اپنا وصف بیان کر دے حفیظ سے
مراد اسجگہہ خازن امین ہے اور علیم سے صاحب علم و بصیرت با مور ولایت شیبہ بن نعامہ نے کہا حفیظ ودیعت
علیم بسالہاے قحط ہون سوال عمل کا کیا اسلیے کہ اپنی قدرت اس عمل پر جانتے تہے اور اس کام مین لوگون
کے بہت سے مصالح تہے مقرر ہونا اپنا زمین کے خزانونپر چاہا مراد اس سے وہ اہرام مین جنمین غلات دہم
سالہاے آیندہ کے جمع کیا جاتا تہا جسکی خبر پہلے سے دیچکے تہے تاکہ اون غلات کو لوگونپر بوجہ احوط
و اسلم و ارشد صرف کرین بادشاہ نے یہ سوال و نکار رہ رغبت و تکرمت قبول کیا فتح البیان مین کہا ہے مراد
ملک سے اسجگہہ ریان بن ولید ہے نہ عزیز مطلب یہ ٹہیرا کہ مین انکو خالص اپنا مصاحب کرونگا نہ کسی اور کا کیونکہ
قبل اسکے خالص عزیز تہے استخلاص کہتے ہین طلب خلوص شی کو شوائب شرکت سے یہ بات بادشاہ نے اسلیے
کہی کہ یوسف انفس نفائس تہے اور عادت ملوک کی یہ ہوتی ہے کہ اشیاء نفیسہ کو خالص اپنے لیے کرتے
ہین غیر کے پاس نہین چہوڑتے ابن عباس نے کہا قاصد نے آکر یوسف سے کہا تم یہ کپڑے قید خانے
کے اوتار ڈالو اور لباس تازہ پہنو اور بادشاہ کے پاس چلو اسدم اہل سجن نے یوسف کو دعا دی اور یوسف
نے اونکے لیے دعا کی وہ اسوقت تیس برس کے تہے جب پاس بادشاہ کے آئے اونکو ایک غلام نوخیز دیکہکر
کہا کہ اسنے تعبیر میرے خواب کی جان لی اور ان ساحرون کاہنون نے نہ جانی تب اونکو سب کے آگے
بٹہایا اور کہا تو کچہہ خوف نکر اور ایک طوق سونے کا اور لباس حریر پہنایا اور ایک سواری آراستہ بازین
جسطرح کہ بادشاہون کی ہوتی ہے عطا کی اور شہر مین نوبت بجادی کہ یوسف خلیفہ بادشاہ ہے اور
یوسف سے کہا مین چاہتا ہون کہ تو ہر چیز مین میرا مخالط شریک رہے مگر میرے اہل مین ہان مین میرے

ساتھ کہانے سے عار کرتا ہون یوسف ؑ نے غصہ کیا اور فرمایا مین مستحق تر ہون اس عار کا اسلیے کہ مین بیٹا
ابراہیم خلیل اللہ کا ہون اور ابن اسحق ذبیح اللہ ہون اور پسر یعقوب نبی اللہ ہون یہ آنا قاصد کا نزدیک یوسف
علیہ السلام کے سجن مین چوتہی بار تہا بادشاہ نے کہا تو اب ہمارے پاس مکین امین ہے مراد مکانت سے جاہ
و منزلت ہے مکین ایک کلمہ جامع ہے جمیع فضائل و مناقب محتاج الیہا کو امر دین و دنیا مین الیوم سے مراد
وہی ساعت تکلم ہے نہ یہ کہ بعد ایک مدت کے تمکو یہ رتبہ ملیگا کہتے ہین جسوقت یوسف آئے تہے بادشاہ
نے اونکو اپنے تخت پر بٹھایا اور کہا مین تعبیر اپنے خواب کی تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہون یوسف
علیہ السلام نے اکمل بیان و اتم عبارت کے ساتھہ وہ تاویل ذکر کی تب بادشاہ نے کہا کہ تو ہمارے پاس صاحب
مکانت و امانت ہے اسوقت یوسف نے یہ درخواست کی کہ مجھکو خزائن زمین پر ماسور کر دو مراد زمین سے
مصر ہے یعنی جن مکانات مین اموال و اطعمہ رکھتے ہین وہ میری سپردگی مین دو خزائن جمع ہے خزینہ
کی خزینہ اسم مکان ہے جسمین کوئی شے رکہی جائے یوسف نے یہ طلب اسلیے کی کہ اس وسیلہ سے لوگون مین نشر
عدل کرین اور ظلم کو اوٹہا دین اور اسکو ایک وسیلہ دعوت اہل مصر کا طرف ایمان باللہ و ترک عبادت اوثان
کے ٹہیرائین اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ جس شخص کو اپنے نفس پر وثوق کسی امر کا اور سلطان سے ہو
اوسکو جائز ہے کہ منار حق کو بلند کرے اور باطل کو مٹائے اور اپنے لیے طالب اوس منصب کا ہو اور
اپنے نفس کا وصف بیان کرے تاکہ سننے والے کو رغبت اور نشاط حاصل ہو اور وہ مقالید امور اسکے
ہاتھہ مین سونپے لیکن احادیث مین طلب ولایت سے نہی آئی ہے اور طالب کے متولی بنانے سے
منع فرمایا ہے اور حارص کے عامل کرنے کو رد کا ہے سو یہ کچھہ معارض اس طلب یوسفی کے نہین ہے
اسلیے کہ طلب یوسف کی واسطے جستجوے وجہ اللہ کے تہی وہ پیغمبر عالی قدر تہے کچھہ واسطے ملک
دنیا کے طالب اس منصب کے نہین ہوئے تہے اس تقریر سے جمع بینہما ہو جاتی ہے حفیظ سے مراد
نگہبان ہے کہ اموال کو محفوظ رکہے اور غیر مخارج مین خرچ نہ کرے اور نہ غیر مصارف مین صرف
کرے علیم سے مراد یہ ہے کہ وجوہ جمع و تفریق و مداخل و مخارج و مصالح کو جانے یا حفیظ حساب
اور علیم لغت اہل بلاد ہے وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ
نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ
لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○ یون ہی قدرت دی ہمنے یوسف کو اوس زمین مین جگہہ پکڑی اسمین

جہان چاہے پہونچاتے ہین ہم اپنی مہر جسکو چاہین اور ضائع نہین کرتے ہم نیک بہلائی والون کا اور نیک
آخرت کا بہتر ہے اون کو جو یقین لائے اور رہے پرہیزگاری مین **ف** یہ جواب ہوا اونکے سوال کا کہ
اولاد ابراہیم ع اسطرح شام سے آئی مصر مین اور بیان ہوا کہ بہائیون نے حضرت یوسف کو گہر سے دور پہینکا
تا ذلیل ہو اللہ نے عزت دی اور ملک پر اختیار دیا ایسا ہی ہوا ہمارے حضرت ع کو لانتے ۔ زمین سے مراد اس
جگہہ زمین مصر ہے اور جگہہ پکڑنے سے تصرف کرنا حسب دلخواہ یہی قول ہے سدی و ابن زید کا ابن جریر
نے کہا مراد اتخاذ منزل ہے کہ جہان چاہین اچہا سا اچہا گہر بنائین بعد ضیق وحبس کے اللہ فرماتا ہے کہ ہمنے
صبر یوسف کو ایذاء برادران پر اور صبر کو حبس پر بسبب زن عزیز کے برباد نہین کیا یعنے دنیا مین بہی
آخرت سو وہان کا اجر و ثواب اور بہی اعظم و اکثر و اجل و اتم ہے بہ نسبت اس تصرف و نفوذ فی الدنیا کے جسطرح
حق سلیمان علیہ السلام مین فرمایا ہے هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاِنَّ لَهٗ
یہ ہی بخشش اب تو احسان کر یا رکہہ چہوڑ کچہ نہین حساب ۱۲
عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ غرضکہ ریان بن ولید بادشاہ مصر نے وزارت مصر کی سپرد یوسف صدیق
کردی بجائے اُس شخص کے جسنے اونکو خرید کیا تہا اور اُس عورت کا شوہر تہا جسنے اونکو پہسلایا تہا اور
تصرف ملک کا ہاتہہ مین یوسف کے دیدیا کہ جسطرح چاہو انتظام کرو اور بندوبست کہو قالہ مجاہد محمد بن اسحق
کہتے ہین کہ جب یوسف نے بادشاہ سے یہ درخواست کی کہ وہ اونکو خزائن ارض پر مقرر کردے تو اوسنے
کہا مینے منظور کیا اور عمل اطفیر یعنے عزیز مصر اونکے حوالہ فرمایا اور اطفیر کو اوسکے منصب سے معزول کردیا یہ
معنے ہین تمکین کے کہتے ہین کہ اطفیر اونہین راتون مین ہلاک ہوگیا اور ریان بن ولید بادشاہ مصر نے زن
عزیز کو ساتہہ یوسف ع کے بیاہ دیا اوسکا نام راعیل تہا جب وہ یوسف پر داخل ہوئی فرمایا کیا یہ حالت اس
حالت سے بہتر نہین ہے جو تو چاہتی تہی لوگ زعم کرتے ہین کہ اوسنے کہا اے صدیق تو مجہکو ملامت نکر
تو جانتا ہے کہ مین ایک عورت حسین جمیل ناز و نعمت پروردہ ملک و دنیا مین تہی اور میرا صاحب یعنے شوہر
عورتون کے پاس نہ جاتا تہا اور تو اس حسن و ہیئت مین تہا جو اللہ نے تجہکو بخشا ہے لوگ زعم کرتے ہین کہ یوسف
علیہ السلام نے اوسکو عذرا یعنے دوشیزہ پایا پہر اوس سے دو مرد پیدا ہوئے افرائیم بن یوسف اور
میشا بن یوسف اور افرائیم کے فرزند نون والد یوشع بن نون تہے اور رحمت زن ایوب علیہ السلام
فضیل بن عیاض کہتے ہین زن عزیز ظہر طریق پر کہڑی ہوئی یوسف علیہ السلام اوس طرف سے
گذرے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْعَبِيْدَ مُلُوْكًا بِطَاعَتِهٖ وَالْمُلُوْكَ عَبِيْدًا بِمَعْصِيَتِهٖ

فتح البیان مین کہا ہے ہمنے جگہہ دی یوسف کو زمین مصر مین کہتے ہین کہ یہ زمین چالیس فرسنخ تھی چالیس فرسنخ مین تمکین عبارت ہی کمال قدرت ونفوذ امر نہی سے جسمین کوی منازع نہو اور حاکم جو چاہے سو کرے سب اوسی کی راے پر چلین اوسپر کوئی اعتراض نہو تبوا سے مراد تصرف ہے زمین مین کہ جسطرح بادشاہ کا حکم اوسکے شہر مین چلتا ہے اوسی طرح یوسف کا حکم چلے جسطرح کوئی مرد اپنے گہر مین حکمران ہوتا ہے کہتے ہین بادشاہ نے اونکے سر پر تاج رکہا اور فرمان مختوم جاری کرکے بجاے عزیز مقرر کر دیا اور اوسکو معزول کیا وہ بعد عزل کے مرگیا اوسکی عورت اونکو بیاہ دی اوس سے دو لڑکے پیدا ہوئے مصر مین عدل قائم ہوا سب کی گردنین سامنے اونکے جہک گئین قَالَ السَّیُوطِی ابن زید نے کہا جب یوسف نے زن عزیز سے بیاہ کیا اوسکو بکر پایا شوہر سابق اوسکا عنین تہا اس آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ تولی اعمال کی طرف سے سلطان جائر یا کافر کے جائز ہے لیکن اوس شخص کو جسکو اپنی جان پر وثوق قیام بالحق کا ہو مجاہد کہتے ہین یوسف علیہ السلام ہمیشہ دعوت بادشاہ کی طرف اسلام کے تلطف کرتے یہانتک کہ وہ مسلمان ہوگیا اور بہت سے لوگ اسلام سے آئے اللہ نے فرمایا ہم پہونچاتے ہین اپنی رحمت جسکو چاہین بندون مین سے دنیا مین اوسپر انعام و احسان کرتے ہین اور آخرت مین نار سے بچا کر جنت مین لیجاتے ہین اور اچھے کام کرنے والون کا اجر برباد نہین کرتے آخرت کا اجر واسطے اہل ایمان و تقوے کے بہتر ہے اسمین تنبیہ ہے اس بات پر کہ احسان معتد بہ عبارت ہے ایمان و تقوے سے

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

آئے بہائی یوسف کے پہر داخل ہوئے اوسکے پاس تو اوسنے پہچانا اونکو اور وہ نہین پہچانتے اور جب تیار کر دیا اونکو اونکا اسباب کہا لاؤ میرے پاس ایک بہائی جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے تم نہین دیکہتے کہ مین پوری دیتا ہون بہرتی اور خوب طرح اوتارتا ہون پہر اگر نہ لائے تم اوسکو میرے پاس تو بہرتی نہین تمکو میرے نزدیک اور نہ میرے پاس آؤ بولے ہم خواہش کرینگے اوسکی باپ سے اور البتہ ہمکو یہ کام کرنا ہے اور کہدیا اپنے خدمتگارونکو رکہدو انکی پونجی ان کے بوجہون مین شاید اوسکو پہچانین جب پہر کر جاوین اپنے گہر شاید وہ پہر آوین۔

ف جب حضرت یوسف ؑ ملک مصر پر مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس خوب آبادی کی اور
ملک کا اناج بہرتے گئے پہر سات برس کے قحط مین ایک بہاؤ سیانہ باندہکر بکوایا اپنی ملک والون
کو اور پردیسیون کو برابر ہر پردیسی کو ایک اونٹ سی زیادہ نہ دیتے اسمین خلق بچے قحط سے اور خزانہ بادشاہ
کا بہر گیا ہر طرف خبر تہی کہ مصر مین اناج سستا ہے اونکے بہائی آئے خرید کو سب سے چہوٹا بہائی
حضرت یوسف ع کا بہائی تہا اوسکو بلوایا جو قیمت لائے تہے اوسکو اناج کے بوجہون مین چہپاکر
ڈالدی احسان کرکے انتہی سدی و محمد بن اسحاق وغیرہ مفسرین نے کہا ہے کہ سبب آنے برادران یوسف ؑ
کا بلاد مصر مین یہ تہا کہ جب یوسف علیہ السلام وزیر سلطنت ہوئی اور سات برس ارزانی کے گذر گئے
اور سات برس کا قحط پڑا اور سارے بلاد مصر مین خشک سالی ہوئی یہ خبر بلاد کنعان مین پہونچی وہان حضرت
یعقوب ؑ اور انکی اولاد تہی اور یوسف ؑ نے یہان لوگون کے غلات مین احتیاط کی اور اچہی طرح غلہ جمع
کیا یہانتک کہ ایک مبلغ عظیم کو پہونچا اور بہت سی بلا پائے ہالک ہوگئے لوگ سائر اقالیم سے آنے لگے
اور معاملات و بہرتی غلہ کی شروع ہوئی وہ غلہ خرید کرکے لیجانے لگے لیکن یوسف کسی شخص کو ایک بار شتر
سے زیادہ غلہ ایک سال مین لیجانے ندیتے خود مع بادشاہ و اہل لشکر وسط نہار مین ایک بار کہانا کہاتے
تاکہ یہ سات برسین قحط کی لوگون پر بآسانی گذر جائین اللہ کی رحمت ہتی اہل مصر پر اور یہ جو بعض مفسرین نے
ذکر کیا ہے کہ پہلے سال غلہ قیمت لیکر دیا پہر دوسرے سال متاع لیکر پہر تیسرے سال اس طرح اور چوتہے
سال اسطرح یہانتک کہ پہر اونکی جانین اور اولاد خریدلی جبکہ اونکے پاس کچہہ باقی نرہا پہر اون سب کو
آزاد کردیا اور اونکے اموال واپس فرمائے اللہ کے لیے سو اللہ ہی جانے کہ یہ روایت صحیح ہے یا نہین اون
اسرائیلیات مین سے ہے جنکی تصدیق تکذیب نہین کیجاتی غرضکہ منجملہ اون لوگون کے جو غلہ بہرتی کرنے
آتے تہے برادران یوسف ؑ بہی باپ کے حکم سے آئے کیونکہ اونکو یہ خبر لگی ہتی کہ عزیز مصر لوگون کو
قیمت لیکر غلہ دیتا ہے اسلیے کچہہ پونجی لیکر چلے کہ اوس کے عوض غلہ بہر لیجائین یہ دس نفر تہے
یعقوب نے اپنے فرزند بنیامین کو جو کہ برادر حقیقی یوسف علیہ السلام کا تہا اپنے پاس روک رکہا اسلیے
کہ بعد یوسف سب سے زیادہ اسکو چاہتے تہے جب وہ پاس یوسف کے آئے یوسف اپنی ابہت
و ریاست و سیادت مین بیٹہے تہے اونہون نے بہائیون کو پہچان لیا مگر اونہون نے اونکو نہ پہچانا اسلیے
کہ جب اونکو جدا کیا تہا تو یہ بہت چہوٹے تہے اور اونکو مسافرون کے ہاتہہ بیچ ڈالا تہا کچہہ بہانجی

تہے کہ وہ کدہر گئے اور نہ اونکے جی مین یہ سمجہہ تہی کہ وہ اس رتبے کو پہونچین گے لہذا کچہہ شناخت نہ کر سکے
ہان یوسف علیہ السلام نے نظر کرتے ہی اونکو پہچان لیا سدی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یوسف نے اونسے
باتین کرنا شروع کیا اور بطور انکار کے یہ بات کہی کہ تم کس طرح ہمارے بلاد مین آئے کہا اے عزیز ہم
غلہ بہرنے کو آئے ہین فرمایا شاید تم جاسوس ہو اونہون نے کہا معاذ اللہ پوچہا تم کہان کے لوگ ہو
کہا بلاد کنعان کے ہمارے باپ یعقوب نبی اللہ ہین پوچہا تمہارے سوا اونکی اور بہی اولاد ہے کہا ہان
ہم بارہ بہائی تہے ہمارا چہوٹا بہائی جنگل مین ہلاک ہوگیا وہ ہمارے باپ کو سب سے زیادہ پیارا تہا اوسکا
ایک بہائی اور ہے باپ نے اوسکو روک رکہا ہے ہمارے ساتہ آنے نہ دیا تاکہ اوس سے اپنی جی کو
تسلی دے یوسف ع نے کہا انکو اوتارو اور اچہی طرح جگہہ دو پہر جب اونکو غلہ کی بہرتی کرا دی تو یہ فرمایا
کہ لیکن ایکبار جو تم آؤ تو جس بہائی کا تمنے ذکر کیا ہے اوسکو بہی اپنے ہمراہ لیتے آؤ تاکہ مین جانون کہ تم اس
ذکر مین سچے ہو دیکہو مین بہرپور ناپ دیتا ہون اور اچہی طرح اوتارتا ہون اونکو دوبارہ آنے کی رغبت
دلائی پہر یون ڈرایا کہ اگر تم اوسکو نہ لاؤ گے تو نہ بہرتی پاؤ گے اور نہ میرے پاس آ سکو گے اونہون نے کہا
البتہ ہم باپ کو پہسلائین گے اور جہانتک بنیگا اوسکو لائینگے اور حتے الامکان اپنی بات
کو سچا کر دکہائینگے اور کوئی دقیقہ ممکن اسبابین فروگذاشت نہ کرینگے سدی کہتے ہین یوسف ع
نے اونسے رہاین لیے پس ثابت کہ وہ مع بہائی کے آئین لیکن اسمین نظر ہے اسلیے کہ یوسف نے اونکے
ساتہ احسان کیا تہا اور خوب سی رغبت دی تہی اور اونکے رجوع پر حریص تہے ولہذا اپنے غلامون سے
کہدیا تہا کہ تم ان کی قیمت اونکے احمال و اثقال ہین پوشیدہ طور پر رکہدو کہ یہ بجا ئین شاید پہر دوبارہ
آئین یوسف کو یہ خوف ہوا کہ کہین اونکے پاس اور بضاعت نہ ہو اسیقدر ہو تو پہر یہ غلہ کی بہرتی کو
نہ آئین بعض نے کہا یوسف نے یہ امر مذموم سمجہا کہ باپ و بہائی سے عوض طعام کا لین بعض نے کہا
یوسف نے یہ ارادہ کیا کہ جب وہ اپنے بضاعت کو اپنے متاع مین پائینگے تو براہ تحرج و تورع واپس
آئینگے اونکو یہ بات بہائیون کی معلوم تہی واللہ اعلم فتح البیان کا بیان یہ ہے یوسف کے بہائی
زمین کنعان سے مصر مین غلہ بہرنے کو آئے بسبب قحط سالی کے یہ دس شخص تہے اونکا مسکن عربات
مین زمین فلسطین سے تہا عربات سرحد ہائے شام کو کہتے ہین یہ اہل بادیہ و گوسفند تہے جسوقت کہ یوسف
مجلس ولایت مین جا بیٹہے یہ اونپر داخل ہوئے اوسوقت یوسف علیہ السلام نے اپنی قوت فہم و عدم

مباینت احوال سابقہ سے اونکو پہچان لیا اسلیے کہ جب اونسے جدا ہوئے تہے تو وہ سب پورے مرد تہے کہتے
ہین کہ اول ہی نظر مین شناخت کرلیا اور بعض نے کہا کہ نہین پہچانا یہانتک کہ انہون نے پہچنوایا قال الحسن
لکن اول اوسے ہی اور ظاہر نظم قرآنی بہی یہی ہے ابن عباس و مجاہد بہی اسکے قائل ہین لیکن انہون نے یوسف علیہ
السلام کو نہین پہچانا اس لیے کہ جب اونکو جدا کیا تہا تو وہ بہت کم عمر صغیر السن تہے اونکو عوض چند دراہم کے
سیارہ کے ہاتہہ فروخت کرڈالا تہا بعد اخراج کے چاہ گمنام سے اور اب جو اونپر داخل ہوئے تو اونکو ایک مرد
جوان اہبت پادشاہی و رونق ریاست مین پایا اونکے پاس خدم حشم حاضر تہے بعض نے کہا اسلیے نہین
پہچانا کہ وہ ہیئت پادشاہ مصر مین تہے سر پر تاج تہا اور طوق ملک گردن مین یا بسبب بُعد عہد کے شناخت
نہ کرسکے کہا ہے کہ جسدن چاہ مین ڈالا تہا تب سے ابتک چالیس برس گذرے تہے اسلیے پہچان نہ سکے
بالجملہ ہر ایک سبب ان اسباب مین سے مانع حصول معرفت ہے چہ جائے اسکے کہ یہ سب اسباب مجتمع ہون انکا انکار
چونکہ حالت غیبت و حضور مین یکسان تہا اسلیے جملہ اسمیہ کہا بخلاف عرفان یوسف ع جہاز سے مراد اسجگہہ بہرتی
کرادینا غلہ کی ہے اور درستی ساز و برگ سفر کی جسکی طرف مسافر محتاج ہوتا ہے ہر ایک شخص کو اون مین سے ایک
شتر کا بار کرادیا اور اچھی طرح اوتارا اور ضیافت و مہمانی کی یہ سب کام یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتہہ وحی الٰہی
سے کیے بعض مفسرین نے اسطرح کہا ہے پہر یہ فرمایا کہ اب کے بار جو تم آؤ تو اپنے بہائی کو جو تمہارے باپ کی طرف
کا ہے لیتے آؤ یعنے بنیامین کو وہ انکا سگا بہائی تہا ایک ماں باپ سے اخ لکم کہا نہ باخیکم تاکہ عدم شناخت مین
مبالغہ ہو ولہذا علماء بیان نے کہا ہے مررت بغلام لک بغلامک مین فرق کیا ہے کہ ترکیب اول مقتضی
معرفت غلام ہے درمیان تیرے اور مخاطب کے ایکطرح عہد ہے اور ترکیب ثانی اسکو مقتضی نہین ہے تالہ
الکرخی یا الام اسلیے لائے کہ وہ انکا بہائی طرف سے باپ کے تہا نہ طرف سے ماں کے یہ توجیہ قول اول سے
احسن تر ہے اور شاید یوسف علیہ السلام نے یہ بات اسلیے کہی ہو کہ جب اونہون نے حمل زائد علی المعتاد کا سوال
کیا واسطے بنیامین کے تو یوسف نے دیدیا مگر یہ شرط کی کہ اسکو لیتے آنا کہتے ہین اونہون نے زبان عبری مین یوسف
سے باتین کی تہین یوسف نے اونسے کہا تم کون ہو مین تمکو نہین پہچانتا اونہون نے کہا ہم ایک قوم ہین
اہل شام سے چرواہے ہمکو قحط پہنچا ہے غلہ لینے کو آئے ہین فرمایا شاید تم عیون ہو یعنے جاسوس
خبر لگانے کو آئے ہو تب اونہون نے کہا معاذ اللہ ہم ایک باپ کے سب بہائی ہین اور باپ ایک شیخ کبیر صدیق
نبی ہے انبیاء مین سے اسکا نام یعقوب ہے پوچہا تم کتنے آدمی ہو کہا ہم بارہ بہائی تہے ایک بہائی ہمارا

طرف جنگل کے نکل گیا وہ ہلاک ہوگیا اور وہ ہمارے باپ کو بہت محبوب تہا کہا اب تم یہان کتنے آدمی آئے
ہو کہا دس فرمایا گیارہوان کہان ہے کہا اپنے باپ کے پاس ہے وہ عوض ہلاک کے اُس سے تسلی حاصل کرتا
ہے فرمایا کوئی گواہ ہے کہ تم جاسوس نہین ہو اور جو کچہہ تم کہہ رہے ہو یہ سچ ہے کہا ہم ایسے بلاد مین اسجگہ ہین
جہان کوئی شخص ہم کو نہین پہچانتا ہے کہ ہمارے لیئے گواہی دے فرمایا تم بعض کو ہمارے پاس گرو رکہدو
اور اپنے بہائی کو جو باپ کیطرف سے ہے لاؤ اور وہ تمہارے باپ کیطرف سے قاصد ہو کر آئے تب مین
تمکو سچا جانون تب اونہون نے قرعہ ڈالا قرعہ نام شمعون کے نکلا اُسکو پاس یوسف علیہ السلام کے چہوڑ گئے
لیکن اسمین تامل ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ ایک ایسی مصیبت تہی کہ سامنے اسکے ہر قیل و قال ہیچ ہوجاتا پہر
یوسف نے اونسے فرمایا کہ نہین دیکہتے کہ مین پوری ماپ دیتا ہون اور اچہی مہمانی کرتا ہون زجاج نے
کہا یوسف نے یہ بات وقت انزال و حسن ضیافت کے فرمائی تہی رازی نے کہا یہ کلام قول بعض مفسرین کو
ضعیف کرتا ہے وہ قول یہ ہے کہ یوسف نے اونکو تہمت کیا اور جاسوس کہا سو بعد اونسے ایہ ذکر حسن مہمانی کا
بالمشافہ کسطرح ہوسکتا ہے یوسف سے بوجہ و صدیق ہونے کے کب یہ بات ممکن تہی کہ باوجود معلوم ہونے
اونکی برات کی اس تہمت سے یہ بہتان جو لائق حال صدیق نہین ہے لگاتے بالجملہ بعد اس کہنے کے پہر اونکو یہ
دہمکی بہی دی کہ اگر دوسری مرتبہ کے آنے مین تم اپنے بہائی کو نہ لاؤگے تو نہ کیل ملے گا اور نہ ہمارے
بلاد مین آسکوگے یا مین تمکو پہر اپنا مہمان نہ کرونگا اونہون نے وعدہ کیا کہ ہم باپ سے کہہ سنکر جہانتک
ہوسکیگا اوسکو لاوینگے تب یوسف نے اپنے اتباع و خدام سے کہدیا کہ انکی بضاعت انکے رحال مین
رکہدو ابن عباس نے کہا وہ چاندیکی روپے تہے یہ بات یوسف نے براہ تفضل کی یا اسلیئے کہ پہر
جلدی سے دوبارہ طعام لینے کو آئین کیونکہ اونکو معلوم تہا کہ وہ طعام بلا قیمت نہ لینگے یا یہ خیال
کیا کہ باپکے پاس شاید بسبب قحط سالی کے اور مال نہو کہ پہر یہ خریداری کو آوین یا اونکو دکہانا اس کرم و احسان کا
بغرض واپسی منظور تہا کچہہ ہو یہ تدبیر نکالی اونکے دوبارہ آنے کیلیئے خصوصًا بوجہ خشک سالی کے یہی
مطلب اسجگہہ متعین ہے فَلَمَّا رَجَعُوٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا

نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پہر جب پہر گئے اپنے باپ کے پاس بولے
باپ بند ہوئی ہمسے پہرتی سو بہیج ہمارے ساتہہ بہائی ہمارا کہ پہرتی لاوین اور ہم اوسکے نگہبان

ہین کہا مین کیا اعتبار کرون تمہارا اوسپر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تہا اوسکے بہائی پر پہلے سو اللہ بہتر ہے
نگہبان اور وہ ہے سب مہربانون سے زیادہ مہربان **ف** یوسفؑ کے بہائیون نے پہر کر باپ سے
کہا کہ اب دوبارہ ہمکو بہرتی نہ ملے گی اگر تم ہمارے بہائی بنیامین کو ہمراہ ہمارے نہ بہیجوگے یعقوبؑ نے
فرمایا کہ کیا تم اوسکے ساتھہ بہی وہی کام کروگے جو اوسکے بہائی کے ساتھہ کیا تہا کہ اوسکو میرے پاس سے
غائب کردیا اور درمیان مین آ اور اوسکے حائل ہوئے خیر اللہ حافظ ہے اوسکا رحم سب سے بڑہکر ہے وہ میرے
اس بڑہاپے اور ضعف و وحید بالولد پر رحم کرے گا مجہے امید ہے کہ اوسکو میرے پاس پہیر لائے گا اور
یکجا کردے گا فتح البیان مین کہا ہے کہ قبل فتح متاع کے بہائیون نے باپ سے یہ بات کہی کہ ہم
ایک نیک مرد کے پاس گئے تہے اوسنے اچہی طرح ہمکو اوتارا اور مہمانی کی یعقوبؑ نے فرمایا اب اگر پہر
تم اوسکے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام کہو اور یہ بات کہو کہ ہمارے باپ تمہارے لیے دعا کرتے
ہین عوض اس احسان واکرام کے تب اونہون نے کہا کہ ہمارا جانا جب ہو کہ بنیامین کو ہمارے ساتھہ
بہیجدو ورنہ اب ہمکو بہرتی غلہ کی نہ ملے گی ہم بہائی کی حفاظت کرینگے یعقوبؑ نے اپنا خوف بابت
خیانت کے مثل یوسفؑ کی ظاہر فرماکر حفاظت خدا پر چہوڑ دیا وجہ ہمراہ کردینے بنیامین کی یہ ہوئی
کہ جو حقد وحسد اونکو ساتھہ یوسف علیہ السلام کے تہا ویسا حقد وحسد اونکا ساتھہ بنیامین کے
مشاہدہ نہوا تہا یا زمان شدت وقحط وضیق وقت نے اس امر کی کا محتاج کیا مگر اوسکے ساتھہ ہی
اللہ کو ارحم الراحمین جانا کہ وہ مجہپر انعام کرے گا دو مصیبتون کو جمع نہ فرمائے گا کہتے ہین یعقوب نے
بنیامین کو اللہ کی حفظ وامان ورحم مین دیا اسلیے پہر کر وہ پاس اونکے آگئے اور یوسفؑ کے حق مین
خوف کل گرگ کا کیا تہا اسلیے امتحان واقع ہوا کعب کہتے ہین جب یعقوبؑ نے یہ کہا تو اللہ نے فرمایا
مجہے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ مین ان دونون کو تیرے پاس پہیر دونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ
إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ
حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا
نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ اور جب کہولی اپنی خرجی پائی اپنی پونجی پہیری آئی انکی طرف بولی اے باپ ہم کیا مانگتے ہین
یہ پونجی ہماری پہیر دی ہے ہمکو اور رسد لادین ہم اپنے گہر کو اور خبرداری کرین اپنے بہائی کی اور زیادہ لیوین بہرتی

ایک اونٹ کی وہ بہرتی آسان ہے کہا ہرگز نہ بہیجون گا اوسکو ساتہہ تمہارے جب تک کہ دو مجھکو عہد خدا
کا کہ البتہ پہونچا دوگے میرے پاس اوسکو مگر کہ گہیرے جاؤ تم سارے پہر جب دیا عہد اوسکو سب نے بولا
ذمہ اللہ کا ہے جو باتین ہم کہتے ہین **ف** ظاہر کا اسباب بہی بخیتہ کرلیا اور بہروسا اللہ پر کہا یہی
حکم ہے ہر کسیکا نتہے اللہ نے فرمایا کہ برادران یوسف نے جب اپنا سامان کہولا تو دیکھا کہ اونکی بضاعت
واپس آگئی ہے یہ وہی بضاعت تہی جو حکم یوسف سے اونکے غلامون نے اُن کے سامان مین رکھدی تہی تب
اونہون نے یہ ذکر اپنے باپ سے کیا اور کہا کہ اگر ہمارے بہائی کو اس بار ہمارے ساتہہ بہیجدوگے تو ہم پہر بہی
غلہ کی اپنے گہر لے لینگے اور بہائی کی حفاظت رکہین گے اور ایک بار شتر اور زیادہ لائین گے کیونکہ یوسف
فی کس ایک اونٹ کا بوجہہ دیتے ہے مجاہد نے کہا بعیر سے مراد حمار ہے بعض لغات مین حمار کو بعیر بولتے ہین
ولہذا اوسکو کیل یسیر کہا تب یعقوب نے عہد وپیمان خدا کا مانگا اور کہا یہ اور بات ہے کہ تم سب خدانخواستہ مغلوب
جاؤ اور تمکو اوسکی تخلیص پر قدرت نہو جب اونہون نے عہد کیا تو فرمایا اللہ ہماری بات پر وکیل ہے محمد بن اسحق
کہتے ہین یہ اسلیے کیا کہ اونکو غلہ کی دوبارہ بہرتی سے چارہ نہ تہا ناچار بنیامین کو اونکے ساتہہ کردیا فتح
البیان مین کہا ہے باپ کے سامنے اوعیہ طعام کو کہولا یا جملہ سامان کو طعام تہا یا غیر طعام اور جو قیمت غلہ مصر کو لیگئے
تہے وہ واپس پائی اور باپ سے کہا اب ہم کیا چاہتے ہین بعد اس احسان کے جو بادشاہ نے ہمارے ساتہہ
کیا کہ ہماری پونجی ہمکو واپس دی اس بات سے باپ کا دل خوش کرنا چاہا قتادہ نے کہا یعنے ہم اسکے سوا
اور کچھ نہین چاہتے دیکھو ہماری بضاعت ہمکو پہر کردی اب ہم اپنے گہر والون کے لیے بہرتی غلہ کی لاوینگے
اور بنیامین کی نگہبانی کرینگے اور اسکے سبب سے ایک بار شتر یا بار خر اور زیادہ لائینگے یہ زیادتی بار بعیر کی بسبب
ہمارے بہائی کے بادشاہ پر ایک آسان بات ہے وہ اس زیادتی سے ہمکو منع نہ کریگا یعقوب نے فرمایا مین اسکو تمہارے
ساتہہ نہین بہیجنے کا جبتک کہ تم اللہ کی طرف کا اقرار نہ کرو یعنے حلف دو کہ تم اوسکو میرے پاس لے آؤگے
مگر یہ کہ تم سب گہر جاؤ اور مغلوب ہو جاؤ کہ اس صورت مین مجبوری ہے اونہون نے عہد و میثاق دیا حلف کیا
فرمایا اس طلب میثاق پر اللہ وکیل ہے اوسپر کوئی بات مخفی نہین ہے وہ عہد شکن کو عقاب کریگا وقال یٰبَنِیَّ

لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ط اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ط مَا كَانَ
یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ط وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ

ع ۱۱ / ۸ / ۲

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ کہا اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور پیٹھیو کئی دروازون سے جدا جدا اور مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسیکا نہین سوا اللہ کے اوسی پر مجھکو بھروسا ہے اور اوسی پر بھروسا چاہیے بھروسا کرنے والون کو اور جب داخل ہوئے جہان سے کہا تھا اونکے باپ نے کچھہ بچا سکتا تھا اونکو اللہ کی کسی چیز سے مگر ایک خواہش تھی یعقوبؑ کے جی مین سو کر چکا اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھائے سے لیکن بہت لوگ خبر نہین رکھتے **ف** یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا پھر سونپا اللہ پر کیا ٹوک لگنی غلط نہین اور اوسکا بچاؤ کرنا روا ہے پھر جسطرح کہا تھا داخل ہوئے تو اگرچہ ٹوک نہ لگی لیکن تقدیر اور طرف سے آئی تقدیر رفع نہین ہوتی سو جنکو علم ہے اونکو تقدیر کا یقین اور اسباب کا بچاؤ دونو ہو سکتے ہین اور بے علم سے ایک ہو تو دوسرا نہوا تنبیہ اللہ نے خبر دی کہ جب برادران یوسف نے طیاری سفر کی کی اور بنیامین کو لیکر طرف مصر کے چلے تو باپ نے یہ نصیحت کی کہ تم شہر کے ایک دروازے سے داخل نہونا بلکہ جدا جدا دروازون سے اندر شہر کے جانا ابن عباس و مجاہد و محمد بن کعب و ضحاک و قتادہ و سدی اور غیر واحد نے کہا ہی کہ یعقوب علیہ السلام کو یہ خوف ہوا کہین اونکو نظر نہ لگجاے اسلیے کہ وہ صاحب جمال و ہیئت حسنہ و منظر و بہار تھے لوگ اونکو نظر نہ لگا دین کیونکہ چشم زخم حق ہی سوار کو بالاے اسپ سے نیچے گرا دیتی ہی پھر کہا کہ مین اللہ سے کچھہ دفع تمہارا نہین کر سکتا ہون یہ اعتراض اللہ کی قدر و قضا کو رد نہین کر سکتا کیونکہ جب اللہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی مخالف مانع اوسکا نہین ہو سکتا حکم اللہ ہی کا ہے اوسی پر میرا توکل ہے اور سبھی کلیدی کو اوسپر توکل کرنا چاہیے اللہ نے فرمایا کہ یہ کہنا یعقوبؑ کا کچھہ بکار آمد نہ تھا ایک حاجت تھی جی مین سو ہو چکی یعنے دفع کرنا نظر بد کا اونسے اور یعقوبؑ ہمارے سکھانے کی وجہ سے جانتا تھا لیکن اکثر لوگ یہ بات نہین جانتے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ پیغمبر کسی کے مقدر کو نہین پھیر سکتا ہے اور اوسکو علم غیب نہین ہوتا یہ شان حکم کی خاص اللہ کے لیے ہے جاہل بد دین یہ اعتقاد کرتے ہین کہ فلان پیر فقیر کا مرید دوزخ مین نہ جائیگا حالانکہ یہان پیغمبر اپنی اولاد کو اللہ کے کسی حکم سے نہین بچا سکتے فَاِنَّ اِنَّ ذٰلِکَ فتح البیان مین کہا ہی یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹو تم ایک در سے داخل نہونا کیونکہ وہ سب بہت خوبصورت جوان اور ایک شخص کی اولاد تھے مبادا کہین اونکو کسی شخص کی نظر بد لگ جائے اسلیے جدا جدا ابواب سے داخل ہونے کو فرمایا کیونکہ عین حق ہی اوس زمانے مین مصر کے چار دروازے تھے سدی نے کہا مراد چار رہین ہین نہ چار دروازے اور پہلی بار اونکو اس تفرق کا حکم نہین دیا تھا اسلیے کہ اول مرتبہ وہ سب

مجہول تھے اور اب کے مرتبہ لوگ اونکو پہچان گئے تھے اس کہنے پر کہ ایک دروازے سے نجانا اکتفا نہ کیا
بلکہ یہ فرمایا کہ جدا جدا دروازوں سے جانا اسلیے کہ اگر مثلاً دو باب سے داخل ہونگے تب بھی بجا آوری حکم کی
ہوجائیگی لیکن چونکہ دو باب سے داخل ہونے مین ایکطرح کا اجتماع تھا چشم زخم کا ڈر ہوا اسلیے فرمایا کہ
جدا جدا دروازوں سے داخل شہر ہونا نخعی کہتے ہین یعقوب نے یہ چاہا کہ یوسف ؑ اپنے بہائی بنیامین سے تنہا
ملین بعض نے کہا اونکو معلوم ہوگیا تھا کہ بادشاہ مصر اونکے فرزند دلبند ارجمند یوسف ہین لیکن اللہ نے
اجازت اظہار کی نہ دی جب اپنے بیٹون کو روانہ کرنے لگے تب یہ بات کہدی لیکن اول اولے ہے یعنے
بخوف چشم زخم یہ بات کہی تہی نہ اسلیے کہ بہائی سے تنہا ملاقات ہو یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و
قتادہ و جمہور مفسرین کا جبائی معتزلی اور اسکے اتباع منکر ہین تاثیر نظر بد کے اور اپنے انکار کے پر
کوئی شبہہ بھی بیان نہین کیا جسے جانے حجت کے سو حرکت ہے بکتان لاکن سے کچھ دور نہین ہے اسیلیے
انکی عادت خصوصیت یہی ہے کہ ادلہ کتاب و سنت کو مجرد استبعادات عقلیہ سے دفع کرتے ہین امت کی تقدیر
سے کون مانع ہے کہ کسیکو نظر بد لگجاے احادیث صحیحہ مین آیا ہے العین حق اور ایک جماعت کو عصر نبوت
مین نظر بد لگچکی ہے بلکہ خود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالجملہ قول ان معتزلہ کا جنمین سے ایک زمخشری
صاحب کشاف بھی ہے مدفوع ہے دلائل ثابتہ و اجماع سلف و خلف اس امت سے جنکا اعتبار ہے بہت
سے انسان و حیوان اس نظر سے مر گئے پہر جو شخص نظر بد کے ساتھ مشہور ہو علما نے کہا ہے کہ اسکو
بوجہ ضرر کے حبس کرین یا وہ اپنے گہر سے باہر نہ نکلا کرے رہا قتل کرنا اوسکا سو بعید ہے مگر یہ کہ
وہ عمداً یہ کام کیا کرتا ہو اور نظر کا لگنا اوسکے قصد و اختیار سے ہو اور وہ اس فعل سے باز نہ رہے کہ اس صورت
مین جب وہ کسیکو قتل کرے تو حکم قاتل مین ہوگا پہر یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے یہ کہا کہ مین نہ کوئی
ضرر تمسے دور کرسکتا ہون اور نہ تمکو کوئی نفع پہونچا سکتا ہون میری تدبیر کچھہ بکار آمد نہین ہوسکتی اللہ
کی قضا و قدر لامحالہ واقع ہوتی ہے زجاج و ابن الانباری نے کہا اگر اللہ کے علم مین یہ بات سابق ہوتی کہ
نظر اونکو ہلاک کریگی باوجود اجتناب کے تو اونکا تفرق بھی مثل اجتماع کے ہوتا کیونکہ حکم تو اللہ کا ہے کوئی اسکے
حکم مین شریک نہین ہے سب کو اوسی پر بہروسا کرنا چاہیے بالجملہ جب وہ جدا جدا دروازون سے داخل ہوئے
اور ایک ساتھ ایک دروازے سے نہ گئے تو یعقوب ؑ کی تدبیر کچھہ بکار آمد نہ ہوئی بلکہ اونکو چوری لگائی گئی و بنیامین چہین
لیے گئے اور یعقوب ؑ پر دوہری مصیبت آئی کیونکہ حذر دفع قدر نہین کرتا ہے لیکن نفس یعقوب ؑ مین ایک

شفقت و محبت انکی سلامتی کی تہی اسلیے یہ بات ظاہر کردی کچہہ وہ اس بات کی معتقد نہ تہے کہ اس تدبیر کو دفع
تقدیر مین تاثیر ہے بعض نے کہا دمین یعقوب علیہ السلام کے یہ خطرہ ہوا کہ اگر بادشاہ اونکو مجتمع دیکہیگا اور یہ
کامل الخلقہ تام الشجاعت جوان رودار خوبصورت ہین تو کہین اُسکو حسد دحقارنہ ہو اسوجہ سے اونکو حکم تفرق
کا دیا نحاس نے اسی بات کو ختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ نظر لگنے کے جگہہ کچہہ معنی نہین ہین لیکن اسمین اتنی بات
ہے کہ اگر امر بالتفرق کا سبب یہی ہوتا تو نہی کو خاص ساتہہ اجتماع کے وقت داخل ہونیکے ایک دروازے
سے نہ کرتے اسلیے کہ حسد یا خوف اونکے اجتماع سے اندر شہر کے بہی حاصل ہوسکتا ہے جسطرح کہ وقت دخول
کے باب واحد سے حاصل ہوسکتا تہا پہر اللہ نے فرمایا کہ یعقوب صاحب علم جلیل ہین یہ علم ہمنے اونکو دیا
ہے یعنی وحی سے لیکن بہت لوگ جو کہ مشرک ہین وہ اس بات کو کما ینبغی نہین جانتے وَلَمَّا دَخَلُوْا

عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جب
داخل ہوئے پاس یوسف کے اپنے پاس رکہا اپنے بہائی کو کہا مین ہون تیرا بہائی سو تو غمگین نہ رہ اُن کاموں سے
جو کرتے رہے ہین ف اُس بہائی کو جو حضرت یوسف نے آرزو سے بلایا اوروں کو حسد لگا اس سفر مین اسکو
ہر بات پر جہڑکتے اور طعنہ دیتے اب حضرت یوسف نے تسلی کردی انتہے یہ بہائی یوسف کی جب پاس یوسف
کے آئے تو اونکو یوسف نے اچہی طرح عزت سے اوتارا اور ضیافت کی اور صلہ و الطاف و احسان فرمایا
اور اپنے بہائی سے تخلیہ کی ملاقات کی اور اُسکو اپنے حال و مآل پر جو کچہہ گذرا تہا مطلع کردیا اور کہدیا کہ مین تیرا
بہائی ہون اب تو کچہہ افسوس اس حال پر نکر جو اونہون نے میرے اور تیرے ساتہہ کیا ہے اور فرمایا دیا
کہ اس حال کو اونسے پوشیدہ رکہہ اور ہرگز اونکو اس معاملہ پر آگاہ نہ کر کہ مین تیرا بہائی ہون اور باہم اس بات پر
اتفاق کیا کہ کوئی حیلہ واسطے ٹہیر جانے بنیامین کے کرنا چاہیے تاکہ وہ عزت و کرامت و عظمت سے
پاس اُنکے رہجائے فتح البیان مین کہا ہے جب برادران یوسف محل حکومت یوسف مین داخل
ہوئے یوسف نے اپنے بہائی بنیامین کو اپنے پاس جگہہ دی کہتے ہین دو دو شخصون کو ایک ایک گہر مین اوتارا
بنیامین تنہا رہگئے اونکو اپنی طرف لیلیا اور چپکے سے کہدیا کہ مین تیرا بہائی ہون اب تو کچہہ ان بہائیون
کے اعمال پر جو اونہون نے کیے ہین رنج و غم نکر بعض نے کہا یوسف نے یہ نہین کہا کہ مین یوسف ہون
بلکہ یہ کہا کہ مین بجائے تیرے بہائی کے ایک بہائی ہون تو انکی جفا و حسد و بغی پر کچہہ اندوہ نکر بعض نے
کہا یوسف نے بنیامین کو خبر کردی کہ مین یہ تدبیر کرتا ہون کہ سقایہ تیرے رحل مین رکہدونگا اونہون نے

کہا کہ کچھ پروا نہین ہے پہر صاع اونکے رحل مین رکہوا دیا یہی مراد ہے سقایہ سے اس آیت مین فَلَمَّا

جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ

لَسَارِقُونَ ۝ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ

بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ پہر جب تیار کر دیا اونکو اسباب اونکا رکہدیا پینے کا باسن بوجہہ مین اپنے بہائی کے پہر پکارا پکارنے والا اے قافلے والو تم مقرر چور ہو کہنے لگے مُنہ کرکے اونکی طرف تم کیا نہین پاتے بولی ہم نہین پاتے بادشاہ کا ماپ اور جو کوئی وہ لا دے اوسکو ایک بوجہہ اونٹ کا اور مین ہون اوسکا ضامن **ف** باسن بادشاہ کے پینے کا چاندی کا اوس کی بابت پر پہلے تہا پایا اناج ماپنے کا اور گہوڑے اسمین پانی پیتے حضرت یوسف نے اونکو چور کہلوایا جہوٹ نہین حضرت یوسفؑ کو باپ کی چوری سے بیچ ڈالا تہا اسنے ابن کثیر کہتے ہین سقایہ ایک برتن تہا چاندی کا قول اکثرین مین اور بعض نے کہا سونیکا باسن تہا ابن زید نے کہا اوسمین پانی پیا جاتا اور لوگون کو اس پیمانہ سے غلہ ماپ کر دیتے بسبب عزت طعام کے اوس زمانہ مین یہ قول ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ضحاک و ابن زید کا ابن عباس نے کہا صواع ایک ساغر سیمین تہا جسمین وہ پانی پیتا اور مثل مکوک کے تہا اور عباس کے پاس مثل اوسکے جاہلیت مین ایک ظرف تہا بہلا اس صواع کو سامان بنیامین مین اس طرح رکہدیا کہ کسی ایک نے نہ جانا پہر ایک منادی نے ندا کی کہ اے کاروانیو تم دزد ہو اونہون نے منادی کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو کیا چیز تلاش کرتا ہے اوسنے کہا پیمانہ شاہی جس سے آپ پیجاتی ہے جو کوئی اوسکو لے آئیگا اوسکو ایک اونٹ کا بوجہہ دیا جائیگا یہ بات باب ضمان و کفالت سے تہی فتح البیان مین کہا ہے اصل سقایہ کی وہ برتن ہے جسمین بادشاہ پانی پیتا تہا اوسکو ایک پیمانہ بنایا تہا غلہ تولنے کے لیے اور بعض نے کہا کہ اوسمین دواب کو پانی پلایا جاتا کسی نے کہا سونے کا تہا کسی نے کہا چاندی کا کسی نے کہا زبرجد کا کسی نے کہا مرصع جوہر کا کسی نے کچہہ اور کہا رحل کہتے ہین ظرف طعام کو جیسے خرجی وغیرہ پہر ایک منادی نے آواز بلند کر کے پکارا جبکہ وہ مجلس یوسف سے جدا ہوئے اور آبادی سے باہر نکل گئے ایک آدمی نے پیچہے سے جا کر اونکو ٹہیرایا اور روکا کہتے ہین وہ مقام بلبیس تک پہونچ گئے تہے وہانسے پہیر لائے گئے عیر سے مراد اصحاب ابل ہین یہ مجاز مرسل ہے علاقہ اسجگہہ یہی مجاورت ہے فائدہ اہل تحقیق نے مصباح مین کہا ہے عیر اون اونٹون کو کہتے ہین جو غلہ لادلاتے ہین پہر اطلاق اس لفظ کا ہر قافلے پر ہونے لگا انتہے خواہ بار بردار غلہ کا ہو

گدہا یا خچر بعض نے کہا عیر قافلہ حمیر کو کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا عیر وہ شتر ہین جنپر لادا ہوا ور سواری کیجاے
پہر کثرت استعمال سے ہر کاروان کو عیر کہنے لگے نسبت سرقہ کی انکی طرف سہو مجاز تہی اسلیے کہ منادی انکو بے علم
تدبیر یوسف علیہ السلام کا نہ تہا بعض نے کہا معنے اسکے یہ ہین کہ تمہارا حال چورون کا سا حال ہے کہ بادشاہ
کا صواع بغیر رضاے بادشاہ تمہارے پاس آگیا قرآن شریف مین اسپر دلالت نہین ہے کہ اونہون نے یہ بات
یوسف ع کے حکم سے کہی ہو یہی معنے اقرب ہین ساتہ ظاہر حال کے اسلیے کہ اونہون نے صواع ملک کو تلاش
کیا تو نہ پایا اور وہان سوا اونکے اور کوئی نہ تہا اسلیے غلبہ ظن اونہین پر ہوا کہ انہین نے لیا ہے اسکے سوا
اور اقوال بہی ہین لیکن یہ اوسے ہین بالجملہ یوسف کے بہائیون نے ندا سنکر پوچہا کہ کیا چیز گم ہو گئی ہے کہا صواع
ملک کا یہی مراد ہے لفظ سقایہ سے ابن عباس نے کہا جس چیز مین پانی پیتے وہی صواع ہے یا وہ چیز جس سے ناپ کرین یعنے آلہ کیل پہر موذن نے کہا جو
شخص اسکو لے آئے اوسکے لیے طعام بقدر ایک بار شتر ہے اور مین اسکا ذمہ وار ہون ابن عباس نے کہا زعیم
لغت اہل یمن مین بمعنے کفیل ہے سعید بن جبیر و مجاہد و قتادہ و ضحاک اسیکے قائل ہین قائل منادی تہا
لیکن نسبت طرف جماعت کے کی اسلیے کہ وہ ایک منجملہ اوس جماعت کے تہا یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کفالت
اوس زمان مین اونکی شرع مین صحیح تہی قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الظَّالِمِينَ ۝ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا
لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَ
فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ کہنے لگے قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہین آئے ملک مین اور نہ
ہم کبہی چور تہے بولے پہر کیا سزا ہے اسکی اگر تم جہوٹے ہو کہنے لگے اوسکی یہ سزا کہ جسکے بوجہ مین پایے وہی جاوے
اوسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو حضرت یعقوب ع کے دین مین تہا کہ چور غلام ہو رہے ایک
برس تک پہر شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیان دیکہنا پہلے اپنے بہائی کی خرجی سے پیچہے وہ باسن نکالا
خرجی سے اپنے بہائی کی یون داوُ بتایا ہم نے یوسف کو ہرگز نہ لے سکتا اپنے بہائی کو انصاف مین اوس بادشاہ
کے مگر جو چاہے اللہ ہم درجے بلند کرتے ہین جسکو چاہین اور ہر خبردار سے اوپر ہے ایک خبردار ف یعنے
بہائیون کی زبان سے آپ ہی نکلا کہ چور کو غلام کرلو اوسی پر پکڑے گئے نہین تو اوس بادشاہ کا یہ حکم نہین تہا
انتہے جب برادران یوسف ع کو تہمت سرقے کی لگائی تو اونہون نے کہا تم جانتے ہو کہ ہم زمین مین فساد کرتے

کو نہین ائے ہین تو ہم چور ہین یہ اسلیے کہا کہ خدام یوسفؑ نے انکی سیرت حسنہ کا مشاہدہ کیا تہا اوسپر خدام کہا بہلا
اگر تم جہوٹے ہو تو کیا سزا ہے کہا یہی سزا ہے کہ جسکے پاس چوری کی چیز نکلے وہ گرفتار کیا جائے یہی سزا ہے
ظالمون کی شریعت ابرہیم علیہ السلام مین یہ حکم تہا کہ سارق کو حوالہ مسروق منہ کر دیتے تہے سو یوسف کا مطلب بہی
یہی تہا ولہذا پہلے بہایون کے سامان مین تلاش کیا بطور توریہ کے پہر اوسکو اپنے بہائی کے سامان مین سے
نکالا اور بموجب اونکے اعتراف و التزام و الزام کے جسکے وہ معتقد تہے بہائی کو اونکے پاس سے لیلیا ولہذا
اللہ نے فرمایا کہ یون داؤ بتایا ہم نے یوسفؑ کو یہ کید محبوب و مراد تہا اسکو بسبب حکمت و مصلحت کے پسند فرمایا
ورنہ قانون مین بادشاہ مصر کے یہ بات نہتی ضحاکؒ وغیرہ نے اسیطرح کہا ہے اللہ نے یہ امر مقرر کیا تہا کہ برادران یوسف
نے اسباب کا التزام کیا اور یوسفؑ کو معلوم تہا کہ اونکی شریعت یہی ہے ولہذا اللہ نے مدح کی اور فرمایا کہ ہم بلند
کرتے ہین درجے جسکے چاہتے ہین کما قال تعالے يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الآیۃ حسن بصری نے کہا ہے
لَيْسَ عَالِمٌ اِلَّا فَوْقَهٗ عَالِمٌ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سعید بن جبیر کہتے ہین ہم پاس ابن عباس کے تہے
اونہون نے ایک حدیث عجیب بیان کی ایک شخص نے تعجب کیا ابن عباس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ
عِلْمٍ عَلِيْمٌ پہر کہا هٰذَا اَعْلَمُ مِنْ هٰذَا وَهٰذَا اَعْلَمُ مِنْ هٰذَا اسی طرح عکرمہ نے بہی کہا ہے قتادہ کا
لفظ یہ ہے فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْعِلْمُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُ بُدِئَ وَتَعَلَّمَتِ الْعُلَمَاءُ
وَاِلَيْهِ يَعُوْدُ عبد اللہ کی قرأت یون ہے وَفَوْقَ كُلِّ عَالِمٍ عَلِيْمٌ فتح البیان مین کہا ہے تاللہ مین تار
واسطے قسم کے ہے اسمین معنے تعجب کے ہین یہ حرف سوا اسم شریف کے اور اسم پر داخل نہین ہوتا ہے اور بطور ندرت
کے رب و رحمن پر آیا ہے اونہون نے علم یوسفؑ و اصحاب یوسف پر بابت اپنی نزاہت و طہارت ذیل کے تلوث
قذر فساد فے الارض سے جسمین سرقہ اعظم انواع ہے قسم کہائی اسلیے کہ وہ اونکے اول بار آنے مین اور اس دوبارہ
آنے مین مشاہدہ پارسائی و زہد کا کر چکے تہے اور جان چکے تہے کہ یہ لوگ اسطرح کا فساد نہین کرتے ہین اور جو
بضاعت اونکے سامان مین چلی گئی تہی وہ اونہون نے پہیر دی تہی اسی قدر انکی صفائی کے لیے بس تہا زمین
سے مراد اسجگہ زمین مصر ہے پہر واسطے زیادہ تبری و تنزہ کے اس نقیصہ خسیسہ و رذیلہ شنعاء سے یہ بات کہی کہ ہم
کبہی چور نہین ہتے کہ اس مرتبہ چوری کرتے تب اصحاب یوسف نے کہا یا منادی نے کہ اگر چوری ثابت ہو
تو پہر کیا جزا ہے اور تم جہوٹے ٹہیرو اونہون نے کہا اس کی یہی سزا ہے کہ چور کو پکڑ رکہو مفسرین کہتے ہین
حکم سارق کا آل یعقوب علیہ السلام مین یہ تہا کہ ایک سال تک غلام بنا کر رکہا جائے پہر اوسکو چہوڑ دین ظالمین

کی سزا ہم اسطرح دیتے ہین یہ کلام برادران یوسف کا ہے یا اصحاب یوسف کا جب سزا چور کی معلوم ہوگئی متاع
کی تفتیش کی سب سے اول بہائیون کی چیز بست دیکھی قبل تفتیش متاع بنیامین کے یہ تلاش کرنے والے
یوسفؑ تھے یا منادی یا اصحاب یوسف دفع تہمت کے لیے یہ کام کیا پہر اوس سقایہ یا صواع کو نکالا تب برادران
یوسفؑ شرم سے سرنگون ہوگئی اور بنیامین کو ملامت کرکے حوالہ یوسف کردیا اللہ نے کہا ہمنے اسطرح تدبیر
کی واسطے یوسف کے یعنے وحی سے ابن الاعرابی نے کہا کید کہتے ہین تدبیر کرنے کو ساتہ باطل اور حق کے مراد
کید سے اسجگہہ جزاء کید ہے یعنی جسطرح اونہون نے ابتدا مین ساتہہ یوسفؑ کے کیا تہا ویسا ہی ہمنے
ساتہ اونکے کیا یہی اولے ہے آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ توصل طرف اغراض صحیحہ کے ایسی صورت مین
جسکی صورت حیلہ و بکیدت کی ہو جائز ہے جبکہ مخالف شرع ثابت نہو یوسفؑ اپنے بہائی بنیامین کو قانون
بادشاہ مصر پر اور اسکی شرع و دین پر جسپر وہ تہا لے نسکتے تہے کیونکہ اوسکا دین وحکم یہ تہا کہ چور کو مارین
پیٹین اور دو چند مقدار سرقہ سے تاوان لین نہ یہ کہ سال بہر اوسکو غلام ومملوک بنا کر رکہین کہ یہ بات دین
وشریعت یعقوب علیہ السلام مین تہی حاصل یہہ کہ یوسف علیہ السلام حکم یعقوب علیہ السلام کا اپنے بہائی
پر جاری نکر سکتے تہے کیونکہ مخالف دین وشریعت بادشاہ مصر تہا اگر اللہ تعالے یہ تدبیر اونکو نہ
سکہاتا لکن اللہ نے ایک عمدہ راہ اس کام کے لیے نکالدی کہ خود زبان برادران یوسفؑ پر یہ حرف جاری
ہوا کہ جزاے سارق استرقاق ہے اس حرف کا زبان پر آنا اللہ کی مشیت و تدبیر سے ہوا بالجملہ یہ
سب حالات اللہ تعالے کی الہام سے یوسف کو ہوئے اور کام خاطر خواہ ہوگیا یہی معنے ہین مشیت
خدا کے کہ یوسفؑ نے اپنے بہائی کو شریعت یعقوبؑ پر گرفتار کیا اللہ جسکو چاہتا ہے رتبہ بلند پر پہونچاتا
ہے علوم ومعارف وعطایا وکرامات دیگر جسطرح کہ درجہ یوسفؑ کا بلند کردیا آیت دلیل ہے اسبات پر
کہ علم اشرف مقامات واعلے درجات ہی اسلیے کہ اللہ نے یوسف علیہ السلام کی مدح کی اور اونکا درجہ اونکے
بہائیون پر بسبب علم کے بلند کردیا ہر ذی علم کے اوپر جسکو خدا نے مخلوقات مین سے بسبب علم کے رفیع
الدرجہ کیا ہے ایک دانا تر ہے یعنے ارفع الرتبہ واعلے الدرجہ جسکی حد تک نہین پہونچ سکتے ہین
اور بعض نے کہا مراد علیم سے اللہ تعالے ہے اسلیے کہ انتہاء علم کی اوسی تک پہونچتی ہے وہ ہر عالم کے
اعلم تر ہے **حکایت** محمد بن کعب کہتے ہین ایک شخص نے علی مرتضے رض سے ایک مسئلہ پوچہا آپ
نے کچہہ فرمایا اوس شخص نے کہا یہ مسئلہ اسطرح پر نہین ہے بلکہ اسطرح پر ہے کہا اصبت واخطات

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ یعنے تونے ٹہیک کہا اور ہینے خطا کی اور ہر عالم کے اوپر ایک اور عالم ہے
ابن الانباری کہتے ہین عالم پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو متہم کرے اور سمجہے اب کہ رو برو خاکساری بجا
لائے نفس اسکا طامع غلبہ ہوا سلیے کہ کوئی عالم اس سے خالی نہین ہے کہ اوسکے فوق اور کوئی عالم
ہوتا ہی آیت مین دلالت ہی اسپر کہ برادران یوسف علمار تہے لیکن یوسف ؑ ونسے زیادہ علم رکہتے تہے۔

قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ
قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ کہنے لگے اگر اسنے چرایا تو چوری کی ہے اسکی
ایک بہائی نے پہلے تب آہستہ کہا یوسف ؑ نے اپنے جی مین اور اونکو نہ جتایا کہ تم اور بدتر ہو درجے مین اور اللہ
خوب جانتا ہے جو تم بتاتے ہو ف یعنے تم نے ایسی چوری کی کہ بہائی کو باپ سے چرا کر بیچ ڈالا
اور میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے اُنپر چوری کا طعن دیا وہ قصہ یہ کہ حضرت یوسف ؑ کو پہوپی نے پالا تہا
جب بڑے ہوئے تو باپ نے چاہا اپنے پاس رکہین پہوپی کو محبت تہی چہپا کر ایک پٹکا اونکی کمر سے باندہ دیا
پہر اوسکو ڈہونڈہنے لگین لوگون مین چرچا ہوا آخر اون کی کمر سے نکلا سوافق اوس دین کہ ایک برس پہوپی
کے پاس رہے لینتے برادران یوسف نے جب دیکہا کہ بادشاہ کا صواع متاع بنیامین سے نکلا تو کہنے
لگے کہ اگر اسنے چرایا ہے تو کچہ اچنبا نہین ہے اس سے پہلے اسکی بہائی نے بہی چوری کی تہی یعنے یوسف
نام سے قتادہ نے کہا یوسف ؑ نے ایک بت اپنے نانا کا چرا کر توڑ ڈالا تہا اور بغرض تغییر منکر راہ مین ڈالدیا
تہا اسپر بہائیون نے ونکو عار لگائی ابن عباس نے اسکو مرفوعا روایت کیاہے اور سعید بن جبیر سے بہی مثل
اسکے آیاہے اور ایک جماعت تابعین سے بہی اسیطرح مروی ہے زجاج نے کہا وہ صنم سونے کا تہا او
کسی نے کہا چاندی کا عطیہ نے کہا بچپن مین دو سلائیان سونے کی چرائی تہین ابن عباس نے کہا ایک
سوانی خاگی چرائی تہی سفیان بن عیینہ نے کہا گہر مین ایک مرغی تہی وہ سائل کو دیدی بعض نے کہا
دسترخوان سے کہانا لیکر فقرا کو دیدیتے ابن الانباری نے کہا ان اقوال مین کوئی موجب سرقہ نہین ہے
لیکن مشابہ سرقہ ہے اسلیے غصے مین اُسکو سرقہ کہا مجاہد نے کہا جو بلا یوسف ؑ پر سب سے پہلے آئی یہ تہی کہ عمہ یوسف
دختر اسحق جو ساری اولاد اسحق ؑ مین بڑی تہی اور اُس کے پاس ایک کمربند اسحاق کا تہا اور وہ اُسکے
متوارث ہوتی تہے بڑائی مین یعنے جو سب مین بڑا ہوتا وہ اُسکو لیتا اور جو کوئی اُسکو چہپا رکہتا وہی والی ہوتا
اوس سے سب کی صلح رہتی کوئی اُسمین نزاع نہین کرتا وہ جو چاہتا سو کرتا جب یعقوب ؑ کے گہر مین یوسف

پہپہی بہوپی نے اونکی پرورش کی اور یوسف پر فریفتہ تہین اتنا کوئی یوسفؑ کو نہ چاہتا تہا جتنا وہ چاہتی
تہین جب یوسف چند سال ہوگئے تو یعقوبؑ نے پاس انکی بہوپی کے گئے اور کہا کہ اے بہن تم یوسف کو مجہے دیدو
واللہ ایک دم اوسکا اپنے پاس سے غائب ہونا نہین چاہتا اونہون کہا واللہ مین اسکو نہین چہوڑونگی تم
چند روز اور اسکو میرے پاس رہنے دو مین اسکو دیکہون گی اور تسکین پاؤن گی شاید اس سے میرے دلکو
تسلی رہے جب یعقوبؑ بہن کے پاس سے باہر گئے بہن نے کمربند اسحقؑ لیکر زیر جامہ یوسفؑ باندہ دیا
پہر کہا کہ منطقہ گم ہوگیا دیکہو کس نے لیا ہے اور کس کے پاس ہے پہر تلاش کرکے کہا گہر والون کی جامہ تلاشی
کرو جب جامہ تلاشی کی تو یوسفؑ کے پاس پایا عمہ نے کہا یہ میرا ہے مین جو چاہون سو کرون جب یعقوبؑ آئے
تو یہ حال انسے بیان کیا اونہون نے فرمایا تو جان اور یہ جانے اگر یہ منطقہ اسنے لیا ہے تو یہ تیری سپرد
ہے مین کچہہ نہین کرسکتا تب بہن نے یوسفؑ کو اپنے پاس روک رکہا یعقوبؑ کو کچہہ قدرت اونپر نہ ہولی
یہانتک کہ بہن کا انتقال ہوا اسی جگہہ سے بہائیون نے کہا کہ اگر بنیامین نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے
اوسکے ایک بہائی نے چوری کی تہی یوسفؑ نے اسبات کو اپنے جی مین رکہا اور ظاہر نہ کیا یعنے دل مین یہ
بات کہی کہ تم بدتر ہو درجے مین الخ یہ قبیل اضمار قبل الذکر سے ہے اسکے شواہد قرآن و حدیث و لغت کے منثور
و اخبار و اشعار مین بہت ہین ابن عباس نے بہی یہی کہا ہے کہ یوسفؑ نے یہ بات انتم شر مکانا الخ جی مین کہی
زبان سے نہین کہی فتح البیان مین کہا ہے کہ غرض بہائیون کی اس کہنے سے کہ اگر اسنے چرایا ہے تو اس سے
پہلے اسکے ایک بہائی نے بہی چرایا تہا یہ تہی کہ ہم اسکے طریقہ و سیرت پر نہین ہین بلکہ یہ اور اسکا بہائی
اس طریقہ پر تہا اسلیے کہ یہ دونون دوسری ماں سے ہین نہ ہماری ماں سے زجاج نے کہا کہ اللہ ہی جانے
کہ برادر بنیامین نے چوری کی تہی یا نہین قرطبی نے کہا اونہون نے نسبت سرقہ کی طرف یوسفؑ
کے جہوٹی کی ہی اوسے تر ہے اسلیے کہ یہ کچہہ اونکا پہلا دروغ بے فروغ نہین ہے ایسے جہوٹ تو
وہ بہت کہہ چکے تہے اس سے یہ بہی ثابت ہوا کہ وہ انبیا نہ تہے ابن منیر نے بحر مین کہا ہے کہ جو کچہہ مفسرین
تفسیر سرقہ مین کہا ہے تکلف ہے نسبت اسکی طرف اہلبیت نبوت کی جائز نہین ہے اور نہ طرف کسی
اشراف کے اس تفسیر کا ترک کرنا واجب ہے بکی بہی اسی طرف گئے ہین یا مراد برادر سے بنی آدم مین اسکے
نظائر حدیث مین آئے ہین خفاجی نے کہا یہ کلام لائق قبول ہے زجاج وغیرہ نے کہا ہے ضمیر فاسرہا
عائد طرف کلمے کے ہے یا جملے کے وہ کلمہ یہ تہا انتم شر مکانا مگر ابو علی فارسی نے اسکو رد کیا ہے بعض نے

کہا ضمیر عائد ہے طرف اجابت کے یعنے یوسفؑ نے اجابت اوس امر کی اُسوقت نکی دوسرے وقت تک چھوڑا

شرح این ہجران واین سوز جگر ‏ ‏ این زمان بگذار تا وقت دگر

بعضے نے کہا یوسفؑ نے اس قول اِنْ یَّسْرِقْ الخ کو اپنے جی مین رکھا یعنے اوسے یعنے یہ جی کی بات اونپر ظاہر نکی اور کچھہ ذکر اسکی صحت و بطلان کا نہ فرمایا قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ کہنے لگے اے عزیز اسکا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھہ لے ایک ہم مین سے اسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین تو ہے احسان کرنیوالا یعنے بیٹا بوڑھے باپ کا ہاتھہ پکڑے پھرتا ہے بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جس پاس پائین اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے ف جب لینا بنیامین کا مقرر ہوگیا اور یہ بات ٹھیری کہ اونکو پاس یوسفؑ کے چھوڑ دے بموجب اونکے اعتراف شرعی کے تب لگے تعطف و تلطف و ترفق کرنے اور کہا کہ اسکا بوڑھا باپ اسکو بہت چاہتا ہے اور عوض فرزند گم شدہ کے اس سے تسلی خاطر حاصل کرتا ہے اسکی جگہہ تم ہم مین سے کسی شخص کو پکڑ رکھو اسکو چھوڑ دو ہم دیکھتے ہین کہ تم اچھے آدمی ہو یعنے عادل و منصف و قابل خیر و لائق احسان ہو یوسفؑ نے فرمایا معاذ اللہ کہ ہم کسیکو پکڑین مگر اوسیکو جسکے پاس سے ہماری چیز برامد ہوئی ہو اور تمنے اُسکا اعتراف کرلیا ہے ہم تو اگر ایسا کرین تو ظالم ٹھیرین کہ بری کو بدلے سقیم کے گرفتار کرین یہ ہرگز نہین ہوسکتا ہی فتح البیان مین کہا ہے برادران یوسفؑ نے کہا اے عزیز بنیامین کا ایک باپ ہے کبیر السن جسکو طاقت اُسکے فراق کی نہین ہے اور نہ اُسکے پاس تک پہونچ سکتا ہے یا کبیر القدر ہے اسلیے کہ ایک پیغمبر ہے اولاد انبیا علیہم السلام مین سے اس قول مین بُعد ہے اور اول اولی ہی اسکے عوض کسی ایک کو ہم مین سے رکھہ لو کہ ہماری جدائی کا اتنا رنج اُسکو نہ ہوگا جسقدر کہ اسکے فراق سے ہوگا ہم دیکھتے ہین کہ تم سب لوگون کے ساتھہ احسان کرتے ہو رحیم کریم سلیم ہو ہماری یہ بات مان لوگے تو ہمپر تمہارا احسان ہوگا یوسف علیہ السلام نے اللہ کی پناہ پکڑی اور کہا کہ ہم تو اوسی کو روک رکھین گے جسکے سامان مین یہ صواع نکلا اور یون نہ کہا کہ جسنے چرایا ہے واسطے تحرز کے کذب سے اسلیے کہ اونہین معلوم تھا کہ بھائی نے چوری نہین کی ہے اسمین جواز ہے توسل کا طرف اغراض کے حیلے سے جبکہ مخالف شرع و ہادم اصل نہ ہو شاید اللہ نے یوسفؑ کو اسبات کا حکم دیا ہو واسطے تشدید محنت کے یعقوب علیہ السلام پر اور عفو و صفح و اخذ بدل سے منع فرمایا ہو جسطرح کہ صاحب موسیٰ یعنی خضر علیہما السلام کو حکم دیا تھا کہ فلان

کو قتل کر ڈالو کیونکہ اگر وہ زندہ رہیگا تو طاغی وکافر ہوگا ابن عادل نے کہا کہ کتاب اللباب فی علوم الکتاب
مین اسیطرح کہا ہے اور صاحب کشاف نے جزم کیا ہے کہ یہ واقعہ عجیب وحی تہا فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا
مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ط قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ
وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ج فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ
اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ج وَمَا
شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي
أَقْبَلْنَا فِيهَا ط وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ پہر جب ناامید ہوئے اُس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا اونمین کا بڑا کیا تم
نہین جانتے کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال مین سو مین
نہ سرکونگا اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا قضیہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہ ہے سب
سے بہتر چکانے والا پہر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے
وہی کہا تہا جو ہمکو خبر تہی اور ہمکو غیب کی خبر یاد نہ تہی اور پوچھ لے اُس بستی سے جسمین ہم تہے اور اُس
قافلے سے جسمین ہم آئے ہین اور ہم بیشک سچ کہتے ہین **ف** یعنے اور بہائیون کو رخصت کیا
بڑا بہائی رہگیا اس توقع پر کہ شاید مہربان ہوکر خلاص کردین کہا باپ سے کہیو تم کو قول دیا تہا اپنی
دانست پر اور چوری کی خبر نہ تہی یا ہمنے چور کو پکڑ رکہنا تہا یا دین کے موافق نہ معلوم تہا کہ بہائی چور
ہے انتہے اللہ پاک نے خبر دی کہ جب برادران یوسف تخلیص بنیامین سے ناامید ہوئے
جسکی بابت باپ سے عہد و پیمان کرکے آئے تہے تو سب لوگون سے علیحدہ ہوکر باہم صلاح و
مشورہ کرنے کو بیٹھے ۝

پئے مصلحت مجلس آراستند نشستند وگفتند وبرخاستند

روبیل جو سب سے بڑے تہو اور بعض نے کہا یہوذا جسنے یہ رائے دی ہتی کہ یوسف کو چاہ گمنام
مین ڈالو قتل کرنا ضرور نہین ہے اوسنے کہا سنو تمسے تمہارے باپ نے عہد لیا ہے کہ تم بنیامین
کو واپس نزدیک اونکے پہونچا دوگے اب تمپر پہنچانا اوسکا مشکل ہوگیا ہے اور تم پہلے یوسف عہ
کو ضائع کر چکے ہو سو مین تو اس شہر سے نہین ہلنے کا جب تک مجھکو میرے باپ اجازت رجوع کی نہ
دین اور مجہے رضی نہون اللہ میرا فیصلہ کردے یعنی تلوار سے یا مجھکو قدرت ہو کہ میرے بہائی کو چہڑا

لون اللہ سب مین بڑا حاکم ہے تم جاؤ اور اس ماجرا کی خبر باپ کو دو کہ نزدیک اونکے یہ عذر ہوا اور تم اپنے اقرار سے پاک صاف ٹہیرو قتادہ و عکرمہ نے کہا غیب سے یہ مراد ہے کہ ہمین یہ معلوم نہ تہا کہ تمہارا بیٹا چوری کریگا ابن زید نے کہا ہم نے نجانا غیب کی بات کو کہ اوسنے کوئی چیز چرالی ہے ہم سے تو یہی پوچھا تہا کہ چوری کی کیا سزا ہے تم اہل مصر سے پوچہہ لو یا کسی اور شہر والون سے قالہ قتادۃ اور اہل قافلہ سے دریافت کر لو کہ ہم صادق ہین حافظ و حارس ہین یا نہین جو کچھہ ہمنے کہا ہی اسمین ہم سچے ہین اوسنے چوری کی اور وہ چوری کی علت مین پکڑا گیا فتح البیان مین کہا ہے اونہون نے جب دیکھا کہ یوسف نے اجابت ہمارے سوال کی نہ کی اور یقین کر لیا کہ اب برادر ہمکو نہ ملے گا تو لگے مصلحت کرنے تب رو بیل بڑے بہائی نے کہا یہ عمر مین سب سے اکبر تھے قالہ قتادۃ یا عقل و علم مین زیادہ تہے نہ سن و سال مین یا یہوذا مین کہ وہ عقل وافر رکھتے تہے یا شمعون کہ وہ ان سب مین رئیس قافلہ تہے کہ تم جانتے ہو کہ باپ نے تمسے اللہ کا عہد لیا ہے بابت حفظ بنیامین کے اور قبل اسکے جو کچھہ تم ساتھ یوسف کے کر چکے ہو وہ تمہین معلوم ہے سو مین تو اسجگہہ سے سرکنے کا نہین جبتک کہ میرے پدر بزرگوار حکم نہ دین یعنے مین اسی جگہہ مصر مین مقیم رہونگا یہ بات اونہون نے باپ سی شرما کر کہی کہ ہم کسطرح بغیر بہائی کے پاس اونکے جائین اور کیا منہ دکہائین یا اللہ حکم دے کہ مین اسجگہہ کو چہوڑ دون یا میرا بہائی رہائی پائے کہ مین اسکو لیکر باپ کے پاس جاؤن یا اللہ ہمکو نصرت دے اوسپر جسنے میرے بہائی کو پکڑ رکہا ہے کہ مین اسکا بدلا لون اور اپنے بہائی کو واپس لے جاؤن یا عاجز ہو کر منصرف ہون مجاہد نے کہا معنے یہ ہین کہ تلوار لیکر لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن ابو صالح نے بھی اسی طرح کہا ہے اللہ بہتر حاکم ہے اسکا حکم حق کے موافق جاری ہوتا ہے اور مطابق صواب کی ہوتا ہے مراد اس کلام سے التجا الی اللہ تہی اور ندامت مین طرف والد ماجد کی پہر اونکے بڑے نے کہا تم سب جاؤ اور باپ سی کہو کہ اے باپ ہمارے تیرے فرزند نے چوری کی یہ اسلیے کہ اونہون نے استخراج صواع رحل برادر سے مشاہدہ کیا تہا لفظ سرق کو اسجگہہ بصیغہ مجہول بہی پڑہا ہے یعنے اوس سے چوریکا ہونا معلوم ہوا یا وہ متہم بدزدی ٹہیرایا گیا یہ بات بطور مبالغہ کے ازالہ تہمت مین اپنی جانون سے پاس باپ کی کہی اسلیے کہ پہلے وہ بسبب قصہ یوسف کی متہم ٹہیر چکے تہے ہمنے وہی کہا جو دیکہا یعنی کہ صواع اُس کی خرجی سے نکلا یا حکم سارق کا اپنی شریعت کی موافق بیان کر دیا ہم غیب کی بات کیا جانتے تہے کہ یہ چوری کرے گا غیب کو جاننے والا اللہ ہے شاید

صواع اسکی خرجی مین رکھدیا گیا اور ہمین خبر نہ ہوئی بعض نے کہا غیب سے مراد وقت شب ہے یعنے ہم سوتے تہے
اُسوقت اُسنے چوری کی یا کام ہمارے غیبت مین اُسنے کیا اور ہمپر اوسکا فعل مخفی رہا عکرمہ نے کہا یعنے ہم نہ
جانتے تہے کہ تمہارا بیٹا چوری کریگا اسیطرح قتادہ نے بہی کہا ہے ابن عباس نے کہا ہم اوسکے رات دن
آنے جانیکے نگہبان نہ تہے تمکو یقین نہو تو بستی سے پوچہہ لو یعنے اہل مصر سے یہی قول ہے قتادہ و ابن عباس
کا بعض نے کہا یہ ایک قریہ تہا قرائے مصر سے جہان وہ اُترے تہے اور وہان سے بہرتی غلہ کی ہتی اور اسی
جگہہ تلاش سرقہ کی ہوئی تہی اور قافلہ والون سے پوچہہ لو یہ ایک قوم ہمسایہ یعقوب علیہ السلام تہی کنعان
سے ہم اپنے اس بیان مین راستگو ہین یہ آخر کلام ہے جو کبیر نے اونکو تعلیم کیا تہا جب اونہون نے یہ بات واپس
آکر یعقوب سے کہی تو قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۚ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَاْتِيَنِي
بِهِمْ جَمِيعًا ۚ اِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا اَسَفٰى عَلٰى يُوسُفَ وَ
ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ
حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ۝ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُونَ ۝ بولا کوئی نہین بنائی ہے تمہارے جی نے ایک بات اب صبر ہی بہتر ہے شاید اللہ لے
آوے میرے پاس اُن سب کو وہ ہے خبردار حکمتون والا اور اُلٹا پہرا اونکے پاس سے اور بولا اے افسوس یوسف پر
اور سفید ہوگئی انکہین اوس کی غم سے سو وہ آپ کو گہونٹ رہا تہا کہنے لگے قسم اللہ کی تو نہ چہوڑیگا
یاد یوسف کی جبتک کہ گل جاوے یا ہو جاوے مردہ بولا مین تو کہولتا ہون اپنا احوال و غم اللہ ہی پاس
اور جانتا ہون اللہ کیطرف سے جو تم نہین جانتے **ف** پہلی بار کی بے اعتباری سے اب کی بہی حضرت
یعقوبؑ نے بیٹون کا اعتبار نکیا لکن نبی کا کلام جہوٹہہ نہین بیٹون کی بنائی بات تہی حضرت یوسف بہی
بیٹے تہے یعقوب علیہ السلام غم کی بات موہنہ سے نہ نکالتے تہے مگر اُسوقت بے اختیار اتنا نکلا
ایسا درد اتنی مدت دبا رکہنا کسکا کام سوائے پیغمبر کے اس بیٹے کے جانے سے یوسف کا غم تازہ ہوا ابن
ابن کثیر کہتے ہین یعقوبؑ نے اسوقت وہی کہا جو اُسوقت کہا تہا جبکہ قمیص یوسف پر جہوٹا خون لگا کر لائے تہے کہ
تمنے بات بنائی اور مین صبر کرونگا محمد بن اسحق کہتے ہین برادران یوسف نے اکر جب خبر یعقوب علیہ السلام
سے کہی تو اونہون نے گمان کیا کہ یہ بہی ویسی ہی بات ہے جیسے کہ یوسف کے ساتہہ کی تہی پہر اللہ سے امیدوار
ہوئے کہ اونکی اولاد سہ گانہ اونپر دکری یعنے یوسف اور بنیامین و روبیل جو دیار مصر مین رہگئے تہے اور اس انتظار مین

تہے کہ یا اللہ سے اون سے راضی ہوکر حکم رجوع کا دے یا اپنے بہائی کو خفیہ طور پر نکال لیجائین اور چونکہ یعقوب
علیہ السلام نے تینون لڑکون کے رجوع کی امید کی ہتی اسلیے یون کہا کہ لگتا ہے کہ اللہ اون سب کو لے آئے وہ
میرے حال کو جانتا اور اپنے فعل و قضا مین حکیم ہے پہر یعقوب ع نے اپنی بیٹون سے اعراض کیا اور حزن
قدیم اول یوسف کو یاد کرکے کہا افسوس ہی فراق یوسف پر اونکو دو غمون نے گہیرا سعید بن جبیر کہتے ہین کسی
کو سوائے اہل اسلام کے استرجاع نہین دیا گیا تم یعقوب علیہ السلام کے قول کو نہین سنتے کہ یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوسُفَ
کہا کظیم کہتے ہین خاموش کو جو کہ اپنے امر کا شکوہ مخلوق کے سامنے نکرے قَالَہٗ قَتَادَۃُ وَغَیْرُہٗ ضحاک نے
کہا کظیم بمعنے کئیب حزین ہے بیٹون نے کہا اے باپ اگر تمہارا یہی حال رہیگا تو تم ہلاک و تلف ہو جاؤ
گے حرض کہتے ہین ضعیف القوۃ کو تب یعقوب علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ مین تو اپنا دکہہ درد رب
کے سامنے کہتا ہون اور مجہے اُس سے امید خیر کی ہے ابن عباس نے کہا مراد رویاے یوسف ہے کہ
لامحالہ وہ ظاہر ہوگی دوسرا لفظ یہ ہے مین جانتا ہون کہ خواب یوسف ع کا سچا ہے اور مین عنقریب
اسکو سجدہ کرونگا حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے یعقوب کا ایک مُنہ بولا بہائی تہا ایک دن اوسنے
کہا تمہارے بصر کس چیز نے کہوئی اور تمہاری کمر ٹہیری کردی فرمایا یوسف پر رونے سے آنکہ گئی بنیا مین
پر غم کرنے سے کمر جہک گئی جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا اے یعقوب اللہ تمپر سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے تمہین
شرم نہین آتی کہ تم میرے غیر کے روبرو شکوہ کرتے ہو تب یعقوب نے کہا اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ
اِلَی اللّٰہِ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَشْکُوْا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِم یہ حدیث غریب ہے اسمین
نکارت ہی مین کہتا ہون اہل دل کا تجربہ ہے کہ جو شخص اپنی بلا کا ذکر کسی شخص سے نہین کرتا ہے اور اللہ
کیطرف اسیے رجوع لاتا ہے اُسکی ابتلا رب بدل بالآرام ہو جاتی ہے مجہکو بہی اسکا تجربہ ہو چکا ہے اگرچہ
خاموشی بروجہ کمال ہر سینہ نہین آتی ہے مگر صدیقین کو فتح البیان مین کہا ہے جب برادران یوسف نے
یعقوب علیہ السلام سے یہ حال کہا تو فرمایا کہ تمہارے جی نے یہ بات بنائی ہے ورنہ اسکی کچہہ اصل نہین
ہے یعنی تم کہتے ہو کہ بنیامین نے چوری کی حالانکہ حقیقت مین اُسنے چوری نہین کی ہے یا مراد امر سے یہی کہ تم بنیامین
کو نکالکر طرف مصر کے لیگئے بغرض منفعت سو منفعت کی عوض مضرت حاصل ہوئی یا امر سے یہ مراد ہے کہ تم
نے یہ فتوے دیا کہ چور کو عوض چوری کے پکڑ رکہنا چاہیے بالجملہ اضراب اسجگہہ باعتبار اثبات برأت ہی نہ باعتبار
اصل کلام کہ وہ صحیح تہا پہر فرمایا کہ صبر لائق تر ہے مجہکو صبر جمیل اوس صبر کو کہتے ہین جسمین شکوہ نہ ہو بلکہ تفویض

امر الی اللہ ہوا اور بہتر جاع کرے حدیث مین آیا ہے کہ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی پہر کہا قریب ہے
کہ لاوے اللہ پاس میرے اُن سبکو یعنے بنیامین اور اُسکے بڑے بہائی کو جو مصر مین ہے اور یوسف کو یہ بات یعقوب
نے بطریق حسن ظن باللہ عز وجل کہی تہی اسلیے کہ اونکے نزدیک ثابت تہی کہ یوسف مرے نہین ہین بلکہ زندہ ہین
اگرچہ خبر اونکی نہین لگتی بلا جب سختی بہت ہوجاتی ہے تو اسرع الی الفرج ہوتی ہے قال تعالی سَیَجْعَلُ اللّٰہُ
بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ع تا امید رت نشود یاس بدولت نرسی + اللہ تعالے علیم حکیم ہے پہر انکی طرف سے روگردان
ہوکر فرمایا اے دریغ یوسف آسف کہتے ہین شدت جزع یا شدت حزن کو ابن عباس نے کہا اے حزنا علی
یُوْسُفَ قتادہ نے بہی اسیطرح کہا ہے مجاہد نے کہا اے جزعا جب غم فراق یوسف کا اپنی حد کو پہونچ گیا اور اسکے
ساتہہ فراق بنیامین کا بہی آلگا اور یہ سنا کہ وہ بادشاہ مصر کے نزدیک قید ہوگیا ہے تو اور دو چند صدمہ ہوا
اور رحد قدیم ہیجان و جوش مین آیا تب یہ کلمہ اونکی زبان شریف سے نکلا اور آنکہہ کی سیاہی سفیدی سے بدل گئی
بسبب کثرت گریہ کے کہتے ہین حاسہ بصر کا ادراک جاتا رہا تہا مقاتل نے کہا چہہ سال تک کچہہ نظر نہ آتا تہا بعض نے
کہا یہ بات انبیا پر بعد تبلیغ کے جائز ہے کسی نے کہا کم نظر آتا تہا بعض اہل لغت کہتے ہین حزن بالضم والسکون
بمعنے بکا ہے اور بفتحتین ضد فرح مگر اکثر اہل لغت کا قول یہ ہے کہ یہ دو لغت ہین ایک معنی مین بکا بالمد رفع
صوت ہے اور بالکسر اشک ریزی بغیر صوت یہی اسجگہہ مناسب ہے کہتے ہین یہ حزن شدید اسبات پر تہا کہ وہ
جانتے تہے کہ یوسف زندہ ہے اونکو ڈر ہوا دین اونکے باوجود ہونیکے مصر مین کیونکہ اہل مصر اسوقت کفار تہے
بعض نے کہا مجرد حزن کچہہ حرام نہین ہے حرام وہ غم ہے جسمین کپڑے پہاڑے تڑپے چیخے چلائے
نا ملائم بات کرے ابو السعود نے کہا اس آیت مین دلیل ہے جواز تاسف و بکا پر وقت مصائب کے اسلیے
کہ باز رہنا اس سے نیچے تکلیف کے داخل نہین ہے کیونکہ ایسے لوگ کم ہین جو وقت شدائد کے مالک اپنے
نفس کے رہین حضرت صلعم نے اپنے فرزند ابراہیم پر گریہ کیا تہا اور فرمایا تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ
مَا یُسْخِطُ الرَّبَّ وَاِنَّا عَلَیْکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ انتہے اسکو یہ لفظ کظیم بہی ہویدا ہے کظیم وہ ہے جو غم
سے بہر جاوے اور ممسک غم ہو زبان پر کچہہ نہ لاوے زجاج نے کہا کظیم بمعنے محزون ہے یعنے غمگین ابن عباس
نے کہا بمعنے حزین قتادہ نے کہا کظیم وہ ہے جسکا حزن اوسکے جوف مین ہو اور بجز خیر کے کچہہ نہ کہے عطا
خراسانی کہتے ہین معنی مکروب ہے اسیطرح عکرمہ نے بہی کہا ہے ضحاک و مجاہد نے کہا کظیم بمعنے کمد ہے حسن کہتے
ہین جب سے یوسف ع پاس سے یعقوب کے نکلے اور پہر ملے فاصلہ اسی برس کا تہا ایک دن بہی آنکہہ یعقوب

کی آنسو سے خشک ہوئی حالانکہ روے زمین پر کوئی پیغمبر اکرم تر اللہ پر اوس سے نتہا بیٹون نے کہا تم ہمیشہ یوسف
کو یاد کرتے ہو یہانتک کہ مرض سے لاغر ہو گئے قالہ ابن عباس قتادہ نے کہا بوڑہے ہو گئے اصل حرض
فساد ہے جسم یا عقل مین حزن یا عشق یا ہرم سے ابو عبید وغیرہ سے اسیطرح محکی ہے بعض نے کہا حرض
مادون موت ہے اور حارض بالی داثر کو کہتے ہین یعنے خشک کہنہ نورح نے کہا غم سے گہلنے کو پہر کہا یا تم
ہلاک ہو جاؤ گے مجاہد نے کہا یعنی مرجاؤ گے غرض اونکی منع کرنا یعقوب کا تہا بکا ر و حزن و اسف سے براہ شفقت
اگرچہ خود ہی سبب ان حزان و ہموم کے اور منشا ان اندوہ و غموم کے تہے یعقوب نے کہا مین اپنے رنج و غم کو
اللہ سے کہتا ہون نہ کسی اور سے مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ انسان جب کتم بلائے نازل پر قادر ہوتا ہے تو یہ
حزن و ہم ہے اور اگر قادر نہین ہوتا ہے اور غیر سے ذکر کے اوسکا کرتا ہے تو یہ بث ہے اس صورت مین بث حزن سے
بڑہکر اور سخت تر ہے کسی نے کہا بث ہم ہے یعنی فکر یا حاجت ابن عباس نے کہا بث بمعنے ہم ہے مسلم بن یسار
نے رفعًا کہا ہے مَنْ بَثَّ لَمْ يَصْبِرْ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ پہر یعقوب نے
فرمایا کہ جو بات مین طرف سے اللہ کے جانتا ہون وہ تم نہین جانتے ہو یعنے مجہے اللہ کا لطف و احسان وقت
مصیبت پر معلوم ہے اور وہ بلا کو اسی طرح دور کرتا ہے کہ گمان بہی نہ ہو ابن عباس نے کہا یعنے مجہے معلوم
ہے کہ اللہ مضطرین کی دعا قبول فرماتا ہے يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَ
يُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ط
اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اوسکے بہائی کی اور مت نا امید ہو اللہ کے
فیض سے بیشک نا امید نہین اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو منکر ہین پہر جب داخل ہوئے اوسکے پاس کہا اے
عزیز پڑی ہے ہمپر اور ہمارے گہر پر سختی اور لائے ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہمکو بہرتی اور خیرات کر ہمپر اللہ بدلا دیتا ہے
خیرات کرنیوالون کو **ف** قحط مین سب اسباب گہر کا بک گیا ابکی بار اون اور پنیر اور ایسی چیزین لائے تہے اناج
خریدنے کو یہ حال سنکر حضرت یوسف کو رحم آیا اپنے تئین ظاہر کیا اور ساری گہر کو بلوایا انتہے اللہ تعالے نے حال
یعقوب علیہ السلام کی خبر دی کہ اونہون نے بیٹون کو آمادہ کیا کہ تم زمین مین چلو پہر کہا اخبار یوسف و بنیامین کو دریافت
کرو تحسس خیر مین اور تجسس شر مین ہوا کرتا ہے اور آنکو برانگیختہ کر کے بشارت دی اور حکم کیا کہ تم اپنے رجا و امید
سے مایوس نہ ہو کیونکہ نا امیدی و قطع امل رحمت خدا سے کام کافرون کا ہے سختی سے مراد جدب و قحط و

قلت طعام ہے بضاعت مزجات سے مراد قیمت غلہ ہے مجاہد و حسن و غیر واحد نے کہا ہے مراد ثمن قلیل ہے ابن
عباس نے کہا مزجاۃ یعنے ردی جو رواج نہ پا سکے جیسے رسی یا کھوٹے درہم یا صنوبر یا حبۃ خضرا ضحاک نے کہا یعنی
کاسد غیر منفق ابو صالح نے کہا دانہ بطم اخضر و صنوبر لے کر آئے تھے مطلب یہ کہ تم عوض اس قیمت ناقص کے ہمکو
اوسی قدر غلہ دو جو پہلے دیتے تھے ابن مسعود کی قراءت یہ ہے فَاَوْقِرْ رِكَابَنَا وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ابن جریج نے
کہا مراد تصدق سے رد برادر ہے سعید بن جبیر و سدی نے کہا مراد یہ ہے کہ ناقص پونجی لیکر در گذر کرو اور پورا
ناپ دو سفیان بن عیینہ سے پوچھا تھا کہ حضرت ﷺ سے پہلے کسی اور نبی پر بھی صدقہ حرام تھا یا نہیں کہا تو نے
اللہ کا یہ قول نہیں سنا فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا الاية رواہ ابن جریر مجاہد سے پوچھا تھا
یہ دعا کرنا اللّٰھُمَّ تَصَدَّقْ عَلَيَّ کیا مکروہ ہے کہا ہاں اِنَّمَا الصَّدَقَةُ لِمَنْ يَبْتَغِي الثَّوَابَ فتح البیان میں
کہا ہے تحسس کہتے ہیں کسی شے کی طلب کرنیکو جو ماخوذ ہے حس سے یا احساس سے یعقوب علیہ السلام نے
اپنے بیٹوں سے کہا جاؤ یوسف اور اسکے بھائی کی خبر لگاؤ حاسہ سے یعنے حاسہ بصر یا سمع سے اور اسکی جستجو کرو اور
اللہ کے فرج و تنفیس و رحمت سے ناامید نہ ہو اصمعی نے کہا روح نسیم ہوا ہے جسکو انسان پاتا ہے اور اسکی طرف
ساکن ہوتا ہے یہ بھی کہا ہے کہ روح استراحت ہے دل کی غم سے ابو عمرو نے کہا روح فرج ہے ابن عباس نے
کہا روح رحمت ہے کافر جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں یہ اسلیے کہ وہ اللہ کی قدرت و عظم صنعت
والطاف خفیہ کو نہیں جانتے اور مومن وقت بلا کے صبر کرکے انتظار کشادگی و رحمت کا کرتا ہے اس لیے
خیر کو پہونچ جاتا ہے اور وقت رخا کے اللہ کی حمد بجا لاتا ہے کافر برخلاف اس حال کے ہوتا ہے بالجملہ
جب وہ بموجب حکم پدر عالی قدر چلے اور پاس یوسف ؑ کے آئے تلاش یوسف ؑ و بنیامین میں تو انہوں
نے یہ بات کہی کہ اے عزیز مصر ہمکو اور ہمارے گھر والوں کو جوع و حاجت نے چھوا ہے قتادہ نے
کہا مراد ضر معیشت ہی عدول طرف شکوے کے کیا کیونکہ متحمس اپنے مطلوب کے لیے ہر طرح کا توصل کرتا ہے
اور سارے طرق اعتراف و عجز و ضیق دست و شدت حاجت کو بیان کرتا ہے تاکہ دل مخاطب کا نرم
پڑے اونہوں نے چاہا کہ اس طور پر استحان کریں اگر دل عزیز کا نرم پڑے تو مقصود کا ذکر کریں ورنہ شکوہ
کریں آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ شکوہ کرنا وقت ضرورت کے جبکہ اپنی جان پر خوف اسکے پہونچنے
کا ہو درست ہے جسطرح کہ بیمار کو بیان کرنا اپنی علت کا سامنے طبیب کے روا ہے یہ آنا بھائیوں کا نزدیک
یوسف ؑ کے تیسری بار تھا ابتداء بامور بہ اسلیے نہ کی کہ اول یوسف ؑ کو طرف رافت و رحمت کے لائیں پھر

اظہار مطلب کا کرین بضاعت کہتی ہین ذرا سے مال کو جس سے کوئی شے خرید کرنا چاہین مزجات ناقص غیر تمام کو
بولتے ہین ابو عبید نے کہا کہوٹے روپے کو مزجات کہتے ہین اسلیے کہ وہ مردود مدفوع غیر مقبول ہوتا ہی
ابن عباس نے کہا مراد دراہم کاسدہ ہین جیسے پرانی رسیان اور غرارہ اور کہوٹے دام جو بازار مین نہ چلین
اس بضاعت مین اختلاف ہے کسی نے کہا گوشت خشک یا حیس تہا کسی نے کہا اون و گہی تہا کسی نے
کہا حبہ خضرا و صنوبر کسی نے کہا دراہم ردیہ زیوف کسی نے کہا نعال وادم پہر یوسف سے اسباب کے
طالب ہوئے کہ ہمکو عوض اس جنس ناروا کے پورا کیل دو اور ہمپر خیرات کر یعنے اس زیادہ دینے مین مراد
چشم پوشی ہے وارت بضاعت سے جسکو وہ لائے تہے اکثر مفسرین اسی کے قائل ہین بعض نے کہا حرمت صدقہ
کی مختص ہے ساتہہ ہمارے حضرت کے ابن جریج نے کہا مراد اس تصدق سے یہ ہے کہ ہمارا بہائی ہمکو پہیر دو ضحاک
نے بہی اسی طرح کہا ہے ابن الانباری نے کہا وہ سائل سامحت تہے مشابہ صدقے کے نہ طالب نفس صدقہ اللہ
صدقہ کرنے والون کو ثواب اخروی دیتا ہے اور انپر توسع کرتا ہے ضحاک نے کہا اونہون نے یون نہ کہا کہ
اللہ تمکو جزا خیر دیگا اسلیے کہ اونکو یہ بات معلوم نہ تہی کہ وہ مومن ہین جب اونہون نے یہ بات کہی تو پہر یوسف
سے رہا نہین گیا اپنے آپ کو اونپر ظاہر کر دیا قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ
جَاهِلُونَ ۝ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ
مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا
لَخَاطِئِينَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ کہا کچہہ خبر رکہتے ہو
کیا کیا تم نے یوسف سے اور اوسکے بہائی سے جب تمکو سمجہہ نہ تہی بولے کیا سچ تو ہی ہے یوسف کہا مین یوسف
ہون اور یہ میرا بہائی ہے اللہ نے احسان کیا ہمپر البتہ جو کوئی پرہیزگار رہا اور ثابت رہے تو اللہ نہین کہوتا حق نیکی
والونکا بولے قسم ہے اللہ کی البتہ تجہکو پسند رکہا اللہ نے ہم سے اور ہم تہے چوکنے والے کہا کچہہ الزام نہین تمپر آج
بخشے اللہ تمکو اور وہ ہے سب مہربانون سے مہربان **ف** جسپر تکلیف پڑے اور شرع سے باہر نہ ہو اور
گہبرائے نہین تو آخر بلا سے زیادہ عطا ملے بہائیون نے کہا تیرا خواب سچ تہا اور ہمارا حسد غلط تہا اللہ
تعالے نے خبر دی حال یوسف کی کہ جب بہائیون نے ذکر اپنے جہد و ضیق و قلت طعام و عموم جدب و
قحط سالی کا کیا تو یوسف کو باپ یاد آئے اور اُنکے حزن کا سبب اپنی گمشدگی اور بہائی کی جدائی کا خیال
ہوا کہ وہ اس تکلیف و رنج مین ہین اور مین اس ملک مین متصرف و سعت مین ہون اُسوقت اُنکو رقت د

ورافت ورحمت وشفقت نے اپنے باپ اور بہائیون پر نکرا اور رونا آگیا تب بہائیون کو پہچنوا دیا کہ مین یوسف ہون
اور اپنے سر سے تاج اوٹہا کر دکہایا اونکی پیشانی پر ایک تل تہا اور کہا تم جانتے ہو کہ تم نے ساتہہ یوسف اور
اوسکے بہائی کے کیا سلوک کیا ہے کہ باپ سے اونکو جدا کر دیا اور تمکو تمہارے جہل نے اس امر پر آمادہ کیا
بعض سلف نے کہا ہے کُلُّ مَنْ عَصَى اللهَ فَهُوَ جَاهِلٌ پہر آیت پڑہی ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا
السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ الخ ظاہر واللہ اعلم یہ ہے کہ یہ شناسا کرنا بہائیون کا اپنے نفس کے ساتہہ اللہ کے اذن سے
تہا جسطرح کہ دوبار اول مین بامر خدا آپکو مخفی رکہا ولکن جب حال تنگ ہوا اور امر سخت ہوا اللہ نے اوس
ضیق سے کشادگی بخشی کما قال تعالے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اوسدم بہائی بولے کہ
کیا تو یوسف ہے ابی بن کعب کی قرات ہے اَئِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ یعنے اونہون نے تعجب کیا کہ ہم دو سال
سے آتے جاتے ہین اور ہم نے ابتک اونکو نہ پہچانا اور اونہون نے ہمکو پہچان لیا اور اپنے آپ کو اب تک
پوشیدہ رکہا ولہذا بطریق استفہام کہا کہ کیا تو یوسف ہے تب فرمایا ہان مین یوسف ہون اور یہ بنیامین میرا
بہائی ہے اللہ نے ہمپر منت رکہی کہ بعد تفرقہ کے پہر بہائی سے ملایا اور بعد ایک مدت دراز کے یکجا فرمایا
جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ اسکا اجر برباد نہین کرتا تب اعتراف کیا فضل یوسف
کا اور کہا اللہ نے تجہکو ہمپر اختیار کیا یعنے خلق وخلق وسعت ملک وتصرف نبوت مین اور ہم بات کے مقر
ہوئے کہ ہم سے بدی اور خطا ہوئی تیرے حق مین اوس وقت یوسف نے فرمایا آجکے دن کچہہ عتاب و
ملامت تمپر نہین ہے اور مین بعد آجکے دن کے پہر تمکو اولہنا تمہارے گناہ کا نہ دونگا پہر اونکو دعاے
مغفرت دی اور اللہ کو ارحم الراحمین فرمایا سدی نے کہا بہائیون نے معذرت کی اونہون نے کہا
مین تمہارے گناہ کا ذکر نہ کرونگا ابن اسحق وثوری نے کہا مراد تثریب سے تانیب ہے یعنے جو کچہہ تم نے کیا
سو کیا اللہ تمہارا گناہ بخشے وہ بڑا رحیم ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ استفہام یوسف کا کہ تم جانتے ہو کہ تم نے
یوسف کے ساتہہ کیا کیا تہا بطور توبیخ وتقریع کے تہا کیونکہ وہ تو اپنے قصور کو جانتے تہے ولکن مراد یوسف کی اس
ذکر سے تعظیم واقعہ تہی گویا یہ بات جتلائی کہ مَا اَعْظَمَ الْاَمْرَ الَّذِيْ اَرْتَكَبْتُمْ مِنْ يُوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَمَا اَقْبَحَ
مَا اَقْدَمْتُمْ عَلَيْهِ جسطرح کسی عاصی سے کہتے ہین هَلْ تَدْرِيْ مَنْ عَصَيْتَ مفسرین نے کہا ہے جو کچہہ ساتہہ
یوسف کے کیا تہا اوسکا ذکر اوپر گذر چکا اور بہائی کے ساتہہ یہ کیا کہ یوسف سے جدا کر کے غم مین ڈالا اور حقارت
واہانت سے رکہا اور یعقوب علیہ السلام کی تکلیف کا استفہام نہ کیا بغرض تعظیم رفعت قدر کیونکہ یہ بہی جانتے

تھے کہ یہ ایک امتحان تھا اونکا طرف سے اللہ کے واسطے بلندی درجات کے پھر یوسف نے اونکو جاہل ٹہیرایا
اسلیے کہ اونہون نے تقضاے علم پر عمل نکیا یا بقصد اعتذار و تخفیف امر کے ایسا فرمایا یعنے یہ کام بدتمنے
اسلیے ہوا کہ تم اوسکو گناہ نجانتے تھے اور عاقبۃ الامر کے شناسا نہ تھے یا یہ مطلب تھا کہ تم اوسوقت اوائل صبا
وزمان صغر مین تھے تاکہ وہ خجل نہون حالانکہ خوب معلوم تھا کہ وہ اوسوقت بڑے تھے نہ چھوٹے یہ آیت
تصدیق ہے اس قول کی وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ تب اونہون
نے بطور تعجب کے کہا کہ کیا تو یوسف ہے وہ بمجرد اس کہنے کے مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ پہچان گئے کیونکہ سمجھہ
گئے کہ ایسی بات سوا یوسف کے اور کون کہہ سکتا ہے بعض نے کہا یوسف نے سر سے تاج اوٹھا لیا اور بعض
نے کہا تبسم کیا اوس سے اونہون نے پہچان لیا پھر فرمایا ہان مین یوسف ہون ابن الانباری کہتے ہین یہ کہا
کہ ہان مین وہی ہون بلکہ اظہار اسم کیا کہ مین یوسف ہون مراد اس سے تعظیم تھی یعنے مین وہی مظلوم ہون کہ تم
نے جس کے قتل کا ارادہ کیا تھا اور یہ میرا بھائی ہے کہ اوسپر بھی ظلم ہوا اللہ کا احسان ہے ہمپر کہ اوسنے ہمکو اس
ابتلا سے نجات بخشی یا خیر دارین عطا کی یا بعد تفرقہ کے یکجا کیا یا دنیا و دین مین سلامت کہا اور اگر یہ
سب معانی مراد ہون تب بھی کوئی مانع نہین ہے بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ سے ڈر کر صابر رہتا ہے یعنے
گناہ سے بچتا اور بلا پر شکیبا ہوتا ہے تو اللہ اجر محسن کا ضائع نہین کرتا بعض نے کہا ہے مراد اتقا سے زنا
سے اور صبر سے زنی پر یا بچنا معصیت سے اور صبر سجن پر یا اتقا باداء فرائض اور صبر محارم سے یا اتقا
فحشا سے اور صبر طاعت پر لکن عموم اولی ہے کوئی وجہ تخصیص کسی نوع کی نہین ہے بولے اللہ نے تجھکو
ہمپر صفات کمال علم و عقل یا ملک مین اختیار کیا قَالَهُ الضَّحَّاكُ یا صبر پر قَالَهُ اَبُوْ صَالِحٍ یا حلم و صفح
پر یا حسن و جمال پر یا نبوت پر یا سائر فضائل پر بالجملہ لفظ اوسع تر ہے اس سے اور یہ سب مذکورات اسمین
بدخول اولی داخل ہین یہ اعتراف ہے بھائیون کا ساتھہ فضل و عظم قدر یوسف کے اس سے یہ لازم نہین
آتا ہے کہ وہ انبیا نہ ہون کیونکہ مراتب انبیا کے متفاوت ہوتے ہین قال تعالی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ غرضکہ جب وہ معترف اپنی خطا کے ہوئے تو یوسف نے کہا آج کے دن کچھہ سرزنش و تعییر
و توبیخ و ملامت تمپر نہین ہے اللہ تعالی تمہارا قصور معاف کرے اللہ بڑا رحیم ہے ابن الانباری نے کہا
یعنے جب تمنے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا تو اب میری توبیخ تمسے منقطع ہوگئی حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ مین آیا ہے کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا حضرت صلعم نے لوگون کی طرف التفات کرکے فرمایا تم کیا کہتے ہو

اور کیا گمان رکہتے ہو کہا تم ہمارے ابن عم کریم ہو فرمایا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ اخرجه
ابو الشیخ عطاء خراسانی کہتے ہین طلب کرنا حوائج کا جوانون سے بہ نسبت بوڑہون کے آسان ہوتا ہے تونے قول
یوسف کا نہین سنا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ الخ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا تہا سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ
رَبِّیْ بعض نے کہا اس کلام مین نظر ہے وہب بن منبہ کہتے ہین جب ماجرا برادران یوسف کا گذرا تو یعقوب
علیہ السلام نے یوسف کو لکہا وہ نجانتے تہے کہ یوسف ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ یَعْقُوْبَ
ابْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ اِلٰی عَزِیْزِ اٰلِ فِرْعَوْنَ سَلَامٌ عَلَیْكَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا اَهْلُ بَیْتٍ مُوْلَعٌ بِنَا اَسْبَابُ الْبَلَاءِ كَانَ جَدِّیْ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰهِ اُلْقِیَ
فِی النَّارِ فِیْ طَاعَةِ رَبِّهٖ فَجَعَلَهَا اللّٰهُ عَلَیْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَاَمَرَ اللّٰهُ جَدِّیْ اَنْ یَّذْبَحَ لَهٗ اَبِیْ فَفَدَاهُ
اللّٰهُ بِمَا فَدَاهُ وَكَانَ لِیْ ابْنٌ وَّكَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ فَفَقَدْتُّهٗ فَاَذْهَبَ حُزْنِیْ عَلَیْهِ نُوْرَ بَصَرِیْ
وَكَانَ لَهٗ اَخٌ مِّنْ اُمِّهٖ كُنْتُ اِذَا ذَكَرْتُهٗ ضَمَمْتُهٗ اِلٰی صَدْرِیْ فَاَذْهَبَ عَنِّیْ بَعْضَ وَجْدِیْ
وَهُوَ الْمَحْبُوْسُ عِنْدَكَ فِی السَّرِقَةِ وَاِنِّیْ اُخْبِرُكَ لَمْ اَسْرِقْ وَلَمْ اَلِدْ سَارِقًا جب یہ خط پہونچا یوسف
رونے لگے اور کہا اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ

اَجْمَعِیْنَ ۝ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝
قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ۝ لیجاؤ یہ کرتہ میرا اور ڈالو اوسکو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکہون
سے دیکہتا اور لے آؤ میرے پاس گہر اپنا سارا اور جب جدا ہوا قافلہ کہا اونکے باپ نے مین پاتا ہون
بو یوسف کی اگر نہ کہو بوڑہا بہک گیا لوگ بولے قسم اللہ کی تو ہے اپنی غلطی مین قدیم کی ف ہر مرض
کی اللہ کے یہان دوا ہے آنکہین لیلی تہین ایک شخص کے فراق مین اوسی کے بدن کی چیز ملنے سے چنگی
ہو گئین کرامت تہی حضرت یوسف علیہ السلام کی انتہے یعقوب علیہ السلام کثرت بکا سے نابینا ہو گئے
تہے جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا ہوا چلی اوس ہوا نے پیراہن یوسف کی بو حضرت یعقوب کو پہونچائی
تب کہا مین یوسف کی بو پاتا ہون اگر تم مجہکو ملامت نہ کرو ابن عباس نے کہا آٹہہ دن کی راہ سے یہ
بو پائی حسن و ابن جریج نے کہا درمیان یعقوب و یوسف علیہما السلام کے اسی فرسخ کا فاصلہ تہا اور جدا ہوئے
بہی اسی برس گذرے تہے مجاہد و عطاء و قتادہ و سعید بن جبیر و ابن عباس کہتے ہین تُفَنِّدُوْنِ بمعنے
تُسَفِّهُوْنِ ہے یعنی اگر تم مجہکو بیوقوف نہ ٹہیراؤ حسن نے کہا بمعنے تُكَفِّرُوْنَ ہے یعنی بوڑہا بہک گیا ابن عباس

۱۰ ع ۱۴ الربع

نے کہا ضلال سے مراد خطا ہے قتادہ نے کہا یعنے تو بسبب حب یوسف کے یوسف کو نہین بہولتا اور تجھکو کسیطرح تسلی نہین ہوتی یہ کلمہ درشت اونکو اپنے باپ سے کہنا نہ چاہیے تہا اور نہ نبی اللہ سے سدی وغیرہ بہی اسی کے قائل ہین فتح البیان مین کہا ہے یوسفؑ نے بہائیون سے کہا تم یہ قمیص میرا لیے جاؤ وہ قمیص تہا جسکو ابراہیم علیہ السلام پہنے ہوئے تہے جبکہ آگ مین ڈالے گئے اور ابراہیمؑ نے وہ قمیص اسحٰقؑ کو پہنایا تہا اور اسحٰقؑ نے یعقوبؑ کو اور یعقوبؑ نے اوس قمیص کو لپیٹ کر ایک نلکے اندر رکہکر یوسفؑ کی گردن مین لٹکا دیا تہا اس ڈر سے کہین اونکو کسی کی نظر نہ لگ جائے جبرئیل علیہ السلام نے یوسفؑ کو خبر دی کہ اس قمیص کو تم پاس یعقوبؑ کے بہیجدو وہ بینا ہو جاوینگے اسلیے کہ اس قمیص مین جنت کی بو ہے یہ جس سقیم پر گریگا اوسکو شفا ہوگی اور جس مبتلا پر پڑیگا وہ تندرست ہو جائیگا ابن عباس نے کہا اگر بہائیون کو معلوم ہوتا تو وقت یوسفؑ کی گرانے کے کنوین مین اوسکو لے لیتے جب اللہ نے چاہا کہ یوسفؑ کو یعقوبؑ پر پہیر دے اور درمیان اونکی خواب اور تعبیر خواب کی چالیس برس کا فاصلہ تہا تو بشیر کو حکم دیا کہ آٹھ مرحلہ سے بشارت پہونچائے یعقوبؑ نے ریح یوسفؑ پائی جنت کی کوئی شے جب کسی آفت پر آفات دنیا سے واقع ہوتی ہے تو وہ اللہ کے اذن سے اوسکا دکھہ درد دور کر دیتی ہے یوسفؑ نے فرمایا تم اس قمیص کو لیجا کر میرے باپ کے مُنہ پر ڈالدو وہ بینا ہو کر میرے پاس تشریف لائینگے یہ بات اللہ کے حکم سے کہی تہی بعض نے کہا قمیص اس لیے بہیجا کہ اونکا رونا بند ہو اور دل منشرح ہو یہوذا نے کہا مین اس قمیص شفا کو لیجاؤنگا جسطرح کہ قمیص جفا کو لیگیا تہا کہتے ہین کہ برہنہ پا برہنہ سر مصر سے کنعان تک اُس قمیص کو لیگئے یہ اسّی فرسخ کا رستہ تہا پہر یوسفؑ نے کہا تم اپنے سارے گہر والون کو لیتے آؤ یعنے نساء و ذراری وغیرہم کو کہتے ہین وہ سب ستر نفر تہے یا ۹۳ نفر پہر جب قافلہ عریش مصر سے یا مصر سے طرف شام کے چلا تو یعقوبؑ نے اہل کنعان سے جو اونکے پاس تہے فرمایا کہ مجہے یوسفؑ کی بو آتی ہے یعنی حاسۂ شم سے مراد ریح جنت کی ہے قمیص یوسف سے یہ اضافت ادنے ملابست سے کی کہتے ہین تیز ہوا چلی قمیص کو لگی اوس سے روائح جنت دنیا مین پہیلی ہوا اُس بو کو پاس یعقوبؑ کے لائی باوجود اس طول مسافت کے اوسیپر اونہون نے خبر دی ابن عباس کہتے ہین آٹھہ دن کی راہ سے وہ بو آئی یا دس دن کی راہ سے یا اسّی فرسخ سے فند کہتے ہین عقل کے چلے جانے کو بسبب پیری کی اخفش نے کہا تفنید بمعنے لوم ہے کچہہ ہون مطلب سب معانی کا تعجیز و تضعیف رائے ہے کہتے ہین باد صبا نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مین یعقوبؑ کو ریح یوسفؑ پہونچا دون قبل اس کے کہ بشیر پہونچے اہل معانی

نے کہا ہے کہ اللہ نے ریح یوسف کو وقت انقضائے مدت محنت کے مکان بعید سے پہونچا دیا اور وصول
خبر کو باوجود قرب حد البلدین کے دوسرے سے منع کیا اسی برس کی مدت تک یہ دلیل ہے اسبات پر کہ پھر
سہل مدت محنت میں صعب ہے اور پھر صعب زمان اقبال میں سہل ہے جو لوگ اُسوقت پاس یعقوب علیہ
السلام کے حاضر تھے اونہوں نے کہا واللہ تم اپنی اُسی غلطی قدیم میں پڑے ہو اور راہ صواب سے دور
ہو بسبب فرط محبت یوسف کی باوجود اس بعد عہد کے اب تک امید ملنے کی رکھتے ہو اور کسی طرح اسکو
فراموش نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہو سعید بن جبیر نے کہا ضلال کہتے ہیں جنون کو یا محبت کو قالہٗ
مجاہدؒ یہ بات اونہوں نے اس وجہ کہی کہ اونکو بشیر کے آنے کی خبر نہ تھی اور وہ یوسف کو مردہ سمجھہ چکے تھے

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ○ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ
رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ پھر جب پہونچا خوشخبری والا ڈالا وہ کرتہ اوسکے مُنہ پر تو اولٹا پھر آنکھون
سے دیکھتا بولا میں نے نہ کہا تھا تمکو میں جانتا ہون اللہ کیطرف سے جو تم نہیں جانتے بولے ای باپ بخشوا
ہمارے گناہ ہونکو بیشک ہم تھے چوکنے والے کہا اب ہو بخشواونگا تمکو اپنے رب سے وہی ہے بخشنے والا مہربان

ف حضرت یوسف نے کرتا اور سواری اور خرچ بھیجا اپنے غلام کے ہاتھہ اوسنے آکر کرتہ مُنہ پر ڈالدیا
اور خوشخبری دی اُسیوقت آنکھیں کھل گئیں انتہے ابن عباس و ضحاک نے کہا بشیر سے مراد برید ہے
مجاہد و سدی نے کہا وہ بشیر یہوذا ابن یعقوب تھا سدی نے کہا یہ اسلیے قمیص کو لایا کہ پہلے بھی قمیص
خون آلودہ دروغ بھی یہوذا لیکر آیا تھا چاہا کہ اُس دہبے کو اس قمیص سے دہوئے سو باپ کے مُنہ پر ڈالدیا
وہ بینا ہوگئے اور اپنے بیٹون سے کہا کہ کیون میں نہ کہا تھا کہ میں اللہ کیجانب سے یہ بات جانتا ہون کہ
وہ یوسف کو پھر لائیگا اور میں نے نہ کہا تھا کہ میں یوسف کی ہوا پاتا ہون اگر تم مجھکو ملامت نہ کرتے تب وہ
باپ کے سامنے نرم پڑکر کہنے لگے کہ ہم خطادار ہیں ہمارے گناہ بخشواؤ تب اونہون نے وعدہ کیا یعنی
مَنْ تَابَ اِلَيْهِ تَابَ عَلَيْهِ ابن مسعود و ابراہیم تیمی و عمرو بن قیس و ابن جریج وغیرہم نے کہا ہے کہ یعقوب
علیہ السلام نے وقت سحر تک اونکو تاخیر دی **حکایت** ابن جریر کہتے ہیں عمرؓ مسجد میں آتے ایک
انسان کی آواز سنتے وہ کہتا اَللّٰهُمَّ دَعَوْتَنِيْ فَاَجَبْتُ وَاَمَرْتَنِيْ فَاَطَعْتُ وَهٰذَا السَّحَرُ فَاغْفِرْ لِيْ
اوس آواز پر کان کہی وہ آواز گہر سے ابن مسعود کے آتی تھی اُنسے پوچھا کہا یعقوب علیہ السلام نے سوال

مغفرت اولاد کو سحر کے وقت تک تاخیر دی اور کہا سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ حدیث میں آیا ہے کہ یہ واقعہ
شب جمعہ کو تہا ابن عباس نے رفعاً کہا ہے سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ يَقُوْلُ حَتّٰى تَأْتِیَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَ
هُوَ قَوْلُ اَخِیْ يَعْقُوْبَ لِبَنِيْهِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَهٰذَا غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِیْ رَفْعِهٖ نَظَرٌ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فتح البیان مین کہا ہے جب آگے آگے قافلہ کے بشیر آیا اور اوسنے وہ کرتا یعقوب کے مُنہ پر ڈالا تو
وہ بدستور سابق اوسیدم بینا ہو گئے اور صحت وقوت وسرت آگئی حسن کہتے ہین بشیر سے پوچہا تو نے یوسف
کو کس دین پر چہوڑا کہا اسلام پر فرمایا اَلْآنَ تَمَّتِ النِّعْمَةُ تب اپنے پاس کے لوگون سے کہا مین نے نہ کہا تہا کہ جو
مجھکو اللہ کیطرف سے معلوم ہے وہ تمکو معلوم نہین ہے مراد اس سے قول سابق ہے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ
حُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ یعنے یوسف زندہ ہے اور اللہ مجھکو اوس سے ملا ئیگا تب بہائیون نے اپنے گناہون کا اقرار کر
مغفرت چاہی اور عذر کیا اوسنے وعدہ کیا کہ اچھا مین وقت سحر کے استغفار کرونگا کہ وہ وقت لائق باجابت
ہے نہ یہ کہ بخل کیا ہو ابن عباس نے کہا تاخیر کی صبح تک اس لیے کہ صبح کو نماز پڑہتے تہے اور دعا سحر مستجاب
ہوتی ہے اس لیے کہ یہ اشرف اوقات ہے بعض نے کہا یہ تاخیر اسلیے فرمائی کہ یوسفؑ سے معاف کرالین کیونکہ
معلوم نہ تہا کہ یوسفؑ نے معاف کر دیا ہے یا نہین یا اسلیے کہ اونکا حال صدق توبہ مین معلوم ہو جاوے

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ وَرَفَعَ
اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا
رَبِّیْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ
الشَّيْطٰنُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ پہر جب
داخل ہوئے یوسفؑ کے پاس جگہہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا داخل ہو مصر مین اللہ نے چاہا
تو خاطر جمع سے اور اونچا بٹہایا اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب گر گئے اوسکے سجدے مین اور کہا اے
باپ یہ بیان ہے میری اوس پہلی خواب کا اوسکو میرے رب نے سچ کیا اور مجھسے اوسنے خوبی کی جب مجھکو نکالا
قید سے اور تمکو لے آیا گاؤن سے بعد اسکے کہ جھگڑا اوٹہایا شیطان نے مجھہ مین اور میرے بہائیوں
مین میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہے بیشک وہی ہے خبردار حکمتوالا ف باہر شہر سے استقبال کو نکلے وہان یہ جو
اللہ کے احسان تہے سو ذکر کیے اور جو تکلیف تہی دخل شیطان سے اوسکو نہ بتلایا مجمل سنا دیا اسلیے وقت مین سجدہ تعظیم
تہی آپس کی فرشتون نے حضرت آدمؑ کو کیا ہے اسوقت اللہ نے رواج موقوف کیا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ الآیہ اسوقت

سے پہلے رواج پر چلنا ویسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدم کے وقت میں ہوا ہے انتہی اللہ نے
ذکر ورود یعقوب کا یوسف علیہ السلام پر اور اونکے قدوم کا بلاد مصر میں فرمایا یوسف نے اپنے بھائیوں سے
کہدیا تھا کہ تم سب گھر والوں کو یہاں لے آؤ اسلیے وہ سب کو سمیٹ کر از اول تا آخر لے آئے اور بلاد کنعان سے
بقصد بلاد مصر ارتحال کیا جب یوسف کو خبر ملی کہ وہ سب آتے ہیں اور نزدیک آگئے ہیں تو اونکے استقبال
کو نکلے بادشاہ نے اپنے امراء و اکابر کو حکم دیا کہ تم سب ہمراہ یوسف کے جاؤ اور یعقوب نبی اللہ کو لے آؤ کہتے
ہیں خود بادشاہ بھی اونکے لینے کو باہر نکلا تھا یہی اشبہ ہے لیکن اکثر مفسرین پر اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ اور قوله ادْخُلُوا مصر
مشکل ہوا بعض نے کہا یہ تقدم مؤخر ہے یعنے یوں کہا تم مصر میں داخل ہو پھر اپنے ماں باپ کو جگہہ دی اور
تخت پر بٹھایا لیکن ابن جریر نے اسکو رد کیا ہے اور ٹھیک رد کیا پھر قول سدی کو اختیار کیا کہ یوسف ع نے
اپنے ابوین کو وقت تلقی کے اپنے پاس بٹھایا پھر جب شہر کے دروازے پر پہونچے تو کہا داخل ہو مصر میں
انشاء اللہ تعالی خاطر جمع سے لیکن اسمین بھی نظر ہے اسلیے کہ جگہہ دینا گھر میں ہوتا ہے کقوله آوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ
اور حدیث میں آیا ہے مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا اور اس سے کون مانع ہے کہ یوسف علیہ السلام نے ماں باپ کو بعد داخل
ہونے اونکے جگہہ دینے کی بھی ہو کہ ادْخُلُوا مِصْرَ اَیْ اُسْکُنُوْا مِصْرَ اٰمِنِیْنَ یعنے جہد و قحط سے امن میں
ہو کر واللہ تعالے اعلم کہتے ہیں اللہ نے اہل مصر سے بقیہ سالہائے قحط و گرانی کو برکت قدوم میمنت لزوم
یعقوب علیہ السلام سے مرتفع کر دیا جسطرح کہ دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالہائے جدب کو
اہل مکہ سے اوٹھا لیا تھا جب یہ کہا تھا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْهِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ پھر جب اونہوں نے
تضرع و استشفاع کیا اور ابو سفیان کو بھیجکر زاری کی تو حضرت ص کی دعا سے وہ بلا مرتفع ہو گئی سدی و ابن
زید نے کہا مراد ابوین سے باپ اور خالہ ہیں اسلیے کہ یوسف کی ماں پہلے ہی مر چکی تھیں محمد ابن اسحق و ابن
جریر کہتے ہیں نہیں بلکہ دونوں ماں باپ زندہ تھے کوئی دلیل موت والدہ پر قائم نہیں ہے ظاہر قرآن
دلیل ہے اونکے حیات پر اور یہ بات جسکی ابن کثیر نے نصرت کی ہے یہی منصور ہے سیاق بھی اسی پر دلالت کرتا
ہے ابن عباس و مجاہد و غیر واحد نے کہا ہے کہ مراد عرش سے تخت ہے ماں باپ کو اپنے ساتھہ اوسی تخت پر
بٹھایا اور ماں باپ بھائیوں نے جو گیارہ نفر تھے سجدہ کیا یوسف نے فرمایا اے باپ یہ میری خواب کی تعبیر ہے
جسکا ذکر پہلے مینے آپ سے کیا تھا کہ مینے گیارہ تاروں کو سجدہ کرتے دیکھا ہے یہ بات اونکے شرائع میں جائز
تھی کہ جب کسی کبیر پر سلام کریں تو اسکو سجدہ بھی کریں یہ بات زمان آدم علیہ السلام سے تا شریعت عیسوی

جائز رہی پہر اس امت مین حرام ہو گئی اور سجود مختص بجناب باریتعالی عز اسمہ ہا یہ مضمون ہی قول قتادہ وغیرہ کا
اور حدیث مین آیا ہے کہ معاذ شام مین آئے دیکھا کہ وہان کے لوگ اپنے اساقفہ کو سجدہ کرتے ہین جب
واپس ہوئے حضرتؐ کو سجدہ کیا فرمایا یہ کیا ہے ای معاذ کہا مینے اُن لوگون کو دیکھا کہ وہ اپنے اساقفہ کو سجدہ
کرتے ہین سو آپ احق ہین ساتھ سجدے کے ای رسول خدا فرمایا مین اگر کسیکو حکم سجدہ کرنیکا دیتا تو بی بی کو
حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے بسبب عظم حق زوج کے زوجہ پر دوسری حدیث مین آیا ہے سلمان حضرتؐ
کو بعض طرق مدینہ مین ملے سلمان حدیث السن بالاسلام تہے اونہون نے حضرتؐ کو سجدہ کیا فرمایا ای
سلمان تو مجھکو سجدہ نکر سجدہ کر اوس حی کو جو مرتا نہین ہے غرضکہ یہ سجدہ اونکی شریعت مین جائز تہا و لہذا
وہ سب سجدے مین گر پڑے تب یوسفؑ نے فرمایا کہ اے باپ یہ میری پہلی خواب کی تعبیر ہے جو میرے ربنے
سچی کی مراد تاویل سے انجام کار ہے کیونکہ اطلاق تاویل کا مآل امر پر آتا ہے کما قال تعالی هَلْ يَنظُرُونَ
إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ یعنے دن قیامت کے جو وعدہ خیر و شر کا کیا ہے وہ سامنے آجائیگا حق سے
مراد صحت ہے اللہ کی نعمتون کو اپنے اوپر یاد کیا ابن جریج نے کہا اخوان یوسف اہل بادیہ و ماشیہ تہے عربات
ارض فلسطین سے غور شام مین رہتے بستی تہے بعض نے کہا اولاج مین ناحیہ شعب کی حسمی سے اسفل مین
ساکن تہے بکریان رکہتے گاؤن مین بستے تہے سلیمان نے کہا درمیان رویائے یوسفؑ اور اس تاویل کے فاصلہ
چہل سالہ ہوا عبد اللہ بن شداد کہتے ہین یہین تک انتہے اقصے خواب کی ہوتی ہے رواہ ابن جریر حسن
نے کہا فراق یوسفؑ سے تا لقاء اسی برس گذرے تہے ایک دم بہی حزن نے یعقوبؑ کو نہ چھوڑا رخسار پر
آنسو جاری رہتے حالانکہ روئے زمین پر کوئی بندہ یعقوبؑ سے زیادہ محبوب تر نزدیک اللہ کے نہ تہا دوسرا
لفظ حسن کا یہ ہے کہ ۸۳ برس بعد ملے سترہ برس کی عمر مین اندر چاہ گمنام کے ڈالے گئے اور اسی برس تک
باپ سے غائب رہے پہر ۲۳ برس جیے ایک سو بیس برس کے ہو کر مرے قتادہ نے کہا ۳۵ برس بعد ملے محمد بن
اسحق نے کہا واللہ علم اٹہارہ برس بعد ملے اہل کتاب کا یہ اعتقاد ہے کہ چالیس برس کے بعد ملاقات
ہوئی یا قریب اسکے اور یعقوب علیہ السلام ہمراہ یوسفؑ کے بعد قدوم مصر کے سترہ برس رہے پہر انتقال فرمایا ابن
مسعود کہتے ہین بنی اسرائیل جب مصر مین آئے تہے ۶۳ نفر تہے جب نکلے تو چہ لاکہ ستر ہزار شخص تہے مسروق
نے کہا وقت دخول کے تین سو نوے مرد عورت تہے ابن شداد نے کہا ۸۶ انسان تہے بڑے چہوٹے
مرد عورت جب نکلے تو چہہ اوپر چہہ لاکہ تہے فتح البیان مین کہا ہے وہ دن داخل ہونیکے مصر مین ۷۲ نفر

تھے زن و مرد ملاکر جسدن داخل ہوئے عاشورے کا دن تھا اور جب ہمراہ موسی علیہ السلام کے باہر نکلے اور مصر
چھوڑا چھہ لاکھہ پانسو کچھہ اوپر ستر مرد تھے سوا ذریت اور بوڑہوں کے ذریت بارہ لاکھہ تھی قرطبی نے کہا ان
مین بڑی برکت ہوئی کہ اس گنتی کو پہونچے مدت ہوسے علیہ السلام مین حالانکہ درمیان یوسف و موسے کے
فاصلہ فقط چار سو سال کا تھا کما فی التفسیر ابو ہریرہ کہتے ہین جب یعقوبؑ مصر مین آئی ایک سو تیس برس کے
تھے پھر تیس برس مصر مین زندہ رہے اور یوسفؑ ایک سو بیس برس کے ہوکر مرے ابراہیم علیہ السلام ایک
سو ۹ برس کے ہوکر مرے مفسرین کہتے ہین مراد ابوین سے باپ اور خالہ ہین اسلیے کہ مان انکی ولادت
بنیامین مر چکی تھین بعض نے کہا اللہ نے انکی مان کو واسطے تحقیق رویا کے زندہ کردیا تھا یہانتک کہ انہون
نے سجدہ کیا قتادہ و سفیان بن عیینہ اسی کے قائل ہین خازن نے کہا قول اول معتمد ہے اسکی بنیاد
اسپر ہے کہ یعقوبؑ نے راحیل سے حیات خواہر راحیل لیا نام سے تزوج کیا تھا لکن یہ قول ضعیف ہے راجح یہ
ہے کہ لیا کا انتقال قبل تزوج راحیل ہو چکا تھا اس بناپر شاید وہ تیسری بہن اونکی تھی جسکو یعقوبؑ نے بعد انکے
بیاہا اور اوسنے اس قضیہ کا ادراک کیا بعض نے کہا نہین بلکہ خود یوسف کی مان زندہ تھین اس صورت مین
کچھہ حاجت تاویل کی نہین ہے یہی اولی ہے مطابق ظاہر نظم قرآنی کے یوسف نے کہا داخل ہو تم مصر مین یعنی
واسطے اقامت کے اگر اللہ چاہے امن مین ہوکر اپنے نفس و اہل پر قحط و اصناف مکارہ سے پہلے یہ لوگ ملوک مصر سے
ڈرتے تھے اور بدون جوار کے وہان نہ آسکتے تھے ظاہر نظم قرآن یہ ہے کہ یوسفؑ نے یہ بات اونسے قبل انکے
مصر مین داخل ہونے کے کہی کہتے ہین یوسفؑ نے نکلکر اونکا استقبال کیا تھا خارج مصر اور کسی مکان یا خیمہ
مین بانتظار قدوم شہر سے ہوئے تھے جب وہ آئے تو مان باپ کو اپنے پاس جگہہ دی اور کہا داخل ہو مصر
مین تب وہ اندر شہر کے آئی اور دوبارہ اس مکان مین داخل ہوئے جو ان کے رہنے کا تھا سوائے دخول
اول کے بلدہ مصر کے فضائل بہت ہین مقریزی نے ذکر اونکا خطط مین کیا ہے از انجملہ ایک فضیلت
ہے کہ قرآن پاک مین کچھہ اوپر بیس جگہہ ذکر مصر کا کہین صراحۃً اور کسی جگہہ اشارۃً آیا ہے ابن عباس کہتے ہین دس
جگہہ قرآن مین مصر کو تمام زمین فرمایا ہے اور احادیث مین بھی فضیلت اس کی آئی ہے جو شخص فردوس کا
ذکر کرتا یا مثل فردوس کے دنیا مین دیکھنا چاہے تو وہ زمین مصر کو زمانہ سرسبزی کشت و تنور ثمار مین دیکھے
اور جسکو معلوم کرنا مواقع و ماجریات مصر کا منظور ہو وہ مطالعہ کتاب خطط و کتاب حسن المحاضرہ سیوطی کا
کرے رفع ابوین سے یہ مراد ہے کہ اپنے ساتھہ تخت پر بٹھایا جسپر خود نشست کرتے تھے جسطرح کہ عادت ملوک

کی ہوتی ہے پہر سب نے اونکو سجدہ کیا یہ اونکے دین مین درست تہا بمنزلہ تحیت کے بعض نے کہا کہ سجود نہ تہا مجرد
ایما تہا یا انحنا اور یہی انکی تحیت تہی لیکن یہ خلاف لفظ و معنے خرّوا لہ سجّدا ہے کسی نے کہا ضمیر راجع
ہے طرف باریتعالی کے یہ اور بہی زیادہ بعید ہے عدی بن حاتم نے اس آیت کے بیان مین کہا ہے کہ سجدہ
تحیت تہی تم سے اگلون کی اللہ نے اسکی جگہہ تمکو سلام عطا کیا ہے یہی قول قتادہ کا بہی ہے ابن زید نے
کہا یہ سجود تشرف تہا جسطرح کہ ملائکہ نے آدم کو بطور تشرف سجدہ کیا تہا سجود عبادت نہ تہا اور یہ اللہ کے حکم سے
واسطے تحقیق رویا کے تہا لہذا یوسف ع نے کہا کہ اے اب یہ تاویل ہے میری خواب کی جو مینے اس سے پہلے
زمانہ صغر مین دیکہی تہی اللہ نے اوسکو سچا کردیا اور اسکی تعبیر بیداری مین واقع ہوئی اس خواب و تاویل کے درمیان
فاصلہ چالیس برس کا تہا یا ہشتاد سال یا ۳۰ یا ۲۲ یا ۳۵ یا ۷۰ ان سب اقوال کو ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے
اللہ ہی جانے کہ کتنا فاصلہ تہا پہر انعامات الٰہی کا اپنے اوپر ذکر کیا کہ اوسنے مجہے قید سے نکالا تمکو گاؤن سے
یہان لایا کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام بعد نبوت کے بادیہ مین جا رہے تہے اسلیے کہ اللہ نے کوئی نبی بادیہ سے
مبعوث نہین کیا پہر شیطان کا ذکر کیا کہ اوسنے درمیان میرے اور میرے بہائیون کے جہگڑا ڈالدیا تہا
اخوان کے گناہ کا حوالہ شیطان پر براہ تکرم و تادب فرمایا اور کہا کہ اللہ تعالے اپنے بندون کے ساتہ رفق
ولطف فرماتا ہے عمرو بن ابی عمرو نے کہا لطیف وہ ہے جو تجہکو تیرے کام تک پہونچا دے خطابی نے
کہا وہ ہے جو اسطرح بندہ پر مہربانی کرے کہ معلوم نہو کہ کدہر سے ہوئی اور ایسی جگہہ اونکی مصالح مہیا کردے
کہ گمان بہی نہو یا لطیف وہ ہے جو دقائق امور کا عالم ہو بالجملہ اللہ نے اپنی نعمت یوسف ع پر تمام کی محبس عظیم
سے نکالا ملک دیا علم بخشا تو اون کا نفس مشتاق خیر اخروی دائم غیر منقطع ہوا اونہون نے کہا رَبِّ قَدْ
آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ اے رب تونے دی مجہکو کچہہ حکومت
اور سکہایا مجہکو کچہہ پہیر باتون کا اے پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا و آخرت
مین موت دے مجہکو اسلام پر اور ملا مجہکو نیک بختون مین **ف** علم کامل پایا دولت کامل پائی اب شوق ہوا
اپنے باپ دادون کے مراتب کا حضرت یعقوب ع کی زندگی تک رہے دنیا کے کام مین جیسے اپنے اختیار
سے چہوڑ دی انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ دعا یوسف صدیق کی جو اونہون نے اپنے رب سے مانگی تہی جب
اللہ نے اپنی نعمت اونپر تمام کردی ابوین کو جمع کردیا سب بہائی بہی ایک جگہہ ہوگئے نبوت بہی ملی بادشاہی

حاصل ہوئی اسجگہہ سے اونکو شوق اوٹہا کہ جسطرح دنیا کی نعمت ملی اسیطرح آخرت کی نعمت بہی بطور استمرار کے ہاتہ
لگے تب یہ تمنا کی کہ مسلمان مرین اور صالحین سے جا ملین مراد انبیا و مرسلین ہین جو برادران دینی ہوتے
ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین یہ دعا محتمل ہے کہ یوسف علیہ السلام نے وقت احتضار کے کہی ہو
جسطرح صحیحین مین عائشہ سے آیا ہے کہ حضرت صلعم وقت موت کے اپنی انگشت مبارک اوٹہاکے کہتے اَللّٰھُمَّ فِی
الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی تین بار اسی طرح کہا اور محتمل ہے کہ یہ سوال وفات کا اسلام پر اور لحاق کا ساتہہ صالحین کے اوس وقت
کے واسطے ہو کہ جب اجل آئے اور عمر منقضی ہو جائے نہ یہ کہ سوال مذکور بطور انجاز کیا ہو جسطرح کہ غیر کو دعا
دینے والا کہتا ہے اَمَاتَکَ اللّٰہُ عَلَی الْاِسْلَامِ اور داعی کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مُسْلِمِیْنَ وَتَوَفَّنَا
مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ اور محتمل کہ یہ سوال بطور انجاز کے ہو اور یہی دعا مانگنا اونکی ملت مین جائز
ہو جسطرح کہ قتادہ نے کہا ہے کہ جب اللہ نے شمل یوسف کو جمع کر دیا اور اونکی آنکہہ ٹہنڈی کی اور وہ وسدن
دنیا و ملک و نضارت دنیا مین مغمور تہے تو اونکو اگلے صالحین سے ملنے کا شوق ہوا ابن عباس نے کہا
ہے تمنا نہین کی موت کی کسی نبی نے قبل یوسف علیہ السلام کے ابن جریر نے بہی اسیطرح کہا ہے سدی
ابن عباس سے راوی ہین کہ سب سے پہلے جس نبی نے یہ دعا کی یوسف علیہ السلام ہین یہ قول محتمل ہے اسکو
کہ سب سے پہلے سوال وفات کا اسلام پر یوسف نے ہی کیا ہو جسطرح کہ سب سے پہلے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا نوح نے کہا تہا یہ بہی احتمال ہے کہ سب سے اول یوسف ہی نے سوال انجاز کا کیا ہو ظاہر
سیاق قتادہ یہی ہے ولکن ہماری شریعت مین یہ بات جائز نہین ہے حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہی
تمنا نہ کرے کوئی تم مین موت کی کسی ضرر کے نازل ہونے سے اور اگر بے اس تمنا کیے ہوئے نہ بنے تو
یون کہے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَاَخْرَجَاہُ وَعِنْدَھُمَا لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَیَزْدَادُ وَاِنْ
کَانَ مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ یَسْتَعْتِبُ وَلٰکِنْ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِلٰی اٰخِرِہٖ ابو امامہ کہتے ہین ہم پاس حضرت صلعم کے
بیٹہے حضرت صلعم نے ہمکو تذکیر و ترقیق کی سعد بن ابی وقاص خوب سا روئے اور کہا یالیتنی مت اسے
کاش مین مر جاتا حضرت صلعم نے فرمایا یَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ تین بار یہی طرح ارشاد کیا یعنے
اے سعد تو میرے سامنے موت کی تمنا کرتا ہے پہر فرمایا اے سعد اگر تو واسطے جنت کے پیدا کیا گیا ہے تو جس
قدر تیری عمر دراز ہوگی اور تیرا عمل بہتر ہوگا وہ تیرے لیے بہتر ہوگا رَوَاہُ اَحْمَدُ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے

کہ تمنا نہ کرے کوئی تم مین موت کی اور نہ دعا مانگے مرنے کی موت کے آنے سے پہلے مگر یہ کہ اسکو اپنے عمل پر وثوق یعنے اعتماد ہو کیونکہ جب کوئی تم مین کا مرجاتا ہے تو اسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور مومن کو زیادہ نہین کرتا عمل اسکا مگر خیر رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ جب ہی کہ وہ ضرر خاص سا تہہ اوسکے ہوا اور اگر فتنہ دین مین ہے تو سوال موت کا کرنا جائز ہے جسطرح کہ اللہ نے حال سے جادوگران کے خبر دی ہے کہ جب فرعون نے اونکو دہمکایا ڈرایا اور تہدید قتل کی کی تو اونہون نے کہا رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اور جب مریم علیہا السلام کو درد زہ شروع ہوا اور وہ ایک درخت کہجور کے نیچے آئین تو کہا یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَکُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا یہ اسلیے کہ اونہون نے جان لیا کہ لوگ مجہپر تہمت فاحشہ کی لگائین گے کیونکہ وہ ایک زن بے شوہر تہین اونکو حمل رہا اور بچہ پیدا ہوا چنانچہ لوگون نے کہا یَامَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا یَااُخْتَ ھٰرُوْنَ مَاکَانَ اَبُوْکِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا کَانَتْ اُمُّکِ بَغِیًّا لیکن اللہ نے مریم کو اس حال سے کشادگی وبرآمدگی عطا کی اور عیسی علیہ السلام مہد مین بول اوٹہے کہ مین اللہ کا بندہ و رسول ہون یہ ایک بڑا معجزہ روشن و تابان ہوا والسلام حدیث معاذ مین بذیل قصہ منام و دعا آیا ہے وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور حدیث محمود بن لبید مین فرمایا ہے اِثْنَتَانِ یَکْرَھُھُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتَنِ وَیَکْرَہُ قِلَّۃَ الْمَالِ وَقِلَّۃُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاہُ اَحْمَدُ بالجملہ وقت حلول فتن کے دین مین سوال موت کا کرنا جائز ہے ولہذا علی مرتضے رضے اللہ عنہ نے آخر خلافت مین جب دیکہا کہ اجتماع امور کا واسطے اونکے نہین ہوتا ہے اور شدت امر بڑہتی جاتی ہے تو کہا اَللّٰھُمَّ خُذْنِیْ اِلَیْکَ فَقَدْ سَئِمْتُھُمْ وَسَئِمُوْنِیْ اسیطرح جب بخاری رحمہ اللہ تعالے کو یہ فتنہ واقع ہوا اور امیر خراسان نے اونکو شہر سے خارج کر دیا تب اونہون نے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ اِلَیْکَ اور حدیث مین آیا ہے کہ کوئی شخص زمان دجال مین کسی قبر پر گذر کریگا اور کہیگا کاش مین اسکی جگہہ ہوتا یہ بات وہ بسبب رویت فتن وزلازل وبلابل وامور ہائلہ کے کہیگا اور فتنہ واسطے ہر مفتون کے ہوگا رَوَاہُ اَحْمَدُ ابن جریر کہتے ہین کہ اولاد یعقوب ع نے جو کچہہ ساتہہ یوسف ع کے کیا تہا سو کیا لیکن جب انکے باپ نے انکے لیے استغفار کی تب اللہ نے اون اخوان کی توبہ قبول فرمائی اور اونکے گناہ بخشدیے انس بن مالک کہتے ہین جب اللہ تعالے نے واسطے یعقوب ع کے شمل کو جمع کیا یعنے انکی پریشانی دور ہو کر جمعیت خاطر حاصل ہوئی تب اونکی اولاد نے واسطے مشورہ کے تخلیہ کیا بعض نے

بعض سے کہا کیا تم نہین جانتے ہو کہ تم کو کیا کیا ہی اور شیخ نے کیسی تکلیف تمہارے ہاتہہ سے اوٹہائی اور یوسف ع نے کیا کچہہ ایذا پائی کہا ہان کہا تم اسی دہوکے مین ہو کہ ان دونون نے تمکو معاف کردیا ہے سامنے رب کے تمہارا حال کیا ہوگا تب سب کی صلاح یہ ٹہیری کہ سب جمع ہوکر پاس شیخ کے آئے اور اونکے سامنے بیٹہے اور یوسف علیہ السلام باپ کے پہلو کے پاس بیٹہے تہے کہا اے باپ ہم تمہارے پاس ایک ایسے امر کے لیے آئے ہین کہ ویسے کام کے لیے کبہی تمہارے پاس نہین آئے تہے اور ہم پر ایک ایسا امر نازل ہوا ہے کہ ویسا کبہی پہلے نازل نہ ہوا تہا غرضکہ حضرت یعقوب ع کو حرکت مین لائے اور انبیا علیہم السلام ارحم خلق ہوتے ہین فرمایا اے بیٹو تمکو کیا مشکل سامنے آئی ہے جو تم آئے ہو کہا آپ جانتے ہین کہ جو کچہہ ہمنے آپکے ساتہہ کیا اور اپنے بہائی یوسف ع کے ساتہہ کیا کہا ہان کہا کیا تم دونون نے ہمارا قصور معاف نہین کردیا ہے کہا ہان کہا تم دونون کا معاف کرنا کچہہ ہمارے کام نہین آئیگا اگر اللہ نے ہمکو معاف نہ فرمایا کہا پہر تم کیا چاہتے ہو کہا ہم یہ چاہتے ہین کہ آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارا گناہ معاف فرمائے جب آپکو اللہ کیطرف سے وحی آئیگی کہ اوسنے ہمارا قصور عفو فرمایا تب ہماری آنکہین ٹہنڈی ہونگی اور ہمارے دل اطمینان پکڑینگے ورنہ دنیا مین ہرگز ہمارے لیے کوئی خنکی چشم نہ ہوگی تب حضرت یعقوب ع روبقبلہ کہڑے ہوئے اور اونکے پیچہے یوسف علیہ السلام تہے اور یہ سب پیچہے یعقوب و یوسف کے ذلیل وخوار و خاشع و خاکسار بنکر کہڑے ہوئے باپ نے دعا کی بہائی ٰنے آمین کہی بیس برس تک کچہہ حال اجابت کا معلوم نہوا صالح مری نے کہا یہ عدم اجابت اسلئے تہی کہ اونکے ڈرانے کی غرض تہی یعنے اونکے ڈرانے کی جب بیس برس گذرے تب جبریل ع یعقوب علیہ السلام پر نازل ہوئے اور کہا اللہ نے مجہکو پاس تمہارے بہیجا ہے مین تمکو مژدہ سناتا ہون کہ اللہ نے تمہاری دعا حق مین تمہاری اولاد کے قبول فرمائی اور اللہ نے اونکے فعل کو معاف کیا اور آنکے مواثیق بعد تمہارے نبوت پر منعقد ہوئی یہ اثر موقوف ہے انس پر اسکی سند مین یزید رقاشی و صالح مری دونو ضعیف ہین سدی نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت یعقوب ع کو موت حاضر ہوئی تو یوسف ع کو وصیت کی کہ اونکو پاس ابراہیم و اسحق کے دفن کرین جب انتقال ہوگیا تو انکی نعش مبارک کو شام بہیجکر نزدیک اون دونون کے دفن کیا فتح البیان مین کہا ہے یوسف نے کہا اے رب تو نے مجہے ملک مین سے یا من اسجگہہ واسطے تبعیض کے ہے یعنی بعض ملک اسلیے کہ سارا ملک اونکو نہین دیا گیا تہا بلکہ ملک خاص مصر ایک زمانہ خاص مین ملا تہا بعض نے کہا من زائد ہے اور بعض نے کہا واسطے بیان جنس کے ملک عبارت ہی اتساع سے شے مقدور مین صاحب سیاست و تدبیر

اور تمام اقطار ارض کے فقط چار شخص مالک ہوئے ہین دو مسلمان سلیمان و سکندر اور دو کافر بخت نصر و شداد
بن عاد اور عنقریب ایک پانچوان شخص مالک ہوگا یعنے عیسے بن مریم جبکہ وہ آسمان سے زمین پر اوترینگے
جسطرح کہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے پھر یوسفؑ نے ذکر تاویل احادیث کا کیا اسجگہہ بہی من واسطے تبعیض کے
ہے کہ سارا علم تاویل کا اونکو نہین دیا گیا تہا خواہ مراد اس سے مطلق علم و فہم ہو یا صرف تاویل رویا بعضونے
کہا من اسجگہہ واسطے جنس کے ہے یا زائد فاطر بمعنے خالق ہے منشی و مخترع و مبدع کو فاطر کہتے ہین ولی
بمعنے ناصر و متولی امور کے یعنے اے رب تو دنیا و آخرت دونو جگہہ مین میرا متولی امور ہے تو مجھکو اسلام پر وفات
دے یعنی اسلام جیسا چاہئے ہو یہانتک کہ مین مرون کہا ہے کہ اونہون نے یہ دعا کی حالانکہ وہ جانتے تھے کہ
کوئی نبی نہین مرتا مگر مسلمان ہی واسطے اظہار عبودیت و افتقار و شدت رغبت کے طلب سعادت خاتمہ مین
اور واسطے تعلیم غیر کے یہ ایک حالت زائد ہے اسلام پر جو کہ ضد کفر ہے اسجگہہ مطلوب اس معنے سے یہی اسلام ہے
رازی و خطیب و کرخی اسی کے قائل ہین ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر نے سوال وفات کا سوا یوسفؑ کے نہین
کیا یہ سوال اشتیاق لقاء اللہ مین تہا اونہون نے چاہا کہ مین اپنے آباء سے جا ملون مراد صالحین سے اسجگہہ
انبیاء آباء وغیرہم ہین یعنے مجھے بہی اونکا سا ثواب ملے اور میرا درجہ بہی نزدیک تیرے اونکا سا ہو ضحاک نے
کہا مراد صالحین سے ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب ہین عکرمہ نے کہا مراد اہل جنت ہین کہتے ہین یوسفؑ نے جب
دعا کی تو اللہ نے اونکو وفات دی بعد اس دعا کے ایک ہفتہ نہین گذرا کہ انتقال ہوگیا اس لفظ مین اس بات
پر دلیل نہین ہے کہ اونہون نے طلب وفات کی فی الحال کی تہی ولہذا جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مراد اونکی اس دعا
سے تمناء موت فی الحال نہ تہی بلکہ مطلب تہا کہ جب اجل حاضر ہو لینے وقت پر گو بعد سالہا سال کے ہو تو موت
دین اسلام ہی پر آوے اور لحوق صالحین میسر ہو تین عزیز سے تین بیٹے اونکے ہوئے افرائیم و میشا و رحمت
زن ایوب علیہ السلام جب یوسفؑ کا انتقال ہوگیا تو اونکو ایک صندوق رخام مین یا سنگ مرمر کے صندوق
مین رکہکر دریاے نیل مین دفن کیا تاکہ ہر دو جانب نیل کے برکت عام ہو فسبحان من لا انقضاء لملکہ وہ چار سو برس
تک اسجگہہ مدفون رہے یہانتک کہ حضرت موسےٰ نے اونکو نکالا اور اپنے ساتھ لیجا کر شام مین قریب اونکے
آباء کے دفن کیا زمین مقدس مین وہ ابتک اوسی جگہہ مدفون ہین ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ
اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ○ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ
بِمُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ یہ خبرین ہین غیب کی ہم بہیجتے

ع ۱۱

ہین تجھکو اور تو نہ تہا اُنکے پاس جب ٹہیرانے لگی اپنا کام اور فریب کرنے لگی یعنے یہ مذکور توریت مین اور پہلی
کتابون مین بہی نہین اور نہین اکثر لوگ یقین لانے والے اگرچہ تو للچائے اور تو مانگتا نہین اُنسے اسپر کچہہ نیگ
یہ تو اور کچہہ نہین مگر نصیحت ساری عالم کو **ف** جب اللہ نے قصہ یوسف و برادران یوسف کا بیان کیا اور
ذکر رفع مرتبہ یوسف کا بہائیون پر اور ذکر نصر و ملک و حکم کا اور ذکر اونکی بُرائی وارادہ ہلاک و اعدام یوسف
کا ارشاد کیا تو حضرت سے کہا اے محمد یہ غیب کی خبرین ہین جو ہمنے تمکو وحی کین اور سکہا مین ان ہین عبرت
واتعاظ ہے تمہارے مخالفون کے لیے تم اُسوقت جبکہ یہ ماجریات گذرے حاضر نہ تہے اور نہ تم نے اپنی آنکھون
سے ان وقعات کو دیکھا تھا جبکہ اخوان یوسف نے اتفاق کیا کہ یوسف کو کنوے مین ڈالدین اور وہ یوسف
کے ساتہہ مکر و فریب کرتے تہے ولکن ہم نے اُنحال کی وحی و تعلیم تمکو کردی کقولہ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ
يُلْقُونَ اَقْلَامَهُمْ وقال تعالى وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَا اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وقال تعالى
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وقال تعالى وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْ عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِنَا وقال مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ بالجملہ اللہ تعالى فرماتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہین ہمنے اونکو اخبار سابقہ پر اطلاع بخشی ہے
لوگون کے عبرت پکڑنے کو اور اسلیے کہ وہ اپنے دین دنیا مین نجات پائین بعہذا اکثر لوگ ایمان نہین لاتے
اگرچہ پیغمبر کو اونکے ایمان لانے پر حرص ہے کقولہ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وکقولہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ الى غير ذلك من الآيات پہر کہا اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اس نصح و دعا الی الخیر والرشد پر کوئی مزدوری و اجرت ان لوگون سے نہین مانگتے
ہو بلکہ اللہ کے لیے یہ خیرخواہی خلق کی کرتے ہو یہ تو ایک یادگار ہے واسطے سارے جہان کے اس سے
عبرت و نصیحت و تذکر پکڑکر دنیا و آخرت مین کامیاب و ناجی ہون بالجملہ یہ آیت شریف دلیل واضح و حجت
روشن ہے اس بات پر کہ کسی پیغمبر کو آدم سے تا خاتم الرسل علم غیب نہین ہے یہ علم خاصہ خدا کا ہے پیغمبری بزرگی
یہی ہے کہ اللہ تعالى اسکو کوئی بات غیب کی وحی یا تعلیم کردیتا ہے اور وہ پیغمبر اپنی امت کو وہ بات
پہونچا دیتا ہے لکن ہر غیب کی بات اسکو بہی بتائی نہین جاتی ہے جتنی بات کی بتانے مین مصلحت
وقت ہوتی ہے اوتنی بات کی وحی آجاتی ہے پہر اوس وحی کا آنا بہی اختیار مین کسی رسول و نبی کے نہین
ہے بلکہ اللہ کے ارادہ و مشیت پر موقوف ہے سو جب انبیا و رسل عیب دان نہین ہین تو پہر کسی پیر شہید فقیر

کاہن ساحر نجومی جوگی وغیرہم کی کیا ہستی ہی کہ وہ غیب کا حال کہین اپنے حق مین یا دوسرے شخص کے حق
مین یا کسی بلا کو ٹال سکین یا کسیکو کچہہ نفع پہونچا سکین یہ شان اوسی معبود برحق کی ہے کہ نافع وضار ومتصرف
فے الخلق اور حاکم تمام جہان پر وہی ایک ذات پاک ہی اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تفسیر البیان مین کہا ہی کہ یہہ قصہ
یوسف علیہ السلام کا بتمامہا منجملہ اخبار غیوب کے ہے اللہ نے اسکی وحی اپنے رسول کو کی اسمین ایک تعریض
مسلطع ہے کفار قریش کو کیونکہ وہ حضرت کو جہٹلاتے تہے اور جاہد ومعاند وحاسد وباغض تہے حالانکہ حقیقت
حال کو جانتے تہے اور ایک دلیل قاطع ہے حضرت صلعم کی صحت ونبوت پر اسلیے کہ آپ امی بحت تہے نہ کبہی کتاب
پڑہی اور نہ کسی عالم سے ملاقات کی اور نہ اپنے شہر سے جہان نشو ونما پایا کسی اور شہر کو گئے پہر ایسا قصہ دراز
احسن ترکیب وافصح عبارت سے لائے اس سے معلوم ہوا کہ یہ محض اللہ کی وحی سے خبر ملی ولہذا فرمایا کہ جسوقت اخوان
یوسف نے اتفاق امر کیا تہا یوسف کی چاہ مین ڈالنے پر اور بنی یعقوب اوسحالت مین یوسف کی ساتہہ مکر
کرنا چاہتے تہے تو اوسوقت پاس اونکے نہ تہا اور جب حضرت صلعم کا اوسوقت وہانپر ہونا نہ پایا گیا تو حضرت
کا علم مشاہدۃً منتفی ہوا اور خود حضرت ایسی قوم مین نہ تہے جنکو کچہہ علم احوال امم گذشتہ کا ہو اور نہ علماء سے
اختلاط تہا اس سے نفی علم بطور روایت بہی ثابت ہوئی اب کوئی طریق اس علم کا بجز وحی الٰہی کے باقی نہ
رہا یہ مستلزم ہے اسبات کو کہ جو کچہہ آپ لائے ہین اوسپر ایمان لانا چاہیے لکن جب کفار معاصرین ایمان نہ لائے
تو اللہ نے کہا کہ گو تم انکی ہدایت پر حریص ہو اور اونکے ایمان مین مبالغہ کرتے ہو لکن اکثر اون مین کے
ایمان لانے والے نہین ہین یہ - تو کفر پر جو اونکے آبا کا دین ہے تصمیم کر چکے ہین یہ آیت مثل اس آیت
کے ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ابن الانباری کہتے ہین قریش
ویہود نے حضرت صلعم سے یوسف وبرادران یوسف کا قصہ پوچہا تہا حضرت صلعم نے شرح شافی بیان کی اور
مطابق توریت کے یہ ذکر کیا آپکو یہ امید تہی کہ وہ ایمان واسلام سے آئینگے لکن وہ برخلاف ظن نبوی اسلام
نہ لائے حضرت صلعم کو رنج وغم ہوا اللہ نے حضرت صلعم کی عزا اس آیت سے فرمائی اور کہا اے رسول تم کچہہ ان
لوگون سے اس قرآن کی تلاوت پر یا اونکے ایمان لانے پر یا اس قصے کے بیان کرنے پر مزدوری
نہین مانگتی ہو جسطرح کہ علماء یہود مال لیکر مسئلہ بتاتے ہین یہ قرآن یا حدیث یوسف ایک ذکر ہے کافۂ
قاطبۃً واسطے سارے جہان کی کچہہ خاص انہین لوگون کے لیے نہین ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ

مُشْرِكُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور بہتیری نشانیان ہین آسمان و زمین مین جنپر ہو نکلتے ہین اور او نپر دہیان نہین کرتے اور یقین نہین لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر ساتھہ شریک بہی کرتے ہین کیا نڈر ہوئے ہین کہ آ ڈہلنکے اونکو ایک آفت اللہ کے عذاب سی یا آ پہونچے قیامت ناگہان اور انکو خبر نہو **ف** یعنے منہہ سو سب کہتے ہین کہ خالق مالک سب کا وہی ہے پہر اورون کو پکڑتی ہین انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ نے خبر دی ہے اس بات کی کہ اکثر لوگ تفکر نہین کرتے اللہ کی نشانیون مین اور دلائل توحید مین جو اوسنے آسمانون اور زمین مین پیدا کیے ہین جیسے کواکب زاہرات ثوابت و سیارات و افلاک دائرات غفلت مین پڑے ہین حالانکہ یہ سب مسخرات ہین اور زمین مین بہت سی قطع متجاورات و حدائق و جنات و جبال راسیات و بحار زاخرات و امواج متلاطمات و قفار شاسعات ہین اور بہت سے احیا و اموات و حیوانات و نبات و ثمرات متشابہ و مختلفات یعنے طعوم و روائح و الوان و اشکال اینمین ہین پس پاک ذات ہے واحد احد خالق انواع مخلوقات متفرد بدوام و بقا و صمدیت اسماء و صفات وغیر ذلک ابن عباس نے کہا کہ جب اوسنے کہو کہ خالق سموات و خالق ارض و خالق جبال کون سب تو کہتے ہین کہ اللہ ہے حالانکہ وہ اورون کو اللہ کے ساتھہ شریک کرتے ہین یہی قول ہے مجاہد و عطا و عکرمہ و شعبی و قتادہ و ضحاک و ابن زید کا صحیحین مین آیا ہے کہ مشرکین اپنے تلبیہ مین کہتے تہے لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ صحیح مسلم مین آیا ہے کہ وہ جب لبیک لا شریک لک کہتے تو حضرت فرماتے قد قد اے حسب حسب یعنے بس بس اسی پر رہو زیادہ نہ بڑہاؤ اور اللہ نے کہا ہے کہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ سو شرک اعظم یہی ہے کہ اللہ کے ساتھہ کسی اور کو پوجے جسطرح کہ صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ اونہون نے کہا مینے کہا اے رسول خدا کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا یہ تو ٹہیرائے اللہ کے لیے ہمسر حالانکہ اوسنے تجھکو پیدا کیا ہے حسن بصری نے آیۃ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ الخ مین کہا ہے کہ یہ منافق ہی کام کرتے ہے لوگون کے دکہانے کو حالانکہ وہ اپنے عمل مین مشرک ہے مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالے کا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا اسجگہہ ایک اور شرک خفی ہے جسکو غالبًا فاعل اسکا نہین جانتا ہے جسطرح عروہ سے مروی ہے کہ حذیفہ ایک بیمار پر داخل ہوئے اوسکے بازو پر ایک تسمہ بندہا ہوا دیکہا اوسکو توڑ ڈالا یا نکال لیا پہر یہ آیت پڑہی وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور حدیث مین آیا ہے مَنْ حَلَفَ

بغیر اللہ فقد اشرک رواہ الترمذی وحسنہ من روایۃ ابن عمرؓ دوسری حدیث مین ابن مسعودؓ سے
فرمایا ہے ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک رواہ احمد وابوداود وغیرہ وفی لفظ لہما وما
منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل عبداللہ کی بی بی کہتی ہین جب ابن مسعودؓ کسی کام سے فارغ ہوکر
گھر مین آتے اور گھر کے دروازہ تک پہونچتے تو کھنکھار کرتھوکتے اس کراہت سے کہ مبادا کسی امر مکروہ ہمارے
پر اچانک آجاوین ایک دن وہ آئے اور تنخنخ کیا میرے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی حمرت کا منتر کررہی تھی
مینے اسکو چارپائی کے نیچے چھپادیا وہ آکر میرے پاس بیٹھ گئے میری گردن مین ایک تاگا دیکھا کہا یہ کیسا تاگا
ہے مینے کہا اس تاگے مین میرے لیے رقیہ کیا ہے ابن مسعودؓ نے اُس خیط کو لیکر توڑ ڈالا اور کہا ان ال عبد
اللہ لاغنیاء عن الشرک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان الرقی والتمائم
والتولۃ شرک مینے کہا تم یکس طرح کہتے ہو میری آنکھ پھڑکتی تھی مین فلان یہودی کے پاس جاتی وہ منتر
کرتا میری آنکھ ٹہیر جاتی کہا انما ذلک من الشیطان کان ینخسہا بیدہ فاذا رقاہا کف عنہا انما کان
یکفیک ان تقولی کما قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذہب الباس رب الناس اشف
وانت الشافی لاشفاء الا شفاءک شفاء لایغادر سقما رواہ احمد دوسری حدیث مین آیا ہے کہ عیسے
بن عبدالرحمن نے کہا مین پاس عبداللہ بن حکیم کے گیا وہ بیمار تھے او نکی عیادت کرنے کو کسی نے ان سے کہا
تم کوئی چیز لٹکالو کہا مین کوئی شے لٹکاؤنگا اور حضرتؐ نے فرمایا ہے من علق شیئا وکل الیہ رواہ
الامام احمد والنسائی عن ابی ہریرۃ حدیث عقبہ بن عامر مین رفعا آیا ہے من تعلق تمیمۃ فقد
اشرک رواہ احمد وفی روایۃ من تعلق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ ومن تعلق ودعۃ فلا ودع
اللہ رواہ احمد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے یقول اللہ انا اغنی الشرکاء من عمل عملا اشرک
فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ رواہ مسلم یہ حدیث قدسی ہی سعید بن فضالہ سے مرفوعا آتی ہین جب
جمع کریگا اللہ اولین وآخرین کو اوس دن جسمین کسی طرح کا شک نہین ہے تو ایک منادی ندا کرے گا من
کان اشرک فی عمل عملہ للہ فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن
الشرک رواہ احمد محمود بن لبید کا لفظ رفعا یہ ہے ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر
قالوا وما الشرک الاصغر یا رسول اللہ قال الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیمۃ اذا جازی الناس
باعمالہم اذہبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا ہل تجدون عندہم جزاء

رواہ احمد اور حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من ردته الطیرة عن حاجته فقد اشرک قالوا یا رسول الله ما کفارة ذلک قال ان یقول احدهم اللهم لا خیر الا خیرک ولا طیر الا طیرک ولا اله غیرک رواه احمد ابو علی ایک شخص تھے بنی کعب سے وہ کہتے ہین خطبہ پڑہا ہمکو ابو موسے اشعری نے پہر کہا ایها الناس اتقوا هذا الشرک فانه اخفی من دبیب النمل عبد اللہ بن حرب و قیس بن مضارب نے کہا واللہ تم اس قول سے نکلو ورنہ ہم پاس عمر کے جائینگے ہمکو اذن ہو یا نہ ہو کہا مین نکلتا ہون اس قول سے حضرت صلعم نے ہمکو خطبہ پڑہا ایک دن پہر فرمایا اے لوگو بچو اس شرک سے کہ یہ پوشیدہ تر ہے رفتار مور چہ سے تب ایک شخص نے جسکو اللہ نے چاہا کہا ہم کسطرح اس شرک سے بچین یہ تو چیونٹی کی چال سے بہی زیادہ مخفی ہے اے رسول خدا فرمایا کہو اللهم انا نعوذ بک ان نشرک بک شیئا نعلمه ونستغفرک لما لا نعلم رواه احمد یہ روایت دوسری طرح پر بہی آئی ہے اوسمین یہ ذکر ہے کہ سائل اس سوال کے صدیق رضی اللہ عنہ تھے کما رواه الحافظ ابو یعلی الموصلی عن معقل بن یسار اونکا لفظ یہ ہے کہ مین پاس حضرت صلعم کے حاضر ہوا یا مجہسے ابو بکر صدیق نے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے الشرک اخفی فیکم من دبیب النمل اوس پر ابو بکر نے کہا وهل الشرک الا من دعی مع الله الها اخر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل ثم قال الا ادلک علی ما یذهب عنک صغیر ذلک وکبیره قل اللهم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم ابو بکر صدیق کا لفظ رفعا یہ ہے الشرک اخفی من امتی من دبیب النمل علی الصفا اوس وقت ابو بکر نے کہا یا رسول الله فکیف النجاة والمخرج من ذلک فقال الا اخبرک بشیء اذا قلته برئت من قلیله وکثیره وصغیره وکبیره قال بلی یا رسول الله قال قل اللهم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم رواه الحافظ ابو القاسم البغوی دارقطنی نے کہا اسکی سند مین یحیے بن کثیر جسکو ابو النضر کہتے ہین متروک الحدیث ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ ابو بکر صدیق نے حضرت صلعم سے کہا اے رسول خدا مجہے ایسی چیز سکہا دو جسکو مین کہا کرون فرمایا صبح و شام بستر پر یون کہا کر اللهم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة رب کل شیء وملیکه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکه رواه احمد وابو داود والترمذی وصححه والنسائی دوسری روایت احمد مین اتنا

اور زیادہ آیا ہے وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ انتہی کلام ابن کثیر رحمہ
اللہ تعالی اس بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا عبادت غیر اللہ کے یہ امور جنکا ذکر ہوا یہ بھی شرک ہین جیسے
گنڈا یا تاگا ہونہ لٹکانا یا رقیہ یا تمیمہ یا تولہ کرنا یا تعلیق و ودعہ کرنا یا حلف بغیر اللہ کرنا یا ریا کرنا عمل مین ان اشیا
کا ذکر اسجگہہ بطور نمونہ کے کیا ہے ورنہ انواع شرک کی بہت ہین بعد رسالہ تقویۃ الایمان کے جو رسائل ہشتگانہ فی
الحال اردو زبان مین لکھے گئے ہین وہ اکثر انواع شرک پر محتوی ہین جیسے اخلاص التوحید والفکاک ونحوہما ان
رسائل مین بیان توحید کا بھی آگیا ہے جب شرک بنص شارع رفتار مور چہ سے زیادہ تر مخفی شہیر اتو ظاہر ہے
کہ بچنا اوسکے اقسام سے بغایت مشکل ہے اسلیے اہل تحقیق وعلماء راسخین نے یہ ضابطہ رکھا ہے کہ جس کسی
قول و عمل و فعل و حال مین اہل علم کا اختلاف ہو کوئی کہے کہ یہ امر شرک ہے کوئی کہے کہ یہ شرک نہین ہے تو سمجھ
صورت خلاص و نجات کی یہی ہے کہ اوس کام سے بچے اور عامل فاعل قائل و صاحب حال ہو کر اشتباہ مین گرفتار
نہ ہو یہ حکم شرک خفی کا ہے اور جو امور شرکیہ جلیۃ الحال واضح المقال ہین اونسے احتراز کرنا ہر حال مین فرض عین ہے
گو فرضا علماء راسخ و فضلاء دنیا اوس مین تاویل کرین جیسے وہ اشیا جن مین قبوریین مبتلا ہین اور گورپرست
پیرپرست حق مین اپنے اولیاء و مشائخ کے اعتقاد مخالف توحید رکھتے ہین اور انکے تصرف ظاہری و باطنی
اور فیض روحانی کے بعد الموت قائل ہین یا تصور شیخ کرتے ہین اور کسی قبر سے استفاضہ باطنی کے معتقد
ہین یا غیر اللہ کی نذر و منت و نیاز بجالاتے ہین یا اسماء مشائخ کا وظیفہ کرتے ہین ونحو ذلک مما لا یاتی
علیہ الحصر کہ یہ سب امور حسب تصریح علماء ربانی مثل حافظ ابن القیم اور انکے شیخ عالیمقام ابن تیمیہ رح اور قاضی
محمد بن علی شوکانی رح کے داخل شرک جلی ہین اونکا حکم وہی حکم مشرکین کا ہے بلا تفاوت و تفرقہ یہ بات بھی
اسی آیت باب سے ثابت ہوئی کہ جسطرح مشرکین سابقین ولاحقین اور منافقین متقدمین و متاخرین اس آیت
کے نیچے داخل ہین اسی طرح وہ مومنین مسلمین اس امت کے بھی داخل ہین جو باوجود اقرار ایمان و اختیار اسلام کے
کسی طرح کا شرک جلی یا خفی کرتے ہین کیونکہ آیت شریف سے جمع ہونا شرک کا ہمراہ ایمان کے معلوم ہوتا ہے
اور یہ آیت ایک اخبار غیب ہے کہ جو بات اس امت کے جاہلون مین ہونے والی تھی بعد قرون مشہود لہا بالخیر کے
اوسکی خبر پہلے سے اللہ پاک نے اپنی کتاب معجز بیان مین اپنے پیغمبر کو اور علماء آخرت ملت اسلام کو دیدی
چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی صدہا سال سے ہمسے اگلون نے دیکھا اور اوسکی رد تعقب مین رسائل لکھے اور ہمنے
بھی اپنی آنکھون سے اس ملک بلکہ بلاد عرب و حجاز مین مشاہدہ گورپرستی و پیرپرستی و تقلید پرستی و رسم پرستی کا کیا ہے

کیا آیت اسپر بھی دلیل ہے کہ اکثر مومنین کا یہی حال ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ بچنے والی شرک سے ان میان
ایمان و اسلام میں بہت تھوڑے لوگ ہیں وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ عوام کالانعام
کا اسجگہہ ذکر کرنا لاحاصل ہے کہ وہ ہمیشہ سے شرک ہی کو ایمان وحسن اعتقاد جانتے ہیں اور شعر کر و توڑنے مرنے
کو طیار ہوتے ہیں اور اہل توحید کو سگ وخوک سے بدتر جانتے ہیں شکوہ تو ان اشخاص کا ہے جو اپکو عالم
فاضل متقی شیخ صوفی کہتے اور کہلاتے ہیں معہذا ناصر شرک و نافی توحید ہیں ان لوگون کے رسائل
مسائل وملفوظات دیکھنے سے یہ دعوے ہمارا بخوبی ثابت ہے حاجت اقامت دلیل کی نہین ہے
کما قیل ؎

وَتُسْعِدُنِي فِي غَمْرَةٍ بَعْدَ غَمْرَةٍ لَهَا مِنْهَا عَلَيْهَا شَوَاهِدُ

اللہ تعالے نے بعد اس ارشاد کے کہ اکثر ایمان لانے والے مشرک ہوتے ہین یہ فرمایا ہے کہ کیا یہ مشرکین
اس بات سے امن میں ہین کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آکر اونکو دبا نہ لے کقوله تعالے أَفَأَمِنَ الَّذِينَ
مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ
أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ
اور فرمایا أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى
أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ
الْخَاسِرُونَ اس سے معلوم ہوا کہ اہل شرک کو امن نہین ہے آخرت کی عقوبت تو واسطے اونکے بنصوص
قرآنیہ واحادیث صحیحہ خود متیقن ہے یعنی کہ شرک کی جزا خلود نار ابد الآباد تک بلا انقطاع متعین ہے رہی
عقوبت دنیا سو وہ بھی مومنین مشرکین مین مشاہدہ ہو چکی ہے طفیل مین ان گور پرستون پیرستون
کے سلطنت اسلام کے اکثر اقطار ارض سے جاتی رہی علماء سوء کی دنیا طلبی نے اسلام کو غریب کر دیا ؎

وَمَا أَفْسَدَ الدِّينَ إِلَّا الْمُلُوكُ وَأَحْبَارُ سُوءٍ وَرُهْبَانُهَا

اسکے سوا کثرت وبا وقلت مطر وجدب فصول وقحط ایام وآلام واسقام انواع واقسام وکثرت فسوق
وقلت تقوے ووفور جہل وذہاب علم ونحو ذلک جو ہر سال نو پدید ہوتے رہتے ہین یہ سب عقوبات
الٰہی ہین لیکن چشم بینا وگوش شنوا نہین ہے اسلیے کسی مشرک مومن صورت کے خیال مین تنبہ اسپر نہین آتی
اور نہ حقیقت مین ان اشراک کی وجہ سے جو خاص مدعیان ایمان بجا لاتے ہین کوئی امن باقی نہین ہے

خصوصًا امن جان و مال و آبرو معروف اس زمانے مین منکر ہو گیا ہے اور منکر معروف ٹہیرا ہے سنت کو بدعت
مذمومہ جانتے ہین اور بدعت محدثہ کو سنت ماثورہ اعتقاد کرتے ہین فَاِنَّا لِلّٰہِ عَلٰی عُمُوْمِ الشِّرْکِ وَالْفِسْقِ
فتح البیان کا بیان فاتح اس محل مین یہ ہے کہ آسمان و زمین مین بہت سی نشانیان ہین مثلاً آسمان بغیر
ستون کے کہڑا ہے چمکتے تارون سے جو ٹہیرے ہوئے ہین یا چلتے پہرتے ہین پُر رونق ہو رہا ہے زمین مین
پہاڑ جنگل دریا نباتات حیوانات ہین یہ سب دلائل ہین اللہ واحد احد کی توحید خالص پر ان سے اللہ کا
خالق مالک رازق محیی ممیت ہونا ثابت ہوتا ہے ضحاک نے کہا آسمان کی نشانیان سورج چاند تارے بادل
ہین اور زمین کی نشانیان مخلوق و انہار و بحار و جبال و مدائن و قصور ہین اکثر لوگون کا گذر ان آیات
پر ہوتا ہے لیکن کچہہ تامل و تفکر ان مین نہین کرتے اور نہ ادلہ وجود خالق کیطرف ملتفت ہوتے ہین اور اُسکی
تفرد بالالوہیت کو نہین سوچتے حالانکہ یہ نشانیان رات دن بلکہ ہر دم آنکہہ سے دیکھتے اور کان سے
سنتے ہین اس باب مین رسالہ کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر باوجود اختصار کے نہایت سادہ و پرکار ہے
مصحف عبد المبین بجائے یمرون علیہا یمشون علیہا آیا ہے مراد اس سے رویت آثار امم ہالکہ وغیرہ
عبر و نصائح ہین ؎

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ آثار پدید ست صنادید عجم را

پہر باوجود اس مرور و مشی کے ان آیات سے روگردان ہین یعنے اگرچہ آنکھون سے دیکھتے ہین لیکن
ثمرہ نظر سے معرض ہین وہ ثمرہ کیا ہے تفکر و اعتبار و استدلال ہے اکثر لوگ ایمان نہین لاتے اور
تصدیق نہین کرتے اللہ کی کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہی لیکن وہ شرک کرنے والے ہین یعنے اللہ
کے ساتھ غیر کی عبادت بھی کرتے ہین ایضاح اس آیت کے مضمون کا موقوف ہے اوس چیز کے
ایضاح پر جسکو اہل تفسیر نے ذکر کیا ہے وہ بارہ وجوہ ہین اور ایک وجہ ہمنے ملائی ہے یہ سب تیرہ
وجوہ ہوئے **اول** یہ کہ اہل جاہلیت اسبات کے مقر تہے کہ خالق و رازق اونکا اللہ تعالے ہے معہذا
غیر اللہ یعنے اصنام و طواغیت کو پوجتے تہے قال تعالے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ لیکن اسکے لیے شرکا ثابت کرکے اونکی
عبادت کرتے تہے تاکہ وہ رسائی اونکی اللہ تک کرا دین کما قالوا مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى
انہین کیطرح وہ لوگ بہی ہین جنہون نے سوا اللہ کے احبار و رہبان یعنے علما و درویشون کو اپنا ارباب بنایا

ہے یا وہ لوگ جو حق مین اموات کی اعتقاد قدرت کا اُسچیز پر رکہتے ہین جسپر سوا اللہ کے کوئی قادر نہین ہے گور
پرستون کے افعال معلوم و معروف ہین پس یہ اقرار اونکا ساتہہ اس بات کے کہ اللہ عزوجل اونکا خالق و رازق ہی
مصداق ایمان کا ہے بمعنی اعم یعنے تصدیق نہ بمعنے اخص یعنے ایمان مومنین سو وقوع اس ایمان کا ان لوگون سے
حال شرک مین ہے یہ ایمان لائے ہین وقت اپنے مشرک ہونیکے یہی وجہ کیطرف جمہور مفسرین گئے ہین لیکن
اُنہون نے یہ تقریر جو ہمنے اسجگہہ بیان کی ہی کہ اونکا ایمان بمعنے اعم ہے نہین کی حالانکہ اوسکا ذکر کرنا لابد ہے
تا کلام مستقیم ہو اور سماسے ایمان اوسپر صادق آئے **وجہ دوم** یہ ہے کہ مراد اس آیت سی منافقین ہین وہ
ظاہر مین مومن اور باطن مین مشرک تہے یہ حسن بصری سے مروی ہے **وجہ سوم** یہ ہے کہ مراد اہل کتاب
ہین کہ اپنی کتاب پر ایمان لاتے ہین اور کفر بغیرہ مین تقلید اپنے علما کی کرتے ہین اور مسیح وعزیر کو ابن اللہ
کہتے ہین پس ایمان لانا اونکا اپنے انبیا پر حالت شرک مین ہے **وجہ چہارم** یہ ہے کہ مقصود اس سے
وہ چیز ہے جو تلبیہ عرب مین واقع ہوتی تہی لبیک لا شریک لک الا شریک ہو لک سو وہ اس تلبیہ مین اللہ
ایمان لاتے حالانکہ مشرک تہے ابن عباس سے اسیطرح مروی ہے **وجہ پنجم** یہ ہے کہ مراد اس آیت سے ریا ہے
کیونکہ ریا شرک صغر ہے جسطرح کہ حدیث مین اسکی طرف اشارہ آیا ہے اور فرمایا ہے اَلشِّرْکُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ
النَّمْلِ سو ریا کار اگرچہ ایمان لاتے ہین لیکن مشرک ہین بسبب ریا کے **وجہ ششم** یہ ہے کہ مراد اس سے
وہ لوگ ہین جو اپنے رب کو حالت رخا مین بہول جاتے ہین اور وقت شدائد کے ذکر کرتے ہین یہ عطا سے
مروی ہے لیکن اس صورت پر یہ بات صادق نہین آتی ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہین وقت مشرک
ہونیکے مگر یہ کہ مجرد نسیان ذکر و دعا کو وقت رخا کے مجازاً شرک کہا جاتا ہے گویا اونسے بسبب اس نسیان
و ترک دعا کے دوسرے معبود کو پوجا اور یہ بعید ہے حالانکہ اجتماع ان دوام کا ممکن ہے اسلیے کہ وقت
ذکر و دعا کے متصف بہ نسیان و ترک ذکر نہین ہوتا ہے اور یہ بات مقرر ہے کہ حال قید ہے اپنے عامل مین
مگر یہ کہ اعتبار کیا جائے اُسچیز کا جسپر شے ہوکہ ایک علاقہ مصححہ تجوز ہے اور اسی پر یہ قول حق تعالے کا
ہے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰہُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ہُمْ یُشْرِکُوْنَ **وجہ**
ہفتم یہ ہے کہ مراد وہ مشرکین ہین جو اسلام سے آئی ہین کہ وہ قبل ایمان لانے کے مشرک تہے ... نے
اپنی تفسیر مین یون ہی حکم کیا ہے تقریر اوسکی اسطرح پر ہے کہ ایمان نہین لاتا کوئی ان مین اللہ پر لیکن وہ
مشرک تہا قبل اپنے ایمان لانیکے کلام اسوجہ مین مثل کلام کے وجہ ماقبل مین ہے والجواب الجواب

وجہ ہشتم یہ ہے کہ مراد شرک سے اسجگہہ وہ خواطر واحوال ہین جو حال ایمان ہین عارض ہوتے ہین اسکو لقانی
نے واسطی سے حکایت کیا ہے اسمین یہ بات ہے کہ اگران خواطر واحوال پر شرک اکبر یا شرک اصغر صادق آتا
ہے تو خیر اور اگر وہ اس صدق سے خارج ہین تو یہ وجہ فاسد ہے **وجہ نہم** یہ ہے کہ مراد وہ لوگ ہین جو اللہ کے
ساتھہ اوسکی خلق کو مشابہ کرتے ہین رَوَاہُ الْکَشَّافُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تقریر اس وجہ کی یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان لاتے
ہین اللہ پر وقت تشبیہ دینے کے اللہ کو ساتھہ ایسی شے کے جو شرک ہو یا آئل بشرک ہو **وجہ دہم** یہ کہ مراد قول
قدریہ ہے کیونکہ وہ واسطے بندے کے اثبات قدرت کرتے ہین حَکَاہُ النَّسَفِیُّ فِی مَدَارِکِ التَّنْزِیْلِ اسکی تقریر یہ
ہے کہ وہ ایمان لاتے ہین اللہ پر درحالیکہ اثبات کرتے ہین ایسی چیز کا جو مختص باللہ تعالی ہے واسطے غیر اللہ کے
اور یہ شرک ہی یا نازل بمنزلہ شرک کے ہے **وجہ یازدہم** ابن عربی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اکثر لوگ ایمان
نہین لاتے مگر غیر اللہ پر اور ہمیشہ اللہ کے منکر ہین سو بعض احیان مین اللہ کے ساتھہ شرک کرتے ہین مع اوس
معبود کے جسپر ایمان لاتے ہین پس اکثر ایمان لانے والے اللہ پر حال شرک مین ہوتے ہین لیکن ظاہر نظم قرآنی
یہ ہے کہ ایمان باللہ وشرک بتشریک غیر اللہ مع اللہ نہین ہوتا مگر اسی طرح کہ غیر اللہ کو اللہ کے ساتھہ شریک
ٹھیراتے ہین اور درمیان ان دونو معنے کے فرق ہی **وجہ دوازدہم** وہی ہے جو ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین ذکر کی
ہے کہ ایک شرک خفی ہوتا ہے جسکا شعور اکثر لوگون کو نہین ہے جیسے تسمہ گنڈا باندھنا حلف بغیر اللہ کرنا رقی
تمائم کرنا کما تقدم غرضکہ جملہ وجوہ جو مفسرین نے ذکر کیے ہین وہ یہی ہین جنکا ذکر اسجگہہ ہوا اور یہ سارے
اقوال مبنی ہین اختلاف سبب نزول پر اور یہی نظم قرآنی سو وہ صالح حمل ہے ہر مصداق مسمای ایمان پر ہمراہ وجوہ
مسمائے شرک اور اعتبار افادہ لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا جسطرح کہ اصول مین مقرر ہے مثلاً اہل شرک
مین یون کہہ سکتے ہین کہ ایمان نہین لاتے اکثر اونکے اس بات پر کہ اللہ خالق رازق ہے لیکن وہ مشرک باللہ ہین
بسبب عبادت اصنام کے یا جو شخص مسلمان کسی شرک خفی مین گرفتار ہے تو کہہ سکتے ہین کہ ایمان نہین لاتا ہے
وہ اللہ پر لیکن وہ مشرک ہی بسبب اوس شرک خفی کی اسیطرح سائر وجوہ مین مثل اسکے تقریر کر سکتے ہین اور یہ صالح
اسبات کی ہے کہ ایک وجہ مستقل ہو اور یہی اوجہ وارجح ہے ہمارے گمان مین اگرچہ کسی مفسر نے اسکا ذکر نہین
کیا ہے پس یہ کہنا کہ وجود اونکے اتصاف کا ساتھہ ایمان کے وقت تلبس بالشرک کے مشکل ہے درست
ہے لیکن جواب اسکا ماسبق سے معلوم ہو چکا مثلاً اہل جاہلیت کا ایمان مجامع للشرک یہی مجرد اقرار تھا
ساتھہ اس بات کی کہ اللہ خالق رازق ہے سو یہ کچھہ منافی اونکے شرک کے نہ تھا اسیطرح کہہ سکتے ہین کہ جو

مسلمان گرفتار شرک اصغر یا خفی ہے سو وہ کچہہ غیر منافی وجود ایمان نہین ہے اسلیے کہ شرک اصغر یا خفی اپنے فاعل کو مسمائے ایمان سے خارج نہین کرتا ہے ولہذا کفارہ اوسکا تعوذ بابعد وارد ہوا ہے کما تقدم اب یہ بات صحیح ہٹیری کہ ایمان حقیقی و شرک خفی بعض مومنین مین مجتمع ہو جاتا ہے ایمان بمعنے اعم و شرک حقیقی اہل جاہلیت مین بہی جمع تہا اسی طرح حق مین اہل کتاب کے کہہ سکتے ہین کہ اونمین ایمان بما انزل اللہ اور شرک بسبب اسکے کہ وہ بعض مخلوق کو ابناء اللہ کہتے ہین مجتمع ہے وَهٰذَا اِلٰی بَقِیَّةِ الْوُجُوْهِ پہر اللہ تعالے نے یہ فرمایا کہ کیا مومنین مشرکین اسبات سے امن وامان مین ہین کہ کوئی غاشیہ عذاب کا اونکے پاس آئے یہ استفہام بطور انکار کے ہے غاشیہ وہ چیز ہے جو اونکو ڈہانپ لے کقولہ یَوْمَ یَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ بعض نے کہا مراد غاشیہ سے آگہہ ساعت ہے کسی نے کہا صاعقہ یا قوارع یا وقیعہ یا نقمت عامہ اور اگر عموم پر حمل کرین تب بہی کوئی مانع نہین ہے یا اچانک قیامت آجائے بغیر سابقہ علامت کے اور انکو آگاہی تک نہ ہو کہ وہ آنے والی ہے کیونکہ لوگ بازارون مین ہونگے اپنے کام کاج مین کہ یکایک صیحہ کو جوش ہوگا وہ کچہہ طیاری مین اس نفخہ کے بہی نہ ہونگے کہ ساعت سر پر آ کہڑی ہوگی قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ کہہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہون اللہ کیطرف سمجہہ بوجہہ کر مین اور جو میرے ساتہہ ہے اور اللہ پاک اور مین نہین شریک بتلانے والا **ف** اللہ نے اپنے رسول الی الثقلین یعنے پیغمبر جن و انس کو یہ حکم دیا کہ تم لوگون کو اسبات کی خبر دو کہ یہ میری راہ و سنت ہے یعنے دعوت کرنا طرف شہادت لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کے مین جو تمکو اسطرف بلاتا ہون سو یقین و برہان کی راہ سے سمجہہ بوجہہ کر بلاتا ہون اسیطرح جو شخص حضرت کا تابع ہے وہ بہی اُسی طرف بلاتا ہے جسطرف کہ رسولخدا نے بلایا ہے بصیرت و یقین و برہان عقلی و شرعی پر اور مین اللہ کی تنزیہ کرتا ہون اور اسکو اعظم و اقدس جانتا ہون اس بات سے کہ کوئی اُسکا شریک یا نظیر یا عدیل یا ندید یا ولد یا والد یا صاحب یا مشیر ہو وہ بڑی برکت والا مقدس و منزہ ہے ان سب امور سے ساتون آسمان و زمین والے اوسکی تسبیح کرتے ہین اور ہر شئے اُسکی پاکی بولتی ہے ولکن تم اونکی تسبیح کو نہین سمجہتے وہ حلیم غفور ہے ۝

مرغان چمن بہر صباحی ۔ خوانند ترا با صطلاحے

فتح البیان مین کہا ہے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم مشرکون سے کہدو کہ یہ دعوت و طریقہ جسپر مین

ہون ایک میری راہ ہی مین اللہ کیطرف بصیرت پر بلاتا ہون مراد بصیرت سے حجت واضحہ اور معرفت ممیزہ حق من الباطل ہے مین ہی اسی صراط مستقیم کیطرف داعی ہون اور میرے تابعین بہی میری ہی راہ پر چلتے اور بلاتی ہین فراء نے کہا المعنی وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ یَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ کَمَا اَدْعُوْ اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ ہر تبع رسول پر یہ حق ہے کہ وہ اس دعاء الی اللہ مین یعنے بلانے مین طرف ایمان باللہ و توحید و عمل بالشرع کے اقتدار سبیل نبوت و اقتفاء طریق رسالت کرے قتادہ نے کہا بصیرت سے مراد ہدے ہی اور سبحان اللہ سے مراد تنزیہ الٰہی ہے ہر نقص و عیب و شین سے جو کہ لائق جلال الٰہی نہین ہین جیسے شرکاء و اضداد و انداد وغیرہ نقائص پہر حضرت صلعم نے اپنی ذات سے نفی مشرک ہونے کی فرمائی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو کسیکو اللہ کا ہمسر ٹہراتے ہین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی ط

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ اور جتنے بہیجے ہمنے پہلے تجہسے یہی مرد تہے کہ حکم بہیجتے تہے ہم اونکو بستیون کے رہنے والی سو کیا یہ لوگ نہین پہرے ملک مین کہ دیکہین کیسا ہوا آخر اونکا جو اونسے پہلے تہے اور پچہلا گہر تو بہتر ہے پرہیز والون کو اب کیا تم نہین بوجہتے ف اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہمنے رسول جنس رجال سے بہیجے ہین نہ جنس نساء سے یہی قول ہے جمہور علماء کا سیاق آیۂ کریمہ بہی اسی پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طرف کسی زن کی دختران بنی آدم مین سے وحی تشریع نہین کی بعض کا اعتقاد یہ ہے کہ سارہ زن خلیل جلیل ابراہیم علیہما السلام و اُم موسے اور اُم عیسے نبیات تہین اس حجت سے کہ ملائکہ نے سارہ کو بشارت اسحق کی اور اسحق کے پیچہے یعقوب کی دی تہی اور ایت مین آیا ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ الآیۃ اور فرشتہ نے پاس مریم کے آکر مژدہ عیسے علیہ السلام کا دیا تہا اور اللہ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ سو اسقدر ان مستورات کو حاصل ہے لکن اس سے کچہہ یہ لازم نہین آتا کہ وہ نبیات ہون اگر مراد قائل کی نبوت ان نسوان سے اسی قدر تشریف ہی تو اس مین کچہہ شک نہین ہے کلام اسمین باقی رہا کہ یہہ تشریف واسطے انتظام کے سلک نبوت مین مجرد کافی ہے یا نہین سو مذہب اہل سنت و جماعت کا بموجب نقل شیخ ابو الحسن اشعری رح کے یہ ہی کہ عورتون مین کوئی پیغمبر نبی نہین ہوئی مگر ان مین صدیقات ہوئی ہین جسطرح اللہ نے اشرف نساء یعنے مریم بنت عمران کے حال سے خبر دی ہی کہ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا

رسولٌ قد خلت من قبلہ الرسل وامّہ صدیقۃٌ کانا یاکلان الطعام اس جگہہ مریم کا وصف اشرف مقامات مین ساتہہ صدیقیت کے کیا ہے اگر وہ نبیہ ہوتین تو ذکر نبوت کا ہی آتا کیونکہ یہ جگہہ شی ذکر تشریف و اعظام کی لکن یہ صدیقہ ہونا مریم کا تو نص قرآن سی ثابت ہی ابن عباس نے تفسیر رجال مین کہا ہی یعنے وہ رسل اہل سما مین سی نہتی جسطرح تم کہتے ہو بلکہ زمین کے آدمی تہے اس قول ابن عباس کی تائید اس آیت شریف سی ہوتی ہے وما ارسلنا قبلک من المرسلین الّا انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق الخ وقولہ تعالی وما جعلنٰہم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خٰلدین ثم صدقنٰہم الوعد فانجینٰہم ومن نشاء واہلکنا المسرفین وقولہ تعالی ما کنت بدعا من الرسل الایۃ مراد قرے سی اس جگہہ مدن ہین نہ یہ کہ وہ گاؤن کے لوگ تہے جنکے طباع و اخلاق جفا پیشہ ہوتے ہین یہی بات معہود و معروف ہے بخلاف اہل مدن کے کہ انکی طبیعتین بہ نسبت اہل بوادی کے ارق و الطف ہوتی ہین اور اہل ریف و سواد اقرب بحال ساکنان بوادی ہوتے ہین ولہذا اللہ نے فرمایا ہے الاعراب اشد کفرا ونفاقا قتادہ نے کہا اہل قری اعلم و احلم ہوتے ہین بہ نسبت اہل عمور کے حدیث مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت م کو ہدیہ بہیجا حضرت نے اوسکے مکافات مین یہانتک زیادتی کی کہ وہ رضی ہوا تب فرمایا لقد ہممت ان لا اتّہب ہبۃ الّا من قرشیٍ او انصاریٍ او ثقفیٍ او دوسیٍ حدیث عمر مین رفعا آیا ہے کہ ان المؤمن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاہم خیرٌ من الذی لا یخالطہم ولا یصبر علی اذاہم پہر فرمایا کہ یہ جہٹلانے والے کیا زمین مین نہین چلے پہرے کہ اگلی امتون ہلاک شدہ کا انجام دیکہتے کقولہ افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوبٌ یعقلون بہا الایۃ ان خبار کو سنکر جان سکتی ہین کہ اللہ نے کافرون کو ہلاک کیا اور مومنون کو نجات دی اللہ کی سنت اسکی خلق مین یون ہی جاری و ساری و طاری ہے و لہذا فرمایا کہ آخرت کا گہر بہتر ہے واسطے ان لوگون کے جو اللہ سے ڈرتے ہین یعنی جسطرح کہ ہمنے مومنون کو اس دنیا مین نجات دی اسیطرح ہمنے انکے لیے دار آخرت مین بہی نجات لکہہ رکہی ہے اونکے لیے دنیا سے کہین زیادہ بہتر ہے کقولہ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد یوم لا ینفع الظٰلمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار دار کو طرف آخرت کی مضاف کیا جیسے صلوۃ الاولی و مسجد الجامع و عام اول و بارحۃ الاولی و یوم الخمیس فتح البیان مین کہا ہی آیت بابین رد ہے اس قائل پر جو یہ کہتا ہے کہ کوئی فرشتہ رسول ہو کر کیون نہ نازل ہوا یعنے تجہسے پہلی ہمنے یہی رسل مقرر کیے تہے نہ ملائکہ سموات آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کوئی

نبی ہمارے سے یا جنات مین سے مبعوث نہین ہوا بعض نے کہا چار عورتین پیغمبر ہوئی ہین آسیہ و مادر موسی و
مریم و حوا اور حالانکہ یہ بات کہ انبیاء رجال ہین سے ہوئی ہین نہ نسار مین سے ایک امر معروف تہا نزدیک عرب کے قریٰ
سے مراد امصار ہین نہ صحرانشین اسلیے کہ دہاتی لوگون پر جفا و سختی غالب ہوتی ہی اور شہر والے تام العقل کامل الحلم اہل العلم
اہل الفضل ہوا کرتے ہین ٭ دہ مرد دہ مرد را احمق کند ٭ عقل را بے نور و بے رونق کند ٭ حسن نے کہا بدو و جن و
زنان مین کوئی نبی نہین ہوا کیا یہ مشرک جو نبوت محمد ص کے منکر ہین اونہون نے سیر زمین کی نہین کی کہ یہ مصارع
امم گذشتہ کو دیکہتے اور عبرت پکڑتے اور انکے عذاب نازل کو یاد کر کے اس تکذیب سے باز آتے حسن نے کہا یعنی
دیکہتے کہ اللہ نے قوم نوح و قوم لوط و قوم صالح وغیرہ امم کو کسطرح عذاب کیا دار آخرت یعنے جنت بہتر ہے
دار دنیا سے واسطے اہل تقوے کے کیا تم اس بات کو نہین سمجہتے یعنے اسمین تفکر نہین کرتے کہ عبرت پکڑو اور ایمان

لاؤ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ یہانتک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ اونسے جہوٹہہ کہا تہا پہونچی انکو
مدد ہماری پہر بچا دیا جنکو ہمنے چاہا اور پہیری نہین جاتی آفت ہماری قوم گنہگار سے **ف** یعنے وعدہ
عذاب کو دیر لگی یہانتک کہ رسول نا امید ہونے لگے کہ شاید ہماری زندگی مین نہ آیا پیچہے آوسے اور اونکے یار
خیال کرنے لگے کہ شاید وہ وعدہ خلاف تہا اتنے خیال سے آدمی کافر نہین ہوتا اگر جا بتلکے یہ خیال ہو
ہے انتہی اللہ تعالی ذکر فرماتا ہے کہ ہماری مدد رسولون پر وقت ضیق حال و انتظار فرج من اللہ کے احوج اوقات
الے اسمین نازل ہوا کرتی ہے کقولہ تعالی وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ
اللّٰهِ الخ لفظ کذبوا مین دو قراتین ہین ایک بالتشدید عائشہ رضی اللہ عنہا اسیطرح پڑہتی تہین بخاری
مین اونسے اسیطرح مروی ہے اور ابن عباس نے بالتخفیف پڑہا ہے اور کہا کہ وہ بشر تہے پہر یہ آیت
پڑہی حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ الخ ابن مسعود بہی قائل تخفیف کے تہے لیکن ان دونو صاحبون سے قرارت تشدید
بہی مروی ہی ابن جریر نے قرارت عائشہ رض کی نصرت کی ہے اور کہا ہے کہ جمہور سے یون ہی مشہور ہے
اور دوسرے قول کو ضعیف و ردی کہا ہے اور پسند نہین کیا واللہ اعلم فتح البیان مین کہا ہے کہ جب رسول
اپنی قوم کے ایمان لانیسے بسبب اونکے انہماک کے کفر مین نا امید ہوئے اور گمان کیا کہ انہون نے جہوٹہہ کہا
تہا ایک جماعت صحابہ و تابعین و کسائی وغیرہ نے لفظ کذبوا تخفیف بر بنائے مفعول پڑہا ہے یعنی قوم کو یہ گمان ہوا کہ ان
رسولون نے ہمسے جہوٹہہ کہا کہ عذاب آئیگا وہ تو ابتک نہین آیا اور انکی تصدیق نہ کی یا قوم نے یہ ظن کیا کہ رسل وعدی نصر

ہیسے جہوٹہہ بولی یا خود رسل کو یہ گمان ہوا کہ ہمنے جو یہ بات کہی تہی کہ ہمکو اونپر نصرت ملیگی اسمین ہم جہوٹے ہوئے دوسری جماعت
نے اس لفظ کو بالتشدید پڑہا ہے اسکے معنے واضح ہین یعنی رسل کو یہ گمان ہوا کہ اُنکی قوم نے اونکو جہٹلایا وعدۂ آمد عذاب مین
بعض نے کہا ظن اسجگہہ بمعنے یقین ہی کیونکہ رسل کو اس امر کا تیقن ہو چکا تہا کہ قوم اُنکی مکذب ہے خازن و خفاجی نے اس
آیت کے بیان مین بہت اطالت کی ہی اوسکے ذکر کرنے مین اسجگہہ زیادہ فائدہ نہین ہے بالجملہ جب ظن ہوا یا یقین تو
اللہ کی مدد اونکو آئی ابن مسعود کہتے ہین مجہہ قرارت تخفیف کی حضرت سے محفوظ ہے یعنی سورۂ یوسف مین سلف کا کلام
اسجگہہ اچہ طرف خلاف صحابہ کے ہی بہرحال اللہ جسکو اپنے بندون مین سے چاہتا ہی وقت نزول عذاب کے کفار پر نجات
دیتا ہے رسل اور اونکے اتباع مومنین ناجی ہوتے ہین اور مکذبین ہلاک ہوجاتے ہین اللہ کا عذاب و ترک قوم مجرمین سے
واپس نہین ہوتا ابن عباس نے کہا اللہ نے رسول بہیجے اونہون نے اپنی قوم کو خبر دی کہ اللہ کا مطیع ناجی ہے اور معرض
معذب عاصی لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ البتہ اونکے احوال سے اپنا قیاس کرنا ہے عقل
والونکو کچہہ بات بنائی ہوئی نہین لکن موافق اس کلام کے جو اس سے پہلے ہی اور کہولنا ہر چیز کا اور راہ سمجہائی اور مہربانی
اُن لوگونکو جو یقین لاتے ہین **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے اُن رسولون کی قصے مین جو اونکے قومونکے ساتہہ گذر رہے
کہ مومنونکو ہمنے نجات دی اور کافرونکو ہلاک کیا عقلمندونکے لیے ایک بڑی عبرت و نصیحت و موعظت و پند سودمند ہے یہ قرآن
کچہہ بنائی ہوئی بات نہین ہی کہ اللہ پر جوڑی ہو اور دروغ بندی و افترا پردازی کی ہو بلکہ جو کتابین آسمان سے قبل اس
قرآن کے اوتری ہین یہ اون کتابون کی تصدیق و تحقیق و توثیق کرتا ہے صحیح کو علیحدہ اور تحریف و تبدیل کو علیحدہ بتاتا
ہے اور اُن سب پر حکم نسخ کا جاری کرتا ہے یا اونکی کسی بات کو مقرر رکہتا ہے اسمین تفصیل ہے ہر شے کی حلال و حرام
و محبوب و مکروہ وغیر ذلک کی طاعات و واجبات و مستحبات کا حکم دیا ہی محرمات و منہیات و مکروہات و نحوہا سے منع کیا ہی امور جلیلہ
و غیوب مستقبلہ مجملہ و تفصیلیہ و اسما و صفات رب تعالی اور اسکی تنزیہ مماثلت مخلوقات کا کاشف و موضح ہے اسلیے اسطرح ایمان لانیوالونکی
ہدی و رحمت ٹہیرا اونکے دل غمی سے طرف رشاد اور ضلال سے طرف سداد کی راہ یاب ہوتی ہین اور رب عباد سے جو پائی رحمت دنیا و یوم المعاد مین
مین نسأل اللہ العظیم ان يجعلنا منهم في الدنيا والآخرة يوم يفوز بالربح المبيضة وجوههم ويرجع المسودة وجوههم
بالصفقة الخاسرة فتح البیان مین کہا ہی النبأ ونکے قصون مین یعنی اُن رسل کے جو بطرف امم کے مبعوث ہوئے یا اس قصۂ یوسف و زلیخا و برادران
و پدر یوسف کے فرقت و مصیبت سے خلاص کرنیوالی جہل و حیرت سے کسی نے کہا عبرت ایک طرح کا اعتبار کرنا ہی یعنی عبور کرنا طرف سے معلوم کے
بجانب مجہول کے عبرت اہل عقول کے لیے ہی جو کہ اپنی عقل سلیم سے مصالح دین کا تدبر کرتی ہین ان قصص کا عبرت ہونا اسلیے ہی کہ یہ مشتمل ہین اُن

ع ۱۲ ۶

اخبارات پر جو کہ مطابق واقع ہین باوجود اس بُعد مدت کے درمیان حضرت اور ان رسل کے جنکی یہ کہانی ہے انمین سے ایک یوسف و اخوان یوسف اور انکے والد ماجد ہین حالانکہ حضرت کو اونکے اخبار پر کچھہ اطلاع نہ تھی اور نہ انکی خبر آپ تک پہونچی تھی کہ جس کی کہا وجہ اعتبار کی آئی ہے کہ شروع مین فرمایا تھا نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ اور اسجگہہ کہا لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ اسمین تنبیہ ہے اس بات پر کہ خوبی و حسن اس داستان کا یہی عبرت حاصل ہونیکے لیے اس قصے سے ہے تا کہ اسکی حکمت و قدرت کی شناخت ہاتھہ آئے یہ قصص یا یہ قرآن جسکو ہمنے عربی زبان مین نازل کیا ہے کوئی سخن ساختہ و پرداختہ نہین ہے قتادہ نے کہا یعنے فریہ و کذب نہین ہے کتب منزلہ سابقہ کی تصدیق ہے جیسے توریت و زبور و انجیل یا سب کتب سماویہ کی تصدیق ہے سب پر گواہی دیتا ہے کہ وہ حق ہین اور اللہ کے پاس سے آئی ہین اور اسمین تفصیل ہے ہر شے کی شرائع مجملہ سے جو کہ محتاج شرح و بیان و بسط مین کیونکہ اللہ نے اس کتاب مستطاب مین کوئی شے احکام و حدود و قصص و مواعظ و امثال و غیر ذالک سے باقی نہین چھوڑی یا مراد ہر شے سے قصہ یوسف و اخوان و والد یوسف کا ہے بعض نے کہا مراد عموم شے نہین ہے بلکہ مراد اصول و قوانین و ضوابط ہر شے کی ہین قتادہ نے کہا اللہ نے حرام حلال طاعت و معصیت کی تفصیل فرمادی ہے کسی نے کہا ہر شے امر دینی کا ایک مستند قرآن مین ہے بواسطہ یا بغیر واسطہ یہ قرآن ہدایت ہے واسطے مزید ہدایت کے اور رحمت ہے آخرت مین جو کوئی اسپر عمل کریگا بشرط ایمان صحیح اللہ و سپر دن قیامت کے رحم فرمائیگا و لہذا فرمایا کہ یہ نفع واسطے قوم ایماندار کے ہے یعنے اون لوگون کے جو اللہ و رسول و کتب و ملائکہ و شرائع و قدر پر ایمان لاتے ہین اور یوم الجزا کے قائل ہین اور جو لوگ اس وصف کے نہین ہین اونکو نہ کچھہ نفع ہوا اور نہ ہدایت اسی لیے وہ مستحق اس جزا خیر کے بھی نہین ہین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْهُدٰی وَالرَّحْمَةِ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

آج روز یکشنبہ دہم جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۶ ہجری کو وقت نوخت یک نیم ساعت روز یہ ترجمہ سورہ یوسف کا بحمدہ تعالی و عونہ ختم ہوا خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰی وَزِیَادَةٍ وَّرَزَقَنَا بِرَحْمَتِهٖ وَعَفْوِهٖ وَمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ حُسْنَ الْعَاقِبَةِ فِیْ دَارِ السَّعَادَةِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَهُوَ خَیْرُ مَنْ اَعَانَ

اللہ جل جلالہ کا شکر ہے کہ تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد خامس ماہ ذیقعد ۱۳۰۷ ہجری مقدسہ مین شیخ محی الدین تاجر کتب کے اہتمام سے شہر لاہور محلہ سادھوان مطبع صدیقی مین بہت ہی خوشنمائی کے ساتھہ زیور طبع سے مزین ہوکر شائقین قرآن مجید کے لیے ذخیرہ عاقبت ہوئی اللہ تبارک و تعالے اسکے مؤلف رحمہ اللہ کو خلد برین عطا فرماوے آمین

بطابق [illegible] زبیر کی کہتے ہین اور کلبی ومقاتل مدنی بات [illegible] تیسرا قول یہ ہے کہ مدنی ہے مگر دو آیتیں

نکے بین [illegible] ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال [illegible] ولا یزال الذین کفروا تصیبہم بما صنعوا

[illegible] ت ہو الذی یریکم البرق الی قولہ دعوۃ الحق جابر بن زید مشابہت کو دوست رکہتے تہے کہ پاس

بیت [illegible] مضمون [illegible] ار کے سورہ عدد پڑہی جاے اس سے مردہ پر تخفیف ہوتی ہے اور اسکا پڑہنا مرنے کو آسان

کرتا ہے ابن کثیر نے کہا یہ سورت مکی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المر تلک ایت الکتب والذی انزل الیک من ربک الحق ولکن اکثر الناس لا یؤمنون ۝ یہ آتیں

ہین کتاب کی اور جو کچہہ اترا تجہکو تیرے رب سے سو تحقیق ہے لیکن بہت لوگ نہین مانتے **ف** کلام حروف

مقطعہ پر پہلے اوائل سورہ بقرہ وغیرہا مین گذر چکا ہے جون ہی سورت ان حرفون کے ساتہہ آغاز کیجاتی ہے

اُس مین قرآن پاک کا اقتضا اور اُس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ نزول اسکا طرف اللہ سے ہے اور پاس سے اللہ کے ہے اسمین

کچہہ شک و شبہ نہین ہے ولہذا فرمایا کہ یہ کتاب یعنے قرآن کی آتین ہین یا مراد کتاب سے توریت و انجیل ہے مجاہد

وقتادہ نے اسیطرح کہا ہے لیکن اس مین نظر ہے بلکہ یہ بعید ہے پہر اس مابعد کا عطف بطور صفت کیا اور

فرمایا وہ چیز جو اُتری ہے تجہہ پر اے محمد طرف سے تیرے رب کی حق ہے یہ خبر ہے مبتدا مقدم کی یعنے قولہ والذی

انزل الخ یہی صحیح و مطابق تفسیر مجاہد و قتادہ کے ہے ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ واو اس جگہہ زائد ہے یا

عاطفہ کہ ایک صفت کو دوسری صفت پر عطف کیا ہے اور یہ ارشاد کہ اکثر لوگ نہین مانتے مثل اس آیت

کے ہے وما اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین یعنے باوجود اس جلا و بیان و وضوح کے اکثر لوگ

ایمان نہین لاتے ہین بسبب شقاق و عناد و نفاق کے کذا فی فتح البیان مین کہا ہے ابن عباس کہتے ہین المر

کے معنے ہین انا اللہ اعلم و ارے مجاہد نے کہا یہ فواتح ہین اللہ تعالے اپنے کلام کو ان حروف مقطعہ

سے آغاز کرتا ہے کسی نے کہا یہ نام ہے سورت کا لیکن حق راجح یہ ہے کہ اللہ ہی جانے کہ مراد اُسکی ان حرفون

سے کیا ہے ہر چند آثار صحابہ و من بعدہم بیان مین ان حروف کے آئے ہین اور معانی ظاہرہ اُنکے کچہہ خلاف

آیات محکمات نہین ہوتے ہین لیکن [illegible] ے کی تکلیف اللہ و رسول نے ہمکو نہین دی ہے اور جسکے معانی

ہمکو نہین بتائے گئے اور جو الفاظ داخل متشابہات ہین نہین کیا ضرور ہے کہ ہم ان مین خوض کرین میرا
دل اس کارروائی سے خواہ سلف کی ہو یا خلف کی نہایت قلق مین ہے عفا اللہ عنا وعنہم یہ آیات اس
سورت کی یا یہ اخبار رسل کی یا یہ نشانیان اس قرآن پاک کی آیتین ہین اس سورۂ کاملہ عجیبۃ الشان کی اور
یہ قرآن جو تجھپر طرف سے تیرے رب کے اُترا ہے حق ہے اس مین کسی طرح کا شک وشبہ نہین ہے لیکن اکثر
لوگ یعنے مشرکین مکہ مکرمہ اس حق منزل پر ایمان نہین لاتے زجاج نے کہا جب اللہ نے ذکر انکے ایمان
نہ لانیکا کیا تو ایسی دلیل ذکر کی جو تصدیق خالق کو واجب کرتی ہے چنانچہ فرمایا اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى
يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ○ اللہ وہ ہے جسنے اونچے بنائے آسمان
بے ستون دیکھتے ہو پھر قائم ہوا عرش پر اور کام لگایا سورج وچاند ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری مدت تک
تدبیر کرتا ہے کام کی کھولتا ہے نشانیان شاید تم اپنے رب سے ملنا یقین کرو **ف** ٹھہری مدت تک
یعنے قیامت تک یا اپنے اپنے دَور تک سورج ایک برس اور چاند ایک مہینے تک پھر نیا دَور شروع کرتے
ہین انمین اللہ نے اپنے کمال قدرت وعظیم سلطان کی خبر دی کہ اللہ وہ ہے جسکے اذن وامر سے آسمان
بغیر کھمبے کے اونچے ہوئے یعنے زمین سے اور اتنا فاصلہ اس بلندی کا اُسکے اذن وامر وتسخیر سے ہوا کہ اسکی
انتہا تک کوئی نہین پہونچ سکتا ہے اور نہ اُسکی غایت کا ادراک کر سکتا ہے آسمان دنیا ساری زمین کا محیط
ہے اور جو کچھ اردگرد زمین کے ہے جیسے پانی وہوا اسکو سب نواحی وجہات واطراف سے گھیرے ہوئے ہے
اور ہر جانب سے یکسان زمین پر بلند ہے اور بُعد مابین آسمان وزمین کا ہر ناحیہ سے پانسو برس کا رستہ
ہے اور سَمک وسکافی نفسہا پانصد سالہ راہ ہے یعنے دَل اسقدر مسافت رکھتا ہے پھر دوسرا آسمان محیط
ہے آسمان دنیا کو مع اُس سب کے جسکو وہ حاوی ہے اور فاصلہ مابین ہر دو پھر کا پانسو سال کا رستہ ہے
اور دل پانسو برس کا اسی طرح آسمان سوم وچہارم وپنجم وششم وہفتم محیط ما تحت ہے کما قال اللہ تعالیٰ
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ حدیث مین آیا ہے مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ
وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ فِي الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ وَالْكُرْسِيُّ فِي الْعَرْشِ كَتِلْكَ
الْحَلْقَةِ فِيْ تِلْكَ الْفَلَاةِ یعنے ساتون آسمان سامنے کرسی کے ایسے ہین جیسے ایک چھلا ہو کسی زمین صحرا
مین اور کرسی سامنے عرش کے مثل اُس چھلے کے اس صحرا مین ہے اس سے عظمت عرش عظیم کی

بغایت درجہ ثابت ہوئی جسکے تصور سے ذہن تنگی کرتا ہے دوسری روایت مین آیا ہے اَلْعَرْشُ لَا
یَقْدِرُ قَدْرَہٗ اِلَّا اللہُ عَزَّوَجَلَّ اور بعض سلف نے کہا ہے کہ بُعد مابین عرش کا زمین تک پچاس ہزار
سالہ راہ کا ہے اور بعد مابین ہر دو قطر عرش کا پنجاہ ہزار سالہ ہے اور خود عرش ایک یاقوت سرخ
ہے ابن عباسؓ و مجاہدؒ و حسنؒ و قتادہؒ وغیر واحد نے کہا ہے کہ آسمانون کے لیے ستون ہین لیکن دکھائی نہین
دیتے ایاس بن معاویہ نے کہا آسمان زمین پر مثل قبہ کے ہے یعنے بلا ستون اسی طرح قتادہ نے بھی
کہا ہے لائق سیاق یہی ہے اور ظاہر اس آیت سے وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا
بِاِذْنِہٖ اس صورت مین یہ کہنا کہ تم اُسکو دیکھتے ہو تاکید ہے اس نفی کی یعنے یہ آسمان اونچا ہے بغیر ایسے
ستون کے جسکو تم دیکھو سو یہی بات قدرت مین کاملہ ہے استواء علی العرش کی تفسیر سورہ اعراف مین
گذر چکی ہے یہ استواء جسطرح پر آیا ہے اُسی طرح پر اسکا مرور کرنا چاہیے بغیر تشبیہ و تکییف و تعطیل و تبدیل
کے تعالی اللہ علوا کبیرا اجل مسمے سے یہ مراد ہے کہ تا انقطاع زمان بقیام قیامت سورج وچاند نکلتے ہین
کقولہ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا بعض نے کہا مراد استقرار ہے ان دونون کا زیر عرش متصل شکم
زمین جانب دیگر سے کیونکہ مہر و ماہ و سائر کواکب جب اُس جگہہ پہنچتے ہین تو عرش سے دور تر ہوتے
ہین قول صحیح جسپر ادلہ قائم ہین یہ عرش ایک قبہ ہے متصل عالم اسوجہ سے او مثل سائر افلاک کے محیط نہین
ہے کیونکہ اُسکے قوائم ہین اور اٹھانے والے ہین جو اُسکو اٹھائے ہوئے ہین اور یہ بات فلک مستدیر مین
ثابت نہین ہے جس شخص نے تدبر آیات و احادیث صحیحہ کا کیا اُسپر یہ بات واضح غیر مخفی ہے وللہ الحمد والمنۃ
آفتاب و ماہتاب کا ذکر خاصۃً اسجگہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ سات کواکب سیارہ ہین یہ دونون اظہر ترین
اور سیارات اشرف کواکب ہین اور جو ثوابت ہین اون مین یہ دونو اعظم تر ہین پس جب کہ یہ مسخر
ہیں تو سائر کواکب بطریق اولے مسخر ہوے جسطرح دوسری آیت مین اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے لَا
تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ حالانکہ
یہ تصریح اور جگہہ بھی ہو چکی ہے بقولہ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ
الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ آیات کی تفصیل سے دلالات دالہ ہین توحید پر کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ وَاَنَّهٗ یُعِیْدُ الْخَلْقَ اِذَا شَآءَ كَمَا بَدَاَ فتح البیان مین کہا ہے عمد سے مراد اساطین و دعائم
ہین یعنے یہ آسمان قائم ہین بغیر ایسے عمد کے جنپر معتمد ہون زجاج نے کہا عمد اللہ کی قدرت ہے

جس سے آسمان تھمے ہوئے ہین ہمکو یہ قدرت نظر نہین آتی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تجھکو کیا معلوم ہے شاید ستون ہون جنکو تو نہین دیکھتا ہے جمہور مفسرین و حسن و قتادہ رحمہ اللہ کا قول یہی ہے کہ آسمان بالاے زمین قبہ کی طرح ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آسمان چار فرشتون پر ہے ہزار دیوار پر ایک فرشتہ مقرر ہے استوار سے وہ استوا مراد ہے جو لائق اُس کی ذات پاک کے ہو یہی مذہب ہے سلف کا معتزلہ نے کہا استوار بمعنے استیلا ہے ساتھ حفظ و تدبیر کے لکن حق یہ ہے کہ استوار عرش پر ایک صفت ہے اللہ سبحانہ کی بلا کیف اس باب مین بڑے بڑے زلازل و بلابل و قلاقل علماء امت مین ہو چکے ہین اور کتب و رسائل مستقل تالیف ہوئی جس کی احتیاج امت کو نہ تھی سلف نے آیات صفات کو ظاہر پر بلا تاویل و تشبیہ و تمثیل جاری رکھا ہے اور زیادہ خوض اس بارہ مین نہین کیا معتزلہ و علماء کلام نے تاویل اختیار کی یہ تاویل حقیقت مین ایک فرع ہے تکذیب کی ہمارے لیے اسقدر کافی ہے کہ ہم ظاہر آیات کتاب عزیز و سنت مطہرہ پر ایمان لائین یہ ایمان لانا کافہ اہل اسلام پر واجب ہے اور تعطیل و تمثیل و تکییف سے بچین اور جو تشبیہ و تجسیم الفاظ ادلہ سے متبادر ہوتی ہے اُسکا علاج اس کلمہ اجمالیہ سے کرین لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ[1] اور ہرگز طرف تاویل و خوض کے ملتفت نہ ہون ہم کیا اور ہماری تاویل کیا مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْأَرْبَابِ[3] اللہ تعالے نے سلف صلحاء کو اس بلا سے عافیت مین رکھا تھا جب سے وہ عافیت متاخرین امت پر سے اُٹھ گئی عقائد باطلہ و مذاہب زائغہ و بدع مضلہ حادث ہو گئے دنیا مصداق كُلُّ نَفْسٍ وَدِيْنُهَا[4] بن گئی اسلام مین غربت عظمیٰ آگئی یہ سب مفاسد اسی تعصب و جہل کے ہین فافہم تسخیر شمس و قمر سے مراد تذلیل ہے یعنی منقاد بسبب منافع خلق و مصالح عباد ہین حرکت مستمرہ ایک حد پر سرعت سے حدوث و بقاء کائنات مین نفع رسان ہے ہر ایک ان مین کا ایک وقت معلوم معین تک جاری و ساری ہے وہ وقت فناء دنیا و زوال عالم و قیام ساعت کا وقت ہے اُسدم سورج و چاند لپیٹ دیے جائینگے چاند کو گہن لگ جائیگا تارے بے نور ہو جائینگے گر کر بکھر پڑینگے یا مراد اجل مسمےٰ سے درجات و منازل شمس و قمر ہین کہ سورج ایک سال مین اور چاند ایک ماہ مین دورہ پورا کرتے ہین کسی کی چال ان مین سے مختلف نہین ہوتی یہی لب اس آیت کی تفسیر مین حق ہے اللہ امر عالم علوی و سفلی کا مدبر ہے یعنے قاضی و ممضی ہے قالہ مجاہد مطلب یہ ہوا کہ جسطرح چاہتا ہے ملکوتیت و ربوبیت کے امر کو اُلٹتا پھیرتا ہے اکمل احوال و اتم افعال پر اسکی

[1] نہیں اور کسی طرح کا ساتہی ۱۲
[2] اور نہ اوس کے جوڑ کا کوئی
[3] مٹی اور بادشاہ کی کیا نسبت ۱۲
[4] ہر نفس کا علیحدہ دین ۱۲

تدبیر کرتا ہے کوئی شان اسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی یا مدبر امر ہے بایجاد و اعدام و احیا و اماتت کوئی
وجہ تخصیص کی بشے دون شے نہین ہے کیونکہ لفظ اس سے بھی زیادہ تر وسیع ہے کرخی نے کہا تدبیر کا حمل
عموم پر اَولےٰ ہے حمل کرنے سے کسی نوع خاص پر احوال عالم سے ایک جماعت مفسرین اسی طرف گئی ہے اور
یہ تدبیر و انفاذ و امضا عرش کے اوپر سے ہوتا ہے ظاہر نظم قرآن اسی طرح پر ہے جو آیات دلیل ہین کمال قدرت و
ربوبیت پر اُنکو کھول کر بیان فرماتا ہے جیسے اونچا کرنا آسمان کا بغیر ستون کے اور مسخر کرنا مہر و ماہ کا
اور جاری رکھنا اُنکا اجل مسمے تک اسمین تنبیہ ہے بندون کو اسبات پر کہ جس ذات پاک کو ان اشیا پر قدرت
ہے وہ بعث اعادہ پر بھی قدرت کہتا ہے ولہذا فرمایا ہے کہ شاید تم وقت مشاہدہ ان آیات کے اپنے رب کے
ملنے پر یقین لاؤ اور تمکو کسی طرح شک و شبہ نہو وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ط
وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ
وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ وہی ہے جسنے
پہیلائی زمین اور رکہے اُسمین بوجہہ اور ندیان اور ہر میوے کے اُسمین رکہے جوڑے دو دو ہرے ڈہانکتا
ہے دن پر رات اسمین نشانیان ہین اُنکو جو دہیان کرتے ہین اور زمین مین کئی کہیت ہین ملے ہوے اور باغ ہین
انگور کے اور کہیتی اور کہجورین جڑ ملی اور بے ملی پاتے ہین ایک پانی اور ہم زیادہ کرتے ہین ایک کو ایک سے میوے
مین اسمین نشانیان ہین اُنکو جو بوجہتے ہین **ف** ہر میوے کی جوڑے یعنی ایک قسم کا ہل ایک قسم کا ہم
اور رات دن ایک اندہیرا ایک اُجالا رنگا رنگ چیزین بنا مین نشان ہے کہ اپنی خوشی سے بنایا اگر
ہر چیز خاصیت سے ہوتی تو ایک سی ہوتی انتہےٰ اللہ تعالےٰ نے بعد ذکر عالم علوی کے ذکر اپنی قدرت و
حکمت و احکام کا عالم سفلی مین کیا اور فرمایا کہ ہم نے زمین کو پہیلایا وسیع کیا طول و عرض دراز بخشا اور
اُسمین پہاڑون کے بوجہہ رکہے بڑے اونچے پہاڑ اور نہرین اور ندیمین اور چشمے بہائے تاکہ زمین کے
پہلون کو پانی پہونچے یہ پہل و میوے طرح طرح کے رنگ و شکل و مزے و بو مین ہوتی ہین ہر شکل
کے دو صنف رات دن کو دیکہو کہ ہر ایک ان مین کا دوسرے کو سرعت کی ساتہہ طلب کرتا ہے جہان
ایک گیا جہٹ دوسرا آیا ایک منقضی ہوا دوسرا آموجود ہوا زمان مین تصرف اُسکا جاری ہے جسطرح
کہ مکان میں سکان مین ساری ہے جو لوگ اللہ کے آلاء و حکم و دلائل مین فکر کرتے ہین اُنکے لیے اُن

ان امور مین نشانیان ہین قدرت و توحید خالص کی زمین کو دیکھو کہ بعضا ٹکڑا اُسکا بعض کا ہمسایہ
ہے مثلاً ایک کہیت پاکیزہ ہرا ہے اسمین لوگون کے نفع کی چیزین اُگتی ہین دوسرا ٹکڑا شور ہے اُسمین کچہہ پیدا وار
نہین ہوتی ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر و ضحاک و غیر واحد سے ایسا ہی مروی ہے اس آیت مین اختلاف
انواع بقاع ارض کا داخل ہے کہ یہ زمین تربت سرخ ہے اور یہ سفید اور یہ زرد اور یہ سیاہ اور یہ سنگین اور
یہ نرم اور یہ ریت کی اور یہ موٹی اونچی اور یہ پتلی نیچی حالانکہ یہ سب قطعات زمین ایک دوسرے
سے ملے جلے ہین ایک نصف اسطرح کا ہے اور دوسرا نصف اُسطرح کا یہ سب دلیل ہے فاعل مختار پر
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَلَا رَبَّ سِوَاہُ صنوان سے مراد اصول مجتمعہ ہین ایک منبت مین جیسے رُمان و تین یعنی
انار اور انجیر اور بعض نخیل یعنے کہجور اور غیر صنوان سے مراد وہ ہے جو ایک ہی اصل پر ہو جیسے سارے
درخت اسی جگہہ سے آدمی کے چچا کو صِنْوُ اَبِیہ کہتے ہین جس طرح کہ صحیح مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے عمر رض
سے کہا اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ برابر کہتے ہین صنوان وہ کہجورین ہین جو ایک جڑ سے
نکلی ہین اور غیر صنوان وہ ہین جنکی جڑ جدا جدا ہو یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و ضحاک و قتادہ و ابن
زید و غیر واحد کا بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے میوے مین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ مراد دقل
و فارسی و شیرین و ترش ہے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ یعنے یہ اختلاف اجناس ثمرات و زروع کا
اشکال و الوان و طعوم و روائح و اوراق و ازہار مین ہوتا ہے ایک غایت حلاوت مین ہے اور دوسرا
غایت حموضت مین یہ نہایت درجے کا تلخ ہے اور دوسرا سیٹھا پہیکا اور یہ شیرین ہے اور وہ جامع حلاوت
و مرارت یعنے میخوش جسکو کہٹ مٹہا کہتے ہین پہر کسیکا مزہ بدل جاتا ہے اللہ کے حکم سے اور کسیکا
بدستور رہتا ہے پہر کوئی زرد ہے اور کوئی سرخ اور کوئی سفید اور کوئی سیاہ اور کوئی ازرق یہی حال
زہورات کا ہے یعنے پہولون اور کلیون کا رنگا رنگ و گونا گون ہوتے ہین حالانکہ ان سب کی استمداد
ایک ہی طبیعت سے ہے یعنے پانی سے باوجود اس اختلاف کثیر کے جو کہ حصر و ضبط مین نہین
آسکتا ہے ان مین نشانیان ہین بوجہنے والون کو اور یہ ایک اعظم دلالات ہے وجود فاعل مختار
پر جسکی قدرت نے یہ تفاوت درمیان ان اشیا کے رکہا ہے اور اپنے ارادے کے موافق انکو پیدا
کیا فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ اللہ نے بعد ذکر دلائل سماویہ کے ذکر دلائل ارضیہ کا کیا اور
فرمایا کہ اللہ ہی نے زمین کو پانی پر پہیلایا ہے فراء نے کہا یعنے طول و عرض مین تا کہ اُسپر پاؤن

تہین اور حیوانات چلین پہرین اصم نے کہا مراد مد ارض سے وہ بسط وکشادہ ہے جسکی انتہا نہ ملے
کرخی نے کہا مد ارض مین یہ اشعار ہے کہ زمین کا حجم اتنا بڑا ہے کہ بصر سکے منتہا پر نہین پڑتی انتہے
بعض نے کہا یہ مد ظاہر جو نظر آتا ہے یہ کچہہ منافی کریت ارض کو نہین ہے اسلیے کہ اطراف زمین
کے متباعد ہین اہل ہیئت بہی اسی کے قائل ہین اور اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ ہمنے زمین کو
پہیلایا اور اسکو بچہایا اور کہولا اور فراش ٹہرایا یہ سب الفاظ دلیل ہین زمین سطح ہونے پر جیسے
ہاتہہ کی ہتہیلی اور اللہ کی بات سب سے زیادہ سچی ہے اور اصحاب ہیئت کے اقوال سے روشن
تر دلیل ہے جامع صغیر مین حدیث ابن عباس کی نزدیک بیہقی کے اسطرح مروی ہے کہ پہلا بقعہ
زمین کا جو وضع کیا گیا سو موضع بیت ہی پہر وہانسے زمین ممدود کی گئی اور پہلا پہاڑ جسکو اللہ نے زمین
پر رکہا ابو قبیس ہے پہر اُس سے اور پہاڑ ممدود کیے گئے ابن عمر کہتے ہین دنیا پانسو برس کا رستہ
ہے چارسو سالہ راہ اوس کی ویران ہے اور سو سالہ آباد منجملہ اوسکے مسلمانون کے ہاتہہ مین ایک
سالہ راہ ہے اس بارہ مین ایک جماعت سلف سے تقریرات آئی ہین جنپر کوئی دلیل ثابت نہین
ہوئی رواسی سے مراد جبال ثوابت ہین جو کہ زمین کو اضطراب سے روکے ہوئے ہین۔

زمین از تپ ولرزہ آمد ستوہ ۔۔۔ فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ

انہار سے مراد وہ پانی ہے جو جابجا زمین مین جاری رہتا ہے نالے ندی دریا وغیرہا مین پہر
میوے کا ایک دو دو ہرا جوڑا بنایا سچ مچ یعنے ہر نوع کو انواع ثمرات دنیا مین سے دو صنف
ٹہیرا رنگ مین جیسے سفید سیاہ ونحوہما یا مزے مین جیسی کہٹا میٹہا ونحوہما مقدار مین جیسے بڑا
چہوٹا یا کیفیت مین جیسے گرم وسرد وما اشبہ ذلک فرا نے کہا مراد زوجین سے نر ومادہ ہے
ہر صنف کا مجاہد بہی اسی کے قائل ہین لیکن اول ولے ہے رات دن کو ڈہانپ لیتی ہے یا
تو وہ سفید روشن تہا اب کالا ہو جاتا ہے ترکیب عبارت اگرچہ محتمل اس امر کو ہے کہ دن بہی رات
کو ڈہانپ لیتا ہے لیکن انسب یہی ہے کہ رات کو غاشی کہا جاوے اس امر کو تضاعیف آیات ارضیہ مین
گننا ہے اگرچہ تعلق اس امر کا ساتہہ آیات علویہ کے ظاہر ہے باعتبار ظہور کے زمین مین ہے کیونکہ رات
سایہ ہے زمین کا اور جو جگہہ فوق موقع ظل ارض ہے وہ سرے سے رات ہی نہین ہوتی ہے
علاوہ اسکے رات دن کو تعلق ہے ثمرات سے بکیفیت عقد وانضاج کے حالانکہ یہ دونون بہی دو زوج

ستقابل ہین اللہ فرماتا ہے کہ اس زمین کے پہیلانے مین اور پہاڑون کے رکہنے مین اور ثمرات تمزاوجہ
پیدا کرنے مین اور نور و ظلمت کے متعاقب آنے مین نشانیان ہین اُن لوگون کے لیے جو کہ سوچتے
اور سمجہتے ہین بوجہتے ہین اور صنعت کو دیکہکر صانع پر دلیل پکڑتے ہین اور سبب سے مسبب کا سراغ
پاتے ہین اور زمین مین کہیت ہین ملے ہوئے یعنی اور ملے ہوئے بہی یا مراد شہر مین آباد اور غیر آباد یعنے صحرا یا یہ
مطلب ہے کہ یہ قطعات ہمسایہ یکدیگر ہین سب کی مٹی ایک ہے اور پانی بہی ایک اور اس
مین کہیتی اور باغ ہین معہذا پہلون اور میوہ ون مین تفاوت ہے کوئی شیرین کوئی ترش کوئی
طیب کوئی غیر طیب کوئی کسی طرح کا کوئی کسی اور طرح کا ابن عباس نے کہا ہے مراد اس سے
زمین پاکیزہ و شیرین ہے جو اپنے پیداوار کو اللہ کے اذن سے اُگاتی ہے اسی کے پاس زمین
شور و بخس ہوتی ہے جس سے کوئی پیداوار نہین نکلتی حالانکہ یہ دونو ایک زمین ہین اور ایک ہی
پانی شیرین یا شور ان کو پہونچا ہے معہذا ایک کو دوسری پر فضیلت ہے قتادہ نے کہا متجاورات سے
یہ مراد ہے کہ بعض قریب ہین بعض سے ابن عباسؓ نے کہا ایک زمین شیرین پیدا کرتی ہے دوسری تلخ
و ترش یہ باہم ہمسایہ یکدیگر ہین ایک ہی پانی سے سینچی جاتی ہین یا متلاصقات ہین یعنے ایک دوسرے
سے ملی جلی ہوئی کوئی طیب کوئی سبخ کوئی قلیل الریع کوئی کثیر الاکل سو یہ تطورات ان اشیا کے دلائل ہین
قدرت حقتعالی پر جنات سے مراد بساتین ہین جنت وہ بستان ہے جس مین درخت کہجور و انگور کے
ہون اللہ نے درمیان کہجور و انگور کے ذکر زرع کا فرمایا اس لیے کہ خارج مین اکثر اسی طرح ہوا کرتا
ہے و مثلہ قولہ سبحانہ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا
زَرْعًا پہر فرمایا کہ ان درختون مین کوئی متماثل یکدیگر ہوتا ہے اور کوئی نہین ہوتا براء بن عازبؓ نے کہا
صنوان وہ ہین جنکی اصل ایک ہو اور غیر صنوان وہ جو تنہا اُگین دوسرا لفظ یہ ہے صنوان وہ نخلہ ہے جو
نخلہ مین چسپان ہو اور غیر صنوان متفرق کچہہ ہو یہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہین پانی ایک جسم
رقیق روان ہے جس سے ہر نامی کی حیات ہوتی ہے اور بعض نے یہ تعریف کی کہ پانی ایک جوہر سیال ہے جس
سے ارواح کا قوام ہے پہر فرمایا کہ ہم زیادہ کرتے ہین بعض کو بعض پر اکل مین یعنی طعم مین یا مین شیرین و ترش
و غیر ذالک مجاہد نے کہا یہ مثل بنی آدم کی ہے کہ کوئی صالح اور کوئی خبیث اور باپ سب کا ایک ہی اور اکل
سے مراد ماکول منہ ہے یعنے کہجور و انگور کا پہل اور زراعت کا دانہ بالجملہ طعم و شکل و رائحہ و مقدار و حلاوت و حموضت

وحماضت وغیرہ وطعوم مین بعض کو بعض پر زیادتی بخشتی ہے اسی طرح لون ونفع وضرر مین اقتصار
اکل پر اسلیے کیا کہ یہ نفع منافع ہے ان مذکورات مین دلالات ہین اللہ کے صنع بدیع وقدرت عظیم پر کہ یہ قطع
متجاورہ وجنات ملتصقہ جو کہ مشتمل ہین انواع نبات پر باوجودیکہ ایک ہی پانی سے انکو سینچا جاتا
ہے لیکن اکل مین متفاوت ومتفاضل ہین کوئی کسی رنگ مزہ وشکل کا اور کوئی کسی اور ہی شکل و
لون وطعم کا کوئی نہایت عمدہ وجید اور کوئی نہایت ردی وخراب کوئی حُسن مین بغایت فائق
اور کوئی قبح مین کامل سو جو کوئی تفکر واعتبار ونظر عاقلانہ کرتا ہے وہ اس بات کا یقین کرلیتا ہے
کہ سبب مقتضی اس اختلاف کا کچھ نہین مگر یہی قدرت صانع حکیم جل سلطانہ وتعالی شانہ حسن نے کہا
ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اللہ نے واسطے دلہاے بنی آدم کے بیان فرمائی ہے کہ لوگ آدم سے پیدا
ہوئے ہین انپر آسمان سے تذکرہ نازل ہوتا ہے ایک قوم کے دل نرم پڑجاتے ہین اور خشوع و
خضوع کرتے ہین اور ایک قوم کے دل سخت ہوجاتے ہین وہ غفلت مین پڑے رہتے ہین کچھ نہین سنتے سمجھتے
یہ بھی کہا ہے کہ ما جالس القرآن احد الا قام من عندہ بزیادۃ او نقصان قال تعالی وننزل من القرآن ما
هو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا وان تعجب فعجب قولهم ءاذا كنا

ترابا ءانا لفي خلق جديد اولئك الذين كفروا بربهم واولئك الاغلال في اعناقهم
واولئك اصحاب النار هم فيها خالدون ○ اگر تو اچنبھے کی بات چاہے تو اچنبھا ہے انکا کہنا کیا
جب ہم ہوگئے مٹی کیا ہم نئے بنین گے وہی ہین جو منکر ہوئے اپنے رب سے اور وہی ہین کہ طوق
ہین انکی گردنون مین اور وہ ہین دوزخ والے وہ اسی مین رہا کرینگے **ف** اللہ تعالی اپنے رسول
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اگر تم ان مشرکین کے جھٹلانے سے روز معاد کو تعجب
آتا ہے کہ یہ لوگ باوجود مشاہدہ ان دلائل کے مخلوق آلہی مین کسطرح تکذیب کرتے ہین حالانکہ اللہ
کو قادر ہر مشیت پر جانتے ہین اور اس بات کے معترف ہین کہ ابتداءً اسی نے خلق کو پیدا کیا ہے بعد ازان کہ یہ
خلق کوئی شے مذکور نہ تھی پھر بعد اس اقرار کے اللہ کی اس خبر کو کہ عنقریب اعادہ عالم کا بخلق جدید کریگا
تکذیب کرتے ہین حالانکہ جو اس سے بھی زیادہ ترعجیب وغریب ہے اسکا مشاہدہ کرچکے ہین اور اسکی مقر ہین
تو اس تعجب سے زیادہ تر تعجب انکی اس بات کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہوکر پھر جی اٹھینگے حالانکہ ہر عالم عاقل اس بات
کو خوب جانتا ہے کہ یہ زمین آسمان کا پیدا کرنا لوگون کے پیدا کرنے سے زیادہ اکبر ہے اور جس نے

خلق کی ہایت کی ہے اسپر اعادہ خلق کا سہلتر ہے کما قال تعالے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِھِنَّ بِقَادِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی بَلٰٓی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر اللہ نے ان مکذبین کا انجام کار فرمایا کہ اُنکے گلون مین طوق ہونگے اور وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہینگے فتح البیان مین کہا ہے کہ اے پیغمبر اگر تم انکے جھٹلانے سے بعد اسکے کہ تم نزدیک انکے سچے ٹھیرے ہوئے تھے تعجب کرتے ہو تو اس سے بڑھکر یہ بات تعجب کی ہے کہ وہ بعث و معاد و حشر و نشر کا انکار کرتے ہین حالانکہ آسمان و زمین کی خلق کو دیکھکر دلیل پکڑ سکتے ہین کہ بعث اس سے بھی زیادہ تر سہل و آسان ہے سامنے قدرت صانع قادر کے اور نفوس مین یہ بات ٹھیر چکی ہے کہ اعادہ سہل تر ہوتا ہے ابدا سے ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اوّل + تو جگہ تعجب کی یہ ہے نہ وہ کہتے ہین یہ آیت حق مین منکرین صانع کے آئی ہے مع ادلہ واضح اس امر کے کہ متغیر کے لیے کوئی مغیر بھی ضرور ہوتا ہے تو یہ انکار انکا محل تعجب ہے لیکن قول اول اوسے ہی بدلیل اس قول کے کہ کیا ہم مٹی ہوکر پھر نئے سر سے پیدا ہونگے عجب امر اول پر انکا کلام ہے اور امر ثانی پر اونکا تکلم کرنا ساتھ اس امر کے کیا وہ نہین دیکھتے کہ اللہ نے انکو ایک نطفہ سے پیدا کیا ہے سو نطفہ سے پیدا کرنا سخت تر ہے بہ نسبت پیدا کرنیکے خاک سے پھر انکو کافر فرمایا اسمین دلیل ہے کفر منکر بعث کی اور کہا کہ دن قیامت کے ان کی گردنون مین طوق ہونگے لوہے کی جسمین ہاتھ و گردن جکڑے بند ہونگی جسطرح کسی قیدی کو طوق بگردن کر کے ذلیلانہ صورت مین لیچلتے ہین بعض نے کہا مراد اغلال سے اعمال سیئہ ہین جو طوق کیطرح اُنکے گلون کے ہار ہونگے اور یہ ہمیشہ کے لیے آگ مین رہینگے کسی حال مین بھی دوزخ سے جدا نہ ہونگے

وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبْلَ الْحَسَنَۃِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِھِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِھِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ

شتابی چاہتے ہین تجھسے بُرائی آگے بھلائی سے اور ہوچکی ہین اُنسے پہلے کہاوتین اور تیرا رب معاف بھی کرتا ہے لوگون کو اُنکی گنہگاری پر اور تیرے رب کی مار سخت ہے **ف** بُرائی چاہتے آگے بھلائی سے یعنی ایمان نہین قبول کرتے کہ سب خوبی با دین انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عذاب لے آؤ اور پہلے ہوچکی ہین کہاوتین یعنی عذاب ویسے جن کی کہاوتین چلی ہین لنتہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہ جھٹلانے والے جلدی کرتے ہین برائی کی بھلائی سے پہلے یعنی طالب عقوبت ہین جس طرح کہ اللہ تعالے نے خبر دی ہے

وَقَالُوْا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ لَوْ مَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ وقال تعالى وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ
الآیتین وقال سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ وقال يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا الآیۃ مراد قط سے اسجگہہ عقاب و حساب
ہے جسطرح اللہ پاک نے اُن کے حال سے خبر دی ہے وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ
الآیۃ بالجملہ وہ مکذبین بسبب اپنی تکذیب و عناد و شدت کفر کے اسبات کو خواہان تھے کہ اُنپر عذاب آجاے
اسپر اللہ نے کہا ہم اپنی نقمت امم گذشتہ پر اس سے پہلے واقع کر چکے ہین اور اُنکو نمونے واسطے متعظین کے
عبرت و موعظت ٹھیرایا ہے پھر یہ خبر دی کہ اگر اللہ کا حلم و عفو نہ ہوتا تو وہ انکے عقوبت مین شتابی فرماتا
کما قال تعالے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ اور اس آیت مین
یہ ارشاد کیا کہ تیرا رب صاحب مغفرت ہی واسطے لوگون کے باوجود انکے ظالم ہونے کے کہ رات دن قصور کیا کرتے
ہین پھر اس حکم کے ساتھہ یہ بھی فرمادیا کہ اللہ شدید العقاب ہے تاکہ رجا و خوف معتدل رہے کما قال تعالی
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ وقال اِنَّ رَبَّكَ
لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وقال نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ
الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ایسی آیات رجا و خوف بہت سی آئی ہین سعید بن مسیب کہتے ہین جب یہ آیت اُتری وان
ربک لذو مغفرۃ الخ حضرت نے فرمایا لَوْلَا عَفْوُ اللّٰهِ وَتَجَاوُزُهٗ مَا هَنَأَ اَحَدًا الْعَيْشُ وَلَوْلَا وَعِيْدُهٗ
وَعِقَابُهٗ لَاتَّكَلَ كُلُّ وَاحِدٍ یعنے اگر اللہ کا عفو و تجاوز نہ ہوتا تو کسی کو زندگی گوارا نہ ہوتی اور اگر اسکا عقاب
و وعید نہ ہوتا تو ہر کوئی بھروسا کر بیٹھتا ابن عساکر نے ترجمہ حسن بن عثمان رمادی مین ذکر کیا ہے کہ انہون
نے رب العزت کو خواب مین دیکھا ایسی حال مین کہ حضرت صلعم اللہ کے آگے کھڑے ہوی ایک مرد کی شفاعت اپنی
امت مین سے کر رہے ہین اللہ نے فرمایا کیا اسقدر تجھکو کافی نہین ہے کہ مینے تجھپر سورہ رعد مین یہ آیت نازل کی
ہے وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ پھر میری آنکھہ کھل گئی فتح البیان مین کہا ہے کہ نزول آیت
باب کا حق مین استعجال عذاب کے بطور استہزا ہوا ہے سیئہ سے مراد عقوبت مہلکہ ہے اور حسنہ سے مراد عافیت و سلامت
ہے یہ بات انہون نے براہ فرط انکار و شدت تصمیم علی الکفر کہی تھی مثلات جمع ہے مثلہ کی یعنے عقوبت فاضحہ معنے
یہ ہین کہ یہ اُترنا عذاب کا جلد چاہتے ہین حالانکہ ان سے پہلے عقوبات انکی امثال کے گذر چکے مین پھر
کیا وجہ ہے کہ یہ عبرت نہین پکڑتے اور حلول عذاب سے جو ان مکذبین پر ہوا تھا احتراز نہین کرتے

تیرا رب صاحب تجاوز عظیم ہے مراد اس سے دیر لگانا اور تاخیر کرنا ہے عذاب مین باوجود اسکے کہ وہ ذنوب
کرتے اور معاصی مین پڑتے ہین اگر تائب ہوکر طرف اللہ کے رجوع لائین اس آیت مین ایک بڑا مژدہ
اور امیدواری ہے اسلیے کہ یہ بات معلوم ہے کہ انسان وقت اشتغال بالظلم کے تائب نہین ہوتا
ہے اسے تجاوز وعفو کا ہونا قبل توبہ کے جائز ہے ولہذا یہ بات کہی ہے کہ آیت حق مین عصاۃ موحدین کے
خاصۃً آئی ہے پہر اس وعدہ کے ساتھہ یہ وعید بہی فرمائی کہ تیرا رب شدید العقاب ہی جسکو منجملہ عصاۃ مکذبین
کے کفار مین سے چاہتا ہے عقاب شدید کرتا ہے بحسب مقتضاے مشیت پس یہ تاخیر استعجال کچھہ اہمال
نہین ہی وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝
کہتے ہین منکر کیون نہ اوتری اسپر کوئی نشانی اسکے رب سے تو تو ڈر سنانیوالا ہے اور ہر قوم کو ہوا ہے
راہ بتانے والا ف اللہ نے مشرکون کا حال بیان کیا کہ وہ کفر وعناد کی راہ سے یہ بات کہتے ہین کہ
جسطرح اگلے رسول نشانیان لاے تہے اسطرح تو بہی کوئی نشانی لاتا تو ہم تجھکو مانتے یہ انکا تعنت
تہا حضرت صلعم پر جس طرح یہ کہا تہا کہ کوہ صفا کو سونیکا کر دے اور یہ پہاڑ اسجگہہ سے دور ہو جائین اور ان
کی جگہہ سبزہ زار وانہار ہون اللہ نے فرمایا وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا
الْأَوَّلُونَ الآیۃ پہر کہا کہ تجہپر فقط اتنی ہی بات ہی کہ تو رسالت کو پہونچا دے جسکا اللہ نے تجھکو حکم دیا ہی
کچھہ انکا ہدایت پر آنا تجہپر لازم نہین ہے کیونکہ ہدایت اللہ کے اختیار مین ہے جسکو وہ چاہتا ہے
راہ راست پر لے آتا ہے ہر قوم کے لیے ایک راہ نما ہوا ہے ابن عباس رضہ نے کہا یعنے داعی دوسرا لفظ
انکا یہ ہے کہ تو اے محمد ڈرانیوالا ہے اور مین ہادی ہون ہر قوم کا یہی قول ہے مجاہد وسعید بن جبیر رضہ
وضحاک ومجاہد وغیر واحد کا مجاہد نے کہا ہادی سے مراد نبی ہے کقولہ تعالے وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا
خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ قتادہ وابن زید بہی اسی کے قائل ہین ابو صالح ویحیی بن رافع کا لفظ یہ ہے کہ ہر قوم کا ایک
قائد ہی ابو عالیہ نے کہا ہادی بمعنے قاید ہی قاید بمعنی امام ہے امام عمل ہی عکرمہ وابو الضحی نے کہا مراد ہادی سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین مالک نے کہا ہادی وہ ہے جو انکو طرف اللہ عز وجل کے بلاے ابن عباس نے کہا
جب یہ آیت اتری تو حضرت صلعم نے اپنا ہاتھہ اپنے سینے پر رکہا اور کہا أَنَا الْمُنذِرُ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
اور ہاتھہ سے اشارہ طرف حضرت علی ابن ابیطالب کے کیا اور کہا أَنْتَ الْهَادِي يَا عَلِيُّ بِكَ
يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ مِنْ بَعْدِي رواہ ابن جریر لیکن اسحدیث مین نکارت شدید ہی علما کہتے ہین

ہادی ایک مرد ہے بنی ہاشم مین سے رواہ ابن ابی حاتم جنید نے کہا وہ مرد علی مرتضے رضی اللہ عنہ ہین
ایک روایت مین ابو جعفر محمد بن علی سے بہی اسی طرح آیا ہے فتح البیان مین کہا ہے کفار مکہ کہتے تہے
کہ کس لیے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی نشانی طرف سے اوسکے رب کی سوائے ان آیات کے جو وہ
لایا ہے نازل نہ ہوئی جیسے عصا و ید بیضا و ناقہ یہی لوگ عذاب کے آنے کی جلدی بہی کرتے تہے
حالانکہ یہ اُنکا مکابرہ و عناد تہا ورنہ اللہ نے اپنے رسول پر وہ آیات اُتاری تہین کہ بعض اُنکا مغنے
ہے زجاج نے کہا وہ اُس طرح کی آیات چاہتے تہے جیسے کہ موسے و عیسے پر نازل ہوئی تہین اسپر
اللہ نے کہا تو اے محمد ایک ڈرانیوالا انکا ہے آگ سے تیرے اختیار مین کوئی آیت نہین ہے اسمین
ازالہ کیا ہے حضرت کی رغبت کا بابت پورا کرنے اُنکی فرمایش کے کیونکہ حضرت انکی فرمایش کے قبول فرمانے مین شدید الرغبتہ
تہے اسلیے کہ آپ کو طرف انکی ایمان لانیکے بڑا التفات تہا قالہ الخطیب **ف** حرف انما بصیغہ حصر
اسلیے ہے کہ حضرت کا رسول ہوکر آنا واسطے ڈر سنانے کے لوگون کو تہا تاکہ انجام بد سے محترز رہین
حضرت پر اسکے سوا کوئی امر واجب و لازم نہین تہا سو اُنہون نے یہ کام کر دکہایا اور خوب سا ڈرا
دیا اور کوئی شے باقی نہین چہوڑی جو اچہی طرح بیان نہ کر دی اور تکرار سے کر کر واضح کر کے پہنچا دی جزاہ
اللہ عن امتہ خیرا ہر قوم کے واسطے ایک ہادی ہوتا ہے جو اُس قوم کو طرف انکی ہدایت وارشاد کے بلاتا
ہے اُن نشانیون سے جو اُسکو عطا کیجاتی ہین نہ اُن چیزون سے جنکی وہ فرمایش کیا کرتے ہین اگرچہ
بالفعل وہ ہدایت واقع نہ ہو اور یہ لوگ اسکو قبول نہ کرین رسل کی آیات مختلف ہوتی تہین کوئی ایک
آیت یا آیات لاتا اور دوسرا دوسری طرح کی نشانیان لیکر آتا اور جس نے بعض سے ایسی چیز طلب کی جو
دوسرا لایا تہا تو اُسنے تعنت مین مبالغہ کیا آیات سے مراد یہی دلالت ہے نبوت پر کیونکہ یہ ایک ایسا
معجزہ ہے جو کہ قدرت بشریہ سے خارج ہے اور کسی فرد یا افراد کے ساتہ مختص نہین ہے رازی نے
کہا اسی وجہ کو قاضی نے مقرر کہا ہے اور یہی وجہ صحیح ہے جسکے ساتہ کلام منتظم باقی رہتا ہے انتہے
بعض نے کہا مراد ہادی سے اللہ تعالیٰ ہے تو قدرت آسی کو ہے انبیاء پر انذار ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہین ہو المنذر وہو الہادی اخرجہ ابن مردویہ یا مراد ہادی سے عمل صالح ہے یا قائد الی الخیر الی
الشر عام ہے رسل و اتباع رسل کو تا آخر دہر اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝ اللہ جانتا ہے جو پیٹ مین رکہتی ہے ہر مادہ

اور جو سکڑتے ہین پیٹ اور بڑہتے ہین اور ہر چیز کو ہے اُس پاس گنتی جاننے والا چھپے اور کہلے کا سب سے بڑا اوپر

ف اللہ نے اپنے علم تام عام کی خبر دی کہ اُسپر کوئی چیز مخفی نہین رہتی ہے اُسکا علم محیط ہے بار حاملات کو سارے اناث حیوانات کے کقولہ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ یعنے وہ جانتا ہے کہ ان کے پیٹ مین کیا چیز ہے نر یا مادہ خوبصورت یا بدصورت شقی یا سعید طویل العمر یا قلیل العمر کقولہ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ وقال تعالی يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ یعنے پیدا کیا ہے تمکو ایک طور پر بعد ایک طور کے کما قال تعالی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ صحیحین مین ابن مسعودؓ سے رفعاً آیا ہے کہ خلقت ایک تمہارے کی جمع کیجاتی ہے شکم مین اسکی مان کے چالیس دن پہر وہ ایک پہٹکی ہوتی ہے اُتنے ہی دن مین پہر گوشت کا ایک لوتہڑا مثل اُسکے پہر اللہ ایک فرشتہ بہیجتا ہے اُسکو چار باتون کا حکم ہوتا ہے کہ لکہے رزق و عمر و عمل اور شقی ہے یا سعید دوسری حدیث مین آیا ہے فرشتہ کہتا ہے اے رب نر ہے یا مادہ اے رب بدبخت ہے یا نیکبخت رزق کتنا ہے اجل کتنی ہے اللہ فرماتا جاتا ہے اور فرشتہ لکہتا ہے بالجملہ یہ آیت و حدیث دلیل ہے کمال علم و عموم و سعت علم باریتعالے پر کہ وہ دانائے نہان و آشکارا ہے ولله الحمد **۵**

برد علم یک ذرہ پوشیدہ نیست　　که پیدا و پنہان بنزدش یکیست

بخاری مین ابن عمرؓ سے رفعاً آیا ہے کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین نہین جانتا اُنکو کوئی مگر اللہ نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا مگر اللہ اور نہین جانتا اُس چیز کو کوئی جسکو سکیڑتے ہین پیٹ مگر اللہ اور نہین جانتا کہ پانی کب برسے گا مگر اللہ اور کسی جی کو معلوم نہین کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا اور نہین جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی مگر اللہ ابن عباسؓ نے کہا مراد غیض ارحام سے سقط ہے اور زیادت سے وہ چیز جسکو رحم نے حمل مین زیادہ کیا ہے عوض اُسکے جو سکڑ گیا ہے یہانتک کہ بچہ کو پورا جنا یہ اسلیے کہ بعض عورتین دس مہینے تک بار بردار رہتی ہین اور کوئی نو مہینے اور کسی کا حمل اس مدت سے کم اور کسی کا حمل اس مقدار سے زیادہ ہوتا ہے یہی غیض و زیادت ارحام کی جسکا ذکر اللہ پاک نے کیا ہے یہ سارا کرتوت اللہ کے علم و حکم سے ہوتا ہے ابن عباسؓ کہتے ہین غیض و زیادت سے مراد کم و بیشی ہے نو ماہ سے ضحاک نے

کہاہے میری مان نے مجھکو جنا مین دو برس اسکے پیٹ مین تہا جب مین پیدا ہوا میرے دانت اگ
آئے تہے عائشہ کہتی ہین حمل دو برس سے زیادہ نہین ہوتا برابر سایہ مغزل کی بہی مجاہد نے کہا غیض دیکہنا
ہے خون کا حمل مین اور زیادت بیشی ہے نو مہینے پر عطیہ عوفی وحسن بصری وقتادہ وضحاک بہی اسی کے
قائل ہین مجاہد نے یہ بہی کہاہے کہ عورت جب نو ماہ سے کم مین خون دیکہتی ہے تو حمل اسکا نو ماہ سے زیادہ
ہوجاتاہے مثل ایام حیض کے عکرمہ وسعید بن جبیر وابن زید نے بہی اسیطرح کہاہے مجاہد کہتے ہین
غیض بہانا ہے خون کا تاکہ بچہ اچھا پیدا ہو زیادت سے یہ مراد ہے کہ اگر خون جاری نہ ہو تو بچہ تمام
وعظیم پیدا ہوتاہے مکحول نے کہا بچہ مان کے پیٹ مین نہ کچہہ مانگے نہ حزن وغم کہرے اسکا رزق
پاس اوس کے مان کے پیٹ مین آتاہے خون حیض سے اسی سبب سے حاملہ کو حیض نہین آتا پہر جب وہ
زمین پر گرتاہے تو آواز کرتاہے یہ رونا اسکا بسبب استنکار مکان خود ہوتاہے جب اسکی ناف کاٹی
جاتی ہے تو اللہ اسکا رزق حوالہ پستان مادر کردیتاہے تاکہ اسکو حزن وطلب وغم نہ ہو پہر وہ طفل
ہوکر چیز کو اپنے کفدست مین لیتاہے اور کہتاہے جب بالغ ہوتاہے تو کہتاہے موت ہی یا قتل رزق
پہر کہان مکحول نے بعد اسکے کہاہے افسوس ہے تجھکو نداری اللہ نے اور تو مان کے پیٹ مین تہا
اور تو ایک طفل صغیر تہا یہانتک کہ جب تو سخت وپختہ وعاقل ہوا تو یون کہنے لگا هُوَالْمَوْتُ اَوِالْقَتْلُ
اَنّٰى لِىْ بِالرِّزْقِ پہر مکحول نے یہ آیت پڑہی اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى الآیۃ قتادہ نے کہا ہر شے
نزدیک اللہ کے ایک مقدار پر ہے یعنے ایک اجل تک اپنی خلق کے ارزاق کا حفظ کیا اور انکی عمر ایک
مدت معلوم ٹہیرائی حدیث صحیح مین آیاہے کہ حضرت صلعم کی ایک صاحبزادی نے کسیکو پاس حضرت صلعم کے
بہیجکر حضرت صلعم کو بلایا اسلیے کہ بیٹا انکا موت مین تہا انہون نے حضرت صلعم کا موجود ہونا اسوقت چاہا
اسلیے کسیکو بہیجکر بلایا حضرت صلعم نے فرمایا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى
پہر کہا اسکو کہو کہ صبر کرے اور امید ثواب کی رکہے الحدیث بتمامہ اللہ عالم غیب وشہادت ہے ہر چیز کو جسکا مشاہدہ
لوگ کرتے ہین اور جو چیز اونسے غائب ہے جانتاہے اسپر کوئی شے مخفی نہین ہے کبیر وہ ہے جو ہر چیز سے
اکبر ہو متعال وہ ہے جسکی علم نے ہر شے کا احاطہ کرلیا ہو اور ہر شے اسکی مقہور ہو اور قاب سامنے اوسکے
خاضع ہون عباد ردبر دا اسکے طوعا وکرہا منقاد ہون فتح البیان مین کہاہے سیاق اس آیت کا
واسطے بیان احاطہ علم الٰہی کی ہے جملہ اشیا وامور کو اللہ تعالے جانتاہے کہ مان کے پیٹ مین نر ہے یا مادہ

صبیح ہے یا قبیح سعید ہے یا شقی طویل ہے یا قصیر تام ہے یا ناقص اسی طرح غیض و زیادت کو جانتا
ہے اکثر مفسرین نے کہا تم او غیض سے نقص ہے نقص و زیادت خلقت حمل کا عالم ہے جیسے نقص یا
زیادت ایک انگشت کی یا کم و بیشی حمل کی نو ماہ سے امام ابو حنیفہ رح نے کہا اکثر حمل دو برس ہے اور شافعی رح
نے کہا چار برس اور مالک رح نے کہا پانچ برس اور اقل حمل شش ماہ ہے چھ مہینے کا بچہ زندہ رہتا ہے مقدار سے
مراد اندازہ ہے ہر چیز کا یہی مذہب ہے سلف کا کہ کوئی شے اپنے مقدار سے خارج نہین ہوتی ہے کرخی رح
نے کہا اللہ عالم ہے ہر شے کی کیفیت و کمیت کا وجہ مفصل مبین پر یا مراد تخصیص ہے ہر شے کی
ساتھہ ایک وقت معین و حالت معینہ کے بمشیت ازلیہ و ارادہ سرمدیہ اس آیت مین افعال و احوال و خواطر
و اعمال عباد بھی داخل مین یہ آیت ایک بڑی دلیل ہے بطلان قول معتزلہ پر غائب وہ ہے جو جس سے
مخفی ہو شہادت وہ ہے جو حاضر ہو یا مراد غیبت و شہادت سے معدوم و موجود ہے ضحاک نے کہا عالم
سر و علانیہ ہے کوئی مانع نہین کہ اسکو حمل عام پر کرین کبیر وہ عظیم ہے کہ ہر شے اُس سے کمتر ہو متعال ہے
قول مشرکین یا مستعلی ہے ہر شے پر قدرت و عظمت و قہر سے یا متعالی خلق پر بسبب استوا علے
العرش کے اور مباین ہے خلق سے یہی اعلے اولی ہے سَوَآءٌ مِّنۡكُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَمَنۡ جَهَرَ

بِهٖ وَمَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۢ بِالَّيۡلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ

يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ

بِقَوۡمٍ سُوۡۤءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّالٍ ۝ برابر ہے تم مین جو چپکی بات کہو اور جو کہو
پکار کر اور جو چھپ رہا ہے رات مین اور گلیون مین پھرتا ہے دن کو اس کے پہرے والے ہین بندے کے
آگے سے اور پیچھے سے اسکو بچاتے ہین اللہ کے حکم سے اللہ نہین بدلتا جو ہے کسی قوم کو جبتک
وہ نہ بدلین جو اپنے بیچ ہے اور جب چاہے کسی قوم پر برائی پھر وہ نہین پھرتی اور کوئی نہین اُنکو سوائے
اُسکے مددگار **ف** یعنے اللہ اپنی نگہبانی و مہربانی سے محروم نہین کرتا کسی قوم کو جو ہمیشہ اسکی
طرف رہی ہے جب تک وہ اپنی چال اللہ کے ساتھہ نہ بدلین انتہے اللہ نے خبر دی کہ اللہ کا علم محیط جملہ
خلائق ہے اُنمین خواہ کوئی چپکی بات کرے یا چلا کے وہ ہر بات کو سن لیتا ہے اُسپر کوئی شی
مخفی نہین ہے کقولہ وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى اور فرمایا وَيَعۡلَمُ مَا تُخۡفُوۡنَ وَمَا
تُعۡلِنُوۡنَ عائشہ رض نے کہا پاک ذات ہے وہ شخص جسکے سننے نے آوازون کو سما لیا واللہ آئے جھگڑنے والے

نالش کرتی تھی اپنے شوہر کی سامنے حضرت کے اور مین گھر مین تھی مجھپر بعض بات انکی مخفی ہوتی اللہ نے یہ
آیت اُتاری قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ معلوم ہوا کہ اللہ کا علم جسطرح کلیات کو محیط ہے اسی طرح جزئیات کو بھی جو شخص
تاریکی شب مین اپنے گھر کے تہ خانہ مین ہے اور جو شخص کھلم کھلا دن کی روشنی مین چلتا پھرتا ہے دونون
کی بات حیث اللہ کے علم مین یکسان ہے کقولہ تعالی اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ الآیۃ وقولہ وَمَا
تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ
فِيْهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ
وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ بندے کے لیے فرشتے مقرر ہین جو رات دن آتے جاتے ہین لیل و نہار مین
حراست کرتے ہین اسوا و حادثات سے اُسکے نگہبان ہین جسطرح کہ اور فرشتے حافظ اعمال خیر و شر
رات دن مین بدلتے رہتے ہین دو داہنے طرف اور دو بائین طرف موجود رہتے ہین صاحب یمین
کاتب حسنات ہی اور صاحب شمال کاتب سیئات اور دو فرشتے اور ہین جو بندے کی حفاظت و حراست
کرتے ہین ایک سامنے رہتا ہے ایک پس پشت غرضکہ انسان درمیان چار ملائکہ روز اور چار ملائکہ
شب کی ہے دو حافظ اور دو کاتب جس طرح کہ صحیح مین آیا ہے يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَ
مَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَيَصْعَدُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ
فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ اَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ
يُصَلُّوْنَ دوسری حدیث مین آیا ہے تمہارے ساتھ وہ ہین جو جدا نہین ہوتے تم سے مگر وقت خلا
اور وقت جماع کے سو تم شرماؤ اُنسے اور اکرام کرو انکا ابن عباس نے کہا معقبات طرف سے اللہ کے
یہی ملائکہ ہین جو آگے پیچھے سے بندہ کی حفاظت کرتے ہین جب اللہ کی تقدیر آتی ہے تو اُس سے الگ
ہو جاتی ہین مجاہد نے کہا کوئی بندہ نہین ہے مگر ایک فرشتہ گماشتہ اسکی حفاظت خواب و بیداری مین جن
وانس و ہوام سے کرتا ہے انمین سے کوئی شے پاس اسکے نہین آتی کہ اسکا ارادہ کرے لیکن فرشتہ اُس
سے کہتا ہے کہ تو الگ رہ مگر وہ شے جسکو اللہ نے اسکی بارے مین حکم دیا ہے کہ وہ اُس کو پہونچ جاتی
ہے ابن عباس رض کہتے ہین مراد معقبات سی آگے پیچھے ایک ملک ہے ملوک دنیا سے کہ اُس
کے لیے حرس ہی پیچھے حرس کے دوسرا لفظ یہ ہے کہ مراد والی سلطان ہے کہ اسپر حرس یعنے چوکی پہرہ رہتا تھا

رہتاہے عکرمہ نے کہا کہ امرا ہین کہ اُنکے آگے پیچھے موالکب رہتے ہین ضحاک نے کہا مراد اس سے سلطان محروس من امر اللہ ہے اور وہ اہل شرک ہین ابن کثیر کہتے ہین ظاہر واللہ اعلم مراد ابن عباس و عکرمہ ضحاک کی اس تفسیر سے یہ ہے کہ حرس ملائکہ واسطے بندے کی مشابہ حرس ان ملوک و امرا کے ہین یعنے جس طرح بادشاہون اور امیرون کے اردگرد چوکی پہرہ کی سپاہی اور اردلی کے لوگ واسطے حفاظت و دور باش کے رہتے ہین اسی طرح ہر بندہ پر طرف سے اللہ کے فرشتون کی پہرہ چوکی مقرر ہے کہ وہ اُسکی بلاؤن اور آفتون سے نگہبانی کرتے ہین ابن جریر نے اسجگہہ ایک حدیث غریب عثمان بن عفان سے دربارہ موکل ہونے دس فرشتون کے ہر بندے پر روایت کی بطولہ اور حدیث ابن مسعود مین رفعًا آیا ہے مَا مِنكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِإِخْرَاجِهِ مُسْلِمٌ یہہ حفظ انسان فرشتے اللہ کے حکم سے کرتے ہین ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر و ابراہیم نخعی وغیرہم نے اسی طرح کہاہے قتادہ نے کہا اللہ کے حکم سے حفاظت کرتے ہین اور بعض قرأت مین بامر اللہ آیاہے ابو امامہ نے کہا کوئی آدمی نہین ہے لکن ایک فرشتہ آفات کو اُس سے دور کرتا رہتاہے یہانتک کہ اُسے سپرد کر دیتاہے تقدیر کو **حکایت** ابو مجلز کہتے ہین ایک مرد قوم مراد کا پاس علی بن ابیطالب کے آیا وہ نماز پڑہتے تہے کہا تم اپنی حراست کرو کچہہ لوگ قوم مراد کے تمہارا قتل کرنا چاہتے ہین کہا ہر آدمی کے ساتہہ دو فرشتے رہتے ہین وہ اُسکی حفاظت کرتے ہین اسچیز سے جو مقدر نہین ہے اور جب قدر و قضا آتی ہے تو وہ اسکو اور قدر کو تنہا چہوڑ دیتے ہین اجل ایک سپر استوار ہے بعض سلف نے کہا يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ بِأَمْرِ اللّٰهِ جسطرح حدیث مین آیاہے کہ صحابہ نے کہا ای رسول خدا بتاؤ یہ رقی جس سے ہم منتر کرتے ہین کچہہ اللہ کے قدر کو پہیر دیتے ہین فرمایا هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ ابراہیم نے کہا اللہ نے نبی بنی اسرائیل کو سندیسا بہیجا کہ تو اپنی قوم سے کہدے کہ نہین ہین کوئی اہل قریہ و اہل خانہ کہ اللہ کی طاعت پر ہون پہر طاعت سے طرف معصیت کی آجائین لکن بدل دیتاہے اللہ اُنسے وہ چیز جسکو دوست رکہتے ہین طرف اسچیز کے جسکو مکروہ رکہتے ہین پہر کہا اسکی تصدیق اللہ کی کتاب مین ہے إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ یہ بات ایک حدیث مرفوع مین بہی آئی ہے علی مرتضے رضنے منبر پر خطبہ پڑہا اور کہا كُنْتُ إِذَا أَسْكُتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَدَأَنِي وَإِذَا

سَالتہٗ عَنِ الخَبَرِ اَنبَاَنِی وَانَّہٗ حَدَّثَنِی عَن رَّبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ قَالَ الرَّبُّ وَعِزَّتِی وَجَلَالِی وَارتِفَاعِی
فَوقَ عَرشِی مَا مِن قَریَۃٍ وَّلَا اَھلِ بَیتٍ کَانُوا عَلٰی مَاکَرِھتُ مِن مَعصِیَتِی ثُمَّ تَحَوَّلُوا عَنھَا اِلٰی مَا
اَحبَبتُ مِن طَاعَتِی اِلَّا تَحَوَّلتُ لَھُم عَمَّا یَکرَھُونَ مِن عَذَابِی اِلٰی مَا یُحِبُّونَ مِن رَّحمَتِی ابن
کثیر کہتے ہین وَھٰذَا غَرِیبٌ وَفِی اِسنَادِہٖ مَن لَّا اَعرِفُ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ انسان کی
ہر بات پوشیدہ و ظاہر کو جانتا ہے رات کا چھپنے والا جو لوگون کی آنکھ سے مخفی ہے اور دن کا چلنے والا
جو راہون مین چلتا ہے دونون کی بات سامنے اللہ کے　　علم کے یکسان ہے بعض نے کہا مستخف وہ
ہے جو معاصی مین خود سر ہے اور سارب وہ ہے جو مجاہر بالمعاصی ہے ابن عباس نے کہا یہ وہ شخص
ہے جو رات کو گناہ کرتا ہے اور دن کو لوگو نپر اپنی برات گناہ سے ظاہر کرتا ہے بالجملہ ان سب کے لیے
فرشتے مقرر ہین جو بدلے سے آتے جاتے ہین یہ ملائکہ حفظہ ہین قول عامہ مفسرین ہین بعض نے کہا پانچ
رات کے اور پانچ دن کے ہین خطیب نے کہا بیس ہین دس رات کے اور دس دن کے مراد سامنے اور پیچھے سے
جمیع جوانب ہین امر اللہ سے مراد اللہ کا باس و عقاب ہے وقت صدور گناہ کے کہ فی الفور نہین
پکڑتا مہلت دیتا ہے کہ استغفار و توبہ کرین یا مراد یاد رکھنا ہے حسنات و سیئات کا یا مراد شر طوارق روز
و شب ہے یا مراد حفظ ہے جن و انس سے ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ معقبات مواکب و حرس جلاوزہ ہین
جو سامنے امرا کے گرد سلطان کے رہتے ہین یعنے یہ کچھہ اُس سے دافع قضا و قدر نہین ہو سکتے علی
مرتضٰے رضہ نے کہا ہر بندے کی ہمراہ فرشتے ہوتے ہین جو اُسکی حفاظت کرتے ہین کہ کہین اُسپر کوئی دیوار
نہ گرے اور وہ کسی چاہ مین نہ جا پڑے یا کوئی درندہ اُسکو پہاڑ نہ کہائے یا وہ کسی نالے ندی مین
ڈوب نہ جائے یا آگ مین نہ جلے لکن جب قدر آتی ہے تو اُسکو اور قدر کو چھوڑ دیتے ہین در بارۂ ملکۂ
حفظ احادیث کثیرہ آئی ہین جو کتب سنت مطہرہ مین موجود ہین اللہ کسی قوم کی نعمت و عافیت
کو نہین بدلتا جبتک کہ وہ خود ہی اللہ کی طاعت اور اپنی حالت جمیلہ کو حالت قبیحہ و معصیت خدا
سے نہین بدل لیتے مطلب یہ ہے کہ اللہ بندہ پر اپنی عقوبت نازل نہین کرتا جب تک کہ پہلے اُس سے کوئی
گناہ نہ ہو بلکہ کبھی غیر کے گناہون سے مصائب نازل ہوتی ہین جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اَنَھلِکُ وَفِینَا الصّٰلِحُونَ فرمایا نَعَم اِذَا کَثُرَ الخَبَثُ اور جب اللہ ارادہ
ہلاک و عذاب کا ساتھہ کسی قوم کے کر لیتا ہے تو پہر کوئی بلا کو پہیر نہین سکتا بعض نے کہا جب کسی

توم کے ساتھ ارادہ برائی کا ہوتا ہے تو اللہ انکے دل اندہے کر دیتا ہے یہانتک کہ وہ اسی بلا کو اختیار کرتے ہین پھر سوا اللہ کے کوئی اُنکا مددگار نہین ہوتا کہ اللہ کے عقوبت کو اُن سے دفع کر سکے یا اُسکی عذاب کو روسکے معنے یہ ہین کہ اللہ کے عذاب کا کوئی راد اور اس کے حکم کا کوئی ناقض نہین ہے هُوَ

الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ۝ وہی ہے کہ تمکو دکھاتا ہے بجلی ڈرکو اور امید کو اور اٹھاتا ہے بدلیان بھاری اور پڑہتی ہے گرج خوبیان اُسکی اور سب فرشتے اُسکے ڈر سے اور بہیجتا ہے کڑکے پھر ڈالتا ہے جسپر چاہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہین اللہ کی بات سے اور اُسکی آن سخت ہے **ف** اللہ نے برق کے تسخیر کا ذکر کیا برق وہ نور لامع ساطع ہے جو ابر کے درمیان سے چمکتا ہے ابن عباس نے ابو الجلد کو لکھا تھا جواب مین اس سوال کے کہ برق کیا چیز ہے کہا پانی ہے قتادہ نے کہا بجلی ڈر ہے واسطے مسافر کے وہ اسکی ازاد و مشقت سے ڈرتا ہے اور طمع ہے واسطے مقیم کے وہ اُسکی امید برکت و منفعت کی رکھتا ہے اور اللہ کے رزق مین طامع ہوتا ہے اللہ پیدا کرتا ہے بھاری بھاری بادل وہ پانی کی کثرت سے بوجھل ہو کر زمین سے قریب ہو جاتی ہین مجاہد نے کہا سحاب ثقال وہ ہے جسمین پانی ہو اور تسبیح کرنا رعد کا مثل اس آیت کے ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ایک شیخ بنی غفار نے رفعًا کہا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ یُنْشِئُ السَّحَابَ فَیَنْطِقُ اَحْسَنَ النُّطْقِ وَیَضْحَكُ اَحْسَنَ الضِّحْكِ رَوَاهُ اَحْمَدُ بِطُوْلِهٖ مراد اس سے واللہ علم یہ ہے کہ نطق ابر کا رعد ہے اور ضحک اوسکا برق ہے سعد بن ابراہیم کہتے ہین اللہ تعالی ابر بطیر کو بہیجتا ہے اوس سے بہتر کسی کا خندہ اور مانوس تر نطق نہین ہے خندہ اُسکا بجلی ہے اور منطق اسکی رعد ہے محمد بن مسلم نے کہا ہے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بجلی ایک فرشتہ ہے اُسکے چار منہ ہین ایک انسان کا دوسرا بیل کا تیسرا گرگ کا چوتھا شیر کا سا جسوقت وہ اپنی دم ہلاتا ہے تو وہی بجلی ہے حدیث سالم عن ابیہ مین رفعًا آیا ہے کہ حضرت ؐ جب آواز رعد و صواعق کی سنتے فرماتے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ كِتَابِ الْاَدَبِ وَالنَّسَائِیُّ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ وَالْحَاكِمُ فِیْ مُسْتَدْرَكِهٖ ابو ہریرہؓ نے رفعًا کہا ہے حضرت ؐ جب آواز رعد سنتے کہتے سُبْحَانَ مَنْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ رَوَاهُ ابْنُ جَرِیْرٍ علی مرتضیٰ رضؓ آواز رعد کی سنکر کہتے سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهٗ اسیطرح

ابن عباس رضؓ وطاؤس و اسود بن زید بھی کہتے تھے اوزاعی نے کہا ہے ابن ابی زکریا کا قول ہے کہ جو کوئی آواز رعد
سنکر یون کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ تو اُسپر بجلی نہین گرتی ہے عبداللہ بن زبیر جب گرج سنتے تو بات
کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ اور کہتے کہ
یہ ایک وعید شدید ہے واسطے اہل زمین کے رَوَاهُ مَالِكٌ فِی الْمُوَطَّا وَالْبُخَارِیُّ فِی کِتَابِ الْاَدَبِ ابو ہریرہؓ کا
لفظ رفعًا یہ ہے تمہارے رب عز و جل نے کہا ہے اگر میرے بندے میری اطاعت کرین تو مین ان کو
پانی دون رات کو اور نکالون اُنپر سورج کو دن مین اور نہ سناؤن اُنکو آواز رعد کی رَوَاهُ اَحْمَدُ ابن عباسؓ
نے رفعًا کہا ہے تم جب آواز رعد کی سنو تو اللہ کا ذکر کرو کیونکہ بجلی ذاکر کو نہین پہونچتی ہے رواہ الطبرانی
اللہ نے فرمایا ہم کڑاکا بھیجتے ہین پھر ڈالتے ہین جسپر چاہین یعنے بارسال نقمت جس سے چاہتے ہین
انتقام لیتے ہین لہذا آخر زمان مین یہہ صواعق کثرت سے ہونگے حدیث ابو سعید خدریؓ مین فرمایا ہے
تَکْثُرُ الصَّوَاعِقُ عِنْدَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ حَتّٰی یَاْتِیَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَیَقُوْلُ مَنْ صُعِقَ قَبْلَکُمُ
الْغَدَاةَ فَیَقُوْلُوْنَ صُعِقَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ یعنے جب قیامت قریب ہوگی
تو بجلی کثرت سے گرا کریگی یہانتک کہ کوئی شخص پاس قوم کے آکر کہیگا کہ تم سے پہلے کسپر بجلی گری
صبح کو وہ کہینگے فلان و فلان و فلان پر اس آیت کے سبب نزول مین حافظ ابو یعلے موصلی نے انسؓ سے
روایت کیا ہی کہ ایک بار حضرت صلعم نے ایک مرد کو پاس شخص کے فراعنۂ عرب سے بھیجا اور کہا اس کو
میرے پاس بلا لا اُسنے جا کر کہا تجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بلاتے ہین اُسنے کہا رسول خدا کون
ہین اور اللہ کون ہے سونیکا یا چاندی کا یا تانبے کا وہ شخص پاس حضرتؐ کے واپس آیا اور کہا
اے رسول خدا مینے آپکو خبر کردی کہ وہ بے پروا ہے اس بات سے اُسنے مجھسے کذا و کذا کہا فرمایا دوسری
بار پھر پاس اُسکے جا وہ پھر گیا اُسنے پھر اسیطرح کہا وہ پھر پاس حضرتؐ کے واپس آیا کہا اے رسول
اللہ مینے آپکو خبر کردی کہ وہ بے نیاز ہے اس بات سے فرمایا پھر جا پاس اُسکے اور بلا لا تیسری بار وہ پھر آیا اور
اُسی کلام کا اعادہ کیا وہ یہ بات کرتا تھا کہ اتنے مین اللہ نے ایک بادل بھیجا اُسکے سر پر وہ بادل گرجا
اُس سے بجلی گری اور کاسۂ سر کو لیگئی اُسپر یہ آیت اوتری رَوَاهُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ
ابو عبد الرحمن بن صحار عبدی کا لفظ نزدیک بزار کے یہ ہی کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ حضرتؐ نے ایک
شخص کو پاس ایک جبار کے بھیجا اُسکو بلاتے تھے اُسنے کہا مجھے تم یہ تو بتاؤ کہ تمہارا رب سونا ہے یا چاندی

یہ موتی تھا وہ تابت مجادلہ کرتا تھا کہ اتنے مین اللہ نے ایک ابر بھیجا وہ گرجا اُس مین سے بجلی گری اُسکے کاسہ سر کو
لیگئی تب یہ آیت اوتری مجاہد کہتے ہین ایک یہودی آیا اُسنے کہا اے محمد مجھے خبر دو اپنے رب
کو وہ کس چیز کا ہے تانبے کا یا موتی کا یا یاقوت کا اتنے مین ایک بجلی نے آکر اُسکو پکڑ لیا اور اللہ نے
یہ آیت بھیجی قتادہ کہتے ہین ہم سے ذکر ہوا کہ ایک مرد نے قرآن کا انکار کیا اور حضرت صلعم کی تکذیب کی
اللہ نے ایک صاعقہ بھیجا اسنے اُس شخص کو ہلاک کر دیا اللہ نے یہ آیت بھیجی اس آیت کے سبب نزول مین
قصہ عامر بن طفیل و اربد بن ربیعہ کا ذکر کیا ہے کہ یہ دونو مدینے مین پاس حضرت صلعم کے آئے حضرت صلعم سے
سوال کیا کہ نصف امر ہمارے لیے ہو حضرت صلعم نے انکار کیا عامر بن طفیل نے کہا واللہ مین تجھپر اس وادی
کو خیل جرد و رجال مرد سے بھر دونگا حضرت صلعم نے فرمایا اللہ تجھپر اسباب کا انکار فرماتا ہے اور ابنائے
قیلہ یعنے انصار پھر اُن دونون نے ارادہ ناگہان حضرت صلعم کے مارنے کا کیا ایک باتین کرنے لگا
اور دوسرے نے پیچھے سے تلوار کھینچی تاکہ حضرت صلعم کو قتل کرے اللہ نے اُنکی فتک سے حضرت
کو بچا لیا وہ دونو مدینے سے نکلکر احیاء عرب مین گئے کہ لوگون کو حضرت صلعم سے جنگ کرنے پر جمع کرین
اللہ نے اربد پر ایک ابر بھیجا جس مین بجلی تھی اُسنے اربد کو جلا دیا رہا عامر بن طفیل اُسپر اللہ نے طاعون
بھیجا ایک بڑا غدود اُسکے نکلا وہ کہنے لگا اے ال عامر یہ غدہ ویسا ہے جیسا جوان اونٹ کا غدہ
ہوتا ہے اور موت ہی گھر مین سلولیہ کے یہانتک کہ وہ دونو مر گئے لعنہما اللہ تعالی اور یہ آیت اتری
اس قصے کو ابو نعیم و طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے علی رضی اللہ عنہ نے کہا شدید المحال
یعنے شدید الاخذ ہے مجاہد نے کہا یعنے شدید القوۃ ہے ابن جریر نے کہا اللہ تعالی عقوبت طاغی
عاتی متمادی سے الکفر مین محلت کرتا ہے یہ آیت مشابہ اس آیت کے ہے وَمَكَرُوا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا
مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ فتح
البیان مین کہا ہے برق وہ لمعان ہے جو اندر سے بادل کے نمایان ہوتا ہے علی رض بن ابی طالب نے کہا
برق کوڑے ہین آگ کے ہاتھ مین فرشتون کے وہ انسے بادلون کو زجر کرتے ہین ایک جماعت سلف
سے بھی اسی کے موافق روایت ہی اور بعض نے خلاف اسکے کہا ہے خوف سے مراد وہ خوف ہے جو صواعق
سے حاصل ہوتا ہے اور مراد طمع سے وہ طمع ہے جو کہ مطر سے حاصل ہوتی ہے حسن نے کہا اہل
بحر کو خوف ہوتا ہے اور اہل بر کو طمع ضحاک نے کہا ڈر بجلی کا اور طمع باران کی ہوتی ہے

واحد سحاب سحابہ ہے اور ثقال جمع ہے ثقیلہ کی سحاب کہتے ہین بادل کو جو ہوا مین پھیلا ہوا ہو مراد یہہ ہے کہ اللہ تعالی بادل کو پانی سے بوجھل کرتا ہے اور نفس رعد اللہ کی حمد مین مسبح ہوتا ہے یہ بات کچھ بعید نہین ہے اللہ قادر ہے کہ اُس کو ناطق کردے کوئی امر اس سے مانع نہین وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور اگر رعد فرشتہ ہے تو پھر اُسکی تسبیح مین کچھ بھی استبعاد نہین ہے ذکر رعد کا جدا گانہ ذکر ملائکہ سے واسطے مزید خصوصیت وعنایت کے ہے ہمکو نفس آواز رعد مسموع ہوتی ہے جبکہ وہ تسبیح کرتا ہے اور بعض نے کہا یہ آواز اُس آلہ کی ہے جس سے وہ ابر کو مارتا ہے کسی نے کہا سامعین رعد تسبیح کرتے ہین سُبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہین لکن اول اولی ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہین خزیمہ بن ثابت نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ نشار سحاب کیا ہے فرمایا اِنَّ مَلَکًا مُوَکَّلًا یلم القاصیه ویلحم الدانیه بیدہ مخراق فاذا رفع برقت واذا زجر رعدت واذا ضرب صعقت رواہ ابن مردویہ ابن عباس کہتے ہین یہود پاس حضرت صلعم کے آئے کہا ہمین خبر دو کہ یہ رعد کیا ہے فرمایا کہ ایک فرشتہ ہے اللہ کے فرشتون مین سے بادل پر گماشتہ ہے اُسکے ہاتھ مین ایک تازیانہ آتش ہے وہ اوس سے سحاب کو زجر کرتا ہے جہان کا حکم اللہ دیتا ہے اسطرف اُسکو ہانکتا ہے کہا یہ آواز کیا ہے جو سنی جاتی ہے فرمایا رعد کی آواز ہے اخرجہ الترمذی وغیرہ ابن عباس نے کہا رعد ایک فرشتہ ہے وہ بادل کو آواز دیتا ہے جس طرح کہ راعی گوسفند کو آواز دیتا ہے یہ روایت کئی طریق سے آئی ہے ابو ہریرہ نے کہا رعد آواز ملک ہے ابن عمر نے بھی اسی طرح کہا ہے ابن عباس کہتے ہین رعد ایک فرشتہ ہے اُسکا نام رعد ہے اور یہ آواز اُس کی تسبیح ہے جب وہ زور سے زجر کرتا ہے تو بادل پھٹ جاتا ہے اور اُسکے خوف سے بھڑک اُٹھتا ہے اوس سے صواعق نکلتے ہین ابو عمران جونی کہتے ہین عرش کے نیچے دریا ہین آگ کے وہین سے بجلیان چمکتی ہین سدی نے کہا صواعق آتش ہین ملائکہ اللہ کی ہیبت وجلال سے تسبیح کرتے ہین اور کسی نے کہا خوف سے رعد کے ایک جماعت مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ یہ ملائکہ اعوان رعد ہین اللہ نے اُنکو واسطے مدد رعد کے مقرر کیا ہے صواعق جمع ہے صاعقہ کی صاعقہ وہ عذاب ہے جو بجلی سے اُترتا ہے یا آواز سخت جو جو سے نازل ہوتی ہے اور اُسمین آگ ہوتی ہے یا موت اور یہ اپنی ذات مین ایک ہی شے ہے یہ اشیا اُس سے پیدا ہوتے ہین کرخی نے کہا صاعقہ کا عجیب حال ہے یہ ایک آگ ہے جو کہ بادل مین پیدا ہوتی ہے اور جب بادل کے نیچے آتی ہے تو کبھی دریا مین گھس جاتی ہے

اور مچھلیون کو جلا دیتی ہے محمد بن علی باقر علیہ السلام نے کہا ہے بجلی مسلمان اور غیر مسلمان پر گرتی ہے لیکن ذاکر کو نہین پہونچتی یہ کافر لوگ اللہ کی شان مین جھگڑتے ہین کبھی بعث کا انکار کرتے ہین اور کبھی عذاب آنیکی جلدی کرتے ہین کبھی مکذب رسل ہوتے ہین اور کبھی عاصی خدا محال مشتق ہے ماحلہ سے بمعنے مکایدہ باعدا ابن الاعرابی نے کہا محال بمعنے مکر ہے اللہ کا مکر یہ ہے کہ سچی تدبیر کرتا ہے نحاس نے کہا ہے کہ مستحق مکر کے طرف ایصال مکروہ فرماتا ہے اسطرح کہ وہ نہین جان سکتا ازہری نے کہا محال محل سے مشتق ہے بمعنے قوت و شدت اور میم اصلی ہے ابوعبیدہ نے کہا محال بمعنے عقوبت و مکروہ ہے بالجملہ اس لفظ کے آٹھہ معانی ہین عداوت و حول واخذ و حقد و قوت و غضب و ہلاک و حیلہ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اسی کو پکارنا سچ ہے اور جن کو پکارتے ہین اُسکے سوا نہین پہونچتے اُنکے کام پر کچھہ مگر جیسے کوئی پہیلا رہا دو ہاتھہ طرف پانی کے کہ آ پہونچے اُسکے مُنہ تک اور وہ کبھی نہ پہونچے گا اور جتنی پکار ہے منکرون کی سب بھٹکتی ہے **ف** کافر جنکو پکارتے ہین بعضے خیال ہین بعضے جن ہین اور بعض چیزین ہین کہ اُن مین کچھہ خواص ہین لکن اُنکے خواص کے مالک نہین یہ کیا حاصل اُنکا پکارنا جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بہی اسی قسم مین ہون یہہ اسکی مثال فرمائی انتہے علی مرتضےٰ رضہ کہتے ہین کہ دعوۃ الحق توحید ہے رواہ ابن جریر ابن عباس رضہ وقتادہ و محمد بن المنکدر نے کہا دعوۃ الحق لا الہ الا اللہ ہے اور مثال ان لوگون کی جو اللہ کے سوا اورون کی پرستش کرتے ہین ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنا ہاتھہ طرف پانی کے بڑہائے کہ مونہہ مین جائے حالانکہ ہاتھہ تو کوئی اندر کوئے کے جا ہی نہین سکتا پہر پانی کسطرح مُنہ مین آجائے گا مجاہد نے کہا یعنے جیسے کوئی زبان سے پانی کو پکارے اور ہاتھہ سے اشارہ کرے کہ آجا وہ ہرگز نہین آسکتا کسی نے کہا ہے جیسے کوئی شخص پانی کو مٹھی مین لے کہ وہ ہرگز اُسپر قادر نہین ہوسکتا ہے جس طرح فارسی کی مثل ہے بادمشت پیمودن و آہن سرد کوفتن یعنے آیت کا یہ ٹہیرے کہ یہ شخص جو پانی لینے کو ہاتھہ بڑہاتا ہے خواہ مٹھی مین لیا چاہتا ہے یا دور سے متناول ہے سو جس طرح اُس کو کچھہ نفع اُس پانی سے نہین مل سکتا ہے جو کہ اوسکے دہن تک نہین پہونچتا جو کہ محل شرب ہے اسی طرح یہ مشرکین جو کہ اللہ کے ساتھہ غیر کو پوجتے ہین کچھہ فائدہ دنیا مین یا آخرت مین

ان معبودات سے نہین ہو سکتے ہین ولہذا فرمایا کہ پکارنا ان کفار کا ضائع و برباد ہے فتح البیان مین کہا ہی مراد دعوۃ الحق سے وہ دعوت ہے جو ملابس حق ہے باطل کا اُس مین کچہہ دخل نہین ہے کسی طرح پر بہی یا معنے یہ ہین دعوۃ اللہ عو الحق یا مراد اس سے کلمۂ توحید ہے یا مراد پکارنا اللہ کا ہے وقت خوف کے یا اُسکے سوا اُسکے دوسرا پکارا نہین جاتا یا دعوت بمعنے عبادت ہی یعنی اللہ کی عبادت سچی ہے پس پہر اللہ نے بت پرستون کی مثال بیان کی فراء نے کہا مراد پانی سے اسجگہہ آب چاہ ہے کیونکہ چاہ معدن آب ہوتا ہے

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی ہے آسمان و زمین مین خوشی سے اور زور سے اور اُنکی پرچھائیان صبح و شام ف جو اللہ پر یقین لایا خوشی سے سر رکہتا ہے اُسکے حکم پر اور جو نہ یقین لایا آخر اُسپر بہی اُسی کا حکم جاری ہے اور پرچھائیان صبح و شام زمین پر پسر جاتی ہین یہی سجدہ ہے اُنکا سجدہ انتہے اللہ پاک نے اپنی عظمت و سلطان کی خبر دی کہ وہ ہر شے پر قاہر ہے اور ہر شے اُس کی حکم بردار ہے ولہذا ہر چیز اُسکو سجدہ کرتی ہے مومنین طوعًا اور کافرین کرہًا غدو سے مراد صبح ہے اور اصیل سے مراد آخر نہار کقولہ تعالے اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ الآیہ فتح البیان مین کہا ہے مراد سجود سے اگر معنے حقیقی ہین کہ ماتہا زمین پر رکہے واسطے تعظیم کے ہمراہ خضوع و تذلل کے تو یہ معنے مومنین و ملائکہ و جن مسلمان مین ظاہر مین رہے کفار سو اُن مین تاویل سجود کی نہین بنتی اسلیے ضرور ہے کہ حمل سجود مذکور کا آیت مین اس معنے پر کرین کہ حَقَّ لِلّٰهِ السُّجُوْدُ وَجَبَ تاکہ متناول ہو سجود بالفعل وغیرہ کو یا تفسیر سجود کی انقیاد کے ساتہہ کرین اسلیے کہ کفار اگرچہ اللہ کو سجدہ نہین کرتے ہین لیکن اللہ کے حکم کے منقاد ہین صحت و مرض و حیات و موت و فقر و غنا مین اس معنے کے ارادہ پر لفظ طوعًا و کرہًا ہی دلیل ہے کیونکہ جسطرح مومنین طوعًا منقاد ہین اُسی طرح کفار کرہًا منقاد ہین فراء نے کہا آیت خاص ہے ساتہہ مومنین کے اسلیے کہ وہ طوعًا ساجد ہین اور بعض کرہًا خوف تلوار سے سجدہ کرتے ہین اسی طرح منافقین پس آیت محمول ہے اُنپر بعض نے کہا آیت حق مین مومنین کے آئی ہے اُن مین کوئی طوعًا سجدہ کرتا ہے اور سپر سجدہ کرنا گران نہین ہے اور کسی پر گران ہے کیونکہ التزام تکلیف مین مشقت ہوتی ہے ولکن وہ تحمل کرتے ہین اس مشقت کا اسلیے کہ اللہ پر ایمان لائے ہین اور اخلاص رکہتے ہین یا مراد سجود سے اعتراف ہے عظمت و عبودیت کا آسمان و زمین مین جس قدر فرشتے و جن و انس ہین سب مقر ہین عبودیت کے

اور اللہ کی تعظیم کرتے ہین آیہ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
سی پر دال ہے لیکن قول اول اولے ہے ظلال جمع ہے ظل کی اور شخص ہے جو سایہ رکہتا ہے
جیسے انسان نہ جن وملک کیونکہ اُن کے لیے ظل نہین ہوتا ہے ظل کا سجود بہ طبیعت صاحب
ظل ہوا کرتا ہے کیونکہ ظل لازم غیر منفک ہے زجاج نے کہا کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور ظل
اوسکا اللہ کو سجدہ کرتا ہے ابن الانباری نے کہا کچہہ دور نہین ہے کہ اللہ تعالے واسطے ظلال کے
عقول وافہام پیدا کرے جس سے وہ اللہ کو سجدہ کرین جسطرح کہ پہاڑون کو اللہ نے فہم دیا ہے
اور وہ مشغول تسبیح ہین سو مومن کا ظل ساجد للہ ہوتا ہے طوعًا اور ظل کافر کا سجدہ کرتا ہے بعض نے
کہا مراد سجود سے میلان ہے ظلال کا ایک جانب سے دوسری جانب کو اور کبہی طویل ہوتا ہے اور
کبہی قصیر بسبب ارتفاع ونزول آفتاب کے لکن اول اولے ہے صبح وشام خاصۃً اسلیے ذکر کیا کہ ان
اوقات مین سایہ بڑہتا ہے اور یہہ اوقات ظرف سجود ہین اور اسی وقت اُنکے ظلال بہی
سجدہ کرتے ہین یا اسلیے کہ یہہ طرفین ہین ذکر کی ان مین وسط بہی آگیا غدو بالضم طلوع فجر سے
تا طلوع آفتاب ہوتا ہے یا تا نصف النہار اور اصیل عصر سے تا غروب اسی آیت کے معنے مین یہ
آیت بہی ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ
سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ کہتے ہین یہ سجدہ عزائم سجود تلاوت سے ہے قاری ومستمع کو سنکر
سجدہ کرنا چاہیے جب کہ اس آیت سجدہ کو پڑہے قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلِ اللّٰهُ ط قُلْ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ط قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝
پوچہہ کون ہے رب آسمان وزمین کا کہہ اللہ پہر تمنے پکڑے ہین اسکے سوا حمایتی جو مالک نہین
اپنے بہلے برے کے کہہ کوئی برابر ہوتا ہے اندہا اور دیکہتا یا کہین برابر ہے اندہیرا اور اُجالا
ٹہیرائے ہین اُنہون نے اللہ کے شریک کہ اُنہون نے کچہہ بنایا ہے جیسے بنایا اللہ نے پہر
مل گئی پیدائش اُنکی نظر مین کہہ اللہ ہے بنانے والا ہر چیز کا اور وہی ہے اکیلا زبردست
ف اللہ تعالٰی نے یہ تقریر فرمائی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہین ہے یہ مشرک بہی اسبات کے مقر ہین

کہ خالق ورب ومدبر آسمان وزمین کا اللہ تعالےٰ ہی با وجود اس اعتراف کے اللہ کے سوا ان چیزون کو پوجتے
ہین جن کی عبادت کرتے ہین حالانکہ وہ معبود نہ اپنی جان کے مالک ہین نہ ان پوجاریون کی جان کے
مالک ہین کہ کسی طرح کا بہلا برا کرسکین کوئی منفعت حاصل ہو یا کوئی مضرت دور ہو سو کیا وہ شخص
جو ان معبودات باطلہ کا عابد ہے اور وہ شخص جو بزے اللہ وحدہ لاشریک لہ کا عابد ہے اور
اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہے برابر ہوسکتا ہے ولہذا فرمایا کہ کیا کور و بینا یکسان ہوسکتے ہین
یا اندہیرا اُجالا برابر ہے کیا ان مشرکون نے اللہ کے ساتہہ ورا شریک ٹہیرائے ہین جو رب تعالیٰ سے
مناظرہ ومماثلت آفرینش خلق مین کرتے ہین یعنے یہ بات نہین ہے کیونکہ اللہ کے مشابہ ومماثل
کوئی شے نہین ہے وہ ندّ وعدل ووزیر وولد وصاحبہ سے تَعَالیٰ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا یہ مشرک جنکو
پوجتے ہین ہم اللہ کے برخوب پہچانتے ہین کہ ہمارے معبودات اللہ کے مخلوق وعبید ہین جسطرح
کہ تلبیہ مین کہا کرتے تہے لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ اِلَّا شَرِیْکًا ھُوَلَکَ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ وقال تعالیٰ مَا
نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی اللہ نے اس اعتقاد کا ان مشرکین پر انکار کیا کیونکہ اللہ کے پاس
کوئی شفاعت نہ کریگا لیکن اُس کی اذن سے اور جسکے لیے اذن ہوگا اُسی کو نفع اس شفاعت کا
پہونچیگا وقال تعالیٰ وَکَمْ مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ الخ وقال اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اِلَّا اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ اَحْصٰھُمْ وَعَدَّھُمْ عَدًّا وَکُلُّھُمْ اٰتِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَرْدًا سو جب ساری
مخلوق اللہ کی عبید ٹہیری تو پہر بعض کا بعض کو پوجنا یعنے چہ حالانکہ اس عبادت بعض پر نہ کوئی دلیل ہے اور
نہ برہان بلکہ یہ پرستش مجرد رائے واختراع وابتداع ہے اللہ نے ساری رسل اپنے اول سے تا آخر اسی
لیے بہیجے ہین کہ وہ لوگون کو عبادت ما سوا اللہ سے زجر ونہی کرین لیکن یارون نے اُنکی تکذیب ومخالفت
اختیار کی اسلیے کلمہ عذاب کا اُنپر ثابت ہوگیا لامحالہ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا فتح البیان مین کہا ہے
کہ رب سے مراد خالق ومتولی امور آسمان وزمین ہے اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ کفار سے سوال
کرین بطور تقریر کیونکہ وہ اس بات کے قائل تہے کہ خالق ارض وسمار اللہ تعالےٰ ہے پس جب
کما قال تعالےٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَھُنَّ الْعَزِیْزُ
الْعَلِیْمُ وقولہ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ سو جب اللہ خالق کل شے ٹہیرا تو بطور استفہام
انکار بمقابلہ کفار یہ فرمایا اے پیغمبر تم ان نابکارون سے کہو کہ کیا تم نے اللہ کے سوا اور اولیا ٹہیرائے ہین

ف ۵ حاضر ہون تیرا کوئی شریک نہین مگر ایک شریک کہ تو اسکا مالک ہے اور وہ مالک نہین ۔

جو کہ اپنی جان کی بھلائی برائی نہین کر سکتے تا بدیگرے چہ رسد بس کیا اندہا اور بینا برابر ہین یا ظلمت و نور
یکسان ہے اعمے سے مراد کافر ہے اور بصیر سے مراد موحد کیونکہ اول جاہل ہے اُس چیز سے جو کہ بہہ
واجب ہی اور ثانی عالم ہے ابن عباس نے کہا مراد مومن و کافر ہے ظلمات سے مراد کفر ہے نور سے مراد
ایمان ہے یعنے یہ دونو برابر نہین ہو سکتے انکے درمیان وہی تفاوت ہی جو درمیان اعمے و بصیر
و ظلمت و نور کے ہی نور کو مفرد اور ظلمات کو جمع کیا اسلیے کہ طریق حق واحد ہے اُس مین اختلاف
نہین ہوتا اور طرائق باطل کثرت سے ہین اُنکا انحصار نہین ہو سکتا کیا ان لوگون نے اللہ کے
شریک ٹہیرائے ہین کہ اُنہون نے کوئی مخلوق اللہ کی خلق کیطرح پیدا کی ہے جیسے آسمان زمین
سورج چاند پہاڑ دریا جن و انس کہ ان کی مخلوق اللہ کی مخلوق سے مل گئی ہو یعنے یہ بات اسطرح پر نہین
ہے کہ امر مشتبہ ہو جائے بلکہ جب اپنے عقول سے فکر کرینگے تو نرے اللہ ہی کو متفرد بخلق پائینگے
اور سائر شرکا کسی شے کے خالق نہ ٹہیرینگے مطلب یہ ہوا کہ اُنہون نے اپنے شرکا کو اس صفت
تخلیق کے ساتھ متصف نہین کیا ہے کہ وہ بہی اللہ کی سی پیدایش کرتے ہین اور بسبب اس تخلیق
کے دہوکا لگا ہو یہانتک کہ اُنکو پوجنے لگے بلکہ انہون نے اصنام و اوثان کو جو شرکا ٹہیرایا ہے یہ
محض اُنکی بیوقوفی و حماقت و سفاہت و جہالت ہی اور یہ طواغیت اس استحقاق سے بری ہین
کیونکہ ان سے نہ کوئی فعل صادر ہوا ہے اور نہ کوئی خلق اور نہ اثر البتہ پہر یہ فرمایا کہ اے پیغمبر
تم ان سے کہدو کہ خالق ہر شے کا وہی ایک اللہ زبردست ہی جسکے سامنے کسی کی کچھ نہین
چلتی سب اُسکے مربوب مقہور مغلوب محکوم ہین پہر اللہ نے ایک دوسری مثال اہل حق و
اہل باطل کی بیان فرمائی أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ
زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ
يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ
فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ۝ اُتارا آسمان سے پانی پہر
بہے نالے اپنے اپنے موافق پہر اوپر لایا وہ نالا جہاگ پہولا ہوا اور جس چیز کو دہونکتے ہین آگ مین واسطے زیور
کے یا اسباب کے اُسمین بہی جہاگ ہے ویسا ہی یون ٹہیراتا ہے اللہ صحیح و غلط سو وہ جہاگ ہے سو
جاتا ہی سوکہ کر اور وہ جو کام آتا ہے لوگون کے سو رہتا ہی زمین مین یون بتاتا ہے اللہ کہاوتین ف

بعنے آسمان سے زمین حق اوترتا ہے تو ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض لیتا ہے پہر حق و باطل ٹہیرتا
ہے تو میل اُبہرتا ہے جیسے مینہ کا پانی زمین مین ملکر پار رہتا نہے کو ڑ سکا کر میل اُبہرتا ہے آخر جہاگ
کو بنیاد نہین اور کام کی چیز کو بنیاد ہے یہ حق و باطل ٹہیرنا دنیا کی لڑائی مراد ہے آخر حق غالب ہو
یا ہر ایک کے دل مین حق و باطل ٹہیرتا ہے آخر حق اُس باطل کو مٹا کر صاف حق رہتا ہے انتہے یہ
آیت شریف دو مثالون پر مشتمل ہے جو واسطے ثبات و بقاء حق اور اضمحلال و فناء باطل کے بیان
کی گئی ہین ایک اُترنا پانی کا آسمان سے جس سے ہر وادی موافق اپنی حیثیت کے پانی لیتا ہے کوئی
بڑا نالہ ہے اُسمین زیادہ پانی آتا ہے اور کوئی چہوٹی ندی ہو اُس مین تہوڑا پانی بہتا ہے یہ اشارہ
ہے طرف تفاوت قلوب کی کہ کسی دل مین گنجایش علم کثیر کی ہوتی ہے اور کسی دل کو وسعت علم کثیرہ کی
نہین ہوتی بلکہ وہ اُن سے تنگ ہوتا ہے مراد اس سے کہ نالہ جہاگ اُٹہاتا ہے یہ ہے کہ جو پانی نالے
ندی مین ان اودیہ کے بہتا ہے اُسپر جہاگ آجاتا ہے یہ ایک مثل ہے اور آگ جلانا واسطے ڈہلنے
زیور کے دوسری مثل ہے کبہی آگ مین چاندی سونا گلاتے ہین اور کبہی تانبا اور لوہا
اُس سے اسباب تیار کرتے ہین اُسپر بہی جہاگ آجاتا ہے اسی طرح اللہ حق و باطل کو بیان کرتا ہے
کہ جب یہ دونو جمع ہوتی ہین تو باطل کو ثبات و دوام نہین ہوتا جسطرح کہ جہاگ ہمراہ آب و زر و سیم و
نحو ہا کے نہین ٹہیرتا بلکہ مضمحل و ذاہب ہو جاتا ہے ولہذا فرمایا ہے کہ جہاگ سوکہہ کر دور ہو جاتا ہے اُس
سے کچہہ انتفاع حاصل نہین ہوتا بلکہ متفرق و متمزق ہو کر کسی جانب وادی مین چلا جاتا ہے اور درختون مین
اولجہہ رہتا ہے اور ہوا اُن مین اُڑجاتا ہے اسی طرح حال سونے و چاندی و تانبے کا ہے کہ انکا میل کچیل
نکلجاتا ہے اور کوئی چیز اُس مین سے باقی نہین رہتی یہی پانی اور اصل زر و سیم وغیرہ باقی رہجاتا ہے
اُس سے لوگ منتفع ہوتے ہین ولہذا فرمایا ہے کہ جس چیز سے لوگون کو نفع حاصل ہوتا ہے وہ
زمین مین باقی رہجاتی ہے یہ ارشاد کہ اللہ تعالے اسی طرح کہاوتین بیان فرماتا ہے مثل اس آیت
کے ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ **حکایت**
بعض سلف نے کہا مین جب کوئی مثل قرآن مین پڑہتا اور اُسکو نہ سمجہتا تو اپنی جان پر روتا اس
لیے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے نہین بوجہتے اسکو مگر عالم ابن عباس نے آیت باب مین کہا ہے کہ یہ
ایک مثل ہے جو اللہ نے بیان کی دلون نے اُسکو بقدر یقین و شک کے اوٹہایا شک کے ساتہہ کوئی عمل

نفع نہین کرتا رہا یقین سو اللہ تعالی یقین والون کو اس سے نفع دیتا ہے وہو قولہ واما الزبد الی قولہ
فی الارض یہ یقین سے ہے اور جس طرح زیور کو آگ مین تپاتے ہین پہر خالص کو لیتے ہین اور خبث کو
آگ مین چھوڑ دیتے ہین اسی طرح اللہ یقین کو قبول کرتا ہے اور شک کو چھوڑ دیتا ہے دوسرا لفظ
اُنکا یہ ہے کہ لکڑی رنخوہ جو وادی مین ہوتی ہے سیلاب اُسکو بہا لیجاتا ہے اسی طرح آگ مین میل کچیل
چاندی سونے تانبے لوہے کا صاف ہو جاتا ہے تانبے ولوہے مین میل ہوتا ہے اللہ نے اس
خبث یعنی میل کو مثل پانی کی جھاگ کے ٹہیرایا زمین جتنا پانی اس نالے ندی کا پی لیتی ہے اُسی
قدر اُگاتی ہے یہ مثال ہے عمل صالح کی کہ وہ واسطے عامل کے باقی رہجاتا ہے اور مثال ہے عمل بد کی کہ
وہ مضمحل ہو جاتا ہے جس طرح کہ یہ جھاگ اور میل کچیل دور ہو جاتا ہے یہی حال ہدی وحق کا ہے جو
طرف سے اللہ کے آیا ہے جسنے حق پر عمل کیا وہ اُسکے لیے باقی رہا جسطرح کہ نفع کی چیز زمین مین باقی
رہجاتی ہے اسی طرح سے لوہے سے چھری تلوار نہین بنا سکتے یہانتک کہ اُسکو آگ مین تپائین
اور وہ اُسکا میل کچیل کہائے اور جید باقی رہجائے یہی حال باطل کا ہے کہ وہ مضمحل ہو جاتا ہے جب
دن قیامت کا ہوگا اور لوگ کہڑے کیے جاوینگے اور اعمال پیش ہونگے تب باطل اُٹھہ جائیگا
اور اہل حق حق سے منتفع ہونگے اس آیت کی تفسیر مین مجاہد وحسن بصری وعطا وقتادہ اور بہت
سلف وخلف سے اسی طرح مروی ہے اللہ تعالے نے اول سورہ بقرہ مین دو کہاوتین منافقین کے
لیے بیان کی ہین ایک ناری ایک آبی وہو قولہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا
حَوْلَهُ الآیۃ پہر فرمایا أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ اسی طرح سورہ نور مین دو مثالین
کافرون کے لیے بیان کین ہین ایک قولہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ الآیۃ یہ سراب شدت
تابستان مین ہوتا ہے ولہذا صحیحین مین آیا ہے کہ قیامت کے دن یہود سے کہا جائیگا تم کیا چاہتے
ہو وہ کہین گے اے رب ہم پیاسے ہین ہمکو پانی پلا کہین گے تم نہین آتے وہ آگ پر آئینگے
آگ سراب کی طرح پر ہوگی بعض اُسکا بعض کو توڑتا ہوگا پہر دوسرے مثل مین فرمایا ہے
أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ الآیۃ صحیحین مین ابو موسے اشعری سے رفعًا آیا ہے
کہ مثال اس ہدی وعلم کی جسکے ساتھ اللہ نے مجھکو مبعوث کیا ہے مثال باران کی ہے کہ وہ
ایک زمین پر برسا ایک پارہ زمین نے اُسکو قبول کیا اور گھاس وسبزہ اوگایا اور بعض زمین

تا پیدا وار ہتی اُسنے پانی کو روک کہا اللہ نے اُس پانی سے لوگون کو نفع بخشا انہون نے وہ پانی
پیا اور جانور چرائے اور پلایا اور کہیتی کی پہر وہ باران ایک ایسے پارۂ زمین کو پہونچا جو چٹیل میدان
تہا نہ پانی کو روکے اور نہ کچہہ سبزہ اُگائے سو یہ مثال ہے اس شخص کی جو اللہ کے دین مین فقیہ ہوا
اور اللہ نے اُسکو نفع دیا اُس چیز سے جو مجہکو دیکر بہیجا اُسنے اُس چیز سے نفع لیا اور سیکہا سکہا
اور مثال اس شخص کی ہے جسنے اُسکی طرف سر نہ اوٹہایا اور اللہ کی ہدے جسکو مین لیکر آیا ہون قبول
نہ کیا سو یہ سنگ صاف کی طرح ہے ابو ہریرہ رض کا لفظ رفعاً یہ ہے مثل میری اور مثل تمہاری
اس شخص کی سی ہے جسنے آگ جلائی جب اردگرد اُسکا روشن ہوا تب پتنگے وکیڑے
مکوڑے اُس آگ مین گرنے لگے اور وہ شخص اُنکو روکنے لگا اور وہ زبردستی اُس مین
گہسنے لگے سو یہی میری اور تمہاری کہاوت ہے کہ مین تو تمہاری کمر پکڑ کر آگ سے بچاتا ہون اور کہتا ہون
کہ تم آگ سے ادہر آجاؤ تم مجہپر غالب ہوکر اُس مین گہسے پڑتے ہو اخرجہ احمد واخرجاہ
ایضاً فی الصحیحین سو یہ ایک مثل ہے آتشی فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے ایک اور کہاوت
حق وباطل واہل حق وباطل کی بیان فرمائی اور کہا اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا اُس سے نالی
ندی بہ نکلے وادی کہتے ہین کشادگی کو جو درمیان دو پہاڑ دن کے ہوتی ہے یہ سیلان وادی کا بقدر
اُسکی وسعت کے ہوتا ہے واحدی نے کہا قدر کہتے ہین مبلغ شے کو چہوٹے نالی ندی مین تہوڑا پانی بہتا
ہے اور بڑے نالی ندی مین بہت سا پانی ابن عباس نے کہا وادی صغیر اپنے مقدار پر اور وادی
کبیر اپنے مقدار پر کشاف مین کہا ہے یعنے اُسقدر جسکا نفع آبرسیدہ کو معلوم خدا ہے ابن الانباری
نے کہا اللہ نے تشبیہ نزول قرآن کی جو کہ جامع ہدے و بیان ہے ساتہہ نزول مطر کے دی اس لیے
نفع نزول قرآن کا مثل عموم نفع نزول باران عام ہے اور تشبیہ اودیہ کی دلون سے دی اسلیے
کہ وادی مین پانی تہمتا ہے جسطرح کہ قرآن وایمان دل مین مومنین کے ساکن ہوتا ہے جب نالہ
بہتا ہے تو وہ جہاگ کو اُٹہا لیتا ہے زبد کو غثا ورغوہ بہی بولتے ہین اسیطرح وہ جو دیگ پر وقت
جوش کے اُبال آتا ہے اسکو بہی زبد کہتے ہین یا زیور و متاع بنانے کو سونے چاندی و پیتل و تانبے
و سیسے کو آگ مین تپاتے ہین اُسپر بہی زبد آتا ہے یعنی میل کچیل سو یہی مثال حق و باطل کی اللہ
نے بیان فرمائی ہے حق تو آب صافی و جوہر درخشان کیطرح ثابت رہتا ہے اور باطل زبد طافی کی

طرح بیکار جاتا ہے یہ دونو کہاوتین اللہ نے واسطے حق وباطل کے فرمائی ہین یعنے اگرچہ باطل بعض احوال
مین حق پر غالب ہو جاتا ہے لیکن عنقریب اُسکو اللہ محو ومحق کر دیتا ہے اور انجام خوب واسطے
حق واہل حق کے ہی ہوتا ہے جیسے جہاگ کہ پانی اسکو اُٹہاکر پہینک دیتا ہے اور وہ مضمحل ہوکر
رہجاتا ہے یا جیسے خبث ان اجسام کا اگرچہ اُنپر عالی وفائق ہو جاتا ہے لیکن بہٹی اُسکو نکال پہینکتی
ہے یہ مثال ہے باطل کی اور وہ پانی جو لوگون کو نفع دیتا ہے اور چرا گاہ اُگاتا ہے وہ زمین مین
ٹہیر جاتا ہے اسی طرح ان اجسام کا صفو کہ وہ خالص بے آمیزش رہجاتا ہے یہ مثال ہے حق کی
زجاج نے کہا مثال مؤمن کی اور اسکے اعتقاد ونفع ایمان کی ایسی ہے جیسے آب منتفع بروئیدگی زمین
مین اور ہر شے کی حیات مین اور جیسے نفع سونے چاندی کا وسائر جواہر کا کہ یہ سب باقی رہتے ہین
اور ان سے انتفاع لیا جاتا ہے اور مثال کفر وکافر کی ایسی ہے جیسے جہاگ کہ سوکہہ کر جاتا رہتا ہے اور جیسے
میل لوہے کا جو آگ مین نکلتا ہے اور اُس سے کوئی نفع حاصل نہین ہوتا جو کہ اللہ تعالے کو کمال عنایت
بحال بندگان خود ہے اور اُنکے ارشاد وہدایت مین لطف فرماتا ہے اسلیے ہر بات مین اسی طرح
کی مثالین بیان کرتا ہے اس مین تفخیم ہے اس تمثیل کے شان کی لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی

وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ جنہون نے مانا ہے اپنے رب
کا حکم انکو بہلائی ہے اور جنہون نے اسکا حکم نہ مانا اگر انکے پاس ہو جتنا کچہہ زمین مین ہے سارا اور
اسکی برابر ساتہہ اسکے سب دین اپنے چہڑوائی مین اُن لوگون کو ہے برا حساب اور ٹہکانا اُنکا
دوزخ ہے اور بری ہے طیاری **ف** اللہ نے نیک بخت وبدبخت لوگون کے انجام سے خبر دی ہے کہ جو
لوگ اللہ کے مطیع اور اُسکے اوامر کے منقاد اور رسول کے متبع اور اخبار گذشتہ کے مصدق اور اخبار آئندہ کے
کے مقر ہین اُنکے لیے حسنی یعنے جزاء حسن ہے کقولہ تعالی مخبرا عن ذی القرنین انہ قال اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ
نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِ الْحُسْنٰی
وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا وقال تعالی لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ اور جو لوگ اللہ کے مطیع نہین ہین
اُنکے پاس اگر دنیا بہر کے کچہہ ہو بلکہ دنیا سے دوچند تو وہ اللہ کے عذاب سے چہوٹنے کیلیے فدیہ دین لیکن اللہ
تعالی تو اُنسے دن قیامت کے نہ فرض قبول کرے نہ نفل بلکہ انکا ذرا ذرا حساب نقیر وقطمیر وجلیل

وحقیر پر ہوگا اور جس کسی سے بابت حساب کے مناقشہ ہوا وہ عذاب مین پڑا و لہذا فرمایا ہے کہ اُن کا
ماوے جہنم ہے اور وہ بُری جگہہ ہے گئے فتح البیان مین کہا ہے کہ جن لوگون نے اللہ کی بات مانی یعنے
توحید خالص پر رہے اور انبیا کی تصدیق کی اُن کے لیے منفعت عظمیٰ ہے خالی شوائب مضرت سے
جسکو کبھی انقطاع وانصرام نہ ہوگا ابن عباس نے کہا مراد حسنے سے جنت ہے یہی قول اوسے ہی اور جن کافرون
نے اللہ کی بات نہ مانی اور اُنکے کہنے پر نہ چلے بلکہ گرفتار کفر و شرک رہے اُنکا حال یہ ہے کہ وہ اگر برابر
ساری دنیا کے یا دنیا سے دوچند مال و منال خرچ کرین تب بھی خلاصی اُنکی عذاب کبیر و ہول عظیم و
عقاب الیم سے ہرگز نہ ہوگی بلکہ اُنکا حساب بُری طرح سے لیا جائیگا سوء الحساب یہ ہے کہ آدمی ہر گناہ کا
محاسبہ کرین اور کسی ایک گناہ کو نہ بخشین زجاج نے کہا یہ اسلیے کہ اُنکے کفر نے ساری اعمال اُنکے
حبط کر دیے غرضکہ جب فہمید حساب مین کسی طرح کا جھگڑا ہوگا تو عذاب نقد وقت ہے ان کی بازگشت
طرف جہنم کے ہوگی یہ بُری جگہہ پائینگے اَفَمَنۡ یَّعۡلَمُ اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ كَمَنۡ
هُوَ اَعۡمٰیؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِۙ بھلا جو شخص جانتا ہے کہ جو کچھہ اوترا تجکو تیرے رب سے
تحقیق ہے برابر ہوگا اُسکے جو اندھا ہے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے **ف** اللہ تعالی نے فرمایا کہ
عالم اس بات کا کہ یہ قرآن بے شبہہ اللہ کا اُتارا ہوا ہے اس مین کچھہ لبس و اختلاف نہین ہے بلکہ
یہ سب حق ہے بعض اسکا بعض کی تصدیق کرتا ہے کوئی شے مضاد یکدیگر نہین ہے بلکہ ساری اخبار اس
کتاب رفیع المنازل کی کیا اوامر اور کیا نواہی سراسر عدل و داد و انصاف ہین کما قال تعالی وَتَمَّتۡ
كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا یعنے اخبار مین صدق اور طلب مین عدل تو یہ شخص اور وہ شخص جو کہ طرف
خیر کے راہ یاب نہین ہوتا ہے اور اگر سمجھتا بھی ہے تو انقیاد نہین کرتا اور مصدق و متبع اُسکا نہین ہے
برابر نہین ہین کقولہ تعالی لَا یَسۡتَوِیۡۤ اَصۡحٰبُ النَّارِ وَاَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِؕ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ
اور اسجگہہ فرمایا کہ عالم و اعمے یکسان نہین ہین اولوا الالباب وہ لوگ ہین جو کہ پند پذیر اور عبرت گیر اور
اور صاحب عقول سلیمہ صحیحہ ہین جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنۡهُمۡ فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے انکار کیا
اُس شخص پر جو کہ عالم و اعمے کو مماثل یکدیگر خیال کرتا ہے کیونکہ اُنکا حال باہم متباعد ہے جیسے کہ فرق
درمیان زبد و آب و خبث و خالص کے ہے کہتے ہین یہ آیت حق مین حمزہ و ابوجہل کے اُتری ہے مگر
حمل کرنا اس آیت کا عموم پر اولی ہے اگرچہ سبب خاص ہو قتادہ نے کہا اہل اللہ کی کتاب سنی اور سمجھی

یا در کھی اور اس سے منتفع ہوئی اور اُس قوم نے کچھ نہ دیکھا اور نہ سمجھا سو تفاوت پر ان دونو منزلت
کے وہی لوگ آگاہ اور اس سے متعظ ہوتے ہین جن کی عقل صحیح سلامت ہے ۵
مردم اندر حسرت فہم درست اینکہ میگویم بقدر فہم تست

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۙ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهٖٓ أَنْ
يُّوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۗ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۗ

وہ لوگ جو پورا کرتے ہین اقرار اللہ کا اور نہین توڑتے اقرار اور وہ کہ جوڑتے ہین جو اللہ نے
فرمایا جوڑنا اور ڈرتے ہین اپنے رب سے اور اندیشہ رکھتے ہین بُرے حساب کا اور وہ جو ثابت رہے چاہ کر
توجہ اپنے رب کی اور کھڑی رکھی نماز اور خرچ کیا ہمارے دیے مین چھپے اور کھلے کرتے ہین برائی کے
مقابل بھلائی اُن لوگون کو پچھلا گھر باغ ہین رہنے کے داخل ہونگے اُن مین اور وہ جو نیک ہوئی انکی
باپ دادون مین اور جورُون مین اور اولاد مین اور فرشتے آتے ہین اُن پاس ہر دروازے سے کہتے ہین
سلامتی تمپر بدلا اُسکے کہ تم ثابت رہی سو خوب ملا پچھلا گھر ف اللہ تعالی نے خبر دی کہ جو لوگ ان صفات
حمیدہ کی ساتھہ متصف ہین اُنکے لیے حسن عاقبت اور نصرت دنیا مین سے یہ وہ لوگ ہین کہ اللہ کا عہد پورا
کرتے ہین اور اقرار کو نہین توڑتے یہ منافقون کی طرح نہین ہین کہ جب عہد کرین تو توڑ ڈالین اور جب
جھگڑا کرین تو گالی گفتہ بکین اور جب بات کہین تو جھوٹ بولین اور جب انکے پاس امانت رکھی جائے تو
خیانت کرین بلکہ یہ وہ لوگ ہین کہ جس بات کا اللہ نے اُنکو حکم دیا ہے کہ اُسکو جوڑین جیسے صلہ ارحام و
احسان ساتھہ قرابت کی اور سلوک ساتھہ فقراء و محاویج کے اور بذل معروف اسکو جوڑتے ہین اور ہر عمل
مین نعل ہو یا ترک اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کا مراقبہ ہر کام مین رکھتے ہین اور سوء حساب سے خائف ہین
لہذا اونکا کام سداد و استقامت ہی جو جمیع حرکات و سکنات و تمام احوال قاصرہ و متعدیہ مین اور جن
لوگون نے صبر کیا ہی اللہ کی توجہ کی جستجو مین اور محارم و مآثم سے اپنی جان کو جدا رکھا تاکہ اللہ انسے راضی ہو وے
ثواب جزیل دے اور جن لوگون نے نماز کو مع حدود و مواقیت و رکوع و سجود و خشوع بر وجہ شرعی مرضی

قائم رکہا اور جن لوگون نے اپنا مال جو اللہ نے اُنکو دیا تہا اُسجگہہ صرف کیا جہان صرف کرنے کا
حکم تہا جیسے زوجات وقرابات واجانب وفقرا ومحاویج ومساکین اور کہلے اور چہپے خرچ کیا اُن کو
اسباب سی کسی حال نے لعوال مین سے ساعات شب اوقات روز مین منع نہ کیا اور برائی کے بدلے
اُنہون نے بہلائی کی جب کسی نے اُنکو ایذا دی اور ستایا تو اُنہون نے اُسکے مقابلے مین صبر
جمیل کیا اور تحمل وصفح وعفو اختیار کیا کقولہ تعالے اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ
وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ
سو ایسے لوگون کے حال سے اللہ نے یہ خبر دی کہ ان سعدا کے لیے جو متصف ساتہہ ان صفات
کے ہین پچہلا گہر ہے پہر اُس گہر کا یہ نشان دیا کہ وہ گہر باغات ہین اقامت کی جن مین وہ ہمیشہ رہا
کرینگے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا ہے کہ جنت مین ایک محل ہے اُسکو عدن کہتے ہین اُسکے اردگرد
بروج ومروج ہین اُسکے محل کے پانچ ہزار دروازے ہین ہر دروازے پر پانچہزار حبرہ مین داخل
ہوگا اُن مین مگر نبی یا صدیق یا شہید ضحاک نے کہا عدن ایک شہر ہے بہشت کا اُس مین رسل و
انبیا وشہدا و ائمہ ہدے ہونگے باقی بہشتین اور لوگ اُس شہر کے اردگرد بسین گے رواہما ابن جریر
اور آبا وازواج وذریات صلحا جو لائق دخول جنت کے ہین وہ اُسجگہہ مجتمع ہونگے تاکہ مومنین کی
آنکہین ٹہنڈی رہین یہانتک کہ ادنے شخص کا اُن مین سے درجہ اعلے شخص کے درجے تک
بلند ہوگا یہ اللہ کا امتنان واحسان ہے اُنکے حال پر بغیر اسکے کہ اعلے کا درجہ گہٹے کقولہ تعالے
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الآیۃ پہر ہر طرف سے اُنکے پاس
فرشتے دخول جنت کی مبارکباد لیکر آوینگے اور اس تقریب انعام و اقامت دار السلام کی جوار صدیقین
وانبیا و رسل کرام مین تہنیت دینگے حدیث ابن عمرؓ مین فرمایا ہے تم جانتے ہو کہ سب سے پہلے جنت مین
کون داخل ہوگا کہا اللہ و رسول جانتے ہین فرمایا سب سے اول اللہ کی مخلوق مین سے جو جنت مین داخل ہونگے
فقرا مہاجرین ہین جنکی ذات سے سرحدات بند کیے جاتے ہین اور بسبب اُنکے مکارہ سے بچا جاتا ہے ان مین
سے کوئی مرتا ہے اور اُسکی حاجت اُس کے سینے مین ہوتی ہے وہ اُسکو پورا نہین کر سکتا اللہ تعالے جس
کسیکو چاہیگا اپنے فرشتون مین سے کہیگا اُنکے پاس جا کر سلام کہو وہ کہین گے ہم تیرے آسمان
کے رہنے والے اور تیری خلق مین بہتر ہین تو ہم کو فرماتا ہے کہ ہم اُنکے پاس جا کر سلام کرین

فرمائیگا یہ وہ بندے ہیں جو مجھکو پوجتے اور کسی شے کو میرے ساتھ شریک نہ کرتے ان سے ثغور
مسدود کیے جاتے اور مکارہ سے بچایا جاتا اور اُن مین کوئی مرتا اور اس کی حاجت اُسکے سینے میں
باقی رہتی وہ اسکو پورا نہ کرسکتا تب فرشتے نزدیک اُنکے جائینگے اور ہر دروازے سے داخل ہوکر
کہینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ رواہ احمد طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت
نے فرمایا وہ تین شخص جو اول بہشت مین جائینگے اُن مین ایک فقراء مہاجرین ہین جن کی وجہ سے
مکارہ سے بچایا جاتا ہے اور جب کوئی حکم اُنکو دیا جاتا ہے تو سنتے ہین اور اطاعت بجالاتے ہین اور اگر
اُن مین سے کسی شخص کو کوئی حاجت طرف سلطان کے ہوتی ہے تو وہ پوری نہین ہوتی وہ مرجاتا
ہے اور وہ حاجت اُسکے سینے مین رہجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ دن قیامت کے جنت کو بولائیگا وہ اپنی رونق
و بہار کے ساتھ آئیگی تب فرمائیگا کہان ہین وہ بندے میرے جنہون نے قتال کیا تہا میری راہ مین اور
جہاد کیا میری راہ مین داخل ہو تم جنت مین بغیر عذاب و حساب پہر فرشتے آکر سجدہ کرینگے اور کہینگے
اے رب ہمارے ہم تسبیح کرتے ہین تیری رات دن اور پاکی بیان کرتے ہین تیری اُن لوگون سے جنکو تونے
ہم پر اختیار کیا ہے رب عزوجل فرمائے گا یہ وہ بندے میرے ہین جنہون نے میری راہ مین کوشش
کی جہاد کیا میری راہ مین ایذا دیگئی تب اُنپر فرشتے ہر در سے داخل ہوکر کہینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ابو امامہ کہتے ہین کہ مومن اپنے اورنگ پر تکیہ لگائے بیٹہا ہوگا جبکہ جنت
مین جائیگا اُسکے پاس دو صفین ہونگی خدام کی اور طرف اُن دونون صفون کے ایک باب مبوب ہوگا
یعنے بند ایک فرشتہ آکر استیذان کریگا اور اُس شخص سے جو پاس اُس دروازے کے ہوگا یون کہیگا کہ ایک فرشتہ
اذن چاہتا ہے یہ خبر اس مومن تک پہونچے گی وہ کہیگا اذن دو تب وہ شخص جو پاس مومن کے ہی کہیگا
اچھا اُسکو آنے دو یہانتک کہ یہ خبر پہنچیگی اُس شخص تک پہونچے گی جو بہت دور او نزدیک اُس در
کے تہا تب وہ دروازہ اُسکے لیے کہولا جائیگا فرشتہ داخل ہوکر سلام کرے گا پہر چلا جائیگا رواہ ابن
جریر و ابن ابی حاتم بخوہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ہر سال پر قبور شہدا کی زیارت کرتے اور
کہتے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اسی طرح ابو بکر و عمر و عثمان کیا کرتے تہے
فتح البیان مین کہا ہے مراد عہد خدا سے وہ عہود ہین جو درمیان اُنکے اور اللہ کے ہوئے ہین یا درمیان
اُن کے اور بندون کے سب میثاق وہ ہے جسپر اقرار کیا ہے اور حلف کیا ہے باہم اپنے یہ تعمیم ہے

بعد تخصیص کے نذر و نحوہ جسکو بندے نے اپنی جان پر واجب کیا ہے داخل ہے میثاق مین اور جائز ہے کہ
بالعکس اسکے ہو یعنے تخصیص بعد تعمیم اور مراد عہد سے سارے عہود خدا ہون یعنے اوامر و نواہی جسکی اللہ نے
اپنے بندون کو زبان رسل پر کتب الٰہیہ مین وصیت فرمائی ہے اس مین وہ التزامات بھی داخل ہین جنکو
بندے نے اپنے نفس پر لازم کرلیا ہے اور میثاق سے مراد وہ پیمان ہے جو وقت اخراج ذریت کے
صلب آدم سے عالم ذر مین لیا گیا ہے اور اس آیت مین مذکور ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ
وہ پیمان یہی تھا کہ جب تم خارج مین موجود ہو تو ایمان لانا کفر نہ کرنا موحد ہونا مشرک نہ بننا تھا وہ سے
کہا اللہ تعالے نے ذکر وفائے عہد و میثاق کا کچھ اوپر بیس آیتون مین قرآن کے فرمایا ہے ظاہر یہ ہے
کہ مراد وصل ما امر بہ سے ہر وہ چیز ہے جسکے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور جس سے قطع کرنے سے منع فرمایا
ہے جیسے حقوق خدا و حقوق عباد از انجملہ ایک ایمان لانا ساری کتب و رسل پر بلا فرق اور اسمین صلہ
ارحام بھی بدخول اولے داخل ہے اور وصل قرابت رسول اور وصل قرابت مومنین بھی جو محض بوجہ
ایمان ثابت ہے بحکم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ داخل ہے کہ حتے الامکان اُن کے ساتھ نصرت و ذب و
احسان و شفقت و افشار سلام و عیادت مرضے سے پیش آئے اور اصحاب و خادم و جیران و رفقاء
سفر وغیر ذلک کی حقوق کی رعایت کرے اکثر مفسرین نے اس آیت کو فقط صلہ ارحام پر قصر کیا
ہے حالانکہ لفظ اوسع تر ہے اس سے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ بر و صلہ سوء حساب کو دن قیامت
کے سبک کرتے ہین پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الی سوء الحساب رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ
عساکر صلہ رحم و تحریم قطع رحم مین بہت سی حدیثین آئی ہین رسالہ القاظ النیام بصلۃ الارحام اس
باب مین ایک عمدہ رسالہ مفید عام ہے خشیت سے مراد وہ خوف ہے جو امر واجب کرلے اور حرام سے
بچائے خشیت اُس ڈر کو کہتے ہین جس مین آمیزش تعظیم و اجلال کی ہو اور اکثر ایسا خوف وہان ہوتا ہے
جہانتک علم اُس شخص کا ہوتا ہے جسکا ڈر ہے ولہذا اللہ نے فرمایا ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمٰٓؤُا سوء الحساب یہ ہے کہ خوب ٹہونک بجا کر اور جھگڑ کر پورا پورا کامل طور پر حساب لین وَمَنْ نُوْقِشَ فِي
الْحِسَابِ عُذِّبَ اس خشیت کا حق یہ ہے کہ لوگ اپنی جان کا حساب قبل محاسبہ کے خود لین صبر سے مراد
صبر کرنا ہے بجا آوری امر پر اور اجتناب کرنا نہی سے یا صبر کرنا رزایا و مصائب پر یا شہوات و معاصی سے اولی
یہ ہے کہ حمل عموم پر کرین اور یہ صبر بجستجوئے رضاء الٰہی ہو یعنے خالص ہو غیر کا شائبہ اس مین نہ آئے

مثلاً اسلیے نہو کہ کوئی یون کہے کہ یہ شخص بڑا صابر ہے اور تحمل نوازل پر بڑی قوت رکھتا ہے یا اسلیے
کہ جزع پر کوئی اُسکو عیب نہ کرے یا دشمن خوش نہ ہو اقامت نماز سے یہ مراد ہے کہ اذکار و ارکان خشوع و خلاص
کے ساتھہ بجالائے مراد نماز پنجگانہ ہے یا عام تر فرض و نفل سے انفاق پنہفتہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور علانیہ سے
مراد صدقہ فرض ہی یا سر سے وہ شخص مراد ہے جو مالدار معروف نہین ہے اور نہ متہم بترک زکوٰۃ ہی اور علانیہ
سے وہ شخص جو مالدار معروف ہی اور متہم بترک زکوٰۃ ہے لیکن حمل کرنا عموم پر اولے ہی دفع کرنا سیئہ کا حسنہ
سے یون ہوتا ہے کہ جو شخص اُسکے ساتھہ برائی کرے یہ اُسکے ساتھہ احسان کرے ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا   اگر مردی احسن الی من اسا

یا عمل صالح کرکے عمل بد کو دفع کرتے ہین یا شر کو خیر سے دور کرتے ہین یا منکر کو معروف سے یا ظلم کو
عفو سے یا گناہ کو توبہ سے یا حرمان کو اعطار سے یا قطع کو وصل سے یا ہرب کو انابت سی بالجملہ آیہ
کے حمل کرنے سے ان سب امور پر کوئی مانع نہین ہے سو جو لوگ ان اوصاف کے ساتھہ موصوف
ہین اُنہین کے لیے پچھلا گھر ہے یعنے بہشت وہ گھر باغ ہین ہمیشہ رہنے بسنے کے جن ہین وہ داخل
ہونگے عدن بمعنے اقامت ہے پھر جنت کا نام ہو گیا قشیری نے کہا جنات عدن وسط و قصبہ
جنت ہی اُس کی سقف رحمن کا عرش ہے لکن صحیح بخاری مین یون فرمایا ہے کہ تم جب مانگو اللہ
سے تو فردوس مانگو کہ یہ اوسط و اعلائے جنت ہے اور اسکی چہت رحمن کا عرش ہے وہین سے
نہرین جنت کی پہوٹتی ہین ابن مسعودؓ نے کہا جنات عدن بطنان یعنے وسط جنت ہین حسنؒ کہتے
ہین عمرؓ نے کعب سے کہا کہ عدن کیا چیز ہے کہا ایک قصر ہے جنت مین داخل نہ ہوگا اُسمین
مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید یا حاکم عادل علی مرتضےؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے جَنَّةُ عَدْنٍ تَضِيبُ غَرَسَهُ اللهُ
بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَكَانَ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْه بیان جنت مین سالہ ہادی القلب السلیم اپنے باب مین بے
مثل و مثال ہے دو مرتبہ طبع ہوا ہے ولله الحمد بالجملہ جنات عدن مین جسطرح اصحاب صفات مذکورہ
جاوینگے اسیطرح جو کوئی اُنکے باپ دادون اور بی بیون اور اولاد مین صالح ہوگا وہ بہی وہان
جاویگا اگرچہ ان ہر سہ فرق نے اُنکے سے عمل نہ کیے ہونگے یہ معاملہ ساتھہ اُنکے بطور اکرام ہوگا
قالہ ابن عباسؓ وَرَجَحَهُ الْوَاحِدِيُّ رازی نے کہا اس مین کوئی دلیل تمیز پر درمیان
زوجہ و زوجہ کے نہین ہے شاید پہلے وہ جورو ہو جسکا خاوند مر گیا ہے یا وہ مر گئی اور خاوند

زندہ رہا ذکر صلاح کا دلیل ہے اسپر کہ ان لوگون کے رشتہ دارون مین سے وہی شخص داخل جنت ہوگا جو
کہ صالح ہے اور مجرد باپ یا جورو یا ذریت ہونا بدون صلاح کے کچھ سود مند نہ ہوگا بہر مقدار مین ایک
رات دن کے اُنپر فرشتے داخل ہونگے یعنے واسطے سلام لیا دینے کے سیوطی نے کہا بلکہ اول ہی بار
وقت دخول جنت کے داخل ہونگے سلیمان جمل نے کہا کہ یہ تقیید ہمنے سوا سیوطی کے کسی اور مفسر کی
کلام مین نہین دیکھی بلکہ اُن کے کلام مین دلیل ہے عدم پر اس قید کے ان ملائکہ کا اُنکے پاس آنا
جانا جمیع ابواب قصور ومنازل سے ہوگا جن مین وہ بستے ہونگے یا ہر دروازہ جنت سے یا ہر باب
تحفہ سے جو کہ اللہ کیطرف سے لائینگے بہرحال وہ داخل ہوکر کہینگے تمکو سلامتی ہو آفات سے یا
تم ہمیشہ سلامت ہو یا یہ سلام فرشتون کی دعا ہوگی اُنکے لیے کہ سلمکم اللہ تعالی یہ سلام کلام سبب انکے
صبر کرنیکے دنیا مین آفات پر ہوگا سو کیا اچھا ہے یہ پچھلا گھر یعنے جنت قرطبی مین عبداللہ بن سلام
وعلی بن حسین علیہ السلام سے آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا اہل صبر کدہر ہین
کھڑے ہوجائین کچھ لوگ اوٹھ کھڑے ہونگے اُنسے کہا جائیگا جاؤ طرف جنت کی تب فرشتے اُنکا
استقبال کرینگے اور کہینگے کدہر جاتے ہو وہ کہینگے جنت کی طرف فرشتے کہینگے حساب
سے پہلے وہ کہینگے جی ہان فرشتے کہینگے تم کون لوگ ہو وہ کہینگے ہم اہل صبر ہین فرشتے کہینگے
گے تم نے کیا صبر کیا وہ کہینگے ہمنے اپنی جانون کو اللہ کی طاعت پر صبر دیا اور اللہ کے معاصے
سے صابر رہے اور بلا ومحنت پر دنیا مین شکیبا ہوئے تب فرشتے ان سے کہینگے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنے کیا اچھا ہے انجام اُس گھر کا جس مین تم تھے اور تم نے عمل کیا جسکا
انجام یہ ہوا جسمین اب تم ہو اس صورت مین عقبی اسم ہے اور دار سے مراد دنیا ہے ابو عمران جونی کہتے ہین
یعنے سپر ہے دوزخ سے یا دنیا سے بہرحال اللہ پاک نے یہ جملہ عقبی الدار کا واسطے ترغیب وتشویق کے
ذکر کیا ہے پھر احوال سعدا کے بعد احوال اشقیا کا بیان فرمایا اور کہا وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ

بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ جو لوگ توڑتے ہین اقرار اللہ کا اسکو پکا کرکے اور کاٹتے ہین جو چیز کہا اللہ نے اُسکا
جوڑنا اور فساد اُٹھاتے ہین ملک مین ایسے لوگ اُنکو ہے لعنت اور انکو ہے برا گھر **ف** یہ حال بدبختون
کا ہے اللہ نے اُنکے انجام کی خبر دی کہ اُنکی بازگشت برخلاف مومنون کے بازگشت کے ہوگی

جسطرح کہ یہ دنیا مین متصف ہین برخلاف اُنکی صفات کے کیونکہ وہ ایفاء عہد کرتے صلہ رحم وغیرہ بجا
لاتے اور یہ اللہ کے عہد شکن ہین بعد اقرار کے اور قاطع رحم ونحوہا ہین اور زمین مین فتنہ برپا کرتے
ہین جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ نشانی منافق کی تین ہین جب بات کرے جھوٹھہ بولے جب وعدہ کرے
خلاف کرے امانت رکھے تو خیانت کرے دوسری روایت مین ہے جب عہد کرے تو بدعہد ہو جاوے
اور جب جھگڑے تو گالی بکے ولہذا فرمایا کہ اُنکے لیے لعنت ہے یعنے دوری رحمت سے اور بدانجام
ہے اور اُنکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بری جگہہ ابو العالیہ نے نقض عہد مین کہا ہے کہ یہ چھہ خصلتین ہین
منافقون مین کہ جب وہ لوگون پر غالب ہوتے ہین تو اُن خصال کو ظاہر کرتے ہین دروغگوئی خلاف
وعدگی خیانت امانت مین عہد شکنی بعد اقرار کے قطع امر خدا افساد زمین مین اور جب مغلوب ہوتے
ہین تو تین خصلتین ظاہر کرتے ہین سخن دروغ خلف وعدہ خیانت امانت مین فتح البیان مین کہا
ہے کہ مراد نقض عہد سے یہ ہے کہ بعد اعتراف وقبول کے عہد شکنی کرتے ہین پہلے ہان کہدیتے ہین
پھر نہین کرتے قاطع رحم وایمان ہین زمین مین مرتکب معاصی وکفر واضرار نفس ومال کے ہوتے ہین
ان صفات ذمیمہ کے ساتھہ متصف ہین سو ایسے لوگون کے لیے طرد وابعاد ہے رحمت حق تعالے
سے اور برا انجام ہے دنیا کے گھر کا مراد اس سے دوزخ یا عذاب جہنم ہے کہ یہی ان لوگونکا گھر ہوگا

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ
اللہ کشادہ کرتا ہے روزی جسکو چاہے اور تنگ اور وہ ریجھے ہین دنیا کی زندگی پر اور دنیا کی زندگی کچھہ نہین
آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا برتنا **ف** اللہ نے یہ ذکر کیا کہ فراخی وتنگی رزق کی براہ حکمت وعدل
ہے یہ کافر اس دنیا کے جینے پر خوش ہین سو یہ استدراج ہے واسطے اُنکے اور امہال کما قال تعالی
اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَــيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ
پھر حیات دنیا کو بہ نسبت اُس ذخیرہ کے جو مومنون کے لیے دار آخرت مین مہیا کر رکھا ہے حقیر ٹھیرایا
کما قال تعالے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا
اور فرمایا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى حدیث مستورد اخی بنی فہر مین رفعاً
آیا ہے کہ نہین ہے دنیا مقابل مین آخرت کے مگر جیسے کوئی تم مین اپنی انگلی دریا مین کرے پھر دیکھے کہ وہ
کتنا پانی لیکر پھرتی ہے اور سبابہ سے اشارہ کیا رواہ احمد دوسری حدیث مین نزدیک مسلم کے

رفعًا یون ایا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایک گوسفند خرد گوش مردہ پر ہوا فرمایا وَاللّٰہِ لَلدُّنیا
اَھْوَنُ عَلَے اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا عَلٰے اَھْلِہٖ حِیْنَ اَلْقَوْہُ فتح البیان مین کہا ہے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جسکو
چاہے کافر کے لیے استدراجًا اور تنگ روزی کرتا ہے مومن کے لیے بطور ابتلا و امتحان کے تاکہ اُسکے
گناہون کا کفارہ ہو بسط کچھ دلیل کرامت پر نہین اور نہ قبض اہانت پر یہ مشرکین کہ اس زندگانی دنیا پر
خوشدل ہوتے ہین فرح ایک لذت ہی جو دل مین وقت حصول مشتہی کے حاصل ہوتی ہے اور یہہ
اُس چیز سے جاہل ہے جو اللہ کے پاس ہے آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ فرح بالدنیا اور رکون الے
الدنیا حرام ہے اور نہین یہ زندگی دنیا کی بہ نسبت آخرت کے مگر ایک برتنے کی چیز یعنے شئے
قلیل جسکو بقا نہ ہو جلد زائل ہو جائے یا مثل زاد راکب یا زاد راعی ابن عباس کہتے ہین اگلے
زمان مین کوئی شخص اپنے اونٹ یا بکری مین جاتا اپنے گہر والون سے کہتا مجھے کچھہ متاع دو وہ کہجور
یا ایک ٹکڑا روٹی کا اُسکو دیدیتے سو یہہ ایک مثل ہے دنیا کی جو اللہ نے بیان کی حدیث ابن مسعودؓ مین
آیا ہے کہ حضرتؐ ایک بار بوریے پر سوئے آپ کی پہلو مین بوریے کا نقش پر گیا ہمنے کہا اے
رسول خدا ہم آپکے لیے فرش بنائین فرمایا کہان مین اور کہان دنیا مین نہین دنیا مین مگر جیسے ایک سوار
کہ اوسنے نیچے ایک درخت کے سایہ لیا پہر چلدیا رواہ الترمذی وصححہ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَآ

اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ط قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ کہتے ہین منکر کیون نہ اُتری اُسپر کوئی نشانی اسکے رب سے کہہ
اللہ بہکاتا ہے جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اُسکو جو رجوع ہوا وہ لوگ یقین لائے اور
چین پکڑتے ہین انکے دل اللہ کی یاد سے سنتا ہے اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل جو
یقین لائے اور کین نیکیان خوبی ہے انکو اور اچہا ٹہکانا ف یعنے حقتعالے کو ضرور نہین کہ
سب کو راہ پر لاوے یا نشانیان بہیجکر ہر طرح ہدایت دی بلکہ یہی منظور ہے کہ کوئی بہجلے اور کوئی راہ
پاوے سو جس کے دل مین رجوع آئی نشان ہے کہ اُسکو سمجہانا چاہا انتہے اللہ نے مشرکون کی گفتگو
سے خبر دی کہ وہ یون بکتے ہین کہ اس پیغمبرؐ پر طرف سے اس کے پروردگار کے کوئی نشانی کیون
نہ اتری کقولہم فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَۃٍ کَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ اس بارے مین پہلے کلام گذر چکا ہے اور اللہ

اور اللہ کو قدرت ہے کہ وہ اُنکے سوال کو قبول کرے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کو
وحی بہیجی جبکہ اُنہون نے یہ سوال کیا تہا کہ کوہ صفا واسطے اُنکے زر خالص ہو جائے اور اسجگہہ چشمے
پانی کے بہنے لگین اور مکہ کے آس پاس سے پہاڑ ہٹ جائین اور بجائے کوہستان کے گلستان بوستان ہو
جائے کہ اگر اے محمد تم یہ بات چاہتے ہو تو مین یہ سب اُنکو عطا کرونگا لکن اگر وہ پہر بہی کفر کرینگے
تو مین اُنکو ایسا عذاب دونگا جو سارے جہان مین کسیکو نہ دیا ہوگا اور اگر تم چاہو تو مین انپر دروازہ
توبہ و رحمت کا کہولدون حضرتؐ نے کہا بلکہ یہی در توبہ و رحمت مفتوح کر دینا چاہئے ولہذا اللہ نے اسجگہہ اپنے
رسول سے یہ بات کہی کہ اے نبی تم کہدو کہ ضلالت و ہدایت اللہ کے ہاتہ ہے وہی مضل و ہادی ہے خواہ
کوئی رسول کوئی نشانی موافق اُن کی فرمایش کے لیکر آئے یا نہ آئے کیونکہ ہدایت و ضلال اور عدم اُسکا
کچہہ بستہ اس سوال و اقتراح کے نہین ہے کما قال تعالی وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ
وقال اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِیْمَ وقال تعالی وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰی وَحَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا
مَّا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ یَجْهَلُوْنَ ولہذا اسجگہہ یہ ارشاد کیا ہے کہ اللہ
گمراہ کرتا ہے جسکو چاہے ہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف رجوع کرنیوالے کو جو اُس سے مدد مانگتا ہے اور اُسکے سامنے
تضرع کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے اسکا دل چین پکڑتا ہے اور وہ طرف اللہ کے جہکتا ہے اور اللہ کے مولی
و نصیر ہونے پر راضی ہے ایسے مومن و عامل و صالح کے لیے خوبی ہے ابن عباس نے کہا خوشی
و خنکی چشم ہے عکرمہ نے کہا کیا اچہا ہے واسطے اُنکے ضحاک نے کہا غبطہ ہے واسطے اُنکے نخعی نے
کہا خیر ہے اُنکے لیے قتادہ نے کہا یہ ایک کلمہ عربی ہے جسکو آدمی کہتا ہے طُوْبٰی لَكَ ای اَصَبْتَ
خَیْرًا دوسرا لفظ یہ ہے حُسْنٰی لَهُمْ آب سی مراد مرجع ہے یہ سب اقوال ایک شے ہین ان مین کچہہ منافات
نہین ہے ابن عباس نے کہا طوبی زمین حبشہ ہے سعید بن مسجوع نے کہا طوبے نام ہے جنت کا
ہندی مین عکرمہ نے کہا طوبے سے مراد بہشت ہے مجاہد بہی اسی کے قائل ہین ابن عباسؓ کہتے
ہین جب اللہ نے جنت کو بنایا اور اُس سے فارغ ہوا تب یون فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ یہ اُسوقت کہا کہ جب جنت پسند آئی شہر بن حوشب نے کہا طوبی ایک
درخت ہے جنت مین ہر درخت جو کہ جنت مین ہے شاخین اُس کی فصیل جنت کے نیچے سے

اسی طوبے کو ہین ابو ہریرہ و ابن عباس و مغیث بن سلیمان و ابو اسحق سبیعی اور بہت سے سلف نے اسیطرح
کہا ہے کہ طوبی ایک درخت ہے جنت مین ہر گھر مین اُسکی ایک شاخ ہے بعض نے ذکر کیا ہے کہ رحمن تبارک و
تعالی نے اُسکو اپنے ہاتھ سے ایک دانہ گوہر سے لگایا ہے اور اُسکو حکم کیا کہ وہ دراز ہو جائے وہ جہان
تک اللہ نے چاہا دراز ہوا اور اُس کی جڑ سے چشمے انہار جنت کے نکلے شہد و شراب و آب و شیر ابو سعید مرفوعاً
کہتے ہین طوبے ایک درخت ہے جنت مین سو برس کی راہ اہل جنت کے کپڑے اُسی کے شگوفون سے
نکلتے ہین دوسرا لفظ ابو سعید کا یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا صلعم طُوبٰی لِمَنْ رَاٰكَ وَاٰمَنَ
بِكَ قَالَ طُوبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ وَطُوبٰی ثُمَّ طُوبٰی ثُمَّ طُوبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ
ایک مرد نے کہا طوبے کیا ہے کہا ایک درخت ہے جنت مین سو برس کی راہ تک جنت والون کے
کپڑے اُسی درخت کی شگوفون سے نکلتے ہین سہل بن سعد کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جنت مین ایک درخت ہے
سوار اُسکے سایے مین سو برس چلے تب بھی وہ منقطع نہو ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً
یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادُ الْمُضَمَّرُ السَّرِیْعُ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا انس نے رفعاً کہا ہے کہ حضرت صلعم نے کریمہ و
ظل ممدود کی تفسیر مین فرمایا ہے جنت مین ایک درخت ہے جسکے سایے مین سوار سو برس چلے اور وہ منقطع
نہو رواہ البخاری ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین جنت مین ایک درخت ہے سوار اُسکے سایے مین سو برس چلے
تم چاہو تو یہ آیت پڑہو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اخرجاہ فی الصحیحین احمد کا لفظ ابو ہریرہ رض سے یہ ہے کہ جنت مین ایک
درخت ہے جسکے سایے مین سوار ستر یا سو برس چلے یہ شجرۃ الخلد ہے اسما بنت ابی بکر کہتی ہین
مینے حضرت صلعم کو سُنا سدرۃ المنتہی کا ذکر فرماتے تھے فرمایا اُسکی ایک شاخ کے سایے مین سوار سو
برس تک چلتا ہے یا یون کہا کہ اُس کی ایک شاخ کے سایے مین سو سوار سایہ لے سکتے ہین
اوس مین پتنگے ہین سونے کے جن کے پہل برابر سبوئے گل کے ہین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
ابو امامہ نے رفعاً کہا ہے تم مین جو کوئی جنت مین جائے گا اُسکو پاس طوبے کے لیجائینگے
اُس کے شگوفے کہل جائینگے وہ جس شگوفے سے چاہے گا لباس لیگا خواہ سفید خواہ
سرخ خواہ زرد خواہ سیاہ جیسے گل لالہ ملا اُس سے بہی زیادہ باریک و بہتر رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ
اِسْحٰق ابو ہریرہ رض کہتے ہین طوبی ایک شجر ہے بہشت مین اللہ تعالے اُس سے کہے گا کہ
پہٹ جا واسطے میرے بندے کے جس طرح اللہ چاہیگا تب وہ پہٹ جائیگا اسمین سے گھوڑا مع زین

ولگام نکلین گے اور اونٹ مع زمام اور جون سی کسوت وہ چاہے ابن ابی حاتم نے اسجگہہ اپنی سند سے ایک اثر
طویل الذیل وہب بن منبہ سے بیان مین جنت وطوبی کے روایت کیا ہی جو نکہ ایک سیاق غریب واثر عجیب
ہے اس لیے ذکر اُسکا اسجگہہ نہین کیا گیا اگرچہ اُسکے بعض الفاظ کے شواہد بحسب بیان حافظ ابن
کثیر رح صحیحین مین آئی ہین فتح البیان مین کہا ہے مشرکین مکہ کہتے تھے کہ حضرت ص پر کوئی معجزہ مثل
معجزہ موسے وعیسے کیون نہ اُترا جیسے عصا وید بیضا وناقہ اللہ نے کہا تم اسکا یہ جواب دو کہ گمراہی
اللہ کی مشیت پر موقوف ہے وہ جسے چاہے گمراہ کرے جس طرح تمکو گمراہ کر دیا ہے اور تم طالب آیت ہو سو ایسا گمراہ نزول
آیات وکثرت معجزات سے بہی راہ یاب نہین ہوتا گو ہر معجزہ کیون نہ آئے یہ سوال اُن کا اقتضا
مراتب مکابرہ وعناد وشدت طبیعت وغلو فساد سے تہا اب راہ یاب ہونے کی پہلا کون راہ
ہے اسی طرح جسکو اللہ چاہتا ہے وہ طرف حق باسلام کے آتا ہے اور توبہ کرکے طرف اللہ کے رجوع
لاتا ہے نیشاپوری نے کہا اصل انابت کی داخل ہونا ہے نوبت خیر مین وہ لوگ ایمان لائے یعنے
جن کو اللہ نے ہدایت کی اور وہ طرف اللہ کے راجع ہوئے اور اُن کے دل اللہ کے ذکر سے آرام
پاتے ہین یعنے قلق واضطراب سے ساکن ہوتے ہین اور اللہ کے ذکر کے ساتھہ انس پکڑتے ہین زبان
سے تلاوت قرآن کی اور تسبیح وتحمید وتکبیر وتوحید کرتے ہین یا ان اشیا کو زبان غیر سے سنتے
ہین اللہ نے قرآن کا نام ذکر کہا ہے فرمایا هٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنَاهُ اور فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
الذِّكْرَ زجاج نے کہا یعنے جب نزدے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو بغیر شک کے ایمان لاتے ہین بخلاف
اُن لوگون کے جنکا وصف یہ ہے وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ بعض نے کہا ہے مراد ذکر سے اسجگہہ طاعت ہی اور کسی نے کہا اللہ کا وعدہ ہے اور کسی نے
کہا حلف باللہ کہ جب خصم اللہ کی قسم کہاتا ہے تو اُن کا دل تہم جاتا ہے یا مراد ذکر رحمت خدا ہے یا
دلائل توحید قتادہ نے کہا مراد اطمینان سے بشاش بشاش مستانس ہونا ہے مجاہد نے کہا مراد ذکر اللہ
سے حضرت ص اور آپکے اصحاب ہین لکن اگر آیت کو ان سب معانی پر حمل کرین تو کوئی مانع نہین ہے
ہان اللہ کے ذکر ہی سے نہ اُن امور دنیویات سے جن کی طرف نفس جہکتا ہے دلون کو آرام ملتا ہی
نظر کرنا اللہ کے مخلوقات وبدائع وصنائع الٰہیہ مین اگرچہ مفید طمانیت ہے فی الجملہ لکن یہ طمانیت
مثل اُس طمانیت کے نہین ہے اسی طرح نظر کرنا ایسے معجزات مین جو کہ طاقت بشری سے خارج ہین

افادہ طمانیت کا نہین کرتا جو طمانیت کہ اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے یہ وجہ ہے مفسر کی
اس ترکیب مین رہی یہ آیت سورہ انفال کی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
سو وجل ضد اطمینان ہے معنے یہ ہوئے کہ وہ لوگ جب اللہ کے عقوبات کو یاد کرتے ہین تو
ڈر جاتے ہین اور جب مثوبات کو یاد کرتے ہین تو ٹہیر جاتے ہین حدیث انس رضہ مین آیا ہے کہ جب
یہ آیت اُتری حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو اسکے کیا معنے ہین کہا اللہ و رسول
جانین فرمایا مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَحَبَّ اَصْحَابِیْ اَخْرَجَهٗ اَبُو الشَّيْخِ علی مرتضے ع کہتے ہین
جب یہ آیت اُتری حضرت صلعم نے کہا ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَحَبَّ اَهْلَ بَيْتِهٖ صَادِقًا
غَيْرَ كَاذِبٍ وَاَحَبَّ الْمُؤْمِنِيْنَ شَاهِدًا وَّغَائِبًا اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ يَتَحَابُّوْنَ طوبیٰ نام ہے بعینہ ایک
شے کا یا نکرہ ہے بمعنے سلام علیک کے یا درخت ہی جنت مین یا خود جنت ہے یا بستان لغت ہندیہ
یا نام ہے باغ کا زبان حبشہ مین اسکے سوا اور اقوال ہین جو سلف سے مروی ہین لکن راجح تفسیر طوبیٰ
کی وہ ہے جو رفعًا ثابت ہی عتبہ بن عبد کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر کہا اے رسول خدا جنت مین فاکہہ
ہوگا فرمایا ہان اُس مین ایک درخت ہی جسکو طوبےٰ کہتے ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ
وَالطَّبْرَانِیُّ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ وَالْبَيْهَقِیُّ اسی طرح حدیث ابو سعید خدری مین رفعًا آیا ہے شَجَرَةٌ فِی
الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ مِائَةِ عَامٍ الحديث رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَغَيْرُهُمَا اس باب مین بہت اخبار
مرفوعہ و آثار موقوفہ ہی ہین حسن مآب سے مراد حسن مرجع یعنے دار آخرت ہی وہی الجنۃ سدی نے کہا یعنے
حسن منقلب كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ

وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝ اسیطرح
تجھکو بھیجا ہم نے ایک امت مین کہ ہو چکین اس سے پہلی امتین تا سُنا وے تو اُنکو جو حکم بھیجا ہم نے
تیری طرف اور وہ منکر ہوتے ہین رحمن سے تو کہہ وہی میرا رب ہے کسی کی بندگی نہین اُسکے سوائے
اُسی پر مینے بھروسا کیا ہے اور اُسی کی طرف آتا ہون چھوٹ کر یعنے گناہون سے چھوٹ
کر وہ منکر ہوتے ہین رحمن سے عرب کے لوگ اللہ تعالے کا نام رحمن نہ بولتے تھے جب قرآن مین یہ
نام سُنا کہنے لگے تو نے اپنا ایک معبود چھوڑ کر دوسرا پکڑا فرمایا کہ وہی میرا ایک رب ہے جس نام سے کہو
انھے اللہ تعالے نے اس آیت مین یہ ارشاد کیا کہ اے پیغمبر جس طرح ہمنے تجھکو اس امت مین بھیجا

تا کہ تو انکو ہمارا کلام منزل سناے اور تبلیغ رسالت کرے اسی طرح گذشتہ امتون مین جو کافر تھین اللہ کی
اور رسولون کی تکذیب کرتی تھین ہم نے اپنے نبی بھیجے تھے تجھکو انکی اقتدا کرنا چاہیے اور جس طرح
کہ ہم نے ان امتون پر اپنی نقمت و باس واقع کی اسی طرح ان لوگون کو حلول نقم سے حذر کرنا چاہیے اس
لیے کہ انکا جھٹلانا تجھکو سخت تر ہے تیرے غیر کی تکذیب سے قال تعالی تاللہ لقد ارسلنا الی امم من
قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ ولقد
جاءک من نبای المرسلین یعنی ہم نے ان رسل کی نصرت کی اور واسطے انکے حسن انجام رکھا انکی
اتباع دنیا و آخرت مین کامیاب ہوئی یہ امت جس مین ہمنے تجھکو مبعوث کیا ہے یہ رحمن کا انکار کرتے
ہین اور اس نام مبارک کے مقر نہین ہین بلکہ اللہ کو وصف رحمن و رحیم سے عار کرتے ہین ولہذا داجع حدیبیہ
کے لکھنے سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اظہار الفت کیا اور کہا ہم نہین جانتے کہ رحمن رحیم کیا ہے قالہ
قتادۃ یہ حدیث صحیح بخاری مین ہے اور اللہ نے فرمایا ہے قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا
فلہ الاسماء الحسنی اور صحیح مسلم مین ابن عمر سے رفعاً آیا ہے کہ ان احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ
و عبد الرحمن یہ دونو نام اللہ کو بہت محبوب ہین تو کہہ میرا رب اللہ ہے جسکا تم انکار کرتے ہو مینے سب
امور مین اسی پر بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف راجع اور منیب ہون کیونکہ اس امر کا استحقاق سوا اسکے کسیکو
نہین ہے فتح البیان مین کہا ہے رحمن وہ ہے جو اپنے بندو نپر کثیر الرحمۃ ہو اللہ کی ایک رحمت یہ ہے کہ اسنے
رسول بھیجے اور کتابین اتارین کما قال سبحانہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اہل جاہلیت بجاے
بسم اللہ کے باسمک اللہم کہتے تھے سورۂ فرقان مین فرمایا ہے واذا قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا
وما الرحمن الخ یہ آیت نزول مین مقدم ہے اگرچہ مصحف مین متاخر ہے آیات باب مین تعریض ہے کفار
کو اور برانگیختہ کرنا ہے انکا رجوع الی اللہ پر اور توبہ کرنے پر کفر سے اور داخل ہونے پر اسلام مین ولو ان

قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی ط بل للہ الامر جمیعا ط افلم
ییاس الذین امنوا ان لو یشاء اللہ لھدی الناس جمیعا ط ولا یزال الذین کفروا تصیبھم
بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارھم حتی یاتی وعد اللہ ط ان اللہ لا یخلف المیعاد ع

اگر کوئی قرآن ہوا ہوتا کہ چلے اس سے پہاڑ یا ٹکڑے ہووے اس سے زمین یا بولین اس سے مردے بلکہ اللہ کے
ہاتھ مین سب کام سو کیا خاطر جمع نہین ایمان والون کو اسپر کہ اگر چاہے اللہ راہ پر لاوے سب لوگ

اور پہونچتا رہیگا منکرون کو اونکے کیے پر کہڑکا یا اوترے گا نزدیک اونکے گہر سے جب تک پہونچے وعدہ اللہ کا بیشک اللہ خلاف نہین کرتا وعدہ **ف** مسلمان چاہتے ہونگے کہ ایک نشانی بڑی سی آوے تو کافر مسلمان ہو جاوین سو فرمایا کہ اگر کسی قرآن سے یہ کام ہوئی ہوتی تو البتہ اس سے پہلے ہوتی لیکن اختیار اللہ کا ہے اور خاطر جمع اسی پر چاہیے کہ اللہ نے یون نہین چاہا اگر چاہتا تو حکم کافی تھا لکن کافر مسلمان یون ہونگے کہ اونپر آفت پڑتی رہے گی اونپر پڑے یا ہمسایہ پر جب تک سارے عرب ایمان مین آجاوین وہ آفت یہی تھی جہاد مسلمانون کے ہاتھہ سے انتہی جو قرآن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے اللہ نے اسکی مدح کی اور جتنی کتابین قرآن سے پہلے اوتر چکی ہین ان سب پر اوسکو مفضل ٹہرایا اور کہا کہ اگر پہلی کتابون مین کوئی ایسی کتاب جس سے پہاڑ اپنی جگہہ سے چل نکلے ہوتے اور زمین قطع ہوتی اور پہٹ جاتی اور مردے اپنی قبرون مین بول اوٹہتے تو یہی قرآن اس لائق ٹہیرتا کہ اس وصف کے ساتھہ متصف ہوتا نہ کوئی دوسری کتاب یا یہہ قرآن بطریق اولے اس طرح کا ہوتا اسلیے کہ اسمین وہ اعجاز ہے جس کی طاقت کسی انس و جن کو از اول تا آخر نہین ہے اگر وہ جمع بہی ہون تب بہی اس طرح کا کلام بلکہ ایک سورت ایک آیت اس جیسی نہین لاسکتے ہین سہندا یہ مشرکین کافر و جاحد خدا ہین سو مرجع جملہ امور کا طرف اللہ کے ہے وہ جو چاہتا ہے سو ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا جسکو اللہ نے گمراہ کیا اوسکا کوئی ہادی نہین ہے اور جسکو ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین ہے اطلاق اسم قرآن کا کبہی ہر کتاب متقدم پر بہی آتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَابَّتِہٖ اَنْ تُسْرَجَ فَکَانَ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُسْرَجَ دَابَّتُہٗ وَکَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِاِخْرَاجِہِ الْبُخَارِیُّ مراد قرآن سے اس حدیث مین زبور ہے کیا ایمان والے یہ بات نہین سمجہتے کہ اگر اللہ چاہے تو ساری خلق اور تمام لوگون کو ہدایت کی راہ پر لگا دے کیونکہ یہان کوئی حجت و معجزہ ابلغ و انفع و موثر تر عقول و نفوس مین اس قرآن سے بڑہکر نہین ہے کہ اگر اللہ اسکو پہاڑ پر اوتارتا تو وہ اللہ کے ڈر سے خاکسار و پارہ پارہ ہو جاتا صحیح مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اُوْتِیَ مَا اٰمَنَ عَلٰی مِثْلِہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ وَحْیًا اَوْحَاہُ اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَہُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر نبی کا معجزہ

منقرض ہو گیا اور سکے مرنے سے اور یہ قرآن ایک حجت باقیہ ہے عباد پر ابد الآباد تک نہ اس کے عجائب
منقضی ہوں اور نہ یہ کثرت رد سے پرانا پڑے اور نہ علما اس سے شکم سیر ہوں یہ فصل ہے بلا ہزل
جس جبار نے اسکو ترک کیا اللہ نے اسکا سر توڑ دیا اور جسنے جستجو ہدایت کی اسکے غیر سے کی اللہ نے
اسکو گمراہ کر دیا عطیہ عوفی نے کہا لوگوں نے حضرت صلعم سے کہا کاش یہ پہاڑ مکہ کے اپنی جگہہ سے
سرک جاتے تو ہم یہاں کھیتی کرتے یا ہمارے لیے زمین قطع ہو جاتی جس طرح کہ سلیمان اپنی قوم کے لیے ہوا سے
قطع کر دیتے تھے یا ہمارے لیے مردے زندہ ہو جاتے جس طرح کہ عیسے علیہ السلام اپنی قوم کے لیے مردوں
کو زندہ کر دیتے تھے سپر اللہ نے یہ آیت اوتاری عمرو بن حسان نے کہا تم اس حدیث کی روایت کسی صحابی
سے بھی رکھتے ہو کہا ہاں ابو سعید رضی سے انہوں نے اسکو حضرت صلعم سے روایت کیا ہے ابن عباس رض و شعبی و
قتادہ و ثوری وغیر واحد نے یہی سبب نزول اس آیت کا اسی طرح بیان کیا ہے واللہ اعلم قتادہ نے کہا کہ اگر
یہ کام ساتھ کسی قرآن کے تمہارے قرآن کے سوا کیا گیا ہوتا تو تمہارے قرآن کے ساتھ بھی کیا جاتا بلکہ سارا
کام اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جو چاہے سو کرے اور جو نہ چاہے سو نہ کرے ابن عباس و ابن جریر نے اسی
طرح کہا ہے بہت سے سلف کہتے ہیں افلم ییاس بمعنے افلم یعلم ہے دوسروں کی قرات یہ ہے افلم یتبین
ابو العالیہ نے کہا ایمان والے ناامید ہو گئے اس سے کہ یہ لوگ ایمان لائیں گے اللہ نے فرمایا کہ کفار کو
بسبب تکذیب کے ہمیشہ دنیا میں قوارع و آفات پہونچتے رہتے ہیں یا انکے آس پاس کے لوگوں پر آفات
آتے رہتے ہیں تاکہ یہ عبرت و پند پکڑیں کما قال تعالے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرٰى
وَصَرَّفْنَا الْاٰيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور فرمایا اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغَالِبُوْنَ حسن رض نے کہا مراد نزول قارعہ کا ہے قریب انکے گھر کے ظاہر
سیاق یہی ہے اور ابن عباس رض نے کہا مراد قارعہ سے سریہ ہے اور نزول سے نزدیک گھر کے حضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مراد ہیں اور وعدہ الٰہی سے فتح مکہ عکرمہ و سعید بن جبیر اور مجاہد بھی ایک روایت میں
اسی کے قائل ہیں دوسرا لفظ ابن عباس رض کا یہ ہے کہ قارعہ وہ عذاب ہے جو آسمان پر سے انپر
اترے اور گھر کے پاس نازل ہونے سے مراد نازل ہونا رسول خدا صلعم کا اور قتال کرنا انکا کفار و مشرکین
سے ہے مجاہد و قتادہ و عکرمہ نے بھی اسی طرح کہا ہے ابن عباس نے کہا قارعہ سے مراد نکبت ہے اور
سب نے یہی کہا ہے کہ مراد وعدہ خدا سے فتح مکہ ہے حسن رض نے کہا قیامت کا دن ہے اللہ نے جو

وعدہ نصرت کا اپنے رسول سے کیا ہے اور اتباع نبی سے دنیا و آخرت مین وعدہ فرمایا ہے وہ اسکو
خلاف نہین کرتا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ فتح البیان مین
کہا ہے اگر کسی قرآن کے اُترنے اور پڑھنے سے پہاڑ اپنی جگہ سے منتقل ہوتی اور روی زمین
پر سے سرک جاتی یا زمین پہٹ کر متفرق ہو جاتی اور نہرین اور چشمے جاری ہو جاتے یا مردے
زندہ ہو کر بات چیت کرنے لگتے تو یہ قرآن بہی اسی طرح کا ہوتا یا یہ لوگ تب بہی ایمان نہ لاتے یا رحمن
کے ساتہہ کفر کرتے ابن عباسؓ کہتے ہین اُن لوگون نے حضرتؐ سے کہا تہا اگر یہی بات ٹہیک ہے جو تم
کہتے ہو تو ہمارے اشیاخ کو ہمین دکہا دو وہ زندہ ہو جائین اور ہم اُنسے کلام کرین اور یہ پہاڑ سکے کے
پہیل جائین زمین برابر ہو جائے اسپر یہ آیت اُتری اللہ نے اس سوال کے جواب مین یہ فرمایا کہ خقیقة
اس امر کا اللہ کو ہی وہ چاہے تو یہ سب ایمان لے آئین لکن جس صورت مین کہ وہ ان سب کا ایمان لانا
نہین چاہتا ہے تو اگر پہاڑ بہی اپنے محل استقرار سے سرک جائین تب بہی یہ ایمان لانیوالے نہین ہین کیا
ان مومنون نے یہ بات معلوم نہین کی ہے کہ اگر اللہ چاہے تو ساری لوگون کو راہ یاب کردے بغیر
اسکے کہ یہ لوگ مشاہدہ آیات کا کرین ولکن یہ بات ایسلیے نہین کی کہ تعلق اللہ کی مشیت کا انکی راہ
یابی کے ساتہہ نہین ہوا آیت دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ نے ساری خلائق کی ہدایت کو نہین چاہا پہر عموماً
سب کفار کو اور خصوصاً کفار مکہ کو یہ وعید سنائی کہ اُنکو بسبب اُنکے کفر و تکذیب رسل و اعمال خبیثہ کے ہمیشہ
کوئی نہ کوئی بلا و آفت ناگہان آتی رہتی ہے اور اُنکو ہلاک کرتی اور جڑ سے اُکہیڑ کر پہینکدیتی ہے
قارعہ کہتے ہین زمانے کی سختی کو مراد اس سے قتل یا گرفتاری یا خشک سالی یا جنگ یا وبا و نحو ذلک
ہے قارعہ عام ہے ہر بلا کو کوئی وجہ تخصیص کی ساتہہ طلائع یا سرایا یا کتائب کہ نہین ہے پہر کبہی یہ
بلا اگر خود اُنپر نہین آتی ہے تو قریب اُن کے گہر بار و دیار و اطراف کے آتی رہتی ہے یہ اس سے
گہبراتے ہین اور اُسکے آثار دیکہکر اُنکے دل کانپنے لگتے ہین یا یہ مطلب ہے کہ تم ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قریب اُنکے گہرونکے نازل ہو کر اُنکا محاصرہ کرو گے جسطرح کہ دن طائف کے
اتفاق ہوا تہا لکن اول اظہر ہے مراد وعدہ سے موت ہی یا قیام ساعت جب اللہ کا وعدہ محتوم
آجائیگا اور اُسکا عذاب نازل ہوگا تو غایت درجے کی شدت و نقمت ہوگی یا مراد وعدہ سے اذن
قتال ہے ساتہہ کفار کے و نصر و فتح و غلبہ رسول خدا ابن عباسؓ نے کہا مراد فتح مکہ ہے یہ سال ہشتم ہجری

مفتوح ہوا تہا اور سال دہم مین حج وداع کیا اسکے سوا کوئی حج نہین کیا لکن اول لکے ہی اللہ اپنے
وعدے کو خلاف نہین کرتا اسکا وعدہ لامحالہ جاری ہوتا ہے وعدہ کم نہ زیادہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ٹہٹہا کر چکے ہین کتنے
رسولون سے تجہہ سے آگے سو ڈہیل دی مینے منکرون کو پہر انکو پکڑا تو کیسا تہا میرا بدلا ف اللہ نے
اپنے رسول کو تسلی دی کفار قریش کی تکذیب پر کہ یہ کچہہ نئی بات نہین ہی بلکہ جسطرح یہ تیرے ساتہہ استہزا
کرتے ہین اسی طرح تجہہ سے پہلے کے کفار اگلی رسولون سے دل لگی مسخراپن کر چکے ہین ہمنے چندی انکو
مہلت تاخیر دی تہی پہر یکایک انکو پکڑ لیا تہا تو نے سنا ہوگا کہ ہم نے اُنکے ساتہہ کیا کیا اور اُنکا
انجام بد کیا ہوا وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ الآیۃ صحیحین مین آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ
لِلظَّالِمِ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ پہر حضرت صلعم نے یہ آیت پڑہی وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی
وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ فتح البیان مین کہا ہے املاء بمعنے امہال ہے یعنے ہمنے انکو
ایک مدت دراز تک عیش وآرام وامن مین چہوڑ دیا پہر دنیا مین گرفتار عذاب کیا جیسے قحط وقتل اور آخرت
مین عقاب نار ہے سو ہمارا عذاب کیسا تہا استفہام واسطے تقریع وتہدید کے ہے یعنے یہ ہمارا
پکڑنا ظلم تہا یا عدل ہے کہ اپنے موقع مین واقع ہوا ایسا ہی کام ہم اُن لوگون کے ساتہہ بہی کرینگے
جو تجہہ سے ٹہٹہا کرتے ہین اَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ قُلْ
سَمُّوْهُمْ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ بہلا جو شخص لیے کہڑا ہے
ہر کسی کے سر پر اُسکا کیا یعنے کیا وہ اُنکو چہوڑ دے گا بے سزا دیے اور ٹہیرائے ہین اللہ کے شریک
کہہ اُنکا نام لو یا اللہ کو جتاتے ہو جو وہ نہین جانتا زمین مین یا کرتے ہو اوپر اوپر باتین کوئی نہین پر بہلی
سجہائی ہین منکرون کو اُنکے فریب اور روکے گئے ہین راہ سے اور جسکو بچلاوے اللہ سو کوئی نہین
اُسکو بتانے والا ف یعنی اللہ تعالی ہر جاندار کا حفیظ علیم رقیب ہے اُسی معلوم ہے جو کچہہ یہ لوگ عمل کرتے
ہین خیر یا شر اُسپر کوئی خافیہ مخفی نہین ہے وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ اور فرمایا وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا اور فرمایا وَمَا
مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ اور فرمایا سَوَآءٌ مِّنْكُمْ

مَنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ اور فرمایا يَعْلَمُ السِّرَّ وَ
اَخْفٰى اور فرمایا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ کیا ایسا شخص جسکا علم عام اس طرح پر ہے
مثل اصنام کے ہو سکتا ہی جنکو یہ لوگ پوجتے ہین اور وہ نہ سنین اور نہ دیکھین اور نہ سمجھین اور نہ کچھہ جانین اور نہ
اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک ہین اور نہ اپنے عابدونکے سود و زیان پر قادر اور نہ اپنی جان سے اور نہ اپنے پوجنے
والون کی جان سے کشف ضرر سکین اس جواب ہین اکتفا ہے دلالت سیاق پر وہو قولہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
یعنے انہون نے اللہ کے ساتھہ اصنام و انداد و اوثان کو بہی پوجا اے نبی تم ان سے یہ بات کہو کہ ہمین بہی
تو بتاؤ کہ انکے کیا نام و نشان ہین کہ وہ پہچانے جائین کیونکہ وہ تو بے حقیقت محض ہین ان کا وجود
ہی نہین ہے اگر وہ زمین مین ہوتے تو اللہ بہی انکا عالم ہوتا اسلیے کہ اللہ پر کوئی راز پوشیدہ نہین
ہے یا فقط یہ لوگ باتین ہی بناتے ہین دگر ہیچ ضحاک و قتادہ نے کہا ظاہر قول سے مراد قول باطل ہی
یعنے تم نے ان بتون کو اس گمان پر پوجا ہے کہ یہ کچھہ نفع و ضرر کرتے ہین اور تم نے انکا نام آلہہ رکہا ہے
یعنے معبودات اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى مجاہد نے کہا مکر سے مراد
وہ ضلال ہے جس مین گرفتار اور رات دن اسکی طرف داعی ہین کقولہ سبحانہ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا
لَهُمْ الاٰیۃ لفظ صُدُّوْا کو بفتح صاد پڑہا ہے یعنے بسبب اس تزیین کفر کے لوگون کو اتباع طریق حق
رسل سے روکتے ہین اور بضم صاد بہی قراءت ہے یعنی اس تزیین کی وجہ سے اللہ کی راہ سے
روکے گئے ہین ولہذا فرمایا کہ جسکو اللہ گمراہ کرے اسکو کون ہدایت کرے کما قال تعالے وَمَنْ
يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور فرمایا اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ فتح البیان مین کہا ہے قائم وہ ہے جو نگہبان اور متولی
امور ہو مراد ذات پاک خداوند تعالے ہے کیونکہ متولی امور خلق و مدبر احوال و آجال و ارزاق
و احصار اعمال ہر نفس کوئی ہو کہین ہو وہی ہے اور کفار کے معبودات اس صفت کے نہین ہین نہ نافع
نہ ضار مراد آیت سے انکار مماثلت ہی درمیان خدا و معبود باطل کے بعض نے کہا مراد قائم سے ملائکہ
موکلین ہین جو کہ بنی آدم پر مقرر ہین لکن اول اولے ہے ابن عباسؓ بہی اسی کے قائل ہین عطا
نے کہا اللہ قائم ہے ساتھہ قسط و عدل کے ہر نفس پر بہلا جن کو انہون نے اللہ کا شریک ٹہیرایا

ہے یہ اونکے نام تو بتائین کہ وہ کون ہین کہان ہین کس جنس و نوع و صفت کے ہین یہ تبکیت و
توبیخ ہے اونکو کیونکہ ایسی بات شئے حقیر کے بارے مین کہتے ہین جو کہ لائق التفات نہین
ہے یعنے سَمُّوهُمْ اِنْ شِئْتَ لِاَنَّهٗ اَحْقَرُ مِنْ اَنْ يُّسَمّٰى کیا یہ لوگ اللہ کو خبردار کرتے ہین
اسچیز پر جسکو وہ زمین مین نہین جانتا مراد شرکا ہین ورنہ اُسکا کوئی شریک غیر زمین
مین بھی نہین ہے یا بظاہر اُنکا نام شرکا رکہا ہے بغیر اسکے کہ ان کی کچہہ اصل و حقیقت ہو
جس طرح زنگی کو کافور کہتے ہین بعض نے کہا معنے آیت کے یہ ہین کہ تم اللہ کو باطن نامعلوم بتاتے
ہو یا ظاہر معلوم اگر کہین کہ ہم باطن نامعلوم بتاتے ہین تو یہ دعوے بالکل باطل ہے اور اگر کہین
کہ ظاہر معلوم بتلاتے ہین تو پہر اُنسے نام اُن شرکا کے معلوم کرنا چاہیے اگر لات و عزے کا
نام لین تو یہ کہنا چاہیے کہ اللہ کو اپنا کوئی شریک معلوم نہین ہے یا ظاہر بمعنے زائل ہے یعنے باطل
قَالَهٗ مُجَاهِدٌ یا بمعنے قول کذب یا ظن باطل بے حقیقت جس کی باطن مین کچہہ اصلیت نہین ہے
یا مراد ظاہر سے حجت ہے کہ اُنکے زعم مین یہ حجت غالب ہے طیبی نے اس آیت مین کئی فن علم بیان
ذکر کیے ہین جنکا بیان اسجگہہ ضرور نہین ہے پہر کہا ہے کہ جب یہ آیت چہہ اسلوب بدیع پر باوجود اس
اختصار کے شامل ہے تو یہ احتجاج منادی باعجاز ہے پکار کر یہ بات کہتا ہے کہ یہ کلام کسی
بشر کا نہین ہے یعنے بلکہ خالق بشر کا ہے وللہ الحمد مزین سے مراد اللہ ہے یا شیطان بالقاء
وسوسہ مکر کا نام کفر رکہنا روا ہے اسلیے کہ جو مکر اُنہون نے ساتہہ رسول خدا ﷺ کے کیا تہا وہ کفر تہا
اور حقیقی معنے مکر کے کید یا تمویہ باباطیل ہین یعنے فریب دہی و ملمع سازی و دغابازی۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝ اونکو مار پڑتی ہے دنیا کی زندگی مین اور آخرت
کی مار تو بہت سخت ہے اور کوئی نہین انکو اللہ سے بچانیوالا احوال جنت کا جو کہ وعدہ ملا ہے ڈر والونکو بہتی
ہین اُسکے نیچے نہرین میوہ اسکا ہمیشہ ہے اور سایہ یہ بدلا ہے اُنکا جو بچتے رہے اور بدلا منکرون کا
آگ ہے **ف** اللہ نے کفار کا عقاب اور ابرار کا ثواب ذکر کیا پہلے مشرکون کا حال بیان فرمایا
اور اُنکے کفر و شرک کا کہ اونکے لیے دنیا کا عذاب ہے کہ یا تو اہل اسلام انکو قتل کرتے اور گرفتار کرتے

ہین اور جو عذاب واسطے اُن کے آخرت مین علاوہ رسوائی وتباہی دنیا کے ذخیرہ کیا گیا ہے وہ کہین
اس عذاب سے دشوار تر وسخت تر ودرشت تر ہے جسطرح کہ حضرت صلعم نے متلاعنین سے فرمایا
تھا اِنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور یہ ٹھیک فرمایا اسلیے کہ دنیا کا
عذاب منقضی ہوجاتا ہے اور آخرت کا عذاب دائمی ابدی ہے ایسی آگ مین جو بہ نسبت اسکے
سترگنی ہے اور ایک ایسی سخت وثاق مین کہ مثل اسکے متصور نہین کما قال تعالے فَیَوْمَئِذٍ لَّا
یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ وقال تعالے وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ
سَعِیْرًا اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّزَفِیْرًا وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا
ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا
قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِیْرًا ولہذا اسکو مقرر
کیا ہے اس قول سے کہ مثال اس جنت کی یعنے صفت ونعت یہ ہے کہ اسکے کنارون اور اطراف مین
انہار جاری ہین جنت والے جہان چاہین انکو لیجاوین کقولہ تعالے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ
فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ پھر فرمایا کہ اُکُلُہا ای مطاعم و
مشارب اس بہشت کے غیر منقطع ہین انکو فنا نہین صحیحین مین ابن عباسؓ سے قصہ نماز کسوف مین آیا ہے
کہ صحابہ نے کہا اے رسول خدا ہمنے آپ کو دیکھا کہ آپنے اسجگہہ ہاتھہ بڑہایا گویا کوئی شے لینا چاہا پھر آپ
ہٹ آئے اور رک گئے فرمایا مینے بہشت دیکھی یا مجھے بہشت دکھائی گئی مینے ایک خوشہ انگور لینا چاہا
اگر مین اُسکو لیلیتا تو تم اُس مین سے جبتک دنیا باقی رہتی کھایا کرتے یہ حدیث دلیل ہے اسبات
کہ میوہ جنت کا اور خوراک بہشت کی دائمی ابدی غیر فانی ہے والحمد للہ اللّٰھمّ ارزقنا منك د
کرمك وفضلك امین جابرؓ کا لفظ یہ ہے کہ ہم نماز ظہر مین تھے کہ اتنے مین حضرت صلعم آگے بڑہے
پھر کسی شے کے لینے کو ہاتھہ بڑہایا پھر پیچھے ہٹے جب نماز ہوچکی ابی بن کعبؓ نے کہا اے رسول خدا
آج کے دن آپ نے ایسی بات کی جو ہمنے آپکو کرتے نہ دیکھی تھی فرمایا مجھپر جنت عرض کی گئی مع اپنی
رونق وتازگی وبہار کے مینے اس مین سے ایک خوشہ انگور کا لینا چاہا کہ تمہارے پاس لاؤن لیکن
درمیان میرے اور اسکے اوٹ ہوگئی اگر مین اُسکو پاس تمہارے لاتا تو جتنے لوگ درمیان آسمان و

رہین کے ہین اگر وہ سب اوسمین سے کہاتے تو کم نہ کر سکتے رواہ ابویعلے مسلم نے جابر سے شاہد بعض
اسحدیث کا روایت کیا ہے عتبہ بن عبد السلمی نے کہا ایک اعرابی نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ جنت کیا
ہے اسمین انگور بہی ہین فرمایا ہان کہا خوشہ انگور کا کتنا بڑا ہے کہا ایک ماہ کا راستہ سفید کوے کا جبکہ
نہ تہکے رواہ احمد حدیث ثوبان مین فرمایا ہے مرد جب کوئی پہل جنت کا توڑلیگا تو دوسرا پہل اسکی جگہہ آجائیگا
رواہ الطبرانی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جنت والے کہائینگے اور پئین گے اور آب بینی و بول و براز
کچہہ نہ ہوگا انکا طعام ڈکار ہوگی جیسے بوے مسک انکو تسبیح وتقدیس کا الہام کیا جائیگا جس طرح کہ
سانس کا الہام ہوتا ہے رواہ مسلم زید بن ارقم کا لفظ یہ ہے کہ ایک آدمی اہل کتاب مین کا
آیا اور اسنے کہا اے ابو القاسم تمکو یہ زعم ہے کہ اہل جنت کہائین گے اور پئین گے کہا ہان قسم ہے
اسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان محمد صلعم کی ایک مرد کو ان مین سے قوت سو مرد کی اکل و شرب و جماع و شہوت
مین دیجاے گی اسنے کہا جو شخص کہاتا پیتا ہے اسکو حاجت ہوتی ہے اور جنت مین کوئی اذیت نہ ہوگی
فرمایا حاجت ہر ایک کی ان مین سے پسینا ہوگا جو انکی کہالون سے بہیگا جیسے رشح مسک اسکا پیٹ
لگ جائیگا رواہ احمد والنسائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین تو کسی پرندکی طرف جنت مین نگاہ کرے گا
وہ بریان ہو کر سامنے تیرے گر پڑیگا رواہ الحسن بن عرفہ بعض احادیث مین آیا ہے کہ جب یہ شخص اسکے
کہانے سے فارغ ہوگا تو وہ پہر زندہ ہو کر باذن خدا اوڑ جائیگا وقد قال تعالی وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ اور فرمایا وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا اسی طرح اسکا سایہ
نہ گہٹے نہ جاے بلکہ بدستور بنا رہے قال تعالے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا
ظَلِيلًا پہلے اس سے بحوالہ صحیحین بات گذر چکی ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے جنت مین ایک درخت ہی جسکے سایہ مین
سوار اسپ لاغر تیز رو سو برس چلے اور وہ منقطع نہ ہو پہر یہ آیت پڑہی وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ بیان مین جنت کے
کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح تالیف حافظ ابن القیم رح کی محاسن تالیفات باب سے ہے اللہ
تعالی اکثر صفت جنت و نار کو قرین یکدیگر ذکر فرماتا ہے اور جنت مین رغبت اور نار سے حذر دلاتا
ہے ولہذا اسجگہہ بعد ذکر صفت جنت کی یون کہا ہے کہ یہ جنت انجام ہے اہل تقوے کا رہے کافر
سو انکا عقبے آتش دوزخ ہے ونعوذ باللہ منہا کما قال تعالے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَ

اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ **حکایت** بلال بن سعد خطیب دمشق نے ایک بار
اپنے خطبہ مین یہ کہا تہا عِبَادَ اللّٰہِ ھَلْ جَآءَکُمْ مُخْبِرٌ یُّخْبِرُکُمْ اَنَّ شَیْئًا مِّنْ عِبَادَتِکُمْ تُقُبِّلَتْ
مِنْکُمْ اَوْ اَنَّ شَیْئًا مِّنْ خَطَایَاکُمْ غُفِرَتْ لَکُمْ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا
لَا تُرْجَعُوْنَ وَاللّٰہِ لَوْ عُجِّلَ لَکُمُ الثَّوَابُ فِی الدُّنْیَا لَاسْتَقْلَلْتُمْ کُلُّکُمْ مَا افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ اَوَ تَرْغَبُوْنَ
فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ لِتَعْجِیْلِ دُنْیَاکُمْ وَلَا تَنَافَسُوْنَ فِیْ جَنَّۃٍ اُکُلُھَا دَآئِمٌ الاٰیۃ رواہ ابن ابی حاتم
فتح البیان مین کہا ہے ان کافرون مشرکون کے لیے دنیا مین عذاب ہے قتل واسر وانواع محن کا
اور عذاب آخرت کا اور بہی زیادہ تر شدید وغلیظ ہے اور کوئی اونکا بچانے والا اللہ کے عذاب سے
نہین ہے جس جنت کا وعدہ اہل تقوے کے ساتہہ ہے اُسکی نیچے ندیان بہتی ہین اوسکے ماکولات
دائمی ہین جو کہ منقطع نہین ہوتے دمثلہ قولہ لَا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ ابراہیم تیمی کہتے ہین لذات
اُسکے ہمیشہ افواہ مین رہین گے اور بعض نے کہا وہ میوہ بحسب انوع ہمیشہ قائم رہے گا جو چیز کہائی
جائے گی اُسکی جگہہ بحسب شخص دوسرے تر و تازہ تر آجائیگی اسلیے کہ عین ماکول پہر کر نہ آے گا اسی
طرح سایہ بہشت کا نہ ختم ہوا اور نہ کم اس آیت مین رد ہے جہم واصحاب جہم پر جو یہ بات کہتے ہین کہ نعیم جنت
فانی و منقطع ہوجاے گی حالانکہ یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ حرکات اہل جنت کبہی طرف سکون دائم
کے منتہی نہ ہونگے جس طرح کہ ابو الہذیل کہتا ہے اور عبد الجبار معتزلی نے اس آیت سے استدلال
کیا ہے اس امر پر کہ جنت ہنوز پیدا نہین ہوئی ہے لکن قولہ تعالے اعدت للمتقین وغیرہ آیات
بینات و اخبار صحیحات اس قول کو رد کرتی ہین سو وہ جنت جسکا یہ وصف ہے عاقبت ومآل ومنتہای
امر ہے اہل تقوے کا اور کفار کی عاقبت یہی نار دل آزار ہے پس بس وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ
یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَہٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ وَ
لَآ اُشْرِکَ بِہٖ ؕ اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَاِلَیْہِ مَاٰبِ ۝ وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنٰہُ حُکْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ
بَعْدَ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ع ۵ ۶ جنکو ہمنے دی ہہ کتاب خوش ہوتے ہین
اس سے جو اُترا تیری طرف اور بعضے فرقے نہین مانتے اسکی بعضی بات کہہ مجہکو یہی حکم ہوا کہ بندگی کرون
اللہ کی اور شریک کرون اُسکے ساتہہ اُسی کی طرف بلاتا ہون اور اُسی کی طرف میرا ٹہکانا اور اسی طرح
اُتارا ہمنے یہ کلام حکم عربی زبان مین اور اگر تو چلے اُنکے شوق پر بعد اُس علم کے جو تجہکو پہونچا کوئی

نہین تیرا اللہ سے حمایتی اور نہ بچانے والا ف اللہ نے فرمایا کہ جن لوگون کو ہمنے کتاب دی ہے
اور وہ اس کتاب کے مقتضا پر قائم ہین وہ اس قرآن کے اترنے سی خوش ہوتے ہین اسلیے کہ انکی
کتاب مین شواہد صدق قرآن پر موجود ہین اور حضرت صلعم کی بشارت آچکی ہے کما قال تعالی اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ
الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ الآیۃ اور فرمایا قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا الی قولہ اِنْ
کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا یعنے جو وعدہ اللہ نے ہماری کتابون مین کیا ہے ارسال محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا وہ حق اور صدق اور ہونیوالا ہے لامحالہ فَسُبْحَانَہٗ مَا اَصْدَقَ وَعْدَہٗ فَلَہُ الْحَمْدُ
وَحْدَہٗ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا پھر فرمایا کہ بعض طوائف تکذیب کرتے
ہین اُس چیز کی جو تجھپر اُتری ہے مجاہد رحہ نے کہا مراد احزاب سی یہود ونصارے ہین یہی قول قتادہ وابن
زید کا ہے ونظیرہ کما قال تعالے وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللہِ الآیۃ تو کہہ مین مبعوث
ہوا ہون اس لیے کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت خالص کرون جسطرح کہ مجھسے پہلے کے رسل بھی
اسی توحید پر آئے تھے مین اُسی راہ رست کی طرف لوگونکو بلاتا ہون اور میری بازگشت اُسی کی طرف ہے اللہ نے
کہا جس طرح ہمنے پہلے تجھسے پیغمبر بھیجے اور اُنپر کتابین اتارین اسی طرح تجھپر قرآن بھی نازل کیا ہے
یہ قرآن ایک کتاب محکم عربی زبان ہے ہمنے تجھکو اس قرآن سے شرف بخشا اور غیر پر فضیلت دی یہ قرآن
ایک کتاب روشن آشکار ہے جسکے آگے پیچھے کوئی باطل نہین آتا تنزیل ہے طرف سے حکیم حمید کے
تو اگر اونکے آرا کی پیروی کرے گا بعد اُس علم کے جو اللہ کیطرف سے آیا ہے تو پھر کوئی تیرا دوستدار
نگہدار نہوگا اس آیت شریف مین وعید ہے اہل علم کو اسبات پر کہ وہ عالم ہو کر تابع سبل اہل ضلالت ہون
باوجود سلوک سنت نبویہ ومحجہ محمدیہ کے جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہین فتح البیان
مین کہا ہے کہ مراد کتاب سے توریت وانجیل ہے یعنے یہ کتاب والے انزال قرآن سے خوشدل
ہین خصوصًا وہ کتابی جو مسلمان ہوگئے ہین کیونکہ وہ تصدیق اس قرآن کی اپنی کتابون مین
پاتے ہین اور بعض گروہ انکار بعض قرآن کا کرتے ہین یہ وہ ہین جو اسلام نہین لائے یا مراد ان
بعض سے کفار مکہ او مشرکین ہین بعض نے کہا مراد کتاب سی قرآن ہے اور خوش ہونے والے
اُس سے اہل اسلام ہین اور مراد احزاب سے مشرکین ویہود ونصاری ہین اور وہ بعض جسکا انکار کرتے
ہین مراد اُس بعض سے وہ شے ہے جو کہ مخالف اُنکے اعتقاد کے ہے اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ

عبداللہ بن سلام اور جو اہل کتاب اونکے ساتھ اسلام لائے اونکو یہہ بات بری لگی کہ قرآن مین ذکر
رحمن کا کم آتا ہے حالانکہ توریت مین ذکر بہت آیا ہے اوسپر اللہ نے یہہ آیت اوتاری قُلِ ادْعُوا
اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی تب وہ خوش ہوئے قتادہ نے
کہا خوش ہونے والے اصحاب حضرت صلعم ہین کہ قرآن سے خوش ہوئے اور اوسکی تصدیق کی اور اوسکے
رسول کو مانا اور احزاب یہود و نصاریٰ و مجوس ہین ابن زید نے کہا ان مین جو حضرت صلعم پر ایمان
لائے وہ تو خوش ہوئے اور جو ایمان نہین لائے وہ منکر بعض ہوئے اللہ نے کہا ای پیغمبر صلعم تم
ان لوگون سے یہہ بات کہدو کہ مجھکو یہہ حکم ہے کہ مین نرے اللہ کی عبادت کرون اور کسی طرح
پر بہی کسی شئے کو اللہ کا شریک نہ ٹہیراؤن یہ وہ امر ہے جسپر سارے شرائع کا اتفاق ہے اور
جتنے ملل مقتدی رسل ہین سب کے سب اوسکے عدم انکار پر متفق ہین میری دعوت اللہ ہی کی عبادت
کی طرف ہے نہ غیر کی طرف اور میرا مرجع دن جزا کے اللہ ہی کی جانب ہے نہ کسی اور کی طرف
قتادہ نے کہا الیہ مصیر کل عبد پہر اللہ نے بعض فضائل قرآن بیان فرمائے اور اعراض کرنے پر
قرآن سے وعید سنائی اور جن لوگون نے قرآن کا مشتمل ہونا نسخ بعض شرائع پر اچھا نہ جانا انکے
رد کی طرف تعریض کی اور کہا کہ ہمنے اس قرآن کو جو مشتمل ہے اصول و فروع شرائع حقہ پر اسی طرح اتارا
ہے جسطرح کہ اگلے رسولون پر اگلی کتابین اونکی لغت و زبان مین اتاری تہین ویسے ہی یہ قرآن زبان
عرب مین ایک مضبوط شے ہے اسکی لغت عرب ہے اس لغت کا سمجھنا بوجھنا آسان ہے جو
حوادث فرعیہ واقع ہوتے رہتی ہین یہ قرآن اون مین حکم کرتا ہے اگرچہ مخالف کتب قدیمہ ہو اسلیے کہ
تجہپر کچہہ یہ بات واجب نہین ہے کہ تو موافق اونکے شرائع کے کرے بلکہ اگر تو ایسا کریگا اور تابع
اونکے اہوا و آرا کا ہوگا جسطرح کہ وہ تجہسے موافقت اپنی چاہتے ہین اور طالب استمرار کے توجہ
الی القبلہ مین ہین حالانکہ تجہکو اللہ کیطرف سے علم آچکا ہے تو پہر کوئی تیرا مددگار یا بچانے والا اللہ
کے عذاب سے نہ ہوگا یہ خطاب اگرچہ حضرت صلعم کو ہے لیکن تعریض سے امت کو اسلیے کہ جب حضرت باوجود
اس رفعت منزلت و عظم قدر و علو رتبت کے مخاطب ساتہہ اس حذر کے ہوئے تو جو شخص رتبے مین
آپ سے کم ہے وہ بطریق اولے مستحق اس حذر و اجتناب کا ہوگا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ٥ بہیجے ہین ہم نے کتنے رسول تجہہ سے آگے
اور دی تہین اونکو جورو ین اور لڑکے اور نہ تہا کسی رسول کو کہ بے آوے کوئی نشانی مگر اللہ کے اذن
سے ہر وعدہ ہے لکہا ہوا مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور رکہتا ہے اور اسی پاس ہے اصل کتاب ف
دنیا مین ہر چیز اسباب سے ہے بعض اسباب ظاہر ہین بعض چہپے ہین اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ
ہے جب اللہ چاہے اسکی تاثیر اندازے سے کم زیادہ کردے جب چاہے ویسے ہی رکہے آدمی
کبہی کنکر سے مرتا ہے اور گولی سے بچتا ہے اور ایک اندازہ ہر چیز کا اللہ کے علم مین ہے ہرگز نہین
بدلتا اندازے کو تقدیر کہتے ہین یہ دو تقدیرین ہین ایک بدلتی ہے اور ایک نہین بدلتی اللہ
تعالے اس آیت مین یہ فرماتا ہے کہ اے محمد ہمنے تجہکو ایک رسول بشر کیا ہے اسیطرح تجہہ سے پہلے جو
رسول مبعوث کیے تہے وہ سب بشر تہے کہانا کہاتے بازارون مین چلتے پہرتے بی بیون کے پاس
آتے جاتی اونکی اولاد ہوتی ہمنے اونکو ازواج و ذریت دی تہی اللہ نے اشرف رسل و خاتم انبیا سے
فرمایا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اور صحیحین مین آیا ہے اَمَّآ اَنَا فَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَقُوْمُ وَاَنَامُ
وَاٰكُلُ اللَّحْمَ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ اور حدیث ابو ایوب مین مرفوعًا
آیا ہے اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ التَّعَطُّرُ وَالنِّكَاحُ وَالسِّوَاكُ وَالْحِنَّآءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا وَهُوَ صَحِيْحٌ کوئی رسول اپنی قوم کے پاس کوئی خارق عادت نہین لاتا تہا مگر
اللہ کے اذن سے یہ بات کچہہ اوسکے اختیار مین نہ تہی بلکہ اختیار اوسکا اللہ کو ہے يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ
وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ جب پیغمبرون کو کچہہ اختیار معجزہ کا نہ ہٹیرا تو پہر پیر فقیر شہید شیخ صوفی و نحوہم
کس قطار شمار مین ہین کہ وہ کوئی کرامت اپنی خود مختاری سے کرسکین یا کسیکا بہلا برا کردین ہر مدت
مضروب کے لیے ایک کتاب مکتوب ہے اور ہر شئے نزدیک اللہ کے ایک مقدار پر ہے اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ضحاک
نے کہا ہے ہر کتاب کے لیے جو اللہ نے آسمان سے اوتاری ہے ایک مدت مضروب اور مقدار معین
ہے نزدیک اللہ تعالے کے و لہذا اللہ اس مین سے جو چاہتا ہے محو و اثبات کرتا ہے یعنے یہانتک
کہ وہ سب کتابین اس قرآن پاک سے منسوخ ہوگئین مفسرین نے اس محو و اثبات مین اختلاف
کیا ہے ثوری و وکیع و ہشیم وغیرہم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالے ایک سال کے

کام کی تدبیر کرتا ہے پھر جسطرح چاہتا ہے محو و اثبات فرماتا ہے مگر شقاوت و سعادت و حیات و موت یعنے
ان مین کچھ تغییر تبدیل نہین ہوتی کیونکہ ان سے فارغ ہو چکا ہے مجاہد کا لفظ یہ ہے اللہ ماحی و مثبت ہے
مگر حیات و موت و شقاوت و سعادت کہ یہ متغیر نہین ہوتے منصور نے کہا مینے مجاہد سے سوال کیا کہ بھلا ہم
مین کوئی یہ دعا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اِسْمِیْ فِی السُّعَدَاءِ فَاَثْبِتْہُ فِیْھِمْ وَاِنْ کَانَ فِی الْاَشْقِیَاءِ
فَامْحُہُ عَنْھُمْ وَاجْعَلْہُ فِی السُّعَدَاءِ کہا یہ دعا اچھی ہے پھر بعد ایک سال یا زیادہ کے ملاقات
ہوئی مینے پھر یہی سوال کیا کہا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ تا آخر دو آیت کہا حکم دیتا شب قدر
مین اس چیز کا جو سال بھر تک ہونیوالی ہے رزق و مصیبت سے پھر جس شے کو چاہتا ہے مقدم مؤخر
فرماتا ہے رہی کتاب سعادت و شقاوت سو وہ ثابت ہے متغیر نہین ہوتی شقیق بن سلمہ اکثر یہ دعا
کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا اَشْقِیَاءَ فَامْحُہُ وَاکْتُبْنَا سُعَدَاءَ وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ
فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ ابو عثمان نہدی
کہتے ہین عمر بن خطاب طواف کرتے تھے اور روتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اے اللہ اگر تو نے مجھ پر
بدبختی لکھی ہو یا کوئی گناہ تو تو اسکو مٹا دے کیونکہ تو محو کرتا ہے جو چاہے اور ثابت کرتا ہے
تیرے پاس ام الکتاب ہے تو اوسکو سعادت و مغفرت کر دے لفظ دعا یہ تھے اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ
کَتَبْتَ عَلَیَّ شِقْوَۃً اَوْ ذَنْبًا فَامْحُہُ فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ فَاجْعَلْہُ
سَعَادَۃً وَّمَغْفِرَۃً رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ ابو قلابہ نے کہا کہ ابن مسعود بھی یہ دعا کرتے تھے ایک بار کعب نے
عمر بن خطاب سے کہا ای امیر المؤمنین اگر ایک آیت اللہ کی کتاب مین نہ ہوتی تو مین تمکو یوم القیامۃ تک کی
خبر دیتا کہا وہ کون آیت ہے کہا یہ قول اللہ تعالے کا یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ
الْکِتَابِ معنے ان اقوال کے یہ ہین کہ اقدار مین سے جسکو چاہتا ہے منسوخ کرتا ہے اور جسکو چاہتا
ہے ثابت رکھتا ہے اس قول کا استیناس حدیث ثوبان سے کیا گیا ہے وہ رفعاً کہتے ہین اِنَّ
الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ وَلَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا
الْبِرُّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور صحیح مین ثابت ہوا ہے اِنَّ صِلَۃَ الرَّحِمِ تَزِیْدُ فِی
الْعُمُرِ اور دوسری حدیث مین آیا ہے اِنَّ الدُّعَاءَ وَالْقَضَاءَ لَیَعْتَلِجَانِ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
ابن عباس کہتے ہین اللہ کی ایک لوح محفوظ ہے پانصد سالہ راہ تک سفید موتی کی اسکی دو دفتیان

ہین یاقوت کی یہ دو دفتی بہی دو لوحین ہین اللہ تعالے اون ہین ۳۶۰ بار نظر کرتا ہے پہر جو چاہے محو کرے اور جو چاہے ثابت رکہے اوسکے پاس ہے اصل کتاب کی حدیث ابو الدردا مین فرمایا ہے ع یَفْتَحُ الذِّکْرَ فِیْ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ یَبْقَیْنَ مِنَ اللَّیْلِ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰی مِنْهَا یَنْظُرُ فِی الذِّکْرِ الَّذِیْ لَا یَنْظُرُ فِیْهِ اَحَدٌ غَیْرُهٗ فَیَمْحُوْ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ الحدیث رَوَاهُ ابْنُ جَرِیْرٍ کلبی نے کہا کہ محو و اثبات کم و بیشی زرق و اجل کی ہے کہا تم سے یہ بات کس نے کہی ہے کہا ابو صالح نے جابر بن عبد اللہ رض سے اور جابر نے حضرت م سے پہر بعد اوسکے اونسے سوال اس آیت کا کیا تو کہا ہر بات لکہی جاتی ہے یہانتک کہ جمعرات کو دن ہر وہ چیز جسمین کچہہ ثواب ہے نہ عقاب نکال دیجاتی ہے جیسے یہ قول تیرا اَکَلْتُ وَشَرِبْتُ دَخَلْتُ وَخَرَجْتُ اور اسی طرح کا اور کلام جسمین وہ سچا ہے اور جس چیز مین ثواب یا اوسپر عقاب ہو وہ ثابت رکہی جاتی ہے ابن عباس رض نے کہا یہ دو کتابین ہین ایک کتاب مین اللہ محو و اثبات کرتا ہے دوسری ام الکتاب ہے وہ اللہ کے پاس ہے دوسرا لفظ اونکا یہ ہے کہ ایک مرد ایک زمانے تک اللہ کی طاعت کرتا ہے پہر معصیت خدا کرنے لگتا ہے اور اسی گمراہی پر مر جاتا ہے سو یہ محو ہے اور کوئی آدمی اللہ کی معصیت کرتا ہے اور اوسکے لیے خیر سابق ہو چکی ہے یہانتک کہ اللہ کی طاعت مین مرتا ہے سو یہ اثبات ہے سعید بن جبیر نے کہا یہ آیت باب اس آیت کے ہم معنے ہے فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ابن عباس نے کہا یُبَدِّلُ مَا یَشَآءُ فَیَنْسَخُهٗ وَیُثْبِتُ مَا یَشَآءُ فَلَا یُبَدِّلُهٗ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ یعنے یہ سب نزدیک اوسکے ام کتاب ناسخ مین ہے جو کہ تبدیل و اثبات ہوتا ہے وہ سب کتاب مین لکہا ہوا ہے قتادہ رض نے کہا یہ آیت مثل اس قول کے ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا الآیة مجاہد نے کہا جب یہ آیت اوتری مَا کَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تو کفار قریش نے کہا ہم دیکہتے ہین کہ محمد کسی شے کے مالک نہین ہین یعنے انکو کچہہ بہی اختیار کسی شے کا نہین ہے کہ کچہہ کر سکین اور جو کچہہ ہونا تہا وہ ہو چکا اس امر سے فراغت حاصل ہو گئی ہے اسپر یہ آیت بطور تخویف و وعید نازل ہوئی یعنے اگر ہم چاہین تو کوئی امر جدید پیدا کرین رمضان ہین محو و اثبات ارزاق و مصائب و عطایا و قسمت کا ہوا کرتا ہے حسن بصری نے کہا جسکی اجل آتی ہے وہ چلا جاتا ہے اور جسکی زندگی باقی ہے وہ اپنی اجل تک ثابت رہتا ہے اسی قول کو ابن جریر رح نے اختیار کیا ہے اور ام الکتاب سے مراد حلال

حرام ہے قتادہ نے کہا یعنے جملۃ الکتاب و اصلہ ضحاک نے کہا یعنے کتاب رب العالمین ابن عباسؓ نے کعبؓ
سے پوچھا کہ ام الکتاب کیا ہے کہا اللہ کا علم وہ جانتا ہے کہ مین خالق ہون اور میری خلق کیا کام کرتی ہے
پہر اپنے علم سے کہا کہ تو ایک کتاب بن جا وہ کتاب ہوگیا ابن عباسؓ نے کہا ہے ام الکتاب سے مراد ذکر ہے
فتح البیان مین کہا ہے کہ ہمنے جتنے رسول تجہسے پہلے بہیجے ہین وہ سب آدمی تہے جنس بشر سے اونکی بیبیان
تہین اونسے اولاد ہوتی تہی کچہہ وہ فرشتے نہ تہے کہ نہ جورو رکہین اور نہ اولاد اس آیت مین رد ہے اوسپر جسنے انکار
کیا تہا حضرتؐ پر بابت تزوج نساء کے اللہ نے کہا ساری مرسلین کی یہی شان تہی پہر وجہ انکار کی خاتمؐ
الرسل پر کیا ہے سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیان اور سات سو کنیز تہین اس سے کچہہ قدح اونکی نبوت
مین نہین ہے اور اونکے باپ داؤد علیہ السلام کی سو بیبیان تہین بالجملہ سارے رسل اللہ کے کہاتے
پیتے اور نکاح کرتے تہے پہر یہ بات کسطرح نبوت حضرتؐ مین قادح ہوسکتی ہے سمرہؓ کہتے ہین حضرتؐ نے
تبتل سے منع فرمایا ہے اخرجہ ابن ماجہ والطبرانی وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ سعد بن ہشامؓ
کہتے ہین مین نزدیک عائشہؓ کے گیا مینے کہا میرا ارادہ ہے کہ مین بیاہ نکرون متبتل رہون کہا تو ہیا نکر
تو نے اللہ کا قول نہین سنا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا الخ اَخْرَجَہُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدُوْیَہ
در بارہ نہی عن التبتل و ترغیب فی النکاح کے احادیث معروفہ آئی ہین حضرت صلی اللہ و آلہ وسلم کی سات
عدد اولاد تہی چار لڑکیان اور تین لڑکے اونکی ولادت کی ترتیب یہ ہے قاسمؑ زینبؓ رقیہؓ فاطمہؓ
ام کلثومؓ عبد اللہؑ ملقب بہ طیب و طاہر ابراہیمؑ یہ سب سوائے ابراہیم کے بطن خدیجہؓ سے تہے ابراہیم ماریہ
قبطیہ سے پیدا ہوئے اور یہ سب اولاد حیات حضرتؐ مین انتقال کرگئی مگر فاطمہ علیہا السلام کہ یہہ
بعد حضرتؐ کے چہہ مہینے پیچہے تک زندہ رہین پس پہر اللہ نے کہا کسی رسول کا یہ کام و اختیار
نہین ہے کہ وہ کوئی نشانی لائے مگر اللہ کے اذن و حکم سے اگر اللہ چاہیگا تو ظاہر ہوگی اور نہ چاہے
گا تو ظاہر نہ ہوگی کیونکہ سارے رسل مربوب و مقہور و مغلوب و محکوم علیہم متصرف فیہم ہین کچہہ خود مختار و صاحب
تصرف نہین ہین کہ جو چاہین کرین اور نشانی یعنے معجزہ و کرامت و خرق عادت سے آئین یہ بات تو
فقط اللہ کے ارادہ و مشیت و اذن و اجازت پر موقوف ہے ہر اجل یعنے ہر امر کے لیے جو اللہ نے
حکم دیا ہے یا واسطے ہر وقت کی اوقات مین سے جس مین اللہ نے کسی امر کے وقوع کا حکم کیا
ہے ایک کتاب ہے جسکو اللہ بندون پر لکہتا ہے اور اون کے بارے مین مطابق

اوسکے حکم فرماتا ہے فراء نے کہا اسجگہہ تقدیم تاخیر ہے یعنے لکل کتاب اجل یعنے ہر امر جسکو اللہ نے
لکھہ رکھا ہے اوسکے لیے ایک اجل موجل اور ایک وقت معلوم ہے کقولہ سبحانہ لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌ
کچہہ کاروبار جہان کا کفار کے ارادہ و فرمائشات پر نہین چلتا ہے بلکہ اللہ کی مشیت و پسندیدگی پہ
اسمین رد ہے اونکے شتابی کرنے پر بابت آجال و اعمال اور لانے معجزات و عذاب کے حضرت
جب اونکو ڈراتے تو وہ عناد کی راہ سے استعجال کرتے اللہ نے اونپر رد کیا مراد اجل سے اسجگہہ ازمنہ
موجودات ہین ہر موجود کے لیے ایک زمان ہے جسمین وہ محدود ہوکر پایا جاتا ہے نہ بڑہے نہ گہٹے
کتاب سے مراد صحف ملائکہ ہین جنکو وہ فرشتے لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین یا خود لوح مراد ہے
پہر اللہ اس کتاب مین سے جو چاہتا ہے وہ محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ ثابت رکھتا ہے ظاہر
قرآن عام ہے ہر محو و اثبات مین سعادت ہو یا شقاوت رزق ہو یا عمر خیر ہو یا شر ایک کی جاگہہ دوسرے
چیز بدل دیتا ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ عمرؓ و ابن مسعودؓ و ابن عباسؓ و ابو وائل و قتادہ
و ضحاک و ابن جریج و غیرہم اسی طرف گئے ہین یعنے قائل ہین عموم آیت شریف کے مطابق ظاہر
نظم قرآنی کے اور بعض نے کہا کہ آیت خاص ہے ساتہہ سعادت و شقاوت کے یا مراد محو و اثبات
شرائع ہے کہ کسیکو منسوخ فرماتا ہے اور کسیکو ثابت فرماتا ہے یا مراد ذنوب عباد ہین کہ توبہ سے
محو اور عدم توبہ کے ساتہہ ثابت رہتے ہین یا مراد محو آبا اور اثبات ابنا ہے یا محو قمر و اثبات شمس
کقولہ تعالی فَمَحَوْنَا اٰیَةَ الَّیْلِ وَجَعَلْنَا اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً یا مراد محو سے قبض روح ہے وقت نوم کے
اور اثبات سے رد روح یا قرون کا مٹانا اور باقی رکہنا منظور ہے یا دنیا کا محو کرنا اور آخرت کا ثابت
رکہنا اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جنکے ذکر کرنے کی کچہہ حاجت نہین ہے لکن اول اولے ہے یعنے
عموم محو و اثبات ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے ام اصل شے کو کہتے ہین جیسے ام الراس دماغ ہے
اور ام القرے مکہ مکرمہ مراد آیت شریف سے یہ ہے کہ جو کچہہ چاہتا ہے وہ لوح محفوظ سے محو کرتا ہے
وہ کالعدم ہو جاتا ہے اور جو کچہہ چاہتا ہے وہ ثابت رکہتا ہے اسی مین قضا و قدر جاری ہوتی ہے
بمقتضائے مشیت و ارادت اور یہ کچہہ منافی اس حدیث کی نہین ہے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ
کیونکہ یہ محو و اثبات بہی منجملہ اللہ کی قضا و قدر کے ہے ابن عباسؓ نے کہا حذر قدر سے نہین بچاتا
ولکن اللہ دعا سے قدر کو محو کر دیتا ہے قیس بن عباد نے کہا دہم رجب کو یہ محو و اثبات ہوا کرتا ہے

له اس پر پوچھ نہیں ہے جو وہ کرے سو ہو اور اون کو پوچھا جاوے ۱۲ له ہر شئ زیادت کا محو اور نقصان اور دونون کا محو و تثبیت ۱۲ له جو چیز بنا فرمود وہ ملک ختم کی ۱۲

رافضہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اپنے مذہب بدا پر یعنے ایک تسم کا اعتقاد کیا پہر یہ بات ظاہر
ہوئی کہ امر برخلاف اس اعتقاد کے تہا اس بدا کو اللہ تعالے پر جائز بتاتے ہین سو یہ مذہب ان کا
ظاہر الفساد ہی کیونکہ اللہ کا علم ایک صفت قدیم ازلی ہے تغییر و تبدیل کو طرف اوسکے راہ نہین ہے
اور محو و اثبات منجملہ اوسکے معلومات ازلیہ کے ہین کچہہ باب بدا سے نہین ہین اوسکو اپنی خلق کا
علم ما کان و ما یکون حاصل ہے وہ جانتا ہے کہ میری خلق کیا عمل کرتی ہے وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ یا کبہی ہم دکہا دین
تجہکو کوئی وعدہ جو دیتے ہین انکو یا تجہکو بہیر لیوین سو تیرا ذمہ تو پہنچانا ہے اور ہمارا ذمہ حساب لینا
کیا نہین دیکہتے کہ ہم چلے آتے ہین زمین پر گہٹاتے اوسکو کنارون سے اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی نہین
کہ پیچہے ڈالے اوسکا حکم اور وہ شتاب لیتا ہے حساب **ف** یعنے اسلام پہیلتا جاتا ہے عرب کے ملک
مین اور کفر گہٹتا ہے انتہی اللہ نے حضرت ؐ سے یہ بات کہی کہ اگر اس حزن و نکال مین سے جسکا وعدہ
ہم نے تیرے عدا سے دنیا مین کیا ہے کچہہ اونکو دکہا دین یا اس سے پہلے ہم تجہکو دنیا سے اوٹہا
لین تو ہمنے تجہکو فقط واسطے تبلیغ رسالت کے بہیجا ہے سو تو نے یہ تبلیغ کر دی اب حساب کتاب
انکا اور جزا سزا انکی ہمارے ذمہ پر ہے تجہہ سے کچہہ مواخذہ انکے کفر و تکذیب کا نہ ہوگا کقولہ تعالی فَذَكِّرْ
اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ
اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ابن عباس رضنے کہا کیا ان لوگون نے نہین دیکہا کہ ہم محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فتح دیتے رہتے ہین ایک زمین کے بعد دوسری مین اونپر مفتوح ہوتی رہتی
ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ کیا یہ لوگ نہین دیکہتے کہ ایک گاؤن ویران ہو جاتا ہے اور آبادی کسی ایک ناحیہ
مین رہجاتی ہے مجاہد رح و عکرمہ رض نے کہا مراد نقص اطراف سے خراب ہی یعنے ویرانی حسن رح و ضحاک نے کہا مراد
غلبہ مسلمین ہے کفار و مشرکین پر ابن عباس رض نے کہا مراد نقصان اہل و برکت ہی مجاہد نے کہا نقصان
انفس و ثمرات و خراب ارض ہے شعبی نے کہا اگر زمین گہٹا کرتی تو تجہپر یہ اشیا تیرا تنگ ہو جاتا ولکن
مراد نقص انفس و ثمرات ہی اسیطرح عکرمہ نے بہی کہا ہے کہ اگر زمین مین نقصان ہوتا تو کوئی
جگہہ تو بیٹہنے تک کو نہ پاتا ولکن مراد اس نقص سے موت ہی دوسرا لفظ ابن عباس کا

یہ ہے کہ مراد ویرانی زمین کی ہے موت علماء و فقہاء و اہل خیر سے اسی طرح مجاہد نے کہا ہے کہ مراد
اس سے علماء کا مرجانا ہے احمد بن غزالی رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

الْاَرْضُ تَحْیَا اِذَا مَا عَاشَ عَالِمُهَا — مَتٰی یَمُتْ عَالِمٌ مِنْهَا یَمُتْ طَرَفٌ

کَالْاَرْضِ تَحْیَا اِذَا مَا الْغَیْثُ حَلَّ بِهَا — وَاِنْ اَبٰی عَادَ فِیْ اَکْنَافِهَا تَلَفٌ

ابن کثیر کہتے ہیں قول اول اوسے ہے یعنی ظہور و غلبہ اسلام کا شرک پر قریۃً بعد قریۃ کقولہ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا
مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرٰی الآیۃ اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے فتح البیان میں کہا ہے کہ اگر ہم تجھکو
بعض عذاب اونکا دنیا میں تیری حیات میں دکھلا دیں جسکا وعدہ ہم نے اس قول میں کیا ہے لَهُمْ عَذَابٌ
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وقولہ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ یا قبل اس دکھلانے کے
تجھکو وفات دیں تو کچھ تقصیر تیری اور کوئی ملامت تجھپر نہیں ہے کیونکہ تجھپر کوئی امر واجب نہیں
ہے مگر یہی بلاغ لفظ بلاغ قائم مقام تبلیغ ہے رہا حساب کتاب الخ سو وہ ہمارے ذمہ پر ہے ہم دن قیامت
جزا انکے اعمال کی اونکو دینگے اس میں تسلی دی ہے حضرت ؐ کو کہ جو کام تمہارا تھا وہ تم نے کر دیا اگر
کوئی تمہارے دعوت قبول نہیں کرتا ہے اور تمہاری نبوت کا مصدق نہیں ہوتا ہے تو وہ جانے
اللہ اسکا محاسب ہے اوسکے جرم پر کیا ان اہل مکہ وغیرہم نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کفر پر آتے ہیں اور
اطراف سے اسکو گھٹا دیتے ہیں شیئاً فشیئاً اس طرح کہ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوتی ہے اور مشرک
شکست پاتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ انکو عبرت حاصل نہیں ہوتی یہی قول ہے قتادہ اور ایک جماعت
مفسرین کا مجاہد نے کہا یہ نقصان موت علماء و صلحاء سے ہوتا ہے ابن عباس بھی اسی کے قائل
ہیں قشیری نے کہا اس بنیاد پر اطراف سے مراد اشراف ہیں ابن اعرابی نے کہا طرف مرد کریم کو کہتے
ہیں قرطبی نے کہا یہ قول بعید ہے کیونکہ مقصود آیت کا یہ ہے کہ ہم نے اونکو نقصان اونکے
امر کا دکھلا دیا تاکہ وہ یہ بات جان لیں کہ تاخیر عقاب کی اونسے کچھ بوجہ عجز نہیں ہے مگر یہ کہ یہ
نقصان بموت احبار یہود و نصاریٰ پر حمل کریں واحدی نے کہا تفسیر اول اوسے ہے اس لیے
کہ یہ قول اگرچہ صحیح ہو لیکن لائق اس موضع کے نہیں ہے رازی بھی اسی کے قائل ہیں بعض نے
کہا مراد اس آیت سے ویران ہونا زمین آباد کا ہے کہ اکثر خراب ہو کر کسی ناحیہ میں کچھ عمران باقی
رہجاتا ہے ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و شعبی و عطاء اور ایک جماعت مفسرین

اسی طرف گئی ہے ای نخربها و نهلك اهلها انلا تخافون ان یفعل بکم ذلك کسی نے کہا مراد ہلاک امم ہالکہ ہے کسی نے کہا جور و ستم والیان ملک یہان تک کہ زمین ویران ہوجائے بالجملہ اللہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے کسیکو بڑہاتا ہے کسیکو گہٹاتا ہے ایک کو جلاتا ہے دوسرے کو مارتا ہے ایک کو غنی کرتا ہے ایک کو فقیر بناتا ہے کوئی اسکے حکم کا پہیرنے والا نہین ہے جس طرح کہ بعض اہل دنیا بعض کا حکم رد کردیتے ہین بلکہ وہ جلد حساب لینے والا ہے بعد ایک زمان قلیل کے آخرت مین حساب لیگا اور یہان عذاب قتل و اخراج ہے غرضکہ اسکے عقاب مین کچہہ تاخیر نہین ہوتی ہے لامحالہ آنیوالا ہے وکل آت قریب وقد مکر الذین من قبلهم فلله المکر جمیعا یعلم ما تکسب کل نفس وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار فریب کرچکے ہین اپنے گلے رسول اللہ کے ساتھہ مین ہین سب فریب جانتا ہے جو کماتا ہے ہر جی اور اب معلوم کرینگے منکر کسکا ہوتا ہے پچہلا گہر **ف** اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو لوگ ان کفار و مشرکین سے پہلے تہے وہ بہی اپنے رسولون کے ساتھہ مکاری و دغابازی بے ایمانی کرچکے ہین اور حیلے تہے کہ اونکو انکے شہرون سے نکالدین سو لنے بہی ان کفار کے ساتھہ مکر کیا اور حسن انجام واسطے متقین کے ہوا کقوله واذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك ویمکرون ویمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین اور فرمایا ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وهم لا یشعرون فانظر کیف کان عاقبة مکرهم انا دمرناهم وقومهم اجمعین فتلك بیوتهم خاویة بما ظلموا تا آخر ہر دو آیت اللہ جانتا ہے کسب ہر نفس کا یعنے وہ ساری سرائر و ضمائر کا عالم ہے عنقریب ہر عامل کو اسکے عمل کی جزا دیگا اور یہ کفار جلد معلوم کرینگے کہ دار اور عاقبت کس کے لیئے ہے آیا ان کے لیے یا اتباع رسل کے لیے یہ تو نہین بیروان رسل کے لیے ہے دنیا و آخرت مین ولله الحمد والمنة فتح البیان مین کہا مکر کہتے ہین مکروہ پہونچانے کو طرف انسان کے کہ وہ نہ جانے جسطرح نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھہ یا فرعون نے موسی علیہ السلام کے ساتھہ یا یہود نے عیسی علیہ السلام کے ساتھہ مکر کیا تہا اللہ نے حضرت صلعم کو اس آیت مین تسلی دی کہ یہ تو ان کفار کی ایک عادت ہے زمان قدیم سے ساتھہ رسل کے لیکن یہ مکر انکا کالعدم ہے کچہہ تاثیر نہین کرتا سارا مکر اللہ کا ہے دوسرے کا مکر کسی قطار شمار مین نہین ہے ولہذا فرمایا کہ سارا مکر یعنے جزا مکر کی اللہ کے نزدیک ہے اسمین تسلیہ و امان ہے حضرت صلعم کو انکے مکر سے واحدی نے کہا کہ جمیع مکر ماکرین اللہ کے لیے ہے اسی کی طرف سے ہے یعنی اسکی خلق و ارادے سے ہے تو سارا مکر اس کی مخلوق ٹہیرا خیر و شر و نفع و ضر سب اللہ کے ہاتہہ ہے کسیکا مکر کسی کو بے اذن خدا کے ضرر نہین کرتا اثبات مکر کا واسطے کفار کے باعتبار کسب کے ہے اور نفی مکر کی انسے باعتبار خلق کے اللہ کو ہر نفس کا کسب خیر ہو یا شر معلوم ہے وہ اسکی جزا دیگا

اور کفار بہی شتاب جان لینگے کہ انجام محمود کسکے لیے ہے دنیا و آخرت مین اُنکے لیے یا مومنین کے لیے ۛ

يَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ

اور کہتے ہین منکر تو بہیجا نہین آیا کہہ اللہ بس ہے گواہ میرے اور تمہارے بیچ اور جسکو خبر ہے کتاب کی **ف** اللہ گواہ یون ہے کہ سچ کو بڑہا دے اور جہوٹ کو مٹا دے اور گواہ ہین پہلی کتاب جاننے والے کہ آگی بہی اسی طرح اُتری ہے کتاب اتنا نہیے اللہ نے فرمایا کہ یہ کفار تمہکو جہٹلاتے ہین اور کہتے ہین کہ تو اللہ کا رسول نہین ہے اللہ نے تمہکو نہین بہیجا سو تو اُنکی جواب مین کہدے کہ میری اور تمہارے درمیان اللہ بس ہے وہ گواہ ہے مجہپر اپنا کہ مین نے اسکی رسالت پہونچا دی اور گواہ ہے تمپر اس بات کا کہ تم افترا و بہتان کرتے ہو اور ارسال کے مکذب ہو فرستادہ خاص درگاہ رسانندہ حجت استوار یہ آیت ومن عندہ علم الکتاب حق مین عبد اللہ بن سلام رضہ کے اتری ہے قالہ مجاہد اور یہ قول غریب ہے اسلیے کہ آیت مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام اول مقدم نبوی مین بمقام مدینہ اسلام لائے تہے اسلیے اظہر قول ابن عباس رضہ ہے کہ مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہین قتادہ نے کہا منجملہ اسکے ایک ابن سلام رضہ ہین اور سلمان رضہ و تمیم داری رضہ اور مجاہد نے کہا اللہ تعالیٰ ہے سعید بن جبیر کہتے تہے کہ مراد اس سے ابن سلام رضہ نہین ہین یہ آیت تو مکی ہے اور کہتے تہے مراد اللہ ہے مجاہد و حسن بصری بہی اسی طرف گئے ہین ابن کثیر نے کہا صحیح واللہ اعلم اسجگہہ یہ ہے کہ مراد من عندہ علم الکتاب سے اسم جنس ہے شامل علم اہل کتاب جو کہ صفت و نعت حضرت صلعم کی اپنی کتب متقدمہ مین بابت بشارات انبیاء متقدمین پاتے ہین کما قال تعالیٰ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ الاٰية وقال تعالیٰ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الاٰية اسطرح کی اور بہت آیتین ہین جنمین علماء بنی اسرائیل کے حال سے خبر دی ہے کہ اونکو یہ بات اپنی اگلی کتابون سے معلوم ہے حدیث احبار مین ابن سلام رضہ سے اسلام لانا انکا مکہ مین قبل ہجرت کے آیا ہے اس حدیث کو حافظ ابو نعیم نے دلائل نبوت مین کہ ایک کتاب جلیل ہے بطوله روایت کیا ہے لیکن ابن کثیر نے کہا ہو غریب جداً اسلیے ذکر اس حدیث کا یہان چہوڑ دیا گیا فتح البیان مین کہا ہے مشرک یا سارے کفار کہتے ہین کہ تو اے محمد مرسل الی الناس نزدیک اللہ تعالیٰ کے نہین ہے اسپر اللہ نے یہ جواب فرمایا کہ اللہ گواہ ہے اور وہ سب جسکے پاس کتاب سماوی کا علم ہے جیسے توریت و انجیل کیونکہ ان لوگون کو صحت حضرت صلعم کی رسالت کی بخوبی معلوم تہی چنانچہ جو شخص ان مین سے اسلام لایا اوسنے سبا تا کی خبر دی جیسے عبد اللہ بن سلام رضہ و سلمان فارسی رضہ و کعب احبار رضہ و تمیم داری رضہ

وغیرہم اور عرب کی مشرک اہل کتاب سے سوال کرتے اور اُن کی بات مانتے اسلیے اللہ نے یہ ارشاد کیا کہ تم اہل کتاب ہی سے پوچھ لو بعض نے کہا مراد کتاب سے قرآن ہے اور من عندہ سے مسلمان کہ وہ شاہد ہین حضرت صہ کی نبوت پر یا مراد من عندہ علم اللوح المحفوظ ہے یعنی ذات پاک خدا تعالیٰ اسی کو زجاج نے اختیار کیا ہے جندب کہتے ہین عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم آئے دروازہ مسجد کے دونو کواڑ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون تم جانتے ہو کہ میرے ہی حق مین یہ آیت اُتری ہے ومن عندہٗ علم الکتاب لوگون نے کہا ہان مگر شعبی کہتے ہین کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کے حق مین قرآن نہین اُترا بعض نے کہا مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس سورت کا مدار جسطرح کہ کتاب کشف مین کہا ہی حقیقت کتاب مجید پر ہے اسلیے کہ وہ مشتمل ہے صلاح دارین پر اور سعید وہ ہے جو اُسکی رسی کو پکڑے اور بدبخت وہ ہی جو اس سے مُنہ پھیرے وباللہ التوفیق روز پنجشنبہ ۲۸ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۶ ہجری کو یہ ترجمہ سورۂ

رعد کا تمام ہوا وللہ الحمد والمنۃ

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ابن عباس رض و زبیر رض و حسن و عکرمہ و جابر بن زید و قتادہ نے کہا یہ سورت مکی ہے مگر دو آیتین یا تین آیات جو کہ حق مین محاربین رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نازل ہوئے ہین وہی قولہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا الی قولہ فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ابن عباس رض نے کہا دو آیتین وہ ہین جو دربارۂ کشتگان بدر اُتری ہین یہ سورت ۵۲ آیت ہے،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ایک کتاب ہے اوتاری ہمنے تیری طرف کہ تو نکالے لوگون کو اندہیرون سے اجالے کو اُنکے رب کے حکم سے راہ پر اُس زبردست سراہے اللہ کے جسکا ہے سب جو کچھہ آسمان و زمین مین ہے اور خرابی ہے منکرون کو ایک سخت عذاب سے جو پسند رکھتے ہین زندگی دنیا کی آخرت سے اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے اور ڈہونڈ ہتے ہین اُس مین کجی وہ بہول پڑے ہین دور **ف** مراد اس کتاب سے قرآن عظیم ہے یہ کتاب اشرف کتب منزلہ من السماء ہے اشرف رسول مبعوث فی الارض پر جو ساری زمین کے لوگون کیطرف

بہیجا گیا ہے کیا عرب اور کیا عجم تاکہ اونکو اس کتاب کے ذریعہ سے ضلال وغی سے طرف ہدایت و رشد کے لائے
اور تاریکی سے روشنی مین پہونچائے کما قال تعالی اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اور فرمایا ھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖٓ
اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اذن رب سے یہ مراد ہے کہ اللہ ہی ہادی ہے اُسکا جسکے
لیے ہدایت کو مقدر کیا ہے ہاتھ پر اپنے رسول کے جسکو اپنے حکم سے مبعوث فرمایا ہے تاکہ اونکو رستہ عزیز
حمید کا سمجہائے عزیز وہ ہے جو مغلوب نہو بلکہ ہر ماسوا پر قاہر ہو حمید وہ ہے جس کے سارے افعال و اقوال محمود
ہون اور اُسکے لیے شرع و امر و نہی ممدوح ہو اور وہ اپنی خبر مین سچا پکا ہو اللہ وہ ہے کہ اُسیکا ہے جو کچہہ آسمانون
اور زمین مین ہے کقولہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَاۨ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ الآیۃ کافرون سکے لیے دن قیامت کے بسبب مخالفت و تکذیب رسول خدا عذاب شدید ہوگا ان کفار
کا یہ حال ہے کہ دنیا کا جینا آخرت پر مقدم کرتے ہین اور دنیا کو عقبے پر دوست رکہتے اور پسند کرتے ہین
انکا عمل اسی دنیا کے لیے ہوتا ہے آخرت کو طاق نسیان پر رکہدیا ہے اور اپنی پس پشت پہینکدیا اللہ کی راہ
سے لوگون کو روکتے ہین یعنے اتباع رسل سے مانع ہین اور چاہتے ہین کہ اللہ تعالی کی راہ کج و مائل و عائل
ہو حالانکہ یہ راہ سیدہی ساہ ہر نفس الامر مین کوئی مخالف اسکو ضرر نہین دیسکتا اور نہ ترک مدد سے کچہہ بگاڑ سکتا ہے انکا جستجو
کرنا اسکی کجی مین نرا جہل و ضلال ہے اور حق و صواب سے دور تر اس حالت مین انکی صلاح کی کیا امید ہوسکتی
ہے فتح البیان مین کہا ہے یہ حروف مقطعہ بعض کے نزدیک متشابہ ہین اور بعض کے نزدیک غیر متشابہ اول
اولی ہے قرآن متضمن ہے اتباع توحید و ترک کفر و ذم شرک پر ظلمات سے مراد کفر و جہل و ضلالت ہے نور
سے مراد ایمان و علم و ہدایت ہے رازی نے کہا اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ طرق کفر و بدعت بہت ہین
اور طریق حق فقط ایک ہے کیونکہ ظلمات صیغہ جمع کا ہے اور نور صیغہ مفرد کا کفر کو بمنزلہ ظلمات کے ٹہیرایا
اور ایمان کو بمنزلہ نور کے بطریق استعارہ یا ظلمت مستعار ہے واسطے بدعت کی اور نور مستعار ہے واسطے
سنت کے یا مراد ظلمت سے شک اور نور سے یقین ہے اور اگر یہ سب معانی مراد لیے جائین تب بہی کوئی مانع
نہین ہے اسناد فعل کی طرف حضرت ﷺ کے فرمائی اسلیے کہ داعی و منذر و مبشر ہین اذن رب سے مراد امر و
علم و تیسیر و تسہیل الٰہی ہے صراط سے مراد طریق واضح ہے جو اللہ نے اپنے بندونکے لیے مشروع کیا ہے اور
اسپر سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اللہ مالک ما فی السموات و الارض ہے اور کافرون کے لیے عذاب سخت کی

اسکا ... بیان ... ایمان والونکے
... کا ... ہی
... پونہ ... شیطان
... ۵ ... ہوا
... ۶ ...
... ۷ ... اور ... مین

خرابی و تباہی ہے یہہ دنیا کے دوستدار ہین اور آخرت سے بیزار نہ آپ خدا پر چلین اور نہ دوسرون کو چلنے دین بلکہ اونکو اس راہ سے روکتے ہین یہہ راہ عبارت ہے دین و شرع سے یہ چاہتے ہین کہ اپنے اہوا و اغراض و قضاء حاجات کی موافقت کر و اسطے اللہ تعالی کی راہ کو کج کرین یعنے اللہ تعالی کے دین و شرع کو حق سے پھیر کر اپنے دنیوی مطلب حاصل کرین سو یہ لوگ ایک بڑی گمراہی دور دراز مین پڑے ہین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ کوئی رسول نہین بہیجا ہمنے مگر بولی بولتا اپنی قوم کی تاکہ اُنکے آگے کہولے پہر بہٹکاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور وہ ہے زبردست حکمتون والا ف کافر کہتے تہے کہ اور بولی مین قرآن اُترتا تو ہم یقین کرتے یہ تو اسی شخص کی بولی ہے شاید آپ کہہ لاتا ہو اسکا یہہ جواب ہے انتہے اللہ کی ایک عنایت و مہربانی اپنی خلق پر یہ ہے کہ اُس نے رسول اُنہین مین سے بہیجے اُنہین کی لغت و زبان مین تاکہ وہ اللہ کی بات اور رسول کا بیان بخوبی سمجہہ لین اور مراد رسالت کو پہونچ جائین حدیث ابو ذر مین مرفوعاً فرمایا ہے لم یبعث اللہ عز و جل نبیا الا بلغۃ قومہ رواہ احمد اس زمانے کے مقلدین مذاہب ترک عمل بالکتاب والسنۃ مین ایک یہ عذر لنگ بہی پیش کرتے ہین کہ فہم قرآن و حدیث کا ہمکو نہین ہے اسکا مطلب ائمہ مجتہدین نے جو کچہہ سمجہہ بوجہہ کر بتا دیا ہے وہی ٹہیک ہے حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن کو لغت فصیح عرب سہل التناول مین اُتارا ہے اس غرض سے کہ ہر شخص اسکو سمجہہ لے اور دوسرے کو سمجہادے اُنکی عقل اُن کفار کی عقل سے بہی کم نکلی کیونکہ اگر قرآن کسی دوسری زبان عجم مین نازل ہوتا تو اُسکے فہم مین سخت دشواری ہوتی اس نعمت غیر مترقبہ کی یہ قدر ہوئی لاحول ولا قوۃ دیکہو مقلدین نے قرآن و سنت کو جو اپنی خیال مختل مین دشوار فہم ٹہیرایا ہے تو کسقدر مشکل اُسکے سمجہنے مین بیان کرتے ہین اس سہولت عبارت و آیات بینات کے ہوتے پر تو یہ پہلو تہی اور جہل کا اقرار ہے اگر یہ کتاب مبین کسی دوسری لغت مین ہوتی تو شاید کوئی اُسکی تلاوت تک بہی نہ کرتا حصول معانی و فہم مبانی کا کیا ذکر ہوتا اللہ نے سچ فرمایا کہ بعد بیان و اقامت حجت کے اللہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جیسے مقلدین اور جسکو چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے جیسے متبعین مَا شَآءَ کَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وہ اپنے افعال مین حکیم ہے مستحق ضلال کو گمراہ اور اہل ہدایت کو مہتدی کرتا ہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ کی سنت یعنے عادت اسکی خلق مین یہی ہے کہ جس کسی نبی کو اُسکی اُمت مین بہیجا تو اُسی قوم کی زبان مین بہیجا ہر نبی مختص تہا ابلاغ رسالت مین طرف اپنی قوم کے نہ غیر قوم کے اور محمد بن عبد اللہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختص ہوئے ساتھہ عموم رسالت کے طرف سب لوگون کے جس طرح کہ صحیحین مین
آیا ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ
الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِی نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُحِلَّتْ لِیَ
الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِی وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ وَبُعِثْتُ
اِلَی النَّاسِ عَامَّةً اس حدیث کو شواہد ہین بہت وجوہ سے وقال تعالی قُلْ یَآیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ
جَمِیْعًا فتح البیان مین کہا ہے ہر رسول طرف سے اللہ کے متکلم بلغت قوم آیا کیا تاکہ قوم اُسکی بات سمجھہ
اور وہ سہل طور پر اُنکی دعوت طرف اللہ کے کرے تجلاف سکے کہ اگر کسی اور قوم کی زبان مین آتا تو یہ قوم کچھہ نہ
سمجھتی کہ وہ کیا کہتا ہے جب تک کہ ایک زمان دراز تک تعلم اُس زبان کا نہ کرتے وہ مدتک اُنپر فہم اُسکا دشوار تہو
اسلیے کہ مہارت زبان غیر مین کما حقہ حاصل ہونا بغایت مشکل ہوتا ہے اور صحت محاورہ الفاظ کی نہین ہوتی اہل
فرس و مردم فرنگ کو دیکھو کہ عمر دراز تک ہند مین رہتے اور زبان ہندی سیکھتے ہین لیکن تکلم اونکا مثل تکلم مردم
ہند نہین ہوتا ہمیشہ غلط سلط بدمحاورہ رہتے ہین و لہذا اللہ تعالی نے تعلیل فرمائی کہ اتحاد لغت رسولؐ و قوم
رسولؐ اسلیے ہوا کہ رسول ایضاح امر و نہی شرع الہی واسطے اُنکے بخوبی بے تکلف کر سکے ابن عباس نے کہا ہی اللہ نے
رسول خداؐ کو اہل سما و انبیا پر فضیلت دی ہی کہا ہمکو اُنپر کیا فضیلت ہے کہا اللہ نے اہل سما سے کہا ہی وَمَنْ
یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ اور حضرتؐ سے کہا ہی لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا
تَاَخَّرَ تو گویا آپکے لیے نار سے برات لکہدی کہا انبیا پر کیا فضیلت ہی کہا اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنَا
مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف جن و انس کے بہیجا ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن لغت قریش مین
مین اُترا ہے مجاہد بہی اسی کے قائل ہین اس آیت مین یہ اشکال کیا ہے کہ حضرتؐ طرف ساری لوگون کے مرسل ہین بلکہ
جن و انس کی طرف اور اُنکی زبانین جدا جدا ہین اسکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ ارسال حضرتؐ کا طرف ثقلین کے ہی لیکن جبکہ
آپکی قوم عرب ہے اور وہ اخص و اقرب تہے ساتھہ آپکے تو بہیجنا آپکا اُنہین کی زبان مین اولے تر تہا اس سے
کہ کسی غیر کی زبان مین مرسل ہوتے اور وہ لوگ بیان اُسکا واسطے غیر زباندان کے کرتی یہانتک کہ اُسکی سمجھہ مین
آئے اور اگر نزول قرآن کا ساری لغات مرسل الیہم مین ہوتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان اُسکا واسطے ہر قوم
کے اُس قوم کی زبان مین فرماتے تو ایک مظنہ اختلاف اور فتح باب تنازع ٹہیرتا اسلیے کہ ہر امت اپنی زبان مین عی

ایسے معانی کی ہی جسکو غیر اسکا نہین پہچانتا ہے اور غالبًا یہ بات نوبت تحریف وتصحیف کے لائی ہی بسبب
اُن دعاوی باطلہ کے جنمین اہل التعصب اکثر گرفتار ہوتے ہین انتہے مین کہتا ہون ایک وجہ اختصاص نزول قرآن
کی لغت قریش مین باوجود عموم رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ بہی ہوسکتی ہی کہ لغت عرب اشرف
لغات خلق ہے جسطرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشرف رسل مین لہذا اشرف واعلی کو واسطی اشرف واعلی کے
اختیار کیا ہے اور یہ زبان مبارک زبان اہل جنت ہے اور ہر قوم کا شخص اگر ارادہ کرے تو اس زبان کو بقدر
مقدور نسبت اور لغات عجمیہ کے جلدتر فہم وتعلم کرسکتا ہے ولہذا خود قرآن مین جابجا قرآن کو عربی زبان بطور
مدح وتبیان کے بیان فرمایا ہے اور جو لذات وحلاوات وخصوصیات اس لغت واضح ومبین کے ہین وہ کسی لغت
روی زمین مین پائی نہین جاتی پس اس صورت مین کہ قرآن کو ایک معجزہ دائم باقی ٹہیرانا منظور نظر حق سبحانہ
وتعالی تہا تو اُسکے لیے ایسی ہی لغت اختیار کرنا سراپا حکمت ومصلحت ہے ورنہ اللہ تعالی کو اقتدار انزال کرنے
اپنی کلام کا ہر لغت مین حاصل ہے اور کتب متقدمہ انبیاء اسپر دلیل وشاہد ہین لیکن وہ کلام معجز نہ تہا اور حضرت کو
بہی قدرت تکلم کی ہر زبان مین حاصل تہی اگرچہ آپنے زبان ترکی مین کبہی تکلم نہین فرمایا اگر کسی ترک کو مخاطب کرنیکا
اتفاق ہوتا تو اُسکی سے لغت ترک مین تکلم کرسکتے تہے جس طرح کہ سلیمان جمل نے اسطرف اشارہ کیا ہے پہر اللہ
تعالی نے تکلم سے طرف غیبت کی التفات کیا اور فرمایا اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے
یعنے باوجود اسکے کہ ہر رسول اپنی قوم کی بولی بولتا تہا اور انہین کی زبان مین بیان شرائع کرتا تہا لکن مضل وہادی
نفس الامر مین اللہ ہی کی ذات پاک ہے پس بیان موجب حصول ہدایت وایمان نہین ہوتا مگر اُسی دم کہ اللہ تعالی اُسکو
ایک واسطہ وسبب ٹہیرادے تقدیم اضلال کی ہدایت پر اسلیے ہی کہ گمراہی پہلے ہی اور ہدایت پیچہے کیونکہ ضلال القابل
علے الاصل ہے اور ہدایت انشار عالم تکوین ہے اللہ عزیز ہے کوئی اُسکے ملک مین اسپر غالب نہین ہے اور حکیم ہے
اوسکے افعال مقتضاء حکمت پر جاری ہوتے ہین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور بہیجا تہا
ہمنے موسی کو اپنی نشانیان دیکر کہ نکال اپنی قوم کو اندہیرون سے اُجالی کو اور یاد دلا اُنکو دن اللہ کے اس مین
نشانیان ہین اُسکو جو ثابت رہنی والا ہے حق ماننے والا ف مراد ایام اللہ سے اللہ کی ساکہی ہی جو ہر قوم
پر گذری ہے انتہے اس آیت مین حضرت کو تسلی دی ہے کہ جسطرح ہم نے تجکو بہیجا کہ تو اُنکو تاریکی سے روشنی
مین لا اسی طرح موسی کو طرف بنی اسرائیل کے بہیجا تہا کہ وہ اُنکو اندہیرے مین سے اُجالی مین نکالے اور شرسے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختص ہوئے ساتھ عموم رسالت کے طرف سب لوگون کے جس طرح کہ صحیحین مین
آیا ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ
الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُحِلَّتْ لِیَ
الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ وَبُعِثْتُ
اِلَی النَّاسِ عَامَّةً اس حدیث کو شواہد ہین بہت وجوہ سے وقال تعالیٰ قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ
جَمِیْعًا فتح البیان مین کہا ہے ہر رسول طرف سے اللہ کے متکلم بلغت قوم آیا کیا تاکہ قوم اسکی بات سمجھے
اور وہ سہل طور پر انکی دعوت طرف اللہ کے کرے بخلاف اسکے کہ اگر کسی اور قوم کی زبان مین آتا تو یہ قوم کچھ نہ
سمجھتی کہ وہ کیا کہتا ہے جب تک کہ اس زبان دراز تک تعلم اس زبان کا نہ کرتے ومع ذلک امر فہم اسکا دشوار تھا
اسلیے کہ مہارت زبان غیر مین کما حقہ حاصل ہونا بغایت مشکل ہوتا ہے وسعت محاورہ الفاظ کی نہین ہوتی اہل
فرس و مردم فرنگ کو دیکھو کہ عمر دراز تک ہند مین رہتے اور زبان ہندی سیکھتے ہین لیکن تکلم انکا مثل تکلم مردم
ہند نہین ہوتا ہمیشہ غلط سلط بدمحاورہ رہتے ہین و لہذا اللہ تعالیٰ نے تعلیل فرمائی کہ اتحاد لغت رسول و قوم
رسول اسلیے ہوا کہ رسول ایضاح امر و نہی شرع الٰہی واسطے انکے بخوبی بے تکلف کر سکے ابن عباس نے کہا ہے اللہ نے
رسول خدا کو اہل سما و انبیاء پر فضیلت دی ہے کہا ہے آسمان والون پر کیا فضیلت ہے کہا اللہ نے اہل سما سے کہا ہے وَمَنْ
یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِکَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ اور حضرت سے کہا ہے لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا
تَاَخَّرَ تو گویا آپ کے لیے نار سے برات لکھدی کہا انبیاء پر کیا فضیلت ہے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا
مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف جن و انس کے بھیجا ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن لغت قریش مین
مین اترا ہے مجاہد بھی اسی کے قائل ہین اس آیت مین یہ اشکال کیا ہے کہ حضرت طرف ساری لوگون کے مرسل مین بلکہ
جن و انس کی طرف اور انکی زبانین جدا جدا ہین اسکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ ارسال حضرت کا طرف ثقلین کے ہے لیکن جبکہ
آپ کی قوم عرب ہے اور وہ اخص و اقرب تھے ساتھ آپ کے تو بھیجنا آپکا انہین کی زبان مین اولیٰ تر تھا اس سے
کہ کسی غیر کی زبان مین مرسل ہوتے اور وہ لوگ بیان اسکا واسطے غیر زباندان کے کرتی یہانتک کہ اسکی سمجھ مین
آئے اور اگر نزول قرآن کا ساری لغات مرسل الیہم مین ہوتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان اسکا واسطے ہر قوم
کے اس قوم کی زبان مین فرماتے تو ایک مظنہ اختلاف اور فتح باب تنازع ٹھہرتا اسلیے کہ ہر امت اپنی زبان مین دعی

ایسے معانی کی ہی جسکو غیر اسکا نہین پہنچاتا ہے اور غالبًا یہ بات نوبت تحریف وتصحیف کے لانی کسبب
اُن دعاوی باطلہ کے جنمین اہل التعصب اکثر گرفتار ہوتے ہین لئے مین کہتا ہون ایک وجہ اختصاص نزول قرآن
کی لغت قریش مین باوجود عموم رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ بہی ہوسکتی ہی کہ لغت عرب اشرف
لغات خلق ہے جسطرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشرف رسل مین لہذا اشرف واعلی کو واسطے اشرف واعلے کے
اختیار کیا ہے اور یہ زبان مبارک زبان اہل جنت ہے اور ہر قوم کا شخص اگر ارادہ کرے تو اس زبان کو بقدر
مقدر نسبت اور لغات عجمیہ کے جلد تر فہم وتعلم کرسکتا ہے ولہذا خود قرآن مین جابجا قرآن کو عربی زبان بطور
مدح وتبیان کے بیان فرمایا ہے اور جو لذات وحلاوات خصوصیات اس لغت واضح ومبین کے ہین وہ کسی لغت
روی زمین مین پائی نہین جاتی پس اس صورت مین کہ قرآن کو ایک معجزہ دائم باقی ٹہیرانا منظور نظر حق سبحانہ
وتعالی تہا تو اسکے لیے ایسی ہی لغت اختیار کرنا سراپا حکمت ومصلحت ہے ورنہ اللہ تعالی کو اقتدار انزال کرنے
اپنی کلام کا ہر لغت مین حاصل ہے اور کتب متقدمہ انبیاء اسپر دلیل وشاہد ہین لیکن وہ کلام معجز نہ تہا اور حضرت کو
بہی قدرت تکلم کی ہر زبان مین حاصل تہی اگرچہ آپنے زبان ترکی مین کبہی تکلم نہین فرمایا اگر کسی ترک کو مخاطب کرنیکا
اتفاق ہوتا تو اُس سے لغت ترک مین تکلم کرسکتے تہے جس طرح کہ سلیمان جمل نے اسطرف اشارہ کیا ہے اسکے بعد اللہ
تعالی نے تکلم سے طرف غیبت کی التفات کیا اور فرمایا اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے
یعنے باوجود اسکے کہ ہر رسول اپنی قوم کی بولی بولتا تہا اور انہین کی زبان مین بیان شرائع کرتا تہا لکن مضل وہادی
نفس الامر مین اللہ ہی کی ذات پاک ہے پس بیان موجب حصول ہدایت وایمان نہین ہوتا مگر اسی دم کہ اللہ تعالی اسکو
ایک واسطہ وسبب ٹہیرادے تقدیم اضلال کی ہدایت پر اسلیے ہی کہ گمراہی پہلے ہی اور ہدایت پیچہے کیونکہ ضلال القاء
علے الاصل ہے اور ہدایت انشار عالم تکوین ہے اللہ عزیز ہے کوئی اُسکے ملک مین اسپر غالب نہین ہے اور حکیم ہے
اوسکے افعال مقتضاء حکمت پر جاری ہوتے ہین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور بہیجا تہا
ہمنے موسی کو اپنی نشانیان دیکر کہ نکال اپنی قوم کو اندہیرون سے اُجالی کو اور یاد دلا اونکو دن اللہ کے اس مین
نشانیان ہین اُسکو جو ثابت رہنے والا ہے حق ماننے والا **ف** مراد ایام اللہ سے اللہ کی ساکہی ہی جو ہر قوم
پر گذری ہے انتہے اس آیت مین حضرت صلعم کو تسلی دی ہے کہ جسطرح ہم نے تمکو بہیجا کہ تو انکو تاریکی سے روشنی
مین لا اسی طرح موسی ع کو طرف بنی اسرائیل کے بہیجا تہا کہ وہ انکو اندہیرے مین سے اُجالی مین نکالے اور شرسے

طرف خیر کے بلائی موسیٰ کو نو نشانیان دیکر بہیجا تہا ظلمات سے مراد جہل و ضلال ہے اور نور سے مراد ہدیٰ ایمان
ایام اللہ سے مراد وہ انعامات و احسانات ہین جو اللہ نے بنی اسرائیل پر کیے کہ انکو قید فرعون سے باہر نکالا اور فرعون
کو مقہور کیا انکو نجات دی دریا کو انکے لیے دو ٹکڑے کر دیا ابر نے انپر سایہ کیا اور من و سلوے اُترا اسکے سوا اور
بہت سی نعمتین ہین مجاہد و قتادہ و غیر واحد نے اسیطرح کہا ہے حدیث مرفوع مین آیا ہے ذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ
أَيْ نِعَمِ اللهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ مَوْقُوفًا عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهُوَ أَشْبَهُ اس ہماری
کارروائی مین جو ہمنے اولیا ربنی اسرائیل کے ساتھہ کی ہے کہ انکو ہاتھہ سے فرعون کے چھڑایا اور عذاب مہین
سے نجات دی عبرت و موعظت و آیت ہے واسطے ہر صبر کرنیوالی کے ضرا مین اور شکر گذار کے سرا مین جس طرح کہ
قتادہ نے کہا ہے نِعْمَ الْعَبْدُ عَبْدٌ إِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ وَإِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ صحیح مین مرفوعًا آیا ہے إِنَّ أَمْرَ الْمُؤْمِنِ
كُلَّهُ عَجَبٌ لَا يَقْضِي اللهُ لَهُ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ إِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ
أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ یعنی جیت بہی اپنی اور پٹ بہی اپنی ولله الحمد فتح البیان مین کہا ہے کہ ہمنے موسیٰ
علیہ السلام کو نو نشانیان دیکر بہیجا یہ نو نشانیان تہین طوفان و جراد و قمل و ضفادع و دم و عصا و ید بیضا و سنین
ونقص ثمرات مجاہد و عطا و عبید بن عمیر نے اسی طرح کہا ہے ایام اللہ سے مراد وقائع ہین ابن السکیت نے کہا عرب ایام
بمعنے وقائع بولتے ہین زجاج نے کہا ایام اللہ وہ دن ہین جن مین اللہ نے قوم نوح و عاد و ثمود سے انتقام لیا ربیع
نے کہا مراد وقائع قرون اولے ہین لیکن راجح یہ ہے کہ مراد ایام اللہ سے نعم و آلا و نقم و ابتلا الٰہی ہے اس تذکیر
بایام اللہ یا نفس ایام اللہ مین دلالات عظیمہ ہین توحید و کمال قدرت پر ہر صابر شاکر کے لیے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ
لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ
أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ
لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
فَإِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر جب چھڑایا تمکو فرعون
کی قوم سے دیتی تمکو بری مار اور ذبح کرتی بیٹے تمہارے اور جیتی رکہتی عورتین تمہاری اور اس مین مدد ہوئی
تمہارے رب کی بڑی اور جب سنا دیا تمہارے رب نے کہ اگر حق مانو گے تو اور دونگا اور اگر ناشکری کرو گے تو میری
مار سخت ہے اور کہا موسیٰ نے اگر منکر ہو گئے تم اور جو لوگ زمین مین ہین ساری تو اللہ بے پروا ہے سب خوبیون
سراہا۔ ف اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے حال سے خبر دی جبکہ اونہون نے اپنی قوم کو ایام اللہ کے یاد دلائے تہے

ع

کہ دیکھو اللہ نے تمپر کیا کیا انعام کیا آل فرعون کے ہاتہہ سے چہڑایا وہ تمکو مارتے ذلیل کرتے ہتے ابناءکو ذبح کرتے اناث کو باقی رکہتے یہ اللہ کی کیسی بڑی نعمت ہتی تمپر جسکے شکر ادا کرنے سے تم عاجز ہو یا جو کچہہ قوم فرعون کی تمہارے ساتہہ کرتی ہتی اُس مین ایک بڑا امتحان تہا تمہارا یا نعم و نقم دونوں سمجہہ مراد ہین واللہ علم کقولہ تعالی وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ تمہارے ربنے تم کو جتلا دیا تہا وعدہ اپنا یا تمہارے ربنے اپنی عزت و جلال کی قسم کہائی کقولہ تعالی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ کہ اگر تم شکر کروگے تو مین تمکو زیادہ نعمت دونگا اور اگر تم کفران نعمت کروگے اور منکر انعام الٰہی ہوکر چہپاؤگے تو سمجہہ لو کہ میرا عذاب سخت ہے مین اپنی نعمت کو سلب کرونگا اور اس ناشکری پر عقاب کرونگا حدیث مین آیا ہے اِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ مسند مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر گذر ایک سائل کا ہوا اسکو آپنے ایک دانہ کہجور کا دیا وہ خفا ہوا اور نہ لیا پہر ایک دوسرا سائل آیا اسکو وہ دانہ دیا اُسنے لیلیا اور کہا کہ یہ ایک دانہ ہے طرف سے رسول خدا کے تب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُسکو چالیس درہم دلائے او کما قال انس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ایک سائل آیا اُسکو ایک تمرہ دلایا اوسنے نہ لیا یا وحشت کی اتنے مین ایک اور سائل آیا اُسکو بہی ایک تمرہ دلایا اُسنے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ تَمْرَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حضرت نے جاریہ سے کہا ام سلمہ کے پاس جا اور کہہ کہ وہ چالیس درہم جو تیرے پاس ہین اس سائل کو دیدے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْهِ ضُعْفٌ موسے علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہدیا کہ تم بلکہ سارا جہان اگر کفر کروگے تو اللہ غنی محمود ہے اسکو کچہہ پروا تمہاری شکر گزاری کی نہین ہے کقولہ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ الآیۃ وقولہ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ صحیح مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے ذیل حدیث طویل آیا ہے کہ حضرت نے اپنے رب عز و جل سے روایت کیا ہے کہ اللہ نے فرمایا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ فتح البیان مین کہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اللہ کی نعمتین یاد دلائین مراد اس تذکیر سے ابتلار بالنعم ہے یا اختبار بالعذاب اور کہا کہ شکر صید مزید و قید عتید ہوتا ہے اور کفران نعمت موجب عذاب شدید ہے تم سب ساری جہان والی اگر کافر نعمت ہو جاؤ تو اللہ کو کچہہ پروا نہین ہے وہ تو ہر حال مین محمود ممدوح ہے

شاید جناب موسیٰ نے یہ ارشاد اسوقت کیا ہوگا جبکہ اونسے معاینہ دلائل عناد و مخائل اصرار کا کفر و فساد پر
کیا اور یقیناً جان لیا کہ ترغیب و تعریض بترہیب انکو نفع نہین کریگی حدیث انسؓ مین مرفوعاً آیا ہے مَنْ اُلْهِمَ
خَمْسَةً لَمْ يُحْرَمْ خَمْسَةً منجملہ ان پنج اشیاء کی ایک یہ ہے مَنْ اُلْهِمَ الشُّكْرَ لَمْ يُحْرَمِ الزِّيَادَةَ رواه البخاری
فی تاریخہ والضیاء فی المختارۃ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے مَنْ اُعْطِيَ الشُّكْرَ لَمْ يُمْنَعِ الزِّيَادَةَ
اَخْرَجَهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ فِي النَّوَادِرِ ظاہر آیت عموم ہے کیونکہ زیادت کو شکر کی جزا ٹہیرایا ہے سو
جسنے اللہ کا شکر رزق پر کیا اللہ اسکی رزق مین توسیع فرماتا ہے اور جسنے قدرت علی الطاعۃ پر کیا اسکو طاعت
مین زیادت ہوتی ہے اور جسنے صحت پر شکر کیا اسکی صحت بڑہجاتی ہے اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مع
فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا
إِلَيْهِ مُرِيبٍ کیا نہین پہونچی تمکو خبر اُن کی جو پہلے تہے تمسے قوم نوح کی اور عاد اور ثمود اور جو اُن سے پیچھے
ہوئی اُنکی خبر نہین مگر اللہ کو آئے اُنکی پاس رسول اُنکے نشانیان لیکر پہر لئے ویں اُنکے ہاتہ اُنکے مُنہ مین اور
بولی ہم نہین مانتے جو تمہارے ہاتہ بہیجا اور ہمکو شبہہ ہے اس راہ مین جس طرف ہمکو بلاتے ہو جس سے خاطر جمع
نہین **ف** ابن جریر نے کہا یہ تمام ہی قول موسیٰ علیہ السلام کا یعنے موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ کا انتقام لینا
امم مکذبہ رسل سے یاد دلایا لکن ابن کثیر کہتے ہین کہ اس قول مین نظر ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ ایک خبر مستانف
ہے طرف سے اللہ کے واسطے اس امت کے کیونکہ قصہ عاد و ثمود کا توریت مین نہین ہے پس اگر یہ کلام موسیٰ علیہ السلام
کا ہوتا تو بیان اسکا بنی اسرائیل سے کرتے اور بیشک یہ دونو قصے توریت مین آتے واللہ اعلم بالجملہ اللہ تعالیٰ نے
خبر قوم نوح و عاد و ثمود و غیرہم کے ہمکو سُنائی اور امم مکذبہ رسل کا ذکر فرمایا اُنکی تعداد بیشمار ہے اللہ ہی جانے
اونکے پاس رسول حجج و دلائل واضحات باہرات و قاطعات لیکر آئے تہے عبداللہؓ نے تفسیر لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا
اللَّهُ مین کہا ہے كَذَبَ النَّسَّابُونَ عروہ بن الزبیرؓ نے کہا ہم نے کوئی شخص ایسا نہین پایا کہ وہ مابعد
معد بن عدنان کو پہچانتا ہو معنے رد دست کے طرف دہان کے یہ ہین کہ انہون نے افواہ رسل کیطرف اشارہ
کیا اور کہا کہ چپ ہو اور دعوت الی اللہ کرو بعض نے کہا انہون نے اپنے ہاتہ اپنی دہان پر رکہے واسطے تکذیب
رسل کے یا جواب رسل سے خاموش ہوی مجاہد و محمد بن کعب و قتادہ نے کہا کہ اُنہون نے رسل کو جہٹلایا اور اُنکے
قول کو اپنے افواہ سے رد کیا ابن جریر نے کہا اسکی توجیہ یہی ہے کہ حرف فی اسجگہہ بمعنے حرف با ہی عبداللہ نے کہا عض

ر ددست سی عض ایدی ہے براہ غیظ و غضب ابن زید کا مختار یہی ہے اسی کو ابن جریر نے بہی پسند کیا ہی
اور اسکی توجیہ کریمۂ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ سے کی یہ آیت دربارۂ منافقین ہے
ابن عباس رضنے کہا اللہ کا کلام سنکر تعجب کیا اور اپنے ہاتہہ منہ پر رکہکر پہرے اور کہا ہم تمہاری تصدیق اُس رسالت
مین نہین کرتے ہمکو تمہاری بات مین قوی شک ہے فتح البیان مین کہا ہی کہ الم یاتکم الخ یا تو خطاب موسیٰ کا
اپنی قوم کو ہی اس صورت مین زیر تذکیر بایام اللہ داخل ہو گا یا اللہ کا کلام ہے ابتدا اگہ قوم موسے کو اخبار قرون
اولی اور آثار رسل کا یاد دلایا یا خطاب ہے اللہ کا اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور تحذیر کہ تم مخالفت خاتم
الانبیاء سے پرہیز کرو جو امم بعد قوم نوح وعاد وثمود ہوئین اونکے گنتی اللہ ہی کو معلوم ہے کہ وہ کس صفات
واحوال واخلاق کی تہین اور مدت انکی عمر کی کتنی تہی یا اونکے ذوات کا حال کسی کو معلوم نہین ہے ہم
کو صلا خبر اونکی نہین پہونچی عمرو بن میمون آیت کو پڑہکر کہتے نسب بیان کرنے والے جہوٹے ہین ابی مجلز کہتے
ہین ایک شخص نے علی مرتضی رضہ سے کہا آنا انسب الناس کہا تو لوگون کا نسب بیان نہین کر سکتا ہی
اُسنے کہا کر سکتا ہون کہا بہلا تو نے اللہ کا یہ قول سُنا ہے عَادًا وَّثَمُوْدَ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا
بَیْنَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا کہا مین ان کثیر کا نسب بتا سکتا ہون کہا بہلا اس آیت تو کیا کہتا ہے وَالَّذِیْنَ
مِنْ بَعْدِهِمْ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ وہ چپ ہو رہا کچہہ جواب نہ دیا ابن عباس رض کہتے ہین عدنان و اسمعیل کی
تین باپ ایسے ہین جو پہچانے نہین جاتے بالجملہ امم مذکورہ کی پاس اُنکے رسل بینات یعنے معجزات قاہرہ
و دلالات و شرایع واضحہ لیکر آئے تہے اُن امتون نے اپنے ہاتہہ مارے غصے کے اپنے دہان پر رکہے تاکہ بات
کا ٹین اسلیے کہ رسل نے انکی عقل کی سفاہت بیان کی اور انکے اصنام واوثان کو برا کہا اسوقت کہا ہم تمہاری
رسالات کے منکر ہین اور ہم اس ایمان باللہ و توحید آلہ مین جسطرف تم ہمکو بلاتے ہو سخت شک مین ہین
ریب کہتے ہین قلق وعدم سکون نفس کو اور عدم اطمینان کو کسی شے پر بعد تصریح کفر کے ذکر شک کا اس
لیے کیا کہ اگر ہم اس مقام انکار سے نازل ہی ہون تو لا اقل ہمکو تمہاری نبوت مین شک ہے اور باوجود شک
کے کیا جگہہ اعتراف رسالت کی ہی یا وہ لوگ دو فرقے تہے ایک کافر صریح دوسرے شاک یا اونکا کفر
بابت معجزات کی تہا اور شک توحید مین تو اب کچہہ مخالفت نہ رہی قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَکٌّ

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ یَدْعُوْکُمْ لِیَغْفِرَ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرَکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۭ

قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ

مُبِيْنٍ ○ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَا لَنَآ اَلَّا

نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ع ۲

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ بولے اونکے رسول کیا اللہ مین شبہ ہے جسنے بنائے آسمان و زمین تمکو بلاتا ہے کہ بخشے کچہہ گناہ تمہارے اور ڈہیل دے تمکو ایک وعدہ تک جو ٹہیر چکا ہے کہنے لگے تم بہی آدمی ہو ہم سے چاہتے ہو کہ روک دو ہمکو اُن چیزون سے جنکو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے سو لاؤ کوئی سند کہلی اونکو کہا انکے رسولون نے ہم بہی آدمی ہین جیسے تم لیکن اللہ احسان کرتا ہی اپنے بندون مین جسپر چاہے اور ہمارا کام نہین کہ لے آوین تم پاس سند مگر اللہ کے حکم سی اور اللہ پر بہروسا چاہیے ایمان والون کو یعنے سند دیکہنے سے ایمان نہین آتا اللہ کے دینے سے آتا ہے اور ہمکو کیا ہوا کہ بہروسا نکرین اللہ پر اور وہ سمجہا چکا ہمکو ہماری راہین اور ہم صبر کرینگے ایذا پر جو ہمکو دیتے ہو اور اللہ پر بہروسا چاہیے بہروسے والون کو ف جو جہگڑا کہ درمیان کفار اور رسولون کے ہوا تہا اللہ تعالی نے اُسکی خبر ہمکو دی یہ قصہ اسطرح پر تہا کہ جب کفار نے اپنا شک اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت مین بیان کیا تب رسل نے کہا کہ کیا اللہ مین شک ہے یعنے اُسکی وجود با جود مین کیونکہ یہ آفرینش شاہد ہے اُسکی ہستی پر اور مجبول ہے اوپر خدا پر اعتراف کرنا اللہ کی ہستی کا فطرت سلیمہ مین ایک امر ضروری ہے لیکن بعض فطرتون مین کبہی شک و اضطراب آجاتا ہے اور وہ محتاج نظر کی طرف دلیل کے ہوتی ہے ایسی دلیل جو اُسکے وجود تک پہونچا دے ولہذا رسل نے طرف طریق معرفت صانع واجب الوجود کے ارشاد کیا کہ وہ خالق و مبدع آسمان و زمین ہے بغیر کسی مثال سابق کے کیونکہ شواہد حدوث خلق و تسخیر ان دونو پر ظاہر ہین تو اب ضرور ہوا کہ کوئی انکا صانع ہی ہو وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَاِلٰهُهٗ وَمَلِيْكُهٗ دوسرے معنے اس قول کے کہ افی اللہ شک یہہ ہین کہ کیا اللہ کی الٰہیت و تفرد مین ساتہہ وجوب عبادت کے کچہہ شک و شبہہ ہے حالانکہ خالق جمیع موجودات کا وہی ہے اور وہی وحدہ لا شریک لہ استحقاق عبادت کا رکہتا ہے غالب امم کو صانع کا اقرار تہا لیکن ہمراہ اوسکے غیر کی عبادت بہی کرتے تہے جنکو وسائط ٹہیرایا تہا اُنکے حق مین یہ گمان تہا کہ وہ اُنکو نفع دیتے ہین یا اللہ سے نزدیک کر دیتے ہین رسل نے کہا ہم تم کو اسلیے طرف توحید خالص کے بلاتے ہین کہ دار آخرت مین اللہ تعالی تمہاری بعض گناہ بخشدے اور دنیا مین تمکو ایک مدت معین تک اچہی طرح واسطے تمتع حسن کے ڈہیل دے اور ہر ذی فضل کو اُسکا فضل عطا کرے امم نے اسکی جواب مین یہ حجت دربارۂ رسالت بعد تقدیر تسلیم

مقام اولی پیش کی حاصل کلام یہ تہا کہ تم ہماریطرح ایک بشر ہو ہم مجرد تمہارے کہنے پر اور اس معجزے کی دیکہنے
پر کسطرح تمہاری پیروی کرین جب تک تم کوئی سند مطابق ہماری فرمائش کے نہ لاؤ رسل نے کہا یہ بات تمہاری
صحیح ہے کہ ہم تمہاری طرح ایک بشر ہین اس خلق مین لکن اللہ جسکو چاہے اسپر رسالت و نبوت کی منت رکہی
اور جسطرح کہ سند تم مانگتے ہو ہم اسکو بے اللہ کے حکم کے نہین لا سکتے ایمانداروں کا بہروسا امور مین اللہ
پر ہوتا ہے ہم کو اللہ پر توکل کرنے سے کون مانع ہے اسہی نے تو ہمکو سیدہی واضح واین طریق کی راہ
دکہائی ہے ہم تمہارے ستانے پر یعنے بدکلامی اور افعال سخیفہ پر صبر کرینگے متوکل اللہ ہی پر توکل کیا کرتی
ہین فتح البیان مین کہا ہے کہ رسولون نے کہا کیا اللہ مین یعنے اسکی وحدانیت مین شک ہے حالانکہ یہہ
توحید لغایت وضوح وجلا مین ہے یہ استفہام بطور توبیخ وانکار و تقریع کے تہا اللہ فاطر سموات و ارض
ہے وہ تمکو طرف اخلاص عبادت کے اسی لیے بلاتا ہے کہ تمہارے بعضی گناہ بخشدے اگر تم ایمان لے آؤ
اور تصدیق کرو اور تمکو تاخیر دیتا ہے ایک مدت مقرر تک یعنے موت تک وہ دنیا مین تمکو عذاب نکریگا کفار
نے کہا تم ہماری طرح ایک بشر ہو ہیئت و صورت مین کہاتے پیتے تمکو ہمپر کیا فضیلت ہے کیا تم کچہہ فرشتے نہین
ہو تم یہ چاہتے ہو کہ جو معبودات ہمارے آبا کے ہین جیسے اصنام اوثان انداد ہمکو تم اونکی عبادت سے باز رکہو
سو اگر تم اس بات مین سچے ہو کہ اللہ نے تمکو بہیجا ہے تو اچہا تم کوئی حجت ظاہرہ لے آؤ جس سے ہم تمکو سچا جانین
حالانکہ رسل پاس انکے کہلی سند اور قوی دلیل لائے تہے لکن بعد اسکے ایسا سوال کرنا انکا ایکطرح کا تعنت
ہے اور ایک لون ہے منجملہ ان تلونات کے رسل نے کہا یہ کہنا تمہارا ٹہیک ہے کہ ہم تمہاری طرح کے ایک
بشر ہین صورت و شکل مین بلکہ جملہ صفات بشریہ مین جیسے اکل و شرب و صحت و مرض و نحوہا لکن اسمین
کسیکا کیا اجارہ ہے کہ اللہ جسکو چاہے رسول و نبی کرے اور منت فرمائی توفیق ہدایت بخشی آیت
دلیل ہے اس بات پر کہ نبوت امر وہبی ہے نہ کسبی جسطرح کہ جملہ متفلسفہ و حکماء ضالہ کا زعم ہے بہلا ہم
کہین کوئی سند لا سکتے ہین مگر اللہ کے حکم سے یہ بات ہمارے قدرت مین نہین ہے مومنین دفع شر اعدا
اور صبر علے البلا مین اللہ پر بہروسا کرتے ہین ہم کسطرح اللہ پر توکل نہ کرین حالانکہ اللہ نے ہمکو اپنی راہین
سمجہائی ہین اور ہم تمہارے ایذا دہی پر صبر کرینگے کیونکہ متوکل اللہ ہی پر توکل کرتے ہین وَقَالَ الَّذِينَ

كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

الظَّالِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ۝

وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا

يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۝ کہا منکرون نے
اپنے رسولون کو ہم نکالدینگے تم کو اپنی زمین سے یا پہر آؤ ہمارے دین مین تب حکم بہیجا انکو انکے رب نے
ہم کہپا دینگے ان ظالمون کو اور بسادینگے تمکو اس زمین مین انکے پیچہے یہ ملتا ہے اسکو جو ڈرا کہڑے ہونیسے
میرے سامنی اور ڈرا میرے وعیدسے اور فیصلہ لگے مانگنے اور نامراد ہوا جو سرکش تہا ضد کرنیوالا پیچہے اسکے دوزخ
ہے اور پلادینگے اسکو پانی پیپ کا گہونٹ گہونٹ لیتا ہے اسکو اور گلے سے نہین اتار سکتا اور چلی آتی ہے اسپر
موت ہر جگہہ سے اور وہ نہین مرتا اور اسکے پیچہے مار ہے گاڑہی ف اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اگلی استون کافرونے اپنے
رسولونکو یہہ وعید دی تہی کہ تمکو شہر بدر کر دینگے اور اپنے یہانسے نکالکر باہر کرینگے جسطرح کہ قوم شعیبؑ نے کہا
تہا لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا اور جسطرح قوم لوطؑ نے کہا تہا أَخْرِجُوا آلَ
لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ اور اللہ نے مشرکین قریش کی حال کی خبر دی ہے وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ
لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا اور فرمایا وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ
أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ اسکی کارروائی یہ ہوئی کہ
اُسنے اپنے رسول کو غلبہ دیا نصرت فرمائی اور بسبب نکلنے کے مکہ معظمہ سے انصار و اعوان جنود مقرر کیے جو اسکی
راہ مین مقاتلہ کرتے ہین اور ہمیشہ ایک حال سے دوسری حال پر ترقی بخشی یہانتک کہ مکہ مکرمہ جہانسے وہ نکالے گئے
تہے فتح ہوا اور اللہ نے اسجگہہ انکو متمکن کیا اور دشمنونکی ناک خاک آلودہ کی اور سارے اہل ارض کو ذلیل کیا یہانتک
کہ لوگ اللہ کے دین مین فوج فوج جوق جوق آنے لگے اور اللہ کا کلمہ اور دین سارے ادیان پر مشارق و مغارب
ارض مین تہوڑے سے زمانے کے اندر غالب آگیا ولہذا اللہ نے فرمایا کہ ہم نے اُن رسولونکی طرف وحی کی کہ ہم تمکو
کو برباد اور تمکو بعد انکے زمین مین آباد کرینگے کما قال تعالیٰ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ
إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ اور فرمایا كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي
إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ اور فرمایا وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ الخ اور موسیٰ علیہ
السلام نے اپنی قوم سے کہا تہا اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ اور فرمایا وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ
الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا

نیکی کا وعدہ بیترے رب کا بنی اسرائیل پر اور کہ وہ ٹہیرے ہے اور خراب کیا ہمنے جو بنایا تہا فرعون اور اسکی قوم نے اور انکو رچڑہا چہتریون پر ۱۲

مُبرّد او دمّرنا ما کان یصنع فرعون وقومه وما کانوا یعرشون بالجملہ اللہ نے کہا آ وعدہ میرا اُنکے
لیے ہے جو ڈرے کھڑے ہونیسی سامنے میری دن قیامت کے اور ڈرے میری عذاب و عقاب سے کما قال تعالیٰ فاما
من طغیٰ وآثر الحیوة الدنیا فان الجحیم ہی الماویٰ اور فرمایا ولمن خاف مقام ربه جنتان ابن
عباسؓ نے کہا رسولون نے اپنے رب سے فتح چاہی اپنی قوم پر مجاہد وقتادہ کا قول یہی ہے ابن زید نے کہا ام
نے طلب فتح اپنے نفس پر کی جسطرح کہا تہا اللّٰھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر
علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اور محتمل ہے کہ یہ دونو معنے مراد ہوں جسطرح کہ دن
بدر کے اونہوں نے اپنے نفس پر فتح چاہی اور حضرتؐ نے بہی طلب فتح ونصرت کی کی اور اللہ نے مشرکین کو خطاب
کیا کہ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح وان تنتھوا فھو خیر لکم الآیۃ جبار وہ ہے جو
اپنے جی مین تجبر کرے عنید وہ ہے جو حق کا دشمن ہو کقوله تعالیٰ القیا فی جھنم کل کفار عنید
مناع للخیر معتد مریب الذی جعل مع اللہ الھا اخر فالقیاہ فی العذاب الشدید
اور حدیث مین آیا ہے یؤتیٰ بجھنم یوم القیمة فتنادی الخلائق فتقول انی وکلت بکل
جبار عنید الحدیث خیبت یعنی خسران ہو وراء اسکے آگے معنے امام ہے کقوله تعالیٰ وکان وراءھم
ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا ابن عباسؓ کی قرارت یون تہی وکان امامھم ملک غرضکہ
اُسکے آگے جہنم انکی تاک مین ہے یہ اُسمین دن معاد کو خالدا مخلدا رہین گے اور صبح وشام آگ پر انکی پیشی رہے
گی قیامت تک پینے کو پیپ ملے گا یعنے جہنم مین کوئی شراب سوائے حمیم وغساق کے نہین ہے ایک نہایت
درجہ کی حرارت مین اور دوسرے نہایت درجہ کی برودت مین ہے اور غایت مرتبہ کی بدبودار کما قال تعالیٰ
ھذا فلیذوقوہ حمیم وغساق وآخر من شکله ازواج مجاہد وعکرمہ نے کہا صدید پیپ و خون
کو کہتے ہین قتادہ نے کہا صدید وہ ہے جو گوشت اور کہال سے بہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ جو کافر سے نکلے
اور قیح و دم سے مخلوط ہو حدیث اسماء بنت یزید مین آیا ہے کہ مینے کہا اے رسول خدا طینۃ الخبال کیا
ہے کہا زرداب اہل نار حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے یہ صدید اُنکے منہ سے قریب کیا جائیگا وہ چہرے
کو بہون دیگا چمڑا سر کا گلکر گر پڑے گا جب اسکو پیئے گا تو اُسکی آنتین کٹ پڑینگی اور دبر کی راہ سے
نکلے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم اور کہتا ہے وان یستغیثوا
یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ الآیۃ رواہ احمد وابن جریر وابن ابی حاتم تجرعہ سے مراد

ہے کہ وہ صدید گلے مین پہنسیگا گلے سے نیچے بمشکل اُترے گا یہ جبار عنید قہرًا جبرًا اُسکو پیئے گا جبتک کہ فرشتہ
ایک لوہے کے ہتوڑے سے اُسکو نہ ماریگا تب تک وہ اُسکو اپنے دہن مین نہ لیگا کما قال تعالیٰ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ
حَدِيدٍ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ یعنے اُسکو گلے مین لوٹے پہیریگا بسبب بدمزگی اور بدرنگت او بدبو اور سخت
حرارت یا برودت کے جسکی طاقت اُسکو نہ ہوگی اور ہر طرف سے اُسکو موت آ گہیرے گی یعنے الم موت کا سارے تن بدن
اعضا و جوارح مین ساری طاری ہو جائیگا عمرو بن میمون نے کہا ہر استخوان و رگ و پے مین سرایت کریگا عکرمہ نے
کہا اطراف موے بدن سے ابراہیم تیمی نے کہا ہر بال کی جڑ مین ابن جریر نے کہا ہر مکان سے مراد پس و پیش ہے دوسرا
لفظ یہ ہے کہ یمین و شمال ہے اور فوق و تحت و سائر اعضا جسد ابن عباسؓ نے کہا مراد انواع عذاب ہے جسکی
ساتہہ دن قیامت کے آتش جہنم مین معذب کیا جائیگا کوئی نوع نہ ہوگی مگر اُس سے موت آئے گی اگر مرتا لیکن نہین
مرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ابن
عباسؓ کا مطلب یہ ہے کہ ہر نوع ان انواع عذاب سے ایسی ہے کہ جب اُسپر وارد ہوگی تو مقتضا موت کا کریگی اگر وہ
مرنیوالا ہوتا لیکن اُسے کب موت آتی ہے وہ تو دوام عذاب مین مخلد رہیگا ابدالآباد تک گرفتار نکال و وبال
ہوگا و لہذا فرمایا ہے کہ ہر جگہہ سے اُسکو موت آئیگی لیکن وہ نہ مریگا اُسکے بعد و سطے اُسکے عذاب غلیظ ہے یعنی
پہلے عذاب سے بہی بڑہکر اور سخت و دشوار تر اور تلخ و آفت رسانندہ تر و منہ القولہ تعالیٰ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ
إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا
فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ
اللہ نے خبر دی کہ کبہی وہ زقوم کہائینگے اور کبہی آب گرم پئینگے اور کبہی وارد جحیم ہونگے عیاذًا باللہ
مِن ذٰلِكَ و هكذا قال تعالیٰ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَ
بَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ اور فرمایا إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ خُذُوهُ
فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ
الْكَرِيمُ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ اور فرمایا وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ فِي
سَمُومٍ وَحَمِيمٍ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ اور فرمایا وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ جَهَنَّمَ
يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ اسکے
سوا اور بہت سی آیتین ہین جنکو دلالت ہے تنوع عذاب و تکرر عقاب و انواع و اشکال عقوبت پر جسکا احصا

ف تحقیق شریر…

سوا اللہ عزوجل کے کوئی نہین کرسکتا جَزَآءً وِّفَاقًا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ فتح البیان مین ہے جب
گروہ نے تمرد کیا اجابت رسل سے اونسے اپنے رسل سے قسم کہا کر یہ بات کہی کہ ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال دین
گے یا تم ہماری ملت مین آجاؤ عود اسجگہہ بمعنے صیرورت ہے یعنے طریقہ شرک مین داخل ہو تب اللہ نے رسولون
کو سندیسا بھیجا کہ ہم ان کفار کو ہلاک اور تم کو اس زمین مین ساکن کرینگے چنانچہ اللہ نے یہ وعدہ انکے ساتھہ پورا
کیا قتادہ نے کہا دنیا مین نصر اور آخرت مین جنت کا وعدہ دیا مگر ان لوگون کے لیے جنکو خوف مقام وخوف
وعید ہی پیغمبرون نے اللہ سے سوال اپنی فتحیابی کا کیا اپنے اعدا پر اللہ تعالی نے اونکو فتح دی اور ہر متکبر عدو کو نامراد
وزیانکار کیا انکے سامنے دوزخ ہے اور انکو زرداب پلایا جائیگا یہ اسکو جرعہ بنائینگے لیکن گلے سے نیچے اتار نہ سکینگے
گے ہر طرف سے اسباب موت کے آئینگے اوپر نیچے داہنے بائین سے بلکہ ہر موضع بدن سے اخفش نے کہا مراد موت
سے وہ بلایا ہین جو کافر کو دوزخ مین پہونچینگی اونکا نام موت کہا ہے بسبب شدت کی ولہذا فرمایا کہ وہ مرنے
والا نہین ہے یعنی بسبب تطاول شدائد موت وسکرات مرگ کے یا اوسکا دم حلق مین اٹکا ہے نہ باہر نکلتا
ہے کہ مرجاوے اور نہ اندر اپنی جگہہ مین جاتا ہے کہ زندہ سمجھا جاوے پھر اسکے پیچھے یا سامنے عذاب شدید ہے
کہ ہر دم آگے آتا ہے یا مراد خلود ہے دوزخ مین یا حبس انفاس مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ
كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ
هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ احوال انکا جو منکر ہوئے اپنے رب سے ان کے کیے جیسے راکھہ زور کی چلی اوسپر ہوا
دن آندھی کے کچھہ ہاتھہ مین نہین اپنی کمائی مین سے یہی ہے دور بھٹک جانا **ف** یہ ایک مثل ہے جو اللہ نے
واسطے اعمال کفار کے بیان کی ہے جنہون نے اللہ کے ساتھہ غیر کو پوجا ہے اور پیغمبرون کو جھٹلایا اور اپنے
اعمال کو غیر اساس صحیح پر بنا کیا وہ بنیاد انکی ڈھے گئی اور معدوم ہو گئی ایسے وقت مین جب کہ وہ سخت
محتاج طرف اسکی تھے سو مثال ان کفار کے اعمال کی دن قیامت کے جبکہ وہ طالب ان اعمال کے ثواب کے
ہونگے اور انکو یہ گمان ہوگا کہ ہمنے کچھہ کام کیا ہے اور وہ کچھہ بھی نہ پائینگے اور نہ کچھہ حاصل ہوگا ایسی
ہے جیسے راکھہ کہ اس سے کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے جس دن کہ سخت ہوا آندھی کی چلتی ہے اور وہ راکھہ اڑ
جاتی ہے اسیطرح کچھہ قدرت انکو اپنے اعمال پر جو انہون نے دنیا مین کیے تھے حاصل نہ ہوگی کیونکہ آندھی
کے دن کون اسکو جمع کرسکتا ہے کقولہ تعالی وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً
مَنْثُورًا وقولہ تعالی مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ

حرث قوم ظلموا انفسهم فاهلكته وما ظلمهم الله ولكن انفسهم يظلمون وقوله تعالى

يايها الذين امنوا لا تبطلوا صدقتكم بالمن والاذى كالذي ينفق ماله رئاء الناس

ولا يؤمن بالله واليوم الاخر فمثله كمثل صفوان عليه تراب فاصابه وابل فتركه

صلدا لا يقدرون على شيء مما كسبوا والله لا يهدي القوم الكفرين اس آيت مین ضلال

بعید فرمایا ہے یعنے اونکی سعی وعمل بے اساس ہے انہون نے اُن اعمال کے ثواب کو گم کر دیا وقت شدت

احتیاج کے سو یہ ایک گمراہی ہے دور و دراز فتح البیان مین کہا ہے کہ جو لوگ اپنے رب کا منکر ہوئے ہیں

اونکے اعمال صالحہ جیسے صدقہ وصلہ ارحام و فک اسیر ومہمانی و بر والدین و نحو ذالک یا انکی عبادت کرنا

واوثان وانداد کو عدم انتفاع مین بازوہ اعمال جن مین اُنہون نے غیر اللہ کو شریک کیا ہے مثل خاکستر کے ہین

یعنے باطل وغیر مقبول رماد وہ ہے جو لکڑی یا کوئلے کے جلنے کے بعد جھڑ پڑتی ہے جسکو راکھہ کہتے ہین جب

آندہی چلتی ہے اور ہوا تیز ہوتی ہے تو وہ راکھہ نہین تھمتی اسی طرح ان کفار کو اپنے اعمال مین کچہہ بہی دسترس

نہ ہوگی وہ ساری اعمال رماد کی طرح اُڑ جاوینگے سو یہ ایک ضلال بعید ہے طریق حق سے اور مخالف

صواب ہے الم تر ان الله خلق السموت والارض بالحق ان يشا يذهبكم ويات بخلق

جديد وما ذلك على الله بعزيز ۝ تو نے نہین دیکھا کہ اللہ نے بنائی آسمان وزمین جیسے چاہئے

اگر چاہے تمکو لیجاوے اور لاوے کوئی پیدایش نئی اور یہ اللہ پر مشکل نہین ف اللہ نے اپنی قدرت

ابدان پر دن قیامت کے خبر دی کہ مینے آسمان وزمین بنائے ہین جنکی آفرینش انسان کی پیدایش سے بڑی

ہے کہ جسکو یہ قدرت ہے کہ اوسنے ایسے آسمان مرتفع ووسیع وعظیم بنائے اور اسمین کواکب ثوابت وسیارہ

وحرکات مختلفات وآیات باہرات رکہی اور یہ زمین پیدا کی اور اسمین مہاد دوہا داوتاد براری وصحاری

وقفار و بحار و اشجار ونبات وحیوان ساتہہ اختلاف اصناف ومنافع واشکال والوان واوضاع کے ہیں

وہ انسان کو دوبارہ نہین پیدا کر سکتا اولم يروا ان الله الذي خلق السموت والارض ولم

يعي بخلقهن بقادر على ان يحي الموتى بلى انه على كل شيء قدير اور فرمایا اولم یر

انا خلقنه من نطفة فاذا هو خصيم مبين وضرب لنا مثلا ونسي خلقه قال

من يحي العظام وهي رميم قل يحييها الذي انشاها اول مرة وهو بكل خلق عليم

الذي جعل لكم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون اوليس الذي خلق السموت

والارض بقادر علی ان یخلق مثلهم بلی وهو الخلاق العلیم انما امره اذا اراد شیئا
ان یقول له کن فیکون فسبحان الذی بیده ملکوت کل شیء والیه ترجعون آیت با
مین فرمایا ہے کہ اگر الله چاہے تمکو لیجاے اور ایک نئی خلق لے آے یہ کام اسپر کچھہ مشکل نہین ہے اگر تم
خلاف الله کی حکم کے کروگے کما قال وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم اور
فرمایا یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و
یحبونه اور فرمایا ان یشا یذهبکم ایها الناس ویات باخرین وکان الله علی ذلک قدیرا
فتح البیان مین کہا ہے رویت آنکهہ قلبی ہے اور خطاب حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو ہے یا تعریض امت کو
یا یہ خطاب ہے ہر صالح خطاب کو یعنے تو نے نہین دیکھا کہ الله نے آسمان و زمین کو حق سے وجہ صحیح پر پیدا
کیا ہے تاکہ الله کی کمال قدرت پر دلیل ہو کچھہ باطل و عبث نہین بنایا وہ چاہے تو اے لوگو تم کو اس
دنیا سے لیجاے اور نابود کر دے کہین تمہارا اتا پتا نہ چلے اور ایک دوسری مخلوق سوا تمہارے لے آئے
یعنے موجود کو معدوم اور معدوم کو موجود کر دے عصاۃ ہلاک ہو جاوین اور بجاے انکی مطیعین آ جاوین
کیونکہ قادر پر کوئی امر صعب نہین ہوتا ہے الله کی قدرت لذاتہ کچھہ مختص ساتھہ کسی مقدور کے نہین ہے
اور یہ خلق جدید محتمل ہے کہ نوع انسان ہو یا کوئی اور نوع دیگر یہ لیجانا تمہارا اور لانا دوسرونکا الله پر کچھہ
دشوار نہین ہے آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ الله تعالی اس لائق ہے کہ اس سے امید ثواب کی اور خوف
عقاب کا رکہا جاے ولہذا بعد اسکے ذکر احوال آخرت کا کیا ہے اور فرمایا ہے وبرزوا لله جمیعا
فقال الضعفوا للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فهل انتم مغنون عنا من عذاب
الله من شیء قالوا لو هدانا الله لهدیناکم سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من
محیص سامنے کہڑے ہونگے الله کے سارے پہر کہینگے کمزور بڑائی والون کو ہم تہے تمہارے پیچہے سو کچھہ
بچاؤگے تم ہمسے مار الله کی وہ بولے اگر راہ پر لاتا ہم کو الله البتہ ہم تمکو راہ پر لاتے اب برابر ہے ہمارے
حق مین ہم بیقراری کرین یا صبر کرین ہم کو نہین خلاصی ف الله نے کہا ساری خلائق کیا نیک کیا
بد اک زمین کشادہ مین سامنے الله کی کہڑی ہوگی جہان کوئی شے کسیکی چہپا نہ سکے گی ضعفا یعنے اتباع
اپنے سرداروں اور کبراء سے جو الله وحدہ لاشریک لہ کی عبادت سے استکبار کرتے تہے اور موافقت رسل
سے متکبر تہے کہینگے کہ ہم تو تمہارے حکم بردار دیرہ و کار تہے جو کچھہ تم کہتے تہے ہم وہی کرتے تہے اب

تم کچھ اللہ کا عذاب ہم سے دور کر سکتے ہو تو کرو جسطرح کہ دنیا میں تمنے ہمسے وعدہ کیا تھا اور ہمکو امید دلائی
تھی وہ کہینگے اگر اللہ ہمکو ہدایت کرتا تو ہم تمکو ہدایت کرتے لیکن ہم پر تو اللہ کا قول ثابت ہو گیا اور ہمارے تمہارے
لیے اللہ کی قضا و قدر نے سبقت کی اور کلمہ عذاب کا کافرون پر متحقق ہو گیا اب ہم گھبرائین یا صبر کرین برابر ہے
کچھ فائدہ نہین ہمکو چھٹکارا نہ ہوگا ابن زید کہتے ہین بعض اہل نار بعض سے کہینگے جنت والون نے رو کر
اور عاجزی کر کے اللہ سے جنت لی آؤ ہم بھی گریہ وزاری کرین جب دیکھینگے کہ اس سے بھی کچھ کام نہ چلا تو
کہینگے کہ اہل جنت نے جنت صبر سے حاصل کی آؤ ہم بھی صبر کرین پھر ایسا صبر کرینگے کہ ویسا دیکھا نہ سنا ہوگا
یہ صبر بھی کچھ کار آمد انکے نہ ہوگا اسوقت کہینگے یکسان ہے جزع کرنا اور صبر کرنا ہمارا ظاہر یہ ہے کہ یہ
لوٹ پھیر گفتگو کی دوزخ مین ہوگی بعد دخول نار کے کما قال تعالی وَاِذْ یَتَحَاجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا
لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا کُنَّا لَکُمْ تَبَعًا فَہَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا
اِنَّا کُلٌّ فِیْہَآ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَکَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ اور فرمایا اُدْخُلُوْا فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ فِی النَّارِ کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّۃٌ لَّعَنَتْ اُخْتَہَا حَتّٰٓی اِذَا ادَّارَکُوْا فِیْہَا جَمِیْعًا قَالَتْ اُخْرٰىہُمْ
لِاُوْلٰىہُمْ رَبَّنَا ہٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِہِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِکُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ
وَقَالَتْ اُوْلٰىہُمْ لِاُخْرٰىہُمْ فَمَا کَانَ لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ
وقال تعالی رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا رَبَّنَآ اٰتِہِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ
وَالْعَنْہُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا یہی مخاصمت انکی محشر مین ہوگی اللہ نے فرمایا وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ
رَبِّہِمْ یَرْجِعُ بَعْضُہُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ
لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰکُمْ عَنِ الْہُدٰى بَعْدَ
اِذْ جَآءَکُمْ بَلْ کُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ
وَالنَّہَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰہِ وَنَجْعَلَ لَہٗٓ اَنْدَادًا وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ہَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فتح البیان مین
کہا ہے بروز بمعنے ظہور ہے براز بالفتح جائے وسیع کو کہتے ہین ساری خلقت دن قیامت کی سامنے اللہ کے
آئیگی یہ ارشاد دنیا پر اونکے اعتقاد کے فرمایا ہے ورنہ اللہ انکے سارے احوال کا عالم ہے کوئی شے انکی اسپر
مخفی نہین ہے یہ خواہ بارز ہون یا نہ ہون کیونکہ وہ لوگون کے آنکھ سے اپنے معاصی مستور رکھتے تھے اور اونکو گمان

تھا کہ اللہ پر چال سستور ہے سو وقت یہ اتباع ضعیف الرائے رؤسا اور قویا متکبرین سے یہ بات کہین گے
کہ ہم دنیا مین دین و اعتقاد مین تمہاری پیروی کرتے تھے ہم نے پیغمبرون کو جھٹلایا اور اللہ کا انکار کیا تمہاری
متابعت کی وجہ سے آجکے دن تم کچھہ ہماری کار آمد ہوگے اللہ کی عذاب سے وہ جواب دینگے کہ اگر ہم کو دنیا مین
طرف ایمان کے ہدایت کرتا تو ہم بہی تمکو راہ پر ایمان کے لاتے لکن جبکہ اللہ نے ہمکو گمراہ کیا اور ہم بہک گئے
تو ہم نے بہی تم کو طرف گمراہی کے بلایا اور بہکایا اور جو بات ہم نے اپنے لیے اختیار کی تہی وہی تمہارے لیے
پسند کی اب جزع کرنا یا صبر کرنا ہمپر برابر ہے جزع حزن سے بڑہکر ہے کیونکہ انسان کو اُس کام سے روکدیتی
ہے جسکے وہ درپے ہوتا ہے اب کوئی جگہہ گریز و رہائی و نجات کی ہمارے لیے نہین ہے جایز ہے کہ یہ کلام
فریقین کا ہو اگرچہ ظاہر کلام متکبرین کا ہے حدیث کعب بن مالک مین نقل آیا ہے کہ اہل نار کہین گے آؤ
ہم صبر کرین پس پانسو برس صبر کرین گے پہر جب دیکہین گے کہ اس سے کچھہ فایدہ نہین ہے کہین گے آؤ ہم جزع
کرین پہر پانسو برس روئین گے جب دیکہین گے کہ اس سے بہی کچھہ نفع نہ ہوا تب کہین گے سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ
اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ رواہ الطبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ

لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ
مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَاُدْخِلَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ
فِيْهَا سَلٰمٌ ○ بولا شیطان جب فیصل ہو چکا کام اللہ نے تمکو دیا تہا سچا وعدہ اور مینے وعدہ دیا پہر جہوٹ کیا
اور نہ تہی میری تمپر حکومت مگر مینے تم کو بلایا پہر تم نے مان لیا سو مجہکو مت الزام دو اور الزام دو اپنے تئین نہ
مین تمہاری فریاد پر پہونچون نہ تم میری فریاد پر پہونچو مین نہین قبول کرتا جو تم نے مجہکو شریک ٹہیرایا تہا
پہلے البتہ جو ظالم ہین اُن کو دکہہ کی مار ہے اور داخل کیے جو لوگ ایمان لائے تہے اور کام کیے تہے نیک
باغون مین بہتی نیچے اُنکے ندیان رہا کرین اُن مین اپنے رب کے حکم سے ان کی ملاقات ہے وہان سلام
ف شیطان کا زور نہین انسان پر مگر مشورت دیتا ہے بُری وہ مان لینی اپنا گناہ ہے دنیا مین سلام
دعا ہے سلامتی مانگنی پر وہان سلام مبارکباد ہے سلامتی پر لینے سے اللہ تعالی نے خبر دی کہ ابلیس اپنے
تابعدارون سے بعد فیصلہ حساب کتاب کی جبکہ مومن جنت مین اور کافر درکات نار مین جا بسین گے درمیان

اگلی کہڑے ہوکر خطبہ پڑہیگا تاکہ انکو غم پر غم اور غبن پر غبن اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو وہ کہیگا اللہ نے اپنے رسولوں کی زبانپر جو وعدہ تمکو دیا تہا وہ سچا اور ٹہیک تہا کہ اتباع رسل سلامتی ونجات پائینگے اور مینے جو وعدہ تمکو دیا تہا اسمین خلاف تہا کما قال تعالی یَعِدُهُمْ وَیُمَنِّیْهِمْ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطَانُ اِلَّا غُرُوْرًا پہر کہیگا سنو صاحب مینے جو طرف تمکو بلایا میرے پاس کوئی حجت اس وعدہ کی صدق پر نہ تہی اور نہ حکومت کہ مینے زبردستی تمکو گمراہ کیا ہو بلکہ بات یہ تہی کہ مینے تمکو بلایا تمنے بمجرد میری دعوت کی قبول کیا اور مان لیا حالانکہ رسولوں نے تمپر حجج واضحہ وادلہ صحیحہ اپنے صدق دعوت ورسالت پر قائم کیے تہے لیکن تمنے اُن کی مخالفت کی اور تم اپنے اسی گمراہی پر جمے رہے اب تم آج کے دن مجھکو ملامت نہ کرو بلکہ اپنے جانوں کو ملامت کرو کیونکہ یہ تمہاری ہی قصور ہے کہ تمنے اللہ کی حجت کو نہ مانا اور مینے جو تمکو طرف باطل کے بلایا جہٹ پٹ تم نے میری پیروی کرلی اب مین نہ تمکو چہڑا سکون اور نہ تم مجھکو اس عذاب سے رہائی دلا سکو مین منکر ہون اس شرک کا کہ تم نے پہلے مجہے شریک کیا قتادہ نے کہا یعنی بسبب مَا اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ابن جریر نے کہا مین جاحد ہون اس بات کا کہ اللہ عز وجل کا شریک ہون یہی قول راجح ہے کما قال تعالی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ کٰفِرِیْنَ اور فرمایا کَلَّا سَیَکْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَیَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ظالمون کے لیے جو حق سے روگردان ہین اور باطل کے تابع عذاب دردمند ہے ظاہر سیاق آیت سے یہی ہے کہ خطبہ پڑہنا ابلیس لعنہ اللہ کا بعد انکے داخل ہونیکے دوزخ مین ہوگا کما تقدم لیکن حدیث عقبہ بن عامر میں رفعًا آیا ہے کہ جب اللہ اولین وآخرین کو جمع کرے گا اور اُن کے درمیان حکم دیگا اور فیصلہ سے فارغ ہوگا تو مومنین کہینگے اللہ درمیان ہمارے فیصلہ کر چکا اب ہماری سفارش وشفاعت کون کرے گا تب کہینگے آدم علیہ السلام کے پاس چلو پہر ذکر نوح وابراہیم وموسی وعیسی کا کیا عیسی کہینگے مین تمکو رستہ بتاتا ہون طرف نبی امی کے وہ سب میرے پاس آوینگے اللہ مجھکو اذن دیگا کہ مین سامنے اللہ کے کہڑا ہون میری مجلس سے ایسی پاکیزہ خوشبو اوٹھے گی جو کسی نے سونگہی ہو مین اپنے رب کے پاس آؤنگا وہ میری شفاعت قبول کریگا اور میرے سر کے بالون سے پاؤن کے ناخن تک نور کر دے گا یعنی مین سر تا پا نور ہو جاؤنگا پہر کفار کہینگے کہ مومنوں نے تو اپنا شفیع پالیا ہماری شفاعت کون کریگا یہی ابلیس شفیع ہو کہ اسی نے ہمکو گمراہ کیا تہا تب ابلیس کے پاس آکر کہینگے مومنوں نے اپنا شفیع پالیا اب تم اوٹہو اور ہماری شفاعت کرو کیونکہ

شیین نے ملوث اور کیاہے وہ اٹھیگا اسکی مجلس سے ایک نہایت بدبو جو کسی نے سونگھی ہو اور ٹرےگی اثر
دم انکی زاری سخت ہوگی اور بعد فیصلہ ہوجانے کے شیطان کہیگا اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ تا آخر آیت
رَوَاهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ محمد بن کعب قرظی کہتے ہین جب ابلیس سے جواب
سنینگے تو اپنی جانون کے آپ دشمن ہوجائینگے تب ندا ہوگی لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ
تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ عامر شعبی کہتے ہین اس دن دو خطیب کہڑے ہونگے سر پر لوگون کے اللہ تعالی
عیسے علیہ السلام سے فرمائیگا ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الی قوله قَالَ
اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ یہ ابلیس لعنہ اللہ کہڑا ہو کر کہیگا مَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ
سُلْطَانٍ اِلَّا اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي الآیۃ اللہ نے جبکہ ذکر شقیا اور ان کی رسوائی و نکال کا کیا
جنکا خطیب ابلیس ہوگا تو پھر سعدا کا ذکر فرمایا کہ وہ جنت مین جائینگے نہرین جاری ہونگی جہان کہین وہ چلینگے
پہرینگے ان کے ساتھ چلینگی ہمیشہ کو وہ بہشت مین رہینگے نہ ہول ہو نہ زوال انکے صاحب سلامت دنیا ن
بہی سلام ہوگا کما قال تعالی حَتّٰى اِذَا جَاۤءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
اور فرمایا وَالْمَلٰۤئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور فرمایا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً
وَّسَلٰمًا اور فرمایا دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فتح البیان مین کہا ہے شیطان فریقین سے کہیگا بعد فیصلہ کے جبکہ جنتی جنت
مین اور دوزخی دوزخ مین جاچکینگے جسطرح کہ سورہ مریم مین بیان اس امر کا آئیگا کہ جو وعدہ بعث و حساب و
مجازات محسن و مسی کا اللہ نے کیا تہا وہ سچا تہا اور جو وعدہ مینے تم سے کیا تہا وہ جہوٹا اور باطل تہا وعدہ
یہ تہا کہ نہ بعث ہی نہ حساب اور نہ جنت اور نہ نار سو یہ وعدہ میرا خلاف ہوا مجہکو تمپر کوئی تسلط نہ تہا باظہار حجت
فقط اتنی بات ہوئی کہ مینے تم کو طرف غوایت و ضلال کے بلا کسی برہان و دلیل کے بلایا تم نے جلدی کر
میری دعوت قبول کرلی اب تم مجہکو اولہنا نہ دو اس وعدہ خلافی پر اسلیے کہ بعد تصریح عداوت کے گنجائش
اس سرزنش کی نہین ہے بلکہ تم اپنی ہی جانون کو ملامت کرو کہ تم نے بے دلیل میری بات مان لی کیونکہ جو
شخص مواعید باطلہ و دعاوی زائغہ کو قبول کرتا ہے وہ اپنے نفس پر جانی ہے اور اپنی ناک آپ کاٹتا ہے
اسی کے لگ بہگ وہ شخص ہے جو اقوال رجال کا برخلاف مفاہیم کتاب و سنت مقتدی ہوتا ہے جسپر کوئی حجت و برہان
نہین ہے اللہم غفرا حسن کہتے ہین فریادرسی کو ابلیس کہیگا نہ مین تمہاری فریادرسی کرسکتا ہون اور نہ تم

ہیری اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ شیطان بھی اسحالت مین مبتلا ہوگا جس عذاب مین کہ یہ اوسکے اتباع گرفتار
ہونگے اور وہ بھی خواہان فریادرس ہوگا کہ اسکو رہائی دلائے اور کہیگا بیشک انکار کیا اس بات کا کہ تم نے مجھے اللہ کا
شریک ٹھیرایا پہلے سے ظالمون کے لیے دکھ کی مار ہے اس خطبہ ابلیس سے بالکل کفار کی کمر ٹوٹ جائیگی اور دل
ٹکڑے ہوجائین گے امید بدل بیاس ہوجائیگی رہے ایمان دار عامل صالح سو وہ جنت مین داخل کیے جائین گے
ہمیشہ کو فرشتے اونکو اللہ کے اذن سے سلام کرینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ
اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ
مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ تو نے نہ دیکھا کہ کیسے بیان کی اللہ نے ایک مثال ایک بات ستھری جیسے ایک درخت ستھرا اسکی
جڑ مضبوط ہے اور ٹہنی آسمان مین لاتا ہے پھل اپنا ہر وقت پر اپنے رب کی حکم سے اور بیان کرتا ہے اللہ کہاوتین
لوگون کو شاید وہ سوچ کرین اور مثال گندی بات کی جیسے درخت گندا اوکھاڑ لیا اوپر سے زمین سے کچھ نہین اسکو
ٹھیراو **ف** مسلمانون کا دعوی درست ہے جسکی دلیل صحیح ہے اور دل مین اثر رکھتا ہے اور روز بروز چڑھتا ہے
اور کافرون کا دعوے جڑ نہین رکھتا تھوڑا دھیان کرنے سے غلط معلوم ہونے لگی اور دل مین اس سے کچھ نور
نہین اٹھتے ابن عباس رضی نے کہا مثال کلمہ طیبہ یعنے شہادت لا الہ الا اللہ کی ایسی ہے جیسے ایک پاک پیڑ یہ مومن ہوا
اسکی جڑ یعنے لا الہ الا اللہ مومن کے دل مین ثابت ہے اور اسکی شاخ یعنے عمل آسمان مین ہے کیونکہ مومن کے عمل آسمان
پر چڑھتے رہتے ہین ضحاک و سعید بن جبیر و عکرمہ و مجاہد وغیرہم نے بھی اسیطرح کہا ہے کہ مراد اس سے مومن کا عمل
و قول پاکیزہ اور فعل صالح ہے اور مومن درخت کھجور کیطرح پر ہوتا ہے کہ ہمیشہ اسکا عمل صالح مرفوع ہوتا رہتا ہے
ہر حین و وقت و صباح و مسا مین ابن مسعود نے کہا یہ شجرہ طیبہ نخل ہے انس رض بھی اسی کے قائل ہین کہتے ہین حضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ایک خوشہ گدر کھجور کا لائے آپنے یہ آیت پڑھی وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ پھر فرمایا ھِيَ النَّخْلَةُ یہ روایت انس رض سے موقوفا بھی اسی طرح آئی ہے مسروق و مجاہد و عکرمہ و سعید
بن جبیر و ضحاک و قتادہ وغیرہم نے یہی نص کی ہے ابن عمر رض نے کہا ہے ہم پاس حضرت کے تھے فرمایا مجھے خبر
دو اس درخت کی جو مشابہ ہے یا مثل مرد مسلمان کے ہے نہین جھڑتے پتے اسکے گرمی سردی مین ہر وقت اپنا پھل
لاتا ہے ابن عمر رض کہتے میرے جی مین یہ بات آئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے مینے دیکھا کہ ابوبکر رض و عمر رض بات نہین کرتے سو
مینے اپنا بولنا خوش نہ جانا جب انہون نے کچھ جواب دیا تب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یہ نخلہ ہے

جب ہم وہان سے اوٹھے مینے عمر رضہ سے کہا یا اَبَتَاہُ وَاللّٰہِ لَقَدْ کَانَ وَقَعَ فِی نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ کہا
پھر تو نے کسلیے نہ کہا مینے کہا مینے تمکو بولتے نہین دیکھا اسلیے اپنا بولنا یا کچھہ کہنا مکروہ رکھا عمر رضہ نے کہا
لَاَنْ تَکُوْنَ قُلْتَھَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کَذَا وَکَذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ احمد کا لفظ مجاہد سے یہی کہ مین ہمراہ
ابن عمر رضہ کے مدینے کو گیا مینے اونکو نہین سُنا کہ حضرتؐ سے کوئی حدیث روایت کی ہو مگر ایک حدیث کہا
ہم پاس حضرتؐ کے تھے کہ اتنے مین ایک گابھا لایا گیا حضرتؐ نے فرمایا درختون مین ایک درخت ہے
جسکی مثل مرد مسلمان کی سی ہے مینے چاہا کہ مین یہ کہون کہ وہ کھجور کا درخت ہے دیکھا تو مین اصغر قوم ہون حضرتؐ
نے فرمایا ہِیَ النَّخْلَۃُ اَخْرَجَاہُ تیسرا لفظ ابن عمر رضہ کا نزدیک مالک کے یہ ہے کہ ایکدن حضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے اصحاب سے کہا کہ درختون مین ایک ایسا درخت ہے کہ اُسکے پتے نہین جھڑتے مثل مومن کے لوگ
جنگل کے درختون مین پڑے میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اَخْرَجَاہُ اَیْضًا قتادہ کہتے ہین ایک
مرد نے کہا ای رسول خدا آسودہ لوگ اجر لیگئے فرمایا کیا اگر کوئی بعض متاع دنیا کو بعض پر رکھے تو کیا
آسمان تک پہونچ جائیگا مین خبر نہ دون تجھکو ایسے عمل کی جسکی جڑ زمین مین ہو شاخ آسمان پر کہا وہ کیا ہے اے
رسولخدا فرمایا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ دس دس بار بعد ہر نماز کے کہہ فَذٰلِکَ اَصْلُہٗ فِی
الْاَرْضِ وَفَرْعُہٗ فِی السَّمَآءِ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ ابن عباس رضہ نے کہا کہ یہ شجرہ طیبہ جنت مین ہے کل حین
سے مراد غدوہ وعشیہ ہے بعض نے کہا ہر ماہ ہے کسی نے کہا ہر دو ماہ کسی نے کہا ہر شش ماہ کسی نے کہا ہر
ہفت ماہ کسی نے کہا ہر سال ظاہر سیاق یہ ہے کہ مثال مومن کی مثل درخت کے ہے کہ ہر وقت تابستان و زمستان
مین یا رات دن مین ہمیشہ اُسکا پھل ملے اسی طرح مومن کا عمل صالح آناء لیل و اطراف نہار مین ہر وقت اور ہر زمانے
مین مرفوع ہوتا ہے اللہ کے اذن سے یعنے کامل و حسن و کثیر و طیب یہ امثال اللہ نے اسلیے بیان کیے ہین
کہ شاید لوگ نصیحت پکڑین اور مثال کلمہ ناپاک کی جیسے ناپاک درخت یہ کافر کی مثال ہے کہ اُسکے لیے نہ
اصل ہے نہ ثبات جیسے درخت حنظل کا کہ جسکو شریان کہتے ہین انس نے رفعًا کہا ہے ھِیَ الشَّرْیَانُ
رَوَاہُ الْبَزَّارُ یہ لفظ انس سے وقفًا بھی آیا ہے دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے ھِیَ الْحَنْظَلَۃُ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ
ابو العالیہ نے کہا ھٰکَذَا کُنَّا نَسْمَعُ تیسرا لفظ انس رضہ کا رفعًا نزدیک ابو یعلے کے یون ہے ھِیَ الْحَنْظَلُ فرمایا
یہ درخت زمین کے اوپر سے اوکھیڑ لیا گیا اُسکو قرار نہین ہے یعنے بے اصل و ثبات ہے یہی حال کفر کا ہوتا ہے
کہ نہ اصل رکھے اور نہ فرع اور نہ کوئی عمل کافر کا اوپر چڑھے اور نہ کوئی رشے اسکی مقبول ہو فتح البیان مین کہا ہے

تونے نہین دیکھا یعنے دل کی آنکھ سے کہ اللہ نے کیا مثل بیان کی کلمۂ طیبہ مثل ایک شجرہ طیبہ کے ہی جمہور نے کہا اس سے مراد
لا الہ الا اللہ ہے یا ہر کلمہ حسنہ جیسے تسبیح تحمید استغفار و توبہ و دعوت قالہ الزمخشری اس درخت کی جڑ راسخ ہے
انقلاع سے امن مین ہے اسلیے کہ اپنی رگون سے زمین کو پکڑے ہوئی ہے اور اسکی شاخ اعلا کارض پر ہے
طرف بلندی یعنے آسمان کے ہوا مین اونچی ہوتی چلی جاتی ہے اس درخت کا میوہ ہر وقت موجود ہے حین
لغت مین بمعنے وقت ہی اطلاق اس لفظ کا قلیل اور کثیر پر آتا ہے یہ بات اللہ کے ارادہ و مشیت سے ہوتی ہے
مراد اس درخت سے کھجور کا پیڑ ہے اسی طرح کلمہ ایمان کا دل مین مومن کے ہے اور عمل مومن کا آسمان پر چڑھتا
ہے اور اس کی برکت ہر وقت حاصل ہوتی ہے حدیث ابن عمرؓ مین فرمایا ہے هِيَ الَّتِي لَا تَنْقُصُ وَرَقُهَا النَّخْلَة
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَرْدُوْيَه قَالَ السُّيُوْطِيُّ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ ایک جماعت صحابہ و تابعین کی اسی طرف گئی
ہے بالجملہ مراد کل حین سے اوقات مختلفہ ہین بغیر تعیین کے یا مراد ہر سال ہے اسلیے کہ کھجور کا درخت ہر سال مین
ایک بار پھلتا ہے اقوال سلف کے معنے جن مین بہت ہین وجہ حکمت کی تمثیل ایمان مین ساتھ درخت کے علی الاطلاق
یہ ہے کہ درخت کو درخت اسی وقت کہتے ہین جبکہ اس مین تین چیزین ہون ایک رگ مضبوط دوسری جڑ قائم
تیسرے فرع ثابت اسی طرح ایمان تمام نہین ہوتا ہے مگر تین چیز سے ایک تصدیق قلب دوسرے قول لسان
تیسرے عمل بابدان و ارکان یہ مثل اللہ نے اسلیے بیان کی کہ لوگ احوال مبدا و معاد و بدائع صنع خدا کو جو کہ دلیل ہین
وجود وحدانیت پر یاد کرین مثال کے بیان کرنے مین زیادت تذکیر و تفہیم و تصویر معانی و تقریب مدعا حس سے
اور موعظت و اسطے متعظ کے ہوتی ہے اور کلمہ خبیث کی مثال درخت خبیث کی سی ہے یہ درخت حنظل کا ہے یا پیاز کا یا کما
یا طحلب یا کشوث کا کہ نہ پتے ہین اور نہ جڑ ہے اسکی جڑ زمین پر سے اکھیڑ ڈالی گئی اسکو قرار نہین ہے کیونکہ اگر جڑ ہوتی یا گہری ہوتی تو کچھ تھمتا اسیطرح کافر کا حال ہے کہ
اسکے لیے نہ کوئی حجت ہے اور نہ ثبات اور نہ اس سے کوئی خیر حاصل ہو اور نہ کوئی قول طیب و عمل صالح اسکا
اوپر چڑھے ابن عباسؓ نے کہا کلمہ خبیثہ شرک ہے اور شجرۂ خبیثہ کافر یعنے شرک کی کوئی جڑ نہین ہے جس سے وہ
تھمے اور کافر کے پاس کوئی برہان نہین ہے اللہ شرک کے ہوتے کوئی عمل قبول نہین کرتا ہے ایک جماعت تابعین
و من بعدہم سے یہی طرح مروی ہے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝ مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والونکو مضبوط بات سے دنیا کی
زندگی مین اور آخرت مین اور بہلا دیتا ہے اللہ بے انصافون کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے ف قبر مین جو
کوئی مضبوط بات کہیگا ٹھکانا نیک پاویگا اور جو بچلی بات کہیگا خراب ہوگا انتہی حدیث براء بن عازبؓ مین فعال

آیا ہے کہ مسلمان سے جب قبر مین سوال ہوگا تو وہ اسبات کی گواہی دیگا کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک
قولہ یثبت اللہ الخ رَوَاہُ البُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ اَیْضًا وَبَقِیَّۃُ الْجَمَاعَۃِ کُلُّھُمْ دوسرا لفظ براء ابن عازب کا
یہ ہی کہ نکلے ہم ساتھ حضرت صلعم کے ایک جنازہ مرد انصار مین جب قبر تک پہونچے وہ طیار نہ تہی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم آپکے گرد بیٹھے گویا ہماری سر پر چڑیان ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتہہ مین ایک لکڑی تہی اس سے زمین کریدنے لگے پہر سر اوٹہا کر فرمایا اِسْتَعِیْذُوْا بِاللہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
دوبار یا تین بار اسی طرح کہا پہر فرمایا بندہ مومن جب انقطاع مین دنیا سے اور اقبال مین آخرت کی ہوتا ہے
تو اسکے پاس آسمان سے فرشتے اوترتے ہین سفید چہرونکے گویا اونکے چہرے آفتاب ہین اونکے ہمراہ
ایک کفن اکفان جنت سے اور حنوط جنت کے حنوط مین سے ہوتا ہی وہ مد بصر پر اوس بندے سے بیٹھتے ہین پہر ملک
الموت آکر نزدیک اسکے سر کی بیٹہتا ہی اور کہتا ہے ای جان پاک نکل طرف مغفرت و رضوان خدا کی وہ جان نکلتی
ہے جیسے بوند پانی کی مشک سے ٹپکتی ہے تب ملک الموت اسکو لیلیتا ہے جب اسنے لیلی تب وہ فرشتے اوسکے ہاتہہ
مین ایک طرفۃ العین نہین چہوڑتے یہانتک کہ اسکو لیکر اس کفن مین رکہتے ہین اور اس حنوط مین اس سے بہت عمدہ مشک
کی سی خوشبو جو روی زمین پر پائی جاتی ہے نکلتی ہے پہر اس جان کو لیکر اوپر چڑہتے ہین اونکا گذر کسی گروہ
ملائکہ پر نہین ہوتا ہے لیکن وہ کہتے ہین کہ یہ روح پاک کیا ہے یہ کہتے ہین فلان بن فلان ہے مثلا یون کہتے
ہین کہ صدیق بن حسن ہے اوسکے نامون مین سے جو نام بہت اچہا ہی اور دنیا مین اس نام سے پکارا جاتا
تہا وہ نام لیتے ہین یہانتک کہ آسمان دنیا تک لے پہونچتے ہین اور دروازہ آسمان کا کہلواتے ہین پہر آسمان
کے مقرب فرشتے دروازہ کہولدیتے ہین اس آسمان تک جو نزدیک اس آسمان کے ہی یہانتک کہ آسمان ہفتم
تک منتہی ہوتے ہین تب اللہ فرماتا ہے لکہو کتاب میری بندی کی علیین مین اور پہیر دو اسکو زمین مین کیونکہ مینے
پیدا کیا ہی انکو اس مٹی سے اور اسی مین انکو پہیر دونگا اور اسی سے پہر دوبارہ انکو نکالونگا پس وہ روح اپنے جسد
مین پہیر دیجاتی ہے تب دو فرشتے اسکے پاس آتے ہین اور اسکو اٹہا بٹہلاتے ہین اور اس سے کہتے ہین مَنْ
رَبُّکَ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہی رَبِّیَ اللہُ میرا رب اللہ ہی کہتے ہین مَا دِیْنُکَ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہی دِیْنِیَ
الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے کہتے ہین مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ یہ کون مرد ہے جو تم مین مبعوث
کیا گیا وہ کہتا ہے ھُوَ رَسُوْلُ اللہِ وہ رسول ہین اللہ کے وہ کہتے ہین وَمَا عِلْمُکَ تونے کس طرح جانا
یہ کہتا ہے قَرَأْتُ کِتَابَ اللہِ فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ یعنے مینے قرآن پڑہا اور اسپر ایمان لایا اور اسکو

سمجا جاتا تب ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہے اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لیے جنت کا فرش
بچہاؤ اسکو جنت کا لباس پہناؤ اُسکے لیے طرف جنت کے ایک دروازہ کہولدو پہر فرمایا کہ اُسکو ہوا اور خوشبو بہشت
کی آتی ہے اور اُسکی قبر مدبصر تک کشادہ کر دیجاتی ہے اور ایک اچھی صورت کا مرد اچھے کپڑے پہنے ہوئے خوشبودار
پاس اُسکے آتا ہی اور کہتا ہے اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّكَ هٰذَا یَوْمُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تُوْعَدُ بُ تجھے مژدہ اسکا جو تجھے مسرور
کرے یہ دن ہے تیرا جسکا وعدہ تجہسے کیا جاتا تہا یہ کہتا ہے مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِالْخَیْرِ
تو کون ہے کہ تیری صورت اُس شخص کی سی صورت ہی جو خیر وخوبی لاوے اور خوشی سنا کے وہ کہتا ہے اَنَا عَمَلُكَ
الصَّالِحُ مین تیرا عمل نیک ہون یہ کہتا ہو رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ
وَمَالِیْ یارب قیامت قائم کر کہ مین اپنے اہل ومال کے پاس جاؤن پہر فرمایا کہ بندہ کافر جب انقطاع مین دنیا
سے اور اقبال مین آخرت سی ہوتا ہے تو اسکے پاس آسمان سے فرشتے اترتے ہین سیاہ رو انکے ہمراہ ٹاٹ
ہوتا ہی اُس سے مدبصر پر بیٹھتے ہین پہر ملک الموت آکر نزدیک اُسکے سر کے بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے جان نا
پاک نکل طرف اللہ کی خفگی وغضب کے وہ جان بدن مین پہیل جاتی ہے یہ اسکو اسطرح کہینچتا ہی جسطرح گرم
سیخ صوف نم مین سی کہینچی جاتی ہے پہر اسکو پکڑ لیتا ہے جب پکڑ لیا تو وہ فرشتے اُسکے ہاتہہ مین نہین
چہوڑتے ایک طرفۃ العین یہانتک کہ اسکو اُس ٹاٹ مین رکہتے ہین اُس سی ایک ایسی بدبو نکلتی ہے جو کسی مردار
کی روے زمین پر پائی جاوے پہر اسکو لیکر اوپر چڑہتے ہین جس کسی گروہ ملائکہ پر گذر ہوتا ہے وہ کہتے ہین
یہ کیسی ناپاک جان ہے کہتے ہین فلان بن فلان کی بہت بُرے نام سے جس سے وہ دنیا مین پکارا جاتا تہا
یہانتک کہ آسمان دنیا تک پہونچتے ہین اور دروازے کہلواتے ہین وہ نہین کہولا جاتا پہر حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے آیت پڑہی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ
فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ اور اللہ فرماتا ہے لکھو کتاب اسکی سجین مین جو سب سے نیچے زمین مین ہی تب اسکی روح پہینکدی
جاتی ہے پہر آیت پڑہی وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ
بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ تب اسکی روح اسکے بدن مین پہیر دیجاتی ہے اور دو فرشتے اوسکے پاس آکر
اوسکو اُٹہا بٹہالیتے ہین اور کہتے ہین تیرا رب کون ہی وہ کہتا ہا ہا ہ ہا ہ لَا اَدْرِیْ مین نہین جانتا کہتے ہین
تیرا دین کیا ہے کہتا ہے ہا ہ ہا ہ لَا اَدْرِیْ کہتے ہین یہ کون مرد تہا جو تم مین بہیجا گیا وہ کہتا ہی ہا ہ ہا
مین نہین جانتا تب ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہی اَنْ كَذَبَ عَبْدِیْ میرے بندے نے جھوٹ بولا

اُسکے لیے آگ کا فرش کرو اور ایک دروازہ طرف دوزخ کے کہولدو اسکو گرمی اور ہوا سے گرم دوزخ کی آتی
ہے اور قبر تنگ ہو جاتی ہے یہانتک کہ اُسکی پسلیان درہم برہم ہو جاتی ہین اور ایک مرد بدشکل بدلباس
بدبودار پاس اُسکے آتا ہے اور کہتا ہے اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْؤُكَ هٰذَا یَوْمُكَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ یعنی
تجھکو مژدہ ہو ایسی شے کا جو تجھکو بُری لگے یہ دن ہے تیرا جسکا وعدہ تجھکو دیا جاتا تھا یہ کہتا ہے مَنْ اَنْتَ
فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ تو کون ہے کہ تیری صورت بدی لاتی ہے وہ کہتا ہے اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِیْثُ
مین تیرا ناپاک عمل ہون وہ کہتا ہے رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ یعنے اے رب قیامت قائم نہ کر رَوَاہُ الْاِمَامُ
اَحْمَدُ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اسحدیث کو احمد نے دوسرے طریق سے بہی براء بن
عازب سے روایت کیا ہی کہا ہم نکلے ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازہ پر الی قولہ پہر جب اُسکی
روح نکلجاتی ہے تو درود بہیجتا ہے اُسپر ہر فرشتہ جو درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ہر فرشتہ جو آسمان پر ہے
اور کہلجاتی ہین دروازے آسمان کے کسی دروازے کے لوگ نہین ہین لیکن وہ اللہ عز وجل سے یہ دعا
کرتے ہین کہ وہ اُسکی روح کو اُن کے پاس سے عروج بخشے آخر حدیث مین یہ فرمایا ہے کہ پہر مقرر کیا جاتا
ہے اُس کافر کے لیے ایک اندہا بہرا گونگا اوسکے ہاتہ مین ایک ہتوڑا ہوتا ہے کہ اگر اوس سے پہاڑ کو مارے تو وہ خاک
ہو جائے پہر ایک ایسی ضرب لگاتا ہے کہ وہ کافر مٹی ہو جاتا ہے پہر اللہ اُسکو ویسا ہی کر دیتا ہے جیسا کہ وہ پہلے
تہا پہر اُسکو دوسری ضرب لگاتا ہے جس سے وہ ایک ایسی چیخ مارتا ہے جسکو ہر شے سنتی ہے مگر ثقلین یعنے جن
و انس براء نے کہا پہر اُسکے لیے ایک دروازہ طرف نار کے کہولا جاتا ہے انتہے بزار نے تفسیر آیت باب مین کہا
ہے کہ مراد اس سے عذاب قبر ہے عبد اللہ کہتے مومن جب مرجاتا ہے تو اپنی قبر مین اُٹھا بیٹھایا جاتا ہے اُس سے
کہا جاتا ہے مَا رَبُّكَ مَا دِیْنُكَ مَنْ نَبِیُّكَ ثبت اللہ اُسکو ثابت قدم رکہتا ہے وہ کہتا ہے رَبِّیَ اللّٰهُ وَ
دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پہر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آیت باب پڑہی رَوَاہُ الْمَسْعُوْدِیُّ انس رضی اللہ عنہ
بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین بندہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اور اُسکے اصحاب واپس پہرتے ہین تو وہ آواز اونکے نعال
کی سنتا ہے اور دو فرشتے آکر اُسکو اُٹہا بٹہا لیتے ہین اور کہتے ہین مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ تو اس
شخص کے حق مین یعنے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ مین کیا کہتا تہا مومن کہتا ہے اَشْهَدُ اَنَّهٗ
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اُس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنی نشست گاہ دوزخ مین اللہ نے اُسکی عوض تجھکو جنت سے بدل دی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا یعنے وہ ان دونون جگہون کو ایک ساتھ دیکھتا ہے رَوَاہُ

الامام عبد بن حمید فی مسندہ قتادہ نے کہا ہم سے ذکر کیا گیا کہ قبر ستر گز کشادہ کر دیجاتی ہے اور سبزہ زار سے بھر دیجاتی ہے قیامت تک رواہ مسلم ابو الزبیر نے جابر بن عبد اللہ سے حال فتانان قبر کا پوچھا تھا کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ یہ امت مبتلا ہوتی ہے اپنی قبروں میں مومن جب اندر قبر کے داخل کیا جاتا ہے اور اسکے اصحاب پشت پھیرتے ہیں تو ایک فرشتہ شدید الانتہار آتا ہے اور کہتا ہے ما کنت تقول فی ھذا الرجل تو اس مرد کے حق میں کیا کہتا تھا مومن کہتا ہے انہ رسول اللہ وعبدہ وہ فرشتہ کہتا ہے انظر الی مقعدک الذی کان لک فی النار قد انجاک اللہ منہ وابدلک بمقعدک الذی تری من النار مقعدک الذی تری من الجنۃ فیراھما کلیھما تب مومن کہتا ہے دعونی ابشر اھلی مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے گھر والوں کو نوید دوں اس سے کہتے ہیں ٹھیر جا رہا منافق سو وہ بعد وسپی اپنے اہل کے اٹھہ بیٹھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے ما کنت تقول فی ھذا الرجل وہ کہتا ہے لا ادری اقول کما یقول الناس یعنی میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ لوگ کہتے تھے وہی بات میں بھی کہتا تھا اس سے کہتے ہیں لا دریت ھذا مقعدک الذی کان لک فی الجنۃ قد ابدلت مکانہ مقعدک من النار جابر نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے یبعث کل عبد فی القبر علی ما مات المومن علی ایمانہ والمنافق علی نفاقہ رواہ احمد واسنادہ صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ ابو سعید خدری کہتے ہیں ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ پر حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا ای لوگو یہ امت اپنی قبر میں مبتلا ہوتی ہے انسان جب دفن ہوتا ہے اور اسکے ہمراہی اس سے جدا ہو جاتی ہیں تو ایک فرشتہ آتا ہے اسکے ہاتھ میں ہتوڑا ہوتا ہے لوہے کا وہ اسکو بٹھال کر کہتا ہے تو اس مرد کے حق میں کیا کہتا تھا اگر مومن ہے تو کہتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرشتہ کہتا ہے تو نے سچ کہا پھر اسکے لیے ایک دروازہ طرف آگ کی کھولدیا جاتا ہے فرشتہ کہتا ہے ھذا منزلک لو کفرت بربک فاما اذا امنت فھذا منزلک یعنی یہ تیرا گھر تھا اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا لیکن جبکہ تو ایمان لے آیا تو اب تیرا گھر یہ ہے پھر ایک دروازہ طرف بہشت کے کھولدیا جاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اسطرف جائے اس سے کہتے ہیں اسکن یعنی ٹھیر جا اور اس کی قبر میں کشایش کر دی جاتی ہے اور اگر کافر یا منافق ہوتا ہے تو اس سے کہتے ہیں تو اس مرد کے حق میں کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے لا ادری سمعت الناس یقولون شیئا اس سے کہتے ہیں لا دریت ولا تلیت ولا اھتدیت پھر اسکے لیے ایک دروازہ طرف

جنت کے کہولکر کہتے ہین کہ یہ تیرا گہر تہا اگر تو اپنے رب پر ایمان لاتا لکن جب کہ تو نے کفر کیا اب اللہ عزوجل نے
یہ گہر عوض اسکے تجھکو بدل دیا پہر ایک دروازہ طرف دوزخ کے کہولدیا جاتا ہے پہر ایک مقمعہ سے اسکو
سرکوب کرتے ہین وہ ایسا چلاتا ہے جسکو ساری خلق خدا کی سنتی ہے سوائے ثقلین کے بعض قوم نے کہا کہ اے
رسولخدا کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ اسپر ایک فرشتہ مطراق ہاتہہ مین لیکر کہڑا ہو لکن وہ اسدم حیران ہو جائیگا فرمایا
اللہ ایمان والون کو قول ثابت پر ثابت رکہتا ہے رواہ احمد وھذا ایضا اسنادہ لا باس بہ حدیث ابو
ہریرہؓ مین رفعا آیا ہے کہ میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین جب مرد نیک ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نکل اے
نفس مطمئنہ تو ایک جسد طیب مین تہا نکل محمود ہوکر اور بشارت لے روح وریحان و رب غیر غضبان کی اسیطرح وہ
فرشتہ اس روح سے کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ باہر آتی ہے پہر اسکو آسمان پہلے چڑہتے ہین اور دروازہ
کہلواتے ہین کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہین فلان جیسے مثلا یہ کہین کہ صدیق حسن ہے وہ کہتے ہین مرحبا
بالروح الطیب کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان
اسی طرح اس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ اس آسمان تک پہونچتے ہین جس مین اللہ عزوجل ہے اور اگر برا آدمی
ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ نکل اے نفس خبیثہ تہے جسد خبیث مین تہا نکل مذموم ہوکر اور بشارت لے حمیم غساق
کی اور اسی شکل کے دوسرے ازواج یعنے انواع عذاب کی اسی طرح کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ روح باہر آتی ہے
پہر اسکو لیکر طرف آسمان کے چڑہتے ہین اور دروازہ کہلواتے ہین تب کہا جاتا ہے کہ یہ کون ہے کہتے ہین
فلان ہے کہا جاتا ہے لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث ارجعی ذمیمۃ پہر اسکے
لیے دروازے آسمان کے کہولے نہین جاتے بلکہ آسمان پر سے وہ روح چہوڑ دیجاتی ہے اور قبر مین آتی ہے
مرد صالح اوٹہہ بیٹہتا ہے اسطرح جسطرح پہلی حدیث مین گذر چکا ہے کہتے سنتے ہین اسی طرح برے آدمی سے کہتے
ہین جو پہلی حدیث مین گذر چکا ہے رواہ احمد والنسائی وابن ماجہ صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
آیا ہے کہ جب روح مومن کی نکلتی ہے تو دو فرشتے آگے بڑہکر اسکو لیتے ہین اور اوپر چڑہتے ہین حماد نے
کہا پہر ذکر طیب ریح و مسک کا کیا اور کہا آسمان والے کہتے ہین روح طیبۃ جاءت من قبل الارض
صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ پہر اسکو پاس اسکے رب عزوجل کے لیجاتے ہین تب کہا
جاتا ہے کہ اسکو آخر اجل تک لیجاؤ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے حماد نے کہا ذکر کیا اسکی بدبو و مقت کا پہر کہا
کہ آسمان والے کہتے ہین روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض پہر کہا جاتا ہے کہ اسکو لیجاؤ آخر اجل تک

ابوہریرہؓ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ناک پر کپڑا رکھہ لیا اس طرح دوسرا لفظ ابوہریرہؓ کا رفعاً یہی
کہ مومن جب قبض ہوتا ہی تو اسکے پاس فرشتے رحمت کے آتے ہین ایک سفید حریر لیکر اور کہتے ہین نکل اے روح
طرف روح خدا کی وہ نکلتی ہے جیسے بہت عمدہ خوشبو مشک کی ہوتی ہی پھر اسکو ایک دوسرے کی ہاتھہ سے لیتا ہی نام لیکر
یہانتک کہ اسکو آسمان کے دروازے پر لاتے ہین فرشتے کہتے ہین یہ کون روح پاک ہے جو طرف سے زمین کے
آئی ہے پھر کسی آسمان پر نہین آتے لکن اسی طرح کہا جاتا ہی یہانتک کہ اسکو پاس ارواح مومنین کے لاتے ہین وہ
اُس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہین کہ کوئی اہل غائب اپنے غائب کے آنے سے خوش ہو وہ پوچھتے ہین کہ فلان
نے کیا کیا فرشتے کہتے ہین کہ ذرا اسکو چھوڑ دو کہ یہ آرام کرے یہ غم مین تہا وہ کہتا ہے کہ فلان شخص مرگیا کیا تمہارے
پاس نہین آیا یہ کہتے ہین کہ اسکو پاس اسکی ماں ہاویہ کے لے گئی رہا کافر سو پاس اسکے عذاب کی فرشتے آتے ہین
ٹاٹ لیکر اور کہتے ہین اے روح نکل طرف غضب خدا کی وہ نکلتی ہے جیسے نہایت بدبودار مردار اسکو زمین کے
دروازے پر لیجاتے ہین رَوَاہُ اِبْنُ حِبَّانَ فِی صَحِیْحِہٖ یہ لفظ ابوہریرہ کا رفعاً یہی اس سے پوچھتے ہین مَا فَعَلَ فُلَانٌ
مَا فَعَلَتْ فُلَانَۃٌ اور کافر کی روح جب قبض کر لیجاتی ہے اور اسکو زمین کے دروازے پر لیجاتے ہین تو
خازنان زمین کہتے ہین ہم نے کوئی بدبو تر اس سے نہین پائی پھر زمین زیرین تک اسکو پہونچا دیتے ہین
ابن عمرؓ نے کہا مومنون کی روحین جابیہ مین جمع ہوتی ہین اور کافرون کی برہوت مین یہ ایک زمین سبخہ
ہے حضرموت مین پھر اُس کی قبر تنگ کر دیجاتی ہے ترمذی کا لفظ ابوہریرہؓ سے رفعاً یہ ہے جب مردہ قبر
مین رکہا جاتا ہے یا کوئی ایک شخص تم مین کا تو اسکے پاس دو فرشتے سیاہ نیلی آنکھون والے آتے ہین ایک کو منکر
دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ دونو اس میت سے یہ پوچھتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہے وہ وہی کہتا
جو کہا کرتا تہا ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
فرشتے کہتے ہین ہمین معلوم تہا کہ تو یہی کہیگا پھر اسکی قبر کو ستر در ستر گز کشادہ کر دیتے ہین پھر اس سے کہتے
ہین سو رہ وہ کہتا ہی مین اپنے گہر والون کے پاس جا کر خبر کرون وہ کہتے ہین تم کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ
اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ یہانتک کہ اللہ اسکو اُسکی اُس خوابگاہ سے مبعوث کرے اور اگر منافق ہے تو یون کہتا
ہے کہ مینے لوگون کو سنا وہ کچھہ کہتے تہے مینے بہی اسی طرح کہا مین کچھہ نہین جانتا منکر نکیر کہتے ہین ہمین
معلوم تہا کہ تو یہی کہیگا پھر زمین کو حکم ہوتا ہے کہ اسپر اکٹھا ہو جا وہ اسکو دبا لیتی ہے یہانتک کہ اُسکے
پسلیان درہم برہم ہو جاتی ہین وہ ہمیشہ عذاب مین رہتا ہے یہانتک کہ اللہ اسکو اسکی مضجع سے اٹھا دے

ترمذی نے کہا ھٰذا حدیث حسن غریب ابوہریرہ نے رفعاً تفسیر آیت باب میں کہا ہے کہ یہ تثبیت اسلام ہوتی ہے کہ جب قبر میں اُس سے یہ بات کہی جاتی ہے مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وہ کہتا ہے رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ اُس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو زندہ رہا اور اسی پر تو مرا اور اسی پر مبعوث ہوگا رَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ بِسَنَدِهٖ حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری بیشک مردہ سنتا ہی آواز تمہارے جوتوں کی جسوقت کہ تم پشت پھیرتے ہو اُس سے پھر اگر وہ مردہ مومن تھا تو نماز نزدیک اُسکے سر کے ہوتی ہی اور زکوٰۃ داہنے طرف اور روزہ بائیں طرف اور خیرات کے کام جیسے صدقہ وصلہ معروف و احسان الی الناس پاس دونوں پاؤں کے اُسکے سر کیطرف سے آتے ہیں تب نماز کہتی ہے میری طرف رستہ اُنکا نہیں ہے تب داہنی طرف سے آتی ہیں زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف سے بھی راہ نہیں ہی تب بائیں طرف سے آتی ہیں روزہ کہتا ہی میری جانب سے مدخل نہیں ہے تب پاؤں کیطرف سے آتی ہیں فعل خیرات کہتا ہے ادہر سے راہ نہیں ہے تب اوس سے کہتے ہیں اُٹھ بیٹھ وہ اُٹھ بیٹھتا ہے اسکی نظر میں یوں آتا ہے کہ جیسے سورج ڈوبنے کو ہو اُس سے کہتے ہیں ہمیں بتا جو ہم تجھ سے پوچھیں وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز تو پڑھ لوں کہتے ہیں تو نماز پڑھ لیگا ہم جو سوال تجھ سے کریں تو اُسکی خبر ہمکو دے تب وہ کہتا ہی تم کیا پوچھتے ہو اُس سے کہتے ہیں تو بتا یہ مرد جو درمیان تمہارے تھا تو اُسکے حق میں کیا کہتا ہے اور تو کسبات کی گواہی اوسپر دیتا ہے وہ کہتا ہی کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوچھتے ہو کہتے ہیں ہاں وہ کہتا ہے اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ تب اُس سے کہا جاتا ہے عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيْتَ وَعَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ پھر اسکی قبر ستر گز تک کشادہ کر دیتے ہیں اور وہ منور ہو جاتی ہے اور ایک دروازہ طرف جنت کے کھولدیا جاتا ہی اور اُس سے کہتے ہیں دیکھ جو اللہ نے تیری لیے اُسمیں تیار کر رکھا ہے وہ غبطہ و سرور میں بڑھ جاتا ہے پھر اسکی جان پاک جانوں میں رکھی جاتی ہے یہ سبز پرندے ہیں درختوں میں جنت کے چرتے ہیں اور جسد طرف خاک کی پھیر دیا جاتا ہے وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الاٰية رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَذَكَرَ جَوَابَ الْكَافِرِ وَعَذَابَهٗ ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہی مومن پر موت نازل ہوتی ہے اور وہ معاینہ کرتا ہے جو نظر آتا ہے تب چاہتا ہی کہ اُسکی جان نکل جاوے اور اللہ اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور مومن کی روح آسمان پر لیجاتے ہیں اُسکے پاس مومنین کی روحیں آتی ہیں اور اُس سے

اپنے جان پہچان والون کی اہل ارض سے خبرین پوچھتے ہین جب وہ کہتا ہے کہ مین فلان کو زمین مین چہوڑ آیا ہون تو انکو
اس بات سی خوشی حاصل ہوتی ہے اور اگر اُسنے یہ کہا کہ وہ مرگیا ہے تو کہتے ہین کہ ہمارے پاس نہین آیا اور بیشک
مومن اپنی قبر مین اُٹھ بیٹھتا ہے اور اُس سے سوال اُسکے رب کا کیا جاتا ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہی کہتے ہین تیرا
نبی کون ہے وہ کہتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہین کہتے ہین تیرا دین کیا ہی وہ کہتا ہی میرا دین اسلام ہی
تب اوسکی قبر مین ایک دروازہ کہول دیتے ہین اور کہتے ہین دیکھ طرف اپنی محلس کے پہر وہ قبر کو دیکھتا ہے گویا
ایک خوابگاہ ہے اور جب کوئی اللہ کا دشمن ہوتا ہے اور اُسپر موت نازل ہوتی ہے اور وہ معاینہ کرتا ہے جو نظر آتا
ہے او نہین چاہتا کہ ہرگز اُسکی روح نکلے اور اللہ اُسکے ملنے کو دشمن رکہتا ہے پہر جب وہ قبر مین بیٹھتا ہے یا بٹہایا جاتا ہے
تو فرشتہ اُس سے کہتا ہے مَنْ رَبُّكَ وہ کہتا ہے لَا اَدْرِيْ تب اُس سے کہا جاتا ہی کہ لَا دَرَيْتَ پہر ایک دروازہ طرف
دوزخ کے کہولدیا جاتا ہے اور ایک ایسی مار پڑتی ہے جسکو ہر جاندار سنتا ہی مگر جن و انس پہر اوس سے کہتے ہین
نَمْ كَمَا يَنَامُ الْمَنْهُوْشُ مینے ابو ہریرہ رض سے کہا منہوش کیا ہی کہا وہ شخص ہے جسکو دواب و حیات نوچین
کہسوٹین پہر قبر کو اُسپر تنگ کردیا جاتا ہے رَوَاهُ الْبَزَّارُ اسمار بنت صدیق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہین کہ جب انسان مومن ہوکر داخل ہوتا ہے تو اُسکا عمل نماز روزہ اُسکو گہیر لیتا ہے اور ایک فرشتہ طرف سے نماز
کے آتا ہے نماز اُسکو رد کردیتی ہے اور طرف سے روزہ کے آتا ہے روزہ اُسکو پہیر دیتا ہے تب وہ فرشتہ اُسکو
پکار کر کہتا ہے بیٹھ جا وہ بیٹھ جاتا ہے فرشتہ اُس سے کہتا ہے تو حق مین اس مرد کے کیا کہتا ہے وہ پوچھتا
ہے کون مرد یہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہی اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فرشتہ کہتا ہے مَا يُدْرِيْكَ
اَدْرَكْتَهٗ تونے کسطرح جانا کیا اونکو پایا تہا وہ کہتا ہے اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فرشتہ کہتا ہے عَلٰى ذٰلِكَ
عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اور اگر فاجر یا کافر ہے تو جب فرشتہ آتا ہے تو درمیان اُسکے اور اُس
فاجر یا کافر کے کوئی شے پہیرنے والی نہین ہوتی ہے پہر یہ فرشتہ اُسکو اوٹہا بٹہا کر کہتا ہے مَا تَقُوْلُ
فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ وہ کہتا ہے کون مرد یہ کہتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ فرشتہ کہتا ہے تو اُسی پر جیا اور اُسی پر مرا اور اسی پر اُٹھیگا پہر اُسپر
اندر اُسکی قبر کے ایک دابہ مسلط کیا جاتا ہے اُسکی ساتھ ایک تازیانہ ہوتا ہے چنگاری کی طرح وہ اُس سے اُس میت
کو مارتا ہے وہ دابہ بہرا ہے اُسکی آواز نہین سنتا ہے کہ رحم کرے رَوَاهُ اَحْمَدُ ابن عباس رض نے تفسیر آیت باب
مین کہا ہی کہ مومن کو جب موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے حاضر ہوکر اُسپر سلام کرتے ہین اور جنت کی بشارت

دیتے ہین جب مرجاتا ہے تو اوسکے جنازہ کی ساتھہ جاتے ہین پہر ہمراہ لوگونکے اوسپر نماز جنازہ پڑہتے ہین جب
وہ دفن ہوکر بیٹھتا ہے تو اوس سے کہا جاتا ہے مَن رَبُّکَ وہ کہتا ہے رَبِّیَ اللّٰہُ اس سے کہتے ہین تیری شہادت
کیا ہے وہ کہتا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تب اسکی قبر مد بصر تک کشادہ
کردیجاتی ہے رہا کافر سو اوسپر فرشتے اُترتے ہین اور اپنے ہاتہہ پہیلاتے ہین یہ پہیلا نا مارنا ہے مُنہ اور پشت
پر وقت موت کی پہر جب قبر مین داخل کیا گیا اور بٹہایا گیا تب کہا جاتا ہے مَن رَّبُّکَ وہ کچہ جواب نہین دیتا
اور اللہ کو بہلا دیتا ہے اور جب کہا جاتا ہے مَنِ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ بُعِثَ اِلَیْکُمْ تو کچہہ جنبش نہین کرتا اور
نہ کچہہ جواب دیتا ہے اسی طرح اللہ ظالمون کو بہکا دیتا ہے ابو قتادہ کہتے ہین مومن جب مرجاتا ہے تو اندر قبر کے
بیٹھایا جاتا ہے اس سے کہتے ہین تیرا رب کون ہی وہ کہتا ہی اللہ ہے کہتے ہین تیرا نبی کون ہی کہتا ہے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ کئی بار اسی طرح کہا جاتا ہے پہر ایک دروازہ طرف دوزخ کے کہولکر کہتے ہین دیکہہ
اپنی منزل آگ مین اگر تو بہک جاتا پہر ایک دروازہ طرف بہشت کی کہولکر کہتے ہین کہ دیکہہ اپنی منزل جبکہ تو ثابت
رہا الی آخرہ اس روایت مین کچہہ سقوط اصل نسخہ مین ہوگیا ہے کوئی صحیح نسخہ ملے تو صحت کریجائے طاؤس نے
کہا قول ثابت حیات دنیا مین لا الہ الا اللہ ہے اور آخرت مین مسئلہ قبر قتادہ نے کہا دنیا مین خیر و عمل صالح پر
ثابت رکہتا ہی اور آخرت مین اندر قبر کے بہت سی سلف سے یون ہی مروی ہی حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام
پر اپنی تفسیر مین ایک حدیث طویل عبد الرحمن بن سمرہ سے رفعًا نزدیک حکیم ترمذی کے کتاب نوادر الاصول مین
لکہی ہے جسمین بکرات و مرات اسطرح فرمایا ہے کہ رَأَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ الخ جو کہ روایت مذکور کسی کتاب معتمد علیہ علم
حدیث سے منقول نہین ہی اسلیے اس جگہہ ذکر اسکا نہین کیا گیا قرطبی نے بعد ایراد حدیث مذکور کیون کہا ہے
هٰذَا حَدِیْثٌ عَظِیْمٌ ذُکِرَ فِیْهِ اَعْمَالًا خَاصَّةً تُنْجِیْ مِنْ اَهْوَالٍ خَاصَّةٍ پہر کتاب تذکرہ مین اس حدیث
کو اسی طرح پر وارد کیا ہے لکن قرطبی و حکیم ترمذی دونو روایت حدیث مین مسامحت کرتے ہین لہذا حدیث
مذکور ترک کی گئی اس حدیث سے زیادہ غریب تر دوسری حدیث طویل تمیم داری کی ہے جسکو حافظ ابو یعلی
موصلی نے اپنی سند سے بطریق انس بن مالک عن تمیم الداری روایت کیا ہی اور ابن کثیر رح نے کہا ہی هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ جِدًّا وَسِیَاقٌ عَجِیْبٌ وَیَزِیْدُ الرَّقَاشِیُّ رَاوِیْهِ عَنْ اَنَسٍ لَهٗ غَرَائِبُ وَمُنْکَرَاتٌ
وَهُوَ ضَعِیْفُ الرِّوَایَةِ عِنْدَ الْاَئِمَّةِ سو اس حدیث کو بہی اس جگہہ بسبب مزید غرابت کے چہوڑ دیا گیا ابو داؤد
عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی شخص کے دفن سے فارغ ہوتے تو ٹہیرکر

فرماتے اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَاسْاَلُوْا لَهُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ یُسْاَلُ تفرد به ابوداود واورده الْحَافِظُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ مَرْدُوْیَهَ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَوْ تَرٰی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰئِکَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ الآیة حَدِیْثًا طَوِیْلًا مِنْ طُرُقٍ غَرِیْبَةٍ عَنِ الضَّحَّاکِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا وَّفِیْهِ غَرَآئِبُ اَیْضًا مین کہتا ہون بیچ بیان احوال قبر واموات مقبورین کے احادیث صحیحہ آئی ہین وہ معنی ہین طرق غریبہ سے علاوہ اسکے اسباب خاص یعنے علم برزخ کے کتب خاصہ نفیسہ جامعہ تالیف ہوچکی ہین عربی مین کتاب شرح الصدور فی احوال الموتے والقبور اور ابیات التثبیت وشرح برزخ وتذکرہ قرطبی وتلخیص تذکرہ مذکور للشعرانی وغیرہا متداول ہین اور فارسی مین شمار التنکیت وقصر الآمال وتذکرۃ القبور ونحوہا ہین اور اردو مین قضیۃ المقدور اور دواء القلب القاسی تالیف محرر سطور اور طی الفراسخ تالیف بعض معاصرین نہایت نافع وجامع ہین اکثر لوگ جو اسلام لائے ہین اگرچہ نماز روزہ زکوۃ حج ادا کرتے ہین لیکن بسبب عدم اطلاع کے احوال قبور واحوال معاد پر گرفتار ذنوب ومعاصی رہتے ہین اور ارتکاب گناہون کا کمال جراءت کے ساتھہ کرتے ہین قیامت کے آنیکا اعتقاد رکھتے ہین مگر بوجہ مزید غفلت ونہایت جہل کے انواع عذاب قبر وازواج عقاب حشر ونشر سے اللہ کا خوف انکے دل مین نہین آتا ہے اسلیے مسلمان موحد کو ضرور ہے کہ جسطرح علم فرائض وواجبات دین اور کبائر ذنوب کا حاصل کرتا ہے اسیطرح تطورات موت ومابعد الموت کو بھی اپنے نصب العین وپیش نہاد خاطر رکھے کہ اس تذکرہ کو ترقیق قلب اور کسر شہوت واطمانینت نفس وحصول خوف خداوند تعالی شانہ مین اثر تمام ہے اور بے اسکے اسلام ناقص اور ایمان بے حلاوت اور احسان بے طلاوت باقی رہتا ہے بڑی دلیری گرفتاری معاصی مین اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ ہر شخص کو گنتی کبائر کی معلوم نہین ہے یا معلوم ہے لیکن اسکی جزا یاد نہین ہے ورنہ کون شخص ایسا ہی جو اپنے لیے ہلاک ابدی کو پسند کرے اور خلود ماؤ خلود نار کو بصورت شرک وکفر وفسق وفجور کے روا رکھے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ فتح البیان مین کہا ہے قول ثابت حجت واضحہ ہے اور وہ کلمہ طیبہ ہے اور صحیح مین ثابت ہوچکا کہ وہ کلمہ شہادت ہے جسکو مومن قبر مین بیٹھہ کر کہیگا بعض نے کہا معنے تثبیت اللہ کے یہ ہین کہ ہمیشہ ومدام اللہ کو اس کلمہ پاک کے لفظ ومعنے پر ثابت قدم راسخ دم رکھتا ہے زندگی دنیا مین یہانتک کے اگر اپنے دین مین مفتون ہوتے ہین تو بھی متزلزل نہین ہوتی جس طرح کہ وہ لوگ جنکو اصحاب اخدود نے فتنہ مین ڈالا تھا ثابت رہے لغزش نکی وللہ الحمد آخرت سے مراد اسجگہہ قبر ہے یعنی وہان جواب کی تلقین اور صواب پر تمکین عطا فرماتا ہے

قالہ الجمہور یا مراد قیامت کا دن ہے وقت بعث وحساب کی یا مراد حیات دنیا سے وقت مسئلہ قبر کا ہی
اور آخرت سی وقت مسئلہ یوم القیامۃ کا مطلب یہہ ایا کہ حبیبا وسنے سوال اونکی معتقد کا کیا جائیگا تو وہ
موضیح اسکی بدون لغزش بیان کے قول ثابت سی کرینگے انکو کچھہ تردد وجہل نہ ہوگا جسطرح کہ شخص بے توفیق
لا ادری کہیگا اور اس سے کہین گے لادریت ولا تلیت عائشہ کہتی ہین مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہا ایست اپنی قبرون مین مبتلا ہوتی ہے میرا کیا حال ہوگا مین ایک زن ناتوان ہون فرمایا یثبت
اللہ الذین امنوا الایۃ اخرجہ البزار سوال وجواب ملائکہ اور عذاب وفتنہ قبر مین احادیث کثیرہ آئی
ہین یہ جگہہ بسط کی نہین ہے نسئال اللہ التثبیت فی القبر وحسن الجواب وتسہیلہ بفضلہ انہ
علے کل شئی قدیر وبالاجابۃ جدیر یہ آیت شریف متعلق مثال اولے ہی یعنی شجرہ طیبہ کی پہر فرمایا
کہ اللہ ظالمون کو گمراہ کردیتا ہے یہ راجع ہے طرف مثال ثانی یعنی شجرہ خبیثہ کے یعنی وہ ظالم تکلم پر قول
ثابت وحجت باہرہ کی قادر نہین ہوتے ہین نہ قبر مین اور نہ وقت حساب کی جسطرح دنیا مین اتباع حق سے بہک
گئے اسی طرح قبر مین جواب باصواب دینے سی بہک جائین گے نسئال اللہ العافیۃ مراد ظالمین سے اسجگہہ کفار یا کل
یا ہر ظالم ستمگار اگرچہ اتنا ہی ہو کہ بینات واضحہ سے اس نے اعراض وانکار کیا ہے وہ موقف فتن مین
ثابت اور طرف حق کے راہ یاب نہ ہوگا اللہ تعالی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے مومنین کو ثابت رکھتا ہی اور
ظالمین کو مخذول فرماتا ہے کوئی اسکے حکم کا پہیرنے والا اور اسپر اعتراض کرنیوالا نہین ہے فرا نے کہا
یعنی اسکی قدرت کا انکار نہین ہوسکتا ہی اور نہ اوسکے فعل سے سوال دونو جگہہ مین اظہار محل اضمار مین واسطے

ترتیب مہابت کے ہی الم تر الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفرا واحلوا قومہم دار البوار ٭ جہنم
یصلونہا وبئس القرار ٭ وجعلوا للہ اندادا لیضلوا عن سبیلہ قل تمتعوا فان مصیرکم
الی النار ٭ تونے نہ دیکھے جنہوں نے بدلہ کیا اللہ کے احسان کا ناشکری اور اوتارا اپنی قوم کو تباہی کے گھر مین
جو دوزخ ہے بیٹھین گے اس مین اور برا ٹھکانا ہے تکے سردار مراد ہین کہ غریبون کو گمراہ کیا اور ٹہرائے
اللہ کے مقابل کہ بہکا دین لوگون کو اسکی راہ سے تو کہہ برت لو پہر تکو پہر جانا ہے طرف اگ کے ف
بخاری نے کہا الم تر اسجگہہ بمعنے الم تعلم ہے کقولہ الم تر کیف والم تر الی الذین خرجوا بوار بمعنے ہلاک ہے کقولہ
بورا ای ہالکین ابن عباس نے کہا کفار مین اہل مکہ دوسرا قول انکا یہ ہے کہ جبلہ بن الایہم ہے مع اپنے تابعین
عرب کے جو روم کو چلے گئے تھے لکن مشہور صحیح وہی قول اول ہے اگرچہ معنے اس لفظ کے شامل جمیع کفار ہین

کیونکہ اللہ تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت عالمین ونعمت للناس بنایا ہے جسنے اس رحمت ونعمت
کو قبول کیا اور قائم بشکر ہوا وہ جنت مین جائیگا اور جسنے اُسکو رد کیا اور منکر و کافر ہوا وہ دوزخ مین جائیگا علے
مرتضی کرم اللہ وجہہ نے تفسیر آیت با بین کہا ہی کہ یہ کفار قریش ہین ان بدر کے دوسرا لفظ اونکا یہ ہے کہ منافقین
قریش ہین تیسرا قول اونکا یہ ہے کہ مشرکین قریش ہین انکے پاس اسکی نعمت آئی یعنے ایمان اُنہون نے اس نعمت
کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو ہلاک کے گہر مین اتارا چوتہا قول یہ ہے کہ یہ دو بڑے فاجر ہین قریش کے بنو امیہ
وبنو مغیرہ سو بنو مغیرہ نے اپنی قوم کو دن بدر کے دار البوار مین نازل کیا اور بنو امیہ نے دن احد کے اپنی قوم
کو ہلاک کے گہر مین اتارا بدر کے دن ابوجہل تہا اور احد کے دن ابوسفیان دار البوار مراد جہنم ہے پانچوان
قول یہ ہے کہ بنو امیہ ایک وقت تک متمتع رہے عمر بن خطاب نے بہی مثل قول چہارم علی رض کے کہا ہی
اس لفظ سے فَاَمَّا بَنُو الْمُغِيرَةِ فَكَفَيْتُمُوهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَمَّا بَنُوْ اُمَيَّةَ فَمُتِّعُوا اِلٰى حِيْنٍ ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے عمر سے کہا ای امیر المومنین یہ آیت کیا ہے کہ هُمُ الْاَفْجَرَانِ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالِيْ وَاَعْمَامُكَ
فَاَمَّا اَخْوَالِيْ فَاسْتَاصَلَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَمَّا اَعْمَامُكَ فَاَمْلَى اللّٰهُ لَهُمْ اِلٰى حِيْنٍ مجاہد و
سعید بن جبیر وضحاک وقتادہ وابن زید نے کہا ہے یہ کفار قریش ہین جو دن بدر کے مارے گئی ابن عمر بہی اسی
کے قائل ہین ان لوگون نے اللہ کے شرکا ٹہیرائے اور اونکو پوجا اور لوگون کو طرف اُنکی پرستش کے بلایا اسپر
اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبانپر تہدید وعید فرمائی اور کہا اے رسول تم کہدو کہ جو کچہ تم دنیا مین کرسکو وہ کرلو تمہارا
مرجع طرف دوزخ کے ہی کما قال تعالی نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور فرمایا مَتَاعٌ
فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ فتح البیان
مین کہا ہے یہ خطاب ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا ہر صالح خطاب کو تعجب کی راہ سے کہ ان کفرہ فجرہ
سے ایسے اباطیل صادر ہوتے ہین کہ جسکو ذرا سا بہی ادراک ہوگا وہ تعجب کریگا ان لوگون نے بدل شکر کے
کفر کیا یعنے اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرماکر انپر انعام کیا تہا اونہون نے حضرت صلعم کی تکذیب
کی بعض نے کہا اُنہون نے نفس نعمت کو کفر سے بدل ڈالا نعمت بسبب کفر کے زائل ہو جاتی ہے جمہور مفسرین
کہتے ہین یہ آیت حق مین اُن لوگون کے اوتری ہے جو دن بدر کے حضرت صلعم سے لڑے اور بعض نے
کہا یہ عام ہے حق مین جمیع مشرکین کے بہرحال اونہون نے اپنی قوم کی نظر مین کفر کو رونق وزینت دی اور جہنم
مین اونکو جہونک دیا یہ دوزخ مین گہسین گے کیا بری جگہہ ہے ٹہیرنے کی اور اللہ کے لیے ہمسر ٹہیرائے یعنی

یعنے شرک ربوبیت مین یا نام مین یہ صنام ہین قتادہ نے کہا انہون نے شرک کیا ساتھہ اللہ کے حالانکہ اللہ کا کوئی شریک و ہمسر و شبیہ و برابر والا نہین ہے تعالی عن ذلک علوًا کبیرًا یہ کام اسلیے کیا کہ لوگون کو اسکی راہ سے گمراہ کردین اوسپر اللہ نے کہا کہ تم دنیا مین برت لو شہوات و کفران نعمت و ضلال مردم کو تھوڑے دن تمہارا انجام آخرت مین دوزخ کی طرف ہے قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ کہدے میرے بندون کو جو یقین لائی ہین قائم رکھین نماز اور خرچ کرین ہماری روزی مین سے چھپے اور کھلے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن جسمین نہ سودا ہے نہ دوستی ف یعنے نیک عمل کرتے نہین اور کوئی دوستی سے رعایت نہین کرتا اللہ نے اپنے بندون کو حکم طاعت کا کیا کہ قائم با حق ہو اور خلق کے ساتھہ احسان کرو نماز پڑھو نرے اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت بجا لاو زکوٰۃ دو قرابات پر نفقہ کرو اجانب کے ساتھہ احسان بجا لاو مراد اقامت نماز سے محافظت ہے وقت نماز و حدود و رکوع و خشوع و سجود پر سر و علانیہ سے مراد صدقہ دینا ہی چھپا کر اور کھلکر تاکہ قیامت کے دن سے پہلے تم اپنے نفس کو رہا کرو کیونکہ وہان نہ لین دین ہے اور نہ دوستی اشنائی کسی سے فدیہ نہ لیا جائیگا کما قال تعالی فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا خلال سے مراد خلت ہی ابن جریر نے کہا یعنے اسجگہہ کوئی خلیل بسبب مخالت کے کسی مستوجب عقوبت سی درگذر نہ کریگا بلکہ وہان عدل قسط و انصاف ہیگا قتادہ نے کہا اللہ نے جانا کہ دنیا مین بیوع و خلال ہین جسکو باہم برتتے ہین اب ہر شخص نظر کرے کہ وہ کس سے دوستی پیدا کرتا ہے اور کس کا ہمنشین بنتا ہے اگر یہ کام اللہ کے لیے ہے تو اسپر مداومت کرے اور اگر غیر اللہ کے لیے ہے تو منقطع ہو جاے ابن کثیر کہتے ہین مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ اسدن کسیکو کوئی بیع و فدیہ کام نہ دیگا اگر زمین بہر سونا بھی کیون نہ خرچ کرے اور نہ کسی کی دوستی و شفاعت کچہہ سودمند ہوگی جبکہ اللہ سے کافر ہوکر ملیگا قال اللہ تعالی وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ وقال تعالی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ فتح البیان مین کہا ہے اے نبی تم میرے بندون سے کہدو کہ تم نماز فرض کو برپا رکہو اور سارے ارکان تمام کرو اور زکوٰۃ فرض دو یا مراد صرف کرنا ہے بیچ وجوہ خیر مین یہی عموم اولی ہی اسمین زکوٰۃ بھی بدخول اولی داخل ہے سر وہ ہے جو پوشیدہ ہو علانیہ وہ ہے جو ظاہر ہو یا مراد سر سے تطوع ہے اور مراد علانیہ سے فرض پہلے آنے سے اُس دن کی جسمین نہ بکری ہو اور

نہ یاری دوستی اس آیت مین جو دلالت نفی خلت پر ہے یہ محمول ہے اُس دوستی پر جو کہ بسبب میل طبیعت و شہوت
نفس کے ہوتی ہو اور آیہ اَلْاَخِلَّاۗءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ مین ثبوت خلت کا محمول ہے
اُس مخاللت پر جو کہ بسبب محبت خدا ہو و لہذا اثبات اسکا واسطے متقین کے کیا ہو فقط اور غیر متقیان سے اسکی نفی کی ہو
بعض نے کہا قیامت کے دن احوال مختلفہ ہونگے بعض احوال مین ہر خلیل اپنے خلیل سے مشغول ہو جائیگا اور بعض احوال
مین بعض اخلا بعض پر مہربان ہونگے جبکہ وہ دوستی انکی اللہ کے لیے ہوگی وللہ الحمد اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ
فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ
اللہ وہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین اور اتارا آسمان سے پانی پہر اُس سے نکالی روزی تمہاری میوے اور کام مین
دی تمہارے کشتی کہ چلے دریا مین اُسکے حکم سے اور کام مین دین تمہارے ندیان اور کام مین لگائے تمہارے سورج
و قمر ایک دستور پر اور کام مین لگائی تمہارے رات اور دن اور دیا تم کو ہر چیز مین سے جو تم نے مانگی اور اگر گنو احسان
اللہ کے نہ پورے کر سکو بیشک آدمی بڑا بے انصاف ہے ناشکر ف اللہ نے سجگہہ اپنی بعض منتین خلق پر بیان کین
ایک یہ کہ اُنکے لیے آسمان کو ایک سقف محفوظ بنا دیا اور زمین کو فراش ٹہیرایا اور آسمان سے پانی اُتارا طرح
طرح کے ثمار و زروع مختلف رنگ و شکل و بو و مزے کے نکالے جن مین ہزار ہا منافع و فوائد ہین دوسرے یہ کہ کشتی
کو مسخر کیا وہ اوپر ایک دریا موج زن کے اللہ کے حکم سے چلتی پہرتی ہے دریا کو مسخر کیا کہ وہ کشتی کو لادے اور
اوٹہائے ہوئے ہے تا کہ سفر کرنے والے ایک اقلیم سے دوسری اقلیم کو جا سکین اور اسجگہہ کے اشیا اُسجگہہ اور وہان کے
چیزین اسجگہہ لیجا سکین تیسرے یہ کہ انہار کو مسخر کیا کہ وہ زمین کو پہاڑ کر ایک قطر سے دوسرے قطر کو جاتی ہین اُنمین
بعد و نکار رزق ہے کوئی شارب و ساقی ہوتا ہے اور کہین کچہہ اور منافع حاصل ہوتے ہین چوتہے یہ کہ سورج چاند
کو کام مین لگایا وہ رات دن سیر و سفر مین رہتے ہین اور کبہی تہکتے نہین نہ سورج چاند کو پا سکے نہ رات دن کو ہر
ایک اپنے اپنے فلک مین تیرتا ہے قال تعالی يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بالجملہ مہر و ماہ متعاقب یک
دیگر آتے ہین اور روز و شب متعارض ہوتے ہین کبہی رات دن سے اخذ کرلیتی ہے تو بڑہ جاتی ہے اور کبہی دن
رات سے لیتا ہے تو رات گہٹ جاتی ہے يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ پہر فرمایا کہ مہیا کی ہے اللہ نے تمہارے لیے ہر وہ چیز جس
کے تم محتاج ہو جمیع احوال مین اور جیسا تم سوال کرتے ہو اپنے حال وقال سے بعض سلف نے کہا مِنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ
وَمَا لَمْ تَسْاَلُوْهُ پہر بندونکے عجز کا تعداد نعم سے ذکر کیا یہ جائے اسکہ وہ ان نعم کا شکر ادا کرسکین طلق بن حبیب نے
کہا ہے اللہ کا حق اس سے بہاری ہے کہ بندے ساتھ اسکے قیام کرسکین اور اسکی نعمتین اس سے زیادہ تر ہین کہ
بندے انکو گن سکین لیکن تم لوگ صبح کو توبہ کرو اور شام کو تائب ہو صحیح بخاری مین آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کہتے تہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا انس رض کا لفظ
رفعاً یہ ہے ابن آدم کے لیے دن قیامت کے تین دیوان نکالے جائینگے ایک دیوان مین عمل صالح ہوگا دوسرے
دیوان مین ذنوب ہونگے تیسرے دیوان مین اسکی نعمتین ہونگی اللہ تعالی اپنی خرد تر نعمت کو فرمائیگا تو اپنی
قیمت اسکے عمل صالح سے لیلے وہ ساری اعمال صالح لیلیگی پہر الگ ہو جائیگی اور کہے گی قسم ہے تیری عزت کی
کہ مین نے پوری قیمت اپنی نہین لی اور گناہ ونعمتین باقی رہجائینگے پہر جب اللہ چاہے گا کہ رحمت کرے تو کہیگا
اے میری بندے مین نے تیری نیکیان دوچند کردین اور تیرے گناہون سے درگذر کی اور اپنی نعمت تجہکو بخشدی رواہ
اَبُوْ بَكْرٍ الْبَزَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَنَدُهٗ ضَعِيْفٌ اثر مین آیا ہے کہ داود علیہ السلام نے کہا ای رب
مین کسطرح تیرا شکر کرون میرا شکر کرنا تجہکو خود ایک تیری نعمت ہے مجہپر فرمایا اب تو نے میرا شکر کیا اے داود جبکہ تو نے
اقرار اپنی تقصیر کا اداء شکر نعم سے کیا امام شافعی رح نے کہا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ شُكْرَ
نِعْمَةٍ مِّنْ نِّعَمِهٖ اِلَّا بِنِعْمَةٍ حَادِثَةٍ تُوْجِبُ عَلٰى مُؤَدِّيْهَا نِعْمَةً وَبِاَدَائِهَا نِعْمَةٌ حَادِثَةٌ تُوْجِبُ
عَلَيْهِ شُكْرَهٗ بِهَا شیخ سعدی رح نے کیا خوب لکھا ہے منت خدا را عز وجل کہ طاعتش موجب قربت است و

بشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات ست و چون بر مے آید مفرح ذات ۵

از دست و زبان کہ بر آید — کز عہدہ شکرش بدر آید

فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے آسمانون اور زمین کو ابداع و اختراع کیا ایک غیر مثال سابق پر اور انمین اجرام علویہ
سفلیہ پیدا کیے اور سب سے پہلے یہی ذکر کیا اسلیے کہ یہ اعظم مخلوقات مشہودہ ہین دلالت کرتے ہین وجود صانع
خالق قادر مختار پر آسمان سے یعنی جہت علو سے پانی اتارا اس لفظ مین فلک داخل ہے نزدیک انکے جسنے
کہا کہ ابتداء مطر کی فلک سے ہوتی ہے اور سحاب داخل ہے نزدیک انکے جسنے کہا کہ ابتداء مطر کی سحاب سے ہوتی
ہے اور وہ اسباب داخل ہین جو بادل کو اٹہاتے ہین جیسے ریاح کہتے ہین کہ مینہ آسمان سے ابر پر اترتا ہے اور

ابر سے طرف ہوا کے اور ہوا سے طرف زمین کے پہر اس پانی سے طرح طرح کے پہل پیدا ہوتے ہین بنی
آدم کے کہانے کو جس سے وہ زندگی بسر کرین لفظ ثمر کا اسچیز پر واقع ہوتا ہے جو درخت سے حاصل ہوتی ہے
اور کبہی اسپر بہی بولا جاتا ہے جو زرع سے پیدا ہوتی ہے کقولہ تعالی کُلُوا مِنْ ثَمَرِہٖ وَاٰتُوا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ
اور بعض نے کہا مراد ثمر سے وہ شی ہی جو کہ شامل طعام و لباس ہے پہر ذکر ناؤ کا کیا کہ وہ پانی پر مطابق تمہارے
ارادہ کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو چلتی پہرتی ہے تم اسکو اپنے مصالح مین استعمال کرتے ہو یہ جریان کشتی
وجہاز کا اللہ کے حکم سے ہے اسیطرح ندیون کو تمہارا مسخر کر دیا ہے کہ تم اونپر سوار ہوتے ہو اور جہان چاہو
اسکو لیجاؤ یہ ایک بڑی نعمت ہے اللہ کی پہر چاند سورج بہی تمہاری تسخیر مین ہین تاکہ تم اونسے نفع لو اور انکی
چمک سے فائدہ اوٹھاؤ یہ ہمیشہ اسی چکر مین رہتے ہین انسے اصلاح نباتات و حیوانات و ازالہ ظلمت کی ہوتی
رہتی ہی آفتاب بادشاہ روز ہے اسی سے فصول سال تمام پہچانے جاتے ہین ماہتاب بادشاہ شب ہے اسی سے
انقضا مہینون کا معلوم ہوتا ہے یہ سب اللہ کی تسخیر سے ہے کہ اسنے بندونپر یہ انعام کیا ہے ابن عباس نے کہا
انکا چکر مارنا اللہ کی طاعت مین ہے یعنے یہ قیامت تک اسیطرح چلین گے اور سست نہ ہونگے اور نہ انکی چال
منقطع ہوگی سورج چوتہے آسمان پر ہے اور دنیا کا آسمان چاند کے لیے ہے آخر دہر یعنے انقضاء عمر دنیا تک
یہی ماجرا رہیگا اور رات و دن کو بہی مسخر کیا ہے کہ ایک کے پیچہے دوسرا لگا چلا آتا ہے دن اسلیے ہے کہ اس مین
سعی امور معاش کی کیجائے اور دنیا کے دہندے نکلین اور رات اسلیے ہے کہ لوگ اسمین آرام کرین کما قال سبحانہ
وَمِنْ رَّحْمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ پہر ان نعم متقدمہ پر اقتصار نہ
کیا بلکہ جو کچہہ تمنے مانگا سوال کیا وہ سب تم کو دیا یعنے منافع و مرادات لاحصر ولا انتہا تم اگر اللہ کی نعمتون کا شمار
کرنا چاہو تو نہین کرسکتے پہر ان نعمتون کے شکر بجالانیکا کیا ذکر ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ۔ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ۔ شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نبری

اللہ نے جو ایک عضو کی خلقت مین اعضا سے مثلاً یا ایک حاسہ مین حواس ظاہر و باطن سے مثلاً انعام
کیا ہے کیا ذکر ہے کہ کوئی فرد افراد عباد سے ادنے شکر اسکا بجالاسکے بلکہ اصلاً ممکن نہین ہے پہر ان انعامات
کا کیا ذکر ہے جو سارے بدن مین عطا کیے ہین پہر ان نعمتون کا کیا بیان ہے جو ہر وقت بطور تنویع
و اختلاف اجناس پہونچتے رہتے ہین کسی قائل نے کیا خوب کہا ہے ؎

ترجمہ اور دیا تم کو ہر چیز مین سے جو تم نے مانگی اور اگر گنو احسان اللہ کے نہ پورے کر سکو

لَوْ كُلُّ جَارِحَةٍ مِنِّي لَهَا لُغَةٌ — تُثْنِي عَلَيْكَ بِمَا أَوْلَيْتَ مِنْ حَسَنِ

لَكَانَ مَا زَادَ شُكْرِي إِذْ شَكَرْتُ بِهِ — إِلَيْكَ أَبْلَغَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْمِنَنِ

اگر ہر موئے من گردد زبانے — نتوانم بہ ہر یک داستانے

نیارم گوہر شکر تو سفتن — سر موئے ز احسان تو گفتن

سلیمان تیمی نے کہا ہی کہ اللہ نے بندون پر انعام مطابق اپنے قدر کے فرمایا ہے اور بندون کو تکلیف شکر کی مطابق انکی قدر کے دی ہی بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہین تو اگر چاہے کہ اللہ کی نعمت کی قدر جانے تو اپنی آنکھین بند کر ابوالدرداء نے کہا جسنے نہ پہچانی نعمت خدا کی مگر اپنے کہانے پینے مین تو اسکا علم تہوڑا ہے اور اسکا عذاب آ موجود ہوا داؤد علیہ السلام نے کہا تہا ای رب میرے مجہے خبر دے کہ ادنی نعمت تیری مجہپر کیا ہے اللہ نے وحی کی اے داؤد تو سانس لے جب سانس لی تو کہا یہ ادنے نعمت میری ہی تجہپر مین اسجگہہ کہتا ہون اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُرُكَ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيْنَا مِمَّا لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْتَ وَمِمَّا عَلِمْنَاهُ شُكْرًا لَا يُحِيطُ بِهِ حَصْرٌ وَلَا يَحْصُرُهُ عَدَدٌ مَا شَكَرَكَ الشَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ لِسَانٍ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ پہر اللہ نے فرمایا کہ بیشک انسان سخت ظالم ہے واسطے اپنی جان کے شکر نعمت سے غافل رہتا ہے یا غیر کا شکر کرتا ہے نہ منعم حقیقی کا اس کفران نعمت مین نہایت سخت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ظُلْمِيْ وَكُفْرِيْ ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین یہ تو ظلم ہے کفر کیا ہے فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ بعض نے کہا ظلوم ہے شدت مین شکوہ کرتا ہے اور جزع کفار ہے نعمت مین جمع و منع کرتا ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ

فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ جسوقت کہا ابراہیمؑ نے ای رب کر اس شہر کو امن کا اور بچا مجہکو اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم پوجین مورتین اے رب انہون نے بہکایا بہت لوگون کو سو جو کوئی میری راہ چلا سو وہ تو میرا ہے اور جسنے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے ف اللہ پاک نے اسمقام مین بطور حجت کے مشرکین عرب پر یہ بات ذکر کی کہ بلد حرام مکہ معظمہ سب سے پہلے جو بنا تو اسی لیے کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کیجائے اور ابراہیم علیہ السلام جن کے سبب سے یہ شہر وگہر آباد ہوا انہون نے اپنی بیزاری عبادت غیر اللہ سے ظاہر کی اور مکہ کے لیے امن کی دعا مانگی اور کہا اے رب تو اس شہر کو امن کا شہر کردے اللہ تعالی نے انکی دعا قبول کی اور کہا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا الآیۃ اور فرمایا اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ

بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا
اسجگہہ یون کہا رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا معرفہ کے ساتھہ اسلیے کہ یہ دعا بعد بنا خانہ کعبہ کے تہی و لہذا
تہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اور یہ بات معلوم ہے کہ اسمعیل اسحق
سے بڑی تہی تیرہ برس اور جب خلیل جلیل حضرت اسمعیل علیہ السلام اور انکی مان کو مکان مکہ کیطرف لیکر گئے تہے او
بچہ شیر خوار تہے تب ہی دعا کرتے تہے اور کہا تہا رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا جس طرح کہ تفسیر بقرہ مین مطول
یہ قصہ بطور استقصا گذر چکا ہے اور اس جگہہ جو دعا کی ہے اسمین اپنا اور اپنی اولاد کا ذکر کیا ہے اس سے ثابت
ہوا کہ ہر داعی کو یہ چاہیے کہ اپنے لیے اور اپنے والدین اور ذریت کے لیے دعا کیا کرے یہ جو ذکر کیا کہ ان اصنام
نے ایک جہان کو گمراہ کر رکہا ہے اور وہ عابدین اصنام سے بیزار ہین اور انکے امر کو حوالہ خدا کیا کہ چاہے انکو
عذاب کرے اور چاہے بخشدے کقول عیسے علیہ السلام اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اس آیت مین تو الی المشیت سے زیادہ اور کچہہ نہین کوئی یہ نہ جانے کہ وقوع مغفرت کی تجویز
ہے اسلیے کہ جو کوئی شرک کفر پر مریگا وہ ہرگز بخشا نہ جائیگا ابن عمرو کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
قول ابراہیم اور یہ قول عیسے علیہما السلام کا پڑہا پہر کہا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ پہر روئے اللہ
نے فرمایا اے جبرئیل تو پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جا اور تیرا رب دانا تر ہے اس سے پوچھ تو کیون روتا ہے
جبرئیل نے آکر کہا حضرت صلعم نے اپنی بات کی خبر دی اللہ نے فرمایا اے جبرئیل تو پاس محمد صلعم کے جا اور کہہ ہم
تجہکو راضی کردینگا حق مین تیری امت کے اور تجہے رنجیدہ نہ کرینگا رواہ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ فتح البیان
مین کہا ہے یہ قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اسجگہہ واسطے مثال کلمہ طیبہ کے ہے یا بقصد دعا الی التوحید و انکار
عبادت اصنام یہ قصہ بعد القا ابراہیم علیہ السلام کے آگ مین واقعہ ہوا تہا اور اس واقعہ نار مین ابراہیم نے نہ
کوئی دعا کی اور نہ کچہہ سوال کیا بلکہ اللہ کے علم پر ساتہہ اپنے حال کے اکتفا فرمایا اور اسجگہہ دعا و تضرع کی مقام
دعا کا اجل و اعلے ہی مقام ترک دعا سے بطور اکتفا بعلم اللہ عارفین نے اسی طرح کہا ہے انتقال و ترقی فرمانا
ابراہیم کا ایک طور سے دوسرے طور کیطرف منجملہ اطوار کمال کے تہا وہ دعا یہ تہی کہ اے رب تو اس شہر
یعنے مکہ کو امن والا کردے قرب قیامت و ویرانی دنیا تک سارے مطالب پر امن کو مقدم کیا کیونکہ اگر امن
جاتا رہتا ہے تو انسان کسی اور کام کے لیے امور دنیا و دین سے فارغ نہین ہوتا فرق اس دعا مین اور اس
دعا مین جو سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے یہی ہے کہ مطلوب اسجگہہ مجرد امن بلد ہے اور مطلوب اسجگہہ بلدیت و امن دونو

ہین حاشیہ سلیمان جمل مین کہا کہ شارح نے تفسیر بلد کی اسجگہہ مکہ کی ہے اور وہان مکان اسکا اقتضا یہ ہے کہ یہ دعا
دو بار واقع ہوئی ایک بار قبل بناء کعبہ کے اور دوسری بار بعد بناء بیت کی ولہذا اسجگہہ لفظ بلد نکرہ آیا ہے اور
اسجگہہ معرفہ انتہے بہرحال مراد دعاء امن سے یہی کہ مکہ ویرانی سے محفوظ رہے خراب نہ ہو سو یہ بات بحمد اللہ تعالے
ہنوز موجود و مشہود ہے کسیکو اسکی تخریب پر آجتک قدرت نہین ہوئی اگرچہ ایک جماعت جبابرہ نے بارہا ہمیر
غارتگری کی اور اہل مکہ کو خوب ستایا ڈرایا بعض نے کہا یہ عام مخصوص ہے ساتھہ قصہ ذی السویقتین حبشی کے جسطرح
کہ صحیحین مین آیا ہے اس صورت مین درمیان ان ہر دو نص کے کچھہ تعارض نہین ہے مراد یہ ہے کہ لوگ اس شہر کے
امن مین ہین اسی وجہ پر اکثر مفسرین وغیرہم ہین سو یہ امن بحمد اللہ تعالی مکہ و حرم مکہ کو اسدم تک حاصل ہے سیوطی نے
کہا اللہ نے دعاء ابراہیم کی قبول کی مکہ کو حرم امن کردیا وہان کسی انسان کا خون گرایا نہین جاتا اور نہ کسی پر ظلم
ہوتا ہے اور نہ شکار کیا جاتا ہے اور نہ کوئی کانٹا اکھیڑا جائے انتہی اور یہ دعا بھی کی تھی کہ اے رب تو مجھکو اور
میری اولاد کو اسبات سے بچا کہ ہم بت پوجین یعنے ہمکو براہ لطف و کرم اسباب خفیہ شرک سے برکران رکھہ کہتے ہین مراد
ابناء صلبی ہین یہ سب آٹھہ نفر تھے یا وہ مراد ہین جو وقت اس دعا کی موجود تھے بیٹے اور پوتے یا مراد ساری
ذریت ہے جبتک انکی نسل چلے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اولاد ابراہیم علیہ السلام مین سے کسی نے صنم پرستی نہین کی صنم
وہ مورت ہی جو جاہلیت والے پتھر وغیرہ سے بناکر پوجتے تھے یہ بات ہر دو قول اول پر ٹھیک ہوتی ہے اور تیسرے
قول پر نہین ہوتی کیونکہ قریش اولاد اسمعیل علیہ السلام ہین یہ بلاشک عابد اصنام تھے واحدی نے کہا مراد وہ اولاد
ہے جنکے لیے اللہ نے اذن دعا کا دیا تھا ورنہ انکی اولاد مین ایسے بھی ہوئے جنہون نے مورت پوجی اس
صورت مین یہہ دعا عام مخصوص ہے بعض نے کہا یہ دعا خاص ہے ساتھہ اولاد ایماندار کے بدلیل آخر آیت فمن تبعنی فانہ منی الآیۃ اس سے ثابت ہوا کہ جو کوئی انکے دین کا تابع نہین ہو وہ انکا نہین ہے مجاہد
نے کہا اللہ تعالی نے دعاء ابراہیم علیہ السلام کی حق مین انکی اولاد کے قبول کی کسی نے انکی اولاد مین سے
مورت نہین پوجی بعد اس دعا کی یہ دعا اللہ نے پذیرا فرمائی اور اس شہر کو با امن کردیا اور اہل مکہ کو ثمرات دیے
ابراہیم کو پیشوا کیا اور انکی ذریت مین نماز قائم کرنے والی ٹھیرائی اور دعا قبول کی اور مناسک کہلائے اور
یہ قبول فرمائی کہتے ہین اونہون نے یہ دعا اپنے لیے کی تھی مقام خوف مین اور اس دعا مین اپنے ابنا
کو بھی جمع کرلیا تاکہ وہ بھی اس برکت مین شامل داخل ہین مراد طلب ثبات تھی توحید خالص پر اللہم ارزقنا اے
یہ تیرا بندہ عاصی ذریت مین تیرے خلیل جلیل کے ہے تو اسکو بھی توحید محض الوہیت و ربوبیت اعتقادا

وعملاً وحالاً وقولاً عطا کرجو تونے ابراہیم علیہ السلام اور خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی تھی اگرچہ
وہ معصوم تھے اور مین جہول ظلوم ہون لیکن سامنے تیری رحمت وسیع ولطف عمیم وکرم جم وعطاے اتم کے یہ
امر نہایت حقیر ویسیر ہے ؎ تو نگر از طرف رحمت خود نزدیکی ٭ ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم ٭
ابراہیم علیہ السلام نے کہا تہا اے رب ان اصنام نے بہت سے لوگون کو گمراہ کردیا ہے اسناد ضلال کی طرف اصنام
کے فرمائی حالانکہ اصنام جمادات ہین کچہہ عقل وشعور وادراک وفہم نہین رکہتے ہین اسلیے کہ یہ سبب ضلالت ہین گویا
انہین نے خلق کو گمراہ کردیا ہے یہ جملہ التعلیل ہے واسطے دعا رب کے اور اعادہ ندا کا واسطے تاکید ندا و کثرت ابتہال
وتضرع کے ہے پہر کہا کہ ان لوگون مین جو کوئی میرے دین کی پیروی کریگا اور مسلمان موحد ہو جائیگا وہ میرے
دین والون مین سے ہے اپنی اہل ملت کو مثل اپنے نفس کے ٹہیرایا بطور مبالغہ کے اور جو کوئی میرا عصیان کرے گا
اور میرے دین کا تابع نہ ہوگا اور میری ملت مین داخل نہ ہوگا تو تو قادر ہے اسپر کہ اگر چاہے تو اسکو بخشدے یہ
بات خلیل جلیل نے قبل معلوم کرنے اس بات کے کہی تہی کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ جسطرح کہ مشرک باپ کے لیے
استغفار کی تہی قالہ ابن الانباری بعض نے کہا مراد عصیان سے اسجگہہ کمتر شرک سے ہے قالہ مقاتل بعض
نے کہا کہ یہ مغفرت مقید ہے ساتہ توبہ کرنے کے شرک سے قالہ السدی بعض نے کہا مراد مغفرت سے نقل کرنا ہے کفر
سے طرف ایمان کے لیکن اول اولے ہے رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ
رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ
یَشْکُرُوْنَ ۝ اے رب میرے مینے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان مین جہان کہیتی نہین تیرے ادب والے گہر پاس
اے رب ہمارے تا قائم رکہین نماز سو رکہہ بعض لوگون کے دل جہکتے ان کی طرف اور روزی دے انکو میوون
سے شاید یہ شکر کرین **ف** حضرت ابراہیم کا گہر تہا شام مین ایک حرم سے پیدا ہوئے اسمعیل انکو ساتہ ان
کے لاکر اس جنگل مین بٹہا کر چلے گئے جہان پیچہے شہر مکہ بسا اللہ تعالی نے چشمہ زمزم کا نکالا اس سبب سے
وہان بستی پڑی اور زمین لائق نہ تہی کہیتی کے نہ میوے کے اسکی نزدیک نہ مین طائف سنوار دی کہ بہتر سے بہتر
وہان میوے ہوتے ہین اور شہر مکہ مین پہونچین انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ دوسری دعا تہی بعد دعا اول کے
جبکہ ہاجرہ اور ان کے فرزند کو چہوڑ کر چلے وہ دعا قبل بنا بیت سے پہلی کی تہی اور یہ دعا بعد بنا بیت کے
مانگی بطور تاکید ورغبت کے بجانب عزوجل و لہذا عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ کہا ابن جریر کہتے ہین یعنے مینے اسکو
محرم اوب والا اسلیے کہا ہے کہ یہان کے لوگ نزدیک اسکے ہمیشہ نماز پڑہا کرین ابن عباسؓ و مجاہد وسعید بن

جبیر وغیرہ نے کہا ہے اگر ابراہیم یون کہتے اَفْئِدَةً النَّاسِ تو ساری فارس و روم و ہند و یہود و نصارے اور
سب آدمی جہان بہر کے اس گہر پر ازدحام کرتے ولکن مِنَ النَّاسِ کہا اور مسلمانون کو خاص کیا اور ثمرات طلب کیے
تاکہ طاعت خدا پر مددملے اور جسطرح کہ یہ ایک میدان بے کشت ہے تو آپ انکے لیے کچہہ پہل درکار ہین جنکو یہ کہا کر
عبادت کیا کرین اللہ نے انکی یہ دعا سن لی کما قال اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ
شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا یہ اللہ کا لطف و کرم و رحمت و برکت کا نشان ہی کہ بلد حرام مکہ محترمہ مین کوئی درخت پہل
والا نہین ہے بلکہ مکہ کے ارد گرد سے ثمرات و حبوب و فواکہ آتے ہین یہ استجابت ہی دعاء خلیل علیہ السلام کی فتح
البیان مین کہا ہی من ذریتی سے مراد بعض ذریت ہے کیونکہ وہان اسمعیل علیہ السلام رہے یہ بعض ذریت ہین اور
اونکی والدہ شریفہ ہاجرہ ساکن ہوئین وادی کہتے ہین اس پست جگہہ کو جو درمیان دو پہاڑون کے ہو یہ وادی کہ
ہے جہان غیر زرع ہے نہ صلاحیت روئید گی بلکہ ایک زمین سنگستان ہی جہان کسی طرح کی پیداوار نہین ہوتی
ہے اسیات کی نفی کی کہ انکا وہان رکہنا واسطے زراعت کے ہے محرم سے مراد یہ ہی کہ یہ جگہہ قبل طوفان کے بہی محل ادب تہی
لکن وقت دعا کے نہ ہتی ایک ٹیلہ تہا رتیت کا رہا خانہ کعبہ وہ وقت طوفان سے آسمان پر اٹہہ گیا تہا اور اگر
اسکو مجاز کہین باعتبار انجام کار کے تو بہی صحیح ہو سکتا ہے یعنی عنقریب یہ گہر آباد و باادب ہوگا یا تیرے
علم سابق مین اسجگہہ کا آباد ہونا مقرر ہو چکا ہے اسکو محرم اسلیے کہا کہ اللہ نے تعرض کرنا ساتہہ اسکے حرام کر دیا
ہے اسکی اہانت سی منع فرمایا ہے اور اسکی آس پاس کو حرام ٹہیرایا ہے یا وہ طوفان پر حرام رہا اسی طرح اسکو
عتیق بہی کہتے ہین اسلیے کہ طوفان سے آزاد رہا یا جبابرہ پر حرام ہے عامر بن سعد عن ابیہ کہتے ہین
سارہ پاس ابراہیم کے تہین مدت تک نیچے اونکے رہین کوئی بچہ نہ ہوا جب یہ حال دیکھا تو ہاجرہ اور اسمعیل کو
ہبہ کر دیا یہ قبطیہ تہین انسے اسمعیل پیدا ہوئے سارہ کو غیرت آئی اور اپنے جی مین غصہ کیا اور ہاجرہ پر عتاب فرمایا
اور حلف کیا کہ مین اسکو تین طرف سے قطع کرون گی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بہلا تم اپنی قسم سے بری ہو
سکتی ہو کہا مین کیا کرون فرمایا اسکے دونو کانون کو چہید دے اور اسکا ختنہ کر ڈال سارہ نے اسی طرح
کیا تب ہاجرہ نے اپنے دونون کانون مین دو گوشوارہ پہنے اس سے انکا حسن اور بہی زیادہ ہوگیا سارہ نے کہا مینے
تو اسکو اور زیادہ خوبصورت بنا دیا اور لپنے پاس رہنے دینا نہ چاہا ابراہیم علیہ السلام کو سخت وجد ہوا وہ
ہاجرہ کو مکے مین لائے اور ہر دن شام سے براق پر آکر دیکھہ جاتے بسبب کمال شغف و قلت صبر کے فراق ہاجرہ
پر پہر جناب الٰہی مین عرض کیا کہ اے رب مینے جو اپنی ذریت اس وادی پر جو کہ ہر مرتفق و مرتزق سے خالی و

وفارغ ہے ساکن کیا ہے سو اسلیے کہ یہ اسجگہہ نماز پڑہا کرین اور تیری طرف متوجہ رہین اور اس گہر سے برکت حاصل
کرین سارے عبادات مین سے نماز کا ذکر کیا اسلیے کہ اس عبادت کو مزید فضل ہے اور شاید تکرار و توسیط ندا کی
واسطے اظہار کمال عنایت کا ہے کے ساتھہ اس عبادت کی ہتی اور اسمین اس امر کا اشعار تہا کہ یہی عبادت مقصود
بالذات ہی اُنکی سکونت سی اسجگہہ اور مقصود دعا سے یہ ہی کہ انکو توفیق اقامت نماز کی عطا ہو فواد کے معنی ہین دل
جمیع بدن کی تعبیر قلب سے کی اسلیے کہ یہ اشرف اعضا ہے کسی نے کہا افئدہ جمع ہے وفد کی اصل مین اوفدہ تہا
بالجملہ اس مین دعا ہے واسطے مومنین کے کہ ان کو حج اس گہر کا نصیب ہو اور دعا ہے واسطے ساکنین مکہ کی جو ان کی
ذریت ہی وہ ان آفاقیون سے منتفع ہون جو کہ واسطے زیارت خانہ کعبہ کے آئین اس دعا نے خیر دارین کو جمع کر لیا
اور اسکی برکت عام و تام ہوئی پہر یہ دعا کی کہ انکو میوے و پہل دے جسطرح کہ سکان قری اہل بار و زرع کو ملتے ہین مراد
اس سے آبادی ہی ان دیہات کی جو مکہ کے اردگرد ہین تا کہ وہانکے پہل و میوے انکے لیے آوین یا مراد جلب ثمرات
ہے ہر طرف سے بطور نقل و تجارت کی بطرف مکہ کرمہ لقولہ تعالی يُجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ اور یہی اولے ہے
شاید لوگ تیری اس نعمت فراوان و رحمت شایان اور انعام نمایان کا شکر و سپاس بجا لاوین محمد بن اسلم کہتے ہین
ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دعا واسطے حرم کے مانگی تو اللہ نے طائف کو فلسطین سے اس جگہہ نقل کر دیا زہری
کہتے ہین اللہ نے ایک قریہ منجملہ قرے شام کے نقل فرما کر طائف مین رکہدیا بسبب دعاء ابراہیم ع کے یہی دعا
سیل قلوب کی سوحرم کی وجہ سے حاصل ہوئی اور ہمیشہ حجاج و عمار قصد اس خانہ برکت آثار کا ہر سال تا آخر زمان
استمرار کرتے ہین اور کرینگے رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ
الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ ع اے رب ہمارے تو تو جانتا ہے جو ہم چہپاوین اور جو کہولین اور چہپا
نہین اللہ پر کچہہ زمین مین نہ آسمان مین شکر ہے اللہ کو جسنے بخشا مجہکو بڑی عمر مین اسمعیل اور اسحق بیشک میرا
رب سنتا ہی پکار اے رب میرے کر مجہکو کہ قائم رکہون نماز اور بعضی میری اولاد کو اے رب اور قبول کر میری دعا اے
رب ہمارے بخش مجہکو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والون کو جسدن کہڑا ہووے حساب **ف** ظاہر مین
دعا کی سب اولاد کے واسطے اور دل مین دعا منظور تہی پیغمبر آخر الزمان کو انتہے ابن جریر کہتے ہین اللہ تعالی خبر دیتا
ہے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے حال سے کہ اونہون نے کہا اے رب تجہکو میرا قصد اس دعا مین معلوم ہے

کہ مینے جو اس شہر والون کے لیے دعا کی ہے اس سے کیا مراد ہے وہ قصد میرا ہی تیری رضا اور خلاص ہے واسطے
تیرے کیونکہ تو عالم جملہ اشیاء ظاہرہ و باطنہ ہے تجہپر کوئی شے زمین و آسمان مین مخفی نہین ہے یہہ اللہ کی
حمد کی اسبات پر کہ بڑہاپے مین اولاد دی اور میری دعا سن لی یہہ دعا کی اقامت و محافظت نماز کی مع حدود و
ارکان اور اس دعا مین بعض ذریت کو بہی شامل کر لیا اور اپنی اور والدین کی مغفرت چاہی یہ درخواست قبل
بیزاری کی باپ سے ہتی اور بیزار جب ہوئے کہ جان لیا کہ وہ اللہ عز و جل کا دشمن ہے یہہ سارے ایماندارون کے
لیے تا قیامت دعا فرمائی کیونکہ حساب کے دن ہر خیر و شر کی جزا ہے اسلیے گی معلوم ہوا کہ سلف عباد کا قدیم اعتقاد
اہل اسلام ہے ولله الحمد فتح البیان مین کہا ہے کہ ظاہر نظم قرآن عموم ہر ظاہر و باطن ہے بغیر تقیید کے ساتہہ
کسی شے معین کے ولہذا ضمیر جماعت لائے تا کہ سارے بندے داخل ہین یہ قول کہ اللہ پر کوئی شے ارض و سما مین
مخفی نہین ہے نزدیک جمہور مفسرین کے اللہ کا قول ہے واسطے تصدیق قول ابراہیم علیہ السلام کے ارض و سما
کا ذکر اسلیے کیا کہ بندے اسی کو دیکھتے ہین ورنہ اللہ کا علم محیط ہے ہر اس شے کو جو داخل عالم ہے یا خارج
عالم اسپر کوئی خافیہ مخفی نہین ہے اور محتمل ہے کہ یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا ہو واسطے تحقیق قول اول اپنے کے بطور تعمیم بعد
تخصیص کے یہہ عطاء اسمعیل و اسحق پر بحالت کبر سن خود و سن زوجہ خود اللہ کا شکر ادا کیا اسمعیل عمر ۹۹ سال مین
پیدا ہوئے اور اسحق ایک صد و دوازدہ سال کی عمر مین سعید بن جبیر نے کہا ایک سو سترہ برس کی عمر مین ابراہیم کو بشارت
عطاء ولد کی دی گئی اس سن و سال مین اولاد کا ہونا ایک بڑی منت ہے کیونکہ یہ سن نا امید کا سن ہے ولہذا اس منت
پر حمد ادا کی یہ بات ابراہیم نے دوسری وقت مین کہی ہتی نہ بعد دعاے مذکور کے کرخی نے کہا زمان دعا و حمد مختلف
تہا کیونکہ دعا زمان طفولیت اسمعیل علیہ السلام مین ہتی اسوقت اسحق نہ تہے پہر اللہ سے مقیم رہنا اپنا اور بعض ذریت
کا نماز پر اور قبول ہونا اپنی دعا کا اور مغفرت ہونا واسطے اپنے اور والدین اور مومنین کے مانگا یہ دعا قبل علم کفر
ماں باپ کے ہتی یا بشرط اسلام بعض نے کہا انکی ماں مسلمان تہین لکن اول اولی ہے یا مراد والدین سے آدم و حوا ہین
لکن اسمین بعد ہے اور قرات ولولدی شاذ ہے یعنی اسمعیل و اسحق مگر جحدری نے اس قرات کا انکار کیا ہے اسلیے
کہ مصحف مین ولابوی آیا ہے مومن سے مراد ہر ایماندار ہے خواہ ذریت مین ہو یا نہ ہو یا فقط مومنین
اپنی ذریت کی مراد ہین لکن اول اولی ہے اللہ اپنے خلیل کی دعا کو رد نکرے گا اسمین ایک بشارت عظیمہ ہے مغفرت
کی واسطے جمیع مومنین و مومنات کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا وَإِنِّي مِنْ
ذُرِّيَّةِ خَلِيلِكَ الْخَلِيلِ وَذُرِّيَّةِ ابْنِ خَلِيلِكَ إِسْمٰعِيلَ فَاغْفِرْ لِي وَلِمَنْ أَخْلُفُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۝ مت خیال کر کہ الله بیخبر ہے اُن کامون سے جو کرتے ہین بے انصاف انکو تو چھوڑ رکھتا ہے اُسدن پر جسدن ہین اوپر لگجا وینگی آنکھین دوڑتے ہونگی اوپر اُٹھائے اپنی سر پھرتی نہین اپنی طرف اُنکی آنکھ اور دل اونکے اوڑ گئے ہین ف قیامت کے دن دروازے آسمان کی کھل کر فرشتے لگین کے اوترنے اور لوگون کو پکڑ عذاب کرنے اس ہول سے سب کی آنکھین اوپر لگ جاوین گی اور نیچے دیکھنے کی فرصت نہ ہوگی انتھے الله نے حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ الله نے جو ان ظالمون کو مہلت و مدت فرصت دی ہے سو الله اُنسے غافل ہے اور انکو یون ہی چھوڑ رکھا ہے جلد انکو انکے صنیع پر عقاب نہین کرتا بلکہ الله تو انکے اعمال گنتا جاتا ہے انکو فقط اسدن تک کے لیے ڈھیل دی گئی ہے جسدن کہ شدت اہوال قیامت سے انکی آنکھین آسمان کیطرف لگجاوینگی پھر ذکر انکے قیام کا قبور سے اور شتابی کرنا اونکا طرف محشر کے ذکر کیا کہ یہ جلدی کرینگے کقوله مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ الى قوله وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ اور فرمایا يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا الآية ابن عباس و مجاہد و غیر واحد نے کہا مراد اقناع رؤس سے رفع رؤس ہے یعنی اپنے سر اوپر اوٹھائے ہوی ہونگی انکی آنکھین لگی ہونگی ایک لحظہ نہ جھپکین گی بلکہ طائر شاخص مدیم النظر ہونگی پلک نہ مارینگی بسبب کثرت ہول و فکر و دہشت و ہیبت و مخافت کی بوجہ حلول نقم کیطرف سے الله کی عیاذًا بالله ولہذا فرمایا ہے کہ دل اونکے خالی ہونگے اون مین کچھ نہ ہوگا بسبب نہایت خوف و وجل کے قتادہ اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ جگہہ اونکے دلون کی خالی ہوگی اسلیے کہ دل گلے مین آگئے ہونگی اور اپنی جگہہ سے بسبب خوف کے سرک گئی ہونگے بعض نے کہا دل ویران ہونگی اونکو کچھہ یاد نہ ہوگا بسبب شدت اُسحال کے جسکی خبر الله نے دی ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ خطاب حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور تعریض اُمت کو گویا یون کہا کہ خیال نہ کر تو اے محمد یعنے تیری اُمت یہ گمان نہ کرے کہ الله تعالے ظالمون کے اعمال سے غافل ہے یا یہ خطاب ہی ہر صالح خطاب کو مکلفین مین سے بغیر تعریض اُمت کے کقوله وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ یا مراد یہ ہے کہ تو خیال نہ کر کہ الله تعالی انکے ساتھہ معاملہ غافل کا سا کرے گا کہ اُن کے عمل سے غفلت مین رہے ولکن معاملہ رقیب کا سا کرے گا کہ اُنکے عمل کا نگہبان ہے یا مراد نہی حسبان سے ایذان ہے اس امر کا کہ الله تعالی عالم ہے اونکے افعال کا اُسپر کوئی شئے مخفی نہین ہے میمون بن مہران نے کہا ہے کہ آیت تعزیت ہے واسطے مظلوم کے اور وعید ہے واسطے ظالم کے سفیان بن عیینہ سے بھی اسی طرح مروی ہے

غفلت انسان کو وقوف سے حقائق امور پر مانع نہین ہے حقیقت غفلت کی سہو ہے جو کہ انسان کو قلت تحفظ و تیقظ
سے پیش آتا ہے اسمین تسلی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اعلام ہے مشرکین کو کہ تاخیر عذاب کی انسے کچھ
اسلیے نہین ہے کہ اونکے افعال پسندیدہ ہین بلکہ اللہ کے عادت یہی ہے کہ وہ گنہگارونکو ڈہیل دیتا ہے اور انکی جزا
وسزا اور گرفتاری مین باوجود ظلم کے تاخیر کرتا ہے اُس دن تک کہ جسمین آنکھین اپنی جگہون مین نہ ٹہیرینگی فراء نے کہا آنکھین
اہل موقف کی اُسدن کی ہول سے پلک نہ مارینگی شخوص بصر کہتے ہین حدت نظر کو اور عدم استقرار نظر کو اپنی جگہہ
مین مراد یہ ہے کہ آنکھین کہلی کی کہلی رہجاینگی شدت حیرت وکثرت دہشت سے جنبش نہ کرینگی قتادہ نے کہا
شَخَصَتْ فِيْهِ وَاللهِ اَبْصَارُهُمْ فَلَا تَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ بعض نے کہا ال الجگہہ واسطے عہد کے ہے لیکن حمل کرنا عموم پر
ابلغ ہے تہویل مین اور اسلم ہے تکریر سے مہطعین بمعنے مسرعین ہے یعنی جلدی کرینگے طرف داعی کے جمل مین کہا ہے
مراد اسرافیل علیہ السلام ہین اور کسی نے کہا داعی جبریل ہین اور نافخ اسرافیل ہین شہاب نے کہا یہی اصح ہے آثار اسی پر دلیل ہین
اقناع کہتے ہین سر اوٹھانے کو یعنے آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے دیکہہ رہے ہونگے فزع وذل سے کوئی طرف کسی
کے نظر نہ کریگا بعض نے کہا اقناع سرنگون ہونا ہے ذلت وخضوع سے آیت دونو معنون کو محتمل ہے مبرد نے
کہا قول اول اعرف تر ہے لغت مین نہ پہریگی نگاہ انکی شدت خوف سے طرف انکے اصل معنے طرف کی تحریک اجفان
کے ہین پہر آنکھ کو کہنے لگے اسلیے کہ پلکین اسی مین ہوتی ہین اور دل انکے اڑ گئے ہونگے ہوا کہتے ہین جوف خالی کو جسکو کوئی
جرم شاغل نہ ہو مطلب یہ کہ دل انکے عقل وفہم سے خالی ہونگے بسبب مشاہدہ فزع وحیرت ودہش کے خود دلون کو ہوا کہا
بطور مبالغہ کے اسی جگہہ سے احمق وجبان کو کہتے ہین کہ اسکا دل ہوا ہے یعنی اسمین رائے ہے نہ قوت یعنی ہوا بمعنے
تردد ہے بعض نے کہا کافرون کے دل دنیا مین خیر سے خالی ہین ابن عباس نے کہا یعنے ویرانہ کی طرح ہین مرہ نے
کہا متخرق ہین کوئی چیز یاد نہین رکہتے حاصل یہ ہوا کہ دل اُسدن اپنے اماکن سے زائل اور ابصار شاخص اور رؤس
مرفوع طرف آسمان کے ہونگی ہول وشدت قیامت سے وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ
مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ
فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ
مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ ڈرا دے لوگون کو اُسدن سے کہ آوے گا انکو عذاب تب کہین گے بے انصاف
اے رب ہمارے فرصت دے ہمکو تہوڑی مدت کہ ہم مانین تیرا بلانا اور ساتھ ہون رسولون کے تم آگے قسم کہاتے

کہ تمکو نہین کسی طرح کاٹنا اور بسے تہے تم بستیون مین انہین کی جنہون نے ظلم کیا اپنی جان پر اور کہل چکا تمکو کیسا
کیا ہمنے اونپر اور بتائین ہمنے تمکو کہاوتین اور یہ بنا چکے ہین اپنا داؤن اور اللہ کے آگے ہے اونکا داؤن نہ ہوگا
اونکا داؤن کہ ٹل جاوین اُس سے پہاڑ **ف** مکے کی لوگون نے کئی تدبیرین ٹہرائین تہین حضرت ؐ کو سبکا
قتل کرین یا اپس سے نکالدین اسی کو فرمایا ہے انہی اللہ نے خبر دی کہ ظالم وقت معاینہ عذاب کے کہین گے اے
رب ہمکو مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرین کقولہ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ الاٰیۃ
اور فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ تا آخر آیت اور فرمایا وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا
رُءُوْسِهِمْ الاٰیۃ اور فرمایا وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا اور
فرمایا وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا اور اسجگہہ کہا کیا تم قسمین نکہاتے تہے کہ تم کو اس حال سے جسمین تم ہو کچہہ زوال نہوگا
اور نہ معاد ہے نہ جزا اب تم مزہ اس عذاب کا چکہو مجاہد نے کہا مراد زوال سے انتقال ہے دنیا سے طرف آخرت کے
کقولہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ اور فرمایا تم دیکہہ سن چکے ہو حال امم مکذبہ
کا جو تمسے پہلے تہے بعد اسکے تم کو کچہہ عبرت نہین ہوئی اور جو بلا اُنپر آئی تہی اُس سے تمکو کچہہ انزجار نہوا حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ علی مرتضی رضہ نے تفسیر لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ مین کہا ہے کہ جس شخص نے ابراہیم عہ سے دربارہ
رب حجت کی تہی اوسنے دو چہوٹے چہوٹے گرگس لیکر پالے جب وہ بڑے ہو گئے اور جوان ہوئے تو ہر ایک کا ایک
پاؤن ایک میخ سے تابوت مین باندہا اور اونکو بہوکا رکہا اور خود مع ایک دوسرے شخص کے تابوت مین بیٹہا اور
تابوت مین ایک عصا اٹہا لیا اوس عصا کی سر پر گوشت رکہا وہ دونو اوڑے اسنے اپنے صاحب سے کہا دیکہہ تجہے کیا
نظر آتا ہے اُسنے کہا جنین و چنان یہانتک کہ اُسنے کہا مجہے ساری دنیا نظر آتی ہے گویا مکہیان ہین تب عصا
کو نیچے جہکا لیا او زمین پر اترا فہو قولہ عز و جل وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ابن مسعودؓ کی
قرات بہی اسیطرح ہے ابی بن کعب و عمر بن خطاب سے بہی ان کا دیڑہا ہے وعن علی نحوہ عکرمہ نے کہا سیاق
قصے کا واسطے نمرود کے ہے یہ کنعان کا بادشاہ تہا اوسنے ارادہ اسباب آسمان کا اس حیلے سے کیا جسطرح کہ فرعون
نے بعد اسکے بنا صرح مین کیا تہا لکن یہ دونو عاجز و ضعیف رہے اور اقل و احقر و اصغر ہوئے مجاہد نے قصہ بخت
نصر سے نقل کیا ہے کہ جب اُسکی نظر زمین سے منقطع ہو گئی تو یہ ندا کی گئی کہ اے سرکش تو کہان کا ارادہ کرتا ہے
تب وہ ڈر گیا پہر اپنے اوپر سے ایک آواز سنی تب تیری کو نیچے جہکایا اور گرگس زمین کیطرف اترنے لگی اون کی
آواز سے پہاڑ گہبرا گئے اور قریب تہا کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے سرک جائین جس سے ان گرگسون کے فذلک قولہ

وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ابن جریر نے کہا اونہون نے یہ کام بسبب کفر و شرک کے کیا اس سے کچھہ ضرر کوہ وغیرہ کو نہین پہونچا بلکہ اسکا وبال خود انہین پر پڑا اسی کے مشابہ یہ آیت ہی وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا دوسرا قول ابن عباسؓ کا یہ ہے کہ مراد اس مکر سے شرک ہے کقولہ تعالیٰ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ الآیۃ ضحاک و قتادہ بھی اسی کے قائل ہین فتح البیان مین کہا ہی الله نے حضرت صلی الله علیہ و آلہ وسلم کو خطاب کیا کہ تم لوگون کو عموماً ڈرا دو یا مراد کفار مکہ ہین یا عائشہ ساری کافر لکن اول اولے ہی اس لیے کہ ڈرانا جسطرح کافر کے لیے ہوتا ہے اسیطرح مسلمان کے لیے و منہ قولہ تعالیٰ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ عذاب کے دن سے مراد قیامت کا دن ہی اسجگہہ قتصار ذکر عذاب پر کیا حالانکہ اسدن ثواب بھی ہوگا یہ اسلیے کہ یہ مقام تہدید کا مقام ہے یا مراد انکے مرنے کا دن ہی کیونکہ وہ اول وقت ہی اوقات آمد عذاب کا یا مراد دن انکے ہلاک ہونیکا ہے عذاب عاجل سے اُس دن جن لوگون نے دنیا مین اپنی جانون پر ظلم کیا ہے یہ بات کہینگے اے رب تو ہمکو مہلت دے ایک ذرا مدت کہ ہم تیری دعوت طرف توحید کو قبول کرین اور تیرے رسل کی پیروی بجا لاوین یہ گویا سوال ہی دنیا مین واپس آنے کا جبکہ آخرت مین انپر حق ظاہر ہوگا وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ الله نے اس سوال کے جواب مین فرمایا کہ تم نے پہلے اس سے قسم نہین کہائی تہی کہ تم کو کچھہ زوال نہ ہوگا اور تم بعد موت کے مبعوث نہ ہوگے بعض نے کہا ہے کہ حقیقۃً انہون نے یہ قسم نہ کہائی تہی بلکہ لسان حال انکی ساتھہ اسکے ناطق تہی اسلیے کہ وہ مستغرق شہوات و اخلاد حیات دنیا تہے بعض نے کہا یہ قسم ہے جو دوسری آیت مین آئی ہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ اور مراد مساکن ظالمین سے بلاد ثمود و نحو ہم ہین حسن نے کہا یعنی تم نے کفار کے سے عمل کیے اور تمکو مشاہدہ آثار و تواتر اخبار سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ ہم نے ان اقوام کفار کے ساتھہ کیا کیا اور کسطرح کی عقوبت شدید بسبب گناہون کے انپر نازل کی اور تمہارے لیے مثالین بیان کین کہ تم سمجھو سوچو عبرت پکڑو انہون نے رد حق و اثبات باطل کے لیے ایک بڑا مکر عظیم کیا تہا یا مراد کفار قریش ہین کہ اونہون نے حضرت صلی الله علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ مکر کیا اور چاہا کہ اونکو قتل کر ڈالین جسطرح کہ سورۂ انفال مین گذر چکا ہے لیکن اول اولے ہے سو یہہ مکر اونکا الله کے پاس لکھا ہوا ہے وہ جزا اس مکر کی اونکو دیگا بعض نے کہا کہ یہ مکر نمرود تھا اوس نے قصد آسمان پر چڑھنے کا کیا تھا اور ایک تابوت بنایا اور اسکے پایون سے چار کرگس باندہے کہ وہ اسکو لیکر طرف آسمان کی اڑین اسکو علی مرتضی سے مطولاً ذکر کیا ہی اور اسی طرحکا قصہ بخت نصر سے بھی مروی ہے لیکن بعض اہل علم نے اسکو بعید سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اسمین

ایک خطر عظیم ہے عاقل کا کام نہین کہ وہ ایسی امر عظیم پر اقدام کرے اور اس بارہ مین کوئی خبر صحیح معتمد علیہ نہین آئی ہے اور نہ اس قصہ کو کوئی مناسبت ساتھہ اس آیت کی ہے زوال جبال کا ایک مثل ہے اونکی عظم وشدت مکر کی زجاج نے کہا یعنے مکر اونکا قریب ہی ہین یہانتک پہونچ گیا ہے کہ پہاڑ کو اسکی جگہہ سے زائل کردے لکن اللہ تعالی اپنے دین کا ناصر ہے بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ اُن کے مکر سے پہاڑ کا دور ہونا ایک امر محال ہے فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ

وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا

لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ہ مت خیال کر کہ اللہ خلاف کریگا اپنا وعدہ اپنے رسولون سی بیشک اللہ زبردست ہے بدلا لینے والا جس دن بدلی جاوے اس زمین سے اور زمین اور آسمان اور لوگ نکل کہڑے ہون سامنے اللہ اکیلے زبردست کے **ف** اللہ نے اپنی وعدہ کی تقریر و تاکید فرمائی اور کہا کہ یہہ تو خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے پیغمبرون کی نصرت کا اس حیات دنیا اور آخرت مین وعدہ پورا نہ کریگا وہ تو کبہی خلاف وعدگی نہین کرتا ہے صاحب عزت و غلبہ ہی اُسپر کوئی شی مشکل نہین ہے جو اُسکے کافو جاہد ہین انسی بدلا لیتا ہے خرابی ہے اُسدن جہٹلانیوالون کی ولہذا فرمایا کہ یہ وعدہ اُسدن پورا ہوگا جس دن کہ اور ہی آسمان و زمین ہوگا اور زمین دوسری صفت غیر مالوف و معروف پر ہوگی جسطرح صحیحین مین آیا ہے کہ سہل بن سعد نے رفعاً کہا ہے یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْهَا مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین سب سے پہلے مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اس آیت کا کیا تہا اور کہا کہ جب آسمان و زمین بدل دیے جائینگے تو لوگ اُسدن کہان ہونگے ای رسول خدا فرمایا صراط پر رَوَاہُ مُسْلِمٌ مُنْفَرِدًا بِہٖ دُوْنَ الْبُخَارِیِّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ دوسرا لفظ عائشہ رض کا یہ ہے مینے کہا ای رسولخدا لوگ اُسدن کہان ہونگے فرمایا تونے مجہسے وہ چیز پوچہی جو کسی نے میری امت مین سے نہین پوچہی اسدن لوگ اپنے پل پر ہونگے تیسرا لفظ عائشہ رضی کا یہ ہے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا سوال کیا وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ اور کہا لوگ اسدن کہان ہونگے فرمایا وہ پشت جہنم پر ہونگے رَوَاہُ اَحْمَدُ چوتہا لفظ اس حدیث کا یہہ ہے کہ عائشہ رض نے کہا اَیْنَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ فرمایا یہ ایسی شے ہے کہ کسی نے مجہسے نہین پوچہی وہ صراط پر ہونگے ای عائشہ رض رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَاَحْمَدُ ثوبان رض نے کہا مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہڑا تہا کہ اتنے مین ایک عالم یہود آیا اور اُسنے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ مینے ایک ایسا دہکا دیا کہ قریب تہا کہ وہ پچہڑ جائے اُسنے کہا مجہے تو

کیون ڈہکیلتا ہے مینے کہا تو رسول اللہ نہین کہتا یہودی نے کہا مینے انکو اسی نام سے پکارا ہے جو انکے گہر والون نے رکہا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام محمدؐ ہے جو میرے گہر والون نے رکہا ہے یہودی نے کہا مین کچہہ پوچہنے آیا ہون حضرت صؐ نے فرمایا کیا کچہہ تجہکو نفع ہوگا اگر مین کچہہ بات کہون اُسنے کہا مین کان رکہکر سنونگا حضرت صؐ کی ہاتہہ مین ایک لکڑی ہتی اس سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا پوچہہ اُسنے کہا لوگ کہان ہونگے جسدن کہ آسمان و زمین بدل جائیگا فرمایا تاریکی مین پل کے ورے کہا سب سے پہلے کون پار ہوگا فرمایا فقراء مہاجرین کہا اونکا تحفہ کیا ہوگا جب وہ جنت مین جائینگے فرمایا زیادتی جگر ماہی کی کہا اسکے بعد انکی غذا کیا ہوگی فرمایا ایک بیل جنت کا جو اوسکے اطراف مین چرتا ہے وہ انکے لیے ذبح کیا جائیگا کہا اسپر کیا پئین گے فرمایا چشمہ سلسبیل سے اُسنے کہا تمنے سچ کہا پہر کہا مین ایک ایسی شے کا سوال کرنے آیا ہون جسکو کوئی زمین والون مین نہین جانتا ہے مگر نبی یا ایک دو شخص فرمایا بہلا تجہکو کچہہ نفع ہوگا اگر مین تجہکو بتا دون کہا مین اپنے کانون سے سنونگا مین آیا ہون کہ حال بچہ کا پوچہون فرمایا مرد کا پانی یعنے منی سفید ہوتی ہے اور عورت کا پانی زرد پہر جب یہ دو تو جمع ہوتے ہین اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آتی ہے تو نر ہوتا ہے اللہ کے اذن سے اور جب منی عورت کی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو مادہ ہوتی ہے اللہ کے اذن سے یہودی نے کہا تونے سچ کہا اور بیشک تو نبی ہے پہر وہ چلا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُسنے مجہسے سوال کیا اور مجہکو کچہہ معلوم نہ تہا یہانتک کہ اللہ نے مجہکو بتا دیا رَوَاہُ مُسْلِمٌ ابو ایوب انصاری کا لفظ یہہ ہے کہ ایک عالم یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال آیت تبدیل ارض و سموات کا کیا اور کہا اللہ تعالی یون کہتا ہے سو خلق کہان ہوگی فرمایا اَضْيَافُ اللّٰهِ فَلَنْ يُعْجِزَهُمْ مَالَدَيْهِ رَوَاہُ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ عمرو بن میمون نے تفسیر آیت باب مین کہا ہے ارض کَالْفِضَّةِ الْبَيْضَاءِ نَقِيَّةٌ لَمْ يُسْفَكْ فِيْهَا دَمٌ وَلَمْ يُعْمَلْ عَلَيْهَا خَطِيْئَةٌ يُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا خُلِقُوْا قِيَامًا حَتّٰى يُلْجِمَهُمُ الْعَرَقُ اسی کے لگ بگ ابن مسعودؓ سے بہی مروی ہے دوسرا لفظ ابن مسعودؓ کا رفعاً یہ ہے اَرْضٌ بَيْضَاءُ لَمْ يُسْفَكْ عَلَيْهَا دَمٌ وَلَمْ يُعْمَلْ عَلَيْهَا خَطِيْئَةٌ لکن اسکا رفع قوی نہین ہے زید کہتے ہین حضرت صؐ نے ایک شخص پاس یہود کے بہیجا پہر کہا تم جانتے ہو کہ مینے اونکے پاس آدمی کسلیے بہیجا کہا اللہ و رسول جانین فرمایا اس آیت کا حال پوچہنے کو بہیجا ہے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وہ اسدن سفید ہوگی چاندی کیطرح جب یہود آئے حضرت صؐ نے اُن سے پوچہا کہا

تکون بیضاء مثل النقی علی ابن عباس و انس بن مالک و مجاہد نے بھی یہی کہا ہے کہ قیامت کے دن زمین چاندی کی ہوگی علی رضہ نے کہا ہے کہ زمین چاندی کی اور آسمان سونیکا ہو جائیگا ابی بن کعب نے کہا کہ آسمان جنان ہو جائینگے محمد بن قیس نے کہا زمین نان پاؤ ہو جائیگی مومنین اپنے پاؤں کے نیچے سے کہائینگے سعید بن جبیر بھی اسی کے قائل ہین کہ زمین ایک سفید روٹی ہو جائے گی مومن اپنے قدموں کے نیچے سے کہائیگا ابن مسعود نے کہا زمین دن قیامت کے سب کی سب آگ ہوگی اور جنت اسکے پیچھے ہوگی جنت کے کواعب و اکواب نظر آئینگے اور لوگوں کے پسینے کی لگام لگ جائیگی ابھی نوبت حساب کی نہ پہونچے گی دوسرا لفظ ابن مسعود کا یہ ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ مین جان عبد اللہ کی آدمی سے اتنا پسینا نکلے گا کہ زمین اسکے پاؤں کی بہیک جائیگی پھر وہ پسینا بلند ہو کر ناک تک پہونچے گا اور ابھی حساب نے چھوا تک نہ ہوگا کہا یہ کس لیے ہوگا کہا رویت و لقاء ہول سے کعب نے کہا آسمان بہشت ہو جائینگے اور دریا سے دریا آگ ہوگی اور زمین بدل جائیگی حدیث مین نزدیک ابو داؤد کے آیا ہے کہ لا یرکب البحر الا غاز او حاج او معتمر فان تحت البحر نارا اور حدیث مشہور صور مین ابو ہریرہ رضہ نے رفعاً کہا ہے کہ اللہ زمین و آسمان کو بدل دیگا اسطرح مبسوط و ممدود کریگا جسطرح ادیم عکاظی ہوتا ہے لا تری فیہا عوجا و لا امتا پھر اللہ خلق کو ایک زجر کریگا وہ اس مین سبدل مین موجود ہو جائے گی اور ساری خلق اللہ کے لیے اپنی قبور سے باہر نکل آویگی قہار وہ ہے جو ہر شے کو مقہور مغلوب کرے اور گردنین اسکے لیے جہک جائین اور عقول خاضع ہو جائین فتح البیان نے کہا ہے تبدیل کبھی ذات مین ہوتی ہے اور کبھی صفات مین آیت محتمل ہے دونو معنے کو اکثر قائل معنے ثانی ہین تبدیل ارض کو مقدم فرمایا اسلیے کہ یہ قریب ہے اور اثر اسکی تبدیل کا ہماری نسبت اعظم تر ہے ذکر اس تبدیل کا احادیث مرفوعہ و موقوفہ مین بھی آیا ہے حاصل یہ کہ آیت باب اور یہ احادیث نص ہین اسبات پر کہ زمین و آسمان بدل دیے جائینگے اور اللہ ایک دوسری زمین پیدا کرے گا جسپر لوگ بعد تبدیل کے ہونگے نہ جسطرح کہ بہت سے لوگون نے کہا ہے کہ تبدیل ارض عبارت ہے تغییر صفات و تسویہ آکام و نسف جبال و مد ارض سے بالجملہ اس دن بندی یا ظالمین ظاہر ہونگے اپنی قبرون سے واسطے استیفاء جزاء اعمال ۰ احد قہار کے لیے

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ دیکھی تو گنہگار اس دن جوڑے ہوئے زنجیرون مین کرتے ہین اون کے گندک کے اور ڈھکے لیتی ہے اونکی موہنہ کو آگ تا بدلا دے اللہ

ہے جو کچھ کہ اونکی کمائی تہا بیشک اللہ شتاب کرنیوالا ہے حساب **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے پیغمبر جسدن زمین و آسمان
بدل جائینگے اسدن جن لوگون نے کفر و فساد کیا ہے وہ جمع کیے جائینگے بعض نظرا و اشکال کو بعض کے
ساتھ اپنی اپنی صنف کے ساتھ یکجا کرینگے کما قال تعالی اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَھُمْ اور فرمایا وَاِذَا
النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور فرمایا وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْھَا مَکَانًا ضَیِّقًا مُقَرَّنِیْنَ دَعَوْا ھُنَالِكَ ثُبُوْرًا اور فرمایا
وَالشَّیٰطِیْنَ کُلَّ بَنَّاءٍ وَّغَوَّاصٍ وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ اصفاد کے معنے ہین قیود اونکے کپڑے
جو وہ پہنینگے گندہک ہونگے جو واسطے خارش کے اونتون کو ملا جاتا ہے قتادہ نے کہا اسمین آگ خوب جلتی
ہے ابن عباس رضی کہتے تہے قطران کہتے ہین پگہلے ہوئی تانبے کو جو نہایت گرم ہو مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و
حسن و قتادہ نے بہی اسیطرح کہا ہے اور یہ آیت تَغْشٰی وُجُوْھَھُمُ النَّارُ مثل اس آیت کے ہے تَلْفَحُ
وُجُوْھَھُمُ النَّارُ وَھُمْ فِیْھَا کٰلِحُوْنَ حدیث ابی مالک اشعری مین فرمایا ہے چار چیزین میری امت
مین امر جاہلیت سے ہین جنکو یہ لوگ ترک نہین کرتے فخر احساب کا طعن انساب مین پانی مانگنا تارون سے
نوحہ کرنا مردے پر نائحہ جبکہ توبہ نہین کرتی ہے تو وہ دن قیامت کے کہڑی کیجائیگی اور اسپر ایک پیراہن قطران
کا ہوگا اور ایک درع جرب کی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِاِخْرَاجِهٖ مُسْلِمٌ ابوامامہ کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ نائحہ
نے جب توبہ نہ کی تو اسکو راہ مین درمیان جنت و نار کے کہڑا کرینگے اسکی سربال قطران کی ہوگی اور اسکے
منہہ کو آگ ڈہانپ لیگی اللہ ہر جان کو جزا اوسکے کسب کی دیگا اللہ سریع الحساب ہے محتمل ہے کہ یہ آیت مثل
اس آیت کے ہو اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَھُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ یا یہ مطلب ہو کہ اللہ تعالی وقت
حساب یعنی کے اپنے بندے سے سریع النجاز ہے یعنی جہٹ پٹ حساب کتاب کرکے فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ہر
چیز کو جانتا ہے اسپر کوئی شے مخفی نہین ہے اور ساری خلقت نسبت اسکی قدرت کے مثل ایک شے کے ہے
کقولہ تعالی مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ یہی معنے مین قول مجاہد کے کہ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
اِحْصَاءً اور محتمل ہے کہ یہ دونو معنے مراد ہون واللہ اعلم فتح البیان مین کہا ہے تو دیکہیگا مشرکون کو دن
قیامت کے کہ وہ جکڑ بند ہین زنجیر دن مین بعض کو ساتھ بعض کے یکجا باندہا ہے قال ابن قتیبہ یہ اقتران مطابق
مشارکت کے عقائد و اعمال مین ہوگا جیسے وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ یا یہ مقارنت شیاطین کے ساتھ ہوگی کما فی
قولہ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ یا مراد اکتساب عقائد زائغہ و ملکات باطلہ کے یا اونکے ہاتھ
پاؤن سے باندہ دیے جائینگے قال ابن زید مقرن وہ ہے جو رسی مین مربوط ہو اصفاد بمعنے اغلال و قیود ہے

قال قتادہ سرابیل سے مراد قمیص ہین یعنے کرتے قال السدی ابن زید بھی اسی کے قائل ہین سربال کہتے ہین قمیص
کو قطران سے مراد وہ تیل ہے جو اونٹون کو ملا جاتا ہے قال الحسن انکی کھالون مین وہ روغن گندھک بطور طلاء
استعمال کرینگے وہ طلا پیراہن تن ہوجائیگی تخصیص قطران کی اسلیے ہے کہ اسمین آگ جلد بھڑک اٹھتی ہے اور خوب
جلاتی ہے اور یہ نہایت بدبودار و بدرنگ ہوتا ہے یہ ایک درخت سے نکلتا ہے اور خارشی اونٹ کو بوجہ حدت لگاتے
ہین یا درخت ابہل و عرعر و توت کا تیل ہے جیسے زفت وہ شتران خارشی کو ملا جاتا ہے اسی کو ہناء کہتے ہین اللہ تعالے اگر
مبالغہ کرنا چاہتا تو انکی احراق مین کسی اور چیز کا ذکر کرتا کیونکہ قادر ہے لیکن اسنے اسی شے سے ڈرایا جسکو وہ جانتے پہچانتے
ہین اور انکے چہرونپر آگ بھڑکے گی اور لپٹ مارےگی اور عالی ہوگی یہی حال انکے دلون کا بھی ہوگا لیکن وجوہ کا ذکر
اسلیے فرمایا کہ یہ اشرف اعضاء بدن ہے حواس مدرکہ اسی مین ہوتے ہین یہ کام اسلیے ہوگا کہ اللہ تعالی ہر جان کو
اسکی کمائی کی جزا دے خیر یا شر اللہ کو کوئی شے وحساب شاغل نہین ہوتا وہ ایک دم مین ہر شخص کے حساب سے فارغ
ہوجائیگا تمام خلق کا حساب بقدر نصف روز مین ایام دنیا سے کریگا جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ
وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ یہ خبر رسانی ہے لوگون کو تاکہ خوف کھا
ئین اس سے اور جان لین کہ معبود ایک ہی ہے اور سوچ کرین عقل والے **ف** یعنی یہ جو کچھ تجھپر نازل کیا ہے تبلیغ
وکفایت و موعظت و تذکیر ہے یہ شے منزل مبلغ و موصل مردم ہے طرف مراتب سعادت کی بعض نے کہا یہ اشارہ
ہے طرف آیۃ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا الٰی قولہ سَرِیْعُ الْحِسَابِ کے یعنے ایک فقط یہی آیت بس ہے قطع نظر دیگر مضامین
سورہ کے یا اشارہ ہے طرف ساری سورت کی یا طرف قرآن کے ابن زید اسی کے قائل ہین منجملہ محسنات کلام
آیت مین رد العجز علے الصدر ہے کیونکہ شروع اس سورت کا یہ تھا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ناس سے مراد کفار ہین یا سب لوگ کیونکہ اسمین ساری آدمیون کا رشد و نفع ہے وہ اس قرآن سے ڈر سکتے ہین
اگر ڈرنا چاہین اور ادلہ تکوینیہ و حجج قرآنیہ سے یہ بات معلوم کر سکتے ہین کہ معبود برحق وحدہ لا شریک ہے اور جو لوگ عقول سلیمہ و افہام صحیحہ رکھتے
ہین وہ اس قرآن کے بیان سے پند گیرین و نصیحت پذیر ہو سکتے ہین ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے یہ قرآن بلاغ ہے واسطے لوگون کے کقولہ
لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ یعنے ساری خلق کے لیے انس و جن سب سے بلاغ ہے جسطرح کہ اول سورۃ مین فرمایا تھا اور ایک مطلب اس سے یہ ہے
کہ لوگ منتفع ہون اور اللہ کی وحدانیت جان لین یعنی ان براہین و دلالات سے یہ امر انکو معلوم ہو جاوے کہ سوا ایک اللہ پاک کے کوئی
لائق عبادت کے نہین ہے پھر عقل والے اس سے نصیحت پکڑین تمام ہوئی تفسیر سورۃ ابراہیم علیہ السلام کی والحمد للہ الذی لا رب سواہ ولا معبود الا ایاہ
روز چہارشنبہ وقت نیم روز ترجمہ اس سورہ مبارکہ کا ختم ہوا خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٍ وَرَزَقَنَا الْحُلُوْلَ یَوْمَ الْمَعَادِ فِیْ دَارِ السَّعَادَۃِ

ع ۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد تکملہ ہے تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا جس کو مجدد دین امام المفسرین نواب صدیق حسن خانصاحب نے ایک جماعت اہل علم و دین کی درخوست سے اردو زبان میں مصارف سنہ ۱۳۰۲ میں شروع کیا تھا اور انہوں نے سورہ ابراہیم تک ابتدا سے لکھا اور سورہ ملک سے آخر تک اور باقی لکھنے کا بسبب دنیا سے گذر جانے کے انکو موقعہ نملا سب مسلمانوں کی خواہش تو یہی تھی کہ صاحب ممدوح ہی اس تفسیر کو پورا کرتے لیکن تدبیر راجح بمقابلہ تقدیر اللہ تعالی کو یہی منظور تھا عَسَىٰ اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لوگون کی آرزو تھی کہ اللہ سبحانہ وتعالی کسیکے ہاتھہ سے اس امر مہم کی تکمیل کرادے اور اس احقر العباد کا بھی مدت سے یہ خیال تھا کہ وہ موفق ومعین مجھ ضعیف و ناتوان کے اپنی توفیق اور اعانت شامل حال کرکے اس مبارک کام کی خدمت لیوے اگرچہ مین بسبب قلت بضاعت علمی اپنی کے اس امر ذی شان کا اہل نہ تھا لیکن اس خیال سے کہ اللہ سبحانہ وتعالی میری مدد کریگا جیسے حدیث قدسی مین آیا اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ مینے اسیپر بھروسا کرکے اس بڑے کام کو ہاتھہ ڈالا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور مینے اسی چال اور روش کو جسکا نواب صاحب مرحوم نے التزام کیا تھا اختیار کیا یعنے ترجمہ آیتون کا مع فوائد کے موضح القرآن سے لیا اور باقی مطالب تفسیر ابن کثیر تفسیر قاضی محمد بن علی شوکانی تفسیر فتح البیان سے لکھے ہان اتنی بات کی ہے کہ جیسے نواب صاحب مرحوم نے اپنی اس کتاب مین الفاظ عربیہ کا استعمال جن مین کم علمون کو چندان فائدہ نہین بکثرت کیا ہے ہمنے الفاظ عربیہ کا استعمال اسقدر نہین کیا انکا عام فہم ترجمہ اردو مین لکھدیا اور دوسرا ان آیات کا ترجمہ جو معرض استدلال مین بیان کی گئی ہین کتاب ہی مین درج کیا حاشیہ پر نہین لکھا جیسے نواب صاحب مرحوم نے کیا اور ان احادیث کا ترجمہ بھی جو آیات کی تفسیر مین بیان کی گئی ہین متن مین ہی لکھدیا وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ فها انا اشرع فی سورۃ الحجر من کلام الرب الرحیم الرحمان وہو المستعان وعلیہ التکلان سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

سورہ حجر

یہ سورت بالاتفاق والاجماع مکی ہے جیسے قرطبی نے کہا اور ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اس سورت کی ننانوے ۹۹ آیتین ہین اور حجر حا کی کسرہ اور جیم کی سکون کی ساتھہ مدینہ منورہ اور شام کی درمیان ایک وادی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ٥ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ٥ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ یہ آیتیں ہیں کتاب اور کھلی قرآن کی کسیوقت آرزو کرینگے یہ لوگ جو
منکر ہیں کسیطرح ہوتے مسلمان چھوڑ دے انکو کھالیں اور برت لیں اور امید پر بہلے رہیں آگے معلوم کر لینگے حروف مقطعہ پر اور اول
سورہ بقرہ وغیرہ میں کلام گذر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اسقول کسیوقت آرزو کرینگے یہ لوگ جو منکر ہیں کسی طرح ہوتے مسلمان
میں کفار کو اس امر کی خبر دی ہے کہ وہ اپنے کفر سے جلد پشیمان ہونگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم دنیا میں مسلمان ہوتے
اور سدی نے اپنی تفسیر میں مشہور سند کے ساتھ ابن عباس اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ
غزوہ بدر میں جو کفار مارے گئے تھے وہ جب آگ پر پیش کیے گئے تو انھوں نے مسلمان ہونیکی آرزو کی اور بعض نے کہا
مراد یہ ہے کہ ہر ایک کافر مرتے وقت یہ تمنا کرتا ہے کہ کاش وہ مسلمان ہوتا اور بعض نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن سے
خبر دی ہے کہ کفار قیامت کے دن آرزو کرینگے کہ ہم دنیا میں مسلمان ہوتے جیسے پہلے قول میں گذرا جیسے اللہ تعالیٰ
نے انہیں اصول میں کافروں کے حال سے خبر دی وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ
رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور کبھی تو دیکھے جسوقت انکو کھڑا کیا ہے آگ پر تو کہتے ہیں اے کاش کہ ہمکو پھیر بھیجیں اور
ہم نہ جھٹلاویں اپنے رب کی آیتیں اور رہیں ایمانوالوں میں اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابی الزعراء
سے انہوں نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہ آیت دوزخیوں کے حق میں اتری ہے جب مسلمانوں
کو دوزخ سے نکلتا دیکھینگے تو تمنا کرینگے اور کہینگے کہ اگر ہم بھی مسلمان ہوتے تو ہمارے لیے دخول ابدی نہ ہوتا ہمارا
انجام بھی خروج ہوتا) اور ابن جریر نے کہا مجھسے مثنی نے حدیث بیان کی اس نے کہا مجھسے مسلم نے حدیث بیان کی اس نے
کہا مجھسے قاسم نے حدیث بیان کی اس نے کہا مجھسے ابن ابی فروہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عباس اور انس بن مالک
رضی اللہ عنہم اس آیت ربما یود الذین کفروا الآیۃ کی تفسیر میں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مسلمان گنہگاروں کو مشرکوں
کے ساتھ آگ میں ڈالدیگا تو مشرک گنہگار مسلمانوں سے کہینگے جس چیز کی تم دنیا میں عبادت کرتے تھے اس نے آج
تمہیں کیا فائدہ دیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے مسلمان گنہگاروں کی حمایت کرنیے غضبناک ہوگا اور انکو
دوزخ سے نکالدیگا اسوقت کافر آرزو کرینگے کہ اگر ہم بھی دنیا میں مسلمان ہوتے تو ہمارا انجام بھی اچھا ہوتا اور عبد الرزاق
نے کہا مجھکو خبر دی ثوری نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے اور خبر دی خصیف سے انہوں نے مجاہد سے کہ ابراہیم اور
مجاہد دونوں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے دوزخی موحدوں کو کہینگے تم کو تمہارے ایمان نے کیا فائدہ دیا جب
وہ یہ کہینگے تو اللہ تعالیٰ فرماویگا جسکے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے اسکو بھی دوزخ سے نکالو تو اسوقت کفار
آرزو کرینگے کاش ہم بھی دنیا میں ایماندار ہوتے اور ایسا ہی مروی ہے ضحاک اور قتادہ اور ابو العالیہ وغیرہم کے

اور اس باب میں مرفوع احادیث بھی وارد ہوئی ہیں چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا کہ کلمہ گو دوزخ
میں اپنے گناہوں کی سزا میں داخل ہونگے تو انکو لات اور عزی کے عابد کہیں گے تمہارے لا الہ الا اللہ کہنے نے تمکو کیا فائدہ
دیا تم تو ہمارے ساتھ آگ میں پڑے ہو تو اللہ تعالی انکی حمایت کیلیے غضبناک ہوگا اور انکو دوزخ سے نکالکر حیات کی نہر میں
ڈالدیگا پھر وہ ایسے صاف ہوجاوینگے جیسے چاند اپنے گہن سے چھوٹنے کے بعد صاف ہوجاتا ہے اور جنت
میں جہنمیین کے نام سے نامزد ہونگے ایک آدمی بولا اے انس تونے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے
انس رضی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے مجھپر جھوٹ باندھا تو اپنی جگہ دوزخ میں
بناوے ہاں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حدیث فرماتے سنا ہے رواہ الطبرانی طبرانی نے کہا اس حدیث کی
ساتھ جہبذی متفرد ہوا ہے اور ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ نے رفعاً روایت کیا ہے کہ جب دوزخی دوزخ میں مجتمع ہونگے
اور انکے ساتھ وہ لوگ ہونگے جنکا اللہ تعالی نے اہل قبلہ سے ہونا چاہا ہے تو کفار مسلمانونکو کہیں گے کیا تم مسلمان نتھے وہ کہینگے کیوں
نہیں ہم تو مسلمان تھے کفار کہیں گے تو تم کو تمہارے اسلام نے کیا فائدہ دیا تم تو ہمارے ساتھ دوزخ میں پڑے ہو وہ
جواب دینگے ہم گنہگار تھے انکے عوض ہم پکڑے گئے ہیں تو اللہ تعالی انکا قول سن لیگا اور ارشاد فرماویگا کہ جو دوزخ
میں اہل قبلہ میں سے ہیں وے دوزخ سے نکالے جاوینگے اسوقت کفار دیکھکر کہیں گے یا لیتنا کنا مسلمین یعنی
کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو ہمارا انجام بھی ہوتا جو مسلمانوں کا ہوا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پڑھا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ الٓرٰ تِلْكَ آیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِینٍ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا
لَوْ کَانُوا مُسْلِمِینَ رواہ الطبرانی ایضا اور اسکو ابن ابی حاتم نے خالد بن نافع کی حدیث سے روایت کیا لیکن اس
نے استعاذہ کے بدل بسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا اور ابوسعید خدری رض سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے اس آیت رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا لَوْ کَانُوا مُسْلِمِینَ کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالی کچھ مومنوں
کو دوزخ سے انکو انکی اعمال کی سزا دیکر نکال لیگا اور آپ نے فرمایا جب انکو اللہ سبحانہ وتعالی مشرکوں کے ساتھ دوزخ
میں داخل کریگا تو مشرک کہیں گے تم تو دنیا میں خیال کرتے تھے کہ ہم اللہ کے دوست ہیں تو اب تمہارا کیا حال
ہے کہ تم ہمارے ساتھ آگ میں پڑے ہو جب اللہ تعالی انکی یہ بات سنیگا تو ان کی سفارش کی اجازت دیگا انکے
لیے فرشتے اور پیغمبر شفاعت کرینگے اور مومن بھی شفاعت کرینگے یہانتک کہ وے دوزخ سے اللہ کی اجازت سے
نکالے جاوینگے جب مشرک یہ معاملہ دیکھینگے تو کہینگے یَا لَیْتَنَا کُنَّا مَعَهُمْ فَتُدْرِکُنَا الشَّفَاعَةُ فَنَخْرُجُ مَعَهُمْ
یعنے افسوس ہم بھی مسلمانوں کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی سفارش پاتی اور ہم انکے ساتھ نکالے جاتے حضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی معنے ہیں اللہ تعالیٰ کے قول رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ کا تو وہ
جنت میں جہنمیوں کے نام سے مسمّی ہونگے اس سیاہی کی وجہ سے جو انکے چہروں میں ہوگی عرض کرینگے اے
پروردگار تو ہمارا یہ نام دور کر تو اللہ تعالیٰ نہر (حیات) میں نہائیگا انکو ارشاد فرمائیگا جو جنت میں ہے تو یہ نام ان سے
چلا جاویگا رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ اَیْضًا اور محمد بن علی اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (گنہگار مسلمانوں میں سے) بعض کے گھٹنوں تک آگ ہوگی اور بعض کی کمر تک اور
بعض کی گردن تک موافق انکے گناہوں اور انکے اعمال کے اور کسی کو ایک مہینہ دوزخ میں ٹھیرا کر نکالا جاویگا
اور (مسلمان گنہگاروں میں) سب سے زیادہ معذب وہ ہوگا جسکی دوزخ میں رہنے کی مقدار دنیا کے برابر ہوگی جب
سے وہ پیدا ہوئی ہی اسکی فنا تک تو جب اللہ تعالیٰ انکو دوزخ سے نکالنا چاہیگا تو یہود اور عیسائی اور اور دینوں
والے اور بت پرست مسلمانوں کو کہینگے تم (دنیا میں) اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور اسکی کتابوں اور رسولوں
کو تم نے مانا تو (اب یہ کیا بلا پڑی) کہ تم اور ہم دوزخ میں ایک جیسے پڑے ہیں (ہمپر تمکو کونسی فضیلت ملی) تو اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کی حمایت کے لیے ایسا غصہ ہوگا کہ آگے ایسا کبھی غصہ ہوا ہوگا اور مسلمانوں کو دوزخ سے نکالکر جنت
کے ایک چشمہ میں ڈالدیگا یہی معنے ہیں اللہ تعالیٰ کے قول رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ کے
رَوَاہُ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اور اللہ تعالیٰ کا قول ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا کفار کے لیے تہدید اور وعید اکید ہے
جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنے تو کہ برت لو تمہارا انجام دوزخ ہے اور اللہ تعالیٰ
کا یہ قول كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُجْرِمُوْنَ یعنے کہا لو اور برت لو تھوڑے دنوں تم مقرر گنہگار ہو اور اسی
لیے فرمایا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ یعنے امید پر بہولے رہیں اور توبہ نکریں اور اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع نکریں فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ
یعنے آگے معلوم کرینگے اپنے ان کاموں کا انجام انتہی ما قال الحافظ ابن کثیر نے تفسیر فتح البیان کا بیان فاتحہ
اور اسکا بیان مبین یہ ہے کہ آیت الکتٰب میں تعریف کا حرف تفخیم (تعظیم) کے لیے ہے اور بعض نے کہا اس سے مراد جنس
کتب منزلہ متقدمہ ہیں مجاہد نے کہا کتب منزلہ متقدمہ سے مراد توریت انجیل ہے اور بعض نے کہا یہی سورت مراد
ہے اور یہ اضافت بیانیہ ہے اور بعض نے کہا کتاب سے مراد قرآن ہی ہے اور قرآن کا پھر ذکر کرنا اس میں قادح
نہیں ہے دو اسموں کو جمع کردیا ہے اور عطف کا سبب مغایرت لفظی ہے اور قرآن مبین سے یہ مراد ہے کہ اس
کتاب کامل کی رشد اور ہدایت ظاہر ہے اور اسکی بہتری ہویدا ہے اور قران کی تنکیر تفخیم کے لیے ہے
اور کفار کی یہ خواہش (کہ کاش ہم مسلمان ہوتے) انکی موت کے نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن اور مراد یہ ہے

کہ جب انکے لیے امر منکشف ہو جاویگا اور انکے کفر کا بطلان واضح ہو جاویگا اور انپر یہ امر ہویدا ہو جاویگا کہ مقبول دین
اللہ تعالے کے نزدیک وہ اسلام ہی ہے لاغیر تو اسوقت ان کو انکی یہ اسلام کی خواہش حاصل ہوگی جو نہ فائدہ
دیگی اور نہ آگ سے نکالے بلکہ یہ محض حسرت ہی حسرت اور ندامت ہی ندامت ہوگی اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت میں
قصور کیا ہے اسپر اپنے نفس کو ملامت اور بعض نے کہا انکی یہ خواہش اسلام اپنے حال اور مسلمانوں کے حال کے معاینہ
اور مشاہدہ کیوقت ہوگی اور بعض نے کہا انکی یہ خواہش اسوقت ہوگی جب گنہگار موحد دوزخ سے باہر نکالے جاوینگے
اور ظاہر یہ ہے کہ انکی خواہش ان سے ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر ساعت مین ہوگی جب انپر امر منکشف اور واضح ہو جاویگا
اور لو مصدریہ ہے یا امتناعیہ اس صورت مین جزا محذوف ہوگی یعنے اگر مسلمان ہوتے تو اسلام کے ساتھ خوش ہوتے
یا اس عذاب سے جس مین اب مبتلا و گرفتار ہین نجات پاتے اور لو کا مصدریہ ہونا اولی ہو اور چھوڑ دے انکو اس
مین کفار کے لیے تہدید ہی یعنے ان کافرون کو چھوڑ اور جس امر کے تو درپے ہے کہ تو انکو اچھے کامون کی ہدایت
کرتا ہے اور برے کامون سے روکتا ہے اس سے رک وہ تو کبھی نہین ڈرنے کے اور کبھی باطل نہین چھوڑنے کے اور
حق مین داخل نہ ہونگے بلکہ انکو کہدے کہ اس دنیا مین ہی کھا پی لو اور برت لو اور امید پر بہولے رہو تم تو انعام کی
طرح ہو جنکا کام یہی کھانا پینا ہے لاغیر اور اس آیت مین تنبیہ ہے اسبات کی کہ تلذذ اور تنعم پر خوش ہونا اور
نعمتون اور لذتون کو پسند کرنا اور ان باتون پر ریجھنا جو طول امل کیطرف موڈی ہون مومنین کے اخلاق میں
سے نہین ہے بعض نے کہا ذرھم ایک تہدید ہے اور فسوف یعلمون دوسری تہدید اور دو تہدیدون کے وقت کب
عیش گوارا ہوتا ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھکو تمپر دو باتون کا خوف ہو طول امل اور اتباع ہوی
(خواہش کے پیچھے چلنے کا) کیونکہ طول امل آخرت کو بھلا دیتی ہے اور اتباع ہوی حق سے روکتا ہے وَمَآ اَهۡلَكۡنَا
مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۝ مَا تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ۝ اور کوئی بستی
ہمنے نہین کھپائی مگر اسکا لکھا تھا مقرر نہ شتابی کرے کوئی فرقہ اپنے وعدے سے اور نہ دیر کرے **ف**
اللہ تعالی اس امر کی خبر دیتا ہے کہ ہمنے کوئی بستی نہین کھپائی اور کسی گانون کو ہمنے ہلاک نہین کیا جبتک حجت
قائم نہین کر لی اور اسکی مدت پوری نہین گئی اور اس امر کی اطلاع دی کہ جب کسی امت کی ہلاکت کا وقت معین آجاتا
ہے تو اسکی ہلاکت مقرر وقت سے موخر نہین ہوتی اور نہ اسوقت سے مقدم ہوتی ہے اور اسمین اہل مکہ تنبیہ ہے
اور انکو خبر دینا ہے کہ جس شرک اور کفر اور عناد کے ساتھ یہ ہلاک کے مستحق و مستوجب ہو رہے ہین ہم انکی بیخ قلع
قمع کر دینگے فتح البیان مین ہو کہ اجل کی تفسیر سورۂ انعام مین گذر چکی پھر اللہ تعالی نے کفار کی تہدید کے بعد

ان کے کفر مین سرکشی اور گمراہی مین اڑے رہنے کا بیان کیا اور اس مین انکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ کفر کرنے
کا بھی بیان ہے انکی کتاب کے ساتھہ کفر کرنے کے بیان کے بعد قَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ
لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَئِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّدِقِينَ ○ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَئِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ○
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ○ اور لوگ کہتے ہین اے شخص کہ تجھپر اُتری ہے نصیحت تو مقرر دیوانہ ہے
کیون نہین لے آتا ہمارے پاس فرشتے اگر تو سچا ہے ہم نہین اتارتے فرشتے مگر کام ٹھیراکر اور اسوقت نہ ملیگی ان کو
ڈھیل ہمنے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم اُسکے نگہبان ہین ف اللہ تعالی کفار کے کفر اور انکی سرکشی اور انکے
عناد کی خبر دیتا ہے انکے اس قول مین اے شخص کہ تجھپر نصیحت اتری ہے یعنے تو اے محمد ہم کو اپنی اتباع کی
طرف بلاتے اور ہمارے باپ دادون کے دین چھوڑنے مین تو دیوانہ ہے تو فرشتے کیون نہین لاتا جو گواہی
قرآن کی صحت اور اللہ کے طرف سے ہونیکی شہادت دین اور ان کفار مکہ کا یہ قول فرعون کے اس قول کی طرح ہے
فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَئِكَةُ مُقْتَرِنِينَ یعنے پھر کیون نہ آپڑے اسپر کنگن
سونے کے یا آتے اسکے ساتھہ فرشتے پرا باندھکر اور اس قول کیطرح وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا
أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَئِكَةُ أَوْ نَرَى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَئِكَةَ
لَا بُشْرَى يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَحْجُورًا اور بولے جو لوگ امید نہین رکھتے کہ ہم سے ملین
کیون نہ اترے ہمپر فرشتے یا ہم دیکھتے اپنے رب کو بہت بڑائی رکھتے ہین اپنے جی مین اور سر چڑھ رہے ہین بڑی
شرارت مین جسدن دیکھینگے فرشتے کچھ خوشخبری نہین اسدن گنہگارون کو اور کہینگے کہین روکی جاوے کوئی
اوٹ اور ایسا ہی اللہ تعالی نے اس سورت کی اس آیت مین فرمایا مَا نُنَزِّلُ الْمَلَئِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا
مُنْظَرِينَ اور مجاہد نے مَا نُنَزِّلُ الْمَلَئِكَةَ کی تفسیر مین کہا کہ ہم نہین اتارتے فرشتے مگر کام ٹھیراکر
یعنے رسالت کے ساتھہ یا عذاب کے ساتھہ پھر اللہ تعالی نے ثابت کر دیا کہ اُسی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن
اتارا اور وہی تغییر تبدیل سے اُسکا حافظ ہے اور بعض نے کہا کہ لَهُ لَحَفِظُونَ مین لہ کی ضمیر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف راجع ہے اس صورت مین یہ معنے ہونگے کہ ہم ہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نگہبان
ہین اور اسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے اس قول مین ارشاد فرمایا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ یعنے اللہ تجھکو بچالیگا لوگون سے اور معنے اول اولی ہین اور سیاق سباق معنے اول کا مقتضی
ہے انتہی ما فی تفسیر ابن کثیر فتح البیان کا بیان مبین یہ ہے کہ کفار مکہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو مخاطب کرکے کہا اور مسخرے پن کے طور پر اسلیے کہ انھون نے اپنی اس کلام مین ذکر کا اترنا آپ پر ثابت کر دیا باوجود اس کے کہ
حقیقت مین وہ آپ پر ذکر کے نازل ہونے کے سخت انکاری تھے تو گویا انھون نے اس اپنے قول مین اے شخص جو تجھپر نصیحت
اتری ہے" آپ سے ٹھٹھا کیا) اور کہا تو اپنے اس دعوی مین کہ مین اللہ تعالی کی جانب سے رسول ہون اور تبلیغ احکام کا
مجھے امر ہوا ہے دیوانہ ہے اسلیے کہ ایسا دعوی عظیم کے جو ان مین سے عاقل تھے وہ بھی مدعی نتھے تو کفار مکہ کا یہ قول
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے فرعون کے اس قول کیطرح ہے موسی علیہ السلام کے لیے اِنَّ رَسُوْلَکُمُ الَّذِےْ
اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ لَمَجْنُوْنٌ یعنے فرعون بولا تمھارا پیغام لانیوالا جو تمھاری طرف بھیجا ہے سو باؤلا ہے اور کفار مکہ کہنے لگے
تو فرشتے کیون نہین لے آتا جو ہمین تیری تکذیب کی جزا مین سزا دین اگر تو اپنے قول اور اپنی رسالت کے دعوی مین
سچا ہے اور حاصل یہ ہے کہ کفار نے تعنت اور ضد کی راہ سے دو باتین کہین ایک تو اپنے قول "اے وہ شخص جسپر نصیحت
اتری ہے" مین تعریض کی کہ تیرا یہ دعوی کہ میرے پر قرآن اترا ہے ہمین تو باؤلا ہے دوسرے انھون نے اپنے قول "تو کیون
نہین لے آتا فرشتے" مین فرشتون کا آنا مانگا تو اللہ تعالی نے انکی دونون باتون کے جواب اگلی دو آیتون مین فرما دیے لیکن
نہ لف و نشر مرتب کے طریق پر بلکہ لف و نشر غیر مرتب کے طور پر انکے قول یٰاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ کا جواب اپنے
اسقول مین ارشاد فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنے ہمنے آپ اتاری ہے یہ نصیحت جسکو تیری طرف
سے ہونیکے یہ کفار منکر ہین اور اسی سبب سے تیری طرف جنون کی نسبت کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اسکو تو نے
اپنے پاس سے بنایا ہے اور ہم ہی اسکے نگہبان ہین ہر قسم کی تصحیف اور تحریف اور زیادت اور نقصان سے جو اس قرآن
کے لائق نہین ہے تو قرآن مجید ان جمیع نقائص و عیوب سے منزہ و محفوظ ہے جمیع خلق مین سے انس ہون یا جن فرشتے
ہون یا اور کوئی مخلوق کسیکو یہ قدرت نہین اور کسی کی یہ ہستی نہین کہ ایک حرف زیادہ کر دے یا اس مین سے ایک حرف
کم کر دے اور یہ اسی کتاب کا خاصہ ہے بخلاف دیگر کتب منزلہ کے کہ ان مین تحریف واقع ہو گئی ہے اور چونکہ اللہ سبحانہ
و تعالی نے اس کتاب کی حفاظت خود اپنے ذمہ لے لی ہے تو یہ مبارک کتاب ابتک محروس ہے اور ہمیشہ محفوظ رہیگی
اور کسی قسم کی کوئی زیادتی اور کمی اس مین راہ نہ پائیگی جیسے اسکے سوا اور کلامون مین اسنے راہ پایا ہے اور جیسے اللہ
تعالی نے فرمایا وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ
یعنے اور یہ کتاب ہے نادر اسپر جھوٹ کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے اتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے گئے اور
بعض نے کہا اسکے معنے یہ ہین کہ ہمنے شیطانون کی شرارت سے اسکو اپنی حفاظت مین اتارا اور بعض نے کہا اللہ تعالی نے اس
کتاب کو معارضہ سے محفوظ رکھا تو مخلوق سے کسی کو اسکے معارضہ کی طاقت نہین ہے اگرچہ ایک چھوٹی آیت ہو جیسے

اللہ تعالی نے فرمایا قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ
لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنے کہ اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اسپر کہ لاویں ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے
مددگار ہوں ایک کی ایک اور فرمایا قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ یعنے تو کہہ لے آؤ ایک سورت ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا
وَلَنْ تَفْعَلُوْا یعنے پہر اگر (معارضہ) نکرو اور البتہ (معارضہ) نکروگے) اور بعض نے کہا اللہ تعالی نے مخلوق کو اسکے بطال
اور افساد سے عاجز کر دیا ہے کسیطرح اسکو باطل نہین کر سکتے اور کسیطور اسکو بگاڑ نہین سکتے اور علماء راسخین کو اسکے
لیے مقرر کر دیا کہ وے اسکو یاد کرین اور قیامت تک اسکی اعتراضون کا جواب دیتے رہین کیونکہ ملاحدہ اور یہود کی جماعت
اسکی باطل کرنے اور بگاڑنے کی درپے ہے لیکن الحمدللہ وے اسپر قادر نہین ہین اس ہمارے زمانہ مین بہی ملحدون کا
بڑا زور شور ہے اور وے ہر طرح قرآن مجید کے مٹانے کے درپے ہین لیکن وہ اللہ تعالی کے نور کو کب بجہا سکتے ہین جس
کو اسی نے روشن کیا ہے ایسے لوگون کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ یعنے چاہتے ہین کہ بجہا دین روشنی اللہ کی اپنے منہ سے اور اللہ
نرہیگا بغیر پورے کیے اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر اللہ اور اسکے سچے رسول کی پیشین گوئیان کہ جنکا وقوع حقیقی
طور پر ہونے والا ہے اپنی ناقص عقل کے مخالف پا کر انکی جہوٹی تاویلین کرتے ہین اور پیغمبرون کے معجزون کو مسمریزم
قرار دیتے ہین آسمان کے وجود کے منکر ہین ملائکہ کا زمین پر آنا تسلیم نہین کرتے اور صدہا مسائل جن سے قرآن و حدیث
مملو و مشحون ہے کے منکر ہین اور پہر اپنے آپ کو مسلمان پکے دیندار قرار دیتے ہین اور ہیچ مادیگرے نیست انکا تکیہ
کلام ہے ابو سعید خدری اور انس بن ملک رضے اللہ تعالی عنہما سے مرفوعا مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا میری امت مین اختلاف ہوگا اور افتراق ایک قوم ہوگی کہ وہ باتون مین (دوسرون سے) بڑہکر ہونگے
(لیکن) انکے اعمال انکے اقوال کے مطابق نہونگے وے قرآن تو پڑہینگے (لیکن) قرآن انکے حلقون سے بہی
نہ اترے گا وے دین سے ایسے باہر ہو جاوینگے جیسے تیر کہ شکار سے پار نکل جاتا ہے وے دین کیطرف رجوع نکرینگے
جبتک تیر اپنے چلنے کی جگہہ پر واپس آجاوے (تعلیق بالمحال ہے یعنے تیر اپنی چلنے کی جگہہ پر واپس نہین آنے کا
اور وے دین کی طرف رجوع نہین کرینگے) وے بدترین مخلوقات ہین جو انکو مارے اسکی لیے خوشی ہے اور
جنکو وے مارین وے بہی (اچہے قتیل ہین) وے اللہ کی کتاب کی طرف بلاوینگے لیکن انکو ہمارے دین
مین سے کچہ حصہ نہین ہے رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ یہ اس بحث کا محل نہین تہا سے کجا بود اشہب بکجا تاختیم ء آمدیم برسر مطلب

اور اللہ تعالی نے انکی دوسری بات کا جواب اپنے اس قول مین ارشاد فرمایا مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا
مُّنْظَرِيْنَ یعنے ہم نہین اتارتے فرشتے مگر کام ٹہیرا کر اور جو تم نے اقتراح کیا ہے اور جس چیز کی تمنے درخواست کی ہے وہ اس
قبیل سے نہین ہے کہ اسکے لیے فرشتے نازل ہون بعض نے کہا حق سے مراد اللہ تعالی کے قول الا بالحق مین رسالت ہے اور
بعض نے کہا حق سے مراد قرآن ہے اور بعض نے کہا موت کا وقت اور اسوقت نہ ملیگی ان (کفار) کو ڈھیل سدی نے کہا
یعنے اگر عذاب آ اتر آگیا تو پہر یہ نہین ہوگا کہ انکو عذاب ٹہرا ہو اور تاخیر دی جاوے اسصورت مین یہ جملہ مذکور شرط محذوف کی
جزا ہوگی پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے کفار پر انکے استہزا کا انکار کیا اور فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ الآیۃ فتح البیان مین
آیت انا نحن نزلنا الآیۃ مین وہی وجوہ جو ہمنے بیان کین ذکر کرکے کہا اور آیت کو ان جمیع معانی پر حمل کرنے سے کوئی
مانع نہین ہے اور قرآن مجید کی حفظ کے اسباب مین سے ہے علوم کثیرہ الیہ کا حادث ہونا جو افساد و ابطال اور تصحیف اور تحریف
اور زیادت اور نقصان کی ابواب مین دخول سے روکتی مین جیسے صرف اور نحو اور معانی اور بیان اور اصول حدیث اور اصول
فقہ اور تفسیر اور انکے سوا اور علوم جنکو اس شان مین بڑا دخل ہے اور عیاض سے مرفوعًا مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اپنے پروردگار سے روایت کرکے کہ میںنے اے محمد تمپر ایسی کتاب اتاری جسکو پانی نہین دہوتا (یعنے یہ ایسی
کتاب نہین ہے کہ ایک دفعہ مٹ جاوے اور پہر اسکا وجود نہ رہے نہین بلکہ یہ لوگون کے سینون مین اللہ کی رکہی ہوئی ہے
اور دلون مین لکہی ہوئی ہے کہ وہان اسکو کوئی چیز نہین مٹا سکتی) اور اس آیت مین قرآن کے مکذبین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ استہزا کرنیوالون کے لیے سخت وعید ہے امام خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قرآن کو مصحف مین اسلیے جمع نہین کیا کہ آپ کو بعض احکام اور بعض آیتون کی تلاوت کے لیے ورود ناسخ کی امید تہی
جب آپ کی وفات کے ساتہ قرآن کا نزول منقرض ہوگیا اور اترنا بند تو اللہ تعالی نے خلفاے راشدین کے دلون مین
اس اپنے سچے وعدے کی وفا کے واسطے قرآن کے جمع کرنے کا اور ایک جا لکہنے کا الہام کیا تو پہلے یہ کام جناب خلیفہ
اول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتہ پر جناب خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشورے سے واقع ہوا انتہے
اسکو سیوطی نے اتقان مین ذکر کیا اور قرآن کے جمع کرنے پر مبسوط کلام نواب صاحب کے رسالہ اکسیر فی اصول التفسیر
مین کی گئی ہے وہ رسالہ اپنے باب مین بے مثال بے نظیر ہے پہر اللہ تعالی نے اپنے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو
تسلی دی اور فرمایا کہ کفار ماضیہ اور پہلی سنگر ہی اپنے انبیائے ساتہ یہی معاملہ کرتے تہے اور انکا اپنے پیغمبرون اور
رسولون کے ساتہ یہی برتاؤ تہا تو فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ

خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ ٥ اور ہم بہیج چکے ہین رسول تجہسے پہلے کئی فرقون مین اگلے اور نہین آتا ان پاس کوئی
رسول مگر کرتے رہے ہین اس سے ہنسی اسیطرح پیٹہاتے ہین ہم اسکو دل مین گنہگارون کے یقین نہ لاوینگے اسپر اور
ہوآئی ہے رسم پہلون کی **ف** یعنے یہ قرآن کسیکے دل مین حقتعالی اسیطرح سُناتا ہے کہ ساتہہ اسکی انکار چلا
آوے نیک راہی اور گمراہی اسیکے اختیار ہے انتہی ما فی موضح القرآن حافظ ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی نبی رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار قریش کی تکذیب و استہزا مین تسلی دیتا ہے کہ امم ماضیہ گذشتہ فرقون مین بہی یہی چال
چلی آئی ہے کہ جب انکی طرف کوئی رسول آیا انہون نے اسکو جہٹلا دیا اور تمسخر اور استہزا اون مین اڑا دیا اسیواسطے
اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ
لَّهُمْ یعنے سو تو ٹہیرا رہ جیسے ٹہیرے رہے ہمت والے رسول اور (عذاب کی) شتابی نکر انکے واسطے اور فرمایا وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنے تو صبر کر اور تجہسے صبر ہو سکے اللہ ہی کے دیسے اور نہ غم کہا انپر اور مت خفا رہ
انکے فریب سے اللہ ساتہہ ہے انکے جو پرہیزگار ہین اور جو نیکی کرتے ہین) پہر اللہ تعالی نے خبر دی کہ اسی نے اس تکذیب
کو ان مجرمون کے دلون مین چلایا جنہون نے تجہسے عناد کیا اور ہدایت کی اتباع سے ناک چڑہایا انس اور حسن
بصری نے كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ کی تفسیر مین کہا کہ نسلکہ کی ضمیر شرک کی طرف عائد ہے اور اللہ
تعالی کے قول وَقَدْ خَلَتْ الآیہ کے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالی نے جو پہلی مکذبین کے ساتہہ معاملہ کیا اور انکو ہلاک کر دیا
اور انکی بنیاد اکہیڑ دی وہ انکو معلوم ہے اور یہ بہی انہین معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے پہلے انبیا اور انکی اتباع کو ہر
نجات دی فتح البیان مین کہا ہے کہ ہم نے تجہسے پہلے رسول امم ماضیہ مین بہیجے اور انکے پاس کوئی رسول نہ آیا
مگر وہ اسکے ساتہہ ویسی ہی استہزا کرتے رہے جیسے یہ کفار تیرے ساتہہ استہزا اور تمسخر کرتے ہین تو جیسے ہمنے پہلے رسولون
سے ٹہٹے کرنیوالون کے دلون مین ذکر کو چلایا ایساہی ان مجرمون کے دل مین بہی ذکر کو چلایا یعنے انکا استہزا اور
تمسخر ہم کو القاء وحی سے تجہپر نہین روکتا کہ ہم انکے عناد اور شرارت اور ضد کی وجہ سے تجہپر قرآن ہی نہ اتارین تجہسے
پہلے رسولون کی امتین بہی ایسے ٹہٹے کرتے رہے لیکن ہمنے ذکر کے نزول کو بند نہ کیا جیسے اللہ نے فرمایا اَفَنَضْرِبُ
عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ٥ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ
نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ فَاَهْلَكْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ یعنے کیا پہیر دینگے
ہم تیری طرف سے یہ سمجہونی (قرآن مجید) موڑ کر اس سے کہ تم ہو لوگ حد پر نہین رہتے اور بہت بہیجے ہین ہم نے نبی

پہلون مین اور نہین آتا لوگون کو کوئی پیغام لانے والا جس سے ٹہٹہا نہین کرتے پہر کہیا دی ہمنے ان سی سخت زور والے اور چلی آئی ہے کہاوت پہلون کی) اور اس آیت مین قدریہ اور معتزلہ پر رد ہے اور یہ تقدیر کے اثبات مین بڑی روشن دلیل ہے ولیکن حق کی طالب کے لیے نہ معاند اور ضدی کے لیے واحدی نے کہا اللہ تعالی نے کفر کے ادخال کو مجرمین کے دلون مین اپنی طرف مضاف و منسوب کیا ہے اور اسکو اچہا کہا ہے پہر جس نے قرآن کو مان لیا ہے وہ اسکو اچہا ہی سمجہی اور امام رازی نے کہا اس آیت سی دلیل لی گئی ہے کہ اللہ تعالی ہی باطل اور ضلال کو کفار کے دلون مین پیدا کرتا ہے اور لَا یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ مین ضمیر مجرور ذکر کی طرف راجع ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف عائد ہے پہلی صورت مین نسلکہ کی ضمیر سے حال ہوگا اور دوسری صورت مین جملہ مستانفہ ہوگا پہلے جملہ کا بیان اور بعض نے کہا ضمیر نسلکہ مین استہزا کی طرف راجع ہے اور بہ مین ذکر کی طرف اور یہ بعید ہی اور اولی یہی ہے کہ دونو ضمیرین ذکر کی طرف عائد ہین قتادہ نے کہا اللہ کے وقائع عذاب پہلی امتون پر گذر چکے تو تم بہی ڈرو کہین تمپر بہی ویسا ہی عذاب نہ اترے اور زجاج نے کہا اللہ کی سنت و عادت پہلے لوگون مین بہی جاری رہی ہے کہ کفر اور ضلال کو انکے دلون مین چلاتا آیا ہے پہر اللہ تعالی نے انکو اصرار کے کفر پر اور انکے جم جانے کی تکذیب اور استہزا پر یہ خبر دی اور فرمایا وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاۤءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ اور اگر ہم کہولدین انپر دروازہ آسمان سی اور سارے دن اس مین چڑہتے رہین یہی کہین کہ ہماری نگاہ ہی بند کی ہے نہین ہم لوگون پر جادو ہوا ہے **ف** اللہ تعالی انکے کفر کے قوی ہونے اور انکے عناد اور انکے حق کو نہ ماننے اور حق سے مکابرہ کرنیکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر انکے لیے آسمان کا کوئی دروازہ کہولا جاوے اور وے اس مین چڑہنا شروع کرین تب بہی اسکی تصدیق نہ کرین بلکہ کہین کہ ہماری نظر بند کی ہے مجاہد اور ابن کثیر اور ضحاک نے کہا ہماری آنکہین بند کی گئین ہین اور قتادہ نے ابن عباس سی روایت کی کہ ہماری آنکہین اچک لی گئین ہین اور عوفی نے ابن عباس سی روایت کیا کہ امر ہمپر ملتبس ہوا ہے اور ہمکو جادو کیا گیا ہے اور کلبی نے کہا ہماری آنکہین اندہی ہوگئین اور ابن زید نے کہا کہ سکرت ابصارنا کے یہ معنے ہین کہ ہماری آنکہون کو ہوش نہین فتح البیان مین اس آیت کی یون تفسیر لکہی ہے کہ اگر ہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ عناد کرنیوالون کے لیے آسمان کے معہودہ دروازون سے کوئی دروازہ کہولدین اور یہ کسی آلہ کے ساتہ چڑہین یا آلہ کے سوا اور وہان کے وہ عجائبات بہی دیکہہ لین جسکا کوئی انکار نہین کرتا اور انکے مشاہدہ کے وقت کسی معاند کا عناد نہین چلتا پہر بہی یہ کفار بسبب اپنے فرط عناد اور زیادہ سرکشی کے یہی کہین کہ ہماری

ع ۱۵

نظر بندی ہوئی ہے نہیں نظر تو بند نہیں ہے بلکہ ہمیں جادو کیا گیا ہے ہمکو تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جادو کیا ہے اس آیت میں
انکے عظیم عناد کا بیان ہے جسکو کوئی چیز اوکھیڑ نہیں سکتی جو بنی ہو کیونکہ جب وہ ایسی نشانی کو دیکھکر جسکے دیکھنے سے انکو
اللہ اور اسکے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لانا واجب ہو جاوے اپنی آنکھوں کیطرف اس بات کی نسبت کرتے ہیں کہ
ہماری آنکھوں کا ادراک حقیقی نہیں ہے یہ سحر کی وجہ سے ہے یا اسلیے کہ ان کی عقلوں کو سحر کیا گیا ہے اسلیے وہ سمجھتے
ہیں ہمارا ادراک صحیح نہیں ہے اور جسکا تعنت اس درجہ تک پہونچ جاوے تو اسکو کوئی وعظ نافع نہیں ہوتا اور وہ کسی
آیت کے ساتھ راہ یاب نہیں ہوتا اور جب اللہ سبحانہ وتعالی نے کافروں کا کفر اور انکا عجز اور انکے اصنام کا عجز بیان
کیا تو اپنی قدرت باہرہ اور اپنی بدیع مخلوقات کا ذکر کیا تاکہ اسکی وحدانیت پر دلیل لی جاوے اور فرمایا وَلَقَدْ
جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَیَّنّٰہَا لِلنّٰظِرِیْنَ وَحَفِظْنٰہَا مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
فَاَتْبَعَہٗ شِہَابٌ مُّبِیْنٌ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰہَا وَاَلْقَیْنَا فِیْہَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْہَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ وَ
جَعَلْنَا لَکُمْ فِیْہَا مَعَایِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَہٗ بِرٰزِقِیْنَ ○ اور ہمنے بنائے آسمان میں برج اور رونق دی اسکو
دیکھنے والوں کے آگے **ف** حق تعالی بندوں سے وہ خطاب کرتا ہے جو یہ سمجھیں انکے عرف میں آسمان مشرق سے مغرب تک
اور مغرب سے مشرق تک بارہ بھاگ ہے جیسے خربوزہ وہی بارہ برج ہیں اور سورج برس دن میں سب طے کرتا ہے سو ہم گرمی
اور سردی اسی سے بدلتا ہے اور گرمی سے مینہ آتا ہے اور مینہ سے دنیا بستی ہے اور رونق آسمان کی ستارے ہیں
ف اور بچا رکھا اسکو ہر شیطان مردود سے مگر جو چوری سے سن گیا سو اسکے پیچھے پڑا انگارا چمکتا **ف**
فرشتوں کے شور سننے کو شیطان جا لگتے ہیں آسمان کے قریب اوپر سے انگارے پڑتے ہیں جو کوئی کچھ سن بھاگا
اگر دنیا میں ظاہر کیا ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر وہ ایک بات سچ دیکھی لوگ یقین لائے سو جھوٹ دیکھی تغافل کیا۔
ف اور زمین کو ہمنے پھیلایا اور ڈالے اسپر بوجھ اور اگائی اس میں ہر چیز اندازے کی اور بنا دیں تم کو اس
میں روزیاں اور جنکو تم نہیں روزی دیتے **ف** یعنے جانوروں کی روزیاں انہیں مانتے موضح القرآن
حافظ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا کہ اللہ سبحانہ وتعالی تامل کرنیوالوں کے لیے اپنے آسمان کو بنانے
اور اسکے اسقدر بلند ہونے کا بیان کرتا ہے اور ان کواکب کیطرف اس میں اشارہ کرتا ہے جنکے ساتھ اس نے
آسمان کو مزین کیا وہ ثوابت ہوں یا سیارات یہ وہ عجائبات اور آیات باہرات ہیں جن میں تکرار نظر کرنے سے حیرت
گم ہو جاتی ہے جیسے فرمایا اللہ تعالی نے اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ
تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ہَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّہُوَ

حسیر ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنها رجوما للشیطین واعتدنا لھم عذاب السعیر یعنی جس نے بنائے سات آسمان تہ بر تہ کیا تو دیکھتا ہے رحمن کے بنانے مین کچھ فرق پہر دوہرا کر نگاہ کر کہین دیکھتا ہے درار پہر دوہرا کر نگاہ کر دو دو بار اولٹی آوے تیرے پاس نگاہ رد ہو کر تہک کر اور ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو چراغون (ستارون) سے اور اونسے رکھی پہینک مار شیطانون کی اور رکھی ہے انکو مار دہکتی آگ کی ایسے مضامین سے قرآن مجید لبریز ہے اللہ تعالی نے فرمایا ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابۃ وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لایت لقوم یعقلون یعنی آسمان اور زمین کا بنانا اور رات دن کا بدلتے آنا اور کشتی جو لیکر چلتی ہے دریا مین جو چیزین کام آوین لوگون کو اور وہ جو اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پہر جلایا اوس سے زمین کو مرگئے پیچھے اور بکہیرے اس مین سب قسم کے جانور اور پہیرنا باؤن کا اور ابر جو حکم کا تابع ہے درمیان آسمان اور زمین کے اسمین نمونے ہین عقلمند لوگون کو اور فرمایا ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنھار لایت لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحنک فقنا عذاب النار یعنے آسمان اور زمین کا بنانا اور رات دن کا بدلتے آنا اسمین نشانیان ہین عقلوالون کو وہ جو یاد کرتے ہین اللہ کو کہڑے اور بیٹہے اور کروٹ پر لیٹے اور دہیان کرتے ہین آسمان اور زمین کی پیدایش مین اے رب ہمارے تونے یہ عبث نہین بنایا تو پاک ہے عیب سے سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے) اور یہ مخلوق علوی اور سفلی حقیقت مین ایک ایسی عجیب مخلوق ہے جنکی کنہ کے دریافت سے انسان کی عقل عاجز ہے مجاہد نے کہا بروج سے مراد اس آیت مین کواکب ہین حافظ ابن کثیر نے کہا اور مین کہتا ہون اور یہ اللہ کا قول اللہ تعالی کے اس قول کیطرح ہے تبارک الذی جعل فی السماء بروجا الایۃ یعنے بڑی برکت ہے اسکی جس نے بنائے آسمان مین برج اور بعض نے کہا بروج سے مراد سورج اور چاند کی منزلین ہین اور عطیہ عوفی نے کہا اسجگہہ بروج سے مراد قصور ہین جن مین نگہبان ہین اور انگاروں کو اللہ تعالی نے ان قصور کے نگہبان بنایا کس شیطانون کی شرارت سے تاکہ اوپر کی مجلس کی باتین نہ سنین تو جو شیطانون مین سے استراق سمع (یا مین چرانا) کے لیے آگے بڑہتا ہے اُسکو انگار پا لیتا ہے تو کبہی وہ شیطان اس کلمہ کو جسکو اسنے سُنا انگار پہونچنے سے پہلے اپنے نیچے والے شیطان کے کان مین ڈالدیتا ہے اور کبہی اسکو اس کلمہ کو دوسرے کے کان مین ڈالنے سے پہلے انگار پا لیتا ہے اور اسکو جلا دیتا ہے) اور دوسرا اس کلمہ کو لیکر اپنے

دوست کے پاس آجاتا ہے اکاہنون مین سی جو بڑ گرن کو آیندہ کی خبرین بتا کر گمراہ کرتے مین) ابوہریرہ رضؓ نے مرفوعًا روایت کیا
کہ جب اللہ تعالی آسمان مین کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو فرشتے تواضعًا اللہ کی کلام سنکر اپنے پر مارتے ہین اور اللہ
تعالے کا حکم اسطرح ہوتا ہے (جیسے لوہے کا زنجیر ٹہوس پتہر پر مارا جاوے) اور اسکی آواز انکو جب انکے
دلون سے گہبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچہتے ہین تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا تو وے جواب
دیتے ہین جو فرمایا وہ حق فرمایا اور وہ بزرگ بڑا ہے پہر (جنون مین سے) اس کلمہ کے چرانے والے اسکو سنتے ہین اور سمع کے
چرانیوالے اسطرح کہڑے ہوتے ہین جیسے ایک پر دوسرا اور سفیان نے جو سحدیث کا راوی ہے اسکی صورت تبلائی اور ہاتہون
کی انگلیان کہولکر بعض پر بعض رکہین تو کبہی انگار سننے والی جن کو پالیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ اپنے صاحب
(نیچے والے) کو وہ بات سنادی تو وہ اسکو جلا دیتا ہے اور کبہی انگار اسکو نہین پاتا یہانتک کہ وہ سننے والا اس کلمہ
کو اپنے نیچے والے پر ڈالدیتا ہے پہر دی اسکو زمین تک لاتے ہین پہر اس کلمہ کو ساحر یا کاہن کے مونہہ مین ڈالدیتے ہین
تو وہ اسکے ساتہہ سو جہوٹ اور ملا لیتا ہے تو وہ آسمانی خبر سچ ہوتی ہے لوگ کہتے ہین کیا اوس نے فلانے دن فلانی
بات تبلائی نہتی تو وہ ویسے ہی ہوئی (جیسے اس نے کہا) رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضؓ فی صحیحہ پہر اللہ تعالی نے زمین
کے بنانے اور اسکے بچہانے اور اسکی فراخی کا ذکر کیا اور ان پہاڑون کا جنکو اوس نے زمین مین محکم گاڑا اور ان جنگلون
کا جو اس نے اس مین رکہے اور ان زراعتون اور پہلون کا جو اس مین اگائے بیان فرمایا اور ابن عباس رضؓ نے من کل شئ موزون
مین موزون کے معنے معلوم کے کیے اور ایسا ہی کہا سعید بن جبیر اور عکرمہ اور ابو مالک اور مجاہد اور حکم بن عیینہ اور حسن
بن محمد اور ابو صالح اور قتادہ نے اور ان مین سے بعض کا یہ قول ہے کہ معلوم کے معنے یہ ہین تقدیر سے اندازہ کی ہوئی
اور ابن زید نے کہا موزون وہ چیزین ہین جنکو اہل اسواق تولتے ہین اور وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ مین اللہ تعالی بیان
فرماتا ہے کہ مختلف اقسام اقسام کے معایش مین لوگون کو تصرف دی رکہا ہے اور معایش معیشۃ کی جمع ہے اور مَن لَّسْتُمْ
لَهُ بِرَازِقِينَ مین مجاہد نے کہا وے دواب ہین اور انعام اور ابن جریر نے کہا وے غلام لونڈیان اور دواب اور انعام
ہین اور مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو انکے لیے مکاسب کے اسباب اور ان اسبابون کی وجہین مہیا کردی ہین اور قسم
اقسام کی معاشون کی انکو تعلیم دی ہے ان سب چیزون کا ان پر احسان جتاتا ہے اور ان دابون کے ساتہہ
امتنان جنکو اللہ تعالی نے انسانون کے سواری کے لیے مسخر کردیا ہے اور ان انعام کے ساتہہ جنکو اللہ تعالی نے انکی
کہانے کے لیے پیدا کیا ہے اور غلام لونڈیون کے ساتہہ جن سے یہ خدمت لیتے ہین حال یہ ہے کہ ان سب کا رزق
انکو پیدا کرنیوالے پر ہے نہ ان پر وہی انکو پالتا ہے جس نے انکو پیدا کیا ہے اور فائدہ یہ اٹہاتے ہین فَتَبَارَكَ اللّٰہُ

کا بیان فاتحہ یہ ہے کہ وَلَقَدْ جَعَلْنَا مین جعل معنے مین خلق کے ہی یعنے ہمنے آسمان مین بروج پیدا کیے اور بروج لغت مین
کہتے ہین قصور اور محلون اور طریقون اور منزلون کو اور یہان ان سے مراد سورج اور چاند اور سبع سیارہ کی منزلین ہین
اور وہ بارہ مشہور ہین جسپر تجربہ شاہد ہی اور عرب کے نزدیک مواقع نجوم کی معرفت اور انکی منازل کی شناخت اجلہ علوم مین
سے ہی اور اسی معرفت سے وے طرق اور اوقات اور ارزانی اور گرانی پر دلیل لیتے ہین اور کہتے ہین کہ آسمان مین بارہ
برج ہین اور ان برج کے نام یہ ہین حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس
جدی دلو حوت اور ہیئت والون کے نزدیک انمین ہر تین عناصر اربعہ مین سے ایک عنصر کی طبیعت پر ہین اور حمل اور
اسد اور قوس ان تینون کو مثلثہ ناریہ کہتے ہین اور ثور اور سنبلہ اور جدی کو مثلثہ ارضیہ اور جوزا اور دلو اور میزان
کو مثلثہ ہوائیہ اور سرطان اور عقرب اور حوت کو مثلثہ مائیہ اور یہ برج اٹھائیس منزلون پر مقسوم ہین ہر برج کے حصہ
مین دو منزلین اور ثلث منزل آتی ہے اور یہی برج کواکب سبعہ سیارہ کی منزلین ہین مریخ کی حمل اور عقرب منزل ہے
اور زہرہ کی ثور اور میزان اور عطارد کی جوزا اور سنبلہ اور قمر کی سرطان اور شمس کی اسد اور مشتری کی قوس
اور حوت اور زحل کی جدی اور دلو اسکو سیوطی نے ذکر کیا اور یہ تین سو ساٹھ درجہ پر مقسوم ہین ہر برج کی ان مین
سے تیس درجہ ہین ان سبکو آفتاب سال مین ایک دفعہ قطع کرتا ہے اور اسیکے ساتھ آسمان کا دورہ پورا ہوتا ہے اور
قمر اٹھائیس دن مین اور بروج اصل مین ظہور کو کہتے ہین اور اسی سے ہے یہ محاورہ کہ جب عورت اپنی زینت کو ظاہر
کرتی ہے تو کہتے ہین تبرج المرءة اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ بروج نجوم ہین اور بروج کے ساتھ اسلیے مسمی ہوئے ہین
کہ ظاہر ہوتے ہین اور بلند ہوتے ہین اور بعض نے کہا نجوم مین سے سبعہ سیارہ کو بروج کہتے ہین اسکو ابو صالح نے
کہا اور بعض نے کہا یہ آسمان مین محل ہین جن مین نگہبان ہین یہ عطیہ عوفی نے کہا اور مجاہد نے کہا بروج کواکب ہین
اور یہ جو فرمایا کہ رونق دی اسکو یعنے آسمان کو آفتاب اور قمر اور نجوم
اور بروج کے ساتھ دیکھتون کے آگے یعنے آسمان کی رونق انکے لیے ہی جو اسکی طرف نظر
کرتے ہین یا انکے لیے جو فکر کرتے ہین اور عبرت پکڑتے ہین اور اس سے خالق اور صانع کی توحید پر استدلال لیتے ہین
یہ معنی اسصورت مین ہی جب ناظرین اس نظر سے مشتق ہو جسکے معنی استدلال کے ہین وہ نظر ابصار کے ساتھ ہو یا ابصار
سے اور سمین مین ہی کہ نظر آنکھون سے متعلق ہے اور بعض نے کہا دل سے اور بچا رکھا اسکو یعنے آسمان کو
انگارون کے ساتھ ہر شیطان مردود سے یعنے اسکے داخل ہونے سے ابو عبیدہ نے کہا آیت مین رجیم کے معنے یہ ہین
کہ وہ نجوم کے ساتھ مرجوم ہین جیسے اللہ تعالی نے فرمایا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ اور رجم لغت مین سنگساری

نے کہتے ہین پہر لعنت اور طرد اور ابعاد پر اسکا اطلاق کیا گیا اسلیے کہ سنگساری بہی ان معانی کو واجب کرتی ہے اور قتادہ
نے کہا رجیم کے معنے ملعون ہین مگر جو چوری سے سن گیا داخل ہونے کے سوا اور یہ اسطرح کہ شیطان بعض پر بعض سوار
ہو کر آسمان تک پہونچتے ہین اور فرشتون کی کلام چوری سے سن لیتے ہین اور بعض نے اسکو استثناء متصل بنایا لیکن
اول اولی ہی سو اسکے پیچہے پڑا انگار چمکتا اور معنے یہ ہین کہ ہمنے آسمان کو شیطانون سے محفوظ رکہا ہے اسلیے کہ وہ
وحی وغیرہ سے کوئی چیز سننے نہ پاوین مگر جو چوری سے سن جاوے تو اسکو انگار آ لیتا ہے یا مار ڈالتا ہے یا زخمی
کر دیتا ہے یا جلا دیتا ہے اور انگار ہفینہ ستارا ہوتا ہے یا شعلہ ہوتا ہے جو اس ستارے سے نکلتا ہے جیسے موسے
علیہ السلام کے قول بِشِهَابٍ قَبَسٍ مین اور بیضاوی کی صنیع اس امر کی مقتضی ہے کہ شہاب حقیقۃ شعلہ کو کہتے مین
اور شعلہ پر اسکا اطلاق کثیر آتا ہے اور شہاب کوکب کے معنے مین توبہ قلیل ہے اور کوکب کو شہاب اسکی چمک کے لیے کہتے
ہین قرطبی نے کہا اور اختلاف ہوا ہے کہ آیا شہاب مار دیتا ہے یا نہین ابن عباسؓ تو اسکے قائل ہین کہ زخمی کر دیتا
ہے اور جلا دیتا ہے اور اسکا کوئی جوڑ بگاڑ دیتا ہے اور مارتا نہین اور حسن اور ایک جماعت اس بات کے قائل ہین کہ قتل
کر دیتا ہے اس قول پر انکے انگارے کے ساتہہ مارے جانے مین سمع کی خبر کی طرف ڈالنے سے پہلے دو قول ہین ایک تو
یہ کہ انکی سنی ہوئی بات کی دوسرے کی طرف ڈالنے سے پہلے مار دیتے ہین تو سماوی خبر انبیا کے سوا کسی اور تک نہین
پہونچتی اور اسیلیے کہانت منقطع ہوگئی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ بعد القا کے مارتی ہین قرطبی نے کہا اسکو
ماوردی نے ذکر کیا پہر کہا کہ اول قول صحیح ہے قرطبی نے کہا اور اختلاف ہوا ہے کہ آیا انگاری چلنا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے تہا تو اکثر اس بات کے قائل ہین کہ بعثت سے پہلے ہی تہا اور بعض نے کہا نہین
اور یہ بعثت کے بعد حادث ہوا ہے زجاج نے کہا انگارون کا چلنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات مین سے ہے
اور یہ ان چیزون مین سے جو آپکے مولد کے پیچہے حادث ہوئین کیونکہ قدیم شاعرون نے اس امر کو اپنے شعرون مین
بیان نہین کیا اور ان دونو قولون مین جمع یون (ممکن) ہے کہ انگارون کا چلنا تو بعثت کے قبل موجود تہا لیکن بعثت
کے بعد زیادہ ہوگیا اور آسمان کی حفاظت اور حراست زیادہ کی گئی اخبار غیوب کی حفاظت و صیانت کے لیے ابو ہریرہؓ
سے مرفوعًا مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی امر کا آسمان مین فیصلہ کرتا ہے تو
فرشتے اپنے بازو تواضعًا مارتے ہین اللہ تعالی کی کلام سنکر جیسے زنجیر ٹہوس پتہر پر جب انکے دلون سے گہبراہٹ
دور ہوتا ہے تو کہتے ہین تمہارے مالک نے کیا فرمایا کہتے ہین جو فرمایا ٹہیک فرمایا اور وہ علی کبیر ہے تو اسکو سمع کے چرانے
والے سن لیتے ہین اور سمع کے چرانے والے اسطرح ایک پر دوسرا سوار ہوتے ہین اور سفیان نے اپنے ہاتہہ کو ملا کر اور

انگلیون مین فرق ڈالکر اسکی کیفیت سمجھائی تو وہ اوپر کا بات سن لیتا ہے تو اسکو نیچے والے پر ڈالدیتا ہے اور وہ
اپنے نیچے والے پر یہانتک کہ سب کا پچھلا اسکو ساحر یا کاہن کی زبان پر ڈالتا ہے تو کبھی اس (اوپر والے) کو انگارا
پیچھے والے پر بات ڈالنے سے پہلا پالیتا ہے اور کبھی وہ کلمہ دوسرے کو سنا لیتا ہے اسکی پانے سے پہلے تو وہ ساحر یا کاہن
اسکے ساتھ سو جھوٹ اور ملاتا ہے (تو چونکہ وہ ایک بات سچ ہوتی ہے) کہا جاتا ہے کیا اسنے فلانی فلانی بات
ایسی ایسی نہ کہی تھی (پھر ویسی ہی ہوئی جیسے اسنے کہی تھی) تو اس آسمانی بات کی وجہ سے اسکی تصدیق کی جاتی
ہے اخرجہ البخاری بہت اہل علم کا یہ قول ہے ہمارا مشاہدہ تو یہ ہے کہ (بنفسہ نجم) ہی ٹوٹتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ
ستارا ہی ٹوٹتا ہو جیسے ہمین دکھائی دیتا ہے پھر وہ آگ ہوجاتا ہو جب شیطان کو ملتا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
وہی ہوا کی آگ سے شعلہ ہی مارے جاتے ہون اور ہماری نظرون مین وہ ستارہ دکھائی دیتا ہو اور زمین کو ہمنے پھیلایا
پانی کے مونہہ پر جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحَاهَا یعنے زمین کو اس پیچھے بچھایا اور ان دونو آیتون
اور اللہ سبحانہ وتعالے کے قول وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ
مین ان لوگون پر رد ہے جنکا یہ زعم ہے کہ زمین گیند کی طرح ہے اور ڈالے اسپر بوجھ یعنے محکم پہاڑ تاکہ اپنی اہل کے
ساتھ متحرک نہ ہو اور اسکا بیان سورۂ رعد مین گذر چکا اور اس مین اگائی ہر چیز اندازی کی اور بنا دین تمکو اسمین
روزیان کہانے اور پینے سی اور پہننے سی اور اسباب رزق مین مدت حیات تک تمکو تصرف دیدیا اور جنکو تم روزی
نہین دیتے اور وہی غلام ہین اور خادم اور لونڈیان اور چارپائے اور اولاد جنکا حقیقی رازق وہی اللہ ہے اگرچہ
بعض لوگ یہ سمجھین اور ان کا یہ زعم اور خیال ہو کہ ہم اپنی اولاد اور خادمون اور
بی بیون کو کہلاتے پلاتے پہناتے ہین اور یہ انکا خیال اور زعم اور وہم اسلیے ہو کہ ہم کماتے ہین
اور ہم مین کسب کا استقلال ہے تو وہ کسب کا استقلال انکو کسنے دیا اور اسمین غایت درجے کا احسان و اور احسان ہے اور بعض
نے کہا اسسے مراد طیور ہین تو اسصورت مین معنے ظاہر ہین اور اسی قبیل سے ہے اللہ تعالی کا قول وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنے اور کوئی نہین پاون چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے اسکی روزی انتہے مافی
فتح البیان وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ
فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ
الْوٰرِثُوْنَ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ اور ہر چیز کے ہم پاس خزانے ہین اور اتارتے ہین ہم ٹھیرے ہوئے اندازے پر اور چلادین

ہمنے ہوائین بہی بہر اتارا ہمنے آسمان سے پانی پہر تمکو وہ پلایا اور تم نہین رکہتے ہو اسکا خزانہ **ف** یعنی اگلے برس کے واسطے دنیا کی غبار اور بہاپ اوپر جمع رہتے مین جب باد تر چلے بادل ہو گئی پانی کے بہرے **ف** اور ہم ہی ہین جلاتے اور مارتے اور ہم ہی ہین پیچہے رہتے **ف** یعنی ہر کوئی مرجاتا ہے اور اسکی کمائی اسکے ہاتہہ مین رہتی ہے **ف** اور ہمنے جان رکہا ہے جو آگے بڑہے ہین تم مین اور جان رکہے ہین پچہاڑی والے اور تیرا رب وہی گہیر لاویگا انکو بیشک وہی ہے حکمتون والا خبردار **ف** اسہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور ہر چیز اسپر آسان ہے اور وہ اسکی نزدیک سہل اور یسیر ہے اور اسیکی پاس اشیا کی جمیع صنوف و اقسام کے خزانے ہین وہ ان مین سے جسقدر جو چاہتا ہے اور جب ارادہ کرتا ہے نازل فرماتا ہے اور اس اتارنے مین اسکی کمال حکمت بالغہ اور بندونپر رحمت اور رافت اور شفقت ہے یہ اتارنا کوئی اسپر واجب نہین ہے بلکہ اسنے اپنے نفس مبارک پر رحمت لکہدی ہے یزید بن ابی زیاد نے ابو جحیفہ سے روایت کیا انہون نے عبداسہ بن مسعود رضی سے کہ کوئی ایسا سال نہین ہے کہ وہ دوسرے سال سے زیادہ بارش والا ہو لیکن اسہ تعالی مینہ کو جس سال مین چاہتا ہے تقسیم کرتا ہے پہر (استشہاداً) عبداسہ بن مسعود رضی نے یہ آیت پڑہی وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ الآیۃ رواہ ابن جریر اور یہی ابن جریر نے اپنی اسناد کے ساتہہ حکم بن عیینہ سے نکالا اسہ تعالی کے قول وَمَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ کی تفسیر مین کہا کوئی سال دوسرے سال سے کثیر المطر (بہت بارش والا) نہین ہے اور نہ دوسرے سال سے قلیل المطر (تہوڑی بارش والا) لیکن ایک قوم بارش دیجاتی ہے اور ایک بارش سے محروم کی جاتی ہے اسکے ساتہہ جو دریا مین ہے کہا اور ہمین پہونچا کہ مینہ کے ساتہہ ابلیس اور آدم علیہ السلام کی اولاد سے زیادہ فرشتے نازل ہوتے ہین جو ہر قطرہ کا خیال رکہتے ہین اور اسکو ضبط کرتے ہین اور یاد رکہتے ہین کہ وہ کہان پڑا اور اسنے کیا اگایا اور بزار نے ابو ہریرہ رضی سے اپنے اسناد کے ساتہہ نکالا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسہ کے خزانے اسکی کلام ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے ہو وہ ہو جاتی ہے پہر ابن جریر نے کہا کہ اسکو اغلب کے سوا کوئی روایت نہین کرتا اور وہ قوی نہین ہے اور اس سے متقدمین مین سے بہتون نے حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو اس سے اسکے بیٹے کے سوا کسینے روایت نہین کیا اور ارسلنا الریح لواقح میں لاقحہ کے یہ معنے ہین کہ وہ ہوائین بادلون کو رس بہرے کر دیتی ہین تو وہ پانی برساتے ہین اور اعمش رضی نے منہال بن عمرو سے روایت کیا انہون نے قیس بن سکن سے انہون نے عبداسہ بن مسعود رضی اسہ عنہ سے اسہ تعالی کے قول وَاَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ کی تفسیر مین فرمایا ہوا چلتی ہے اور آسمان سے پانی کو اٹہا لیتی ہے (اور) ایسی گذرتی ہے جیسے بادل یہانتک کہ بارش گراتی ہے جیسے دودہیلا جانور دودہ دیتا ہے اور ایسا ہی کہا ابن عباس رضی اور ابراہیم نخعی اور قتادہ

نے اور ضحاک نے کہا ہوا کو اللہ تعالی بادل پر بھیجتا ہے تو وہ اسکو رس بھرا کر دیتی ہے تو وہ پانی سے بھر جاتا ہے اور عبید بن
عمیر لیثی نے کہا اللہ تعالی ہوا کو بھیجتا ہے تو وہ زمین پر جھاڑو دیتی ہے پھر اللہ تعالی اس ہوا کو بھیجتا ہے جو بادل کو اٹھاتی
ہے پھر اللہ تعالی اس ہوا کو بھیجتا ہے جو ایک بادل کو دوسرے بادل سے ملا دیتی ہے پھر ان ہواؤن کو بھیجتا ہے جو درختون
کو پھلدار کر دیتی ہین پھر انھون نے استشہاداً اس آیت کو پڑھا وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ اور ابن جریر نے عبیس بن
میمون سے انھون نے ابو المہزم سے انھون نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے
فرمایا کہ جنوبی ہوا جنت سے ہے اور اسیکا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور اس مین لوگون کے لیے منافع
ہین اور اسکا اسناد ضعیف ہے اور امام ابو بکر عبد اللہ بن زبیر حمیدی بخاری کے شیخ نے اپنے مسند مین اسناد کے ساتھ
ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنت مین ایک ہوا دوسری ہوا
کے سات سال بعد پیدا کی اور انکے درمیان ایک دروازہ مسدود رکھا تو جو ہوا تمھارے پاس آتی ہے اس دروازے
کے ادھر سے آتی ہے اور اگر اللہ تعالی اس دروازے کو کھولدے تو وہ آسمان اور زمین کے سب چیزون کو اڑا دے
تو اسکا نام اللہ کے نزدیک ازیب ہے اور تمھارے درمیان اسکو جنوب کہا جاتا ہے اور پھر تمکو وہ پلایا یعنے تمھارے واسطے میٹھا
پانی اتارا جسکو تم پی سکو اور اگر ہم چاہتے تو اسکو کڑوا بناتے (جسکو تم پی نہ سکتے) اور اسیپر اللہ تعالی نے دوسری آیت
مین جو سورہ واقعہ مین ہے تنبیہ دی اور وہ آیت یہ اللہ کا قول ہے اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ
اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ یعنے بھلا دیکھو تو پانی جو
تم پیتے ہو کیا تمنے اتارا اسکو بادل سے یا ہم ہین اتارنے والے اگر ہم چاہین اسکو کر دین کھاری پھر کیون نہین حق مانتے
اور اسی مضمون پر تنبیہ دی اللہ تعالی نے اپنے اس قول مین بھی (جو سورہ نحل مین ہے) هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ یعنے وہی ہے جسنے اتارا آسمان سے پانی تمھارا اس سے پینا
ہے اور اس سے درخت ہین جن مین چراتے ہو اور اللہ تعالی کے قول وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ مین خازنین سے مراد
سفیان ثوری نے مانعین لیے ہین اور احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہو کہ تم اسکے حافظ نہین ہو بلکہ ہم اسکو اتار کر تمھارے
لیے محفوظ رکھتے ہین اور ہم تمھارے لیے اس پانی کو چشمون سے نکالتے ہین اور زمین کی نہرون مین چلاتے ہین اور
اگر ہم چاہتے تو اس پانی کو لیجاتے اور خشک ہوجاتا (جیسے سورہ ملک مین فرمایا قُلْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ
يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ یعنے تو کہ اگر ہو رہے صبحکو پانی تمھارا خشک پھر کون ہے جو لاوے تمکو پانی نتھرا) لیکن یہ اسکی
محض رحمت اور عنایت اور شفقت اور رأفت ہے کہ اسنے پانی کو میٹھا اتارا پھر اسکو چشمون اور نہرون اور کوؤن

وغیرہ مین محفوظ رکھا تاکہ انکے لیے تمام سال تک کفایت کرے آپ پیوین اور اپنے انعام کو پلادین اور کھیتی سینچین اور
اپنے بیلون کو پانی سے سیراب کرین اور اللہ تعالی نے اپنے اسقول وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِيْ وَنُمِيْتُ مین اس امر کی خبر دی
ہے کہ مخلوق کی پہلی بار بنانے اور اسکے دوسری بار پیدا کرنے پر قادر اور توانا اور غالب او عزیز ہے اور اسی نے انکو
عدم سے ہست کیا پھر انکو مارینگا پھر سب کے سب کو ایک تاریخ کے لیے جسکو اللہ تعالی نے مخلوق کے حساب کے لیے مقرر
کیا ہے اکٹھا کریگا پھر اللہ تعالی نے خبر دی کہ مجھے اولین آخرین کا علم ہے مین انکے اعمال سے واقف ہون اور انکے کیے
پر خبردار اور فرمایا وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما نے فرمایا کہ مستقدمین وہ ہین جو آدم علیہ السلام کی نسل سے ہلاک ہو چکے ہین اور مستاخرین وہ ہین جو اسوقت زندہ ہین
اور جو قیامت تک پیدا ہونگے اور اسیکی مثل عکرمہ اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ اور محمد بن کعب اور شعبی وغیرہم سے مروی
ہے اور اسیکو ابن جریر نے اختیار کیا پھر ابن جریر نے مروان بن حکم سے ایک اثر اپنے اسناد کے ساتھ بیان کیا کہ کچھ لوگ
عورتون کے دیکھنے کے لیے پچھلی صفون مین رہجاتے تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ
مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ اور اسباب مین ایک حدیث وارد ہوئی ہے جو نہایت غریب ہے پھر ابن جریر نے اپنے
اسناد کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اثر روایت کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیچھے ایک عورت نماز پڑھا کرتی تھی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا مینے ویسی حسین عورت کبھی نہین دیکھی
تو بعض مسلمان پہلے صفون مین اسلیے کھڑے ہوتے تاکہ اس عورت کو دیکھکر مفتون نہون اور بعض اُسکے دیکھنے کی غرض
سے پیچھے کی صفون مین کھڑے ہوتے جب سجدہ مین جاتے تو اس عورت کو اپنے ہاتھون (بغلون) کے نیچے سے دیکھتے
تو اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ حافظ ابن
کثیر نے کہا اور اس مین سخت نکارت ہے اور ایسا ہی اسکو امام احمد اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین روایت کیا
اور اسکو ترمذی اور نسائی نے اپنی اپنی سنن کی کتاب التفسیر مین روایت کیا اور ابن ماجہ نے نوح بن قیس حدانی کی طریق
سے نکالا اور نوح بن قیس کو امام احمد اور ابوداؤد وغیرہما نے ثقہ کہا اور ابن معین سے اسکا ضعف حکایت کیا گیا
اور اسکو امام مسلم اور اہل سنن نے نکالا او اس مین سخت نکارت ہے اور اسکو حافظ عبد الرزاق نے جعفر بن سلیمان
سے اُنھون نے عمرو بن مالک سے روایت کیا انھون نے ابوالجوزاء سے وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ الآیۃ کی تفسیر
مین سُنا کہ آگے بڑھنے والون سے مراد وہ لوگ ہین جو صفون مین آگے بڑھتے ہین اور ایسا ہی پیچھے رہنے والون سے
مراد وہ لوگ ہین جو پچھلی صفون مین رہتے ہین اور ظاہر تو یہ ہے کہ ابوالجوزاء کی کلام ہے اس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کا

ذکر نہین ہی اور ترمذی نے کہا یہ نوح بن قیس کے روایت کی مشابہ ہی واللہ اعلم اور ایسا ہی ابن جریر نے محمد بن معشر سے روایت
لیا انہون نے اپنے باپ سے کہ انہون نے عون بن عبداللہ سے سُنا کہ انہون نے محمد بن کعب کے پاس ذکر کیا کہ یہ آیت وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ صفون کے بارے مین نازل ہوئی ہے تو محمد بن کعب نے کہا
ایسا نہین ہے (جیسے تو کہتا ہے) بلکہ اسکے یہ معنی ہین کہ ہمنے جان رکہا ہے جو تم سی مقتول ہوے اور مر چکے اور ہم جانتے
ہین پیچھے رہنے والون کو جو ابھی پیدا نہین ہوے اور تیرا رب وہی گھیر لاوے گا انکو بیشک وہی ہے حکمتون والا
خبردار تو عون بن عبداللہ نے انکو کہا اللہ تعالی (تجھے زیادہ) توفیق دے اور تجھے بھلی جزا دے فتح البیان کا بیان
فاتح یہ ہے کہ آیت وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ الآیہ مین ان نافیہ ہے اور من (جو شے پر جو اسم عامہ ہی داخل ہوا ہے) مین
زیادہ تاکید ہے اور یہ ترکیب عام ہے اسلیے کہ نکرہ حیز نفی مین واقع ہوا ہے من کے زیادہ اور شے کی لفظ کے ساتھ
جو موجودات کی ہر فرد کو شامل ہے تو اس ترکیب نے یہ فائدہ دیا کہ ہر چیز کے اللہ تعالی کے پاس خزانے ہین اور ان خزانون
سے کوئی چیز خارج نہین ہے اور خزائن خزانہ کی جمع ہے اور خزانہ اس مکان کا نام ہے جس مین عمدہ چیزین محفوظ ہون
اور خزائن کے ذکر مین اسکی ہر مقدور پر قادر ہونے کی تمثیل ہے اور معنے یہ ہین کہ جمیع ممکنات اسکی مقدور اور مملوک
ہین جنکو وہ اپنی مشیت کی موافق مطابق حسب چاہتا ہے عدم سے وجود کی طرف نکال لیتا ہے اور جمہور مفسرین کا
یہ قول ہے کہ آیت مین خزائن سی مراد مینہ کی خزانے ہین کیونکہ مینہ ارزاق اور معاشون کا سبب ہے اور ابن عباس اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر برس کا اللہ نے مینہ اتارا اس مین کمی نہین آئی لیکن ایک زمین پر بہ نسبت
دوسری زمین کی زیادہ بارش ہوتی ہے پھر یہی آیت پڑھی وما ننزلہ الآیۃ ابن الخطیب نے کہا اللہ تعالی کے اسقول کو مطر
کے ساتھ تخصیص کرنے مین محض تحکم (زبردستی) ہے کیونکہ اسکے قول وان من شی مین ہر چیز داخل ہے مگر وہ چیز
جسکو دلیل خاص کرے اور بعض نے کہا خزائن سی مراد کنجیان ہین یعنے کوئی چیز نہین ہے جسکی کنجیان ہمارے پاس
آسمان مین نہین ہین اور اولی وہی ہے جو ہمنے بیان کیا کہ آیت جمیع موجودات کو شامل ہے بلکہ کبھی شے کا اطلاق
معدوم پر آجاتا ہے اور یہ مسئلہ اس اختلاف پر مبنی ہے جو اس مین مشہور معروف ہے اور بعض نے کہا عرش مین ہر چیز
کی جسکو اللہ تعالی نے بر و بحر مین پیدا کیا تصویر ہے اور یہی اس آیت کے معنے ہین اور بزار اور ابو الشیخ نے ابو ہریرہ
سے نکالا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے خزانے اسکی کلام ہے جب کسی چیز کا ارادہ
کرتا ہے تو اسکو فرماتا ہے ہو وہ ہو جاتی ہے اور ہم اتارتے ہین ٹہیرے ہوے اندازے پر معنے یہ ہین کہ ان اشیاء
مین سی کوئی ایسی چیز نہین ہے جسکو اللہ تعالی ایجاد کرے مگر وہ ایجاد مقدار معین کے ساتھ متلبس ہوتا ہے جسکو

اللہ تعالیٰ کی ارادت اور مشیت عباد کی حاجت کے مطابق چاہتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ
لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ یعنے اگر پھیلا دے اللہ روزی اپنے بندون کی تو دھوم اٹھا دین
ملک مین پر اتارتا ہے ناپ کر جتنی چاہتا ہے بیشک وہ اپنے بندون کی خبر رکھتا ہے اور انزال کی اعطا اور نشا
اور ایجاد کے ساتھ تفسیر ہوئی ہے اور معنے تقارب ہین اور ریاح ریح کی جمع ہے اور وہ ایک لطیف جسم ہے جو
(خلا مین) پھیلا ہوا ہے اور سریع المرور (جلدی چلنے والا) ہے اور لواقح کے معنے حامل کے ہین اسلیے کہ وہ
بادلون کو اٹھا لیتے ہین جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا یعنے جب اٹھا لیتی ہین بھاری
بادلون کو اور اسی بول چال سے ہے عرب کا یہ قول نَاقَةٌ لَاقِحٌ جب اونٹنی اپنے پیٹ بچے کو اٹھا دے یہ ازہری نے
کہا اور یہی فرا اور ابن قتیبہ کا قول ہے اور بعض نے کہا کہ لواقح کے معنے حامل کر دینے والیان ہین ابن انباری نے
کہا عرب کہا کرتے ہین اَبْقَلَ النَّبْتُ فَهُوَ بَاقِلٌ ای مُبْقِلٌ اور معنے یہ ہین کہ ہوائین درختون کو حملدار کر دیتی
ہین اور قوی کر دیتے ہین اور بعض نے کہا کہ لواقح مضاف الیہ ہے مضاف محذوف کا اور اسکے معنے یہ ہین کہ ہم
بھیجتے ہین ہوائین بوجھ والیان زجاج نے کہا اسکے معنے یہ ہین حمل والیان کیونکہ جب وہ بادلون کو چوستی ہین
انسے بارش نکلتی ہے جیسے دودھیلی جانور کا دودھ دوہا جاتا ہے اور اسکی تمثیل یہ ہے کہ عرب بولا کرتے ہین رَامِحٌ
اور انکی مراد اس سے ذو رمح ہوتی ہے یعنے برچھی والا اور کہتے ہین لَابِنٌ اے ذُو لَبَنٍ یعنے دودھ والا اور تامر
اے ذو تمر یعنے کھجور والا ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ ہوا کو بھیجتا ہے وہ پانی کو اٹھا لیتی ہے اور اسکے ساتھ بادل
کو بوجھل کر دیتی ہے پھر وہ برساتا ہے جیسے دودھیلا جانور دودھ دیتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
بھی ایسا ہی مروی ہے اور عبید بن عمیر سے مروی ہے کہا اللہ تعالیٰ بشارت دینے والی ہوا کو بھیجتا ہے وہ زمین
پر جھاڑو دیتی ہے پھر اللہ تعالیٰ بادل اٹھانے والی ہوا کو بھیجتا ہے وہ بادل اٹھاتی ہے پھر انکو تہ پر تہ کر دیتی ہے
پھر اللہ تعالیٰ اس ہوا کو بھیجتا ہے جو بادلون کو ملا دیتی ہے پھر انکو تہ پر تہ رکھتی ہے پھر اللہ تعالیٰ لواقح کو بھیجتا
ہے وہ بادلون کو حامل کر دیتی ہے پھر مینہ پڑتا ہے اور ابن جریر اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور دیلمی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نکالا کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جنوب
کی ہوا جنت مین سے ہے اور یہ وہی ہوا ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین لواقح کے نام سے ذکر کیا ابوبکر بن
عیاش نے کہا کوئی آسمان سے قطرہ نہین گرتا جب تک چار ہوائین اسمین اپنا اپنا کام نہ کرلین تو پورب کی ہوا
تو بادلون کو اٹھاتی ہے اور پہاڑ کی ہوا انکو اکٹھا کرتی ہے اور جنوب کی ہوا انکو مینہ سے بھر دیتی ہے اور پچھم

کی ہوا بادلون کو متفرق کر دیتی ہو پہر اتارا ہمنے آسمان سے پانی یعنے بادل سے اور جو چیز نیچے ہو اونچی اور تمہکو سایہ کر
وہ سما ہی اور بعض نے کہا من جہۃ السما مراد ہے یعنی آسمان کیطرف سے پانی اتارا پہر ہمنے تمکو پلایا یعنے اس مینہ
کو تمہاری پینے اور تمہاری مواشی کے پلانے اور تمہاری کہیتی کے سینچنے کے لیے بنایا اور تم نہین رکھتے اسکا خزانہ بلکہ
ہم ہی اُسکے خازن ہین تو اللہ تعالے نے بندون سے ان چیزون کی نفی کی جنکو اس نے اپنے نفس کے لیے ثابت کیا اپنے
قول وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ مین اور بعض نے کہا معنے یہ ہین کہ ہمارے اتارنے کے پیچھے تمکو اتنی
طاقت و قدرت و استطاعت نہین ہو کہ اسکو کنوؤن اور چشمون مین محفوظ رکھو بلکہ ہم ہی آبار اور عیون مین اسکے
حافظ ہین تا کہ تمہاری لیے چشمون اور دریاؤن مین ذخیرہ رہے اور جب جسکو حاجت پڑے تمہاری کام آوے اور ہم ہی ہین
جلاتے اور مارتے یعنے ہم ہی مخلوقات مین حیات کو پیدا کرتے ہین اور جب چاہتے ہین اسکو سلب کر لیتے ہین اور
مخلوق سے کہینچ لیتے ہین اور آیت وانا لنحن مین انّ اور لام دونو مفید حصر ہین یعنے جلانے مارنے پر ہمارے سوا
کوئی قادر نہین ہو ہمارے ہی ہاتہہ مین ہے مخلوق کا جلانا اور مارنا اور ان امور کے ساتہہ استدلال سے غرض یہ
ہے کہ اللہ تعالی پوری طرح پر قادر ہے اور وہ بعث و نشور پر توانا ہے اور اپنے بندون کو انکے اعمال کی جزا انکے
اعمال کے موافق دینے پر مقتدر ہے اسی لیے فرمایا اور ہم ہی ہین پیچھے رہتے یعنے ہم ہی زمین اور جو کچہ زمین پر ہے
اسکے وارث ہین کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی مخلوق کو فنا کرنے کے بعد باقی رہیگا جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے
جو کبہی نہین مریگا اور وہ دائم ہے جسکے وجود کو انقطاع نہین ہے اور مخلوق کی بازگشت اور اُسکا مآل اور مصیر اور مآب
اُسی کی طرف ہے جیسے فرمایا وَلِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ یعنی اللہ ہی وارث ہے آسمان و زمین کا پہر فرمایا اور ہم نے
جان رکہا ہے جو آگے بڑہتے ہین تم مین اور جان رکہے ہین پچہاڑی والے بعض نے کہا مستقدمین سے مراد آیت مین
وے لوگ ہین جنکی موت اور ولادت متقدم ہے اور مستاخرین سے آیت ہین وے لوگ مراد ہین جنکی موت اور ولادت
متاخر ہے اور بعض نے کہا مستقدمین وہ ہین جو طاعت مین پیشدستی کرتے ہین اور مستاخرین وے ہین جو طاعت مین
پیچہے ہٹتے ہین اور بعض نے کہا مستقدمین وہ ہین جو صف قتال مین سبقت کرتے ہین اور مستاخرین وہ ہین جو لڑائی
سے پیچہے رہتے ہین اور بعض نے کہا مستقدمین سے مراد وہ امتین ہین جو جناب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت
سے پہلے گذر چکی ہین اور مستاخرین سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت ہے قیامت تک بعض نے کہا مستقدمین
وہ لوگ ہین جو جہاد مین ماری جاوین اور مستاخرین وہ ہین جو جہاد مین نہ ماری جاوین اور بعض نے کہا مستقدمین وہ لوگ
ہین جو پیدا ہو چکے اور مستاخرین وہ جو ابہی تک پیدا نہین ہوئی اور بعض نے کہا مستقدمین سے وہ لوگ مراد ہین

جو پہلے اسلام لائے اور مستاخرین سے وہ لوگ مراد ہین جو پیچھے مشرف باسلام ہوئے اور قرانی لفظ ان معانی سے زیادہ
وسیع ہے اور امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے نکالا اور حاکم نے صحیح کہا کہ ایک خوبصورت عورت خوبرو عورتون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہا کرتی تو بعض لوگ اس خیال سے کہ مبادا نظر اس عورت پر نہ پڑجاوے پہلی صف مین کہڑے
ہوتے اور بعض پیچھے کی صف مین کہڑے ہوتے جب رکوع کرتے تو اپنی بغلون کی آڑ مین (اسکو) دیکھتے تب اللہ تعالی
نے یہ آیت اتاری اور اسکو عبد الرزاق اور ابن منذر نے ابو الجوزاء کے قول سے نکالا انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے اور یہ صحت کے بہت قریب ہے ابن کثیر نے کہا اسحدیث مین سخت نکارت ہے اور ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ
مستقدمین سے مراد صفوف متقدمہ مین اور مستاخرین سے صفوف مؤخرہ اور اسبارے مین احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہین
کہ مردون کے لیے بہتر صفین پہلی صفین ہین اور انکے لیے بری صفین پچہلی صفین ہین اور عورتون کے لیے بہتر صفین
پچہلی صفین ہین اور انکی بری صفین پہلی صفین اور مقاتل اور عطا سے مروی ہے کہ آیت قتال کی صفون مین
نازل ہوئی ہے اور حسن بصری کا یہ قول ہے کہ آیت مین تقدم سے مراد تقدم فے الطاعۃ ہے اور تاخر سے مراد تاخر
فے المعصیۃ اور یہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ مستقدمین وہ لوگ ہین جو مر چکے اور مستاخرین وہ
لوگ ہین جو زندہ ہین اور نہین مرے اور یہ بہی کہا کہ مستقدمین سے آدم اور انکی وہ اولاد مراد ہے جو ہو چکی اور مستاخرین سے وہ اولاد مراد ہے جو ابہی باپون کی
پشتون مین ہے قتادہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے اور گذر چکا کہ لفظ کو ان سب معانی پر حمل کرنے سے کوئی مانع نہین ہے تمام
پہر فرمایا اور تیرا رب وہی گہیر لاویگا انکو یعنے وہی انکے حشر کا متولی ہے اور وہی اسپر قادر ہے نہ اسکے سوا کوئی اور آور اسمین
مین دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی محسن کو اسکے احسان کی جزا دیگا اور برائی کرنے والے کو اسکی برائی کی سزا اللہ
یہی حشر سے مقصود ہے وہ حکمتون والا ہے یعنے سو اسکے حکمت بالغہ کے مطابق جاری ہوتے مین خبردار ہے اسکا
علم جمیع اشیا کو محیط ہے اشیا مین سے کوئی چیز اسپر مخفی نہین ہے اور جبکہ یہ حال ہو تو جن چیزون کو اسکے علم نے گہیر
لیا ہے اور جن چیزون مین اسکا حکم جاری ہے انپر اسکو کامل قدرت ہے سبحانہ کہ لا الہ الا ہو ولقد خلقنا

الانسان من صلصال من حماء مسنون ○ والجان خلقناہ من قبل من نار السموم ○ اور ہمنے بنایا
آدمی کہنکہناتے سنے گارے سے **ف** مٹی پانی مین ترکی اور خمیر کی کہ کہن کہن بولنے لگی وہی بدن ہوا انسان
کا اسکی خاصیتین اس مین سے گئین سختی اور بوجہ اسیطرح گرم ہوا کی خاصیت رہی جن کی پیدایش مین **ف**
اور جان کو بنایا ہمنے اس سے پہلے لون کی آگ سے **ف** یعنی لطیف آگ ہوا ملی ہوئی ابلیس اسی قسم مین ہے

ف حافظ ابن کثیرؒ نے کہا ابن عباسؓ اور مجاہد اور قتادہ کا یہ قول ہے کہ صلصال سے آیت مین تراب یابس خشک مٹی
مراد ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اسد تعالی کا قول اسقول کیطرح ہے رجو سورہ رحمن مین ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ یعنے بنایا آدمی کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جان
آگ کی ڈیگ سے اور مجاہد سے بہی مروی ہی کہ صلصال مٹی سنی ہے لیکن آیت کی تفسیر آیت کے ساتھہ اولی ہی جیسے اسد
تعالی نے فرمایا اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ یعنے اسد نے اتاری بہتر بات کتاب کی آپس
مین ملتی دوہرائی ہوئی کتاب آپس مین ملتی ہوئی یعنے خوبی مین کوئی آیت کم نہین دہرائی ہوئی یعنے ایک مضمون
کئی طرح تقریر کیا) اور حما مسنون کہتے ہین سنی ہوئی کیچڑ کو اور ابن عباسؓ اور مجاہد سے بہی مروی ہے کہ حما مسنون
وہ سنا ہوا کیچڑ ہے اور بعض نے کہا اور کہا اور جانّ کو بنایا ہمنے اس سے پہلے یعنے انسان کے پہلے سموم کی آگ سے
ابن عباسؓ نے کہا لون سے وہ لون مراد ہے جو قتل کر دیتی ہے اور بعض نے کہا رات اور دن دونو کی گرمی کو سموم کہتے
ہین اور بعض کا یہ قول ہے کہ رات کی گرمی کو سموم کہتے ہین اور دن کی گرمی کو حرور پہر ابو داؤد طیالسی نے اپنے اسناد کے ساتھ
عبداسد بن مسعود رضی اسد عنہ سے روایت کیا کہ انہون نے کہا یہ دنیا کی لون اس لون کے ستر حصون مین سے ایک
حصہ ہے جس لون سے اسد تعالی نے جان کو پیدا کیا پہر عبداسد بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑہی وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور ابن عباس رضی اسد عنہما سے مروی ہے کہ جانّ کو اسد تعالی نے آگ کی لاٹ سے بنایا اور ایک روایت
مین ہے عمدہ ترین آگ سے بنایا اور عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ آفتاب کی آگ سے اور صحیح مین وارد ہوا ہے کہ فرشتے
نور سے مخلوق ہوئے اور جانّ آگ کی ڈیگ سے اور آدم علیہ السلام اس چیز سے جو تمہارے لیے بیان کی گئی (یعنے مٹی
سے) اور اس آیت سے غرض اور مقصود تنبیہ ہے شرافت آدم علیہ السلام پر اور اسکے عنصر کے پاک ہونے اور اسکے
اصل کی ستہرائی پر فتح البیان مین کہا ہے ہمنے بنایا آدمی یعنے آدم علیہ السلام کیونکہ وہ اس نوع کی اصل ہے
صلصال سے یعنے اس خشک مٹی سے جو پانی پڑنے کے بعد سوکھ گئی ہو اور اسکو جب ہلایا جاتا ہے تو وہ کھنکھناتی
ہے اور جب تو اسپر پہونک مارے تو وہ آواز دیتی ہے ابو عبیدہ نے کہا صلصال وہ مٹی ہے جو ریت مین مخلوط
ہو اور جب ہلائی جاوے تو کھنکھناوے اور جب آگ مین پکائی جاوے تو وہ ٹھیکرا ہو جاوے اور یہی اکثر مفسرین
کا قول ہی اور کسائی نے کہا کہ وہ سنی مٹی ہے اور یہ عرب کا ایک محاورہ بیان کیا اور یہ طور آدم علیہ السلام
کی پیدایش کا آخر اطوار ہے اور پہلے تو وہ آدم مٹی متفرق الاجزا تہا پہر تر کیا گیا تو وہ طین ہو گیا پہر وہ گندی مٹی ہو گئی
اور سیاہ ہو گئی تو حما مسنون ہو گئی پہر خشک ہو کر صلصال ہو گئی اور انہین اطوار پر وہ آیات محمول ہونگی

جو آدم علیہ السلام کے اطوار طینیہ مین وارد ہین جیسے آیت خلقہ من تراب اور آیت بشرا من طین اور یہ آیت جسکی تفسیر
الحمد للہ ہم کر رہے ہین پھر دی اقوال حماٍ مسنون کی تفسیر مین نقل کیے جو ابن کثیر سے منقول ہوئی پھر کہا کہ جان جمہور
مفسرین کے نزدیک وہ جنون کا باپ ہے اور حسن اور عطا اور قتادہ اور مقاتل کا یہ قول ہے کہ جان شیطانون کا باپ
ہے اور اسکو جان اسلیے کہا گیا کہ وہ لوگون کی آنکھون سے در پردہ ہے اور جنون مین مسلمان اور کافر ہین اور وے
کہاتے ہین اور پیتے ہین جیتے ہین اور مرتے ہین بنی آدم کی طرح اور شیطانون مین سے کوئی مسلمان نہین ہے اور نہ وہ
مرینگے مگر جب ابلیس انکا باپ مریگا اسکو خازن نے ذکر کیا ابن عباسؓ نے کہا جان وہ ہے جو جنون کی قوم ممسوخ ہو گیا
جیسے بندر اور سور انسان سے ممسوخ ہو گئے اور سموم وہ گرم ہوا ہے جو مسام مین بسبب اپنی زیادہ لطافت اور قوی حرارت
کے نافذ ہو جاتی ہے اور وہ دن مین ہوتی ہے اور کبھی رات مین بھی ہوتی ہے ایسا ہی کہا ابو عبیدہ نے اور ابو صالح نے
کہا سموم وہ آگ ہے جس مین دخان نہین ہے اور صواعق (یعنے کڑاکے) اسی سے ہوتے ہین اور وہ آگ ہے کہ آسمان اور
حجاب کے درمیان ہوتی ہے تو جب اللہ تعالی کوئی امر حادث کرتا ہے وہ پردہ کو جلا دیتی ہے اور جس چیز کے لیے حکم
کی جاتی ہے اسکی طرف جھکتی ہے تو وہ آوازہ جو تم سنتے ہو وہ اس حجاب (پردہ) کے پھٹنے کا آوازہ ہوتا ہے اس کو
خطیب نے کہا اور بعض نے کہا سموم دوزخ کی آگ ہے اور بعض نے کہا جس سموم (لون) سے اللہ تعالی نے جان کو پیدا
کیا اسکو ستر حصے ہین اور یہ دنیا کی لون انہین سے ایک حصہ ہی یہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہی اور سمین
مین ہی کہ سموم وہ ہے جو زیادہ حرارت کی وجہ سے قتل کر ڈالی وہ حرارت سورج کی ہو یا ہوا کی یا آگ کی کیونکہ وہ مسام
مین داخل ہو جاتی ہے اور وہی سب معانی بیان کیے جو ابن کثیر نے ذکر کیے اور جان اور انسان کی پیدائش کا بیان
ذکر کرنا اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلیل ہے اور اس مین اس امر کا بیان ہی کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوسری
بار پیدا کرنے بھی ویسا ہی توانا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝
اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ لَمْ

اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مین بناؤنگا
ایک بشر کھنکھناتے سنے گارے سے ف بشرہ جو بدن رکھے کہ ہاتھ سے پکڑا جاوے اور روح رکھے ہوشیار
اگلی مخلوقات یا حیوان تھے جنکو ہوش نہین یا فرشتے جن تھے جنکا بدن نہ پکڑا جاوے ف پھر جب ٹھیک
کرون اسکو اور پھونک دون اس مین اپنی جان سے تو گر پڑو اسکے سجدے مین ف اپنی جان یعنے خاص

جسمین نمونہ ہی اسکی صفات کا علم اور تدبیر اور یاد حق کی اور لگاؤ اسسی **ف** تب سجدہ کیا ان فرشتون نے
ساری اکٹھے مگر ابلیس نے نہ مانا کہ ساتھہ ہو سجدہ کرنے والون کے فرمایا ای ابلیس کیا ہوا تجھکو کہ نہ ساتھہ ہوا سجدہ
والون کی بولا مین وہ نہین کہ سجدہ کرون ایک بشر کو کہ تونے بنایا کھنکھناتے سنے گارے سے **ف** حافظ ابن کثیر
نے کہا ان آیات مین اللہ سبحانہ و تعالی بیان فرماتا ہے کہ اُسنے آدم کی پیدایش سے پہلی فرشتون مین اسکا مذکور
کیا اور آدم کی شرافت اور کرامت کا ذکر فرماتا ہے جو اُسنے فرشتون کو آدم کے سجدہ کا حکم دیکر آدم علیہ السلام کو
دی اور ابلیس آدم علیہ السلام کی دشمن کی سجدہ آدم سے تخلف کا بیان فرماتا ہے کہ سب ملائکہ نے سجدہ کیا لیکن اس
رجیم مطرود لعین نے حسد اور عناد او استکبار اور افتخار کی راہ سے سجدہ سی اعراض و انحراف کیا اسی ہوا اسنے کہا
مین وہ نہین کہ سجدہ کرون ایک بشر کو کہ تونے اسکو کھنکھناتے سنے گارے سے بنایا اور یہی اسنے کہا اَنَا خَيْرٌ
مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ یعنے بولا مین اس سے (یعنے آدم سے) بہتر ہون مجھکو تونے بنایا آگ
سے اور اسکو بنایا خاک سے اور یہی کہا اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ اِلَّا قَلِيلًا یعنے کہنے لگا بہلا دیکھہ یہ جسکو تونے مجہہ سے چڑہایا اگر تو مجھکو ڈہیل دے قیامت
کے دن تک تو اسکی اولاد کو ڈہاٹہی دی لون مگر تہوڑے سی **ف** یعنی اپنا مسخر کرون جیسے گہوڑے کو لگام
دیکر اور ابن جریر نے اسموقعہ پر ایک اثر عجیب شبیب بن بشر سے انہون نے عکرمہ سی انہون نے عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سی روایت کیا کہ جب اللہ تعالی نے فرشتون کو پیدا کیا تو فرمایا مین بناؤن گا ایک بشر خاک سے تو جب
مین اُسکو ٹہیک کرلون اور اس مین پہونک دون اپنی جان تو گر پڑیو اسکے سجدے مین وی بولے ہم یہ کام نہین
کرینگی تو اللہ تعالی نے اُنپر آگ بہیجی اُسنے انکو جلادیا پہر اللہ تعالی نے اور فرشتے پیدا کیے اور انکو ویساہی ارشاد
فرمایا وے بولے ہمنے سنا اور مانا مگر ابلیس نے (قبول نہ کیا اسلیے کہ وہ کافرین اولین سے تہا) اور ابن عباس سے
اس اثر کے ثابت ہونے مین بعد ہی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر اسرائیلی ہے واللہ اعلم فتح البیان مین لکھا ہی کہ اللہ
تعالی نے انسان کے خلق کا ذکر فرماکر وہ بیان فرمایا جو اسکی پیدایش کے وقت وقوع مین آیا پہر کہا کہ اسکی تفسیر
سورۂ بقرہ مین گذر چکی اور نفخ کہتے ہین ہوا کے جاری کرنے کو ایک ایسی دوسرے جسم کی تجاویف مین جو
ہوا کے روکنے کی صلاحیت رکہتا ہو اور اسکے ساتھہ پہر جاوی تو جسنے کہا کہ روح ایک لطیف جسم ہے تو
اسکی معنے تو ظاہر ہین اور جسنے کہا وہ جوہر مجرد ہے نہ متحیز ہے اور نہ متحیز مین اُسکی حلول ہی تو نفخ کے معنے
اسکی نزدیک بدن کا طیار رہنا ہے نفس ناطقہ کے اسکے ساتھہ تعلق کے لیے نیسابوری مین کہا اس مین کوی

اختلاف نہین ہو کہ فی روحی مین اضافت تشریف اور تکریم کے لیے ہی جیسے ناقۃ اللہ وبیت اللہ مین قرطبی نے کہا اور
روح ایک لطیف جسم ہے اور اللہ تعالی کی عادت جاری ہو کہ وہ بدن مین حیات کو اُس جسم کے ساتھہ پیدا کرتا ہے اور
اسکی حقیقت یہ ہو کہ مخلوق خالق کیطرف منسوب اور مضاف ہوتا ہے تو روح اسکی مخلوق مین سے اسکی ایک پیدائش
ہے جسکو اُس نے اپنے نفس کیطرف تشریفًا اور تکریمًا منسوب کیا اور اسیکی مثل اللہ تعالی کا قول اَلْقٰهَآ اِلٰی مَرْيَمَ
وَرُوْحٌ مِّنْهُ ہو یعنے اسکا کلام جو ڈالدیا مریم کی طرف اور روح اسکی ہانکی اور سورہ نسا مین اسکی تفسیر گذر چکی ابو
السعود نے کہا وہان نہ کوئی نفخ تھا اور نہ منفوخ فیہ اور یہ تو اس چیز کے افاضہ کی تمثیل ہے جسکے ساتھہ بالفعل حیات
ہے اس مادہ پر جو اس حیات کو قبول کرنیوالا ہے اگویا یون فرمایا جب مین اسکی استعداد کامل کرون اور اسپر اس روح
کا افاضہ کرون جسکے ساتھہ حیات نصیب ہوتی ہے اور وہ روح میرا امر ہے جیسے فرمایا يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ
قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ یعنے اور تجہہ سے پوچھتے ہین روح کو تو کہہ روح ہے میرے رب کے حکم سے) اور فقعوا لہ ساجدین
مین فا دلالت کرتی ہو کہ ملائکہ پر سجود تسویہ اور نفخ کے پیچھے بلا مہلت واجب ہوگیا اور اس مین دلالت ہو کہ مامور
جس سجدہ کا ملائکہ کو حکم ہوا تھا) وہ حقیقی سجدہ تھا یعنے (پیشانی کا) زمین پر رکھنا نہ مجرد جھکنا جیسے سیوطی نے
کہا اور یہ سجدہ تعظیم اور تکریم کا سجدہ تہا نہ عبادت کا سجدہ اور اللہ تعالی کے اختیار مین ہو جسکو اپنی مخلوقات مین سے
جسطرح چاہے اور جس چیز کے ساتھہ چاہے سرفراز کرے اور نوازے اور بعض نے کہا سجدہ اللہ تعالی کو تہا اور آدم علیہ
السلام کو ملائکہ کے لیے آدم کی شرافت کے لیے قبلہ بنا یا گیا اور یہ معنے اگرچہ صحیح ہوسکتے ہین لیکن نظم قرآنی کا ظاہر
اسکی مخالف ہو اور اولی وہی معنے ہین جسپر ظاہر لفظ دلالت کرتا ہے تو اول معنے ہی اولی ہین اور خطاب ان
فرشتون سے ہے جنکو اللہ تعالی نے فرمایا اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا الآیۃ مبرد نے کہا اللہ تعالی کے قول كُلُّهُمْ نے
فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ مین اس احتمال کو دور کردیا کہ بعض ملائکہ نے سجدہ نہین کیا اور ظاہر ہوا کہ سب ملائکہ
نے سجدہ کیا پھر بھی اتنا احتمال باقی تھا کہ آیا سب نے دفعۃً واحدۃً سجدہ کیا یا ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ وقت مین جب
اللہ تعالی نے فرمایا اجمعون تو معلوم ہوگیا کہ سب نے دفعۃً سجدہ کیا اور اس مین سابق کلام کی ایضاح ہے اور
بعض نے کہا تاکید بعد تاکید ہو اور اسیکو زجاج نے ترجیح دی نیسابوری نے کہا اور یہ اسلیے کہ اجمع معرفہ ہے
اور معرفہ حال واقع نہین ہوتا اور اگر اسکا حال واقع ہونا صحیح ہوجاوے تو منصوب ہوتا۔ کرخی نے کہا
اس مین دو تاکیدین ہین تاکہ معنے ذہن مین زیادہ متمکن ہوجاوین اور ثابت اور یہ تحصیل حاصل نہین ہے اسلیے
کہ اجمعون کی نسبت کلہم کیطرف ایسی نسبت ہو جیسے کلہم کی نسبت اصل جملہ کی طرف یا اجمعون اجتماع

کے معنے کا مفید ہی اور بعض نے کہا یہ دو تاکیدین مبالغہ کے لیے ہین اور زیادہ اہتمام کے لیے پہر اللہ تعالی نے ملائکہ سے ابلیس
کو مستثنے کیا اور فرمایا اِلَّا اِبْلِیْسَ بعض نے کہا یہ استثنا متصل ہے اسلیے کہ وہ جنس ملائکہ سے تہا لیکن اس نے نہ مانا کہ ہو
سجدہ کرنیوالون کے ساتہہ اور یہ اسکا نہ ماننا اور سجدہ سے انکار کرنا اسلیے تہا کہ اُس نے اپنے نفس کو بڑا جانا اور آدم
علیہ السلام کے حسد بہی اسکو سجدہ سے مانع ہوا تو اسپر اللہ تعالی کے عذاب کا کلمہ ثابت ہو گیا اور بعض نے کہا کہ وہ ملائکہ کی
جنس سے نہ تہا لیکن وہ انکے ساتہہ اور انکے درمیان رہتا تو اسپر ملائکہ کا اسم غالب ہو گیا اور وہ بہی اسچیز کا حکم کیا گیا
جسکے ساتہہ وہ حکم کیے گئے تو اس اعتبار سے استثنا متصل ہے ابو السعود نے زیادہ کیا کہ یا تو وہ صرف جنی تہا لیکن فرشتون
کی الفت مین (ڈوبا ہوا تہا) تو انہی تغلیباً شمار کیا گیا اور یا اسلیے کہ ملائکہ کی ایک جنس جنی ہے اور وہ اس
جنس سے تہا اور بعض نے اسکو استثنا منقطع قرار دیا اور یہ اس بنا پر کہ وہ ملائکہ سے نہ تہا اور انکا اسم اُسپر غالب
نہ تہا اور معنے یہ ہوئے لیکن ابلیس نے نہ مانا سجدہ کرنا اور سورہ بقرہ مین اسپر کلام گذر چکی اسپر سورہ کہف کی یہ آیت
دلالت کرتی ہے كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ یعنے مگر ابلیس تہا جن کی قسم سے سو نکل بہاگا اپنے
رب کے حکم سے اور معنی اول کی صورت مین جملہ ابی ان یکون الآیہ جملہ مستانفہ ہوگا اسلیے کہ استثنا سے سجود کے
کیفیت مفہوم نہین ہی کیونکہ سجدہ نہ کرنا کبہی تردد کے ساتہہ بہی ہوتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی نے بیان کر دیا کہ شیطان
کا سجدہ نکرنا انکار اور استکبار کی راہ سے تہا اور جملہ قَالَ یٰاِبْلِیْسُ الآیہ بہی مستانفہ ہی اور یہ خطاب شیطان کو تشریف
اور تکریم کی راہ سے نہین تہا بلکہ یہ خطاب اسکی اہانت اور اسکے ذلیل کرنے اور اسکی تقریع اور توبیخ کے لیے
تہا اور اس آیت کا ظاہر مقتضی ہی کہ اللہ تعالی نے ابلیس کے ساتہہ بلا واسطہ تکلم کیا کیونکہ اُس نے جواب مین کہا
مین وہ نہین کہ سجدہ کرون ایک بشر کو کہ تو نے بنایا کہنکہناتے سنے گارے سے تو اسکا قول تو نے بنایا حضور کا خطاب
ہے نہ غیبت کا خطاب تو بعض متکلمین کا قول کہ اللہ تعالی نے یہ خطاب شیطان کو اپنے بعض رسل کی زبان پر
پہونچایا ضعیف ہے اور اس پلید نے زعم کیا کہ وہ نار کے عنصر سے مخلوق ہے اور وہ آدم علیہ السلام کے عنصر (خاک)
سے اشرف ہے کیونکہ آگ روشن ہوتی ہے اور مٹی کثیف مظلم ہوتی ہے اور اس مین اجمالی اشارہ ہی اسطرف کہ
شیطان آدم علیہ السلام سے بہتر ہے اور اسکی دوسری جگہہ مین تصریح ہے اللہ تعالی کے اسقول مین قَالَ اَنَا خَیْرٌ
مِنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ یعنے بولا مین آدم سے بہتر ہون مجہکو تو نے بنایا آگ سے اور اسکو
بنایا خاک سے اور اس سے زیادہ صراحت اسکے اس اشارہ کی اُسکے اسقول مین ہے ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا
یعنے کیا مین اُسکو سجدہ کرون جسکو تو نے خاک سے بنایا اور جنبیت نے یہ نہ جانا کہ فضیلت اسکو ہے جسکو اللہ تعالی فضیلت

دی گرجی نے کہا اور ابلیس کی کلام کا حاصل یہ ہے کہ آدم کا بشر ہونا مشعر ہی کہ وہ جسم کثیف ہوا اور وہ خود لطیف روح تھا تو گویا اسنے کہا بشر کثیف جسم کا حال لطیف جسم والی کے حال سے ادون ہے تو کیسے اعلی ادنی کو سجدہ کرے اور دوسرا یہ کہ آدم علیہ السلام صلصال سے پیدا ہوئے جو سڑے گارے سے پیدا ہوا ہے اور یہ اصل نہایت ادنی درجہ کا ہے اور ابلیس کی اصل وہ آگ ہے کہ وہ اشرف العناصر ہے تو ابلیس کی اصل آدم علیہ السلام کی اصل سے اشرف ہے اور یہ امر قبیح ہے کہ اشرف کو ادون کی سجدہ کا حکم کیا جاوے تو یہ ابلیس کے قول کا خلاصہ ہے اللہ تعالی نے اسکا اپنے اس قول میں جواب دیا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ فرمایا تو تو نکل یہاں سے تجھ پر پھینک مارے **ف** شاید یہی مراد ہو کہ انگارے پھینکتے ہیں اور نکالا نہیں سے کہ نشان ہیں **ف** اور تجھ پر پھٹکار ہے انصاف کے دن تک بولا اے رب تو مجھکو ڈھیل دے اس دن تک کہ مردے جیوین فرمایا تو تجھکو ڈھیل دی ہے اسی ٹھیرے وقت کے دن تک **ف** حافظ ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی اس امر کا ذکر فرماتا ہے کہ اسنے ابلیس کو ملا اعلی سے نکلنے کا ایسا امر کیا جسکی مخالفت اور ممانعت محال تھی اور فرمایا کہ وہ مردود ہے اور لعنت اسکے شامل حال کی گئی ہے کہ ہمیشہ اسکے ساتھ متصل رہیگی اور قیامت تک اسپر متواتر پڑتی رہیگی اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالی نے ابلیس کو لعنت کی تو اسکی صورت ملائکہ کی صورت نہ رہی اور اسنے فریاد کی تو جو دنیا میں قیامت تک فریاد ہوگی اسی سے ہے رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ اور جب اسکے لیے وہ غصہ متحقق اور ثابت ہو گیا جسکو اسے پھرنا نہیں تو اسنے اپنے کمال حسد سے جو اسکا آدم علیہ السلام اور انکی اولاد کے ساتھ ہے قیامت تک مہلت مانگی اور امہال اور استدراجا اسکو مہلت دی گئی فتح البیان میں ہے کہ منہا کی ضمیر اللہ تعالی کے قول فَاخْرُجْ مِنْهَا میں جنت کی طرف عائد ہے اور بعض نے کہا آسمان کی طرف اور بعض نے کہا ملائکہ کی جماعت کی طرف اور رجیم کے یہ معنے ہیں کہ تجھپر انگاروں کی پھینک مار ہو (جیسے شاہ صاحب کے فائدے میں مذکور ہوا) اور بعض نے اسکے معنے ملعون کے کہے ہیں قاموس میں ہے رجم کئی ایک معنی میں مستعمل ہے لعنت میں اور گالی میں اور دھکیلنے میں آخر جزا کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے بعض نے کہا وہ آسمان اور زمین میں ملعون ہے اور قیامت کے دن تک اسکی لعنت کی غایت قرار دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اسوقت اس سے لعنت منقطع ہو جاوے گی اسلیے کہ مراد دوام بلا انقطاع ہے اور یوم الدین کے ذکر میں مبالغہ ہے جیسے اللہ تعالی کے اس قول میں مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ یا یہ مراد ہے کہ وہ قیامت کے دن اور اسکے پیچھے عذاب کیا جاوے گا جو وہ لعنت سے زیادہ سخت ہے

اور وہ ایسا سخت عذاب ہوگا کہ اسکے ساتہہ لعنت ہی بہول جاویگی اور اس نے اسدن تک زندہ رہنا مانگا اسلیے کہ اس
نے جب اسکے قول فانک رجیم کو آخر تک سنا تو معلوم کیا کہ میرے عذاب کو خدا نے قیامت کے دن تک موخر کیا ہے
اور گویا اس نے طلب کیا کہ مین کبہی نہ مرون کیونکہ جب اس دن تک موت کو تاخیر دیجاویگی اور نفخہ ثانیہ تک مہلت
ملجاویگی تو اسکے پیچہے تو موت ہی نہین ہے اسلیے کہ موت نفخہ اولی کیوقت سے منقطع ہوجاویگی تو قیامت کا
دن وہ دن ہے جسمین موت نہین ہو اور بیضاوی مین ہے کہ شیطان نے اس سوال سے یہ ارادہ کیا کہ اُسکو اغوا اور
گمراہ کرنے مین فراخی دیجاوے اور موت کے وقت نجات کیونکہ (لوگون کو قبرون سے اٹہنے کیوقت) تو موت
ہی نہین ہے تو اللہ تعالے نے اسکو نفخہ اولی تک مہلت دی نفخہ ثانیہ تک مہلت ندی اور بعض نے کہا کہ اس نے بیہ
طلب نہین کیا کہ وہ مرے ہی نہین بلکہ اس نے اس امر کو طلب کیا کہ اس سے عذاب کی قیامت کے دن تک تاخیر کیجاوے
اور اسکو دنیا مین عذاب نکیاجاوے تو اللہ تعالی نے فرمایا تجہہ کو ڈہیل دی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہہ
نفخہ اولی ہے اس مین ابلیس مرجاویگا اور دو نفخون کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا اور یہی ابلیس کی موت
کی مدت ہے قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا
مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ
مَّقْسُوْمٌ ۝ بولا اے رب جیسا تونے مجہکو راہ سے کہویا مین انکو بہارین دکہاؤن گا زمین مین اور راہ سے کہوؤن گا
ان سب کو مگر جو تیرے بندے چنے ہین فرمایا یہ راہ ہے مجہہ تک سیدہی **ف** یعنے بندگی اللہ کی سیدہی راہ
ہے اور انپر شیطان قابو نہین رکہتا **ف** جو میرے بندے ہین تجہہ کو انپر زور نہین مگر جو تیرے راہ چلا خرابی گیر
مین اور دوزخ وعدہ ہے ان سب کا اسکے سات دروازے ہین ہر دروازے کو ان مین ایک فرقہ بٹ رہا ہے **ف**
اللہ سبحانہ وتعالی ابلیس لعین کے تمرد اور سرکشی اور حد سے گذر جانیکی خبر دیتا ہے کہ اس نے اپنی رب کو کہا تونے
مجہکو راہ سے کہویا تو مین آدم علیہ السلام کی اولاد کو زمین مین بہارین دکہاؤن گا انکے دلون مین معاصی کی
محبت ڈالدون گا اور انکو گناہون کی رغبت دون گا اور انکو بہکا کر خطایا مین واقع کرون گا اور ضرور ان کو
راہ سے کہوون گا جیسے تونے مجہے بہکایا اور تونے میرے پر اس امر کو مقدر کیا مگر جو تیرے چنے بندے مین اور یہ اُسکا
قول اُسکے اس قول کیطرح ہے اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ
ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا یعنے کہنے لگا بہلا دیکہہ یہ جسکو تونے مجہہ سے بڑہایا اگر تو مجہہ کو ڈہیل دے قیامت کے دن تک

تو اسکی اولاد کو ڈہاہتی دے لوں مگر تہوڑے سے اللہ تعالی نے تہدیدًا اور توعیدًا اسکے جواب مین فرمایا ھٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ یعنے یہ راہ ہے مجہ تک سیدہی تم سب کا مرجع اور بازگشت اور پہر آنا میرے پاس ہے تو مین تمہارے اعمال کی تمکو جزا دونگا بہتر عمل کی جزا بہتر اور برے کی بری اور یہ اللہ کے اس قول کی طرح ہے اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ یعنی تیرا رب لگا ہے گہات مین اور بعض نے کہا یہ وہ راہ ہے جسکا رجوع اللہ تبارک وتعالی کی طرف ہے اور اُسی تک اس کی انتہا ہے یہ مجاہد اور حسن اور قتادہ کا قول ہے اور یہ اللہ تعالی کے اس قول کی طرح ہے وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ یعنے اور اللہ پر پہونچتی ہے سیدہی راہ اور قیس بن عبادہ اور محمد بن سیرین اور قتادہ نے اس آیت کو اسطرح پڑہا ھٰذَا صِرَاطٌ عَلِیٌّ مُسْتَقِيْمٌ یعنے یہ راہ ہے اونچی سیدہی جیسے اللہ تعالی کا یہ قول وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ یعنے اور یہ بڑی کتاب مین ہم پاس ہے محکم اور مشہور پہلی قرأت ہے اور یہ جو کہا جو میرے بندے ہین انپر تیرا زور نہین یعنے جنکے لیے مینے ہدایت مقدر کی ہے تجہکو انپر زور نہین ہے اور نہ تو ان تک پہونچ سکتا ہے مگر جو تیرے راہ چلا خراب لوگون مین اور اسجگہہ ابن جریر نے ایک حدیث یزید بن قسیط کی اپنے اسناد کے ساتہہ نقل کی کہ انبیا کی بستیون کے باہر مسجدین ہوتین جب کوئی نبی اپنے رب سے کچہ پوچہنا چاہتا تو وہ اپنے مسجد مین جاتا تو جتنا اسکے لیے اللہ نے لکہا ہوتا نماز پڑہتا پہر جو اسکے لیے ظاہر ہوتا اللہ سے مانگتا تو ایک وقت ایک نبی اپنے مسجد مین تہے کہ ناگہان اللہ کا دشمن ابلیس آگیا اور اکر نبی اور قبلہ کے درمیان بیٹہہ گیا نبی نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ یعنے مین اللہ کی پناہ مین آیا اس شیطان سے جسے پہینک مارا ہے اور تین بار اسکو پڑہا تو ابلیس بولا مجہے آپ بتلایے آپ کس چیز کے ساتہہ مجہہ سے پناہ جو مین تو نبی نے فرمایا پہلے تو مجہے بتا کہ تو کس چیز کے ساتہہ ابن آدم پر غالب آتا ہے دو بار فرمایا اور جہگڑا شروع ہوگیا نبی نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ یعنے جو میرے بندے ہین تجہکو انپر زور نہین مگر جو تیری راہ چلا خراب لوگون مین اللہ کا دشمن بولا مین یہ اللہ تبارک وتعالے کا کلام تیرے پیدا ہونے سے پہلے سن چکا نبی نے فرمایا اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنے اور کبہی ابہارے تجہکو شیطان کی چہیڑ تو پناہ پکڑ اللہ کی وہی ہے سنتا جانتا اور اللہ تعالی کی قسم مینے کبہی تجہے معلوم نہین کیا مگر تیری شرارت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون اللہ کا دشمن بولا آپنے سچ فرمایا اسی کے ساتہہ آپ مجہہ سے چہوٹتے مین پہر نبی نے فرمایا مجہے خبر دے تو کس چیز کے ساتہہ ابن آدم غالب ہوتا ہے بولا مین اسکو غصہ اور خواہش کیوقت پکڑ لیتا ہون اور یہ جو فرمایا دوزخ وعدہ ہے ان سب کا یعنے دوزخ جمیع اتباع ابلیس کا

جائے وعدہ ہی جیسے اللہ تعالی نے (سورہ ہود مین فرمایا) وَمَنْ يَكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ یعنے جو کوئی منکر ہو اس قرآن سے سب فرقون مین سے آگ ہی وعدہ اُسکا ہے اللہ تعالی نے خبر دی کہ دوزخ کے سات دروازے ہین ہر دروازے کو ان مین ایک فرقہ بٹ رہا ہے یعنی دوزخ کے ہر دروازہ کے لیے ابلیس کے اتباع مین سے ایک حصہ مقرر ہو چکا ہے جس مین وہ داخل ہوگا اور اُسکو اس سے خلاصی نہین ہے اَجَارَنَا اللّٰهُ مِنْهَا اور ہر ایک اپنے عمل کے موافق کے دروازے سے داخل ہوگا اور دوزخ کے طبقہ مین اپنے بدعمل کے مطابق قرار گیر ہوگا اسمعیل بن علیہ اور شعبہ دونون نے اپنی اسناد کے ساتھ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہون نے اپنے ایک خطبہ مین فرمایا دوزخ کے دروازے اسطرح ہین ابو ہارون جو اس حدیث کا ایک راوی ہے اس نے کہا طبقہ طبقہ اور بعض بعض کے اوپر ہین اور اسرائیل نے ابو اسحاق سے انہون نے ہبیرہ بن بریم سے انہون نے علی رضے اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا کہ انہون نے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہین بعض بعض کے اوپر ہین پہلا پر ہوگا پھر دوسرا پھر تیسرا حتے کہ سب پر ہو جاوینگے اور عکرمہ نے کہا سات دروازے سات طبقے ہین اور ابن جریر نے کہا سات دروازے ہین پہلے کا نام جہنم ہے دوسرے کا نام لظی ہے تیسرے کا نام حطمہ ہے چوتھے کا نام سعیر ہے پانچوین کا نام سقر ہے چھٹے کا نام جحیم ہے اور ساتوین کا نام ہاویہ اور یہ اسی ترتیب پر ایک دوسرے کے بعد ہین اور ضحاک نے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے ایسا ہی روایت کیا اور ایسا ہی اعمش سے مروی ہے اور قتادہ نے کہا دوزخ کے سات دروازے ہین ہر دروازے کے لیے حصہ مقرر ہے ان خراب لوگون سے وہی دروازے اللہ کی قسم انکے اعمال کے مطابق ہین ان سب اقوال کو ابن جریر نے روایت کیا اور جویبر نے ضحاک سے روایت کیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہین اور ہر ایک دروازے کا حصہ مقرر ہے اُن سے کہا ایک دروازہ یہود کے لیے ہے اور ایک دروازہ عیسائیون کے لیے اور ایک دروازہ صابئین کے لیے اور ایک دروازہ مجوس کے لیے اور ایک دروازہ مشرکین کے لیے اور ایک دروازہ منافقین کے لیے اور ایک دروازہ اہل توحید کے لیے لیکن اہل توحید کے بچنے کی امید ہے اور سوا انکے باقی کے بچنے کی امید ہرگز نہین ہے اور ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہین جن مین سے ایک دروازہ اسکے لیے ہے جس نے میری امت پر تلوار اٹھائی یا فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر تلوار اٹھائی (راوی کو شک ہے آیا یون فرمایا یا اسطرح فرمایا) پھر ترمذی نے کہا ہم اس حدیث کو نہین پہچانتے مگر مالک بن مغول کی حدیث سے اور ابن ابی حاتم نے اپنی اسناد کے ساتھ سمرہ بن جندب رضی سے مرفوعًا نکالا اللہ تعالی کے قول لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ کی تفسیر مین

کہ دوزخ والون مین سے کسیکے گھٹنے تک آگ ہوگی اور کسیکو کمر تک آگ نے پکڑ لیا ہوگا اور کسیکی چہنبر تک پہونچی ہوگی
انکے مراتب انکے اعمال کے موافق ہونگے تو یہی معنی ہین اللہ تعالی کے قول لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ کے فتح
البیان کا بیان کاشف ہے کہ اللہ تعالی کے قول رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي مین بار قسمیہ ہے اور ما مصدریہ تو یعنے یہ
ہوئے کہ مین تیرے اغوا اور اضلال اور گمراہ کرنیکی قسم کہاتا ہون جو تونے مجھے گمراہ کیا اور بیضاوی نے سورہ
اعراف مین اسکے سببیہ ہونیکو پسند کیا اور اس بار کے قسمیہ ہونے کو تمریض کے صیغہ کے ساتھہ نقل کیا کیونکہ
دوسرے مقام مین وارد ہوا ہے کہ اس نے اللہ تعالی کی عزت کی قسم کہائی جیسے اللہ تعالی نے فرمایا قَالَ فَبِعِزَّتِكَ
لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ یعنے شیطان بولا قسم ہے تیری عزت کی مین گمراہ کرونگا ان سب کو اور قصہ احد ہے مگر
اتنی بات ہے کہ ایک اسکی ذات کی صفت کی قسم ہے اور دوسرا اسکے فعل کی اور فقہا اس بات کے قائل ہین کہ ذات کی
صفات کے ساتھہ قسم کہانا تو صحیح ہے لیکن صفات افعال کے ساتھہ قسم کہانے مین انکا اختلاف ہے اور بعض نے ان دونو
کے درمیان فرق کیا ہے اور دوسری بار کے قسمیہ ہونے کی یہی علت ہے کہ اغواء کو مقسم بہ بنا لیعنے اغواء کے ساتھہ قسم
کہانا متعارف نہین ہے یہ کرخی کا قول ہے مین کہتا ہون اور یہان شیطان کا اغواء کے ساتھہ قسم کہانا اسکی دوسری
جگہہ اللہ کی عزت کی ساتھہ قسم کہانے کے منافی نہین ہے کیونکہ اسکا گمراہ کرنا ہی منجملہ اللہ تعالی کے غلبہ اور عزت اور قدرت
کے ہے عراق والون کا قول ہے کہ صفت ذات جیسے قدرت اور عظمت اور عزت کے ساتھہ قسم کرنا تو یمین ہے اور صفت فعل
جیسے رحمت اور سخط کی ساتھہ قسم کرنا یمین نہین ہے بعض نے کہا اور صحیح مذہب یہ ہے کہ قسمین عرف پر مبنی ہین پس جس
چیز کے ساتھہ لوگون کے درمیان قسم کہانا متعارف ہے وہ یمین ہوگی اور جس چیز کے ساتھہ لوگون کے فیمابین قسم کہانا
متعارف نہو وہ یمین نہوگی اور مین بہارین دکہاؤنگا آخر تک قسم کا جواب ہے اور اس آیت مین معتزلہ پر حجت
ہے جو اس بات کے قائل ہین کہ افعال اللہ تعالی کے مخلوق نہین ہین بلکہ بندی کی مخلوق ہین اور انکا تسبب پر اسکو حمل کرنا
ظاہر سے عدول ہے اور یہ جو اس نے استثنا کیا اور کہا کہ تیرے چنے بندو نپر میرا زور نہین یہ اسلیے کہ اس نے جان لیا
کہ اسکا داؤ اور وسوسہ اور مکر اور حیلہ ایسے لوگون مین کارگر نہوگا اور نہ وہ اسکو اس سے قبول کرینگے اور اخلاص
کی حقیقت یہی کہ کام کو محض اللہ تعالی کے واسطے بجا لاوے اور اس مین غیر کا شائبہ نہو اور یہ جو فرمایا کہ یہ اخلاص
مجھہ تک سیدی راہ ہے تو معنی یہ ہین کہ میرے ذمہ ہے کہ میرا خلاص والون کی رعایت و حفاظت کرونگا اور تیرا میرے بندونپر کچھہ
زور نہین تو اسصورت مین یہ کلام اہل سنت کے نزدیک تشبیہ پر محمول ہے جسطرح اللہ تعالی کے اسقول مین وَكَانَ
حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے اور حق ہے ہمپر مدد ایمان والون کی اور بعض نے کہا کہ کسائی کا یہ قول

ہے کہ یہ وعید اور تہدید پر محمول ہی جیسے تو اس شخص کو کہتا ہے جسکو تو ڈراتا ہے کہ یہ راستہ میری پر بھی ہی تو نے میرے
پاس ہی آنا ہے اور یہ اللہ تعالی کے اس قول کی طرح ہے اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ یعنے تیرا رب لگا ہے گھات مین اس صورت
مین اسکے یہ معنی ہونگے اس راستہ کا مرجع اور بازگشت اور مآل میری ہی طرف ہے تو مین ہر ایک کو اسکی عمل کے موافق
جزا دیدونگا اور بعض نے کہا کہ علی معنے مین لیے گئے ہی اور بعض نے کہا میرے پر واجب ہے کہ مین سیدھا راستہ بتاؤن
بیان اور حجت کی ساتھ بعض نے کہا توفیق اور ہدایت کی ساتھ اور بعض نے کہا ہذا کا مشار الیہ اخلاص ہے یعنے اخلاص
میری کرامت اور رضامندی تک پہونچا دیتا ہے ابو السعود نے کہا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ شیطان کے قول ”مین بیٹھونگا انکی
تاک مین تیری سیدھی راہ پر“ کی تردید ہی اور اسکو صفت بھی ٹہرایا گیا ہے اسصورت مین معنی یہ ہونگے یہ اخلاص راستہ
بزرگ سیدھا ہے اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا میرے بندونپر تیرا زور نہین ہے ان سی مخلص بندے مراد ہین اور غرض یہ
ہے کہ تجہہ مین یہ زور نہین ہی کہ تو انکو ایسے گناہ مین واقع کرے جسکی ساتھ وہ ہلاک ہوجاوین اور اس سی توبہ نکرین تو
یہ اسکی منافی نہوا جو آدم اور حوا علیہما السلام سی خطا ہوئی کیونکہ انکی خطائین معاف ہوچکی ہین اسلیے کہ
انہون نی توبہ کی اور سفیان بن عیینہ نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ تجہکو اس بات کی طاقت وقدرت وقوت نہین ہے
کہ تو انکو ایسے گناہ مین ڈالدے جس سے میری معافی تنگ ہو اور یہ لوگ اللہ تعالی کے چنیے ہوئے ہین جنکو اللہ تعالی
نے ہدایت کی اور اپنے بندون سی برگزیدہ کیا پہر فتح مین دوزخ کے ابواب مین وہی سب اقوال نقل کیے جو ابن کثیر سی
مذکور ہوئے اور کہا خطیب کا یہ قول ہے کہ اس عدد کی تخصیص اسلیے ہی کہ دوزخ والے سات فرقے ہونگے اور بعض
نے کہا سات طبقے اعضا سبعہ کے موافق بنائے گئے اور وہ یہ ہین آنکھہ اور کان اور زبان اور پیٹ اور فرج اور ہاتہ
اور پاؤن کیونکہ یہی مصادر سیئات ہین انہی سے اکثر خطائین سرزد ہوتی ہین اور چونکہ یہی سات اعضا بعینہ نیت کی شرط
کے ساتھہ مصادر حسنات بھی ہوجاتے ہین اور نیت اعمال قلب سے ہے تو ایک عضو زیادہ ہوا تو جنت کی دروازے بھی
آٹھہ ہی مقرر ہوئے انتہی **مین کہتا ہون** اس عدد کی تخصیص کی حکمت اسی مین محصور مقصور نہین ہی جو مذکور ہوا
بلکہ اولی یہ ہے کہ اسکو اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف جس نے انکو بنایا ہے مفوض کیا جاوے اور سونپا جاوے ہان اگر کوئی
صحیح حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مین وارد ہوجاوے تو اسکی طرف رجوع کرنا اور اسکو ماننا اور
اسکو علی الراس والعین رکہنا واجب اور فرض عین ہی اور خطیب نے اپنی تاریخ مین انسؓ سے مرفوعا روایت کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین دوزخ کے ابواب کا ایک حصہ وہ ہین جنہون نے اللہ کی ساتھہ شرک کیا
اور ایک حصہ وہ لوگ ہین جنہون نے اللہ مین شک کیا اور ایک حصہ وہ ہین جو اللہ تعالی سے غافل ہوئے اور نار اور

اسکے احوال کی صفت مین احادیث اور آثار کثیرہ وارد ہوئی ہین جنکے استقصا کا یہ موقعہ نہین ہے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝
لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ
هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ جو پرہیزگار ہین باغون مین ہین اور ندیون مین جاؤ اُس مین سلامتی سے خاطر جمع سے **ف**
یعنے کسی طرح کی بے آرامی نہین یا سلام علیک سے کہ فرشتے اُن سے کہین گے **ف** اور نکال ڈالی ہمنے جو انکے جیون مین
تہی خفگی بہائی ہوگئے تختون پر بیٹہے سامنے **ف** یعنے دنیا مین جو کچہ آپس مین خفگی تہی جی صاف ہوگئی اس سے
معلوم ہوا کہ کبہی دو آدمیون مین خفگی رہی ہے اور دونو بہشتی ہین جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب **ف**
نہ پہونچیگی انکو وہان کچہ تکلیف اور نہ انکو وہان سے کوئی نکالے خبر سنادے میرے بندونکو کہ مین ہون اصل بخشنے والا
مہربان اور یہ بہی کہ میری مار وہی دکہہ کی مار ہے **ف** اگلا قصہ فرمایا کہ ایک بار فرشتے اتارے ایک جا خوشخبری
دیتے اور ایک جا پتہر برساتے تا معلوم ہو کہ اُسکی دونو صفتین پوری ہین مبدے نہ دلیر ہون نہ اس توڑین **ف** جب
اللہ تعالی نے دوزخ والون کے حال کا ذکر کیا تو اسکے بعد جنت والون کا حال بیان کیا اور بیان کیا کہ وہ باغون اور
ندیون مین ہونگے اور یہ جو فرمایا جاؤ اُس مین سلامتی سے یعنی آفات سے سلامتی ہے اور ہر خوف اور گہبراہٹ سے امن ہے
اور اُن مستلذات اور انعامات واکرامات کے انقطاع کا خوف نہین بخشش بے انتہا ہے اور نہ اخراج اور فنا کا اس
مین ڈر ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو کچہ آپس مین خفگی تہی ہمنے اُسکو نکال ڈالا اسکی تفسیر مین قاسم نے ابوامامہ سے روایت کیا
کہ جنت والے جنت مین داخل ہونگے اور انکے دلون مین خفگی ہوگی جو دنیا مین انکے جیون مین تہی یہانتک کہ جب تختون
پر) آمنے سامنے ہونگے تو اللہ تبارک وتعالی نکال ڈالیگا وہ خفگی جو انکے جیون مین دنیا مین تہی پہر یہ آیت پڑہی وَ
نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ لیکن قاسم بن عبدالرحمن اسحدیث کی روایت مین ابوامامہ سے ضعیف ہے اور سعید نے
اپنی تفسیر مین روایت کیا کہ ابن فضالہ نے ہمکو حدیث بیان کی انہون نے لقمان سے انہون نے ابوامامہ سے کہ جنت مین
کوئی مومن داخل نہ ہوگا جب تک اسکی جی سے خفگی نہ نکالی جاوے اور وہ خفگی درندے پہاڑنیوالے کی صورت مین
ہوگی اور یہ معنے اُسکے موافق ہین جو صحیح بخاری مین قتادہ کی روایت سے ہے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوالمتوکل ناجی
نے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن آگ سے
نکل کر ایک پل پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگی روکے جاوینگے پہر بعض کے لیے بعض سے ان مظالم کا قصاص
لیا جاویگا جو انکے درمیان دنیا مین وہ مظالم واقع ہوئے تہے جب پاک صاف ہوجاوینگے تو انکو جنت مین داخل

ہونیکی اجازت دیجاویگی اور ابن جریر نے ابن سیرین سے ایک حدیث اپنی سند کے ساتھہ روایت کی کہ اشتر نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جانیکی اجازت مانگی اور آپکے پاس طلحہ کی بیٹی تہی تو انکو علی علیہ السلام نے جانے نہ دیا اور اشتر کو آنے کی اجازت دیدی جب وہ اندر آیا تو طلحہ کے بیٹے نے کہا شاید آپنے مجہے انکے واسطے روکا ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہان طلحہ کے بیٹے نے کہا مین خیال کرتا ہون کہ آپکے پاس عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کا بیٹا ہوتا تو بہی آپ مجہکو روکتے فرمایا ہان اور مین امید کرتا ہون کہ مین اور عثمان بن عفان اُن لوگون مین سے ہون جن کے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ اور ابن جریر نے ابو حبیبہ طلحہ کی مولی سے اپنے اسناد کے ساتھہ روایت کی کہا عمران بن طلحہ علی رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے جب علی علیہ السلام اصحاب جمل سے فراغت پاچکے تہے تو انکو علی علیہ السلام نے مرحبا کہا اور کہا مین امید کرتا ہون کہ مین اور تیرا باپ اُن لوگون سے ہون جنکے دلون سے اللہ تعالی خفگی نکال ڈالیگا اور ہمین اللہ تعالی بہائی بہائی بناکر آمنے سامنے تختون پر بٹہا دیگا اور ایک اور روایت انہی اسناد کے ساتھہ ابو حبیبہ طلحہ کے مولے سے اسی مضمون کی نکالی جو اس سے طویل ہے کہ عمران بن طلحہ علی علیہ السلام پر جب علی علیہ السلام اصحاب جمل سے فارغ ہوچکے داخل ہوئے تو علی علیہ السلام نے عمران بن طلحہ کو مرحبا کہا اور فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ مین اور تیرا باپ ان لوگون سے ہون جنکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ابو حبیبہ نے کہا اور دو آدمی بچہونے کے کنارے بیٹہے تہے وہ بولے اللہ اس سے زیادہ عادل ہے آپ انکو کل قتل رہے ہین اور پہر تم بہائی ہوجاوگے تو علی علیہ السلام نے فرمایا دور ہوجاو پہر وہ کون ہین اگر مین اور طلحہ نہین ہون تو اور ابو معاویہ حدیث کے راوی نے حدیث کو بطول ذکر کیا اور وکیع نے اپنے اسناد کے ساتھہ ربعی بن خراش سے انہون نے علی علیہ السلام سے اسیکی مثل نکالا اور اس مین کہا تو ہمدان کا ایک آدمی اٹہا اور بولا اللہ تبارک و تعالی اس سے زیادہ عادل ہے ای امیر المومنین کہا تو حضرت علی علیہ السلام نے چیخ ماری اور مین نے گمان کیا کہ محل اسکے ساتھہ کانپ گیا پہر کہا جب ہم نہین ہین تو وہ کون ہین اور سعید بن مسروق نے ابو طلحہ سے روایت کیا اور حدیث کو ذکر کیا اور اس مین ہے کہ حارث اعور نے یہ کہا تو علی علیہ السلام اسکی طرف اٹہے اور اسکو اسچیز کے ساتھہ مارا جو آپکے ہاتہہ مین تہی اسکے سر مین اور فرمایا پہر وہ کون ہین اے اعور اگر ہم نہین ہین تو اور سفیان ثوری نے منصور سے انہون نے ابراہیم سے روایت کیا کہا ابن جرموز زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کا قاتل آیا علی علیہ السلام کے پاس آنیکی اجازت مانگتا تہا تو علی علیہ السلام نے اس کو پہلے تو روکی رکہا پہر اجازت دی وہ بولا آپ اہل بلا پر ظلم کرتے ہین علی علیہ السلام نے فرمایا تیرے منہ مین خاک

مین تو امید کرتا ہون کہ مین اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہم ان لوگون سے ہون جنکی حقمین اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے
وَنَزَعۡنَا مَا فِی صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ اور ایسا ہی ثوری نے جعفر بن محمد سے انہون نے اپنے
باپ سے انہون نے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکی مثل روایت کیا اور سفیان بن عیینہ نے اسرائیل سے روایت کیا انہون نے
ابو موسی سے انہون نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالی کی قسم ہم بدر والون کی حقمین
یہ آیت اتری ہے وَنَزَعۡنَا مَا فِی صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ کثیر النوا نے کہا مین ابو جعفر
محمد بن علی پر داخل ہوا اور مین نے کہا میرا دوست آپکا دوست ہے اور میری صلح آپ کی صلح ہے اور میرا دشمن آپکا دشمن
ہے اور میری لڑائی آپ کی لڑائی ہے مین تجہہ سے اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون کیا تو ابو بکر او عمر رضی اللہ عنہما سے بیزار
ہے وہ بولا مین اسوقت بہٹک گیا اور گمراہ ہوگیا اور نہ ہوا مین راہ پانے والون مین دوستی کر ای کثیر ابو بکرؓ اور
عمرؓ سے ای کثیر پہر اس دوستی مین اگر تیرا کچہ نقصان ہو تو مین ضامن ہون پہر یہ آیت پڑہی اور کہا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور
علی رضی اللہ عنہم تو آمنے سامنے تختون پر ہونگے اور ثوری نے ایک آدمی سے نقل کیا اس نے ابو صالح سے اللہ تعالی
کے قول اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ کی تفسیر مین کہ وہ دس صحابہ ہین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور
زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین اور
متقبلین کے یہ معنے ہین کہ کوئی کسیکو پیچہے سے نہ دیکہیگا اور اس مین ایک مرفوع حدیث وارد ہے زید بن ابی اوفی
سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمپر برآمد ہوئے اور یہ آیت اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ پڑہی اور فرمایا
ایک دوسرے کو دیکہتے ہونگے اور لَا یَمَسُّهُمۡ فِیۡهَا نَصَبٌ کہ یہ معنے ہین کہ انکو بہشت مین کسی قسم کی مشقت اور
ایذا نہ پہونچیگی جیسے صحیحین مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے مجہے امر
کیا ہے کہ مین خدیجہ کو جنت مین ایک موتی کے گہر کی بشارت دون جس مین نہ شور ہے اور نہ تکلیف اور بہشت
مین سے کوئی انکو نہ نکالے حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کہ اہل جنت والون کو کہا جاویگا (انکو جنت مین داخل کرنے
کے پیچہے) اے جنت والو تم تندرست ہی رہوگے اور بیمار نہ ہوگے اور زندہ رہوگے اور کبہی نہ مروگے اور جوان
رہوگے اور کبہی بوڑہے نہ ہوگے اور یہان ہمیشہ رہوگے اور یہان سے کبہی سفر نہ کروگے اور اللہ تعالی نے سورہ
مریم کے آخر رکوع مین فرمایا خَالِدِیۡنَ فِیۡهَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا یعنے رہا کرین انمین (یعنے بہشتون مین) نہ
چاہین وہان سے جگہہ بدلنی پہر فرمایا اے محمد میرے بندون کو کہدے کہ مین رحمت والا ہون اور سخت عذاب
والا اور اس آیت کریمہ کی نظیر گذر چکی اور یہ رجا اور خوف کے مقام پر دلالت کرتی ہے اور اسکے نازل ہونے

کے سبب مین مصعب بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب سے کچھ لوگون پر گذرے جو ہنس رہے تھے
تو فرمایا جنت اور دوزخ کو یاد کرو تو یہ آیت نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ
اتری روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور یہ مرسل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے ایک آدمی سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمپر اس دروازے سے جسکا نام بنو شیبہ ہے داخل ہوا کرتے تھے جھانکا اور فرمایا مین تمکو ہنستے نہین دیکھتا ہون پھر
آپ چلے گئے جب حجر کے پاس پہنچے تو وہان سے پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا جب مین نکلا تو جبریل علیہ السلام آئے
اور کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی آپ کو فرماتا ہے آپ میرے بندونکو نا امید کرتے ہین میرے بندون کو کہدے
کہ مین بخشنے والا مہربان ہون اور میری مار دکھہ کی مار ہے روایت کیا اس کو ابن جریر اور سعید نے قتادہ سے اللہ تعالی کے قول نَبِّئْ عِبَادِیْ
اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ الآیہ کی تفسیر مین روایت کیا قتادہ نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر بندہ اللہ کے عفو کی قدر کو جانے تو کبھی حرام سے نہ بچے اور اگر اللہ تبارک وتعالی کے عذاب کے قدر کو جانے تو وہ اپنی
جان ہلاک کر ڈالے فتح البیان کا بیان کاشف یہ ہے کہ متقین وہ لوگ ہین جو اللہ سبحانہ وتعالی کی عبادت مین کسیکو شریک
نہین بناتے یہی جمہور صحابہ اور تابعین کا قول ہے اور یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا متقین وہ لوگ ہین جو جمیع معاصی اور
خطایا اور گناہون سے حذر کرتے ہین اور ان سے مجتنب رہتے ہین اور درکنار اور یہ جبائی اور جمہور معتزلہ کا قول ہے اور اول
اولی ہے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ کفر سے بچنا اور اس سے احتراز واجتناب دخول جنت کے ساتھہ حکم کے
حاصل ہونے مین شرط ہے اور تقوی کی صفت کے صادق آنے مین یہ شرط نہین ہے کہ آدمی جمیع انواع تقوی کے ساتھ
موصوف ہو کیونکہ تقوی کے افراد مین سے ایک فرد کے بجا لانے والے کو متقی کہہ سکتے ہین جیسے ضارب وہ ہے جس سے
ضرب صادر ہوا اگرچہ ایک ہی بار اور قاتل وہ ہے جس سے قتل صادر ہوا اگرچہ ایک ہی دفعہ اور افراد ماہیت کا ہر ایک
فرد اس ماہیت کو شامل ہوتا ہے اور اس تحقیق کے ساتھہ انہون نے دلیل لی کہ امر مفید تکرار نہین ہے (جیسے اصول مین ثابت
ہو چکا ہے) اور یہ جو فرمایا کہ پرہیزگار باغون اور ندیون مین ہونگے احتمال ہے کہ ان سب کے لیے باغات اور ندیان ہون یا ہر ایک کے لیے متعدد باغ اور ندیان ہون
جیسا اللہ تعالی نے فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ یعنے جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے آگے رب کے اسکو مین دو باغ
یا ہر ایک کے لیے انمین سے ایک ایک باغ اور ایک ایک ندی ہو جو اسکے محل اور گھر کے نیچے بہتی ہو اور وہ اور اسکے
تابعدار حورون اور بچون سے اس سے فائدہ گیر ہون امام رازی نے کہا احتمال ہے کہ انہین باغات سے وہ باغ
ہو جسکا اللہ تبارک وتعالی نے اپنے اس قول مین ذکر کیا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ
غَیْرِ اٰسِنٍ الآیہ یعنے احوال اس جنت کا جو وعدہ ہے ڈر والون کو اس مین نہرین مین پانی کی جو بو نہین کر گیا

اور یہہ بہی ممکن ہی کہ ان عیون سے اس آیت مین چشمی مراد ہون جوان انہارکو سوا ہون یہان ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہہ ہی کہ جب وہ جنات اور عیون مین ہونگے تو انکو کسطرح کہا جاوے گا کہ ان مین جاؤ سلامتی سے خاطرجمعی سی اور یہہ سوال مبنی ہی جمہسکی قررت پر اسلیے کہ دخول کا امر خبر دے رہا ہے کہ وی ان مین نہ ہونگے اور اس طرح جواب دیا گیا ہے کہ اہر کے یہ معنی ہین کہ جب وہ باغات مین ہونگے اور بعض باغون سی بعض مین جانا چاہین گے تو جب وہ اس باغ کے پاس پونچینگے جسکے اندر جانا چاہتے ہین تو انکو کہا جاوے گا جاؤ اس مین سلامتی اور خاطرجمعی سے اور اسکا قائل اللہ سبحانہ وتعالی ہوگا یا اُس کے بعض فرشتے ضحاک نے کہا موت سے بے ڈر ہونگے تو نہ مرین گے اور نہ بوڑہے ہونگے اور نہ بیمار ہونگے اور نہ برہنہ ہونگے اور نہ بہوکہے اور نہ انکے جیون مین ایک دوسرے کا بغض ہوگا اور نہ کینہ اور نہ عداوت اور نہ خفگی اور اسکی تفسیر سورہ اعراف مین گذر چکی اور حسن بصری سی مروی ہی انہونے علی علیہ السلام سے روایت کیا کہ اللہ کی قسم ہم جنت والون مین یہ آیت نازل ہوی اور علی رضے اللہ عنہ سی ہی مروی ہے کہا یہ آیت عرب کے تین قبیلون بنی ہاشم اور بنی تیم اور بنی عدی کے حق مین اُتری اور ابوبکر اور عمر رض کی حق مین ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ جب اہل جنت مجتمع ہونگے اور انکی آپس مین ملاقات ہوگی پہر پہرنیکا ارادہ کرینگے تو ہر ایک کا تخت اسطرح پہر جاویگا کہ تخت والون کے مونہہ آپس مین ایکدوسرے کے آمنے سامنے رہین اور اُسکا پیچہا اسطرف رہیگا جدہر اسکا تخت اسکو لیجاتا ہوگا اور یہ انس اور اکرام مین ابلغ ہے زید بن ابی اوفی رض سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر برآمد ہوئے تو آپنے یہی آیت پڑہی اور فرمایا اللہ کی راہ مین ایکدوسرے سی محبت کرنیوالے جنت مین ایکدوسرے کی طرف دیکہتے ہونگے اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ وَالْبَغَوِیُّ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَغَیْرُھُمْ پہر اللہ تبارک وتعالی نے ان انعامات اور متلذات اور احسانات کا بیان کرکے جنکو اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی پاس متقین کے لیے طیار کر رکہا ہی فرمایا سنا دے میرے بندونکو کہ مین اصل بخشنے والا مہربان ہون یا اللہ ہمکو اپنے اُن بندون سے کر جنپر تونے اپنی مغفرت کا فضل کیا اور تونے انکو اپنی وسیع رحمت کے نیچے داخل کیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نے جب مہربانی کو پیدا کیا تو اسکے سو حصے پیدا کیے اور ننانوے ٩٩ حصے اپنے پاس رکہہ لیے اور اپنی ساری مخلوق مین ایک مہربانی کو چہوڑا تو اگر کافر جانے اللہ تعالی کی ان مہربانیون کو جو اسکے پاس رکہی ہین تو وہ کبہی اسکی مہربانی سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ کے سب عذابون کی اطلاع ہو تو وہ کبہی آگ سے بے ڈر نہ ہو پہر جب اللہ سبحانہ وتعالے نے اپنے رسول کو ارشاد فرمایا کہ میرے بندونکو اس بشارت عظیمہ کی خبر دی تو اس بات کا بہی ساتہ ہی ارشاد فرمایا کہ ان کے لیے اسچیز کا بہی ذکر کردے جو تخویف اور تحذیر کا متضمن ہو تاکہ خوف اور رجا دونو حاصل ہوجاوین اور تبشیر اور

تحذیر کا تقابل ہوجاوے اور بندون کو خوف و رجا دونو کا خیال ہو اور فرمایا اور میری مار وہ دکھہ کی مار ہے پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے انبیا علیہم السلام کے قصون کو بیان فرمایا تاکہ انکے سننے سے عبادت مین رغبت ہو جو نیکون کے درجات حاصل کرنے کے موجب ہے اور گناہون سے حذر ہو اور اجتناب جو بدبختون کے درکات مین داخل ہونیکے باعث اور اس باب مین اور چار قصے بیان فرمائے ابراہیم علیہ السلام کا قصہ پہر لوط علیہ السلام کا پہر شعیب علیہ السلام کا پہر صالح علیہ السلام کا جنکی تفصیل (انشاء اللہ تعالی) آتی ہے اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ کے ساتہہ شروع کیا اور فرمایا وَنَبِّئْهُمْ

عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ۝ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا

نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ

فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ۝ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۝ اور احوال سنا انکو مہمانون ابراہیم کا جب چلے آئے اسکے گہر مین اور بولے سلام وہ بولا ہمکو تم سے ڈر آتا ہے **ف** ظاہر کچہ سبب نتہا ڈر کا پر انکے ساتہہ جو حکم تہا عذاب کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر اسکا اثر پڑا دلکی صفائی سے یہ ہوتا ہے **ف** بولے مت ڈر ہم تجہہ کو خوشی سناتے ہین ایک ہوشیار لڑکے کی بولا تم خوشی سناتے ہو مجہکو جب پہونچ چکا مجہکو بڑہاپا اب کاہے پر خوشی سناتے ہو **ف** معلوم ہوا کہ کامل بہی ظاہر اسباب پر بولتے ہین **ف** بولے ہمنے خوشی سنائی تحقیق سو مت ہو تو نا امیدون مین بولا اور کون آس توڑے اپنے رب کی مہر سے مگر جو براہ ہوئے ہین ☆ **ف** عذاب سے نڈر ہونا اور فضل سے نا امیدی دونو کفر کی باتین ہین یعنے آگے کی خبر اللہ کو ہے ایک بات پر دعوی کرنا یقین کرکے یہی کفر کی بات ہے لیکن دل کے خیال پر پکڑ نہین جب مونہہ سے دعوی کرے تب گناہ آتا ہے **ف** اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے اور انکو خبر دے ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے مہمانون کی اور ضیف کا اطلاق واحد اور جمع دونون پر آتا ہے جیسے زور اور سفر کا اطلاق دونو پر ہوتا ہے اور انکے دخل کی کیفیت سے انکو مطلع کر کہ انہون نے گہر مین آکر سلام کہا تو ابراہیم علیہ السلام بولے ہمین تو آپ سے ڈر آتا ہے اور ان سے آپکے خوف کا سبب سورہ ہود مین بیان ہوچکا ہے کہ جب آپ مہمانی کے لیے انکے پاس بچہڑا تلا ہوا لائے اور انکے آگے رکہا پہر جب دیکہا انکے ہاتہہ نہین آتے کہانے پر انکو اوپرے سمجہا اور دل مین ان سے ڈرے وہ بولے نہ ڈر ہم تجہہ کو خوشی سناتے ہین ایک ہوشیار لڑکے کی یعنے اسحاق علیہ السلام کی اسکی تصریح بہی سورہ ہود مین گذر چکی ہے پہر اپنے بڑہاپے اور اپنی بیوی کے بڑہاپے پر تعجب کرکے اور وعدہ کی تحقیق کے لیے فرمایا تم خوشی سناتے ہو مجہہ کو جب مجہکو پہونچ چکا بڑہاپا اب کاہے پر خوشی سناتے ہو تو انہون نے اس بشارت کو تاکید کے ساتہہ بیان

کیا کہ یہ بشارت محقق ہونے والی ہے اور بشارت کے بعد ایک اور بشارت یعقوب علیہ السلام کی اور یہ بشارت بھی
سورۂ ہود میں گذر چکی ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوں بلکہ میں اللہ تعالی سے ولد کا طالب
ہوں اگرچہ میری اس عمر میں ولد کا ہونا خلاف سنت الٰہی ہے اور میری بی بی بھی بانجھ ہے اور عقم کے ساتھ بوڑھی
بھی ہے کیونکہ میں اللہ کی قدرت اور رحمت کو اس سے برتر اور اعلے اور اولیٰ جانتا ہوں **فتح البیان** کا بیان
فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا ان کفار عرب کو خبر دے ابراہیم علیہ السلام کے قصہ کی
جس میں رجا اور خوف دونو جمع ہیں اور جس میں تبشیر کے ساتھ ایک نوع کا ڈر مخلوط ہے تاکہ اسکے ساتھ عبرت پکڑیں
اور جان لیں کہ یہی اللہ سبحانہ وتعالے کا اپنے بندوں میں طریقہ جاری ہے اور یہی اللہ تعالی کی اپنے بندوں کے
ساتھ عادت اور سنت ہے اور چونکہ یہ قصہ مومنوں کی نجات اور کفار کی ہلاکت پر مشتمل ہے تو اس میں اللہ تعالی کے
غفور رحیم ہونے اور اسکے عذاب کے عذاب الیم ہونے کا اثبات ہے اور ضیف کے معنے اصلی میلان کے ہیں
کہا کرتے ہیں اَضَفْتُ اِلَیْہِ میں اسکی طرف جھکا اور ضیف وہ ہے جو تیرے اوپر اترے اور ضیف اصل میں مصدر
ہے اسی واسطے مفرد ہے اگرچہ وہ فرشتے متعدد تھے بعض نے کہا بارہ نفر تھے اور بعض نے دس تھے اور بعض نے
تین جن میں جبریل علیہ السلام بھی تھے خوب رو امرد بے ریش لڑکوں کی صورت پر انکو اللہ تعالی نے ابراہیم
علیہ السلام کے پاس اسحاق علیہ السلام اور انکے پیچھے یعقوب علیہ السلام کی بشارت دیکر بھیجا اور اسلیے بھیجا کہ لوط علیہ السلام کی
قوم کو ہلاک کریں اور اس قصہ کی مفصل تفسیر سورۂ ہود علیہ السلام میں گذر چکی اور ضیف کو ضیف اسلیے کہا جاتا ہے
کہ وہ مضیف کی طرف منسوب ہے اور کبھی جمع کیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے اَضْیَافٌ وَضُیُوفٌ وَضِیْفَانٌ پھر فرمایا
بیان کر انکے لیے جب ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں چلے گئے اور بولے سلام اسی لفظ کے ساتھ انہوں نے ابراہیم
علیہ السلام کو دعا دی اور شہاب میں ہے احتمال ہے کہ سلام فعل مقدر کے ساتھ منصوب ہو اور معنے یہ ہوں ہمنے
سلام کیا سلام کرنا یا ہم سلام کرتے ہیں سلام کرنا اور قالوا کے ساتھ بھی اسکا منصوب ہونا جائز ہے اور بیان
ابراہیم علیہ السلام کا انکے لیے (دعا) دینا مذکور نہیں ہے اور اسکا ذکر سورہ ہود میں اللہ سبحانہ وتعالی نے انہی
اس قول میں فرمایا وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاھِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ۵ قَالَ سَلٰمٌ یعنے اور آ چکے ہیں ہمارے
بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا سلام ہے اور بیان کیا ابراہیم کے جواب کو سورۂ ذاریات
میں بھی اپنے اس قول میں ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرَاھِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ ۵ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۵
قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ یعنے پہنچی ہے تجکو بات ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کی جو عزت والے تھے جب اندر

آئے اُسکے پاس تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے یہ لوگ ہین اوپرے تو قصہ یہان مختصر ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہم کو تمسے ڈر آتا ہے اور یہ آپنے جب فرمایا جب گھی مین تلا بچھڑا آپنے انکے قریب کیا انکی مہمانی کیلیے اور آپنے دیکھا کہ انکے ہاتھہ کھانے تک نہین آتے اور یہ سورہ ہود مین گذرچکا اللہ سبحانہ وتعالی کے اس قول مین فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً یعنے پھر جب دیکھا انکے ہاتھہ نہین آتے کھانے پر اوپرے سمجھا اور دل مین اُنسے ڈرا اور سورہ ذاریات مین بھی آویگا اللہ تعالی کے اسقول مین فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ۙ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ؗ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ یعنے پھر دوڑا اپنے گھر کو تو لایا ایک بچھڑا گھی مین تلا پھر انکے پاس رکھا کہا تم نہین کھاتے پھر جی مین ٹھہرایا انکے ڈر سے بولے تو نہ ڈر اور خوشخبری دی اُسکو ایک لڑکے ہوشیار کی) بعض نے کہا ابراہیم علیہ السلام نے انسے سلام کا کہنا اوپرا جانا اسلیے کہ آپ کی بلاد مین اُسکا عرف نہ تہا اور بعض نے کہا اُنکی بلا اجازت اندر چلے آنے کو اوپرا جانا اور جوان چہلی دونو قولون مین بعد ہے وہ مخفی نہین ہے پہلا قول تو اسلیے بعید ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے انکے سلام کا جواب دیا جیسے مذکور ہوا اگر سلام انکے بلاد مین معروف نہ تہا تو انہون نے جواب کیون دیا اور دوسرا قول اسلیے بعید ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے گھر مین فرشتے نہین گئے بلکہ جہان ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے تہے وہان آئے اور اسپر دلالت کرتا ہے اللہ تعالی کا قول ذاریات مین جو ابھی مذکور ہوا فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ یعنے پھر دوڑا اپنے گھر کو تو لایا ایک بچھڑا گھی مین تلا اگر ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر مین ہی تہے اور فرشتے بھی بلا اجازت گھر مین چلے گئے تو اب بیان سی ابراہیم علیہ السلام کس گھر کو دوڑے جسکا اللہ تعالی نے بیان فرمایا اور آیت کی ساتھ تفسیر بہتر ہے) فرشتے بولے تو مت ڈر ہم تجھے خوشی سناتے ہین ایک ہوشیار لڑکے کی اور یہ نڈر رہنے کی علت ہے کیونکہ جو شخص خوشی سناتا ہے اس سے نہین ڈرتے اور یہ لڑکا اسحاق علیہ السلام ہین جیسے سورہ ہود مین گذرا اور یہان انکا نام بیان نہین کیا اور نہ یعقوب کی بشارت کو بیان کیا اسلیے کہ پہلے گذرچکا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے خوشی سناتے ہو جب پہونچ چکا مجھکو بوڑہاپا اب کاہے پر بشارت دیتے ہو استفہام انکاری ہے یا تعجب ہے گویا آپنے حصول ولد سے بوڑہاپے کیحالت مین تعجب کیا اسلیے کہ عادت یون ہی جاری ہے کہ جو شخص زیادہ کبر کیحالت کو پہونچ جاتا ہے اسکے ہان اولاد نہین ہوتی اور معنے یہ ہین کہ تم مجھے کس چیز کی خوشی سناتے ہو کیونکہ بشارت ایسچیز کی جو عادت کے خلاف ہو صحیح نہین ہے بولے ہم تجھے حق خوشی سناتے ہین اور وہ لامحالہ ہونے والی ہے اور یقینا اسکا وقوع ہونے والا ہے جس مین کوئی شبہ نہین ہے کیونکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالی کا وعدہ ہے

اور وہ اپنے وعدہ کا خلاف نہین کرتا اور اسپر کوئی چیز محال نہین ہے وہ تو ہر بات پر قادر ہے آپ اس ہماری بشارت سے نا امید نہو جیے کیونکہ وہ مالک بشر کو ما باپ کے سوا پیدا کرنے پر قادر تو انا ہے تو کیا بوڑہے فانی اور بوڑہیا بانجہ سے پیدا نہین کرسکتا اور ابراہیم کا تعجب باعتبار عادت کے تہا ورنہ آپکو اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرت مین تو کچہ شبہ نہ تہا اسیواسطے جواب مین فرمایا اور کون آس توڑے اپنے رب کی مہر سے مگر جو راہ بہولے ہین اور خدا کی قدرت کی تکذیب کرتے ہین اور صواب اور معرفت کی راہ سے منحرف اور معرض و روگردان ہین اور اسکی رحمت کی وسعت نہین پہچانتے اور اسکی کمال قدرت وعلم سے ناواقف ہین جیسے اللہ سبحانہ وتعالے نے فرمایا اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ بیشک نا امید نہین اللہ تعالی کے فیض سے مگر وہی لوگ جو منکر ہین پہر اُن سے پوچہا کہ تمکو اللہ سبحانہ وتعالی نے اور کس کام کے لیے بہیجا قال

فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

بولا پہر کیا مہم ہے تمہاری اے اللہ کے بہیجو بولے ہم بہیجے آئے ہین ایک قوم گنہگار پر مگر لوط کے گہر والے ہم انکو بچا لینگے سب کو مگر ایک اسکی عورت ہمنے ٹہیرا لیا وہ ہین رہجانے والون مین **ف** وہ عورت دل سے منافق تہی لیکن حقتعالی بغیر تقصیر ظاہر کے عذاب نہین کرتا ایک حکم ایسا بہیجا کہ اس سے نہوسکا وہ یہ کہ مونہ پہیر کر نہ دیکہو پہر اس گناہ پر عذاب مین پکڑا **ف** اللہ تعالی ابراہیم علیہ السلام کے حال سے خبر دیتا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام سے ڈر چلا گیا اور اسکو خوشخبری آئی تو انہون نے آنے کا سبب پوچہنا شروع کیا تو انہون نے جواب دیا کہ ہم لوط علیہ السلام کی گنہگار قوم کے لیے بہیجے آئے ہین اور انہون نے خبر دی کہ لوط کے گہر والے لوط علیہ السلام کی بیوی کے سوا نجات پاوینگے کیونکہ وہ ہلاک والون سے تہی اسلیے انہون نے کہا اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ فتح البیان مین ہے ابراہیم علیہ السلام نے سمجہ لیا کہ فرشتے مجرد بشارت کے لیے نہین آئے ملکہ کسی اور کام کے لیے بہیجے گئے کیونکہ وہ متعدد تہے اور بشارت عدد کی محتاج نہین ہے دیکہو یحیے کی بشارت مین جو زکریا علیہ السلام کو دیگئی اور عیسے علیہ السلام کی بشارت مین جو مریم علیہا السلام کو دی گئی ایک فرشتے کے بہیجنے کے ساتہہ کفایت کی اور یا اسلیے کہ انہون نے آپ کو بشارت صرف انکے خوف کے ازالہ کے لیے دی اور یہ مقصود بالذات نہ تہی اور اگر بشارت مقصود بالذات ہوتی تو اسکے ساتہہ ابتدا کرتے وہ بولے ہم بہیجے گئے ہین مجرم لوگون کی طرف اور جرم کے تحت مین شرک اور جو شرک کے سوا اور گناہ ہین سب داخل ہین اور یہ لوط علیہ السلام کی قوم تہی پہر انہون نے انکو استثنا کیا جو مجرم نہ تہے اور کہا مگر لوط کے گہر والے اور یہ استثنا متصل ہے کیونکہ یہ استثنا اُس ضمیر سے ہے جو مجرمین مین مستتر ہے اور معنے یہ ہین کہ ان سب نے جرم کیا مگر لوط کے گہر والون نے کہ انہون نے جرم نہ کیا اور اگر قوم سے استثنا ہو تو

منقطع ہوگا کیونکہ قوم کی مجرمین وصف واقع ہوئی ہے اور لوط علیہ السلام کے گھر والے مجرم نہ تھے تو اس صورت مین آل کی نصب واجب ہوگی پہر فرشتون نے اُس کرامت کا بیان کیا جسکے ساتھہ لوط علیہ السلام کے گھر والے مختص ہوئے کیونکہ وہ قوم کے ساتھہ جرم مین شریک نہ تھے اور کہا ہم انکو بچالینگے سب کو اور آل لوط مین لوط علیہ السلام کے اتباع اور اہل بیت اور انکے اہل دین داخل ہین اور یہ جملہ مستانفہ ہے جس مین لوط علیہ السلام اور انکے اتباع اور اہل دین کی نجات کی خبر ہے اور استثنا متصل ہونیکی صورت مین ارسال دونو کو شامل ہوگا مجرمین کو بہی اور آل لوط کو بہی مجرمین کے اہلاک کے لیے اور آل لوط کی نجات کے لیے اور انقطاع کی صورت مین یہ کلام قائم مقام خبر کے ہے اور معنے یہ ہونگے لیکن لوط کے گھر والون کو ہم نجات دینگے پہر فرشتون نے کہا مگر ایک اُسکی عورت کہ وہ اہل نجات سے نہین ہے بلکہ وہ اہل ہلاک سے ہے کیونکہ وہ کافرہ ہے اور یہ استثنا لمنجوہم کے ضمیر سے ہے یعنے وہ ہالکین مین سے ہے اسلیے کہ نفی سے استثنار اثبات ہے اور اثبات سے استثنار نفی ہے اور زمخشری نے اس استثنار سے منع کیا اور کہا استثنا سے استثنار کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ دونو حکم مخالف ہین فرشتون نے لوط علیہ السلام کی بیوی کو ہالکین سے قرار دیکر فرمایا ہمنے ٹہیرا لیا ہے وہ ہے رہجانیوالون مین یعنے ہمنے حکم دیا اور مقدر کردیا کہ وہ کافرون کے ساتھہ عذاب مین باقی رہجاویگی

فَلَمَّا جَاءَ اٰلَ لُوْطِ ۣالْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ پہر جب پہونچے لوط کے گھر وہ بہیجے ہوئے بولا تم لوگ ہو اوپرے بولے نہین پر لائے ہین تجھہ پاس جسمین وہ جھگڑتے تھے **ف** یعنے ہم اوپرے آدمی نہین ہین فرشتے ہین قوم پر عذاب لائے ہین **ف** اور ہم لائے ہین تجھہ پاس مقرر بات اور ہم سچ کہتے ہین **ف** اللہ سبحانہ وتعالی لوط علیہ السلام کے حال سے خبر دیتا ہے جب اسکے پاس فرشتے خوب رو جوانون کی صورت مین آئے اور آپکے گھر مین داخل ہوئے تو آپنے فرمایا تم لوگ ہو اوپرے وہ بولے نہین پر لائے ہین تجھہ پاس جسمین وہ جھگڑتے تھے یعنے انکا عذاب اور انکی ہلاکت اور انکی بیخ کنی لیکر آئے ہین جسکے وقوع مین انکو شبہ تہا اور جسکے حائل ہونے مین انکے سیدانون مین انکو شک تہا اور بولے اور ہم لائے تیرے پاس مقرر بات اور یہ اللہ تعالی کا قول اللہ تعالی کے اس قول کیطرح ہے مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ یعنے ہم نہین اتارتے فرشتے مگر کام ٹہیراکر اور یہ جو فرشتون نے کہا اور ہم سچ کہتے ہین یہ تاکید ہے انکی اس خبر کی جو انہون نے لوط علیہ السلام کو انکی نجات اور انکی قوم کے اہلاک کی خبر دی فتح البیان مین کہا ہے فَلَمَّا جَاءَ اٰلَ لُوْطِ الاٰیۃ یہ جملہ مستانفہ ہے اس مین ان لوگون کی ہلاکت کا بیان ہے جو مستحق ہلاک ہین اور ان لوگون کی نجات کا بیان ہے جو مستوجب نجات ہین اور کلام مین حذف ہے اور وہ یہ ہے

پھر فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے چلے آئے اور انکی بستی سے لوط علیہ السلام کی بستی مین آئے اور ابراہیم
علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بستیون کے درمیان باران میل کی مسافت تھی اور آل کا لفظ اللہ تعالیٰ کے
قول فلما جاء آل لوط المرسلون مین زائد ہے اور اسپر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝ سو نکل اپنے گھر کو رات رہی سے اور آپ
چل انکے پیچھے اور مڑ کر نہ دیکھے تم مین کوئی اور چلے جاؤ جہان تمکو حکم ہے اور چکا دیا ہمنے اسکو وہ کام کہ انکی جڑ کٹی
ہے صبح ہوتے **ف** اللہ تعالیٰ ملائکہ کی طرف سے ذکر کرتا ہے کہ انہون نے لوط علیہ السلام کو حکم کیا کہ رات رہی
سے اپنے گھر والون کو لے چلین اور آپ انکے پیچھے پیچھے چلین تاکہ انکی حفاظت کرین اور یہی جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال تھی کہ آپ غزوات مین لشکر کے پچھلے حصہ مین رہتے ضعیفون کو ہانکتے اور جو نہ چل سکتا
انکو اٹھا لیتے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مڑ کر نہ دیکھے تم مین کوئی یعنے جب قوم پر عذاب اترنیکا احساس پاؤ تو انکی
طرف التفات نکرو اور جو عذاب انپر نازل ہوا ہے اس مین انکو چھوڑ دو اور چلے جاؤ جہان تمکو حکم ہوا ہے اور معلوم
ہوتا ہے کہ لوط علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے لوط علیہ السلام اور آپکے اتباع کو کوئی راہ بتانیوالا
تھا اور یہ جو فرمایا کہ چکا دیا ہمنے اسکو وہ کام یعنے پہلے ہی سے اسکو خبر دی گئی تھی کہ صبح ہوئی انکی جڑ کٹ جاویگی
جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت مین فرمایا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ یعنے ان کے وعدے
کا وقت ہی صبح کیا صبح نہین نزدیک **فتح البیان** مین کہا ہے کہ آیت فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ
کی تفسیر سورۂ ہود مین گذر چکی یعنے انکو کچھ رات رہی سے لے چل اور جن کو آپ لے چلے وہ صرف آپکی دو بیٹیان
تھین اور اس بستی سے سوا لوط علیہ السلام اور آپکے دو بیٹیون کے اور کوئی نہ نکلا اور سورۂ ہود کی تفسیر مین قرطبی
نے یون لکھا ہے کہ لوط علیہ السلام اس گاؤن سے نکل آئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انکے لیے زمین کو لپیٹ
دیا اسیوقت اور آپ نجات پاکر ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے اور یہ جو فرمایا کہ آپ چل انکے پیچھے یعنے
اسلیے کہ ان مین سے کوئی پیچھے نہ رہجاوے اور اسکو عذاب پہونچ جاوے یا اسلیے کہ تو انپر مطمئن رہے اور
تو جانے کہ انہون نے نجات پائی اور مڑ کر نہ دیکھے تم مین کوئی نہ تو اور نہ تیرے گھر والون مین سے کوئی التفات کرے
تاکہ انپر عذاب اترتا دیکھکر اسی مین مشغول نہ ہو جاوے اور سرعت سیر مین تاخیر ہو جاوے اور دیار ظالمین سے
دور ہونے مین دیر پڑ جاوے اور چلے جاؤ جہان تمکو حکم ہوا ہے یعنے جسطرف تمکو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جانے کا

ارشاد فرمایا ہے چلی جاؤ اور حسرت اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کو جانے کا امر کیا تہا وہ شام تہی بعض نے کہا مصر اور بعض نے کہا کہ لوط کی گانون مین سی ایک گاون تہا او بعض نے کہا کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام کے زمین کی طرف جانیکا ارشاد ہوا اور بعض نے اردن کہا پہر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا کہ جب فرشتے لوط علیہ السلام کی قوم تک پونچے تو کیا کیفیت ہوی فرمایا وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۞ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۞ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۞ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۞ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۞ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۞ اور آئے شہر کے لوگ خوشیان کرتے بولا یہ لوگ میرے مہمان ہین سو مجہکو رسوا مت کرو اور ڈرو اللہ سے اور میری آبرو مت کہوو بولے ہمنے تجہہ کو منع نہین کیا جہان کی حمائت سی بولا یہ حاضر ہین میری بیٹیان اگر تم کو کرنا ہے قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین **ف** یہ اللہ تعالیٰ حضرتؐ کو فرماتا ہے قسم ہے تیری جان کی وہ قوم لوط اپنی مستی مین انکی بات نہ سنتے **ف** اللہ سبحانہ وتعالیٰ خبر دیتا ہے کہ جب لوط علیہ السلام کی قوم کو معلوم ہوا کہ آپکے گہر مہمان آئے اور انہون نے انکا حسن دیکہا اور وہ لوگ آئے خوشیان کرتے اور خوشوقت ہوتے تو لوط علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے مہمان ہین سو مجہکو خوار مت کرو اور اللہ سے ڈرو اور میری عزت نہ اتارو اور یہ لوط علیہ السلام نے اس امر کے جاننے سی پہلے فرمایا کہ یہ اللہ کے رسول ہین جیسے سورہ ہود مین فرمایا جب لوط علیہ السلام فرشتون کے آنے سے خفا ہوئے اور رک گئی جی مین اور فرمایا آج دن بڑا سخت ہے اور قوم کو آپنی وعظ فرمایا جیسے یہان مذکور ہے اور قوم نے نہ مانا تو آپ بولے کہین ہے مجہہ کو تمہارے سامنے زور ہوتا یا مین جا بیٹہتا کسی محکم آسرے مین تو اسوقت فرشتے بولے ای لوط ہم بہیجے ہین تیرے رب کے ہرگز نہ پہونچ سکینگے تجہہ تک) اور اس سورت مین اگرچہ انکے رسول ہونیکا ذکر ہوچکا اور اسپر آپ کی قوم کے آنے اور اپنی حاجت طلب کرنے کا عطف ڈالا گیا لیکن واو ترتیب کی مقتضی نہین ہے خصوصًا جب اسکی خلاف پر دلیل قائم ہو تو لوگ آپکے جواب مین بولے کیا ہمنے تجہہ کو منع نہین کیا جہان کی حمایت سے یعنے ہمنے تجہہ کو منع نہین کیا کہ تو کسی کی مہمانی نہ کیا کر تو انکو انکی عورتون کی طرف ارشاد کیا اور عورتون کے فروج کی طرف اشارہ کیا جنکو اللہ تعالےٰ نے مردون کے لیے مباح فرمایا ہے اور اس آیت کی تفسیر سورہ ہود مین) بڑی وضاحت سے گذر چکی جو اس سبب کے اعادہ سے مغنی ہے اور لوگ اس عذاب سے غافل و بے خبر تہے جسکو فرشتے لیکر انپر آرہے تہے اور اس آفت و بلا کر انکو اطلاع نہ تہی جس نے انکو گہیر لیا اور انکو کیا معلوم کہ صبح کیوقت ہم دائم عذاب مین معذب ہونیوالے ہین اسلیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا تیری جان کی قسم وہ اپنی مستی مین مدہوش تہے لوط علیہ السلام کی بات نہ سنتے تہے اللہ تعالےٰ نے

رسول مقبول صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی حیات کی قسم کہائی اس مین جناب رسالتمآب سرور کائنات رسول مقبول محمد مصطفی احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تشریف عظیم ہے اور مقام رفیع اور بڑا مرتبہ عمرو بن مالک بکری نے ابوالجوزا سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہون نے فرمایا اللہ تعالی نے کوئی جان پیدا نہین کی اور کوئی جان نہین پہیلائی جو اللہ سبحانہ وتعالی پر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکرم ہو اور مین نے اللہ سبحانہ وتعالی کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کے سوا کسی کی حیات کی قسم کہاتے نہین سنا اللہ تعالی نے فرمایا لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ رواہ ابن جریر قتادہ نے کہا سکرہ کے معنے ضلالت کے ہین اور عمہ کے معنے کہیل کے ہین اور علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا کہ ابن عباس نے لَعَمْرُكَ کی تفسیر لَعَيْشُكَ کے ساتھ ہے اور یعمہون کی تیرددون کے ساتھ فتح البیان کا بیان مبین یہ ہے کہ لوط علیہ السلام کی بستی کا نام سذوم تہا ذال معجمہ کے ساتھ اور جس نے دال مہملہ کے ساتھ کہا اس نے غلطی کی یہ کہا کہ لوگون کا آنا فرشتون کے قول فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ سے پہلے واقع ہوا جو سورہ ہود مین قصہ مذکور ہے وہ ترتیب واقعی پر محمول ہے اور بیان ترتیب واقعی نہین ہے اور واو ترتیب کی مفید نہین ہے کرخی نے کہا سورہ ہود مین لوط علیہ السلام کے قصہ کی ترتیب واقعی ہے اور بیان سورہ حجر مین قوم کا آنا فرشتون کے قول بَلْ جِئْنٰكَ کے پیچھے مذکور ہوا باوجود اس امر کے کہ لوگ پہلے آچکے تہے کیونکہ سورہ ہود مین نصرت صابرین کی کیفیت کا بیان کرنا مقصود تہا اور اس سورت مین امم مکذبہ کی ساداتکا بیان ہے اور آئی لوط کی بستی والے خوشیان کرتے یعنے لوط کے اضیاف کے ساتھ ارتکاب فاحشہ مین خوش ہوتے تہے اور لوط نے فرمایا یہ لوگ میرے مہمان ہین اور قرآن مین ضیف مفرد واقع ہوا ہے اسلیے کہ وہ مصدر ہے جیسے گذرا اور مراد اضیاف ہین اور لوط علیہ السلام نے فرشتون کو ضیف اسلیے فرمایا کہ آپ نے انکو مہمانون کی ہیئت مین دیکہا اور آپکی قوم نے بے ریش خوب رو پرلے درجے کی حسین اور نہایت درجہ کے جمال والے دیکہکر انکے ساتھ فاحشہ کے ارتکاب کا خیال کیا لوط علیہ السلام نے فرمایا مجہے انکے نزدیک رسوا نکرو کہ میرے سامنے تم انکے ساتھ بیحیائی کرو اور وہ جانے کہ لوط علیہ السلام اپنے مہمانون کی حمایت بہی نہین کرسکتا یا یہ معنے کہ مہمانون کی فضیحت کے ساتھ مجہے مت خوار کرو کیونکہ مہمان کی فضیحت مین میزبان کی ذلت ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی سے اپنے اس برا کام مین ڈرو اور مجہے ذلیل نہ کرو بولے ہم تجہکو منع نہین کرچکے اور کہہ نہین چکے کہ جب ہم کسیکے ساتھ بیحیائی کا ارادہ کرین تو تو انکی سفارش نہ کیا کر یا یہ کہ ہم تجہکو مسافرون کی مہمانی سے روک نہین چکے قتادہ نے کہا انہون نے کہا کیا آپ کو ہمنے منع نہین کیا کہ آپ کسیکی مہمانی نہ کیا کرین اور ہماری بستی مین کسیکو جگہہ نہ دیا کرین بولا یہ میری بیٹیان ہین تو ان سے نکاح کرلو اور ان سے اپنی حاجت پوری

کرلو اگر اسلام اختیار کرتے ہو اور حرام کے مرتکب ہو۔ بعض نے کہا بناتی سے مراد انہین لوگون کی عورتین ہین اسلیے کہ نبی قوم کی باپ کی طرح ہوتا ہے یا انکی شریعت مین کافر کا نکاح مسلمان عورت سے حلال ہوگا اور اول معنے اولی بالقبول ہین اور اسکی تفسیر سورۂ ہود مین گذر چکی قاضی عیاض نے کہا اہل تفسیر نے اس آیت مین اتفاق کیا کہ اس مین اللہ سبحانہ و تعالی نے جناب محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدت حیات کی قسم کہائی ہے اور ایسا ہی اس معنے پر مفسرین کا اجماع ابوبکر بن عربی نے حکایت کیا اور کہا کہ جمیع مفسرین کا یہ قول ہے کہ یہان اللہ جل جلالہ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم کہائی ہے آپکی شرافت کے لیے ابو الجوزاء نے کہا اللہ تعالی نے کسی کی حیات کی قسم نہین کہائی مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم کہائی اور ابن عباس رض کی وہی حدیث بیان کی جو ابن کثیر سے مذکور ہوئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا مروی ہو کہ اللہ تعالی نے کسی کی زندگانی کی قسم نہین کہائی مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم کہائی فرمایا لعمرک الایہ اخرجہ ابن مردویۃ ایسا ہی سیوطی کے درمنثور مین ہو ابن عربی نے کہا اللہ تعالی کے لوط علیہ السلام کے حیات کی قسم کہانی سے کون مانع ہے اور اس سے کیا چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالی لوط علیہ السلام کو جتنی چاہے بزرگی دی اور جو فضیلت اللہ تعالی نے لوط علیہ السلام کو عنایت کی اس سے وہ چند شرافت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کی ہے کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوط علیہ السلام سے اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ عزت والے ہین تو نہین جانتا کہ اللہ تعالی نے ابرٰہیم علیہ السلام کو خلت عطا کی اور موسی علیہ السلام کو ہمکلامی کا شرف بخشا اور پہر یہ دونو نعمتین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری کردین کہا اور جب اللہ تعالی نے لوط علیہ السلام کی حیات کی قسم کہائی تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگانی تو لوط علیہ السلام کی زندگانی سے زیادہ رتبے والی ہے قرطبی نے کہا ابن عربی کا یہ قول نہایت عمدہ ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم کہانا اسکو لوط علیہ السلام کے قصہ کے ساتھ لگاؤ نہین ہے اگر کہا جاوے کہ قسم کہانے مین کونسی بڑائی ہے قسم تو اللہ سبحانہ وتعالی نے تین اور زیتون اور طور سینین وغیرہ کی بہی کہائی ہے تو اس مین ان چیزون کی کونسی فضیلت ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جس چیز کی اللہ سبحانہ وتعالی نے قسم کہائی ہے اسکو اپنی جنس پر ضرور فضیلت ہوتی ہے اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالی نے جو تین اور زیتون اور طور سینین اور نجم اور ضحے اور شمس اور لیل وغیرہ کی قسم کہائی ہے تو یہ سب حذف مضاف پر محمول ہین یعنے تین کے خالق اور زیتون کے آفرینندہ اور طور سینین اور نجم اور ضحے اور شمس اور لیل وغیرہ کے پیدا کرنے والے کی قسم اور یہی معنے مین اللہ تعالی کے قول لعمرک کے یعنے تیری عمر کے خالق کی قسم اور صاحب کشاف اور اسکے اتباع نے ذکر کیا کہ یہان فرشتون کی قسم

مراد ہے قول کے ارادہ پر یعنے فرشتون نے کہا لوط علیہ السلام کو تیری عمر کی قسم یہ صاحب کشاف نے کہا اور بعض نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے اور اللہ تعالی نے آپکی حیات کی قسم کہائی ہے اور آپکی حیات کے سوا اور کسی کی حیات کی قسم نہین کہائی آپ کی عزت کے لیے انتہے اور بہت عالمون نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کہانے کو حرام جانا ہے اور اس مضمون مین بہت حدیثین آئی ہین جن سے غیر اللہ کی قسم کی حرمت ثابت ہوتی ہے تو اللہ کے بندون کو لائق نہین ہے کہ وہ اسکے سوا کسی اور کی قسم کہا وین اور وہ سبحانہ وتعالی اپنی مخلوقات مین سے جس چیز کی چاہے قسم کہاوے لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون یعنے اللہ سے پوچھا نہ جاوے جو وہ کرے اور لوگون سے پوچھا جاوے

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پہر پکڑا انکو

چنگہاڑ نے سورج نکلتے پہر کر ڈالی ہمنے وہ بستی اوپر تلے اور برسائے انپر پتہر کنکر کے بیشک اسمین نشانے ہین دہیان کرنیوالون کو اور وہ بستی ہے سیدہی راہ پر البتہ اس مین نشانی ہے یقین کرنے والون کو **ف** مکہ سے شام کو جاتے وہ بستی راہ پر نظر آتی تہے **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے پہر انکو چنگہاڑ نے پکڑ لیا اور وہ چنگہاڑ ایک آواز تہا جو سورج چڑہتے انپر آیا اور اس عذاب کے ساتہہ انپر یہ آفت بہی پڑی کہ انکی بستیون کو نیچے سے اوکہیڑ کر آسمان تک لیجا کر اوپر تلے کر دیا اور انپر کہنگر کے پتہر برسائے اور سجیل کے لفظ پر سورہ ہود مین کلام گذر چکی جس مین کفایت ہے اور یہ جو فرمایا کہ اس مین پتے ہین دہیان کرنیوالون کو یعنے اس عذاب کے آثار اور علامات اور پتے انکی بستیون پر اُن لوگون کے لیے جو تامل کرین اور بصر اور بصیرت دونوسے کام لین ظاہر ہین جیسے مجاہد نے متوسمین کی تفسیر مین کہا اور ابن عباسؓ اور ضحاک نے کہا کہ متوسمین کے معنے ناظرین کے ہین یعنے دیکہنے والون کے لیے پتے ہین اور قتادہ نے متوسمین کے معنے معتبرین بتائے یعنے عبرت گیرون کے لیے پتے ہین اور امام مالک نے بعض اہل مدینہ سے حکایت کیا کہ متوسمین کے معنے متاملین کے ہین یعنے اس مین تامل کرنے والون کے لیے پتے ہین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالی کے نور سے دیکہتا ہے پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ رواہ الترمذی وابن جریر من حدیث عمرو بن قیس الملائی عن عطیۃ عن ابی سعیدؓ ترمذی نے کہا ہم اس حدیث کو نہین پہچانتے مگر اسیوجہ سے اور حضرت عمرؓ سے بہی مرفوعًا ایسا ہی مروی ہے رواہ ابن جریر ایضًا اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکہتا ہے اور اسکی توفیق

سے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ اَیْضًا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کے بندے ہین جو لوگون کو فراست سے پہچان لیتے ہین رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَرَوَاہُ الْحَافِظُ اَبُوْبَکْرٍ الْبَزَّارُ اَیْضًا اور
یہ جو فرمایا کہ وہ بستی ہے سیدہی راہ پر یعنے بستی سدوم جو صوری اور معنوی قلب سے مقلوب ہوئی اور جسپر پتھر برسائے
گئے یہانتک کہ وہ بستی ایک گندے خبیث گڑھے کیطرح ہوگئی کشادہ راہ مین واقع ہے اسکے رستے آجدن تک
جاری ہین جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنَّکُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْھِمْ مُصْبِحِیْنَ وَبِاللَّیْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ط وَاِنَّ یُوْنُسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ یعنے تم گذرتے ہو انپر یعنے لوط علیہ السّلام کی بستیون پر صبح کیوقت اور رات کو پھر کیا نہین بوجھتے
اور تحقیق یونس ہے رسولون مین اور مجاہد اور ضحاک نے کہا کہ سبیل مقیم کے معنے نشاندار راہ کے ہین اور قتادہ نے کہا
کہ سبیل مقیم کے معنے صاف راہ کے ہین اور سدی نے سبیل مقیم کی کتاب مبین کے ساتھہ تفسیر کی یعنے وہ بستیان لوح
محفوظ مین مکتوب ہین اور اسکو اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح قرار دیا وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ یعنے اور ہر
چیز گن لی ہمنے ایک کھلی اصل مین لیکن یہ معنے یہان مستقیم نہین ہین واللہ اعلم اور یہ جو فرمایا کہ اس مین نشانی ہے
یقین کرنیوالون کو یعنے لوط علیہ السلام کی قوم کے ہلاک کرنے اور انکے استیصال اور بیخ کنی کرنے اور لوط علیہ السلام
اور انکے گھروالون کو نجات دینے مین اللہ اور اسکے رسولون کے ساتھہ ایمان لانیوالون کے لیے دلالت واضحہ ہے
اور علامت باہرہ فتح البیان مین ہے کہ چنگھاڑ سے مراد جبریل علیہ السلام کی آواز ہے یا مطلق عذاب ابن جریج نے کہا
صیحہ صاعقہ کی طرح ہے اور جس چیز کے ساتھہ کوئی قوم ہلاک کی جاوے وہی صاعقہ اور صیحہ ہے اور مشرقین مین شروق
سے مراد آفتاب کا طلوع نہین ہے بلکہ اس سے مراد شروق فجر ہے اور بعض نے کہا کہ عذاب کا ابتدا طلوع فجر سے شروع
ہوا اور سورج کے طلوع تک ہوتا رہا اسی لیے (سورہ ہود مین) فرمایا مقطوع مصبحین اور یہان فرمایا مشرقین جبریل
علیہ السّلام نے ان بستیون کو زمین کے نیچے سے اوکھیڑ کر آسمان تک اٹھایا اور اوندہا کرکے زمین پر پھینک دیا
اور وہ چار بستیان تہین جن مین چار لاکھہ جونخوار بہادر رہتے تہے اور جو لوگ اپنی بستیون مین نہ تہے سفر مین تہے یا کسی اور حاجت
کے سبب گھرون مین موجود نہ تہے انپر کنکرون کے پتھرون کا مینہ برسایا اور اسپر پوری کلام سورہ ہود مین گزر
چکی انکے اس قصے مین اور جو آفت انپر نازل ہوئے اسکے بیان مین ان لوگون کے لیے علامات ہین جو انجام
امر مین فکر کرتے ہین اور غور کرتے ہین انکے ساتھہ اپنے خالق کے وجود پر دلیل لیتے ہین ابو عبیدہ نے کہا اس
مین نشانیان ہین بصیرت والون کے لیے اور بعض نے کہا فراست والون کے لیے اور بخاری نے تاریخ مین
اور ترمذی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن سنی اور ابو نعیم اور ابن مردویہ اور خطیب نے ابو سعید خدری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے نکالا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے بچو وہ تو اللہ کے نور سے دیکھتا ہے
پھر آپنے پڑھا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ اور فراست دو طرح پر ہے ایک فراست تو وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ صلحا کے
دلون مین ڈالدیتا ہے تو وہ اسکے ساتھ لوگون کا احوال دریافت کرتے ہین کیونکہ وے اپنی حدس اور نظر اور ظن
اور تثبت مین درستی پر ہوتے ہین اور دوسری فراست وہ ہے جو تجربون اور اخلاق کے دلائل سے حاصل ہوتی ہے
اور لوگون کی اس علم مین نئی اور پرانی تصانیف ہین نواب صاحب کا اس فن مین رسالہ ضیافۃ الاخوان بقیافۃ
الانسان بے نظیر و بے مثال ہے اور ثعلبی نے کہا واسم وہ ہے جو تجھ کو سر سے پاؤن تک دیکھے اور یہ جو فرمایا البتہ اس
مین نشانی ہے یقین کرنے والون کو یہ اسلیے کہ مندون مین سے اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیا اور اللہ تعالیٰ اور اسکے
رسل اور انبیا کے ساتھ ایمان لانیوالے ہی آثار کے مشاہدہ و معاینہ سے عبرت لیتے ہین اور پہچانتے ہین کہ یہ
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا انتقام ہے جو اس نے اپنے مخالفون پر بسبب انکی مخالفت اور ناموافقت و کفر و عصیان کے
لیا اور جنکو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولون اور پیغمبرون پر ایمان نہین اور انکو اسکے وعدون اور مواعید کا یقین
نہین وہ انکو عالم کے حوادثات اور کواکب کی تاثیرات اور اتصالات فلکیہ پر حمل کرتے ہین جیسے آجکل اس عقیدہ
کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ظاہر کیا ہے اور اس نے اسمین ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس مین اوس نے ظاہر
کیا ہے کہ دنیا کی کوئی حرکت ایسی نہین جو کواکب کی تاثیر سے نہو اعاذنا اللہ منہا) اور اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ مین آیات کا جمع کے ساتھ تعبیر کرنا باعتبار تعدد قصص کے ہے اور وہ تعدد قصص لوط علیہ السلام کا
قصہ اور ابراہیم علیہ السلام کے مہمانون کا قصہ اور لوط علیہ السلام کی قوم کا فرشتون سے تعرض کرنا اور انکا
ہلاک کرنا اور انکی بستیون کو اوپر تلے کر دینا اور جو لوگ بستیون مین موجود نہ تھے اور سفر مین تھے انپر پتھراو کرنا
ہے اور اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ مین آیت کا افراد لوط علیہ السلام کی بستی کی وحدت کے لحاظ سے ہے
جسکی طرف وَاِنَّهَا مین ضمیر راجع ہے تو اب یہ سوال وارد نہ ہوگا کہ اول آیت مین آیات کو جمع کیا اور دوسری آیت
مین اسکو مفرد کیا حالانکہ قصہ واحد ہے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا
لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور تحقیق تھے بن کے رہنے والے گنہگار سو ہمنے ان سے بدلا لیا اور یہ دونو شہر راہ پر ہین
ف بن کے رہنے والے یعنے قوم شعیب بن مین رہتے تھے اور پاس اس شہر کے درختون کا بن تھا وہان ہی
رہتے تھے ف بن کے رہنے والی شعیب علیہ السلام کی قوم تھی ضحاک اور قتادہ وغیرہما کا یہ قول ہے کہ ایکہ وہ
درخت مین جو ایک دوسرے سے ملے جلے ہوئے ہون اور انکا ظلم یہ تھا کہ وے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شریک

ع ۵

بناتے تھے اور ماپ اور تول مین قصور کرتے تھے جب لوگون سے ناپ کر لیتے تو پورا لیتے اور جب ناپ کر دیتے یا تولکر
تو گھٹا کر دیتے تو ان سے اللہ تعالی نے چنگھاڑ اور زلزلے اور آگ برسانے کے ساتھہ انتقام لیا اور شعیب علیہ السلام
کی قوم لوط علیہ السلام کی قوم کے زمان و مکان مین قریب تھے یعنے شعیب علیہ السلام کے لوگ لوط علیہ السلام کی قوم
سے تھوڑا پیچھے پیدا ہوئے اور انکی اُنکی بستیان ملی جلی ہوئی تہین اسی سبب سے اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا اور
یہ دونو شہر راہ پر ہین اور اسیلیے جب شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تو اپنے وعظ مین فرمایا وَمَا قَوْمُ
لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ یعنے اور قوم لوط تم سے دور نہین فتح البیان کا بیان واضح یہ ہے کہ یہان سے شعیب
علیہ السلام کا قصہ شروع ہوا لیکن یہان مختصر طور پر مذکور ہے اور تفصیل کے ساتھہ سورۂ شعراء مین آوے گا ان شاء
اللہ تعالی) اور ایکہ کہتے ہین غیضہ کو اور غیضہ درختون کا مجتمع ہونا ہے اور شی کا اکٹھا ہونا اور ایکہ کی جمع ایک ہے
اصل مین ایکہ اسم ہے ان درختون کا جو ایکدوسرے سے جڑے ہوئے ہون اور یہان مراد وہ مکان اور جگہہ ہے جس
مین وہ ملے جلے درخت واقع تھے تو کلام مین مجاز ہے حال بولکر محل مراد لیا ہے اور انکی وہ درخت گوگل کے تھے تو معنی
یہ ہوئے کہ بن کے رہنے والے گنہگار تھے اسلیے کہ انہون نے حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور یہان اللہ
سبحانہ و تعالی نے انکی وصف صرف ظلم ہی بیان کی اور (سورۂ ہود اور اعراف مین) اللہ تعالی نے اس ظلم کو
تفصیل سے بیان کیا اور لام لظلمین مین تاکید کے لیے ہے اور بعض نے کہا ایکہ اس بستی کا نام ہے جس مین وہ
رہتے تھے ابو عبیدہ نے کہا ایکہ اور لیکہ انکے شہر کا نام ہے جیسے مکہ اور بکہ اور ایکہ کے رہنے والے شعیب
علیہ السلام کی قوم تھے اور انکا قصہ (سورہ اعراف اور سورہ ہود مین بہی گذر چکا) عبد اللہ بن عمر رضے اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدین اور ایکہ والے دو گروہ تھے جنکی طرف اللہ تعالے
نے شعیب علیہ السلام کو بہیجا اَخْرَجَہُ ابْنُ مَرْدُوْیَۃَ وَابْنُ عَسَاکِرَ اور ابن عباس رضے اللہ عنہما سے مروی ہے
انہون نے کہا ایکہ والے شعیب علیہ السلام کی قوم ہین اور ایکہ ان ٹیلون اور درختون کا نام ہے جن مین وہ
رہتے تھے اور اللہ تعالی نے ان سے انتقام لیا اسطرح کہ انپر سخت گرمی کو سات دن تک مسلط کر دیا تاکہ اُس نے
اُنکی انفاس پکڑ لیے اور وہ ہلاکت کی قریب پہونچ گئے پہر اللہ سبحانہ و تعالی نے ایک بادل سائبان کی طرح انپر
بہیجا انہون نے اسکی طرف پناہ لی اور اسکے نیچے سایہ کے واسطے جمع ہوگئے آرام ڈہونڈہتے تھے تو انپر اللہ
سبحانہ و تعالی نے اس بادل سے آگ برسائی اس نے اُن سب کو جلا دیا اور انہما مین ضمیر قوم لوط کی مدینہ اور اصحاب
ایکہ کے مکان کی طرف راجع ہے یعنے وہ دونو مکان کہلے راہ پر ہین یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اور

اور بعض نے کہا کہ ضمیر حجر ین کی طرف عائد ہے قوم لوط علیہ السلام کی ہلاک کی خبر اور قوم شعیب کے ہلاک کی خبر کی طرف
اور بعض نے کہا اصحاب ایکہ اور اصحاب مدین کیطرف راجع ہے اسلیے کہ شعیب اللہ و نو بستیون کے رہنے والون کا
کی طرف مبعوث ہوئی تو ایک کا ذکر کرنا دوسرے کا شعر ہے اور پہلا قول راجح ہے اور امام اُس چیز کا نام ہے جسکی
کی پیروی کی جاوے اور منجملہ اُسکے جسکی اتباع کی جاتی ہے طریق بہی ہے جس مین لوگ چلتے ہین فرا اور زجاج نے
کہا طریق کو امام اسیلیے کہتے ہین کہ اسکی پیروی کی جاتی ہے ابن قتیبہ نے کہا اسلیے کہ مسافر اسکی اقتدا کرتا ہے
جبتک وہان نہ پہونچے جس جگہہ کا ارادہ کرتا ہے اور بعض نے کہا ضمیر ایکہ اور مدین کی طرف رجع ہے اسلیے کہ شعیب
علیہ السلام انکی طرف منسوب تہے پہر اللہ تعالی نے قصون کو ثمود کے قصہ پر ختم کیا اور فرمایا وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ
الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اور تحقیق جہٹلایا حجر والون نے
رسولون کو **ف** حجر والے فرمایا ثمود کو انکے ملک کا نام حجر تہا **ف** اور دین ہمنے انکو نشانیان سو رہے انکو
ٹلاتے اور تہے تراشتے پہاڑون کے گہر خاطر جمع سے پہر پکڑا انکو چنگہاڑ نے صبح ہوتے پہر کام نہ آیا انکو جو کماتے
تہے **ف** حجر والے فرمایا ثمود کو جنہون نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور جسنے ایک رسول کو نہ مانا اور
اسکی تکذیب کی اسنے سب رسولون کو نہ مانا اور انکی تکذیب کی اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا جہٹلایا حجر والون نے
رسولون کو اور اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ انکے پاس وہ آیات اور معجزات آچکی جو دلیل تہی اسکی توحید اور صالح
کی رسالت کی جسکو صالح علیہ السلام انکی پاس لائے جیسے اونٹنی جسکو اللہ تعالی نے ٹہوس پتہر زمین سے اپنی قدرت
سے نکالا حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے وہ چہوٹی پہرتی جس جنگل مین چرنے جاتی سب مواشی بہاگ کر
کنارے ہوجاتے جس تالاب پر پانی کو جاتی سب مواشی وہان سے بہاگتے تب یون ٹہیرا دیا کہ ایک دن پانی پر وہ
جاوے ایک دن اورون کے مواشی جاوین ایک عورت بدکار کے مواشی بہت تہے چارے اور پانی کی تکلیف سے
اپنے ایک یار کو سکہایا اوسنے اونٹنی کے پاؤن کاٹ ڈالے جب انہون نے سر اونچا کیا اور انہون نے اُسکے
پاؤن کاٹ ڈالے تو صالح علیہ السلام نے فرمایا كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوْبٍ یعنے کہا برتلو اپنے گہرون مین تین دن یہ وعدہ ہے جو جہوٹا نہ ہوگا اور اللہ تعالے نے فرمایا وَاَمَّا
ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى یعنے اور وہ جو ثمود تہے سو انکو ہمنے راہ بتائی پہر انکو خوش لگا
اندہے رہنا سوجہنے سے اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ پہاڑون کے گہر خاطر جمعی سے تراشتے تہے یعنے کوئی

خوف نہ تہا اور انکی کوئی حاجت نہ تہی یون ہی تکبر اور غرور کی راہ سے جیسے حجر کی وادی مین انکے گہرون مین انکے لغو کاموں
کا مشاہدہ ہو چکا ہے اور وادی حجر وہ ہے جسمین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرے اور آپ تبوک کو جا رہے
تہے تو آپنے اپنا سر نیچا کیا اور اپنی سواری کو تیز چلایا اور اپنے ساتھیون کو فرمایا معذب قوم کے گہرون مین نہ جاؤ مگر
روتے اگر رونا سکو تو رونے کی شکل بناؤ اس ڈر سے کہین تمکو بہی وہ آفت و بلا و عذاب نہ پہونچ جاوے جو انکو پہونچا
اور فرمایا پہر پکڑا انکو چنگہاڑ نے صبح ہوتے یعنے چوتہے دن کی صبح کو انپر عذاب اتر آیا پہر جس زراعت اور پہلون کے
لیے انہون نے اونٹنی کے پاؤن کاٹے تاکہ انپر پانی مین تنگی نہ ہو تو ان مالون نے انسے اللہ تعالی کے عذاب کو نہ ہٹایا
اور وہ مال انکو سود مند نہ ہوئے جب تیرے رب کا عذاب انپر آگیا فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ اصحاب حجر وہ اصحاب
وادی تہے ثمود صالح علیہ السلام کی قوم ہے یہ قتادہ کا قول ہے اور حجر ثمود کے شہرون کا نام ہے یہ زہری کا قول
ہے اور وہ دیار اور بلاد مکہ اور تبوک کے درمیان واقع ہین ابن جریر نے کہا وہ حجاز اور شام کی درمیان ایک زمین ہے
اور اسکے آثار ابتک موجود ہین اور باقی جو شام سے حجاز کو آتے ہین یا حجاز سے شام کو جاتے ہین وہ اسپر سے گذرتے
ہین اور یہ جو اللہ نے فرمایا کہ انہون نے رسولون کو جہٹلایا حالانکہ انکی طرف صرف صالح علیہ السلام ہی مبعوث ہوئے کیونکہ
جسنے ایک رسول کی تکذیب کی اسنے جمیع رسل کی تکذیب کی اسلیے کہ سب رسول دعوۃ الی اللہ مین متفق ہین اور بعض
نے کہا انہون نے صالح علیہ السلام اور صالح علیہ السلام سے پہلے رسولون کی ہی تکذیب کی اور بعض نے کہا انہون نے
صالح علیہ السلام اور جو لوگ آپکے ساتہ ایمان لائے انکی تکذیب کی اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ دین ہمنے انکو نشانیان
منجملہ انکے ناقہ ہے جس مین بہت نشانیان تہین اسکا ٹہوس پتہر سے نکلنا اسیوقت اسکا بچہ دینا اور اسیوقت بچہ
کا مان کے برابر ہو جانا اور اسکا بہت دودہ دینا اور آیات کو انکی طرف مضاف کیا اگرچہ وہ آیات صالح علیہ السلام
کو دی گئین اسلیے کہ صالح علیہ السلام انہین آیات کے ساتہ انکی طرف مبعوث ہوئے تہے سو ہم انکو بتلاتے ان سے
عبرت نہ لی اور انکی طرف التفات نہ کیا بلکہ چہوڑ دیا اسلیے انہون نے اونٹنی کے پاؤن کاٹ ڈالی اور انہون نے
اپنے نبی کے ارشاد کی مخالفت کی کرخی نے کہا یہ دلیل ہے اسپر کہ نظر اور استدلال واجب ہے اور تقلید مذموم ہے
اور صیحہ کا ذکر اعراف اور ہود مین گذر چکا ابن عمر رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کی سال حجر
مین ثمود کے گہرون کے پاس اترے تو لوگ ان کنوون سے پانی پینے لگے جن سے ثمود پانی پیتے تہے اور انہون
نے اس سے آٹے گوندہے اور گوشت کی ہانڈیان چڑہائین تو آپنے ہانڈیون کے گرا دینے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا
کہ آٹے اونٹون کو کہلا دین پہر وہان سے کوچ کر کے اس کوئین پر جا اترے جہان سے اونٹنی پانی پیتی تہی اور

ساتھیون کو منع کیا معذب قوم پر داخل ہونے سے اور فرمایا مجھے ڈر ہے کہین تمکو وہ عذاب پہونچ جاوے جو انکو پہونچا توانپر
نجاؤ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ اور ہمنے بنائی نہین آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ ہے بغیر تدبیر اور قیامت
مقرر آنی ہے سو کنارہ پکڑ اچھی طرح کنارہ **ف** پہلی امتون کا احوال سنا کر فرمایا کہ یہ جہان خالی نہین پڑا اسپر
ایک مدبر ہے ہر چیز کا تدارک کرنیوالا پورا تدارک آخر کو قیامت ہے اور کنارہ پکڑنے کو فرمایا جب حکم پہونچا چکے
اور کافر ضد پر آئے تب حکم ہوا کہ جھگڑنے کا فائدہ نہین وعدہ کی راہ دیکھو **ت** تیرا رب جو ہے وہی ہے بنانیوالا
خبردار **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ ہے بغیر تدبیر کے نہین بنائے بلکہ عدل کے ساتھ
بنائی تا کہ نیکون کو نیک جزا دین اور بُرون کو بُری سزا اور فرمایا وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا
ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ یعنے اور ہمنے نہین بنایا آسمان کو اور زمین کو اور
جو انکے بیچ ہے نکما یہ خیال ہے انکا جو منکر ہین سو خرابی ہے منکرون کو آگ سے اور فرمایا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ
عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ یعنے سو کیا تم
خیال رکھتے ہو کہ ہمنے تمکو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر نہ آؤ گے **ف** یعنے دنیا مین تو نیکی اور بدی کا اثر
نہین ملتا اگر دوسرا دن نہو بدلی کا تو یہ سب کھیل تھا **ف** سو بہت اوپر ہے وہ بادشاہ سچا کوئی حاکم نہین اسکے
سوا مالک اس خاصے تخت کا پھر اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو قیامت کے قائم ہونیکی خبر دی کہ وہ لامحالہ ہونیوالی
ہے پھر مشرکون سے اچھی طرح کنارہ پکڑنے کا ارشاد فرمایا کہ جو یہ ایذا دین اس مین صبر کر اور انکی تکذیب مین ان سے
کنارہ کر جیسے اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ یعنے سو تو منہ پھیر انکی طرف
سے اور کہہ سلام ہے اب آخر کو معلوم کر لینگے اور مجاہد اور قتادہ وغیرہما کا یہ قول ہے کہ یہ امر قتال سے پہلے تھا اور
یہ ان دونو کا قول ٹھیک ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور قتال ہجرت کے بعد مشروع ہوا اور یہ جو فرمایا تیرا رب جو ہے وہی
ہے بنانیوالا خبردار اس مین اللہ تعالی نے قیامت کو ثابت کیا ہے اور یہ کہ وہ قیامت کے قائم کرنے پر قادر ہے کیونکہ
وہ بنانیوالا ایسا ہی جسکو کسی چیز کے خلق اور پیدایش نے عاجز نہین کیا جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ یعنے اور ہمنے بنائی آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ
ہے چھ دن مین اور ہمکو نہ آئی کچھ ماندگی اور خبردار ہے اس سے بھی جو جابجا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین مین ملگئی جیسے
اسنے فرمایا اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
یعنے کیا جسنے بنائے آسمان اور زمین نہین سکتا کہ بناوے ایسے آدمی کیون نہین اور وہ ہے اصل بنانیوالا سب جانتا
اسکا حکم یہی ہے جب چاہے کسی چیز کو کہے اسکو ہو وہ ہو جاوے سو پاک ہے وہ ذات جسکے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی
اور اسکیطرف پھر جاؤ گے انتہے ما قال ابن کثیر بزیادۃ وفتح البیان کا بیان یہ ہے کہ ہمنے آسمان اور زمین اور جو انکے
بیچ ہے بے فائدہ اور بے مصلحت نہین بنائے اسی لیے حکمت الٰہیہ اس امر کی مقتضی ہوئی کہ ایسے لوگون کو ہلاک
کیا جاوے انکا فساد روکنے کے لیے اور جو لوگ باقی رہگئے انکو صلاحیت کی راہ دیجاوے اور بعض نے کہا آیت
مین لفظ حق کے یہ معنے ہین کہ محسن کو اسکی احسان کی جزا دیجاوے اور برائی کرنیوالون کو انکی برائی کی سزا
جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى یعنے اور اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلا دیوے برائی والون کو
انکے کیے کا اور بدلا دیوے بھلائی والون کو بھلائی اور بعض نے کہا لفظ حق سے مراد آیت مین زائل کرنا ہے
یعنے آسمانون اور زمین اور جو انکے بیچ ہے سب کو فنا کے لیے بنایا کیونکہ یہ سب اشیا مخلوق ہین اور جو مخلوق ہے
وہ فانی ہے اور قیامت آنیوالی ہے جب قیامت آگئی تو اسوقت مستحق عذاب سے اللہ تعالی انتقام لیگا اور
مستحق احسان کی ساتھ بھلائی کرے گا اور اس آیت مین گنہگارون کے لیے وعید اور تہدید ہے پھر اللہ سبحانہ و تعالے
نے اپنے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی قوم سے درگذر کرنے کا ارشاد فرمایا تو فرمایا تو کنارہ پکڑ اچھی طرح کنارہ
یعنے ان سے تجاوز کر اور انکو معاف کر نیک اور بعض نے کہا ان سے اعراض کر اچھی طرح اعراض کرنا اور ان سے
جلدی انتقام نہ لے اور ان کے ساتھ درگذر کرنیوالے بردبار کا سا معاملہ کر علے رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا صفح
کہتے ہین بغیر عتاب کے خوش ہوجانے کو اور ابن عباس رضے اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور مجاہد کا یہ قول
ہے کہ یہ آیت قتال سے پہلے کی ہے اور عکرمہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور مراد انکی یہ ہے کہ یہ آیت سیف کی
آیت کو ساتھ منسوخ ہے اور اس مین بعد ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو حسن خلق کے اظہار کا ارشاد
فرمایا اور فرمایا کہ انکے ساتھ عفو اور صفح کے ساتھ معاملہ کرو جو ڈرانے اور جزع سے خالی ہو اور اچھی درگذر
کے ساتھ آپ کا مامور ہونا انکو قتال کے منافی نہین ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ
الْعَظِيْمَ ۝ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہم نے دین مین تجھکو سات آیتین وظیفہ اور قرآن بڑے درجہ کا **ف** یعنی یہ نعمت

بڑی دیکھہ اور کافرون کی ضد سی خفا نہ ہو سات آیتین وظیفہ کہا سورۂ فاتحہ کو اور بڑا قرآن بہی اسیکو کہا ہر سورۂ
قرآن ہی ہے سب بڑا ہے درجہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ نے قرآن دیا ہو پہر کسیکی اور
نعمت دیکھکر ہوس کری اسنے قرآن کی قدر نہ جانی **ت** مت پسار اپنی آنکھین ان چیزون پر جو برتنے
کو دین ہمنے انکو کئی طرح کے لوگون کو اور نہ غم کہا انپر اور جہکا اپنے بازو ایمان والون کے واسطے **ف**
اللہ تعالی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے کہ جب ہمنے تجھکو بڑے درجے کا قرآن دیا تو اب دنیا اور دنیا
کی زینت کی طرف نظر نہ کر اور نہ دنیا والون کے فانی رونقون کی طرف دیکھہ جو ہمنے برتنے کو دین بہانت بہانت
لوگون کو انکے جلبچنے کو تو ان چیزون کی ریس نکر جسمین وہ ہین اور تیرا جی نہ جاتا رہے انپر پچتا پچتا کر غم کے
مارے اسلیے کہ انہون نے تیری تکذیب کی اور تیرے دین کی انہون نے مخالفت کی اور ایمان والون کے لیے
اپنا بازو نرم کر جیسے اللہ تعالی نے (سورۂ توبہ مین) فرمایا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنے آیا ہے تم پاس رسول تمہاری مین کا بہاری ہوتی
ہے اسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکہتا ہے تمہاری ایمان والون پر شفقت رکہتا مہربان تلاش رکہتا ہے تمہاری
یعنے چاہتا ہے کہ امت میری زیادہ ہوتی رہے **ا** سبع مثانی مین اختلاف ہوا ہے کہ وہ کیا ہے تو ابن مسعود رضی
اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور ضحاک وغیرہم کا یہ قول ہے کہ سبع مثانی
سے مراد سبع طوال ہین اور سبع طوال سے انکی غرض یہ سورتین ہین بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ اور انعام
اور اعراف اور یونس اور اسی کی ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سعید بن جبیر نے تصریح کی ہے شعبہ نے کہا انمین
فرائض اور حدود اور قصص اور احکام بیان کیے گئے ہین اور ابن عباس رضی نے کہا انمین امثال ہین اور خبرین
اور عبرتین اور ابن ابی حاتم نے اپنے باپ ابو حاتم سے روایت کیا انہون نے ابن ابی عمر سے انہون نے کہا سفیان
نے کہا مثانی یہ ہین بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور برارت اور انفال
اور برارت ایک سورت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اور ان سورتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سوا اور کوئی نبی نہین دیا گیا مگر موسی علیہ السلام وہ دو سورتین ان مین سے دی گئی اسکو ہشیم نے حجاج سے
انہون نے ولید بن عیزار سے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس رضی سے روایت کیا اور فرمایا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثانی کی سات دراز سورتین دی گئے اور موسی علیہ السلام چہہ دراز سورتین دی گئی
جب موسی علیہ السلام نے تختیان ڈالدین طور سے واپس ہوتی ہوئے قوم کی ضلالت پر پچتا کر تو دو سورتین

اٹھائی گئین اور چار رہگئین اور مجاہد کا بھی یہی قول ہے کہ سبع مثانی وہ سبع طوال ہین اور کہا جاتا ہے کہ یہی قرآن
عظیم ہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ سبع مثانی سے مراد فاتحہ ہے اور یہ سات آتیین ہین یہ مروی ہے علی اور عمر اور ابن
مسعود اور ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہم اجمعین سے اور بسملہ وہ ساتوین آیت ہے اور اللہ تعالی نے تمکو اسکے ساتھ
خاص کیا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبید اللہ بن عمیر اور ابن ابی ملیکہ اور شہر بن حوشب اور حسن بصری اور
مجاہد کا قتادہ نے کہا ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ سبع مثانی فاتحہ ہے اور یہ ساتون آتیین نماز فرض اور نفل
کی ہر رکعت مین دوہرائی جاتی ہین اور یہی ابن جریر کا مختار ہے اور ابن جریر نے اس ہین ان احادیث سے دلیل لی
جو اس بارے مین وارد ہین اور ہم انکو سورہ فاتحہ کے فضائل مین بیان کرچکے پہلی منزل مین وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اور بخاری نے اپنی صحیح کی کتاب التفسیر مین اس موقعہ پر دو حدیثین بیان کین کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن
بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے غندر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انھون نے حبیب بن عبد الرحمن
سے انھون نے حفص بن عاصم سے انھون نے ابو سعید بن معلّٰی سے کہا میرے پر جناب رسالت مآب سرور کائنات محمد
مصطفی احمد مجتبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرے اور مین نماز پڑھ رہا تھا تو آپنے مجھکو بلایا تو مین آپکے پاس نہ
آیا یہانتک کہ مینے نماز پوری کی پھر مین آپکے پاس آیا آپنے فرمایا میرے پاس آنے سے تجھے کس چیز نے روکا مین
بولا مین نماز پڑھ رہا تھا تو آپنے فرمایا کیا اللہ تعالی نے فرمایا نہین اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور رسول کا جس
وقت بلاوے تم کو مین تجھے قران مین سے بڑی درجے والی سورت نہ سکھاؤن اس سے پہلا کہ مین مسجد سے باہر جاؤن
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسجد سے) نکلنے لگے مینے آپ کو یاد دلایا تو آپنے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ وہ سبع مثانی ہے اور بڑے درجے کا قرآن ہے جسکو مین دیا گیا ہون دوسری حدیث بخاری نے کہا حدیث بیان
کی ہمسے آدم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی ذئب نے (کہا) حدیث بیان کی ہمسے مقبری نے انھون نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ام القرآن (فاتحہ الکتاب) وہی سبع مثانی اور بڑے درجے کا قرآن
ہے تو یہ فاتحہ الکتاب کے سبع مثانی اور قرآن عظیم ہونے مین نص ہے لیکن کسی اور سورت کے اس وصف کے
ساتھ موصوف ہونے کے یہ منافی نہین ہے جیسے پورے قرآن کی اس صفت کے ساتھ موصوف ہونیکی یہ منافی نہین ہے جیسے فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ
الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ یعنے اللہ نے اتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دوہرائی ہوئی تو وہ من وجہٍ مثانی ہے
اور من وجہٍ متشابہ ہے اور وہ قرآن عظیم بھی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب اس مسجد کا سوال
ہوا جسکی پرہیزگاری پر بنیاد دھری گئی تو آپنے اپنی مسجد کی طرف اشارہ کیا حالانکہ آیت لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ

علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ ؀ قبا کی مسجد کے حق مین نازل ہوئی ہے تو ایک چیز کا ذکر کرنا اسکے
ماعدا کے ذکر کی منافی نہین ہے جب وہ دوسری چیز اس چیز کی اس وصف مین شریک ہو واللہ اعلم اور یہ جو فرمایا ان
چیزون کی طرف آنکھین نہ پسار جو ہمنے بہانت بہانت کے لوگون کو برتنے کے لیے دین تو اس مین اللہ سبحانہ وتعالی
ارشاد فرماتا ہے کہ جب ہمنے تجھ کو بڑے درجے کا قرآن دیا تو تو اسی کے ساتھ مستغنی ہو اور متاع اور فانی رونقون کی
حاجت تو چھوڑ کر اسیواسطے سفیان بن عیینہ نے صحیح حدیث لیس منا من لم یتغن بالقرآن کی تفسیر کی ہے کہ ماعدا
قرآن سے مستغنی ہو جاوے تو یہ تفسیر اگرچہ صحیح ہے لیکن یہ حدیث کا مقصود نہین ہے جیسے پہلی منزل مین گذر چکا
اور ابن ابی حاتم نے وکیع بن جراح سے ذکر کیا انھون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے موسی بن عبیدہ نے انھون نے یزید
بن عبداللہ بن قسیط سے انھون نے ابو رافع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے گھر مہمان آئے اور آپ کے پاس کوئی چیز نہ تھی جسکے ساتھ آپ انکی مہمانی کرتے تو آپنے ایک یہودی کی طرف
(مجھکو) بھیجا اور فرمایا اسے جاکر کہو کہ تجھے محمد اللہ کا رسول کہتا ہے مجھے رجب کے چاند تک کچھ آٹا ادھار دے
وہ بولا نہین جبتک کوئی چیز رہن نہ رکھین تو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپنے فرمایا خبردار
مین تو آسمان والون کا بھی امین ہون اور زمین والون کا بھی اور اگر مجھے ادھار دیتا یا میرے ساتھ معاملہ کرتا تو مین
اسکو ضرور ادا کرتا جب مین آپکے پاس سے نکلا تو یہ آیت نازل ہوئی ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ
ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا الآیۃ یعنے اور نہ پسار اپنی آنکھین اس چیز پر جو برتنے کو دی ہمنے ان
بہانت بہانت لوگون کو رونق دنیا کی جیتی گویا اللہ تعالی نے پیغمبر علیہ السلام کو دنیا سے تسلی دی عوفی نے ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا لاتمدن عینیک کی تفسیر مین کہ اللہ سبحانہ وتعالی آدمی کو منع کرتا ہے کہ
دوسرے آدمی کے مال کی تمنا کرے مجاہد نے کہا کہ جن بہانت بہانت لوگون کو برتنے کی چیزین دین وہ اغنیا ہین انتہی
ما قال ابن کثیر رحمہ۔ تیسیر فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ اہل علم نے سبع مثانی کی تفسیر مین اختلاف کیا ہے کہ
وہ کیا ہے تو جمہور مفسرین کا یہ قول ہے کہ وہ فاتحہ ہے واحدی نے کہا اور اکثر مفسرین اسیر ہین کہ وہ فاتحہ ہے
اور یہی قول ہے عمر اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا اور حسن اور مجاہد اور قتادہ اور ربیع اور کلبی کا اور قرطبی نے
ابوہریرۃ اور ابو العالیہ کو بھی زیادہ کیا اور نیشاپوری نے ضحاک اور سعید بن جبیر کو زیادہ کیا اور ایسا ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول روایت کیا گیا ہے جسکا بیان انشاء اللہ تعالی آویگا تو اسیکیطرف رجوع واجب ہے
اور بعض نے کہا سبع مثانی وہ سات دراز سورتین ہین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور انعام اور اعراف

اور ساتوین انفال اور توبہ اسلیے کہ یہ دونو ایک سورۃ کی طرح ہین کیونکہ انکے درمیان بسم اللہ نہین ہے یہ ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے اور بعض نے کہا ساتوین یونس ہے اور بعض نے کہا سبع مثانی سے مراد ساتون منزلین ہین
کیونکہ قرآن سات صحیفے ہین اور بعض نے کہا وہ سورتین مراد ہین جو طوال سے چھوٹی ہین اور مفصل سے بڑی ہین اور وہ
مئین ہین اور مثانی مثناۃ کی جمع ہے مشتق تثنیہ سے وہ تکریر ہے یا مثنیہ کی جمع ہے ... جیسا کہا قرآن اس چیز
کے ساتھ دوہرایا جاتا ہے جو اسکے ساتھ شکر کیا جاتا ہے اول قول پر فاتحہ کا مثانی کے ساتھ مسمی ہونا اسلیے ہے
کہ وہ ہر نماز مین دوہرائی جاتی ہے اور بار بار پڑہی جاتی ہے اور جو لوگ سبع طوال کے قائل ہین انکے نزدیک وجہ تسمیہ
یہ ہے کہ عبرتین اور احکام اور حدود انمین مکرر مذکور ہین اور جن لوگون کے نزدیک سبع مثانی سات منزلون کا نام ہے
انکے نزدیک مثانی اسلیے کہتے ہین کہ ساری قرآن مین قصص بہت مذکور ہین اور گئے ہین ضحاک اور طاؤس اور ابو مالک
اسطرف کہ مراد سبع سے سارا قرآن ہے اور یہ ایک روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اور انہون نے دلیل لی
اللہ تعالی کے اسقول سے کِتَابًا مُّتَشَابِهًا اور بعض نے کہا مراد سبع مثانی سے اقسام قرآن ہین اور وہ امر ہے اور
نہی ہے اور تبشیر ہے اور انذار ہے اور ضرب امثال اور تعریف نعم ہے اور قرون ماضیہ کی خبرین یہ زیاد بن ابی مریم کا
قول ہے اور تجہپر مخفی نرہے کہ فاتحہ کا مثانی کے ساتھ مسمے ہونا غیر کے مثانی ساتھ مسمی ہونے کی نفی کا مستلزم
نہین ہے اور ثابت ہوچکا ہے کہ سبع مثانی سے مراد وہ فاتحہ ہی ہے تو مثانی کی وصف کا غیر فاتحہ پر صادق آنا اس
مین قادح نہین ہے اور قرآن عظیم سے مراد سارا قرآن ہے یہ ابن مسعود کا قول ہے تو اسصورت مین عام کا خاص پر عطف
ہوگا کیونکہ فاتحہ قرآن کی ایک جز ہے اور اسیطرح اگر سبع مثانی سے مراد سبع طوال ہون تب بہی عام کا عطف خاص
پر ہوگا کیونکہ وہ بہی قرآن کا ایک ٹکڑا ہین اگر انسے مراد مجموع مخفی ہو رہا سبعہ سے مراد سبعہ احزاب ہونا یا سبعہ سے
مراد جمیع قرآن ہونا یا سبعہ سے مراد قرآن کے اقسام ہونا تو ان صورتون مین ایک وصف کا عطف دوسرے وصف
پر ہوگا اور سبع مثانی کے فاتحہ ہی ہونیکو اس سورت کا مکی ہونا بہی قوت دیتا ہے اور سبع طوال مین سے اکثر سورتین
مدنی ہین اور ایسا ہی اکثر قرآن اور اکثر اقسام مدنی ہین اور اللہ تعالی کے قول وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الآیۃ کا ظاہر یہ ہے
کہ سبع مثانی آپ کو اس آیت کے نزول سے پہلے دیا گیا اور صحیح بخاری مین ابو سعید بن معلی کی حدیث سے ثابت ہوا ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو سعید بن معلی کو فرمایا مین تجہے افضل سورۃ نہ سکہاؤن اس سے پہلے کہ مسجد
سے باہر جاؤن تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلنے لگے مینے آپکو یاد دلایا آپنے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ وہ سبع مثانی ہے اور بڑی درجے کا قرآن اور بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے نکالا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ام القرآن وہ سبع مثانی اور بڑے درجہ کا قرآن ہے تو اب اسیقول کیطرف
رجوع واجب ہوا کہ سبع مثانی فاتحہ ہی ہے لیکن فاتحہ کا سبع مثانی کے ساتھ مسمی ہونا غیر فاتحہ کے مثانی کے ساتھ مسمی
ہونے کا منافی نہین ہے جیسے ہم بیان کر چکے ضحاک نے کہا مثانی قرآن ہے قرآن مین اللہ تعالی ایک ایک قصہ بار بار
بیان کرتا ہے پھر جب اللہ سبحانہ وتعالی نے ان دینی نعمتون کو بیان کیا جو اس نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو عطا کین تو ان لذات عاجلہ سے جو جلدی فنا ہونیوالے ہین نفرت دلائے اور فرمایا نہ پسار اپنی آنکھین اسکی
طرف جو برتنے کو دی ہمنے انمین سے بھانت بھانت لوگون کو یعنے دنیا کے زخارف اور مستلذات کی طرف اس
طرح نہ دیکھ کہ تجھے ان مین رغبت پیدا ہو اور تو انکی آرزو کرے واحدی نے کہا کسی چیز کیطرف آنکھون کا
پسارنا اسصورت مین ہو سکتا ہے جب اسکیطرف ہمیشہ دیکھتا رہے اور کسی چیز کی طرف ہمیشہ دیکھنا دلالت کرتا ہے
کہ دیکھنے والا اس چیز کو عمدہ سمجھتا ہے اور اسکی تمنا اور آرزو کرتا ہے اور بعض نے کہا یہ معنی ہین کہ کسی کے مال پر حسد
نہ کر اور یہ اسطرح رد کیا گیا ہے کہ حسد کی مطلقًا نہی وارد ہو چکی ہے بعض نے کہا ازواج سے آیت مین مراد ہمعصر
ہین اور بعض نے کہا یہود اور نصاری اور مجوس مراد ہین اور مجاہد نے کہا اغنیا امثال اشباہ مراد ہین اور سفیان
بن عیینہ سے مروی ہے جسکو اللہ نے قرآن دیا پھر کسیکی نعمت دیکھکر ہوس کرے اور ریس کرے تو اس نے قرآن
کی مخالفت کی تو نے نہین سنا اللہ تعالی کا قول وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ آخر تک اور اللہ تعالی کا قول
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یعنے اور نہ پسار اپنی آنکھین اس چیز پر جو برتنے کو دی ہمنے ان بھانت بھانت لوگون کو رونق دنیا کے جیتے
انکے جانچنے کو اور تیرے رب کی دی روزی بہتر ہے اور دیر رہنے والی پھر جب انکے اموال اور اسباب کی طرف نظر
کرنے سے منع کیا تو انکی طرف بھی التفات کرنے سے منع کیا اور فرمایا نہ غم کھا ان پر جب ایمان نہین لائے اور کفر پر
جم گئے اور انھون نے عناد پر کمر باندہ لی اور بعض نے کہا انکے دنیاوی اسباب پر غم نہ کھا اسلیے کہ انکو کیون ملا
اور مین انکے ساتھ اس مین شریک کیون نہ ہوا کیونکہ تیرے لیے آخرت ہے اور پہلے معنے اولی بالقبول مین اور
بغوی نے اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو فاجر
کی کسی نعمت کی ریس مت کر کیونکہ تو نہین جانتا وہ موت کے بعد کس بلا مین مبتلا ہونے والا ہے اسکے لیے اللہ کے
پاس ایک قاتل ہے جو نہ مرے گا پوچھا گیا وہ کیا ہے فرمایا وہ آگ ہے اور ابو ہریرہؓ سے مسلم کی نزدیک مرفوعًا مروی
ہے اس شخص کی طرف دیکھو جو دنیا مین تمسے ادنے ہے اور اسکی طرف نہ دیکھو جو دنیا مین تم سے بڑھکر ہے

تو یہ بہت لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حقارت نہ کرو گے عرف نے کہا میں اغنیا کے پاس بیٹھا کرتا تو مجھ سے
بڑھکر کسیکا غم زیادہ نہ تھا میں (انکا) جامہ اپنی جامہ سے اچھا دیکھتا اور انکا گھوڑا اپنے گھوڑے سے اچھا تو جب
سے یہ حدیث سنی میں فقیروں کے پاس بیٹھنے لگا بہر میں آرام میں ہوگیا جب اللہ تعالیٰ نے کفار کے اموال کیطرف
نظر کرنے اور انپر پچتانے سے منع کیا حکم کیا کہ ایمان والوں کیواسطے تواضع کریں اور فرمایا اور اپنا بازو ایمان
والوں کے لیے جھکا دو قُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
عِضِيْنَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور کہہ کہ میں وہی ہوں ڈرانے
والا کھولکر **ف** یعنے تیرا کام دل پہیر دینا نہیں یہ خدا سے ہو سکتا ہے جو کوئی ایمان نہ لاوے تو غم نہ کہا
ف جیسا ہمنے بہیجا ہے ان بانٹی کرنے والو پر جنہوں نے کیا ہے قرآن کو بوٹیاں سو قسم ہے تیرے رب کی
ہمکو پوچھنا ہے ان سب جو کام کرتے ہیں **ف** کافر سے تھے سورتوں کے نام تو آپس میں ٹھٹھے سے
بانٹتے کوئی کہتا میں بقرہ لوں کا یا مائدہ تجھکو عنکبوت دونگا **ف** اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ السلام کو ارشاد
فرماتا ہے کہ لوگوں کو کہدے میں وہی ہوں کھولکر ڈرانے والا اور لوگوں کو اس دردناک عذاب سے ڈرانے والا
ہوں جو انپر بسبب انکی تکذیب کے اترنے والا ہے جیسے اُن لوگوں پر وہ عذاب نازل ہوا جنہوں نے اپنے پہلے
اپنے رسولوں کو جھٹلایا اور اسچیز کی تکذیب کی جو اللہ تعالیٰ نے انپر اتاری اور آیت میں مقتسمین کے معنے
متحالفین کے ہیں یعنے ان کفار کو اس عذاب سے ڈرا جو ان لوگوں پر اترا جنہوں نے اپنے انبیا کی تکذیب او مخالفت
اور ایذا پر قسم کہائی جیسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صالح علیہ السلام کی قوم سے خبر دی وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ
رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ
مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ یعنے اور تھے اس شہر میں نو شخص خرابی کرتے ملک میں اور نہ سنوار کرتے بولے
آپس میں قسم کہاؤ اللہ کی البتہ رات کو پڑیں ہم صالح پر اور اسکے گھر پر بہر ہم کہدیں گے اسکا دعوی کرنیوالے
کو ہمنے نہیں دیکھا جب تباہ ہوا اسکا گھر اور بیشک ہم سچ کہتے ہیں اور انہوں نے بنایا ایک فریب اور ہمنے
بنایا ایک فریب اور انکو خبر نہ ہوئی یعنے انکے ہلاک ہونے کے اسباب پوری ہوتے تھے جب تک شرارت حد کو
پہونچے جبتک ہلاک نہیں آتا بہر دیکھ کیسا ہوا آخر انکے فریب کا کہ ہمنے اوکھیڑ مارا انکو اور انکی قوم کو ساری سو یہ پڑے

ہین انکے گہر ڈہے ہوئے انکے انکار سے البتہ اسمین نشانی ہے ایک لوگون کو جو جانتے ہین یعنے یہی حال ہے ان کافرون
کا مجاہد نے کہا کفار نے آپس مین قسمین کہائین اللہ کی پکی قسمین کہ اللہ تعالی مُردون کو نہین جلاویگا جیسے اللہ تعالے
نے فرمایا وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ مَنْ یَّمُوْتُ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ
النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے اور قسمین کہاتے ہین اللہ کی کہ نہ اٹہاوے گا اللہ جو کوئی مرجاوے کیون نہین وعدہ ہو چکا
ہے اسپر ثابت لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اور قسمین کہائین کہ ہمکو نہین ٹلنا جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَاَنْذِرِ
النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْہِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ وَ
نَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَکُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ مِّنْ زَوَالٍ یعنے اور ڈراوے لوگون کو اس دن
سے کہ آویگا انکو عذاب تب کہینگے بے انصاف اے رب ہمارے فرصت دے ہمکو تہوڑی مدت کہ ہم مانین تیرا بلانا اور
ساتہ ہون رسولون کے تم آگے قسم نہ کہاتے تہی کہ تمکو نہین کسیطرح ٹلنا اور کفار نے قسمین کہائین کہ مومنون کو
کبہی اللہ تعالی رحمت مین داخل نہ کرے گا جیسے اللہ تعالی نے فرمایا اَہٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُہُمُ اللّٰہُ
بِرَحْمَۃٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ یعنے اعراف والے کفار کو مخاطب کرکے کہینگے
اب یہ یعنے جنت والے وہی ہین کہ تم قسم کہاتے تہے نہ پہونچاویگا انکو اللہ کچہ مہر (انکو تو اللہ نے فرمایا) چلے جاؤ
جنت مین نہ ڈر ہے تمپر نہ تم غم کہاؤ تو کفار دنیا مین کسی چیز کی تکذیب نکرتے مگر ساتہ قسم بہی کہاتے اسپر اسلیے
انکو مقتسمین کہا گیا عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے کہا مقتسمین وہ صحاب صالح علیہ السلام ہین جنہون نے اللہ تعالی
کی قسمین کہائین کہ رات کو ٹوٹ پڑین صالح اور اسکے گہر پر صحیحین مین ابو موسیٰ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اس چیز کی مثال جو مجہے اللہ تعالی نے دیکر بہیجا ایک آدمی کی طرح ہے
جو اپنے لوگون کے پاس آیا اور بولا اے میری قوم مینے ایک لشکر کو اپنی ان دونو آنکہون سے دیکہا اور مین
تمکو برہنہ ہو کر ڈرانیوالا ہون بچ جاؤ بچ جاؤ تو ایک جماعت نے اسکی اطاعت کی وہ تو پہلی رات ہی چل پڑی
اور اپنی اُسی حالت پر انہون نے راہ لیا وہ تو بچ گئے اور ایک جماعت نے انکے اس آدمی کو جہٹلایا وہ صبح تک وہان
ہی پڑی رہی اور صبح کے وقت انپر لشکر آپہونچا اُس نے انکو ہلاک کر دیا اور انکی بیخ کنی کی تو یہی حال ہے اور
یہی مثال ہے اُسکی جس نے میری فرمانبرداری کی اور اس چیز کی تابعداری کی جسکو مین لایا اور اسکی مثال جس نے
میری نافرمانی کی اور اس چیز کو جہٹلایا جسکو مین لایا حق سے اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا جنہون نے قرآن کو
بوٹیان کر دیا یعنے جو کتاب انپر اتری اُسکے کسی حکم کو مانا اور کسی حکم کا انکار کیا امام بخاری نے اپنے

اسناد کے ساتھ سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جعلوا القرآن عضین کی تفسیر میں روایت
کیا کہ وہ کتاب والے ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کے ٹکڑے کیے کسی حکم کو مانا اور کسی حکم کا انکار کیا اور ایسا ہی ابو
ظبیان نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ابن ابی حاتم نے کہا اور ایسا ہی مروی ہے مجاہد اور حسن
اور ضحاک اور عکرمہ اور سعید بن جبیر وغیرہم سے اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کیا کہ جنہوں نے قرآن کو بوٹیاں کر دیا وہ ساحر ہیں اور عکرمہ نے کہا عضہ قریش کی زبان میں سحر کو
کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا انہوں نے قرآن کو بوٹیاں کر ڈالا بولے قرآن سحر ہے (جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کافروں کی تفسیر
اَفَتَاتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ یعنے پھر کیوں پڑتے ہو جادو میں آنکھوں دیکھتے) اور بولے کہانت ہے اور
بولے نقلیں ہیں اگلوں کی (جیسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یعنے جب تیرے پاس جھگڑنے کو آتے ہیں تو کہتے ہیں منکر یہ کچھ نہیں مگر
نقلیں پہلوں کی) اور عطا نے کہا بعض کافروں نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساحر ہے اور بعض نے
کہا مجنون ہے اور بعض نے کہا کاہن ہے تو یہ ہے بوٹیاں کرنا اور ایسا ہی ضحاک وغیرہ سے مروی ہے اور محمد بن
اسحاق نے محمد بن ابی محمد سے انہوں نے عکرمہ سے یا سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کیا کہ ولید بن مغیرہ کے پاس قریش کی ایک جماعت جمع ہوئی اور وہ ان میں رئیس آدمی تھا
اور حج کے ایام تھے تو بولا اے قریش کی جماعت حج قریب ہے اور اس موقع میں عرب کی جماعتیں تمہارے پاس آویں
گی اور انہوں نے تمہارے اس آدمی کا حال سنا ہے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو تم اس شخص کے بارے
میں ایک رائے قائم کر دو اور ایک دوسرے کے مخالف باتیں نہ کرو تو بعض تمہارا بعض کی تکذیب کرے اور
بعض تمہارا بعض کی بات کو رد کرے وہ بولے ای ابو عبد شمس آپ ہی کچھ رائے قائم کیجیے اور ہمارے لیے
ایک بات قرار دے دیجیے جسکو ہم اختیار کریں وہ بولا نہ تم ہی کہو میں سنتا ہوں بولے ہم کہینگے یہ کاہن ہے وہ
بولا یہ کاہن تو نہیں ہے بولے پھر ہم کہیں گے یہ دیوانہ ہے بولا یہ دیوانہ بھی نہیں ہے بولے پھر ہم کہیں گے پھر
یہ شاعر ہے بولا یہ شاعر بھی نہیں ہے بولے پھر ہم کہیں گے یہ ساحر ہے بولا یہ ساحر بھی نہیں ہے بولے پھر ہم
کیا کہیں بولا اللہ کی قسم اسکی بات بالتحقیق مٹھائی ہے تو جو تم ان باتوں میں سے کہو گے معلوم ہو جاویگا
کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں اور بہت قریب قول جو ہم اسکے بارے میں کہیں ساحر ہے تو اسی رائے پر وہ اسکے
پاس سے جدا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انکے حق میں یہ آیت اتاری اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ فَوَرَبِّكَ

لنسألنھم اجمعین عما کانوا یعملون اور عطیہ عوفی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لنسألنھم اجمعین
عما کانوا یعملون کی تفسیر مین روایت کیا کہ انسے کلمہ توحید کی بابت پوچھا جاویگا اور مجاہد سے بھی ایسا ہی مروی
ہے اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوربک لنسألنھم
اجمعین کی تفسیر مین فرمایا انسے لا الہ الا اللہ کی بابت سوال ہوگا رواہ الترمذی وابو یعلی الموصلی وابن
جریر وابن ابی حاتم من حدیث شریک القاضی عن لیث بن ابی سلیم اور اسکو ابن ادریس نے لیث
سے انھون نے بشیر سے انھون نے انس سے موقوفا بھی روایت کیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اس
ذات کی قسم جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ اکیلا نہ ہو
جیسا ایک تمھارا چاند کے ساتھ اکیلا ہوتا ہے چودھوین رات تو اللہ تعالی فرماوے گا ای ابن آدم کاہے سے
بہکا تو مجھ پر اے ابن آدم تو نے کیا عمل کیا جو کیا اے ابن آدم تو نے کیا جواب دیا پیغام پہونچانے والون کو اور
ابو جعفر نے ربیع سے انھون نے ابو العالیہ سے اللہ تعالی کے قول فوربک الآیۃ کی تفسیر مین روایت کیا کہ اللہ تعالی
سب بندون سے دو باتون کا سوال کریگا تو نے کس کی عبادت کی اور پیغام پہونچانے والون کو کیا جواب دیا اور
ابن عیینہ نے کہا اللہ تعالی تیری عمل اور تیرے مال سے سوال کرے گا اور ابن ابی حاتم نے اپنی سند
کے ساتھ معاذ بن جبل سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاذ آدمی قیامت کے
دن اپنے ہر کام پر پوچھا جاوے گا یہانتک کہ آنکھون مین سرمہ لگانے سے سوال ہوگا اور جو اپنی انگلیون سے
مٹی کو توڑتا ہے پھر مین تجھکو قیامت کے دن ایسی حالت مین نہ پاؤن کہ تیرا غیر تجھسے زیادہ اس چیز کے سات
سعادت حاصل کرے جو اللہ تعالی نے تجھے دی اور علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اللہ
کے قول فوربک لنسألنھم اجمعین عما کانوا یعملون کی تفسیر نقل کی پھر کہا فیومئذ لا یسئل
عن ذنبہ انس ولا جان یعنے پھر اسدن پوچھ نہین سکے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ جن سے کہا اللہ تعالی یہ
نہ پوچھے گا کہ تمنے یہ کام کیا یا نہ کیا کیونکہ وہ انسے زیادہ خبردار ہے لیکن یہ فرماویگا تمنے یہ کام کیون کیا انتہی
ما قال ابن کثیر فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ڈرانے والا ہون اور اس
عذاب کو بیان کر دینے والا ہون جو تم کو تمھاری مخالفت پر پہونچے گا اور وہ عذاب مقتسمین کی عذاب کیطرح
ہے جنپر ہمنے اتارا اور یہ آیت اللہ تعالی کے اسقول کیطرح ہے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل
صاعقۃ عاد وثمود یعنے پھر اگر وہ ٹلا دین تو تو کہہ مینے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود

پر اور بعض نے کہا کاف کما انزلنا مین زائدہ ہے اور بعض نے کہا محذوف کے متعلق ہے اور تقدیر یون ہی اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ اِنْزَالًا
مِثْلَ مَا اَنْزَلْنَا یعنے تیری طرف ویسی کتاب اتاری جیسی اہل کتاب کی طرف اتاری اور اولی یہ ہی کہ انی انا النذیر المبین کے
متعلق ہو کیونکہ یہ قول امر کی قوت مین ہی اب مقتسمین مین اختلاف ہوا ہے کہ وہ کون ہین سات قولون پر تو مقاتل اور
فرار کا تو یہ قول ہے کہ وہ سولہ نفر ہین جنکو ولید بن مغیرہ نے موسم کے ایام مین بھیجا تو انہون نے مکہ معظمہ کی گھاٹیون اور
رستون اور درون کو تقسیم کر لیا یعنے ہر ایک کو ایک ایک راہ پر مقرر کیا کہ جو شخص مکہ مین اس راہ سے جاتا چاہے اسکو
کہین کہ یہ شخص جو ہمارے دین سے نکل گیا ہے یہ دیوانہ ہی اسکا دھوکا نہ کہاوین اور کبھی کہتے ساحر ہے اور کبھی کہتے
شاعر ہے اور کبھی کہتے کاہن ہے تو انکو اللہ تعالی نے مقتسمین فرمایا اسلیے کہ انہون نے راہون کو بانٹ لیا اور بعض
نے کہا مقتسمین سے قریش کی قوم مراد ہے جنہون نے اللہ کی کتاب مین تقسیم کی تو بعض نے قرآن کو شعر کہا اور بعض نے قرآن کو سحر کہا اور بعض نے قرآن کو کہانت کہا اور
بعض نے کہا کہ پہلون کی نقلین ہین یہ قتادہ کا قول ہے اور بعض نے کہا مقتسمین سے مراد اہل کتاب ہین اور انکو مقتسمین اسلیے
کہا گیا کہ وہ استہزاءً قرآن مین تقسیم کرتے تہے تو بعض کہتا یہ سورت مین لونگا اور یہ تیرے واسطے ہے یہ معنے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور بعض نے کہا اہل کتاب نے اپنی کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اسلیے انکو مقتسمین کہا گیا
اور بعض نے کہا مقتسمین سے مراد صالح علیہ السلام کی قوم ہے جنہون نے آپکے قتل پر قسمین کہین اسلیے انکو مقتسمین سے
تعبیر کیا جیسے اللہ تعالی نے فرمایا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ یعنے بولے آپس مین قسمین کہاؤ اسکی ضرور رات
کو ٹہین صالح علیہ السلام اور اسکے گہر مین کہتا ہون اس مین قسم کی حیثیت سے تو قریب ہی لیکن اس حیثیت سے کہ اللہ تعالی
نے انکی وصف مین قرآن کی بوٹیان کرنا فرمایا بعید ہے اور رہی دوسری توجیہین تو وہ مستقیم ہین اور بعض نے کہا انہون
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت پر قسمین کہین یہ اخفش کا قول ہے اور بعض نے کہا وہ عاص بن وائل تہا
اور عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونو بیٹے اور ابوجہل بن ہشام اور ابو البختری اور نضر بن حارث اور امیہ بن خلف اور
شیبہ بن حجاج اسکو ماوردی نے ذکر کیا پہر اللہ تعالے نے اپنی نفس کریمہ اور ربوبیت عظیمہ کی قسم کہائی کہ ہم ان جمیع
کفار سے قیامت کے دن سوال کرینگے ان کامون سے جو یہ دنیا مین کرتے تہے اور بعض نے کہا کلمہ توحید سے سوال مراد ہی
اور ترمذی اور ابویعلی اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت کی تفسیر مین فرمایا کہ اُن سے لا الہ الا اللہ کے کہنے کی بابت سوال ہوگا اور انس سے
موقوفاً اور ابن عمر سے بہی موقوفاً ایسا ہی مروی ہے اور عموم اُن معنے کا مفید ہے جو ان سب عالی سے وسیع ہین
اور بعض نے کہا اس جگہہ مسئولین سے سب لوگ مراد ہین جمیع مومنین اور گنہگار اور کفار اور یہ تفسیر دلالت کرتا ہی

اللہ کا یہ قول ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ یعنے پہر پوچہینگے تمسے اس دن آرام کی حقیقت اور اللہ تعالی کا قول وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ یعنے اور کہڑا رکہو انکو انسے پوچہنا ہے اور اللہ کا قول اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ یعنے بیشک ہم پاس ہے انکا پہر آنا پہر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ اس سوال کا اپنے مقصور کرنا جو سیاق آیت مین مذکور ہین اور عموم کا انکی طرف پہیرنا انکے غیر کے سوال کا منافی نہین ہے انتہے ما قال ابو الطیب فی تفسیر فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

سو سنادے کہولکر جو تجہکو حکم ہوا اور دہیان نکر شرک والون کا ہم بس ہین تیری طرف سے ٹہٹہے کرنے والون کو جو ٹہیراتے ہین اللہ کے ساتہ اور کسی کی بندگی سو آگے معلوم کرینگے اور ہم ہی جانتے ہین کہ تیرا جی رکتا ہے انکی باتون سے سو تو یاد کر خوبیان اپنے رب کی اور رہ سجدے کرنیوالون مین اور بندگی کر اپنے رب کی جبتک پہونچے تجہکو یقین **ف** یعنے موت کہ بیشک ہے **ف** اللہ تعالی اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسچیز کے پہونچا دینے کا ارشاد فرماتا ہے جو دیکر آپکو بہیجا اور اس دین کے جاری کرنیکا اور اسکے ساتہ تکلیف اٹہانیکا اور وہ تکلیف کیا ہی وہ قرآن اور دین کے ساتہ مشرکون کا سامنا کرنا جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ کی تفسیر مین مروی ہے کہ تو اپنا کام کیے جا اور ایک روایت مین ہے کہ جس چیز کا تجہے ارشاد ہوا ہے تو وہ کر اور مجاہد نے کہا اس مین قرآن کے جہر کرنے کا ارشاد ہے اور ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت چہپکر کرتے تہے جبتک آیت فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ نازل ہوئی تو آپ اور آپکے اصحاب نکل آئے یعنے ظاہر ہوکر عبادت کرنے لگے اور فرمایا اور دہیان نکر شرک والون کا ہم بس ہین تیری طرف سے ٹہٹہے کرنے والون کو یعنے جو چیز تیری طرف اتری ہے تو اسکو پہونچا اور مشرکون کی طرف التفات نہ کر جو تجہے اللہ کی آیات سے روکنا چاہتے ہین وہ تو چاہتے ہین تو کسی طرح ڈہیلا ہو تو وہ بہی ڈہیلے ہون اور انسے نہ ڈر تجہے اللہ تعالی انکی شرارت اور مخالفت اور عداوت سے بس ہے اور انکے گمان سے بچانیوالا ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے اے رسول پہونچا جو تجہکو اترا تیرے رب سے اور اگر یہ نکیا تو تونے کچہ نہ پہونچایا اسکا پیام اور اللہ تجہکو بچا لیگا لوگون سے اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم

کو یزید بن درہم نے کہا مینے انس رضے اللہ عنہ سے آیت اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ کی تفسیر مین سُنا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (کچھ لوگون پر) گذرے تو ان مین سے (کسی الملعون) نے
آپ کو چوک ماری اور جبریل علیہ السلام آئے اور مین گمان کرتا ہون کہ جبریل علیہ السلام نے انکو چوک ماری اور وہ انکے
جسمون مین بھی چوک کی طرح لگنے تو وہ مر گئے اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ ٹھٹے کرنیوالون کی جماعت جیسی مجھکو یزید بن رومان
نے عروہ بن زبیر سے خبر دی پندرہ نفر تھے اور وہ اپنی قوم مین بڑے آدمی اور شریف تھے بنی اسد بن عبد العزی بن قصی
مین سے اسود بن مطلب ابو زمعہ مجھے پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اسکی ایذاء اور استہزاء کی خبر ہوئی
تو آپنے اسپر بددعا کی اور فرمایا یا اللہ اسکی آنکھین اندھی کر اور اسکو اسکی اولاد کی مصیبت دکھا یعنے اسکی اولاد مرجاوے اور یہ انہر
رووے) اور بنی زہرہ مین سے اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ اور بنی مخزوم مین سے ولید بن مغیرہ
ابن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم اور بنی سہم مین سے ابن عمر بن ہصیص بن کعب بن لوی بن العاص بن وائل بن ہشام
بن سعید بن سعد اور خزاعہ مین سے حرث بن طلالہ بن عمرو بن حرث بن عمرو بن ملکان جب انہون نے شرارت مین
سر اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹھٹھون مین تنگ دیا تو اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری فَاصْدَعْ بِمَا
تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ تک محمد بن اسحاق نے کہا مجھے
یزید بن رومان نے خبر دی عروہ بن زبیر سے یا اسکے سوا کسی اور عالم سے کہ جبریل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور آپ
بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو جبریل علیہ السلام اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکے پہلو مین اٹھے
اور آپکے پاس سے اسود بن عبد یغوث گذرا تو آپنے اسکے پیٹ کی طرف اشارہ کیا وہ مستسقی ہو گیا اور وہ اسی
استسقا کی عارضہ مین مر گیا اور آپکے پاس سے ولید بن مغیرہ گذرا تو آپنے اسکے اس زخم کی اثر کی طرف اشارہ کیا
جو اسکے پاؤن کے ٹخنے کے نیچے تھا بعد اسکی وجہ یہ تھی کہ اس سے دو برس پہلے یہ ولید ازار لٹکاتا ہوا خزاعہ کے
ایک آدمی پر سے گذرا تھا جو اپنے تیر کو پھل لگا رہا تھا تو اسکے ازار اسکے تیر کے ساتھ اٹک گئی اور اس سے اسکا پاؤن
زخمی ہو گیا اور وہ کچھ بھی نہ تھا اب پھٹ پڑا اور اس سے وہ مر گیا اور آپکے پاس سے عاص بن وائل گذرا تو آپنے اسکے پاؤن کے تلوے کی طرف اشارہ
کیا وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر طائف کو جا رہا تھا تو وہ گدھا اسکو شبرقہ مین لیکر داخل ہو گیا (شبرقہ ایک نبات
کا نام ہے اور ہمارے ملک مین اسکو تھوہر کہتی ہین اسکا کانٹا بہت تیز ہوتا ہے واللہ اعلم) اور اسکا کانٹا عاص کے
پاؤن مین دھس گیا اور وہ اس سے مر گیا اور حارث بن طلالہ آپکے پاس سے گذرا تو اسکے سر کی طرف اشارہ کیا
وہ پیپ سے بھر گیا اور وہ اسی عارضہ سے مر گیا محمد بن اسحاق نے کہا مجھے محمد بن ابی محمد نے خبر دی ایک آدمی سے

انہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جس نے اسکام کا بوجہ اٹھایا اور اسکا متولی ہوا وہ ولید بن مغیرہ تھا اور ایسا
ہی مروی ہے مجاہد اور مقسم اور قتادہ اور بہت لوگون سے کہ وہ پانچ نفر تھے شعبی نے کہا سات نفر تھے اور مشہور پہلا
قول ہے اور یہ جو فرمایا جو ٹھیراتے ہین اللہ کی ساتھ اور کسی کی بندگی سو آگے معلوم کرینگے اس مین تہدید شدید اور وعید
اکید ہے اُسکے لیے جو اللہ کے ساتھہ کسی اور کی عبادت کرے اور فرمایا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم جانتے ہین کہ
انکی ایذا سے تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور دل منقبض تو تجھے یہ غم مین نڈالے اور تجھے اللہ تعالیٰ کی رسالت کی تبلیغ اور
اوسپر بہروسا کرنے سے انکی ایذا نہ روکے کیونکہ ہم تجھے بس ہین اور تیرے مددگار رہین تو اللہ تعالیٰ کی یاد مین مشغول
ہو اور اسکی حمد کر اور اسکی پاکی بول اور اسکی عبادت مین جو وہ نماز ہے شاغل ہو اسی لیے فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ جیسے حدیث مین آیا ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا کہا ہمکو حدیث بیان کی عبدالرحمان
بن مہدی نے کہا ہمکو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے انہون نے ابی الزاہریہ سے انہون نے کثیر بن مرہ سے انہون نے
نعیم بن عمار سے انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو
دن کے ابتدا مین چار رکعت کے ادا کرنے سے عاجز نہ ہو مین تجھے آخر دن مین کفایت کرونگا اور ایسا ہی اسکو
ابوداؤد اور نسائی نے مکحول کی حدیث سے انہون نے کثیر بن مرہ سے روایت کیا اسلیے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کوئی امر غم مین ڈالتا تو آپ نماز پڑہتے اور یقین سے آیت مین موت مراد ہے بخاری نے کہا سالم
نے کہا الیقین سے اس آیت مین مراد موت ہے اور یہ سالم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بیٹے ہین جیسے ابن
جریر نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن بشار نے انہون نے کہا ہمسے حدیث بیان کی یحییے بن سعید نے انہون نے
سفیان سے انہون نے کہا ہمسے حدیث بیان کی طارق بن عبدالرحمان نے انہون نے سالم بن عبداللہ سے وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ کی تفسیر مین سالم نے کہا الیقین وہ موت ہے اور یہی قول ہے مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عبدالرحمن
بن زید بن اسلم وغیرہ کا اور اسپر اللہ تعالیٰ کا وہ قول دلیل ہے جس مین اللہ تعالیٰ اہل نار سے خبر دیتا ہے کہ وہ
کہینگے قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ
بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ یعنے وہ بولے ہم نتھے نماز پڑہتے اور نہ تھے کہلاتے محتاج کو اور تھے بات
مین دھنستے ساتھ دھنسنے والون کے اور تھے جھٹلاتے انصاف کے دن کو جب تک آپہونچی ہمپر یقین کرنیوالی یعنے موت
اور صحیح بخاری مین زہری کی حدیث سے روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ ام العلا انصار کی ایک عورت
سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اور عثمان بن مظعون

فوت ہوچکے تھے ام العلانے کہا اللہ کی تجھپر رحمت ہوا ے ابوالسائب اعثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے میں گواہی دیتی ہون کہ اللہ تعالے نے تیری عزت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور تجھے کس چیز نے معلوم کرایا کہ اللہ تعالی نے اسکا اکرام کیا مین بولی آپ پر میری مان باپ قربان ہون پہر اور کس کی اکرام کرے گا اگر اسکی اکرام نہ کی) آپنے فرمایا اسکو یقین کرنیوالی آگئی یعنے موت اور مین اسکے لیئے خیر کی امید کرتا ہون اور اللہ تعالی کے قول وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ سے دلیل لی گئی ہے کہ عبادت جیسے نماز زکوۃ حج وغیرہ انسان پر جبتک انسان کی عقل ثابت رہے واجب ہے وہ اپنے حال کے موافق پڑہے جیسے صحیح بخاری مین عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہوکر نماز پڑہ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اگر بیٹھنے کی طاقت نہو تو پہلو پر اور دلیل لی گئی ہے اس آیت سے ان ملحدون کی خطا اور غلطی اور شیطنت پر جو کہتے ہین کہ یقین سے مراد بیان معرفت ہے وہ اس بات کے قائل ہین کہ جب آدمی معرفت الٰہی تک واصل ہوجاتا ہے تو اس سے انکے نزدیک تکلیف ساقط ہوجاتی ہے اور یہ انکا کفر اور ضلالت اور جہالت ہے کیونکہ انبیا علیہم السلام اور انکے اصحاب سے بڑہکر کون اعلم باللہ اور اعرف بہ ہے انبیاء علیہم السلام اور انکے اصحاب تو سب لوگون سے زیادہ اللہ کے جاننے والے اور اسکی معرفت والے اور اسکے حقوق اور صفات کو پہچاننے والے ہوتے ہین معہذا وہ سب لوگون سے زیادہ اللہ تعالی کی عبادت کرتے تہے اور خیرات کرنے پر وفات تک مواظبت کرتے تھے یہان تو مراد یقین سے بالیقین موت ہے جیسے ہمنے بیان کیا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْهُدٰى اٰيَةً وَعَلَيْهِ الْاِسْتِعَانَةُ وَالتَّوَكُّلُ وَهُوَ الْمَسْئُوْلُ اَنْ يَتَوَفَّانَا عَلٰى اَكْمَلِ الْاَحْوَالِ وَاَحْسَنِهَا فَاِنَّهٗ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اٰخِرُ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ الْحِجْرِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فتح البیان کا بیان ناتخ یہ ہے واحدی نے کہا جماعۃ مفسرین کا یہ قول ہے کہ یقین سے (آیت مین مراد) موت ہے کیونکہ وہ متیقن الوقوع ہے اسکا واقع ہونا متحقق ہے جس مین کوئی شک نہین کرتا ابوحیان نے کہا یقین موت کے اسمار مین سے ہے اور اسکی نزول کے ساتھ سب شک زائل ہوجاتے ہین اور عبادت کو موت تک موقت کرنے مین اخبار اور اعلام اور اشعار ہے کہ اسکی موت کے سوا کوئی نہایت نہین ہے تو اب یہ اعتراض وارد نہ ہوگا کہ اس توقیت مین کیا فائدہ تہا باوجود اسکے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس سے عبادات ساقط ہوجاتے ہین اور جواب کی تفصیل اور ایضاح یہ ہے کہ تو اپنے حیات کی جمیع ازمان اور اپنی زندگانی کے جمیع لحظات مین عبادت کر اور عبادت سے کوئی طرفہ خالی نہ چہوڑ واللہ اعلم بمرادہ زجاج نے کہا معنی یہ ہین کہ تو ہمیشہ اسکی عبادت کر کیونکہ اگر بغیر توقیت کے کہا جاتا کہ تو عبادت کر تو جائز تہا کہ انسان ایکبار عبادت کرکے مطیع بنجاوے تو جب یہ فرمایا موت تک عبادت کر تو عبادت پر تا

زیست قائم رہنے کا ارشاد فرمایا اور اسکی مثل ہے اللہ تعالی کا قول سورہ مریم مین وَاَوْصٰانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا یعنے اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوۃ کی جبتک ہون مین جیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف گھبراتے سعید بن منصور اور ابن منذر اور حاکم نے تاریخ مین اور ابن مردویہ اور دیلمی نے ابو مسلم خولانی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالی نے مال کے جمع کرنے اور تاجرون سے ہونے کی وحی نہین کی مجھے تو یہ حکم کیا کہ تو یاد کر خوبیان اپنے رب کی اور رہ سجدہ کرنے والون مین اور بندگی کر اپنے رب کی جبتک پہنچے تجھکو موت اور یہ حدیث بہت طرق سے مروی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ اللہ تعالی کا ہی حمد ہے جسنے ہمکو اپنے سچے دین کی راہ دکھائی ورنہ ہم نہ تھے کہ راہ پاتے اگر وہ ہمین راہ نہ دیتا اور اسی پر ہمارا بہروسا ہے اور اس سے ہمارا سوال یہ ہے کہ ہمین اکمل اور احسن احوال پر فوت کرے وہ جواد کریم ہے الحمد للہ اسکی توفیق اور اعانت اور اسکی یاری سے آج دن جمعرات ۴ ذی الحجہ ۱۳۰۹ ہجری مین عنقریب ۴ بجے دن کے سورہ حجر کی تفسیر لکھنی ختم ہوئی اور مجھے واثق امید ہے اپنے رب سے کہ وہ مجھسے یہ کام پورا کراویگا اور اپنی اعانت اور توفیق میرے شامل حال رکھیگا وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین اب شروع ہوتی ہے اللہ کی توفیق سے تفسیر سورہ نحل کی

سورۂ نحل

یہ ساری سورت مکی ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے قول پر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور ابو الزبیر سے مروی ہے کہ یہ سورت سوا آخری تین آیتون کے مکہ مین اتری ہے اور وہ تین آیتین مکہ اور مدینہ کے درمیان اتری ہین جب آپ احد سے واپس جا رہے تھے اور وہ تین آیتین اللہ تعالی کے قول وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَہْدِ اللّٰهِ سے تعلمون تک ہین اور قتادہ رضہ نے کہا کہ یہ سورت مکی ہے مگر پانچ آیتین اور وہ پانچ آیتین یہ ہین وَالَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا الآیۃ اور ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الآیۃ اور وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا آخر سورہ تک اور مقاتل نے زیادہ کیا کہ اللہ تعالی کا قول مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖ الآیۃ اور ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَۃً الآیۃ یہ دو آیتین بھی مکے مین نہین اترین اور اصم نے بعض سے حکایت کی ہے کہ یہ سورت ساری مدنی ہے اور اول اولی بالقبول ہے اور چونکہ اس سورت مین اللہ تعالی نے اپنی بہت نعمتون کو شمار کیا ہے اسلیے اسکو سورہ نعم بھی کہتے ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ پہونچا حکم اللہ کا سو اسکی شتابی مت کرو وہ پاک ہے اور برتر ہے انکے شریک بتلانے سے **ف** حافظ ابن کثیر نے کہا اللہ سبحانہ وتعالی قیامت کے اقتراب اور اسکی

نزدیک ہونیکی ماضی کے صیغہ کے ساتھہ جو تحقیق اور وقوع پر لامحالہ دلالت کرتا ہے خبر دیتا ہے آور یہ اللہ تعالی کا قول
اللہ پاک کے اس قول کیطرح ہے اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ یعنے نزدیک آلگا لوگون کو انکے
حساب کا وقت اور وہ بیخبر ٹلاتے ہین اور اللہ تعالی کے اس قول کی طرح اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ یعنی پاس
آلگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور یہ جو فرمایا اسکی جلدی مت کرو یعنے جو دور تہا وہ نزدیک آگیا اور احتمال ہے کہ فَلَا
تَسْتَعْجِلُوهُ مین ضمیر اللہ سبحانہ وتعالی کیطرف عائد ہو یعنے اللہ سے جلدی مت مانگو اور ضمیر کا عود عذاب کیطرف بہی
ممکن ہے یعنے اسکی جلدی مت کرو اور دونون مین تلازم ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ
وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ٥ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ
وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ یعنے اور شتاب مانگتے ہین تجہہ سے آفت اور اگر نہوتا ایک وعدہ ٹہر رہا تو پہونچتی
انپر آفت اور آویگی انپر اچانک اور انکو خبر نہوگی شتاب مانگتے ہین تجہہ سے عذاب اور دوزخ گہیر رہی ہے منکرون
کو اور ضحاک نے اس آیت کی تفسیر مین ایک غریب قول کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ پہونچا حکم اللہ کا سے مراد
اللہ تعالی کے فرائض اور حدود ہین اور اسکو ابن جریر نے رد کیا اور کہا ہم نہین جانتے کہ کسینے فرائض اور شرائع
کا انکے وجود سے پہلے استعجال کیا ہو بخلاف عذاب کے کہ کفار نے استبعادًا اور تکذیبًا عذاب اترنے سے قبل
اسکو مانگا مین کہتا ہون یہ آیت بہی ویسی ہی ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا
وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ
بَعِيدٍ یعنے شتابی کرتے ہین اسکی جو یقین نہین رکہتے اسپر اور جو یقین رکہتے ہین انکو اسکا ڈر ہے اور جانتے
ہین کہ وہ ٹہیک ہے سنتا ہے جو لوگ جہگڑتے ہین اس گہڑی کے آنے مین وہ بہکے ہین صریح **مترجم** کہتا ہے قبل وجود
فرائض انکا استعجال قرآن مین ثابت ہے حضرت موسی علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کا ایک مدت کام بنا رہا پہر
ان کی حبث بری گی انپر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ نے انکے اطراف کے شہر چہین لیے اور لوٹا اور بہت قید
کرکے لیگیا وہان کے بہاگے لوگ شہر بیت المقدس مین جمع ہوئے حضرت شمویل پیغمبر سے چاہا کہ کوئی بادشاہ
باقبال مقرر کرو کہ بغیر سردار باقبال ہم لڑ نہین سکتے انکا قصہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورہ بقرہ کے رکوع الکتیر
مین بیان فرمایا ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا
نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ یعنے تونے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل مین موسی علیہ السلام کے بعد جب کہا اپنے نبی کو کھڑا
کردے ہمکو ایک بادشاہ کو کہ ہم لڑائی کرین اللہ کی راہ مین وہ بولا کہ یہی توقع ہے تم سے کہ اگر حکم ہو تم کو لڑائی کا تب نہ لڑو بولے
ہمکو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑین اللہ کی راہ مین اور ہمکو نکال دیا ہمارے گہر دن سے اور بیٹیون سے پہر جب حکم ہوا انکو لڑائی کا پہر
گئے مگر تہوڑے ان مین اور اللہ کو معلوم ہین گنہگار یہ مذکور صاف دلالت کرتا ہے کہ انپر لڑائی فرض نتھی انہون نے ہی اسکا
حکم مانگا اسکے وجود سے پہلے اور ایسا ہی ان مظلوم بے بس مسلمانون نے جو کفار کے ہاتھ مین مکہ مین محصور تہے قتال کی
فرضیت کا حکم مانگا انکی بابت اللہ سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَ
اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ کَخَشْیَةِ
اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً یعنے تونے نہ دیکھے وہ لوگ جنکو حکم ہوا تہا کہ اپنے ہاتھ بند رکھو اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو
زکوۃ پہر جب حکم ہوا انپر لڑائی کا اسی وقت ان مین ایک جماعت ڈرنے لگی لوگون سے جیسا ڈر ہو اللہ کا یا اس سے زیادہ
ان دونو قصون سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ لوگون نے وجود فرائض سے قبل استعجال فرائض کیا ہے ہان البتہ ضحاک
کے یہ معنی یہان مستقیم نہین مین مین کہتا ہون ہو سکتا ہے کہ حکم پہونچنے سے وہی قتال کا حکم پہونچنا مراد ہو جسکی مستضعفین مظلوم
بے بس مسلمان طالب تہے کیونکہ یہ سورت مکی ہے اور اس مین گویا بے بس مسلمانون کو تسلی دینا منظور ہے اور سیاق
سباق اور نظم قرآن اسکے کچہ مخالف نہین ہے واللہ اعلم بحقیقة الحال والیه المرجع والمآل عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی
عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہر قیامت کے قریب ایک سیاہ بادل پچہم کیطرف سے ڈہال
کی برابر نمودار ہوگا وہ اوپر کیطرف چڑہتا جاویگا اس مین ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا اور کہیگا ای لوگو تو بعض لوگ
بعض کی طرف متوجہ ہو کر کہینگے تمنے (کچہ) سنا تو بعض انمین سے کہیگا ہان سنا ہے اور بعض شک کرینگے پہر وہ آواز
کرنیوالا دوسری بار آواز کرے گا ای لوگو پہر بعض بعض کو کہینگے تمنے کچہ سنا تو وہ کہینگے ہان
سنا پہر تیسری بار آواز کریگا اے لوگو پہونچا حکم اللہ کا سو تم جلدی کرو اسکو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک دو مردون نے کپڑا کہولا ہوا ہوگا (خرید وفروخت
کے لیے) تو وہ لپیٹ نسکینگے کبہی اور بیشک ایک مرد نے حوض لیپا ہوگا اور وہ اس مین کبہی پانی نپلاویگا اور
ایک مرد نے اپنی اونٹنی دوہی ہوگی وہ اسکے دودہ کو کبہی نپی سکے گا فرمایا اور لوگ اس آواز کے طرف رک جاوینگے
پہر اللہ تعالی نے اپنے نفس کو منزہ کیا اس چیز سے جسکو اسکا شریک بتاتے ہین اور اسکے ساتہ اسکی عبادت مین اور ون
کو ہمسر کرتے ہین اوثان اور انداد سے تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ عُلُوًّا کَبِیْرًا اور یہ لوگ قیامت کی تکذیب کرنیوالے انکا

تو اللہ تعالی نے فرمایا یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ الآیہ انتہی ما قال ابن کثیر نے تفسیرہ فتح البیان کا بیان فائح یہ ہے کہ اللہ کا عذاب
آگیا اور اسکی آمد ان نزدیک آپہونچی اور قریب مشرکون کے لیے قتل بالسیف کے ساتھ اور ماضی کے ساتھ اسکا تعبیر کرنا
اسلیے ہی کہ اسکا وقوع محقق ہے اور ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ امر سے اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ مین مراد قیامت ہے زجاج
نے کہا امر وہی ہی حسب مجازات کا اللہ سبحانہ وتعالی نے کفار کو انکے کفر پر وعدہ دیا اور جب آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَھَاتَیْنِ یُشِیْرُ بِاِصْبَعَیْہِ یَمُدُّھُمَا یعنی بھیجا گیا ہون مین اور
قیامت ان دو انگلیون کی طرح اور آپ سبابہ اور وسطی کے ساتھ اشارہ فرماتے اور انکو کھڑا کرتے اَخْرَجَاہُ فِی
الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ حَدِیْثِ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اور بعض نے کہا امر سے آیت مین مراد اسکا عذاب یا قیامت کی ساعت
حکم ہے اور وہ تو واقع ہو چکا ہے اگرچہ محکوم بہ کا وقوع بالفعل نہین ہوا اسلیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کے
وقوع کا حکم وقت معین پر دیا ہے تو سو وقت کے آنے سے پہلے اسکا وجود ظہور مین نہین آتا اور بعض نے کہا اس کے آنے
سے مراد اسکے مبادی اور مقدمات کا آنا ہے ضحاک نے کہا امر سے احکام اور حدود اور فرائض مراد ہین فَلَا
تَسْتَعْجِلُوْہُ اسکے وقت سے پہلے اسکا آنا طلب کرو کیونکہ وہ لامحالہ واقع ہونیوالا ہے اور تمھاری اس مین کچھ
بھلائی نہین ہی اور تم اس سی چھوٹ نہین سکتی اور مشرک عذاب جلدی مانگتے جیسے نضر بن حارث نے کہا اَللّٰھُمَّ
اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یعنی یا اللہ
اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس سی تو ہم پر برسا پتھر آسمان سی یا لا ہم پر دکھ کی مار ابو جہل جب مکہ سے نکلنے لگا تو اس
نے بھی یہی دعا کی کعبہ کے سامنے دہی پیش آئی اللہ تعالی نے اپنی تنزیہ اور اپنا ترفع بیان کیا انکے اشراک سے اور
وہ اس بات سے پاک ہے کہ اسکا کوئی شریک ہے اور یہان انکا شرک یہ ہے جو انھون نے عذاب کو جلدی مانگا اور قیامت
کے قیام کا اقتراح اور درخواست استہزا کی اور تکذیبًا کیونکہ اسکا قائم کرنا اللہ تعالی کے اوصاف مین سی ہے
اور انکا قیامت کے قیام کا انکار گویا اللہ سبحانہ وتعالی کی اس وصف کا انکار ہے اور انکا یہ سوال اس امر کا
متضمن ہے کہ وہ سبحانہ وتعالی اسکے برپا کرنے پر قادر نہین ہے اسکے کھڑا کرنے سی عاجز ہے اور عجز اور
عدم قدرت مخلوق کی صفات مین سے ہین نہ خالق کی صفات مین سی تو انکا یہ انکار اور استہزا شرک ٹھیرا اور
اس مین خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہے انکے شان کی تحقیر کے لیے اور انکا درجہ گرانے کے لیے خطاب کے
رتبہ سی اور سعبیہ کی قرءت مین تشترکون ہی تاے خطاب کے ساتھ اور عما مین ما مصدریہ ہی تو اب اسکی لیے عاید کی ضرورت
نہین ہے جمہور کے نزدیک یا ما موصولہ ہے جیسے سمین نے کہا یعنی وہ پاک ہے اس چیز سے جسکو یہ شریک بتاتے ہین اور

ما عبارت ہے اصنام سے يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ
اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ○ اتارتا ہے فرشتے بھید دیکر اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین کہ خبر پہونچا دو
کہ کسی کی بندگی نہین سوا میرے سو مجھہ سے ڈرو **ف** اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے کہ اتارتا ہے فرشتے بھید دیکر یعنے
وحی دیکر اور ایسا ہی ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ قول وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ
مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنے اور اسیطرح بھیجا ہمنے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب
اور نہ ایمان پر ہمنے رکھی ہے یہ روشنی اس سے راہ دیتے ہین ہم جسکو چاہین اپنے بندون مین اور تو البتہ سوجھاتا
ہے سیدہی راہ اور یہ جو فرمایا جسپر چاہے اپنے بندون مین ان سے مراد انبیا علیہم السلام ہین جیسے اللہ سبحانہ
وتعالی نے فرمایا اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ یعنے اللہ سبحانہ وتعالی بہتر جانتا ہے جہان بھیجے اپنا
پیام اور جیسے فرمایا اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ یعنے اللہ
چھانٹ لیتا ہے فرشتون مین پیغام پہونچانے والے اور آدمیون مین اللہ سنتا ہے دیکھتا اور جیسے فرمایا يُلْقِي
الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى
اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے اتارتا ہے بھید کی بات اپنے حکم سے جسپر
چاہے اپنے بندون مین کہ وہ ڈراوے ملاقات کے دن سے جسدن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی نرہے گی اللہ پر
انکی کوئی چیز کسکا راج ہے اسدن اللہ کا ہے جو اکیلا ہے دباؤ والا اور یہ جو فرمایا کہ خبر پہنچا دو یعنے وہ خبر پہونچا دین
کہ کسی کی بندگی نہین میرے سوا سو مجھہ سے ڈرو یعنے میرے عذاب سے ڈراؤ اس شخصکو جو میرے امر کی مخالفت
کرتا ہے اور میرے سوا کسی اور کی پرستش انتہے ما قال ابن کثیر فی تفسیرہ فتح البیان کا بیان مبین یہ ہے کہ ملائکہ
سے مراد ینزل الملٰئکۃ مین جبرئیل ہے اور جمع کے ساتھہ تعبیر اسکی تعظیم کے لیے ہے اور روح سے مراد وحی ہے
یہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا اور یہی مراد ہے روح سے اللہ تعالی کے قول يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ
مین اور وحی کو روح اسلیے کہا گیا کہ وہ مؤمنین کے دلون کو حیات بخشتی ہے اور منجملہ وحی کے قرآن مجید اور فرقان
حمید ہے اور قرآن دین مین ایسے مرتبہ اور مقام مین وارد ہے جیسے جسم مین روح اور یہی حسن کا قول ہے تو روح
کے ساتھہ وحی کی تعبیر کرنے مین استعارہ تصریحیہ ہے اسطرح کہ روح کے ساتھہ بدن زندہ رہتا ہے اور وحی
کے ساتھہ دلون کو حیات نصیب ہوتی ہے جہالت وغیرہ سے اور بعضنے کہا اس سے مراد خلائق کے ارواح

ہین اور بعض نے کہا رحمت مراد ہے اور بعض نے کہا ہدایت اسلیے کہ ہدایت کی ساتھ دل زندہ ہوتے ہین جیسے بدن روح
کے ساتھ اور ابو عبیدہ نے کہا روح سی اس جگہہ جبرئیل مراد ہین اس صورت مین با بالروح مین مع کے معنے مین
ہوگی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہی کہ روح اللہ سبحانہ و تعالی کے امر سے ایک امر ہو اور
اسکی مخلوقات مین سی ایک مخلوق ہے اور ارواح کی صورتین بنی آدم کی صورتون کیطرح ہین اور آسمان
سے کوئی فرشتہ نازل نہین ہوتا مگر اسکے ساتھ ایک روح ہوتا ہے پہر ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے
یہ آیت پڑہی یَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا یعنے جسدن کہڑے ہون روح اور فرشتے قطار ہوکر پہر
فرمایا جسپر چاہے اپنے بندون مین یعنے اسپر جسکو اپنے بندون سی نبوت اور رسالت اور تبلیغ الی الخلق
کے لیے چن لے اور وہ انبیا ہین اور اس جملہ کے ماقبل سے اتصال کی یہ وجہ ہے کہ جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کی جانب سے اسکے امر قریب ہونیکی خبر دی اور انکو اسکے استعجال سے منع
کیا تو انہون نے اس طریق اور سبیل مین تردد کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کو اس
امر کا علم ہوا تو آپنے خبر دی کہ آپکو یہ امر وحی کی ساتھ معلوم ہوا ہے جسکو فرشتے اللہ کی جانب سی اللہ کے
رسولون کی زبانون پر ڈالتے ہین اور اس آیت مین احکام علمیہ پر تنبیہ کے بعد احکام فرعیہ پر تنبیہ ہے
اِنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا کے ساتھ تو آیت احکام اصلیہ اور فرعیہ کی جامع ہے پہر جب اللہ سبحانہ و تعالی نے
لوگون کو اپنی توحید کا ارشاد کیا تو توحید کے دلائل بہی بیان کیے اور فرمایا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ تَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ بنائے
آسمان اور زمین ٹہیک وہ اوپر ہے انکی شریک بتانے سے بنایا آدمی ایک بوند سے پہر تب ہی ہوگیا جہگڑتا
بولتا **ف** اللہ تعالی اپنے عالم علوی اور عالم سفلی یعنے آسمان زمین کے بنانے کی خبر دیتا ہے اور
فرماتا ہے کہ یہ نکمے نہین بنائے گئے جنکا کچہ اثر نہ نکلے بلکہ اس دنیا کا اثر ہے آخرت مین جیسے فرمایا وَ
لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لِيَجْزِیَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِیَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
بِالْحُسْنٰی یعنے اور اللہ کا ہے جو کچہ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلا دیوے برائی والونکو
انکی برائی کا اور بدلا دے بہلائی والون کو بہلائی پہر اپنے نفس کو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس
شخص کے شرک سے منزہ کیا جو اسکے ساتھ غیر کی عبادت کرتا ہے اور ثابت کر دکہایا کہ وہی مخلوق کے
پیدا کرنے مین مستقل ہے وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اسلیے وہی اکیلے معبود ہونے کا مستحق ہے اسکی عبادت

ہین اسکا کوئی شریک نہین ہی پہر جنس انسان کو نطفہ سے بنانے پر تنبیہ کی کہ اسکی اصل کیسی مہین ذلیل ضعیف
چیز ہے پیدا ہوکر جب استقلال پکڑتا ہے اور درجہ بدرجہ چڑہتا ہے تو اپنے رب سے مخاصمہ کرتا ہے اور اسکی
تکذیب کرتا ہے اور اسکے رسولون سے محاربہ کرتا ہے حالانکہ اسلیے پیدا کیا گیا ہے کہ بندہ بنے نہ مخالف جیسے اللہ
تعالی نے فرمایا وَھُوَ الَّذِی خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ہ وَ
یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُھُمْ وَلَا یَضُرُّھُمْ وَکَانَ الْکَافِرُ عَلٰی رَبِّہٖ ظَھِیْرًا یعنے اور
وہی ہی جسنے بنایا پانی سے آدمی پہر ٹہیرایا اسکا جد اور سسرال اور ہی تیرا رب کر سکتا یعنے مارکر پہر جلاویگا
اور پوجتے ہین اللہ کو چہوڑکر وہ چیز کہ نہ بہلا کرے انکا نہ برا اور ہے منکر اپنے رب کیطرف پیٹہ دے رہا اور
جیسے فرمایا اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ نُّطْفَۃٍ فَاِذَا ھُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ
وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْہُ تُوْقِدُوْنَ
اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ بَلٰی وَھُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِیْمُ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ
کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ یعنے کیا دیکہتا نہین آدمی کہ ہمنے اسکو بنایا ایک بوند سے پہر تبہی وہ ہوگیا
جہگڑتا بولتا اور بٹہاتا ہے ہمپر کہاوت اور بہول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب
کہوکہلی ہوگئین تو کہہ انکو جلاویگا جسنے بنایا انکو پہلی بار اور وہ سب بنانا جانتا ہے جسنے بنادی
تمکو ہرے درخت سے آگ پہر اب تم اسیسے سلگاتے ہو کیا جسنے بنائے آسمان اور زمین سکتا نہین کہ بناوے
ایسے آدمی کیون نہین اور وہ ہے اصل بنانیوالا سب جانتا اسکا حکم یہی ہے جب چاہے کسی چیز کو
کہے اسکو ہو وہ ہوجاوے سو پاک ہے وہ ذات جسکے ہاتہ ہے حکومت ہر چیز کی اور اسیکی طرف پہر جاوگے
اور اسمین حدیث ہے جسکو امام احمد اور ابن ماجہ نے بشر بن جحاش رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتہ مین تہوکا پہر فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ای ابن آدم تو مجہے
کسطرح عاجز سمجہتا ہے اور حال یہ کہ مینے تجہکو اس تہوک جیسی چیز سے پیدا کیا یہانتک کہ جب ٹہیک
کیا تجہکو پہر تجہکو برابر کیا اور تو اپنی دو چادرون مین چلا اور تونے اکٹہا کیا اور روکا یہانتک کہ
جب پہنچی جان حلق کو تو کہنے لگا مین خیرات کرلون اور وہ وقت خیرات کا کہان (زمین سے پیر پہیلانے کا آواز نکلا) مترجم کہتا ہے

اور اسکی تصدیق اللہ تعالی کی کتاب مین ہے اللہ تعالی نے فرمایا وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہونچے کسو کو تم مین موت تب کہے اے رب کیون نہ ڈھیل دی تونے مجھکو ایک تھوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگون مین اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جب پہونچا اسکا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو۔ فتح البیان کا بیان فائح یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آسمان اور زمین کو اس وصف ونعت پر جسکا تم مشاہدہ ومعاینہ کرتے ہوا سلیے پیدا کیا کہ اس سے تم اسکی قدرت اور وحدانیت پر دلیل لو اور بعض نے کہا حق سے مراد فنا اور زوال ہے وہ برتر ہے ان مشرکون کے اشراک سے یا انکے ان شرکون سے جنکو یہ اللہ تعالی کے شریک ٹہراتے مین باوہ ارض وسموات سے فوق ہے چونکہ انواع مخلوقات سفلیہ سے نوع انسان اشرف تہا اسلیے اسکو مقدم کیا اور ذکر سے خاص کیا فرمایا وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَ لَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور چوپاے بنادے تم کو ان مین جڑاول ہے اور کتنے فائدے اور بعضون کو کہاتے ہو اور تم کو ان سے رونق ہے جب شام کو پہیر لاتے ہو اور جب چراتے ہو اور اٹہا لے چلتے ہین بوجہ تمہارے ان شہرون تک کہ تم نہ پہونچتے وہان مگر جان توڑ کر بیشک تمہارا رب بڑا شفقت والا مہربان ہے

ف اللہ تعالی اپنے بندون پر منت رکہتا ہے اس چیز کی جو اس نے انکے لیے چوپاون سے بنائی اونٹ اور گائے اور بکریان جسکی تفصیل اللہ سبحانہ وتعالی نے سورہ انعام مین کی اور آٹہ نر اور مادہ بیان کیے اور جو منفعت اور منافع کے ساتہ احسان اور امتنان جتاتا ہے جو اسنے ان چوپایون کی اون اور پرون اور بالون مین انسان کے لیے رکہے کہ اسکو پہنتے ہین اور اسکو بچہاتے ہین اور انکے دودہ پیتے ہین اور انکی اولاد کو کہاتے ہین اور اسکے علاوہ لوگون کے لیے انمین جمال ہے یعنے زینت اور رونق ہے اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا وَ لَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ رواح اسوقت کو کہتے ہین جب چوپاے پہلے پہر چراگاہ سے چرکر آتے ہین اور اسوقت انکی کوکہین بسبب سیر ہونے کے بہری ہوئی ہوتی ہین اور انکے تہن دودہ سے لبریز اور انکی کوہان اونچے ہوتے ہین اور سراح اسوقت کو کہتے ہین جب انکو چرانے کے لیے چراگاہون مین لیجاتے ہین اور اثقال سے مراد وہ بہاری بوجہ ہین جنکے نقل اور حمل سے دوسرے شہرون تک تم عاجز ہو اور تم

عاجز ہو اور تم ان شہرون تک نہین پہونچا سکتے مگر جانین توڑ کر اور اس انعام کا محل حج اور عمرہ ہے اور غزوات اور تجارات جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہَا وَلَکُمْ فِیْہَا مَنَافِعُ کَثِیْرَۃٌ وَّمِنْہَا تَاْکُلُوْنَ وَعَلَیْہَا وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ یعنے اور تم کو چوپایون مین دہیان کرنا ہی پلاتے ہین ہم تمکو انکے پیٹ کی چیز سے اور تمکو ان مین بہت فائدے ہین اور بعضون کو کہاتے ہو اور انپر اور کشتی پر لدے پہرتے ہو اور فرمایا اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْہَا وَمِنْہَا تَاْکُلُوْنَ وَلَکُمْ فِیْہَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْہَا حَاجَۃً فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَعَلَیْہَا وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ یعنے اللہ ہے جس نے بنا دیے تم کو چوپایے تا سواری کرو کتنو نپر اور کتنون کو کہاتے ہو اور ان مین تم کو بہت فائدے ہین اور تا پہنچو ان پر چڑہکر کسی کام تک جو تمہارے جی مین ہو اور انپر اور کشتی پر لدے پہرتے ہو اور دکہاتا ہے تم کو اپنے نشانیان پہر کون کون نشانیان اپنے رب کی نہ مانوگے اسی لیے اس جگہہ ان نعمتون کو شمار کرکے فرمایا اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنے تمہارا رب جسنے ان چوپایون پر تم کو مسلط کردیا اور انکو تمہارا فرمانبردار کیا بڑا شفقت والا مہربان ہے جیسے فرمایا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَہُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَامًا فَہُمْ لَہَا مٰلِکُوْنَ وَذَلَّلْنٰہَا لَہُمْ فَمِنْہَا رَکُوْبُہُمْ وَمِنْہَا یَاْکُلُوْنَ وَلَہُمْ فِیْہَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ یعنے اور کیا نہین دیکھتے کہ ہمنے بنادیے انکو اپنے ہاتہون بنائے سے چوپایے پہر وہ انکا مال ہین اور عاجز کردیا انکو انکے آگے پہر انمین کوئی ہے انکی سواری اور کسیکو کہاتے ہین اور انکو ان مین فائدے ہین اور پینے کی گہاٹ پہر کیون شکر نہین کرتے اور فرمایا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفُلْکِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُہُوْرِہٖ ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّکُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْہِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ہٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ یعنے اور بنادیے تمکو چوپایے اور کشتی جسپر سوار ہوتے ہو تا چڑہ بیٹھو اسکی پیٹہ پر پہر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اسپر اور کہو پاک ذات ہے وہ جسنے بس مین دیا ہمارے یہ اور ہم نہ تھے اسکو مقابل ہونے والے اور ہمکو اپنے رب کیطرف پہر جانا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا دِفْءٌ سے مراد ثیاب ہین اور منافع سے مراد چوپایون کے دودہ گوشت اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا کہ دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ سے مراد ہر چوپایے کی نسل ہے اور مجاہد نے کہا دِفْءٌ سے مراد لباس ہے جو چوپایون کی اُون اور پشمون اور بالون سے) بنا جاتا ہے اور منافع سے مراد انکی سواری

ہے اور انکا دودہ اور انکا گوشت اور قتادہ کا یہ قول ہے کہ دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ سے مراد لباس ہے اور منفعت اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پہونچنا اور ایسا ہی کہا بہت مفسرین نے جنکی الفاظ متقارب ہین انتہے ما قال ابن کثیر فی تفسیرہٖ فتح البیان کا بیان فاتح یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس نوع کی جنس کو جماد سے بنایا جو حیوان سے نکلتا ہے اور وہ منی ہے اور اسکو کئی بار بنایا یہانتک کہ اسکی صورت کامل ہوگئی اور اسکا نقشہ کہینچ گیا اور اس مین روح پہونکا گیا اور اسکو اسکی مان کے شکم سے اس دنیا کی طرف نکالا پہر اس نے دنیا مین حیاتی کاٹی اور مِنْ نُّطْفَةٍ مین مِنْ ابتدا غایت کے لیے ہے اور اسکی انتہا محذوف ہے جیسے کرخی نے ثابت کیا اور نطفہ پانی کے قطرہ کو کہتے ہین کہا کرتے ہین نَطَفَ رَاْسُهٗ جب اسکے سر سے قطرے گرین اور بعض نے کہا نطفہ صاف پانی کو کہتے ہین اور اسکے ساتہہ عورت اور مرد کے پانی سے تعبیر کیجاتی ہے نطفہ کی جمع نطف اور نطاف ہے پہر فرمایا کہ انسان باوجود اس بات کے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اسکو ایسے خسیس مہین ضعیف نکمی چیز سے بنایا مستقل ہوکر خدا کی قدرت مین کمر بستہ ہوکر جہگڑتا ہے کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابی بن خلف کے حق مین نازل ہوئی ہے اور بہتر تو یہہ ہے کہ آیت کریمہ کو ہر اوس شخص کے حق مین عام سمجہا جاوے جس سے خصومت ظہور مین آوے اور اسکو عام سمجہا جاوے ہر اس خصومت مین جو دنیا آخرت مین واقع ہوگی کیونکہ جب مقام عموم کا مقتضی ہو تو خصوص سبب کا اعتبار نہین ہوتا جیسے اصول مین ثابت ہوچکا ہے کرخی نے کہا یہ نعم اسلیے بیان کی گئی ہین کہ ان سے وجود صانع پر استدلال کیا جاوے لوگون کی بیحیائی اور انکی سرکشی اور کفر مین ہمیشہ رہنے کے ثابت کرنے کے لیے بیان نہین کی گئین یعنی پہر انسان کی پیدایش کا ذکر کرکے انعام کے پیدا کرنے کا ذکر فرمایا اسلیے کہ ان مین اس نوع کے لیے منافع اور فوائد ہین تو انعام کے ساتہہ نوع انسان پر امتنان احسان رکہنا انعام کے غیر کے ساتہہ نوع انسان پر احسان رکہنے سے بہتر ہے فرمایا اور چوپائے خدا نے بنائے اور وہ اونٹ ہین اور گائے اور بکریان اور نعم اور انعام کا اکثر اطلاق اونٹ کے لیے آتا ہے اور ان سب کو بہی انعام کہتے ہین لیکن صرف غنم پر انعام کا اطلاق نہین آتا جوہری نے کہا انعام کا واحد نعم ہے اور اس اسم کا اطلاق اکثر اونٹ پر آتا ہے پہر جب اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ ہمنے اسکو بنی آدم کے لیے بنایا تو وہ منافع بیان کیے جو بنی آدم کے لیے ان چوپایون مین رکہے واحدی نے کہا خَلَقَهَا پر کلام ختم ہوگئی پہر فرمایا تمہارے واسطے ان چوپایون مین گرمی کے اسباب ہین اور ہوسکتا ہے کہ کلام لَكُمْ پر تمام ہو لیکن واحدی کی بات

حاصل ہوتی ہے ابن عباس رضے اللہ عنہما نے کہا دف کپڑے ہین اور منافع انکے گوشت اور دودہ ہین یہہی ابن عباس رضے اللہ عنہما کا قول ہے اور وہ منافع انکا دودہ دینا ہے اور انپر سواری کرنی اور انکا جننا اور انکے ساتہ کہیتی کرنی اور اسکے مثل اور بہت فوائد ہین اور بعض نے کہا دف کہتے ہین نتاج اور دودہ کو صحاح مین جوہری نے کہا دف اونٹون کا نتاج ہے اور انکا دودہ اور انکی وہ چیزین جن سے نفع لیا جاتا ہے پہر کہا اور دف گرمی کو بہی کہتے ہین اسصورت مین اگر دف سے معنے اول مراد ہین تو منافع کو اور منافع پر اسکے سوا حمل کرنا ضروری ہے اور اگر معنے ثانی مراد ہین تو منافع کی تفسیر اُن چیزون کے ساتہہ جو ہمنے ذکر کین واضح ہوگی اور بعض نے کہا منافع سے خاص نتاج مراد ہے اور بعض نے کہا رکوب پہر اللہ تعالی نے گوشت کی منفعت کو علیحدہ کرکے ذکر کیا حالانکہ منافع مین یہہ بہی داخل ہے کیونکہ یہ منفعت عظیم ہے اور بعض نے کہا اس غرض سے ذکر کو اس لیے خاص کیا کہ انکے گوشت اور چربیون سے انتفاع کے وقت انکا وجود ہی نہین رہتا بخلاف اور منافع کے کہ انمین وہ خود سالم رہتے ہین اور ظرف کی تقدیم جو اختصاص کی خبر دیتی ہے اس مین اشارہ ہے کہ ان کا کہانا ہی مقصود بالذات ہے اور اسکا عدا نادر ہے تو انکے غیر کا کہانا جیسے مرغی اور بطخ اور مرغ آبی اور بر و بحر کا شکار تو یہ فاکہ کے قائم مقام ہے اور بعض نے کہا کہ ظرف کی تقدیم وقف کے لیے ہے نہ حصر کے لیے اور چونکہ لباس کی منفعت کہانیکی منفعت سے اکثر اور عظیم تہی اسلیے اُسکو مقدم کیا اور ان انعامات جسمانی کے ساتہ تمہارے لیے ان مین رونق ہے اور زینت جب پہیر لاتے ہو شام کو اور جب چراتے ہو اور انکے پہیر لانے کو انکے لیجانے پر مقدم کیا باوجود اسکے کہ یہ خلاف واقع ہے اسلیے کہ انکا پہیر لانیکے وقت دیکہنا اجمل اور احسن ہوتا ہے کیونکہ وہ اسوقت مین اپنے کہانے پینے کی حاجت کو پونہچکر آتے ہین اور انکے شکم کہانے پینے سے لبریز ہوتی ہین اور انکے تہن دودہ سے بہولے ہوئے ہوتے ہین تو چارپایون والے اسوقت خوش ہوتے ہین بخلاف لیجانے کے وقت کے کہ اسوقت وہ خالی شکم نکلتے ہین اور انکے تہن شکم سے لگے ہوتے ہین اور ان دونون وقتون کو اسلیے خاص کیا گیا کہ دیکہنے والون کے لیے یہی دو وقت ہین اور جب وہ باڑون مین ہوتے ہین اسوقت انکو کوئی نہین دیکہتا اور جب وہ چراگاہون مین ہوتے ہین تو وہ متفرق ہوتے ہین کوئی کسیطرف چرتا ہے کوئی کسیطرف اور یہ جمال اکثر ایام ربیع مین ہوتا ہے جب بارشین ہوتی ہین اور گہاس اوگتے ہین اور عرب باہر چلے آتے ہین اور چارپایون کا اسوقت بہت عمدہ نظارہ ہوتا ہے اونٹ اپنا آواز نکالتے ہین اور گائے اپنا آواز اور بکریان اپنا آواز بعض بعضکو جواب دیتے ہین اور وہ انعام

تمہارا بوجھ اٹھا کر اس شہر کی طرف لیجاتے ہیں کہ تم ان شہروں تک اگر تمہارے پاس انعام نہوں نہیں پہونچ سکتے مگر جانیں توڑ کر تمہارا مالک تمپر بڑا شفیق رحیم ہے جو اس نے تمہارے بوجھ اٹھانے کے لیے چوپایے بنادیے اور تمہاری مصالح کو آسان کردیا بلد کا لفظ آیت میں بلا تعیین ہر بلد کو شامل ہے اور بعض نے کہا بلد سے مراد مکہ ہے یہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا قول ہے اور بعض نے کہا بلد سے یمن اور مصر اور شام مراد ہیں کیونکہ عرب کی تجارت کی یہی جگہہ تہیں **مترجم** کہتا ہو لفظ بلد عام ہے شامل ہے ہر بلد قریب بعید کو کیونکہ حسب مقام عموم کا مقتضی ہو تو خصوص سبب کا اعتبار نہیں ہوتا اور شق کے معنے الا بشق الانفس میں مشقت کے ہیں اور یہ لفظ شین کی زیر اور زبر کے ساتھہ دونو طرح پڑھا گیا ہے جوہری نے صحاح میں کہا اَلشِّقُّ اَلْمَشَقَّۃُ وَمِنْہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ یعنے شق کے معنے مشقت کے ہیں اور یہی معنے ہیں شق کے اللہ سبحانہ وتعالی قول الا بشق الانفس میں اور احتمال ہے کہ مفتوح مصدر ہو اور مکسور نصف کے معنے میں ہو کہا جاتا ہے اَخَذْتُ شِقَّ الشَّاۃِ وَشِقَّۃَ الشَّاۃِ یعنے میں نے نصف بکری لی اس صورت میں معنے یہ ہونگے تم ان شہروں تک نہیں پہونچ سکتے مگر آدہی جانوں سے یعنے تکان کیوجہ سے اپنی اصلی حالت پر نہیں رہ سکتے اللہ تعالے نے اپنے بندو پر انعام کی پیدائش کا علی العموم احسان رکہا پہر خاص اونٹ کا ذکر کیا اسلیے کہ یہ بوجہ اٹہانے کے ساتہہ مخصوص ہے بخلاف گائے بکری کے وَالْخَيْلَ

وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور گہوڑے بنائے اور خچریں اور گدہے کہ انپر سوار ہو اور رونق اور بناتا ہے جو تم نہیں جانتے **ف** یہ اللہ تعالی کی مخلوق کی دوسری قسم ہے جسکو اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کے لیے بنایا انکے ساتہہ انپر احسان جتاتا ہے اور یہ قسم گہوڑے ہیں اور خچریں اور گدہے جنکو اللہ سبحانہ وتعالی نے سواری اور رونق کیلیے بنایا اور سواری اس نوع کی بڑے مقاصد ہیں ہے اور چونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس نوع کو اور انعام پر فضیلت دی اور انکا علیحدہ بیان کیا اسلیے علما میں سے جو گہوڑوں کے گوشت کی حرمت کے قائل ہیں انہوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے جیسے ابو حنیفہؒ اور جو فقہا ان کے موافق ہیں اسطرح کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے گہوڑوں کو خچروں اور گدہوں کے ساتہہ مقارن کیا اور خچریں اور گدہے (بالاتفاق) حرام ہیں جیسے سنت نبویہ سے ثابت ہے اور اکثر علما اسی طرف گئے ہیں اور امام ابو جعفر بن جریر نے روایت کیا کہا حدیث بیان کی محمد سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہمسے (سفیان) بن عیینہ نے کہا خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیے بن ابی کثیر

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان انواع ثلاثہ کی پیدایش کی معظم علت بیان کی اور فرمایا لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً اور یہ علت
اس اعتبار سے تھی کہ سواری ان انواع کے بڑے مقاصد مین سے ہے اور سواری کے سوا ان انواع سے اور طرح کے منافع
بھی معلوم ہین بوجہ لادنا وغیرہ اور زِينَةً کا لِتَرْكَبُوهَا کے محل پر عطف ہے کیونکہ وہ نصب کے محل مین ہے اور یہہ پیدایش
کی بھی علت ہے اور لِتَتَزَيَّنُوا نہ فرمایا تاکہ معطوف علیہ کے مطابق ہو جاتا کیونکہ رکوب مخاطبین کا فعل ہے اور زینت
زائن کا اور وہ باریتعالیٰ ہے اور اصل بات یہہ ہے کہ معتبر مقصود مین رکوب ہی ہے بخلاف زینت کے کہ اسکی طرف
ہمت والے التفات بھی نہین کرتے کیونکہ اس سے عجب پیدا ہوتا ہے تو گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا مین نے
انکو اسلیے پیدا کیا کہ تم انپر سوار ہو اور انکے وسطے اور ذریعے سے اپنی جانون سے تکان اور مشقت کو دور کرو
اور رہی زینت تو وہ اگرچہ فی نفس الامر حاصل ہے لیکن مقصود بالذات نہین ہے اور گھوڑے کے گوشت کی حرمت
کے قائلین نے اس آیت سے دلیل لی ہے اسطرح کہ انکی خلق کی رکوب علت بیان کرنا دلالت کرتا ہے کہ یہ انواع اسی
مصلحت کے لیے پیدا کیے گئے ہین نہ کسی اور مصلحت اور علت کے واسطے کہتے ہین اور ان انواع ثلاثہ کو علیحدہ بیان
کرنا اور انکو انعام سے نکالنا بھی اسکا مؤید ہے اب یہ مفید ہوگا کہ ان انواع ثلاثہ کا حکم تحریم اکل مین متحد اور
متفق ہے اور کہتے ہین اگر گھوڑون کا اکل جائز ہوتا تو اسکے اکل کے ذکر کے ساتھ امتنان اوسکے رکوب
کے ذکر سے اولی تھا کیونکہ اکل مین رکوب سے زیادہ فائدہ ہے اور گئے ہین اسطرف امام مالک اور امام ابو حنیفہ بعد
اندونو کے اصحاب اور اوزاعی اور مجاہد اور ابو عبید وغیرہم اور گئے ہین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم گھوڑون
کے گوشت کی حلت کی طرف اور یہی قول ہے حسن البصری اور شریح اور عطا اور سعید بن جبیر کا اور اسطرف
گئے ہین امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور پہلے قول والون کے لیے لترکبوہا کے ساتھ
علت بیان کرنے مین کوئی حجت نہین ہے کیونکہ یہ اسکی عظیم منفعت کا ذکر ہے اور اسکے اغلب منافع کا ذکر
کرنا اسکے غیر کا منافی نہین اور ہم اس امر کو بھی تسلیم نہین کرتے کہ اکل مین رکوب سے زیادہ فائدہ ہے تاکہ اسکا
ذکر کیا جاتا اور اسکا ذکر کرنا رکوب کے ذکر سے اقدم ہوتا اور دوسرے یہ کہ اگر یہ آیت تحریم خیل پر دلالت کرتی تو گدہون کے لحوم کی حرمت پر بھی دلالت
کرتی اور اسوقت خیبر کے سال گدہون کے گوشت کی تحریم کی تجدید کی حاجت نتھی اور ہم بیان کر چکے کہ یہہ
سورت مکی ہے اور حاصل یہ ہے کہ ادلہ صحیحہ گھوڑون کے گوشت کی حلت پر دلالت کرتی ہین اگر ہم تسلیم
کرلین کہ اس آیت سے تحریم کے قائل تمسک کر سکتے ہین تو سنت مطہرہ ثابتہ اس احتمال کے رافع اور اس استدلال
کی دافع ہوگی اور علامہ محمد بن علی شوکانی نے اپنی مؤلفات مین اس مسئلہ کو اس وضاحت سے بیان کیا ہے جو

مین نظر کرنے والا غیر کا محتاج نہین رہتا اور لحوم خیل کی حلت مین احادیث وارد ہوئین مین صحیحین وغیرہما مین اسما
بنت ابی بکر رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد (مبارک) مین گہوڑا
قربانی کیا اور ہمنے اسکو کہایا اور ابو عبیدہ اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی نے نکالا او صحیح کہا اور نسائی اور ابن منذر
اور ابن ابی حاتم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو گہوڑون کے گوشت کہانیکی اجازت
دی اور گہروالے گدہون کے گوشت کہانے سی منع فرمایا اور ابوداؤد نے اسکی مثل جابر رضے اللہ عنہ کی حدیث سے
ہی نکالا اور یہ دونو حدیثین مسلم کی شرط پر ہین او صحیحین مین جابر رضے اللہ تعالے عنہ کی حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہروالے گدہون کے گوشت سے منع فرمایا اور گہوڑون کے گوشت کہانے
کی) اجازت دی اور ہی وہ حدیث جسکو ابوعبید اور ابوداؤد اور نسائی نے خالد بن ولید رضے اللہ تعالی عنہ سے
نکالا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمایا ہر دانت والی درندے کے کہانے سے اور گہوڑون او خچرون اور
گدہون کے گوشت (کہانے) سی تو اسکی اسناد مین صالح بن یحیے بن ابی المقدام ہے اور اس مین مقال ہے اور
اگر ہم فرض کرین کہ یہ حدیث صحیح ہے تو ہی حلت کی حدیث کا معارضہ نہین کر سکتی علاوہ ممکن ہے کہ جس حدیث میں
تحریم کی تصریح ہے خیبر کے دن سے پہلی کی ہو تو یہ منسوخ ہو گی پہر فرمایا کہ جن چیزون کو بیان شمار کیا اسکے علاوہ
وہ اشیا عجیبہ اور غریبہ اللہ تعالی بناتا ہے اور بناویگا جنکے احاطہ سے تمہارا علم عاجز ہے اب اس آیت مین وہ سب
چیزین داخل ہین اور آیت کریمہ ان سب اشیاء کو شامل ہی جو قرآن کریم کے نزول کے وقت موجود نہ تہین اور پیچہے
حادث ہوئین اور ریل اور بادبان گہوڑے اور جتنی کلین اور مشینین حادث ہوئین سب کو یہ آیت شامل ہے بلکہ
انکا حدوث قرآن کریم کا ایک معجزہ ہے کہ اس پیش گوئی کے مطابق قرآن کے نزول کے بعد ہزارہا اشیا ظہور
مین آئین اور انشاء اللہ تعالی آوین گی اگر قرآن کریم کے نزول کے بعد کوئی چیز ایجاد نہ ہوتی تو یہ قرآن مجید پر ایک نوع
اعتراض تہا کہ وہ کون اشیا ہین جنکی بابت اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے ویخلق. لا تعلمون یعنے اللہ تعالی وہ چیزین
بناویگا جنکا ابہی تم کو علم نہین جب ان اشیاء کا ظہور ہوا تو یقینًا معلوم ہوا کہ قرآن کریم صادق ہے اور اسکی
کلام ہے جس نے اپنے حق مین فرمایا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا یعنے
اللہ تعالے سی کس کی بات سچی اور کسکا قول ہے ؎ جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ + تَقَاصَرَ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ +
اللہ تعالی نے سچ فرمایا ہے وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
یُّؤْمِنُوْنَ یعنے یہ قرآن موافق اس کلام کے ہے جو اس سے پہلے ہے اور کہولنا ہر چیز کا اور راہ سوجہاتی اور

مہربانی ان لوگون کو جو یقین لاتے ہین بعض نے کہا مراد انواع حشرات اور ہوام ہین جو زمین کے نیچے رہتے ہین
اور دریاؤن مین جنکو بشر نے نہین دیکھا اور نہ سُنا اور بعض نے کہا ان سے وہ انعامات مراد ہین جنکو اللہ سبحانہ
وتعالی نے بندون کے لیے جنت مین پیدا کیا ہے اور وہ عذاب مراد ہین جنکو اللہ سبحانہ وتعالی نے کفار کے
لیے دوزخ مین مہیا کر رکھا ہے اور وہ انعامات اور عذاب وہ ہین جنکو آنکھون نے نہین دیکھا اور کانون نے نہین
سُنا اور دلون پر انکا خیال نہین آیا بعض نے کہا اس سے سُس کا نبات ہین اور ریشم کا فوائد مین پیدا کرنا مراد
ہے اور بعض نے کہا عرش کے نیچے ایک چشمہ ہے اور بعض نے کہا نور کی ایک نہر ہے اور بعض نے کہا سفید زمین
مراد ہے اور ان انواع مین سے کسی نوع پر اس آیت کو مقصور محصور کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ
اللہ سبحانہ وتعالی وہ چیزین پیدا کرتا ہے جنکا بندون کو علم نہین ہے تو یہ آیت ہر اس شی کو شامل ہے جسکو بندے
کا علم محیط نہین ہے اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے نکالا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی مخلوق مین سے ایک زمین ہے سفید سوتی کی پھر ابن مردویہ نے اسکے اوصاف بیان
کیے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث موضوع ہے پھر اسکے آخر مین کہا یہی معنے ہین اللہ تعالی کے قول و
یخلق ما لا تعلمون کے وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ اور
اللہ پر پہونچتی ہے سیدھی راہ اور کوئی راہ کج بھی ہے اور وہ چاہے تو راہ دے تم سب کو **ف** یعنے اسکی
قدرتین دیکھکر صاف معلوم ہوتے ہین اسکی خوبیان اور جسکی عقل سیدھی نہین وہ بہکتا ہے **ف** جب اللہ
سبحانہ وتعالی نے اُن حیوانات کا ذکر فرمایا جنپر حسی راہون مین سیر کیا جاتا ہے تو دینی راہون پر چلنے کی تنبیہ
کی اور قرآن کریم کی یہ اکثر عادت ہے کہ امور حسیہ سے امور معنویہ نافعہ دینیہ کیطرف عبور کرتا ہے جیسے اللہ تعالے
نے فرمایا وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى یعنے اور خرچ راہ لیا کرو کہ خرچ راہ مین بہتر ہے گناہ سے بچنا اور
فرمایا يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ
خَيْرٌ یعنے اے اولاد آدم کی ہمنے اتاری تمپر پوشاک کہ ڈھانکے تمہاری عیب اور رونق اور کپڑے پرہیزگاری کے
سو بہتر ہین اور جب اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سورت مین انعام وغیرہا مین سے اُن حیوانات کا ذکر فرمایا جنپر
لوگ سوار ہوتے ہین اور پہونچتے ہین اُنپر اسکام تک جو انکے جی مین ہوتے ہین اور اٹھاے چلتے ہین انکے
بوجھ شہرون اور دور دور مکانون اور تکلیف والے سفرون تک تو ان راہون کا بیان کرنا شروع کیا جنمین
مین لوگ اللہ تعالی کی طرف چلتے ہین اور بیان کر دیا کہ سیدھا رستہ اس تک پہونچتا ہے اور فرمایا وَعَلَى

اللہ قصد السبیل جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ یعنے اور یہ راہ ہی میری سیدہی سو اسپر
چلو اور مت چلو کوئی راہین پہر تمکو پہٹا دینگی اسکی راہ سے یہ کہدیا ہے تم کو شاید تم بچتے رہو اور فرمایا ھٰذَا
صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ یعنے یہ راہ ہے مجہہ تک سیدہی مجاہد نے اللہ سبحانہ وتعالی کے قول وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ
السَّبِیْلِ کی تفسیر مین کہا طَرِیْقُ الْحَقِّ عَلَے اللّٰہِ یعنے حق رستہ اللہ پر پہونچتا ہے اور سدی نے آیت کی
تفسیر مین کہا کہ قصد سبیل سے مراد اسلام ہے اور عوفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اللہ تعالے
کے قول وعلی اللہ قصد السبیل کی تفسیر مین کہ اللہ سبحانہ وتعالی پر بیان ہے یعنے اللہ تبارک وتعالی ہدایت
اور ضلالت کو بیان کرتا ہے (جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا یعنے پہر سمجہ دی اسکو
برائی کی اور بہلائی کی اور فرمایا اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا یعنے ہمنے اسکو سوجہائی
راہ یا حق مانتا یا ناشکر) اور ایسا ہی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے
اور یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا لیکن مجاہد کا قول بیان سیاق کی روسے اقوی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالے
نے خبر دی کہ یہان راہین ہین جنپر چلتے ہین اسکی طرف اور اسکی طرف تو طریق حق ہی پونہچتا ہے اور وہ طریق
ہے جسکو اوس نے مقرر کیا اور پسند کیا اور اسکے سوا سب طرق مسدود ہین اور ان مین اعمال مردود ہین
(جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
یعنے اور جو کوئی چاہے سوائے اسلام کے کوئی اور دین سو اس سے ہرگز قبول نہوگا اور وہ آخرت مین خراب ہے
اور فرمایا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ
نَقِیْرًا یعنے اور جو کوئی نیک عمل کریگا مرد ہو یا عورت اور ایمان رکہتا ہوگا سو وہ لوگ داخل ہونگے جنت مین
اور انکا حق نرہیگا تل بہر اور فرمایا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً
طَیِّبَۃً یعنے جسنے کیا نیک کام مرد ہو یا عورت ہو اور وہ ایمان پر ہے تو اسکو ہم جلادینگے اچہی زندگی اور
فرمایا فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا کُفْرَانَ لِسَعْیِہٖ یعنے سو جو کوئی کرے نیک کام اور وہ
یقین رکہتا ہو سو اکارت نکرینگے اسکی دوڑ ان سب آیات سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت مین ایمان
شرط ہے ایمان کی انتفا سے اعمال کی قبولیت منتفی ہوجاتی ہے) اسی لیے فرمایا وَمِنْھَا جَآئِرٌ اسے
حَائِرٌ مَائِلٌ زَائِغٌ عَنِ الْحَقِّ یعنے کوئی راہ کج ہے کہ حیران کردینے والی ہے اور حق سے مائل اور درکنار

ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ کج رستے مختلف طرق ہین اور متفرق آراء جیسے یہودیت اور نصرانیت
اور مجوسیت اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے ومنکم جائر پڑہا یعنے کوئی تم سے کج ہے پہر اللہ سبحانہ
وتعالی نے خبر دی کہ یہ سب اسکی قدرت اور مشیت سے ہین اور فرمایا وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ جیسے فرمایا
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ
یعنے اور اگر تیرا رب چاہتا یقین ہی لاتے جتنے لوگ زمین مین سارے ہین تمام اب کیا تو زور کرے گا لوگون
پر تاکہ ہوجاوین باایمان اور فرمایا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
یعنے اور اگر چاہتا تیرا رب کر ڈالتا لوگون کو ایک راہ پر اور ہمیشہ رہتے ہین اختلاف مین مگر جنپر رحم کیا تیرے رب نے اور
اسیواسطے انکو پیدا کیا ہے اور پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بہر دونگا دوزخ جنون اور آدمیون سے انتہی
انتہے ما قال ابن کثیر بزیادۃ فتح البیان کا بیان کاشف ہے کہ قصد مصدر ہے معنے مین فاعل کے تو معنے
یہ ہوئے وَعَلَى اللّٰهِ هِدَايَةُ قَاصِدِ الطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ بِمُوْجَبِ وَعْدِهِ الْمَحْتُوْمِ وَتَفَضُّلِهِ الْوَاسِعِ یعنے
اللہ پر ہے طریق مستقیم کی ہدایت اپنی حتمی وعدہ اور وسیع فضل کے موجب اور بعض نے کہا یہان مضاف
محذوف ہے اور تقدیر یون ہے وَعَلَى اللّٰهِ بَيَانُ قَصْدِ السَّبِيْلِ یعنے اللہ پر ہے سیدہی راہ کا بیان کرنا
اور سبیل سے مراد اسلام ہے اور اسکا بیان کرنا اسطرح ہے کہ اللہ تعالے نے رسولون کو بہیجا اور کتابین اتارین
اور حجج اور براہین اپنی توحید اور اپنے رسولون کی رسالت پر قائم کیے اور سبیل مین قصد یہ ہے کہ وہ سبیل
موصل الی المطلوب ہو تو حاصل معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالے نے اپنے ذمہ لے لیا ہے ان راہون کا بیان کرنا
جو مطلوب تک پہونچا دیتی ہین تو سیدہا راہ اسلام ہے اور کج راہین یہودیت ہے اور نصرانیت اور مجوسیت
ہے اور صابئیت اور کفر کی سب ملتین بعض نے کہا قصد سبیل سے سنت مطہرہ مراد ہے اور جائر سے بدعت
محدثہ مضلہ مراد ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا یہ قول ہے کہ اللہ پر ہے کہ ہدایت اور ضلالت کو بیان
کرے اور جائر سے سبل متفرقہ مراد ہین اور قتادہ کا یہ قول ہے کہ اللہ پر ہے بیان کرنا اپنے حلالون اور حرامون
کا اور اپنی طاعت اور معصیت کا اور بعض راہین کج ہین یعنے حق سے کج ہین اور حضرت علی علیہ السلام پڑہا
کرتے ومنکم جائر اور اگر چاہتا تو راہ دیتا تم سب کو یعنے اگر چاہتا تو سب کو ایسا راہ دیتا کہ وہ طریق واضح
صحیح تک پہونچا دیتا تو کر سکتا تہا لیکن اس نے نہ چاہا بلکہ اسکی مشیت ارادہ طریق اور اسکی دلالت کی ہے

مقتضے ہوئی جیسے فرمایا وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ یعنے اور سوجہادین اسکو دو گہاٹیان اور رہا بالفعل اس تک پہنچانا
تو اس سے لازم آتا ہے کہ عباد مین کوئی کافر موجود نہ ہو اور نہ مسلمانون مین کوئی مستحق نار ہو حالانکہ مشیت بالغ
اس امر کی مقتضی ہے کہ بعض مومن ہون اور بعض کافر جیسے قرآن کریم کی سب آیات اسمضمون پر ناطق اور اس
امر کی شاہد مین اور حب اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے وجود باجود اور اپنی کمال قدرت اور اپنی بدیع صنعت بر
حیوانات کی عجائب احوال بیان کرنے سے دلیل لی تو چاہا کہ مطلوب پر نباتات کی غرائب احوال کے ذکر کے
ساتہہ بہی استدلال بیان کرے تو فرمایا هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ
فِيهِ تُسِيمُونَ ○ يُنۢبِتُ لَكُم بِهِ ٱلزَّرْعَ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلنَّخِيلَ وَٱلْأَعْنَٰبَ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ
إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وہی ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی تمہارا اس سے پینا ہے اور
اس سے درخت ہین جن مین چراتے ہو اگاتا ہے تمہارے واسطے اس سے کہیتی اور زیتون اور کہجورین اور
انگور اور ہر قسم کے میوے اس مین نشانی ہے ان لوگون کو جو دہیان کرتے ہین **ف** حب اللہ سبحانہ و
تعالی نے ان انعام اور دواب کا ذکر فرمایا جنکے ساتہہ اس نے بندو نپر انعام کیا تو اپنی اس نعمت کا بیان
کرنا شروع کیا جو اس نے مینہ کے اتارنے مین بندو نپر کی جسمین انکے لیے بلغت اور متاع ہے اور انکے نعام
کے لیے فائدے ہین اور فرمایا لکم منہ شراب یعنے تمہارا اس سے پینا ہے اسطرح کہ اللہ تعالی نے اسکو صاف میٹہا
بنایا جسکا پینا تمہارے لیے آسان ہے اور اسکو کڑوا کہاری نہین بنایا جیسے اللہ تعالے نے فرمایا أَفَرَءَيْتُمُ
ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا
فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ بہلا دیکہو تو پانی جو تم پیتے ہو کیا تمنے اتارا اسکو بادل سے یا ہم ہین اتارنے والے اگر ہم
چاہین کر دین اسکو کہاری پہر کیون نہین حق مانتے) اور اس سے درخت ہین جن مین چراتے ہو یعنے اس پانی
سے تمہارے لیے درخت نکالتا ہے اور گہاس اگاتا ہے جس مین تم اپنے چارپائے چراتے ہو یہی قول ہے ابن
عباس رضی اللہ عنہما اور عکرمہ اور ضحاک اور قتادہ اور ابن زید کا اور ابن ماجہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج نکلنے سے پہلے چرانے سے منع کیا اور فرمایا اگاتا ہے تمہارے واسطے اس سے
کہیتی اور زیتون اور کہجورین اور انگور اور ہر قسم کے میوے یعنے ان سب اقسام انواع اصناف کو ایک
زمین سے ایک پانی کے ساتہہ نکالتا ہے اور حال یہ ہے کہ انکے اقسام مختلف ہوتے ہین اور انکی مزی
جدا جدا اور انکے رنگ گوناگون اور انکی بوئین علیحدہ علیحدہ اور انکی شکلین متفرق اسیلیے فرمایا إِنَّ فِى

ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ یعنے اس مین دلالت واضحہ ہے اسپر کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین جیسی اللہ تعالے نے فرمایا اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ یعنے بھلا کسنے بنائی آسمان اور زمین اور اتار دیا تم کو آسمان سے پانی پھر اگائے ہمنے اس سے باغ رونق کے تمہارا کام نہ تہا کہ اگاتے اونکے درخت اب کوئی اور حاکم ہے اللہ تعالے کے ساتھ کوئی نہین وہ لوگ راہ سے مڑتے ہین انتھے ماقال ابن کثیر بزیادۃ فتح البیان کا بیان کاشفت ہے کہ بارش اتارنے اور زراعات اگانی مین آیت عظیمہ دالہ ہے اللہ تعالی کی کمال قدرت اور اسکی تفرد ربوبیت پران لوگون کے لیے جو اللہ تعالے کی مخلوقات مین دہیان کرتے ہین اور اسکی مصنوعات مین نظر کو مہلت نہین دیتے آیت کا لفظ اس سورت مین سات بار مذکور ہوا ہے پانچ بار مفرد اور دو بار جمع کرمانی نے کہا جہان اللہ تعالی نے آیت کو افراد کے لفظ سے تعبیر کیا ہے تو وحدت مدلول کے لیے اور وہ اللہ تعالی ہے اور جہان جمع سے تعبیر کیا وہان مسخرات کی مناسبت کا لحاظ کیا انتھے اور اس آیت کے فاصلہ اور وقف کو تفکر کے ساتھ ختم کیا کیونکہ انگوری اگانے مین نظر مزید تامل کی محتاج ہے اور استعمال فکر کی مفتقر تو نہین دیکہتا کہ ایک دانہ جب زمین مین رکہا جاتا ہے اور اسپر کچہ زمانہ گذرتا ہے زمین کی رطوبت کے ساتھ تو وہ دانہ پہولتا ہے اور اسکا اوپر کا کنارہ پہوٹتا ہے اور ہوا کی طرف اس سے درخت چڑہتا ہے اور اسکے نیچے سے عروق اور جڑین زمین مین دہستی جاتی ہین پہر اوپر کا سبزہ بڑہتا ہے اور قوی ہوتا ہے اور اس سے پتے نکلتی ہین اور پہول اور غلاف اور میوے جو ایسے اجسام پر شامل ہوتے ہین جنکی طبیعتین مختلف ہوتی ہین اور مزے گوناگون اور رنگ علیحدہ اور بوئین جدا اور شکلین مخالف اور منافع متفرق پہر جو اس مین فکر کرتا ہے جان لیتا ہے کہ جس شخص کا یہ کام ہین اور یہ آثار ممکن نہین ہے کہ اسکی کوئی چیز کسی چیز مین صفات کمال سے مشابہ ہو اخس الاشیا کا اسکی الوہیت مین شریک ہونا تو بجائے خود رہا تعالی

عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ایسا ہی خازن اور ابو السعود مین ہے وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لا

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اور کام لگائے تمہارے رات اور دن اور سورج اور چاند اور تارے کام مین لگے ہین اسکے حکم سے

اس مین نشانیان ہین ان لوگون کو جو بوجھ رکھتے ہین **ف** چارپچیزون ہی بندون کے کام لگ رہے ہین صبح بیکن ستارون سے کچھ ظاہر مین انکو کام نہین انکو جدا فرمایا **ف** اور جو بکھیر ہے تمہارے واسطے زمین مین کئی رنگ کا اس مین نشانی ہے ان لوگون کو جو سوچتے ہین **ف** شاید اس سے جانور مراد ہین **ف** اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندون کو اپنی آیات عظام اور منن جسام پر خبردار کرتا ہے جو اسنے رات اور دن کے بندون کے کام مین لگانے مین انپر احسان کیے رات کے پیچھے دن آتا ہے اور دن کے پیچھے رات اور سورج اور چاند آسمان کے بروج کا دورہ کرتے ہین سورج تین سو ساٹھ دن مین ختم کرتا ہے اور چاند اٹھائیس دن مین) اور نجوم ثوابت اور سیارات آسمان کے کنارون مین چمکتے ہین تو کہ ظلمات مین انسے راہ لیا جاوے اور چاند سورج مین سے ہر ایک اپنی اپنی راہ مین پڑے ہین اس سے نہین ہٹتے جس جس راہ مین اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو چلا دیا ہے حرکت معین کے ساتھ کہ اس حرکت پر اندونو مین سے کوئی زیادہ حرکت نہین کرتا اور نہ اس سے کم چلتا ہے اور سب کے سب اسکی قہر اور سلطان اور حکومت کے تحت مین ہین اور ہر ایک اسیکا کام لگا یا ہوا ہے اور ہر ایک اسکی قدرت مین ہے جیسے اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تمہارا رب اللہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑھاتا ہے رات پر دن اسکے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا اور سورج اور چاند اور تارے کام لگے اسکے حکم پر سن لو اسی کا کام ہے بنانا اور حکم فرمانا بڑی برکت اللہ کی جو صاحب سارے جہان کا اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ یعنے بیشک اسکی قدرت باہرہ اور اسکی عظیم غلبہ پر اس مین پتے ہین اور نشانیان ہین انکے لیے جو اللہ سے سمجھتے ہین اور اسکی حجج کو پہچانتے ہین جب اللہ سبحانہ وتعالے نے عالم سموات پر تنبیہ کی تو ان امور عجیبہ اور حیوانات اور معادن اور نباتات مین سے ان اشیاء مختلفہ کیطرف نظر کرنیکی توجہ دلائی جو اسنے زمین مین پیدا کین اور طرفہ یہ کہ ان سب کے الوان اور اشکال مین تفریق کی اور انکے منافع مین اختلاف رکھا فرمایا وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ یعنے جو بکھیر ہے تمہارے واسطے زمین مین کئی رنگ کا اُس مین نشانی ہے ان لوگون کو جو اللہ کے انعام اور احسانات یاد کرتے ہین اور شکر کرتے ہین انتہے ما قال ابن کثیر و فتح البیان کا بیان فائح یہ ہے کہ رات دن کو تمہارے کام لگا دیا ہے یعنے ان دونون کو لوگون کے لیے مسخر کر دیا ہے اور انکے لیے نافع انکے مصالح کے مقتضائی کے موافق اور حاجات کی استدعا کے مطابق کیا

کے بعد دوسرا اپنا مہلت آتا ہے جیسے اپنے مالک کا فرمانبردار غلام مالک کے امر کی مخالفت نہین کرتا اور نہ اسکے ارادہ
سے نکلتا ہے اور اپنی دوڑ اور کوشش اور سعی کو اسکے نفع مین اکارت نہین کرتا اور ایسا ہی سورج چاند کو کام لگا
دیا ہے اور ستارے کام لگے ہین اسکے حکم سے جن سے عباد مقادیر اوقات پر استدلال لیتے ہین اور انکے ساتھ راہ
پاتے ہین اور اجزاء زمان کو انسے پہچانتے ہین اور یہ تو اپنے نفوس مین بھی متصرف نہین ہین اپنے غیر مین ان کا
تصرف تو بجای خود رہا اس مین فلاسفہ اور منجمین کی تردید ہے انکا اعتقاد ہے کہ یہ نجوم ہی عالم سفلی مین فاعل
اور متصرف ہین اللہ سبحانہ و تعالی نے خبر دی کہ یہ ہماری قہر اور ارادے کے تحت مین ذلیل ہین اور انکی تسخیر
اور انکے کام لگانے مین ان لوگون کے لیے پتے اور نشانیان ہین جو اپنے عقول کو ان آیات مین خرچ کرتے
ہین جو صانع کے وجود اور اسکی تفرد الوہیت اور ربوبیت پر دلیل ہین اور دلیل ہین کہ اسکے شریک کا وجود
موجود نہین ہے اور اس وقت اور فاصلہ کو عقل کے ساتھ ختم کیا کیونکہ علوی آثار اور آیات کی دلالت قدرت
باہرہ پر ظاہر ہے اور اسکی کبریائی اور عظمت پر انکی شہادت مین ہے اور آیات کو جمع سے تعبیر کیا مسخرات کی
مطابقت کے لیے اور بعض نے کہا کہ جمع کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک کی تسخیر رات کی تسخیر اور دن کی تسخیر اور آفتاب
کی تسخیر اور چاند کی تسخیر اور نجوم کی تسخیر علیحدہ علیحدہ فی نفسہا ایک ایک آیت ہے اور بہتر یہ تقریر ہے کہ کہا جاوے
کہ جن مواضع مین سے اللہ سبحانہ و تعالی نے آیت کو بعض مین مفرد سے تعبیر کیا اور بعض مین جمع سے انمین
سے ہر ایک موضع ایک اعتبار سے آیت کو جمع کے ساتھ تعبیر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ایک اعتبار سے
افراد کے ساتھ تعبیر کرنے کی تو ایک طریق پر نہ رکھا تاکہ دونو امرون کے جواز پر تنبیہ ہو جاوے اور ہر ایک کی عمدگی
معلوم ہو جاوے اور کام مین لگا دے تمہارے وہ سب دواب اور انعام اور اشجار اور ثمار جنکو زمین مین پھیلا یا یعنی
اللہ تعالے نے مخلوقات سماویہ اور مخلوقات ارضیہ سب کے سب کو بندون کے کام مین لگا دیا اور انکے الوان
مختلف ہین ان اشیاء کے بکھیرنے مین ایسی حالت مین کہ انکے رنگ مختلف ہین اور انکے اشکال جدا جدا حالانکہ یہ
سب طبیعت جسمیہ مین ساوی ہین آیت عظیمہ ہے جو اس پاک صانع کے وجود اور اسکے تفرد اور وحدانیت
اور اکیلے ہونے پر دلیل ہے ان امور کی تسخیر مین باوجود اسکے کہ انکے طبائع اور اشکال مختلف ہین اور
انکا مادہ ایک ہے ضرور آیت واضحہ ہے ان لوگون کے لیے جو دہیان کرتے ہین کیونکہ جو دہیان کرتا ہے وہ پند
لیتا ہے اور عبرت اور جو عبرت لیتا ہے وہ مطلوب پر دلیل لیتا ہے بعض نے کہا اول مقام تفکر کے ساتھ اس
لیے مخصوص ہوا کہ وہان ایراد شبہ کا امکان تہا اور دوسرا مقام عقل کے ساتھ اسلیے کہ اسکو شبہ کے ازالہ اور علت

کے دور کرنے کی پیچھے بیان کیا پھر جسنے اسکے پیچھے بھی حدانیت کا اعتراف نہ کیا تو وہ عقل والا نہین ہے اور
تمیز کو تذکیر کے ساتھ زیادہ دلالت کے لیے جسنے اس کے بعد بھی شک کیا اسکی حس ہی نہین ہے اور اس میں
جو تکلف ہے وہ مخفی نہین ہے اور بہتر یہی ہے کہ ہر جگہہ بھی ایسی ہی تقریر کی جاوے جیسے افراد آیت اور جمع آیت
مین کی گئی اسطرح کہ ان مواضع ثلاثہ مین سے ہر ایک موضع تفکر کے ذکر اور تعقل کے ذکر اور تذکر کے ذکر کی صلاحیت
رکھتا ہے ان اعتبارون کے لحاظ سے جو ظاہر ہین اور پوشیدہ نہین ہین تو ہر ایک موضع مین انمین سے جدا
جدا لفظون کے ساتھ تعبیر کرنےمین ایک عمدہ تفنن ہے جو مواضع ثلاثہ مین ایک لفظ کے تعبیر کرنے مین نہین پایا جاتا
تھے ما قال ابو الطیب فی تفسیرہ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَى
فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ
هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ
اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اور وہی ہے جسنے کام لگا دیا دریا کہ کھاؤ اس مین سے گوشت
تازہ اور نکالو اس سے گہنا جو اسے پہنتے ہو اور دیکھے تو کشتیان پہاڑتی چلتین اس مین اور اسواسطے کہ تلاش
کرو اسکے فضل سے اور شاید احسان مانو **ف** تلاش کرو اسکے فضل سے یعنے روزی کماؤ سوداگری سے دریا
مین **ف** اور ڈالے زمین مین بوجہ کہ کبھی جھک پڑے تمکو لیکر اور ندیان بنائین اور راہین شاید تم راہ پاؤ
ف یعنے ایک ملک سے دوسری ملک جا سکو **ف** اور بنائی پتے اور تارے سے لوگ راہ پاتے
ہین **ف** یعنے راہ مین پتے رکھے کہ بھول نہ جاوین **ف** بھلا جو پیدا کرے برابر ہے اسکے جو نہ پیدا کرے کیا
تم سوچ نہین کرتے اور اگر گنو نعمتین اللہ کی نہ پورا کر سکو انکو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے **ف**
اللہ تعالی بحر متلاطم الامواج کی تسخیر کی خبر دیتا ہے اور اپنے بندونپر احسان ثابت کرتا ہے اسلیے کہ اسنے بحر
کو انکے لیے مذلل اور فرمانبردار کر دیا اور اس مین جہازون پر سوار ہونے کو آسان کر دیا اور اس مین اقسام
اقسام کی مچھلیان پیدا کین اور مچھلی جیتی مری کا گوشت اپنے بندون کے لیے حلال کیا حل اور حرم مین
اور ان لآلی اور جواہر نفیسہ کے خبر دیتا ہے جو اسنے بحر مین پیدا کیے اور بندون کے لیے انکی جگہہ سے
انکو نکالنے کو آسان کر دیا گہنا پہننے کے لیے اور بحر کو فرمانبردار کر دیا کہ اس مین کشتیان بوجھ اٹھا کر پہاڑتی
چلتی ہین اپنی کوہان دار سینون کے ساتھ چلنے بنانے کی طرف اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندون کو ارشاد

کیا اور اسکیطرف انکو راہ دیا اور یہ انکے باپ نوح علیہ السلام کا ورثہ ہے کیونکہ وہ پہلا کشتیون پر سوار ہونے
والا ہے اور انہین کو پہلے اس صنعت کی تعلیم دی گئی پہر قرنا بعد قرن اور جیلا بعد جیل لوگون نے یہ کام ان
سے اخذ کیا اور سیکہا لوگ ایک قطر سے دوسرے قطر تک اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک اور ایک اقلیم
سے دوسری اقلیم تک وہان کی چیزین اسطرف لانے کے لیے اور یہان کی وہان لیجانے کے لیے سیر کرتے
ہین اسیلیے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ یعنے تلاش کرو اسکے
فضل سے اور اسکے احسان مانو حافظ ابوبکر بزار نے اپنی مسند مین کہا مینے اپنی کتاب مین محمد بن معاویہ بغدادی
سے پایا انہون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدالرحمن بن عبداللہ بن سہل نے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے
ابن ابی صالح نے اپنے باپ سے انہون نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے انہون نے کہا کہ اللہ تعالی نے اس
غربی بحر سے کلام کی اور بحر شرقی سو رہی) کلام کی تو غربی بحر کو فرمایا مین تجہہ مین را اپنے کچہ) بندی اپنے
بندون سے سوار کرنے والا ہون تو انکے ساتہہ کیا معاملہ کرے گا وہ بولا مین انکو غرق کردون گا اللہ تعالی نے
فرمایا تیرا عذاب تیرے کنارون مین ہے گا اور مین انکو اپنے ہاتہون پر اٹہا لون گا اور تو زیور اور صید سے محروم رہا
اور اس شرقی بحر سے کلام کی اور فرمایا مین تجہہ مین کچہ بندے اپنے بندون سے سوار کرنیوالا ہون تو تو انکے
ساتہہ کیا معاملہ کرنیوالا ہے وہ بولا مین انکو اپنے ہاتہون پر لے جاؤن گا اور مین انکے لیے ایسا ہوجاؤن گا جیسے
مان بچے کے تو اسکے بدلے مین انکو حلیہ اور صید دیا پہر بزار نے کہا ہم نہین جانتے کسنے اس اثر کو سہل سے عبدالرحمن
بن عبداللہ بن عمرو کے سوا روایت کیا اور یہہ منکر الحدیث ہے اور سہل نے اسکو نعمان بن ابی عیاش سے انہون
نے عبداللہ بن ابی عمرو سے موقوفاً روایت کیا پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے زمین کا ذکر کیا اور ذکر کیا ان اونچے اونچے
پہاڑون کا جو اس نے زمین مین بوجہ رکہدیے تاکہ زمین ٹہیری رہے اور ان حیوانات کے ساتہہ نہ ہلے اور نہ حرکت
کرے جو اسپر اللہ سبحانہ وتعالی نے پہیلائے ہین پہر اسکی وجہ سے انکی زندگانی اور انکا عیش ہمیشہ ہوجاوے
اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا یعنے پہاڑون کا (زمین پر) بوجہ رکہا اور عبدالرزاق نے
کہا کہ معمر نے ہمکو خبر دی قتادہ سے انہون نے کہا مینے حسن (بصری) سے سنا فرماتے تہے جب زمین پیدا ہوئی
تو ہلنے لگی (فرشتے) بولے اسکی پشت پر کوئی نہین ٹہیر سکے گا صبح کیوقت کیا دیکہتے ہین کہ پہاڑ پیدا
ہوئے ہوئے ہین تو فرشتون کو معلوم نہوا کہ پہاڑ کس چیز سے بنائے گئے اور سعید نے قتادہ سے انہون
نے حسن سے انہون نے قیس بن عبادہ سے روایت کیا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جب زمین کو پیدا کیا تو لرزنے

لگی فرشتے بولے اسکی پشت پر کوئی نہین ٹہیرنے کا پہر انہون نے صبح کی اور اس مین اسکے بوجہہ کہے تہے اور ابن
جریر نے کہا مجہے حدیث بیان کی مثنی نے انہون نے کہا مجہسے حدیث بیان کی حجاج بن منہال نے انہون نے
کہا ہمسے حدیث بیان کی حماد نے انہون نے عطا بن سائب سے انہون نے عبد اللہ بن حبیب سے انہون نے علی بن ابی
طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا جب اللہ تعالے نے زمین کو پیدا کیا تو ہلنے لگی اور بولی اے میرے رب تو میرے پر بنی
آدم کو (خلیفہ) کریگا اور وہ خطایا کے مرتکب ہونگے اور مجہپر زنا کرینگے فرمایا پہر اللہ تعالی نے اسپر وہ پہاڑ بوجہہ کیئے
جو تم دیکہتے ہو اور جو نہین دیکہتے تو یہ اسکی ٹہیراؤ کے وجہ ہوی جیسے گوشت کا بنتا ہے اور زمین مین نہرین رکہین جو ایک
مکان سے دوسرے مکان تک چلتی ہین اور بندون کی روزی کے لیے ایک جگہہ سے پہونچتی ہین حالانکہ
وہ دوسری جگہہ والون کے لیے روزی کا واسطہ اور ذریعہ اور سبب ہوتی ہین بقاع اور جنگلون اور بیابانون
کو قطع کرتی ہین اور پہاڑون اور اونچے اونچے ٹیلون کو پہاڑ کر نکلتی ہین اور اس شہر تک پہنچتی
ہین جنکے لیے اللہ تعالی نے انکو مسخر کیا ہے اور جنکے لیے اوس نے انکو کام مین لگایا ہے اور وہ زمین مین دائین
اور بائین اور جنوب اور شمال اور مشرق اور مغرب ہر طرف چل رہے ہین کوئی چہوٹی ہے کوئی بڑی اور کوئی
وادی ہے کسیوقت چلتی ہین اور کسیوقت انکا چلنا قطع ہوجاتا ہے کوئی کسی پہاڑ سے پہوٹتی ہے اور کوئی تہوڑا
تہوڑا پانی جمع کر چلتی ہے کسی کی رفتار تیز ہے اور کسی کی چال آہستہ جسطرح اللہ تبارک و تعالے نے
ارادہ کیا ہے اور انکا چلنا مقدر کیا ہے اور اس نے مسخر کیا ہے اور میسر اسکے سوا کوئی معبود نہین اور اسکے
بغیر کوئی رب نہین اور ایسی ہی اس نے زمین مین راہین رکہین جن مین ایک شہر سے چلکر دوسرے شہر تک
پہونچ جاتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالی پہاڑون کے درمیان قطع کر دیتا ہے اور دری بنا دیتا ہے جنکے درمیان
گذرنے کا طریق اور چلنے کا راہ ہوتا ہے جیسے اس نے فرمایا وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُونَ یعنے رکہین پہاڑون مین کشادہ راہین شاید وہ راہ پاوین یعنے ایک ملک کے لوگ دوسرے
ملک والون سے مل سکین اگر پہاڑ ایسے ڈہب پڑتے کہ راہین بند ہوتین تو یہ بات کہان ہوتی اور اس نے
بڑے بڑے پہاڑون اور چہوٹے چہوٹے پہاڑون اور ٹیلون کو علامتین بنا دیا جن سے مسافر دریا اور
جنگلون مین راہ پاتے ہین جب راہ گم کرتے ہین اور اندہیری راتون مین ستارون سے راہ لیتے ہین ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے وبالنجم ہم یہتدون کی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگ رات کی ظلمات مین نجم سے راہ پاتے
ہوتے ہین اور امام مالک نے وبالنجم ہم یہتدون کی تفسیر مین نجوم کے معنے جبال کے مراد لی ہین پہر اللہ تعالے

نے اپنی عظمت پر خبردار کیا اور فرمایا کہ عبادت اسکے سوا ان اوثان کی لائق نہین ہے جو کچھ پیدا نہین کر سکتے
اور خود مخلوق ہین اسواسطے فرمایا اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ یعنے بہلا جو پیدا کرے
برابر ہے اسکے جو نہ پیدا کرے کیا تم دہیان نہین کرتے پہر بندون کو خبردار کیا کہ میرے نعمتون کی تمپر اسقدر
کثرت ہے اور میرے احسان تمپر اتنے ہین کہ تم اُنکے عہدے سے نکل ہی نہین سکتے فرمایا وَاِنْ تَعُدُّوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے اگر گنو اللہ کی نعمتین نہ پورا کر سکو انکو بیشک اللہ بخشنہار
مہربان ہے تم سے تجاوز کرتا ہے اور اگر تم سے اپنے جمیع نعم کا شکریہ مانگے تو تم انکے مقابلہ مین شکر کرنے
سے عاجز ہو جاؤ اور اگر تم کو ان جمیع نعمتون کے مقابلہ مین شکر کرنے کا حکم دے تو تم ضعیف ہو جاؤ اور
چہوڑ دو اگر تمکو وہ عذاب کرے تو عذاب کر سکتا ہے اور وہ اس عذاب مین تمپر ظلم کرنے والا نہین ہے
لیکن وہ بخشنہار مہربان ہے کہ اس نے جمیع نعم کا شکریہ معاف کیا اور تہوڑا شکریہ طلب کیا پہر اسپر پوری
جزا دیتا ہے اور ابن جریر نے اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کی تفسیر مین کہا کہ وہ معاف کرنے والا ہے تمہاری
اس قصور کو جو ان نعمتون کے شکریہ مین تم سے ہوا جب تم توبہ کرو اور اسکی اطاعت کی طرف رجوع کرو
اور اسکی خوشنودی کے کامون کی طرف آؤ مہربان ہے کہ تمپر انابت الی اللہ اور توبہ کے بعد عذاب نہین
کرتا انتہے ما قال ابن کثیر فی تفسیرہ فتح البیان کا بیان کاشف ہے اللہ تعالی بحر کی تسخیر کے ساتھ بندون پر احسان
ثابت کرتا ہے کہ اس نے اس مین سوار ہونے کی قدرت دی اور اس مین جواہر اور شکار کے استخراج کی
سکنت اور طاقت اور توانائی بخشی اور یہ اسلیے کہ یہ بہی اسکی منجملہ نعمتون سے ہے جو اس نے اپنے بندون پر
کین علاوہ اس ہین اللہ سبحانہ وتعالی کی وحدانیت اور اسکی کمال قدرت پر دلیل ہے اور اللہ سبحانہ وتعالے
نے اس مقام مین بندون کے وعظ اور تذکیر مین آیات ارضیہ اور آیات سماویہ اور آیات بحریہ کو جمع کیا
اور آیات متنوعہ مختلفہ کے ساتھ نظر اور استدلال کیطرف ارشاد کیا حجت کو پورا کرنے کے لیے اور
انذار کی تکمیل کے لیے اور منازع استدلال اور مناطات برہان اور مواضع نظیر اور اعتبار کی توضیح
کے لیے پہر بحر کی تسخیر کی علت کو ذکر کیا اور فرمایا لِتَاْکُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا اور آیت مین لحم سے مراد مچہلی
ہے اور لحم کو طراوت کے ساتھ موصوف کرنے مین اشعار ہے کہ یہ ایک لطیف چیز ہے اور اسکو جلدی
کہا لینے کے طرف ارشاد ہے کیونکہ یہ اُن مطعومات مین سے ہے جن مین فساد جلدی راہ پاتا ہے قتادہ
کا بہی یہی قول ہے کہ اس سے مراد دریا کی مچہلیان ہین اور سدی کا یہ قول ہے کہ اس سے مراد دریا کی

ساری جانور ہین اور اس کے اکل کا ذکر پہلے کیا اسلیے کہ یہی بڑا مقصود ہے اور اسی کے ساتھ بدن کا قیام ہے
اور مچھلی کو لحم سے مسمی کرنا یہ مالکیہ کا مذہب ہے بخلاف شافعیہ اور حنفیہ کے اور انکے مذہب پر اگر حلف کری کہ لحم
نہ کھاوے گا تو مچھلی کے کھانے سے حانث نہین ہوتا اور اس مین اسکی قدرت کا عجیب اظہار ہے کہ کھارے
پانی مین ایک میٹھی تازی چیز پیدا کی پھر فرمایا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ یعنے نکالو دریا سے گہنا یعنے لولو اور مرجان
نکالو جیسے اللہ تعالی نے فرمایا یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ یعنے نکلتا ہے ان دو سے موتی اور مونگا اور
اللہ سبحانہ وتعالی کے قول تَلْبَسُونَهَا کا ظاہر تو یہ چاہتا ہے کہ لولو اور مرجان موتی اور مونگے کا پہننا مردون
کے لیے جائز ہو جیسے عورتون کو جائز ہے اور اس تکلف کی کچھ حاجت نہین ہے جو بعضون نے اللہ سبحانہ و
تعالی کے قول وتلبسونہا کی تاویل مین اختیار کیا ہے کہ تلبسونہا کے معنے تلبسہا نساءکم مین اسلیے کہ
عورتین بھی آخر مردون کی جنس سے ہین یا اسلیے کہ وہ مردون ہی کے لیے پہنتی ہین اور شریعت مطہرہ مین
کوئی ایسی دلیل موجود نہین ہے جس سے موتی اور مونگے کا مردون کے لیے پہننا ناجائز اور حرام نکلے جب
تک مرد انکو ایسی صفت پر استعمال نکرین جو عورتون سے خاص ہے کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے اور شرع مین اس سے
نہی وارد ہوئی ہے کہ اس مین عورتون کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے نہ اسلیے کہ وہ موتی اور مرجان کا
زیور ہے اور ابو جعفر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا کہ زیور مین زکوۃ نہین ہے پھر
یہی آیت پڑھی اور سکو ابن ابی شیبہ نے نکالا مین کہتا ہون اس استدلال مین نظر ہے اور جسپر اعتماد
لائق ہے وہ یہ ہے کہ اصل زکوت سے برات ہی اور سکا عدم وجوب ہے یہانتک کہ مال کے انواع مین سے
کسی نوع مین اسکے وجوب کی دلیل موجود اور وارد ہو پھر اسوقت زکوۃ واجب ولازم ہوگی اور سونے چاندی
کی زکوۃ مین تو وہ احادیث وارد ہوئی ہین جو انکی زکوۃ کے وجوب پر دلیل ہین اور جواہر مین باوجود انکے
اختلاف اصناف اور انواع کے کوئی ایسی حدیث وارد نہین ہوئی جو انکی زکوۃ کے وجوب کی دلیل ہو اور
تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ کے یہ معنے ہین کہ تو کشتیون کو دیکھتا ہے کہ وہ پانی کو پھاڑتی چلتی ہین پانی
کو اپنے سینون سے ہٹاتی ہین یہ عکرمہ کا قول ہے کہا کرتے ہین مَخَرَ السَّفِينَةُ جب کشتی اپنے سینہ
کے ساتھ پانی کو پھاڑتی چلتی ہو جوہری نے صحاح مین کہا مَخَرَ السَّابِحُ إِذَا شَقَّ الْمَاءَ بِصَدْرِهِ وَ
مَخَرَ الْأَرْضَ شَقَّهَا لِلزِّرَاعَةِ یعنے بولا کرتے ہین مخر السابح جب تیرنیوالا پانی کو اپنے سینے کے
ساتھ پھاڑتا جاوے اور کہا کرتے ہین مخر الارض جب کوئی شخص زمین کو بونے کے لیے درست

کرے بعض نے کہا مواخر کے معنے ہین جاری ہونیوالین یہ ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما کا قول ہے اور مخر اصل مین جاری ہونیکو کہتے ہین مختار مین ہے جب کشتی دریا مین چلے اور اسکے جریان سے آواز برآمد ہو تو کہتے ہین مخرت السفینۃ اور بعض نے کہا مواخر کے معنے معترضہ کے ہین یعنے تو کشتیون کو پانی مین سامنے آتین دیکھتا ہے اور بعض نے کہا مواخر کے معنے ہین تو دیکھتا ہے انکو آتین جاتین ضحاک کا یہ قول ہے کہ دو کشتیان (دریا مین) ایک ہوا کے ساتھ چلتی ہین ایک آتی ہے ایک جاتی ہے اور بعض نے کہا مواخر کے معنے ہین اسباب سے بہری ہوئین اور ابو عبیدہ کا یہ قول ہے کہ مواخر کے معنے صوائح کے ہین یعنے تو دیکھتا ہے کشتیون کو دریا مین آواز نکالنے والین اور ابن جریر نے کہا لغت مین مخر کہتے ہین ہوا کے چلنے کی آواز کو جب ہوا سخت چلے اور انہون نے اسکو پانی مین ہونے کے ساتھ مقید نہین کیا پہر فرمایا ولتبتغوا من فضلہ یعنے ان اشیاء مذکورہ سے نفع لو اور اسکا فضل مانگو یا یہ معنے کہ یہ کام اللہ سبحانہ وتعالی نے اسلیے کیے تو کہ دریا مین تجارت کرو اور تمہارے لیے اللہ سبحانہ کے فضل سے فائدہ ہو سدی نے کہا فضل سے مراد تجارت ہے اور تاکہ تم احسان مانو یعنے جب اسکا فضل اپنے پر پاؤ گے اور اسکا احسان اپنی جانون پر معلوم کروگے تو اسکی نعمتون کا اپنے پر اقرار کروگے پہر اسکا زبان اور ارکان کے ساتھ شکر کروگے بعض نے کہا اس نعمت کے بعد شکر بیان کرنے کی یہ وجہ ہے کہ ان کشتیون مین مسافۃ طویلہ کا طی ہونا ہے احمال ثقیلہ کے ساتھ اسباب سفر کے مزاولت کے سوا بلکہ کسی حرکت کے سوا باوجود اس بات کی کہ کشتیان ہلاکت کی راہون مین ہوتی ہین اور صفت مذکورہ پر قطع مسافت کے ساتھ اگر اس نعمت کو بہی ملایا جاوے جسپر دریا شامل ہے تو ممکن ہے وہ نعمت یہ ہے کہ عمدہ کہانا ملتا ہے اور نفیس لباس اور نعمتون کی کثرت اور پہر انکا نفیس ہونا ان بڑے اسباب مین ہے　　ہین جو شکر کے مستدعی ہین اور اسکے واجب کرنے والے پہر ان نعمتون کی پیچہے جو توحید کے موجب ہین اور مطلوب پر استدلال کی مفید ہین ایک اور نعمت اور ایک بڑی نشانی بیان کی اور فرمایا وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ یعنے اور ڈالے زمین مین بوجہ کہ کبہی تمکو لیکر جہک پڑے اور ندیان بنائین اور راہین شاید تم راہ پاؤ اور بنائے پتے اور تارے سے لوگ راہ پاتے ہین ندیون کا پہاڑون کے پیچہے ذکر کیا اسلیے کہ اکثر ندیون کے اصول اور منابع پہاڑون پر ہی ہوتے ہین سیوطی نے کہا جیسے نیل اور تمثیل مین سیوطی نے دریاے نیل کے سوا کسی اور ندی کا نام نہین لیا کیونکہ وہ اہل مصر مین سے ہے اور راہون کو ظاہر کردیا اور بیان کردیا تاکہ تم اپنے سفرون مین اپنے مقاصد تک پہونچ سکو ایک بلد سے دوسری بلد تک اور ایک مکان سے دوسرے مکان تک اور ان سے

مطلق پر راہین مراد ہین سدی نے کہا پہاڑون مین راہین مراد ہین شاید تم راہ پاؤ یعنے ان راہون مین چلکر اپنے
مقاصد تک پہونچ جاؤ اور نہ بہولو یا اپنے رب کی توحید پر ان سے دلیل لو اور پہر اسکی عنایت اور رافت دیکہو
کہ راہون مین پتے رکہے جن سے معلوم کر سکتے ہین کہ یہ اس شہر کا راہ ہے اور یہ فلان کا اور نجم سے جنس نجم
مراد ہے فراء کا یہ قول ہے کہ نجم سے یہان قطب اور فرقدان مراد ہین اور فرقدان قطب کے داہین بائین اسطرح
ہین جیسے آدمی کی دو آنکہین اور بعض نے کہا نجم سے ثریا مراد ہین اور بعض نے کہا بنات نعش اور بعض نے کہا
علامات سے آیت مین جبال مراد ہین اور بعض نے کہا علامات سے یہی نجوم مراد ہین کیونکہ بعض نجوم ہدایت طریق
کا ذریعہ ہین اور بعض علامت ہین جو ہدایت طریق کا واسطہ نہین اور جمہور اسطرف گئے ہین کہ آیت مین مراد
اسفار مین راہ پانا ہے بعض نے کہا قبلہ کا راہ پانا مراد ہے اور الفاظ آیت کو اس سے اعم پر حمل کرنے سے
کوئی مانع نہین ہے اخفش نے کہا وعلامات پر کلام ختم ہو جاتی ہے اور بالنجم ہم یہتدون جدا کلام ہے اسکو کلام
اول سے کوئی علاقہ نہین ہے سدی نے کہا دن کی علامات جبال ہین اور رات کی علامت نجم ہے اور ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بہی یہی قول ہے قتادہ نے کہا اللہ تعالی نے نجوم کو تین چیزون کے لیے بنایا سماء
کی زینت کو لیے اور راہون کے پتے اور شیطانون کی پہینک مار جس نے اسکے سوا (انکے خلق) مین کوئی
اور وجہ بیان کی اس نے اسچیز کا تکلف کیا جسکا اسکو علم نہین ہے پہر جب اللہ تعالے نے ان آیات کو شمار کیا
جو وجود صانع پہر اسکی وحدانیت اور کمال قدرت کی دلیل ہین چاہا کہ اہل شرک وعناد کو توبیخ کرے فرمایا
أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ الآیہ یعنے جس نے ان مخلوقات عجیبہ عظیمہ اور مصنوعات غریبہ جلیلہ کو
پیدا کیا اور وہ افعال اس سے صادر ہوتے ہین جنکا تم کو مشاہدہ معاینہ ہے اسکے برابر ہے جسنے ان اشیاء
مین سے کوئی چیز نہین بنائی اور ان مین سے کسی چیز کے ایجاد پر اسکو قدرت وکمنت نہیں اور ان سے اصنام
اوثان مراد ہین جنکی مشرک عبادت کرتے ہین اور جنکو انہون نے اللہ سبحانہ وتعالی کا شریک بنا رکہا ہے اور
انپر اس لفظ کا اطلاق کیا جسکا ذوی العقول پر اطلاق کیا جاتا ہے ان کے زعم کے مطابق کہ یہ آلہ ہین یا
افمن یخلق کی مشاکلت کے لیے کیونکہ اسکے صحبت مین واقع ہوئے ہین یا یہ عکس تشبیہ کے قبیل سے ہے
اور اس استفہام مین کفار کے لیے وہ تقریع اور توبیخ ہے جو پوشیدہ نہین ہے اور اس مین وہ تہدید اور
تشدید ہے جسکے وہ لائق ہین کیونکہ انہون نے بعض مخلوقات کو باریتعالی کا ہمسر بنا دیا تعالی اللہ عما یشرکون
پہر فرمایا افلا تذکرون یعنے تم اللہ سبحانہ وتعالی کے مخلوقات کو جو اسکے وجود باجود اور اسکے تفرد ربوبیت

اور اوسکی بدیع صنعت کی دلیل مین نہین یاد کرتے ان آیات مین غور کرتا تو بجاے خود رہا اگر انکو سرسری نگاہ سے دیکھو تو تم کو اسکے تفرد ربوبیت پر دلیل مل جاوے کیونکہ ان آیات کے ساتھ استدلال مین انکا مجرد تذکرا اور صرف انکا یاد کرنا ہی کافی ہے دقیق فکر اور نظر کی ان مین حاجت نہین ہے قتادہ نے آیت کی تفسیر مین کہا اللہ ہی خالق رازق ہے اور یہ اوثان جنکی یہ مشرک اللہ کو چھوڑکر پوجا کرتے ہین خود مخلوق ہین کسی چیز کے خالق نہین ہین اور نہ یہ اپنے پوجنے والون کی نفع نقصان کے مالک ہین پھر تعدید آیات کے بعد جو ہمارے واسطے نعمتین دو ہین فرمایا وان تعدوا الآیہ یعنے اگر تم اللہ کی نعمتون کے شمار اور احصا مین کوشش کرو اور اپنی جانون کو تھکا دو تو تم شمار نہین کر سکتے انکے مقابلہ مین تمہارا شکر کرنا تو بجاے خود رہا اور یہ اللہ تعالی کی نعم کی اجمالی تذکیر ہے اسکی تفسیر سورہ ابراہیم مین گذر چکی عقلمندون نے کہا ہے اگر انسان کے جمیع اجزا مین سے کسی جزو مین ایک ادنی خلل اور ایک اندک سا نقصان ظاہر ہوجاوے تو انسان پر جمیع نعم بے مزہ ہوجاتی ہین اور وہ اس خلل اور نقص کے دور کرنے کے لیے چاہتا ہے کہ دنیا صرف کر ڈالے اگر دنیا اسکے قبضہ قدرت مین ہو تو وہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی اس انسان کے بدن کی انسان کے موافق تدبیر کرتا ہے اور انسان کو اس بات کا علم ہی نہین ہے پھر اللہ تعالی کی نعمتون کا حصر کیونکر کر سکتا ہے اور انکے احصا پر کیسے قادر ہو سکتا ہے اور اسکی ادنی نعمت کا شکر کسطرح ادا کر سکتا ہے یَا رَبَّنَا هٰذِهٖ نَوَاصِیْنَا بِیَدِكَ خَاضِعَةٌ لِعِظَمِ نِعَمِكَ مُعْتَرِفَةٌ بِالْعَجْزِ عَنْ تَادِیَةِ الشُّكْرِ لِشَیْءٍ مِنْهَا لَا نُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ وَلَا نُطِیْقُ التَّعْبِیْرَ بِالشُّكْرِ لَكَ فَتَجَاوَزْ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَاَسْبِلْ ذُیُوْلَ سِتْرِكَ عَلٰی عَوْرَاتِنَا فَاِنَّكَ اِنْ لَا تَفْعَلْ نَهْلِكْ بِمُجَرَّدِ التَّقْصِیْرِ فِیْ شُكْرِ نِعَمِكَ فَكَیْفَ بِمَا قَدْ فَرَطَ مِنَّا التَّسَاهُلُ فِی الْاِئْتِمَارِ بِاَوَامِرِكَ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنْ مَنَاهِیْكَ اے ہمارے رب یہ ہماری ماتھے تیرے ہاتھ مین ہین تیری عظیم نعمتون کے لیے ذلیل ہین اور ہم اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ ہم تیری نعمتون مین سے ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہین کر سکتے ہم تیری تعریف (کما حقہ وکما ینبغی) نہین کر سکتے تو ویسا ہی ہے جیسے تونے اپنی آپ تعریف کی ہمکو تو تیرے شکر کی تعبیر کی طاقت و مکنت نہین ہے تو ہمسے تجاوز کر اور ہمکو معاف کر اور ہماری عیوب پر اپنے پردے کے ذیول ڈالے رکھہ اگر تو یہ کام نہ کرے گا تو ہم تیری نعمتون کی شکر کے قصور ہی مین ہلاک ہوجاوینگے اور جو ہمسے تیرے اوامر کے قبول کرنے مین اور تیری مناہی سے رکنے مین قصور ہوا ہے اسکا کیا سبب ہم پر ہیگا اور جسنے کہا ہے کیا اچھا کہا ہے ۵ اَلْعَفُوُّ یُرْجٰی مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ + فَكَیْفَ لَا یُرْجٰی مِنَ الرَّبِّ +

یعنے جب بنی آدم سے عفو کی امید ہے تو رب العلمین خالق کائنات سے عفو کی کیونکر امید نہ ہو اور کیا احسن جملہ ہے
جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے اس امتنان کو ختم کیا جو انسان پر ملتبس نہین ہے جس مین اسکی عظیم غفران اور اسکی
وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے فرمایا ان اللہ لغفور رحیم یعنے اللہ سبحانہ و تعالی کی مغفرت اور رحمت کثیر ہے
کہ تم کو اس غفلت مین نہین پکڑتا جو تمنے اسکی نعمتون کے شکر مین کی اور اس قصور مین اخذ نہین کرتا جو تمنے
ان نعمتون کے احصا مین کیا اور تم ادنے سے ادنے نعمت کے شکر کے قیام سے عاجز رہے اور اپنی مہر
اور رحمت سے تمپر ہمیشہ احسان کرتا ہے اور ہر لحظہ اور ہر ساعت تمپر اپنی نعمتین متواتر اتارتا ہے اور
ہر نفس کے ساتھ جسکے ساتھ تمہارا تنفس ہے اور حرکت کے ساتھ جسکے ساتھ تمہاری حرکت ہے اسکا احسان
اور انعام تمپر ہے یا اللہ مین تیرا شکر کرتا ہون اسقدر جسقدر تیرا شاکرون نے ہر زبان کے ساتھ ہر زمان مین
شکر کیا اور شکر کرینگے تو نے مجھ ضعیف البنیان نالائق نابکار کو ان نعمتون سے مخصوص کیا جو یعنے
تیری بہت مخلوق پر ان نعمتون کو نہین دیکھا آدمیون سے اور غیر آدمیون سے اور اگر یعنے ان نعمتون
مین سے کوئی نعمت کسیپر دیکھے بھی تو سپر اسکا بقیہ نہ دیکھا تو مین کیونکر تیرا شکر کر سکتا ہون اور کسطرح تیرے
ادنی سے ادنی نعمت کی شکر کی طاقت رکھتا ہون جب ادنی سے ادنی نعمت کی شکر کے قیام سے مین
عاجز ہون تو اعلے نعمت کے شکر کے قیام سے کیونکر عاجز نہون اور انواع نعم مین سے کسی نوع کے تادیہ شکر
مین سعی کیا استی ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے بیان کیا کہ جو کچھ بندون سے وقوع مین آتا ہے اور جن افعال کے
وہ مرتکب ہوتے ہین اسنسے وہ خبردار ہے اسپر کوئی خافیہ مخفی نہین ہے اور سپر کوئی چھپی چیز جو مخلوق کی نظرون
مین چھپی ہو پوشیدہ نہین ہے فرمایا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ لا
اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ اور اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو **ف** شاید اسجگہہ یہ بات اسپیر
فرمائی کہ بعضے شخص بات مین لاجواب ہوتے ہین پر دلمین بات نہین بیٹھتی سو خدا دل پر پکڑتا ہے **ف**
اور جنکو پکارتے ہین اللہ کے سوا کچھ پیدا نہین کرتے اور آپ پیدا ہوتے ہین مردے ہین جن مین جی نہین اور
خبر نہین رکھتے کب اٹھائے جائینگے **ف** شاید یہ انکو فرمایا جو مرے بزرگون کو پوجتے ہین **ف**
اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وہ جیسے ظواہر سے خبردار ہے ویسے ہی ضمائر اور سرائر سے بھی واقف ہے اور ہر عامل کو اسکو
عمل کی جزا قیامت کے دن دیگا عمدہ اعمال والون کو احسن جزا اور خراب عمل والون کو بری سزا ہے اللہ سبحانہ

وتعالی نے خبر دی کہ جن اصنام و اوثان کی یہ عبادت کرتے ہین اور جنکو نافع اور ضار سمجھتے ہین انھون نے کوئی چیز
پیدا نہین کی اور نہ وہ پیدا کر سکتے ہین بلکہ وہ خود مخلوق ہین جیسے ابرھیم خلیل جلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنے بولا کیا پوجتے ہو جو آپ تراشتے ہو اور اللہ
نے بنایا تم کو اور جو تم بناتے ہو اور یہ جو فرمایا مردے ہین جن مین جی نہین یعنے وہ جمادات ہین جن مین روح
نہین ہے نہین سنتے اور نہین دیکھتے اور نہین سمجھتے اور خبر نہین رکھتے کب اٹھائے جاوینگے نہین جانتے
قیامت کب ہوگی تو ایسون سے کس نفع اور جزا اور سزا کی امید ہے ان باتون کی رجا تو اس پاک ذات سے
ہے جسکا علم ہر چیز کو محیط ہے اور جو ہر بات سے واقف اور خبردار ہے اور وہی ہر چیز کا خالق ہے انتہی ما قال
ابن کثیر نے تفسیر فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ جن عقاید اور اعمال کو تم چھپاتے ہو ان سے بھی اللہ تعالی
واقف ہے اور جنکو ظاہر کرتے ہو انکو اسکا علم حاوی اور شامل ہے اسکی علم سے تمہارا کوئی عمل خارج نہین ہے
اسکے محیط علم کے نسبت تمہاری جمیع اعمال ظاہر ضمائر سب برابر ہین اور اس آیت مین وعید ہے اور تعریض
اور توبیخ اور تنبیہ اس امر پر کہ اللہ وہ ہو سکتا ہے جو ظواہر ضمائر اور سر علانیہ سے واقف ہو نہ جیسے اصنام جنکی
تم پرستش کرتے ہو وہ تو پتھر ہین جنہین ظواہر سے کسی چیز کا شعور نہین ہے انکو ضمائر اور اسرار کا شعور کیسے ہوگا
تو تم کیسے ان کی عبادت کرتے ہو پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اصنام کا اس علت سے عاجز ہونا ثابت کیا کہ انسے
کسی چیز کی پیدائش کا صدور نہو تو وہ مستحق عبادت کیونکر ہونگے فرمایا وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ الایہ یعنے جن آلہہ
کو یہ کفار پکارتے ہین اللہ کو چھوڑ کر ان مین یہ تینون صفات مذکور ہین جو الوہیت کے منافی ہین ایک یہ
کہ وہ مخلوقات مین سے کسی چیز کے اصلاً خالق نہین ہین نہ کبیر کے اور نہ صغیر کے اور نہ جلیل کے اور نہ حقیر کے دوسرے یہ کہ وہ
خود مخلوق ہین تو مخلوق کی کیا ہستی کہ وہ اپنے غیر کو پیدا کرے تو اس آیت مین زیادہ بیان ہے اسلیے
کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انسے صفت کمال کی نفی کرکے انکے لیے نقصان والی صفت ثابت کی بخلاف
اللہ تعالی کے قول اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ کے کہ اسمین اللہ سبحانہ وتعالی نے ان سے صرف کمال والی صفت
کے سلب کرنے پر کفایت کی پھر انکی صفات ثلاثہ مین سے دوسری وصف بیان کی اور فرمایا اموات الآیۃ
یعنے یہ اصنام انکے اجساد پتھر مردے ہین جنہین اصلاً حیات نہین ہے پھر اپنے قول غیر احیاء کے ساتھ زیادہ تاکید
کی کہ یہ تو ان احیاء کی طرح بھی نہین ہین جنکو حیات کے بعد موت عارض ہوتی ہے انکے لیے تو اصلاً کبھی
حیات ثابت ہی نہین ہوئی تو یہ مشرک ان اصنام کی کیونکر عبادت کرتے ہین حالانکہ یہ خود ان اصنام سے

بہتر ہین کیونکہ یہ زندے ہین ان مین حیات ہے اور ان اصنام کو خبر نہین کہ یہ کفار مرنے کے بعد کب اٹہا ئے جاوینگے
ان پتہرون کو معلوم نہین کہ ہمارے پوجاری کافر کب مبعوث ہونگے اور اس مین انپر تہکم ہے اسلیے کہ جماد کا امور ظاہرہ کی
ساتہہ شعور محالات سے ہے وہ اُن امور سے توکیا واقف ہونگے جنکی اللہ کے سوا کسیکو خبر نہین اور جنکا اللہ تعالی کے
سوا کوئی واقف نہین اور بعض نے کہا کہ یہ اصنام کیا جانین کہ کب اٹہائے جاوین اور انکو انکا رب کب اٹہا ویگا
اور انہین سننے کے ساتہہ قاضی بیضاوی نے تبعا للکشاف ابتدا کیا اور اسکی تائید کرتا ہے وہ جو مروی ہو کہ اللہ
سبحانہ وتعالی اصنام کو اٹہا دیگا اور انکے لیے ارواح پیدا کرے گا ان کے ساتہہ انکے شیطان ہونگے پہر ان
سب کے دوزخ مین ڈالنے کا ارشاد فرماویگا اور اسپر دلالت کرتا ہے اللہ تبارک وتعالی کا قول اِنَّکُمْ وَمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ یعنے تم اور جو کچہ پوجتے ہو اللہ کے سوا ایندہن
ہے دوزخ مین تمکو اسپر پہونچنا ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ کلام دہم مخلوقون پر ختم ہو جاتی ہے اور اموات جملہ
مستانفہ ہے اور گویا یہ مشرکین کی وصف ہو کہ وہ مردے ہین جن مین حی نہین اور انکو معلوم نہین کہ وہ کب
اٹہائے جاوینگے اسصورت مین دونا یشعرون اور یبعثون مین دونو ضمیرین کفار کے لیے ہونگی اور جسصورت
مین دونو ضمیرین اصنام کیطرف عائد ہون یا ایک اصنام کیطرف راجع ہو اصنام کا اس صیغہ کے ساتہہ تعبیر کرنا
جو ذوی العقول کے لیے موضوع ہے انکی عابدین کے اعتقاد کے مطابق ہو کہ وہ انکو عاقل تصور کرتے ہین ۔
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○ لَا
جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ○ معبود تمہارا
معبود ہے اکیلا سو جو یقین نہین رکہتے پچہلے دن کی زندگی کا انکے دل نہین مانتے اور وہ مغرور ہین ٹہیک
بات ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالی جانتا ہے جو چہپاتے ہین اور جو جتاتے ہین بیشک وہ نہین چاہتا غرور کرنیوالون
کو ف اللہ سبحانہ وتعالی خبر دیتا ہے کہ اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہو وہی اکیلا یگانہ یکتا ہے
وہ نرالا ہے اور اسنے خبر دی کہ کفار کے دل اسکو نہین مانینگے جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کو دوسری
جگہہ خبر دی کہ وہ تعجب کر کر کہنے لگے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ یعنے کیا اس
نے کردی اتنون کی بندگی کے بدل ایک ہی کی بندگی یہ بہی ہے بڑے تعجب کی بات اور اللہ تعالے
نے ان کیطرف سے فرمایا وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ یعنے اور جب نام لیجے اللہ کا نرا رک جاوین دل

انکے جو یقین نہیں کرتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجے اسکے سوا اوروں کا تب ہی وہ لگین خوشیان کرنے اور یہ جو فرمایا وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ اور وہ مغرور ہین یعنے اللہ کی عبادت سے اور انکے دل اللہ کی توحید سے منکر ہین جیسے اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ یعنے بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہین میری بندگی سے اب پیٹھینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اور اسی لیے یہان فرمایا لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ الآیۃ یعنے ٹھیک بات ہی کہ اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین اور جو جتاتے ہین اور انکو انکے اعمال کی پوری جزا دیگا وہ نہین چاہتا غرور کرنے والون کو انتہے ما قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ فتح البیان کا بیان کا شف یہ ہی کہ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کے یہ معنے ہین کہ قیامت مین ایک ہی الہ ہوگا اور اس دن تعدد آلہ کو نہ چھوڑے گا بخلاف ایام دنیا کے کہ ان مین وہ لوگ موجود ہین جو اس امر کے مدعی ہین اور اس تقدیر پر کلام اللہ کے قول یشعرون پر ختم ہوگئی مگر سقول نے ایّان کو اسکے موضوع سے نکالدیا محض ظرفیت کی طرف جو وقت کے معنے مین ہی اور اس جملہ کیطرف مضاف ہی جو اسکے پیچھے ہی اور اسکا موضوع یا شرطیت ہے یا استفہام اور ظاہر یہ ہے کہ اسکی تفسیر متے کے ساتھہ کیجاوے جیسے کشاف وغیرہ مین ہی اور جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اصنام کے عابدین کے طریق کا کھوٹ ثابت کیا تو اس طریق کی تصریح کی جو وہ حقیقت اور واقع اور نفس الامر مین صواب ہے تو جب ثواب ہے اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت ہی اور یہی ماقبل کا نتیجہ ہے پیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وہ وجہ بیان کی جسکی سبب کفار اپنے شرک پر مصر ہین اور جمے ہوئے فرمایا فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ الآیۃ یعنے جو یقین نہین کرتے پچھلے دن پر انکے دل نہین مانتے وحدانیت کو انمین کوئی وعظ موثر نہین ہے اور کوئی تذکیر کارگر نہین اور وہ حق کے قبول کرنے سے مغرور ہین اور صواب کے آگے گردن جھکانے سے ناک چڑہاتے ہین اور اپنے انکار پر اڑے جاتے ہین ٹھیک بات ہے کہ اللہ تبارک وتعالے جانتا ہے جو چھپاتے ہین اور جو جتاتے ہین وہ نہین چاہتا غرور کرنے والون کو یعنے انکو نہین چاہتا جو اللہ تعالی کی توحید اور اسکے انبیا کی دعوت کی اجابت سے استکبار کرتے ہین اور جملہ انہ لایحب الآیۃ اس مضمون کی علت ہی جسکو گذشتہ کلام متضمن ہے مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکالا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے دلمین ایک بہوسا برابر غرور ہوگا وہ جنت مین نہ جاوے گا اور جس کے دلمین ایک بہورا برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ مین نہ جاوے گا ایک مرد بولا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

والہ وسلم آدمی چاہتا ہے کہ اسکا لباس اچھا ہو اور اسکی جوتی عمدہ ہو فرمایا اللہ جمیل ہے جمال کو چاہتا ہے تکبر کہتے ہیں
حق کے نہ ماننے اور لوگون کو حقیر جاننے کو اور غرور کی مذمت اور تواضع کی مدح مین بہت احادیث ہین اور
ایسا ہی ایسی بہت حدیثین ہین جو عمدہ لباس اور اچھے جوڑے کو غرور سے خارج کرتی ہین حسین بن علی
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مساکین پر گذرے کہ وہ روٹی کے ٹکڑے کہا رہے تھے تو وہ بولے
اے اباعبداللہ (حسین بن علی علیہما السلام کی کنیت ہو) کہانا کہا لیجیے آپ (سواری پر سے اترے) اور
فرمایا انہ لا یحب المستکبرین یعنے اللہ غرور کرنے والون کو نہین چاہتا پہر کہانے لگے فارغ ہوکر فرمایا مین نے
آپ کی دعوت قبول کی اب آپ لوگ میری دعوت قبول فرمایے وہ آپکے ساتھہ اٹھے اور آپکے ساتھہ آپکے گہر
مین گئے آپنے انکو کہلایا اور پلایا اور اور بہی کچہ دیا پہر وہ چلے آئے علماء نے کہا ہے ہر گناہ کا ڈہانکنا
ممکن ہے تکبر کے سوا کہ وہ ایسا فسق ہے کہ اسکو ظاہر ہونا لازم ہے اور یہ سب برائیون کی جڑ ہے اور صحیح حدیث
مین ہے کہ غرور کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیون کیطرح ہونگے انکو لوگ اپنے پاؤن مین لتاڑینگے
انکی غرور کی وجہ سے یا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انکے اجسام محشر مین چہوٹے کیے جاوینگے
جہان انکا چہوٹا ہونا مضر ہے اور آگ مین بڑے کیے جاوینگے جہان انکا بڑا ہونا نقصان پہونچانے
والا ہے اسکو قرطبی نے ذکر کیا اور حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غرور کی ماہیت
کو بیان فرما دیا کہ وہ حق کا نہ ماننا اور لوگون کا حقیر جاننا ہے تو یہی غرور مذموم ہے اور صاحب درمنثور
نے اس آیت کی تفسیر مین بہت ایسی حدیثین بیان کین جنکے ایراد کا یہ محل نہین ہے بلکہ یہ تو ان احادیث
کے ذکر کرنیکا محل ہے جنکو کتاب عزیز کی تفسیر کے ساتھہ کچہ علاقہ ہے پہر اللہ سبحانہ وتعالیٰ مشرکین کی قباحتِ
سے کچہ قباحتین بیان کین اور فرمایا وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ لا قَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

لِیَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَھُمْ کَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَھُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ط اَلَا سَآءَ مَا
یَزِرُوْنَ ۝ اور جب کہیے انکو کیا اتارا تمہارے رب نے کہین نقلین ہین پہلون کی کہ اٹہا دین بوجہ
اپنے پورے دن قیامت کے اور کچہ بوجہ انکے جنکو بہکاتے ہین بے تحقیق سنتا ہے برا بوجہ ہے جو اٹہاتے
ہین **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے جب ان مکذبین کو کہا جاتا ہے تمہارے رب نے کیا اتارا ہے تو جواب
سے اعراض کرکے کہتے ہین پہلون کی نقلین ہین یعنے اللہ تعالے نے کوئی چیز نہین اتاری جو ہمپر پڑہا
جاتا ہے وہ پہلون کی نقلین ہین یعنے متقدمین اہل کتب کی کتابون سے ماخوذ ہے جیسے اللہ تعالے

نے فرمایا وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنے اور کہتے ہین یہ نقلین ہین اگلون کی جو لکہہ لایا ہے سو وہی لکہوائی جاتی ہین اسکے پاس صبح اور شام تو کہ اسکو اتارا ہے اس شخص نے جو بہید جانتا ہے جیسے بہید آسمانون مین اور زمین مین مقرر وہ بخشنے والا مہربان ہے رسول علیہ التحیۃ والتسلیم پر جہوٹ باندہتے ہین اور اقوال متضاد مختلف اپنے مونہون سے نکالتے ہین جو سب کے سب باطل ہین جیسے اللہ تعالے نے فرمایا اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا یعنے دیکہہ کیسے ٹہہرائی مین مشرکین نے کہاوتین اور بہکے اب پا نہین سکتے راہ اور یہ اسلیے کہ جو شخص حق سے نکلتا ہے وہ جب بولتا ہے خطا کرتا ہے اور کہا کرتے تہے یہ ساحر ہے اور شاعر ہے اور کاہن ہے اور مجنون ہے پہر انکا امر قرار پایا اسپر جسکو انکے لیے انکے شیخ وحید ولید بن مغیرہ نامی نے گہڑا جب اسنے سوچا اور دل مین ٹہیرایا سو مارا جاے کیسا ٹہیرایا پہر مارا جائیو کیسا ٹہیرایا پہر نگاہ کی اور تیوری چڑہائی اور موہ تہتایا پہر پیٹہہ دی اور غرور کیا پہر بولا اور نہین یہ جادو ہے چلا آتا یعنے نقل ہوتا چلا آتا ہے اور حکایت کیا گیا ہے پہر اسکے عقل اور راے پر متفرق ہوگیے قبحهم اللہ اللہ تعالی نے فرمایا لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنے تو کہ اٹہاوین بوجہ اپنے پورے دن قیامت کے اور کچہہ بوجہ انکے جنکو بہکاتے ہین بے تحقیق یعنے ہمنے انپر اس بات کا کہنا مقدر کیا تا کہ اٹہاوین اپنے بوجہ اور انکے بوجہ جو انکے تابعدار اور موافق ہین لا دا جاویگا انپر اپنی ضلالت کا بوجہ اور انکا بوجہ جنکو انہون نے اپنے سو گمراہ کیا اور انہون نے انکی اقتدا کی جیسے حدیث مین آیا ہے مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلَى الضَّلَالَةِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا یعنے جسنے ہدایت کی طرف (لوگون کو) بلایا تو اسکو بہی اسیقدر اجر ملتا ہے جسقدر اسکے تابعدارون کو اجر ملتا ہے اور اسکا اجر انکے اجور سے کچہہ کم نہین کرتا اور جسنے (لوگون کو) ضلالت کی طرف بلایا اسپر اسیقدر گناہ ہوتا ہے جسقدر اسکے تابعدارون کو گناہ ہوتا ہے اور اسکا گناہ ان کے گناہون سے کچہہ کم نہین کرتا اور اللہ تعالی نے فرمایا وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْاَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ یعنے اور البتہ اٹہاوینگے اپنے بوجہ اور کتنے بوجہ ساتہ اپنے بوجہ کے اور البتہ ان سے پوچہہ ہوگی قیامت کے دن جو باتین جہوٹ بناتے تہے یعنے کوئی چاہے کہ موافقت کرکے کسی کے گناہ

انپے اوپر لیوے یہ ہونا نہین مگر جسکو گمراہ کیا اور اسکے بہکائے سے اس نے گناہ کیا وہ گناہ اسپر بہی اور اسپر
پر بہی اور ایسا ہی عوفی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے آیت لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ کی تفسیر مین روایت کیا کہ یہ آیت اللہ سبحانہ وتعالی کی قول
وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ کی طرح ہے اور مجاہد نے کہا اٹہاوینگے اپنے بوجہ اور اپنے
گناہ اور انکے گناہ جنہون نے انکی اطاعت کی اور جنہون نے انکی اطاعت کی انکے عذاب سے کچہ تخفیف
نہ ہوگی انتہی ما قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ فتح البیان مین ہے جب ان کفار منکرین مستکبرین کو کوئی
پوچہتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا اتارا تو کہتے ہین اے مسلمانون جسکا تم دعوی کرتے ہو وہ تو پہلون کی نقلین
ہین اور انکی باتین اور انکے اباطیل اور اسکا قائل نضر بن حارث تہا اور اسکے پاس تواریخ کی کتابین تہین
اور اُسکا زعم تہا کہ میری باتین اس قرآن سے اجمل اور اتم ہین جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُترا اور یہ آیت
اسکے حق مین اُتری ہے تو یہ قول اسکی طرف سے علی سبیل التہکم ہوگا بعض نے کہا قائل اسکے وہ لوگ تہے
جو انپر باہر سے آتے جاتے تہے یا انکی بعض نے بعض سے پوچہا یا مسلمانون سے پوچہا اور مشرکین منکرین متکبرین
نے جواب دیا یا انہون نے مسلمانون سے ٹہٹہا کیا بولے جو چیز تمپر اُتری ہے پہلون کی نقلین ہین اس صورت
مین یہ اعتراض وارد نہ ہوگا کہ یہ مشرکین کا جواب بننے کی صلاحیت نہین رکہتا ورنہ یون معنے ہون گے
جو چیز ہمارے رب نے اتاری ہے وہ پہلون کی نقلین ہین اور کفار انزال کے مقر نہین ہین اور اس اعتراض کے
وارد نہ ہونے کی وہی وجہ ہے جو ہمنے بیان کی کہ انہون نے یہ ٹہٹہے کے طور پر کہا اور بعض نے کہا کہ یہ مستانف
کلام ہے یعنے اے مسلمانون جس چیز کے انزال کے تم مدعی ہو وہ منزل نہین ہے وہ تو اساطیر اولین ہے اور اساطیر
وہ اباطیل اور کہاوتین ہین جنکو لوگ قرون اولی سے نقل کرتے ہین اور انکے زعم مین اصلًا یہ اللہ کی کلام نہین ہے
اور نہ اسکی طرف سے منزل ہے اور اساطیر اسطورہ کی جمع ہے جیسے احادیث احدوثہ کی اور اضاحیک اضحوکہ اور
اعاجیب اعجوبہ کی اور انہون نے یہ مقولہ اسلیے کہا تا کہ اپنے بوجہ پورے قیامت کے دن اٹہاوین جنسے انکا کوئی
گناہ معاف نہین ہوگا کیونکہ ان مین اسلام نہین ہے جو تکفیر ذنوب کا سبب ہے بعض نے کہا لام لیحملوا مین عاقبت
کے لیے ہے تو اگرچہ انہون نے قرآن کی وصف اساطیر اسلیے بیان نہین کی کہ وہ بوجہ اٹہاوین لیکن جب کہ
انکا انجام یہی تہا تو یہ اسکی علت ڈالی گئی جیسے اللہ تعالی کا قول لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا یعنے اٹہا لیا
موسی علیہ السلام کو فرعون کے گہر والون نے کہ ہو انکا دشمن اور گہٹانیوالا اور بعض نے کہا یہ امر کا لام ہے امام

رازی نے آیت کی تفسیر مین کہا یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی مومنین سے بعض عذاب ساقط کر دیتا ہے کیونکہ اگر یہ معنے جمیع لوگون کے حق مین حاصل ہوتے تو اس تکمیل کے ساتھ ان کفار کی تخصیص مین کوئی فائدہ نہین تھا اور تاکہ ان لوگون کے بوجہ اٹھاوین جنکو انھون نے بہکایا اور گمراہ کیا کیونکہ جسنے کوئی برا طریق جاری کیا تو اسپر اسکا بوجہ ہوتا ہے اور ان لوگون کا بوجھ جو اس برائی کے ساتھ عمل کرتے ہین جیسے حدیث مین وارد ہوا ہے بعض نے کہا مِنْ مین اور ازارھم مین جنس کے لیے ہے نہ تبعیض کے لیے یعنے جنکو انھون نے بہکایا ہے انکے جمیع ذنوب کے حامل ہونگے یہ واحدی کا قول ہے اور رؤسا لوگون کو بہکاتے ہین حالانکہ خود جاہل ہین اور جس چیز کی طرف لوگون کو بلاتے ہین اسکا انکو علم نہین ہے اور نہ وہ ان آثام سے خبردار ہین جو انکے مرتکب ہونگے اور بعض نے کہا اس کے یہ معنے ہین کہ ان لوگون کو جنکو انکے گمراہ ہونے کا علم نہین ہے یہ زمخشری کا قول ہے اور اسیکے قاضی بیضاوی تابع ہوا اور اسکا فائدہ اس امر پر دلالت ہے کہ ان کی جہالت انکا قیامت کے دن عذر نہین ہوسکیگا کیونکہ انپر واجب تھا کہ وہ بحث کرتے اور حق اور باطل کے درمیان تمیز کرتے اور اس نری اندھا دھند تقلید پر قناعت نکرتے لیکن اول معنی کو ترجیح ہے اور معنے یہ ہین کہ وہ گمراہ کرنے پر اقدام کرتے ہین اور اس عذاب شدید سے بیخبر اور ناواقف ہین جو انکے لیے اس اضلال کے مقابلہ مین طیار ہے اور اسی کی مثل ہے اللہ تعالی کا قول وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ یعنے اور البتہ اٹھاوینگے اپنے بوجہ اور کتنے بوجہ ساتھ اپنے بوجھون کے اور سورہ انعام مین اللہ تعالی کے قول وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ پر کلام گذرچکی اور اسکے معنے یہ ہین کہ ایک دوسرے کا وہ بوجہ نہین اٹھاویگا جس مین اسکا دخل نہین ہے اور نہ اسکے ساتھ اسکا تعلق ہے تسبب وغیرہ کے ساتھہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اپنے بوجہ کے ساتھ انکی بوجہ بہی اٹھاوینگے جنکو انھون نے بلا تحقیق گمراہ کیا ہے اور مجاہد سے اسی کی مثل مروی ہے اور انسے زیادہ کیا اور ان لوگون کے عذاب سے کچہ تخفیف نہوگی جنھون نے انکی اتباع کی برا بوجہ ہے جو اٹھاتے ہین اور اس مین کفار کے لیے وعید اور تہدید ہے

پہر اللہ تعالی نے انکی امثال متقدمین سے حکایت بیان کی اور فرمایا قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ دغابازی کرچکے

ہین ان سے اگلی پہر پہونچا اللہ انکی چنائی پر نیوسے پہر گر پڑی انپر چہت اوپر سے اور آیا اون پر عذاب جہان سے خبر نرکہتے تہے **ف** چنائی پر پہونچا نیوسے اور چہت گر پڑی یعنے انکو فریب اور دغا اور کہاٹہ مار سے **ت** پہر دن قیامت کے رسوا کرے گا انکو اور کہے گا کہان ہین میرے شریک جنپر تم ضد کرتے تہے بولین گے جنکو خبر ملی تہی بیشک رسوائی آج کے دن اور برائی منکرون پر ہے **ف** عوفی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اللہ تعالی کے قول قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مین کہا وہ نمرود ہے جسنے محل بنایا ابن ابی حاتم نے کہا اور مجاہد سے بہی ایسا ہی مروی ہے اور عبد الرزاق نے معمر سے انہون نے زید بن اسلم سے روایت کیا کہ پہلا جبار زمین مین نمرود ہوا تو اسپر اللہ نے ایک مچہر بہیجا اور وہ اسکی ناک مین داخل ہوگیا اسکے بعد وہ چار سو سال جیتا رہا اپنے سر کو ہتوڑون سے مارتا تہا اور لوگون مین سے اسکے ساتہہ زیادہ رحم کرنیوالا وہ شخص ہوتا جو اپنی دونو ہاتہہ جمع کرکے اسکی سر پر مارتا اور وہ پلید چار سو سال تک سرکشی کرتا رہا اسی لیے اللہ تعالے نے اسکو چار سو سال تک عذاب مین رکہا پہر اسکو مارا اور یہ نمرود وہی نامراد ہے جسنے آسمان کی طرف ایک کوشک بنایا جسکے حق مین اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ اور دوسرون نے کہا بلکہ یہ بخت نصر ہے اور انہون نے اسکا وہ مکر بیان کیا جسکو اللہ تعالے نے یہان حکایت کیا جیسے سورہ ابراہیم مین فرمایا وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ یعنے نہوگا انکا داؤ کہ ٹل جاوین اس سے پہاڑ اور اورون نے کہا یہ تمثیل کے قبیل سے ہے اس کے ابطال کے لیے جو ان کافرین باللہ اور ان مشرکین نے عبادۃ اللہ مین بنایا جیسے نوح علیہ السلام نے فرمایا وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا یعنے لوگون کے ضلال اور گمراہ کرنے مین انہون نے ہر طرح کے حیلے کیے اور ہر وسیلے کے ساتہہ انکو شرک کی طرف مائل کیا جیسے قیامت کے دن انکو انکے اتباع کہینگے بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَا اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗ اَنْدَادًا یعنے کوئی نہین پہر فریب سے رات دن کے جب تم ہمکو حکم کرتے کہ ہم نہ مانین اللہ کو اور ٹہیراوین اسکے ساتہہ برابر کے اور پہونچا اللہ انکی چنائی پر نیو سے یعنے انکی مکر کو جڑ سے اوکہیڑ مارا اور انکے عمل کو باطل کردیا جیسے اللہ تعالے نے فرمایا كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا یعنے جب ایک آگ سلگاتے ہین لڑائی کے واسطے اللہ اسکو بجہاتا ہے اور دوڑتے ہین ملک مین فساد کرتے اور فرمایا فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ

فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ پہر پہونچا انپر اللہ جہان سے انکو خیال نتہا اور ڈالی انکے دلمین دہاک اجاڑنے لگے
اپنے گہر اپنے ہاتہون اور مسلمانون کے ہاتہون سے سو دہشت مانو اے آنکہہ والو اور بیان اللہ سبحانہ وتعالے
نے فرمایا فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ یعنے پہر پہنچا اللہ انکی چنائی پر نیوسے پہر گر پڑی انپر چہت اوپرسے اور آیا ان پر
عذاب جہان سے خبر نہ رکہتے تہے پہر قیامت کے دن انکی رسوائی کی باتون کو ظاہر کرے گا اور ان باتون
کو ہویدا کرے گا جنکو ان کے دل چہپاتے تہے اور انکو ظاہر کر دیگا جیسے اللہ تعالی نے فرمایا يَوْمَ تُبْلَى
السَّرَائِرُ یعنے انکی سرائر اور دل کی باتین ظاہر کیجاوینگی اور مشتہر کی جاوینگی صحیحین مین ابن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر ایک دغاباز
کا جہنڈا اسکی دبر کے پاس ہوگا اسکے فریب اور دغا کی موافق اور کہا جاویگا کہ فلان بن فلان کا فریب
ہے اور اسیطرح ان لوگون کا مکر جسکو یہ چہپا رہے ہین اللہ تعالی لوگون کے لیے ظاہر کرے گا اور انکو علے
رؤس الخلائق رسوا اور ذلیل اور خوار کرے گا اور انکو اللہ سبحانہ وتعالی تقریعًا اور توبیخًا فرماوے گا
کہان ہین میرے شریک جن پر تم پسند کرتے تہے اور تم ان کی طرف سے محاربہ کیا کرتے تہے اور جنکی راہ
مین تم مسلمانون سے معادات رکہتے تہے اب وہ تمہاری مدد کے وقت کہان گئے اور تمہاری خلاصی کے
وقت ان کو کیا ہوا کیا کچہ مدد کرتے ہین تمہاری یا بدلا لے سکتے ہین اور کچہ نہ ہوگا اسکو زور نہ کوئی
مدد کرنے والا پہر جب انپر حجت متوجہ ہوگی اور انپر دلیل قائم ہوگی اور انپر کلمہ ثابت ہوجاویگا اور وہ
اعتذار سے اسوقت ساکت ہون گے جسوقت فرار نہین بولین گے جنکو خبر ملی تہی اور وہ وہ لوگ ہین
جو دنیا اور آخرت مین سردار تہے اور دنیا آخرت مین حق کے مخبر تہے پہر اسوقت کہینگے رسوائی آج
کے دن اور برائی منکرونپر ہے یعنے فضیحت اور عذاب آج کے دن احاطہ کرنے والا ہے ان لوگون
کے ساتہہ جو اللہ کے ساتہہ کفر کرتے ہین اور اللہ کے ساتہہ انکو شریک بتاتے تہے جو نہ انکا برا کرتے تہے
اور نہ انکا بہلا کرتے تہے لنتہی ما قال الحافظ ابن کثیر نے تفسیر فتح البیان مین کہا ہے کہ اکثر مفسرین
اسطرف گئے ہین کہ اس دہوکے بازسے مراد نمرود بن کنعان ہے اس نے بابل مین ایک بڑی عمارت بنائی
جسکا طول اوپر کی طرف پانچ ہزار ہاتہہ تہا اور بعض نے کہا دو فرسنگ اور اس نے آسمان کیطرف
صعود کا اسیلیے قصد کیا کہ اہل سما سے لڑائی کرے تو اللہ سبحانہ وتعالے نے ہوا چلائی اور وہ عمارت

اسپر گر گئی اور اسکی قوم پر اور وہ اور اسکی قوم ہلاک ہو گئے اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین وہ شخص بڑا جبار
تہا اور نمرود نون کے پیش اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے اور اولی یہ ہے کہ آیت عام ہے جمیع مبطلین کو جو حیلہ
جو ضرر کے لاحق کرنے کا محققین مومنین کے ساتھ ارادہ کرتے ہین اور مکر کے معنے یہان کید اور تدبیر کے
ہین جو حق کے مطابق نہ ہو اور اس مین ان کفار کے لیے وعید ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہمزمان تہے اسطرح کہ انکا مکر جلد انہین پر عود کرے گا جیسے پہلے لوگون کا مکر انہین پر لوٹا مفسرین نے کہا
ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ہوا چلائی تو اس نے محل کے سر کو بحر مین پہینکدیا اور باقی انپر زلزلہ کے ساتھ
گر پڑا تو ان کو ہلاک کردیا اور وہ اسکے نیچے تہے بعض نے کہا جب وہ گرا تو لوگون کی زبانین اسکی گہبراہٹ
سے مختلط ہوگئین اور اسدن لوگون نے تہتر زبانون مین کلام کی اسیلیے اسکا نام بابل رکہا گیا اور
اس سے پہلے لوگون کی زبان سریانی تہی اسیطرح اسکو بغوی نے ذکر کیا ہے اور اس مین نظر ہے اسلیے
کہ حضرت صالح علیہ السلام اس واقعہ سے پہلے ہو چکے اور وہ عربی بولتے تہے اور یمن والے بہی عرب تہے
انہین سے جرہم قبیلہ ہے جس مین اسمعیل علیہ السلام نے پرورش پائی اور ان مین بڑے ہوے اور انہین
سے آپنے عربیت سیکہی اور عرب کے قبائل ابراہیم علیہ السلام سے پہلے تہے اور وہ سب کے سب
عرب تہے اور ابن الاعرابی نے کہا اللہ تعالی نے من فوقہم فرمایا اور علیہم نہین کہا اسلیے کہ وہ اوسکے نیچے
نازل تہی اور عرب کہا کرتے ہین خَرَّ عَلَیْنَا سَقْفٌ وَوَقَعَ عَلَیْنَا حَائِطٌ یعنے ہمپر چہت گر پڑی
اور ہمپر دیوار گر پڑی جب انکی ملک مین ہو اگرچہ انپر واقع نہ ہو تو اللہ تعالی نے اس شک کے ازالہ کے لیے
من فوقہم فرمایا یعنے انہین پر واقعہ ہوئی اور وہ اسکے تحت مین تہے تو وہ ہلاک ہو گئے اور نہ چہوٹے
اور بعض نے کہا من فوقہم تاکید ہے اسلیے کہ چہت اوپر ہی سے گرتی ہے اور بعض نے کہا کہ سقف سے
مراد آسمان ہے یعنے انپر آسمان سے عذاب آیا جو اون کے اوپر ہے اب انہین اختلاف ہوا ہے جو
پر چہت گری بعض نے کہا وہ نمرود بن کنعان ہے جب اسنے کو شک بنایا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا
قول ہے اور مجاہد سے بہی ایسا ہی مروی ہے اور بعض نے کہا اس سے بخت نصر اور اسکے اصحاب مراد
ہین اور بعض نے کہا اس سے وہ مقتسمین مراد ہین جنکا ذکر سورہ حجر مین گذرچکا اور بعض نے کہا یہ آیت
اپنے عموم پر ہے اور معنے یہ ہین کہ جب کفار نے منصوبے پکائے تاکہ انکے ساتھ اللہ کے پیغمبرون
اور اسکے بندون سے اہل حق کے ساتھ مکر کرین اللہ تعالی نے انکو ہلاک کردیا اور انکی ہلاکت

کی تمثیل ویسی ہی ہے جیسے کسی قوم نے ایک محکم عمارت طیار کی اور اسکو ستونون کے ساتھہ کھڑا کیا اور انکی عمارت انپر گر پڑی اور اس نے انکو ہلاک کر دیا تو یہ ایک تمثیل ہے جسکو اللہ سبحانہ وتعالی نے اسکے لیے بیان کیا ہے جو دوسرے کے ساتھہ مکر کرتا ہے اور اسکو اللہ تعالی اسکے مکر کے ساتھہ ہلاک کر دیتا ہے اور اسی قبیل سے یہ تمثیل ہے جو لوگون کی زبان زد ہو رہی ہے مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِيْهِ اَوْقَعَهُ اللّٰهُ فِيْهِ جو شخص اپنے بہائی کو ڈالنے کے لیے کنوان کہودتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اسی کو اس مین واقع کرتا ہے اور اسیکو قاضی بیضاوی نے کشاف کیطرح پسند کیا ہے اور یہلے معنے اولی بالقبول ہین اور بعد اسکے اعتبار عموم الفاظ کا ہے نہ اسباب کے خصوصیت کا قتادہ کا یہ قول ہے کہ انکی عمارت پر اللہ تعالی کا عذاب آیا اسکی جڑ سے تو انپر انکی چہت انکے اوپر سے گر پڑی تو انکے ساتھہ انکے گہر اولٹے ہو گئے اور انکو اللہ سبحانہ وتعالی نے ہلاک کر دیا اور ان کی جڑ اوکہیڑ دی اور آئی انپر ہلاکت جہان سے خبر نہ رکہتے تہے وہ امان مین تہے انکے دلون مین عذاب کا خیال تک بہی نہ تہا پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے بیان کیا کہ ان کا عذاب دنیا کے عذاب پر ہی مقصور محصور نہین ہے کہ بس اسکے بعد اب انپر عذاب نہو بلکہ قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالی انکو پہر رسوا کریگا انکو آگ مین داخل کرنے کے ساتھہ اور اسکے ساتھہ انکو خوار کرے گا اور انکو ذلیل کریگا اور انکی اہانت کریگا اور بعد اسکے توبیخًا اور تقریعًا فرماوے گا کہان ہین میرے شریک جیسے تمہارا زعم اور ادعا تہا جنپر تم انبیاء اور مومنین سے ضد کرتے تہے وہ کیون تمہارے ساتہہ حاضر نہین ہوئے تم ان کو بلاؤ وہ تم سے ہمارے اس عذاب کو جو تمپر نازل ہونیوالا ہے دفع کرین بولین گے جنکو خبر ملی تہی اور وہ موقف مین ہونگے بعض نے کہا وہ علماء ہونگے جو اپنی اپنی امم کو وعظ کیا کرتے تہے اور وہ انکے وعظ کی طرف التفات نہ کیا کرتے اور یہ قول انکی طرف سے شماتت کی طریق پر ہوگا اور بعض نے کہا انسے صرف انبیا مراد ہین بعض نے کہا ملائکہ مراد ہین اور معنے اول ظاہر ہین کیونکہ ان کا علم کی وصف کے ساتھہ متصف ہونا اس امر کا مفید ہے اگرچہ انبیا اور ملائکہ بہی اہل علم سے ہین بلکہ وہ علم مین انسے زیادہ اغرق ہین لیکن انکے لیے ایک دوسری صفت ہے جسکے ساتھہ وہ ذکر کیے جاتے ہین کہ وہ اس وصف سے اشرف ہے اور وہ انکا انبیا ہونا یا ملائکہ ہونا ہے اور اس مین جواز اطلاق قادح نہین ہے کیونکہ مراد ظاہر پر استدلال ہے یہ کہین گے کہ ذلت اور ہوان اور فضیحت قیامت کے دن اور عذاب کفار سے مختص ہے یہ انکو غصہ دلانے کے لیے کہینگے اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ

اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ جنکی جان لیتے ہین فرشتے اور وہ برا کر رہے
ہین اپنے حق مین تب آکرین گے اطاعت کہ ہم تو کرتے نہ تھے کچھ برائی کیون نہین اللہ خوب جانتا ہے جو تم
کرتے تھے سو داخل ہو جاؤ دروازون مین دوزخ کے رہا کرو اس مین ہمیشہ سو کیا برا ٹھکانا ہے غرور کرنے
والون کا **ف** اللہ سبحانہ وتعالی مشرکین جو اپنی حیاتی مین اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین کے اس حال
سے خبر دیتا ہے جو انکے احتضار کیوقت اور فرشتون کے انکے پاس انکے ارواح لینے کے لیے آنے کیوقت
ہوتا ہے کہ وہ آکرینگے اطاعت یعنی سمع اور طاعت اور انقیاد کو ظاہر کرینگے کہینگے ہم تو کرتے نہ تھے کچھ
برائی جیسے قیامت کے دن کہینگے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ یعنے کہینگے قسم اللہ کی اے رب ہمارے
ہم شریک نکرتے تھے اور فرمایا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ
یعنے جس دن جمع کرے گا اللہ (سبحانہ وتعالی) انکو ساری پھر قسمین کہاوینگے اسکے آگے جیسے قسمین کہاتے
ہین تمہارے آگے اللہ تعالی انکے اس قول کی تکذیب مین فرماتا ہے بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ فَادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ یعنے یون نہین
تم برے عمل کرتے تھے اللہ تو خوب جانتا ہے جو تم کرتے تھے سو داخل ہو دروازون مین دوزخ کے رہا
کرو اس مین سو کیا برا ٹھکانا اور کیا برا مقیل اور کیا برا مقام اور کیا برا مکان ہے ذلت کے گھر سے
اس شخص کے لیے جو اللہ سبحانہ وتعالی کی آیات سے غرور کرے اور اسکے پیغمبرون کی اتباع سے ناک چڑہاوے
اور وہ تو دوزخ مین اُسیدن داخل ہو جاتے ہین جس دن مرتے ہین اور انکی قبرون مین انکے جسمون کو دوزخ
کی گرمی اور لپٹ پہنچتی ہے قیامت کے دن ان کے ارواح کو انکے اجساد مین منسلک کرکے دوزخ مین ابد الآباد
کے لیے داخل کیا جاوے گا نہ اسپر تقدیر آوے کہ وہ مرجاوین اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہلکا کیا جاوے
گا جیسے اللہ تعالی نے فرمایا اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْۤا
اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ یعنے آگ ہے کہ دکھا دیتے ہین انکو صبح اور شام اور جس دن اٹھیگی قیامت داخل کرو
فرعون والون کو سخت سے سخت عذاب مین (یہ عالم قبر کا حال ہے کافر کو اسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور
قیامت کو اس مین پیٹھے گا اور مومن کو بہشت انتہی ما قال ابن کثیر بزیادۃ فتح البیان مین کہا ہے
ملائکہ سے مراد اس آیت مین عزرائیل اور اسکے اعوان ہین اور ظلم سے مراد کفر (اور شرک) ہے اور اسکی
تفسیر (سورہ نسا مین) گذر چکی اور فرمایا آکرینگے اطاعت یعنی موت کے وقت ربوبیت کا اقرار کرتے ہین

اور گردن جہکا دیتے ہین اور سلم کے معنے استسلام کے ہین یہ قطرب کا قول ہے اور بعض نے کہا سلم معنے مین مسالمہ کے ہے یعنے وہ صلح کرین گے اور جہگڑا چھوڑ دینگے یہ اخفش کا قول ہے اور بعض نے کہا سلم بمعنے اسلام ہے یعنے اسلام کا اقرار کرین گے اور جس کفر مین تہے اسکو چھوڑ دینگے اور کہینگے ہم تو برائی نہ کرتے تہے　ہو سکتا ہے کہ سوء سے مراد آیت مین شرک ہو اور یہ انکا قول انکار کے طور پر ہو یا خوف کی شدت سے ہو اور جسنے اہل قیامت پر کذب کو جائز نہین کہا وہ اسکو اسپر حمل کرتا ہے کہ وہ کہین گے ہمنے اپنے اعتقاد مین اور اپنے خیال مین کوئی برا کام نہین کیا اور اسکی مثل ہے اللہ تعالے کا قول وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ یعنے قسم اللہ کی ہم شریک نہین بناتے تہے جب وہ یہ کہینگے تو اہل علم انکے اسقول کا یہ جواب دینگے کیون نہین تم تو برے کام کرتے تہے پرلے درجے کے شرک مین مبتلا تہے اللہ سبحانہ وتعالی جانتا ہے جو تم دنیا مین کرتے تہے تم کو اسکی مطابق جزا دیگا اور یہ تمہارا جہوٹ تمکو کچہ فائدہ بخش نہین ہوگا اور عکرمہ کا یہ قول ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جو کفار سے بدر کے دن حاصل ہوا کہا جاویگا انکی موت کے وقت پیٹہ جاؤ دروازون مین دوزخ کے دوزخ کے ابواب کا بیان ہو چکا اور یہ بہی مذکور ہو چکا کہ دوزخ کے درجات ہین بعض پر بعض تاکہ ہر قسم اپنے موعود بہا طبقہ مین جاوے اور یہ اسلیے کہا جاویگا کہ اس مین انکے لیے زیادہ رسوائی اور گہٹنا ہے اور اس مین دلیل ہے کہ کفار بہی عذاب مین متفاوت ہونگے بعض کو بعض کی نسبت عذاب شدید ہوگا اور بعض کو بعض کی نسبت خفیف اور انکی تکبر سے ایمان اور عبادت سے تکبر کرنا مراد ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَسْتَکْبِرُوْنَ یعنے وہ تہے کہ جب ان سے کوئی کہتا کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ سبحانہ وتعالی کے تو غرور کرتے پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے متقیا کی اوصاف کو پیچہے سعدا کی اوصاف کا بیان کیا اور فرمایا وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ

قَالُوْا خَیْرًا ط لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ط وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ ط وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ لَھُمْ فِیْھَا مَا یَشَآءُوْنَ کَذٰلِکَ یَجْزِی اللّٰہُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور کہا پرہیزگارون کو کیا اتارا تمہارے رب نے بولے نیک بات جنہون نے بہلائی کی اس دنیا مین انکو بہلائی ہے اور پچہلا گہر بہتر ہے اور کیا خوب گہر ہے پرہیزگارون کا باغ مین رہنے کے جنمین وہ جاوینگے بہتی انکے نیچے نہرین انکو وہان ہین جو چاہین ایسا بدلا دیگا

اللہ پرہیزگارون کو جنکی جان لیتے ہین فرشتے اور وہ ستھرے ہین انکو کہتے ہین سلامتی ہو تمپر جاؤ بہشت مین بدلا اسکا جو کرتے تھے **ف** یہ سعدا کی جانب سے خبر ہے بخلاف اس خبر کے جو اشقیا کیطرف سے تھی کیونکہ اشقیا کو جب کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا تو انہون نے جواب سے اعراض کر کے کہا خدا نے تو کوئی چیز نہین اتاری یہ تو پہلون کی نقلین ہین اور ان سعدا نے جواب مین کہا نیک بات اتری ہے یعنے اللہ سبحانہ و تعالی نے رحمت اور برکت اتاری ہے کہ سکے لیے جو اسکی اتباع کرے اور اسکے ساتھ ایمان لاوے پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اس وعدہ کی خبر دی جو اس نے اپنے بندون کے ساتھ رسولون کی زبانون پر کیا ہے اور فرمایا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ الآیۃ یعنے جنہون نے بھلائی کی انکے لیے اس دنیا مین بھی بھلائی ہے جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنے جس نے کیا نیک کام دنیا مین مرد ہو یا عورت اور وہ یقین پر ہے تو اسکو ہم جلاوینگے اچھی زندگی اور بدلے مین دینگے ان کو حق انکا بہتر کامونپر جو کرتے تھے یعنے دنیا آخرت مین اللہ سبحانہ وتعالی ان کے اعمال کی اچھی جزا دیتا ہے پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ آخرت کا گھر دنیا کے گھر سے بہتر ہے اور آخرت کی جزا دنیا کی جزا سے اتم اور اکمل ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّلَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ یعنے بولے جنکو ملی تھی بوجھ اے خرابی تمہاری اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے انکو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور یہ بات انہین کے دل مین پڑتی ہے جو سہنے والے ہین یعنے دنیا سے آخرت کو وہی بہتر جانتے ہین جنسے محنت سہی جاتی ہے اور بے صبر لوگ حرص کے مارے دنیا کی آرزو پر گرتے ہین نادان آدمی دنیا کی آسودگی کو جانتا ہے اسکی بڑی قسمت ہے اس کے فکر کو اور آخرت کی ذلت کو اور تلوے چاٹنے خوشامد کرنے کو نہین دیکھتا اور یہ نہین دیکھتا کہ دنیا مین آرام ہے تو دس بیس برس اور مرنے کے بعد کاٹنے ہین ہزارون برس اور جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اور جو اللہ کے ہان ہے سو بہتر ہے نیک بختون کو اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یعنے اور پچھلا گھر بہتر ہے اور رہنے والا اور اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اور آخرت تیرے لیے بہتر ہے دنیا سے پھر اللہ تعالی نے پچھلے گھر کی وصف بیان کی اور فرمایا وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ

اور اللہ تعالی کا قول جنات عدن الآیۃ دار متقین سے بدل ہے یعنے انکے لیے آخرت میں جنات عدن ہیں جن
مین داخل ہونگے جنکے نیچے اشجار کے درمیان اور قصور کے تحت مین ندیان بہتی ہین انکو وہان ہے جو
چاہین جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ یعنے اور وہان ہین جو دل چاہین اور جس سے آنکھین آرام پاوین اور تم کو ان مین ہمیشہ رہنا
اور حدیث مین آیا ہے کہ بادل جنت کی ایک جماعت پر گزریگا اور وہ اپنے شراب پر بیٹھے ہونگے تو کوئی
انمین سے کوئی چیز طلب کریگا مگر وہ بادل انپر اس چیز کو برساویگا یہانتک کہ ایک ان مین کا کہیگا کہ ہمپر نوجوان
عورتین سب ایک عمر کی برسا تو وہ بادل نوجوان سب ایک عمر کی جنکی چھاتیان پھوٹ رہی ہون برساویگا
ایسا بدلا دیگا اللہ تعالی ہر اس شخص کو جو اسکے ساتھ ایمان لایا اور وہ اس سے ڈرتا رہا اور اس نے اپنے
اعمال مین احسان کیا پھر اللہ تعالی نے انکے احتضار کیوقت کی خبر دی کہ وہ موت کے قریب شرک اور کفر کی دنس
اور جمیع ہر پلیدی سے طیب اور ستھرے ہوتے ہین انمین سے کسی بلا مین وہ مبتلا نہین ہوتے اور فرشتے انپر
سلام کہتے ہین اور انکو جنت کی بشارت دیتے ہین جیسے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ یعنے تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہرے
رہے انپر اترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تہا ہم ہین تمہارے
رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تم کو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی
ہے اس بخشنے والے مہربان سے اور ہم ان احادیث کو جو مومن کی روح اور کافر کی روح کے قبض مین وارد
ہین اللہ تعالی کے قول یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ
وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ کی تفسیر مین بیان کر چکے انتہے ماقال الامام الجلیل الکبیر الحافظ عماد الدین ابو الفدا
اسمعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی نے تفسیر فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ متقین سے مراد آیت
مین مومنین ہین اور لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا الآیۃ اللہ کی جانب سے کلام ہوگی اور بعض نے کہا یہ متقین کی کلام سے
حکایت ہے تو یہ جملہ خیرا سے بدل ہوگا قالہ الزمخشری اور تقدیر اول پر یہ جملہ کلام مستانف ہوگی متقین
کی مدح مین چلائی گئی اور معنے یہ ہین کہ جنہون نے دنیا مین اپنے اعمال کو ایمان کے ساتھ بھلا کر لیا ان کے

لیے بدلا ہے اچھا دونا کیا ہوا ایک سے دس تک اور سات سو تک بلکہ اضعاف کثیرہ تک اور قتادہ نے کہا اَحْسَنُوا
یعنے اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور اسکی کتابون اور اسکے رسولون کے ساتھ اور اللہ کی طاعت کا حکم کیا
اور اللہ کے بندون کو خیر کی رغبت دلائی اور خیر کی طرف انکو بلایا ضحاک نے کہا حسنہ سے مراد نصر اور فتح ہے
اور مجاہد نے کہا رزق حسن مراد ہے اور بعض نے کہا حیات طیبہ مراد ہے اور مدح اور ثنا کا استحقاق ہے یا
مشاہدات اور مکاشفات کی ابواب کا کھلنا قالہُ الکرخیؒ اور آخرت کا بدلا یعنے جنت دنیا کے آرام سے بہتر
ہے اور متقین کا گھر کیا اچھا گھر ہے وہ کیا ہے سدا رہنے کے باغ ہین جنمین پیٹھینگے اور ان سے کوچ
نہ کرینگے اور نہ اسنے نکلینگے جنکے گھرون اور محلون کے نیچے اور جنکے مساکن کے تحت مین ندیان
بہ رہی ہین من کے لیے ان باغون مین جو چاہین انکے لیے بمجرد مشیت انکو اشیا ملینگی اور یہ حالت
آخرت ہی مین حاصل ہوگی کیونکہ انسان دنیا مین اپنی ہر ایک مراد نہین پاتا بلکہ اکثر انسان کے ارادات
اور عزائم کے خلاف ہی ہوا کرتا ہے علی علیہ السلام نے فرمایا عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ یعنے مجھے اپنے
رب کی معرفت اور اسکا عرفان اسیطرح ہوگیا کہ مین جس امر کا قاصد اور عازم اور مرید ہوتا ہون وہ
ٹوٹ جاتا ہے مین سمجھتا ہون کہ جو میرے ارادات اور عزائم کو پورا ہونے نہین دیتا وہی میرا رب ہے
وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا مَآ اَرَادَ ۔ امر اسیطرح ہے کہ اسی جزا کی مثل اللہ تعالی اس شخص کو جزا دیتا ہے جو شرک سے
بچتا ہے اور بچتا ہے ہر اس اثم اور عصیان اور گناہ سے جو آگ مین داخل کرنے کا موجب اور باعث
ہے جنکی جان لیتے ہین فرشتے حال یہ کہ وہ شوائب شرک اور کفر اور نفاق سے طاہر ہوتے ہین یا صالح
ہوتے ہین یا انکے افعال اور اقوال طاہر ہوتے ہین یا انہون نے اپنے جانون پر معاصی کے ساتھ ظلم
نہین کیا ہوتا قالہ البیضاوی یا اپنی جانون مین اس ثواب کے ساتھ خوش ہین جسکے ملنے کی اللہ سبحانہ وتعالے
کیطرف سے ان کو امید ہے یا اپنی جانون مین رجوع الی اللہ کے ساتھ خوش ہین یا وفات انپر سہل ہے جس
مین انکے لیے کوئی صعوبت اور کلفت نہین ہے مجاہد نے کہا وہ جیتے مرے پاک ہین اللہ تعالی نے انکو
لیے اس امر کو مقدر کیا ہے یا وہ خوش ہین اس جنت کی بشارت کے ساتھ جو اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو دی ہے
یا اپنے ارواح کے قبض کے ساتھ خوش ہین کیونکہ انکے نفوس بالکلیہ حضرت قدس کیطرف متوجہ ہین
بعض نے کہا طیبین کلمہ جامعہ ہے ہر معنے حسن کو عموم پر حمل کرکے تو اس مین جمیع ماذکر داخل ہوا اور فرشتے
انکو سلام علیکم کہتے ہین اور یہ سلام انکے لیے یا تو وفات کی اطلاع کے لیے ہے اور یا ان کو جنت کی

بشارت دینے کے لیے کیونکہ سلام امان ہے اور گرچہ مین ہی موت کے وقت انکو فرشتے سلام علیکم کہین گے یعنے اس سے پیچھے کوئی مکروہ لاحق نہ ہوگا اور در منثور مین جلال الدین سیوطی رحنے اسپر ایک استشہاد بیان کیا اسکے ساتھ مالک اور ابن جریر اور بیہقی وغیرہم نے محمد بن کعب قرظی سے نکالا کہا جب مومن بندے کی موت قریب آتی ہے تو اسکے پاس فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے السّلامُ علیکَ یا ولیَّ اللهِ اللهُ یقرأ علیکَ السّلامَ یعنے تجھپر سلامتی اے اللہ کے دوست اللہ تعالیٰ تجھ پر سلام کہتا ہے اور وہ فرشتہ اسکو جنت کی بشارت دیتا ہے اور اسی کی مثل کشاف مین ہے ابوحیان نے کہا ظاہر یہ ہے کہ یہ سلام آخرت مین ہوگا اسی لیے اسکے پیچھے فرمایا ہے ادخلوا الجنۃ تو یہ جنت کی دربانون کا قول ہوا اور جنت مین بیٹھ جاؤ اسکے بدلے جو تم کرتے تھے یا یہ موت کیوقت دخول جنت کی تبشیر ہے اور یا آخرت مین ان کو کہا جاویگا اور یہ آیت جنت مین اللہ کے فضل کے ساتھ داخل ہونے کی منافی نہین ہے جیسے صحیح حدیث مین آیا ہے سیدھے چلو اور میانہ چال چلو اور جان لو کہ جنت مین کوئی شخص اپنے عمل سے داخل نہ ہوگا کہا گیا اور نہ آپ اے رسول اللہ فرمایا اور نہ مین مگر یہ کہ ڈھاک لے مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ اور ہم اسکی بحث پہلے بیان کر چکے انتہے ما قال السید الامام ابوالطیب الصدیق بن حسن القنوجی البخاری فی تفسیرہ فتح البیان

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

ع ۹ ۱۰

اب کچھ راہ دیکھتے ہین مگر یہی کہ آوین اُن پر فرشتے یا پہونچے حکم تیرے رب کا اسی طرح کیا ان سے اگلون نے اور اللہ نے ظلم نہ کیا انپر لیکن اپنا برا کرتے رہے پھر پڑی اونپر ان کے برے کام اور الٹ پڑا اُن پر جو ٹھٹھا کرتے تھے

ف اللہ سبحانہ وتعالیٰ مشرکین کو تہدید کرتا ہے انکی تمادی پر باطل مین اور انکے دھوکا کھانے مین دنیا کے ساتھ اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ اسی بات کی راہ دیکھتے ہین کہ ان کے پاس فرشتے انکی قبض ارواح کے لیے آوین قالہ قتادۃ یا پہونچے تیرے رب کا حکم یعنے قیامت اور اہوال قیامت جسکا یہ معاینہ اور مشاہدہ کرین گے اور فرمایا اسیطرح کیا ان سے اگلون نے یعنے اسیطرح انکی اگلے شرک مین اڑے رہے اور انکی نظائر اور اشباہ ایسی ہے اس دعا ضلال اور اس مرض مہلک مین مبتلا رہے تاکہ انہون نے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھا اور انپر وہ عذاب جسمین وہ اب معذب ہو رہے ہین اترا اور اللہ نے ظلم نہ کیا

انپر بلکہ انکا عذر دور کیا اور انپر حجت قائم کی اپنے پیغمبرون کے ارسال اور کتب کو اتارنے کے ساتھ پر
وہ اپنا آپ برا کرتے رہے رسل کی مخالفت اور اسکی کتابون کی تکذیب کے ساتھ جنکو وہ رسل اللہ کیطرف
سے لائے اسی لیے انکو اللہ تعالی کا عذاب انپر پہونچا اور اولٹ پڑا انپر دردناک عذاب اس لیے کہ وہ رسولون
سے ٹھٹے کرتے تھے جب وہ ان کو عذاب اللہ سے ڈرلتے اسی لیے انکو قیامت کے دن کہا جاوے گا هٰذِهِ النَّارُ
الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ یعنے یہ وہ آگ ہے جسکو تم جھوٹ بتاتے تھے انتہی ما قال الحافظ عماد الدین بن
کثیر فی تفسیرہ فتح البیان کا بیان فائحہ یہ ہے کہ ہل ینظرون مین منکرین نبوت کے دوسرے شبہ اور اعتراض کا
جواب ہے جو انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسباب کی اقتراح کی اور کہا کہ ہمپر فرشتہ آسمان سے
نازل ہوکر آپکے ادعاء نبوت کی صداقت کی شہادت دے تو اللہ تعالے نے فرمایا اب کچہ راہ دیکھتے ہین
تیری نبوت کی تصدیق مین مگر یہی کہ آوین انپر فرشتے اور یہ بہی احتمال ہے کہ جب انہون نے قرآن مین سطور
پر طعن کیا کہ یہ تو پہلون کی نقلین ہین تو انکو اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے اس قول کے ساتھ ڈرایا ہل ینظرون
الآیہ یعنے یہ تو اسی امر کا راہ دیکھتے ہین کہ ان کے پاس فرشتے انکی ارواح کے قبض کے لیے آجاوین یا
دنیا مین اسکا عذاب آجاوے جو انکی استیصال کردے اور انکو جڑ سے اوکھٹر مارے یا امر اللہ سے مراد قیامت
ہے اور انکے راہ دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ فرشتون کے آنے کے منتظر ہین یا اللہ سبحانہ وتعالی کے
امر کے آنے کے دوسری تفسیر پر اور وہ اسطرح کہ انہون نے اس شخص کے سے کام کیے جسپر عذاب واجب
ہوجاتا ہے اور وہ اس عذاب کا منتظر ہوتا ہے اور اسکی تاک مین ہوتا ہے اور یہ مراد نہین ہے کہ وہ حقیقۃً امر
امر کے منتظر ہین وہ تو قیامت اور عذاب کے ساتھ ایمان ہی نہین لائے وہ کیونکر اسکا باور کرتے ہین اور
اسکو سچا جانتے ہین بعض نے کہا او منع خلو کے لیے ہے اسلیے کہ موت اور عذاب دونوان پاس آوین
گے اگرچہ مختلف وقتون مین آوین اور او کے ساتھ اسلیے تعبیر کی تاکہ اسطرف اشارہ ہو کہ امرین
مین سے ہر ایک انکی تعذیب مین کافی ہے اسی طرح ابو السعود نے بیان کیا جیسے ان کفار نے کفر اور تکذیب
پر اصرار کیا ہے اور استہزاء پر اڑی ہین اسیطرح ان سے پہلے کفار کفر پر تادی کرچکے اور رسل اور کتب
الٰہی کی تکذیب کرچکے اور اپنی روش سے باز نہ آئے پہر انپر اللہ سبحانہ وتعالی کا عذاب آیا اور اس نے
انکو ہلاک کردیا اور انکے ہلاک کرنے مین اللہ تعالے نے انپر کچہ ظلم نہین کیا بلکہ ان پر وہی عذاب اتارا
جسکے وہ اپنے کفر کیوجہ سے مستحق اور مستوجب تھے لیکن وہ آپ اپنا برا کرتے رہے اسلیے کہ وہ قیام کی

ترکب ہوے اور اس مین دلیل ہے کہ انکا ظلم انہین پر باعتبار مآل الیہ کے مقصود ہے پہر پڑی انپر انکے برے کام کی جزا اور انپر وہ عذاب او لٹ پڑا جسکو وہ ٹہٹا کرتے تہے یا اسکے ٹہٹے کی جزا مین انپر عذاب الٹ پڑا انتہے ما قال ابو الطیب الصدیق حسن القنوجی البخاری نے تفسیرہ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝ اور بولے شریک پکڑنیوالے اگر چاہتا اللہ نہ پوجتے ہم اسکے سوا کوئی چیز اور نہ ہمارے باپ اور نہ حرام ٹہیرا لیتے ہم اسکے سوا کوئی چیز اسی طرح کیا ان سے اگلون نے رسولون پر ذمہ نہین مگر پہونچا دینا کہولکر **ف** یہ یاد انون کے کلام ہین کہ اللہ کو یہ کام برا لگتا تو کیون کرنے دیتا آخر ہر فرقے کے نزدیک بعضے کام برے ہین پہر وہ کیون ہوتے ہین یہان جواب مجمل فرمایا کہ ہمیشہ رسول منع کرتے آئے ہین اس سے جسکی قسمت تہی ہدایت پائی جو خراب ہونا تہا خراب ہوا اللہ سبحانہ و تعالی کو یہی منظور ہے **ف** اور ہمنے اٹہائے ہین ہر امت مین رسول کہ بندگی کرو اللہ کی اور بچو ہر ڈنگے سے سو کسیکو راہ دی اللہ نے اور کسی پر ثابت ہوئی گمراہی سو پہرو زمین مین تو دیکہو کیسا ہوا آخر جہٹلانیوالون کا **ف** ہر ڈنگا وہ جو ناحق سرداری کا دعوی کرے کچہ سند نہ رکہے ایسے کو طاغوت کہتے ہین بت اور شیطان اور زبردست ظالم سب یہی ہین **ف** اگر تو للچاوے انکو راہ پر لانے کو تو اللہ راہ نہین دیتا جسکو بچلاتا ہے اور کوئی نہین انکا مددگار **ف** اللہ تعالی اس چیز کے ساتہ دہوکا کہانے سے خبر دیتا ہے جس شرک مین وہ مبتلا ہین اور انکے اس عذر لنگ سے اطلاع دیتا ہے جس مین تقدیر کے ساتہ احتجاج پکڑ رہے ہین اپنے اسقول کے ساتہ کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ پوجتے ہم اسکے سوا کوئی چیز اور نہ ہمارے باپ اور نہ حرام ٹہیرا لیتے اسکے سوا کوئی چیز بحیرون سے اور سوائب اور وصیلون سے اور وہ احتجاج پکڑ رہے ہین اس چیز کے ساتہ جو انکے لئے اپنی طرف سے ابتداع و اختراع کی ہے اور اللہ نے اسپر کوئی دلیل نہین اتاری اور انکی کلام کا مضمون یہ ہے کہ اگر اللہ تعالی ان کامون کو برا جانتا جنکے ہم مرتکب ہین تو ہمپر ضرور عذاب کرتا اور ہمکو اسکی قوت ہی نہ دیتا اللہ سبحانہ و تعالی نے انکی اس شبہ کی تردید مین فرمایا فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ یعنے امر ویسا نہین

ہے جیسا تمہارا زعم ہے کہ اسنے تمکو روکا نہین بلکہ اسنے تمپر ان برے افعال کا انکار بہت سخت طور پر کیا ہے اور
تمکو ان نابکار اطوار سے بڑی تاکید کے ساتھہ منع کیا ہے اور ہر قرن اور لوگون کی ہر ایک جماعت مین رسول
بہیجے جو سب کے سب لوگون کو اللہ کی عبادت کی طرف بلاتے رہے اور ما سوای اللہ کی عبادت سے روکتے رہے
اسطرح کہ بندگی کرو اللہ کی اور بچو ماسوا اللہ سے اور ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالی لوگون کی طرف رسولون کو یہ حکم دیکر
بہیجتا رہا جب سے بنی آدم مین شرک حادث ہوا نوح علیہ السلام کی قوم مین جن مین نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے
اور نوح علیہ السلام پہلے رسول تہے جنکو اللہ سبحانہ وتعالی نے اہل ارض کیطرف بہیجا یہانتک کہ ان کو ختم
کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ جنکی دعوت انس وجن سب کے لیے مشارق ومغارب مین منطبق ہوئی
جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنَا فَاعْبُدُوْنِ یعنے اور نہین بہیجا ہمنے تجہہ سے پہلے کوئی رسول مگر اسکو یہی حکم بہیجا کہ بات یون ہے
کسیکی بندگی نہین سوا میرے سو میری بندگی کرو اور فرمایا وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ
اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ یعنے اور پوچہہ دیکہو جو رسول بہیجے ہمنے تجہہ سے پہلے کبہی
رکہے ہین رحمان کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین یعنے کسی دین مین شرک روا نہین کہا اور پوچہہ دیکہہ
یعنے جسوقت ان کی ارواح سے ملاقات ہو یا انکے احوال کتابون سے تحقیق کر اور اللہ سبحانہ وتعالی
نے اس آیت کریمہ مین فرمایا اور ہمنے اٹہائے ہین رسول ہر امت مین کہ بندگی کرو اللہ کی اور بچو ماسوا اللہ کی
عبادت سے تو کسطرح مشرکین مین سے کسی کو جائز ہے کہ اس آیت کے بعد کہے کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالی چاہتا تو
ہم اسکے سوا کسی کی پوجا نہ کرتے اب اللہ تعالی کی مشیئت شرعیہ ان سے منتفی ہے کیونکہ اسنے رسولون
کے زبانون پر ان کو ان امور سے روکدیا ہے اور رہی مشیئت کونیہ اور وہ ان کو ان کامون کی قدرت
دینا ہے تو انکی اس مین کچہ حجت نہین ہے کیونکہ اللہ تعالے نے نار اور نار کے رہنے والے شیطان اور
کافر بنائے اور وہ پسند نہین کرتا اپنے بندون سے انکا کفر اور اللہ سبحانہ وتعالی کی اس مین حجت بالغہ
ہے اور حکمت قاطعہ ہے پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ ہمنے انپر دنیا مین عذاب کرنیکے ساتھہ بہی سر
بات کا انکار کیا ہے رسولون کے انذار کے پیچھے اسی لیے فرمایا فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ
مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ یعنے
ان سے پوچہو تو سہی کہ جنہون نے رسل کی مخالفت کی اور حق کی تکذیب کی انکو اللہ تعالے نے کیسے

اور کہاں مارا اور منکرون کو ملنی ہین ایسی چیزین اور فرمایا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيْرِ یعنے اور جھٹلا چکے ہین جو انسے پہلے تہے پہر کیسا ہوا سپر انکار پہر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے
رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خبر دی کہ آپ کا حرص کرنا اور آپ کی طمع انکی ہدایت پر انکے سود مند نہین
ہے حسب اسکے اللہ تعالیٰ نے انکے ضلال اور گمراہ کرنیکا ارادہ کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا یعنے اور جسکو اللہ نے بچلانا چاہا سو تو اسکا کچہ نہین کر سکتا اللہ کے ہان
اور نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ
اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ یعنے اور نہ کام کرے گی تمکو میری نصیحت جو مین چاہون تم کو
نصیحت کرون اگر اللہ چاہتا ہوگا کہ تمکو بے راہ چلاوے وہی ہے رب تمہارا اور اسی کیطرف پہر جاوگے
اور اس آیت کریمہ مین ارشاد فرمایا اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ یعنے اگر
تو للچاوے انکو راہ پر لانے کو تو اللہ راہ نہین دیتا جسکو بچلاوے جیسے اللہ نے فرمایا مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ یعنے جسکو اللہ بھٹکا دے اسے کوئی نہین راہ دینے
والا اور انکو چھوڑ رکھتا ہے انکی شرارت مین بہکتے اور فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یعنے جنپر ٹہیک آئی بات تیری
رب کی وہ نہ مانینگے اگرچہ پہونچین انکو ساری نشانیان جب تک نہ دیکہین دکہ کی مار اور اللہ سبحانہ و
تعالیٰ کی شان اور امر سے ہے یہ بات کہ جو چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا نہین ہوتا اسی لیے فرمایا
لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ یعنے جسکو بھٹکاوے اسکو کوئی راہ دینے والا نہین پہر اسکو کون اللہ کے پیچہے
ہدایت کرے اور انکا کون مددگار ہے کہ اسکے عذاب اور وثاق سے انکو چھڑاوے سن لو اسی کا کام
ہے بنانا اور حکم فرمانا بڑی برکت اللہ کی جو صاحب ہے سارے جہان کا انتہے ما قال الحافظ ابن کثیر فی
تفسیر فتح البیان مین کہا ہے یہ انکے کفر کی دوسری قسم ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے ان سے حکایت کیا ہے اور ان
مشرکین سے مراد اہل مکہ ہین اور بولے کہ اگر اللہ ہمسے اپنے غیر کی عبادت نہ چاہتا تو ہم اسکے سوا کسی چیز
کی پوجا نہ کرتے تو آتا یا نہ آتا اور اگر ہمسے کفر چاہے تو ہم ضرور کفر کرین گے تو آتا یا نہ آتا اور جب امر ایسا
ہی ہے تو پہر ایک بات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے اور اسی کی طرف سے ہے پہر امم کی جانب اور انکی طرف
رسولون کے ارسال اور انکے بہیجنے مین کیا فائدہ ہے اور ہمارے باپ دادا اسی کفر اور شرک پر تہے

جیسے ہم ہین زجاج نے کہا یہ کفار مکہ کا قول علی وجہ الاستہزا تہا اور اگر انکا یہ قول اعتقادًا ہوتا تو وہ مومن ہوتے انتہی اور اس جیسی آیۃ پر سورۂ انعام مین کلام گذر چکی اور ہم سائبون اور بحیرون اور وصیلون کو اپنی طرف سے حرام نہ کر لیتے اور انکا مقصود اس قول سے جسکا تعلق مشیئت کے ساتھ ہے رسالت مین طعن کرنا تہا یعنی اگر رسول اللہ کا غیر اللہ کی عبادت سے منع کرنا اور بحائر اور سوائب اور وصائل کے تحریم سے منع کرنا حق ہوتا اور یہ اللہ سبحانہ وتعالی کا حکم ہوتا تو ہم سے یہ باتین کبہی وقوع مین نہ آتین کیونکہ اسی نے اسکو چاہا ہے اور جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہین چاہتا نہین ہوتا تو جب ہم سے غیر کی عبادت وقوع مین آئی اور ہمنے ان اشیاء کو حرام کیا جنکو اللہ سبحانہ وتعالی نے حرام نہین کیا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ اسکی مراد کے مطابق ہے اور اسکی مشیئت کے موافق ہے باوجود اثبات کے کہ وہ حقیقت مین اس امر کے معترف اور نفس الامر مین اسباب کے اقراری نہ تہے لیکن انکا مقصود تو صرف رسالت مین طعن کرنا تہا اور ظاہر یہ ہے کہ من دونہ مین لفظ من دونو جگہہ زائدہ ہے قالہ الحفنادی اللہ تعالی نے انکے جواب مین فرمایا ایسا ہی کیا ہے پہلے کافرون نے کیونکہ انہون نے بہی اللہ کے ساتھ شریک بنائے اور جن چیزون کو اللہ تعالی نے حرام نہ کیا ان اشیاء کو انہون نے حرام کیا اور باطل کے ساتھ انہون نے اپنے رسولون سے مجادلہ کیا اور انکے ساتھ ٹھٹہے کرتے ہے پہر فرمایا فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ الآیۃ یعنے رسولون پر جنکو اللہ تعالی نے اپنے بندون کیطرف شرائع دیکر بہیجا جنکا راس توحید ہے اور شرک کا چہوڑنا انکا ذمہ اور کچہ نہین مگر پہونچا دینا کہولکر انکے آگے جنکی طرف انکو بہیجا گیا پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا اور ہمنے بہیجے ہین ہر امت مین رسول جیسے ان لوگون مین تجہکو بہیجا انپر حجت قائم کرنے کے لیے اور ہم بلا نہین ڈالتے اور عذاب نہین کرتے جب تک نہ بہیجین کوئی رسول اور یہ کہکر رسولون کو بہیجا کہ لوگون کو کہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی کی عبادت کرو اور بچو ہر معبود سوا اللہ سے شیطان اور کاہن اور بت اور جو ضلالت کی طرف داعی ہو اور طاغوت مشتق ہے طغیان سے مذکر مونث دونو طرح پر آتا ہے اور واحد پر بہی اسکا اطلاق آتا ہے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ یعنے چاہتے ہین کہ قضیہ لے جاوین شیطان کیطرف اور حکم ہو چکا ہے انکو کہ اس سے منکر ہو جاوین اور اسکا اطلاق جمع پر بہی آتا ہے جیسے اللہ سبحانہ وتعالے نے فرمایا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ یعنے وہ جو منکر ہین انکے رفیق ہین شیطان نکالتے ہین انکو اجالے سے اندہیرون مین طاغوت کی جمع طواغیت ہے اور تقدیر یون ہے

کہ طاغوت کی عبادت سے بچو تو کلام مین مضاف محذوف ہے کسیکو اللہ تعالیٰ اپنے دین کی طرف راہ دی اور اپنی
توحید اور عبادت کا رستہ بتایا اور اس کے دلمین طاغوت سے اجتناب ڈالا تو وہ ایمان لے آیا اور کسیپر قضا
سابق کے ساتھ ازل مین ضلالت ثابت ہوگئی اور وہ اپنے کفر اور عناد پر اڑا رہا اور ایمان نہ لایا زجاج نے
کہا اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا اور لوگون کے کان کھولدیے اس امر کے ساتھ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسولون
کو عبادت کے حکم کے ساتھ بھیجا اور یہ ضلال اور ہدایت کی مادر اہ ہے اور اسیکی مثل ہے اللہ تعالیٰ کا قول فَرِيقًا
هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ یعنے ایک فرقے کو راہ دی اور ایک فرقے پر ٹہیری گمراہی اور
اس آیت مین تصریح ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جمیع عباد کو اپنی عبادت کا حکم کیا اور شیطان سے
اور ہر اس چیز سے جو ضلالت کی طرف داعی ہو اجتناب کا ارشاد فرمایا تو یہ دلیل ہے اسپر کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ
کا امر اسکے ارادے کے موافقت کا مستلزم نہین ہے کیونکہ وہ سب کو ایمان کا حکم کرتا ہے اور نہین چاہتا راہ
دینا مگر بعض کو کیونکہ اگر جمیع کی ہدایت کا ارادہ کرتا تو کوئی کافر نہ ہوتا اور یہ وہ معنے ہین جنکو ہمنے زجاج
سے یہان حکایت کیا سو پہرو زمین پہر اعبرت گیر دن فکر کرنے والون کا تاکہ ان لوگون کا مال دیکہو جنہون
نے رسولون کی تکذیب کی اور وہ انکے منازل کا خراب ہونا ہے عذاب اور ہلاکت کے ساتھ اور جملہ فسیروا
پر جو فاء داخل ہوئی ہے اس مین اشعار ہے ساتھ مبادرت کے نظر اور استدلال کیطرف اور دیکہو کسطرح ہوا انجام
مکذبین کا جنہون نے امم سابقہ مین سے اپنے رسولون کی تکذیب کی جیسے عاد وثمود دیکہو انکا مال کار اور انکے
امر کا انجام کیا ہوا دیار خراب ہوگئے اور ابدان ہلاک ہوگئے پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کے ساتھ
خاص کیا ماتقدم کی تاکید کے لیے اور فرمایا اگر تو اے محمد للچاوے کہ وہ راہ پر آجاوین حالانکہ انکو اللہ سبحانہ
وتعالیٰ نے بے راہ کردیا ہے تو تو انکو راہ پر لانیکی طاقت نہین رکہتا اور تیری یہ مقدرت وتمکنت نہین ہے
کہ تو اللہ سے بہکاون کو راہ پر لاوے کیونکہ اللہ راہ نہین دیتا جسکو بچلاتا ہے اور انکا کوئی مددگار نہین پہر اللہ
سبحانہ وتعالیٰ نے قریش کے عناد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ بعث کے منکر ہین فرمایا وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ۝ إِنَّمَا

قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ ع اور قسمین کہاتے ہین اللہ کی پکی قسمین کہ نہ
اٹہا دیگا اللہ جو کوئی مرجاوے کیون نہین وعدہ ہو چکا ہے اسپر ثابت لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسوطے

ع ۵ ۱۱

کر کہولدے انپر جس بات مین جہگڑتے ہین اور تا معلوم کرین منکر کہ وہ جہوٹے تہے **ف** یعنے اس جہان مین بہت باتون کا شبہ رہا اور کسینے اسکو مانا کوئی منکر رہا تو دوسرا جہان ہونا لازم ہے کہ جہگڑے تحقیق ہون سچ اور جہوٹ جدا ہو اور مطیع اور منکر اپنا کیا پاوین **ف** ہمارا کہنا کسی چیز کو جب ہم نے چاہا اسکو یہی ہے کہ کہین اسکو ہو تو وہ ہوجاوی **ف** یعنے مردون کو جلانا ہمارے پاس کچہ مشکل نہین انتہے مافی موضح القرآن اللہ تعالی مشرکین کیطرف سے خبر دیتا ہے کہ انہون نے آپس مین قسمین کہائین پہر اللہ کی تاکید سے قسمین کہائین اور غلیظ قسمین کہائین اس پر نہ اٹہا وے گا اللہ جو کوئی مرجاوے اور انہون نے اس امر کو بعید جانا اور رسولون کی اس اخبار مین انہون نے تکذیب کی اور انکی اخبار کے نقیض پر انہون نے قسمین کہائین تو اللہ تعالی نے انکی تکذیب اور تردید مین فرمایا کیون نہین یہ بات جلد ہوگی عنقریب ہوچکا ہے پہر ثابت جسکا ہونا ضروری ہے لیکن بہت لوگ نہین جانتے اور اپنی جہالت کے سبب اور اپنی نادانی کے باعث رسولون کی مخالفت کرتے ہین اور کفر مین واقع ہوتے ہین پہر اللہ سبحانہ وتعالے نے اپنی اس حکمت کا بیان فرمایا جو اسنے معاد اور یوم التناد مین اجساد کے اٹہانے مین رکہی ہے پہر فرمایا لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الآیۃ یعنے قیام ساعت کا وعدہ اپنے پر اسلیے ثابت کیا ہے کہ کہولدے انپر وہ چیز جس مین اب جہگڑتے ہین اور تاکہ بدلا دیوے برائی والون کو انکے کیے کا اور بدلا دی بہلائی والون کو بہلائی اور تاکہ معلوم کرین منکر کہ وہ جہوٹے تہے اپنی اس قسم مین کہ نہ اٹہا وے گا اللہ جو کوئی مرجاوی اور اسی لیے دہکیلے جائینگے قیامت کے دن دوزخ کو دہکیل کر اور انکو دوزخ کے پیادی کہینگے یہ ہے وہ آگ جسکو تم جہوٹ جانتے تہے اب بہلا یہ جادو ہے یا تم کو نہین سوجہتا پیٹہو اس مین پہر صبر کرو یا نہ صبر کرو تم کو برابر ہے وہی بدلا دیے جاؤ گے جو کرتے تہے پہر اللہ تعالے نے خبر دی کہ مین جو چاہون کر سکتا ہون اور مین وہ نہین جسکو تہکا دے کوئی چیز آسمانون مین اور نہ زمین مین اور میرا کہنا کسی چیز کو جب مین اسکا ارادہ کرون یہی ہے کہ مین کہون اسکو ہو تو وہ ہوجاوے جیسی مین چاہون اور قیامت کا کہڑا کرنا اور حشر نشر کا برپا کرنا بہی اسی قبیل سے ہے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنے اور قیامت کا کام ویسا ہے جیسا ایک نگاہ کی یا اس سے بہی جلدی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور فرمایا مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ یعنے تم سب کا بنانا اور مرے پر جلانا وہی جیسا ایک جی کا (پیدا کرنا) بیشک اللہ سنتا ہی

دیکھتا اور اس آیت کریمہ مین فرمایا انما قولنا الآیۃ یعنے ہمارا کہنا کسی چیز کو جب ہمنے اس کو چاہا یہی ہے
کہ کہین اُسکو ہو تو وہ ہوجاوے یعنے ایک بار ہی ارشاد فرماوین تو وہ ہوئی پڑی ہو کما قال الشاعر

اِذَا مَا اَرَادَ اللّٰهُ اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ قَوْلَهٗ فَيَكُوْنُ

اللہ تعالی جس چیز کا ارشاد فرماوے اس مین تاکید کا محتاج نہین ہے کیونکہ کوئی اُسکو اس امر سے مانع
نہین ہے اور نہ اس امر مین اُسکی کوئی مخالفت کرسکتا ہے کیونکہ وہ ہے اکیلا دباو والا عظمت والا جسکی
کی سلطان اور جبروت اور عزت نے ہر چیز کو مقہور مغلوب کرلیا ہے فَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا رَبَّ
سِوَاهُ اسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور اسی کے سب مربوب ہین ابن ابی حاتم نے عطاے باسناده
روایت کیا کہ اس نے ابو ہریرۃؓ سے سنا فرماتے تھے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے دشنام دیتا ہے مجھکو
بیٹا آدم کا اور اُسکو یہ لائق نہین ہے اور تکذیب کرتا ہے میری بیٹا آدم کا اور کہان لائق ہے اُسکو یہ
اسکی تکذیب تو یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ کی قسم کبھی نہ اٹھا دے گا اللہ جو مرجاوے اللہ تعالی فرماتا ہے مین
کہتا ہون کیون نہین وعدہ ہے اسپر ثابت پر بہت لوگ نہین جانتے اور رہا اسکا مجھکو دشنام دینا
تو کہتا ہے اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ یعنے اللہ ہے تین مین کا ایک اور مین کہتا ہون قُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنے تو کہ وہ اللہ
ایک ہے اللہ نرادہار ہے یعنے کہتا بیٹا نہین نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اسکے جوڑ کا کوئی
ایسا ذکر کیا ہے اسکو ابن ابی حاتم نے موقوفًا اور یہ حدیث صحیحین مین مرفوعًا اور الفاظ سے مروی
ہے انتہے ما قال الحافظ عماد الدین بن کثیر نے تفسیر فتح البیان مین کہا ہے حلف کو قسم اسلیے
کہا جاتا ہے کہ یہ لوگون کی تصدیق اور تکذیب کے وقت کہائی جاتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ قسمین کہاتی
ہین اللہ کی پکی قسمین یہ اسلیے کہ وہ اپنے آبا و اجداد کی قسمین کہاتے تھے اور اپنے ٹہاکرون
کی اور جب کوئی امر عظیم ہوتا تو اللہ کی قسمین کہاتے انہون نے زعم کیا کہ اللہ تعالے بعث اموات
سے عاجز ہے ابو العالیہ سے مروی ہے کہ ایک مرد کا مسلمانون مین سے ایک مشرک پر کچھ قرض تہا
تو مسلمان مشرک کے پاس تقاضا کرنے کو آیا مسلمان کی تکیہ کلام تہی کہ وہ کہا کرتا تہا جس چیز کی مین
مرنے کے پیچہے امید کرتا ہون وہ البتہ یہ ہے اور یہ ہے مشرک نے مسلمان کو کہا تیرا خیال ہے
کہ تو مرنے کے پیچہے زندہ ہوگا اور اسنے قسم کہائی اللہ کی پکی قسم کہ اللہ نہ اٹہاوے گا اُسکو جو

مرجاوی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت میرے حق مین نازل
ہوئی ہے اللہ تعالی نے فرمایا کیون نہین اللہ تعالی انکو مرنے کے پیچھے اٹھا دیگا کیونکہ مرنے کے پیچھے
اٹھانا اللہ کا وعدہ ہے (اور اللہ اپنے وعدے خلاف نہین کرتا) پر بہت لوگون کو اسکی خبر نہین کہ یہ کام
اللہ سبحانہ وتعالی پر بہت آسان ہے کچھ یہ عسیر نہین ہے یا تو اسلیے کہ انکو علم نہین ہے اسبات کا کہ یہ امر
حکمت کے موجب ہے جسکی مراعات کے ساتھ اسکی عادت جاری ہے اور یا اسلیے کہ مالوف مین
انکا فکر نہین ہے تو ان کو امتناع بعث اور قیامت کے نہ قائم ہونیکا وہم ہوتا ہے اور اللہ تعالی نے ہر
کے برپا کرنیکا وعدہ اسلیے کیا ہے تاکہ ظاہر کرے انکے لیے وہ باتین جن مین جھگڑتے ہین اور تاکہ
جانین اللہ اور بعث کے منکر کہ وہ اپنے جدال اور بعث کے انکار مین جھوٹے تھے اور یہ کام کچھ ہمارے
آگے مشکل نہین ہم تو جس چیز کو چاہتے ہین یہی کہا کرتے ہین ہو وہ ہو جایا کرتے ہے اور قیامت
کا قائم کرنا اسی قبیل سے ہے اور یہ اللہ سبحانہ وتعالے کی کلام تمثیل کے قبیل سے ہے اس معنے
کر کہ اسپر کوئی چیز ممتنع نہین ہے اور اسچیز کا وجود اسکے ارادے کے وقت ایسا ہے جیسا مامور
کا وجود امیر مطاع کے حکم کے وقت جب وہ مامور مطیع کو ارشاد کرے اور وہان نہ کوئی قول ہے نہ
مقول لہ اور نہ امر ہے اور نہ مامور اور نہ کاف ہے اور نہ نون تاکہ کہا جاوے کہ اس سے احد المحالین
لازم آتا ہے یا معدوم کا خطاب یا حاصل کی تحصیل مین کہتا ہون اکثر مفسرین کا یہی قول ہے
لیکن یہ نظم قرآنی کے ظاہر کے خلاف ہے اور حق وہی ہے جسپر آیت دلالت کرتی ہے کہ وہان قول
ہے اور وہ اپنی حقیقت پر محمول ہے اور اسکے ساتھ عادت الہیہ جاری ہے اور اس آیت کی تفسیر سورۂ
بقرہ مین استیفاء اور استقصاء اور استیعاب گذر چکی اور آیت کریمہ مین وہ فخامت اور جزالت ہے
جس مین عقلین حیران ہین وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً ط وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اور جنہون نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے بعد اسکے کہ ظلم اٹھایا البتہ ان کو
ہم ٹھکانا دینگے دنیا مین اچھا اور ثواب آخرت کا تو بہت بڑا ہے اگر انکو معلوم ہوتا جو ثابت رہے
اور اپنے رب پر بھروسا کیا **ف** اللہ تعالے ان لوگون کی جزا سے خبر دیتا ہے جنہون نے
اللہ کے واسطے اپنے گھر چھوڑے اسکی رضا چاہنے کو اور اپنے گھرون اور بھائی بندون اور دوستون

سے اللہ کی ثواب اور اسلام کی خبر ار کی امید پر مفارقت اختیار کی اور احتمال ہے کہ آیت کریمہ کے نزول کے
سبب حبشے کے وہ مہاجرین ہون جنکے لیے ان کی قوم کی ایذا مکہ مین سخت ہوئی یہانتک کہ وہ انکی درمیان
سے نکلکر بلاد حبش کو چلے گئے تا کہ اپنے رب کی عبادت کے لیے جگہہ پکڑین اور ان مین کے اشراف جناب
امیر المؤمنین خلیفہ ثالث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے اور آپکے ساتہہ آپکی زوجہ رقیہ رضی اللہ تعالے
عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی بہی تہین اور جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بہائی اور ابوسلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ بہی تہے ایک جماعت مین جنکی تعداد
اسی نفر کے قریب تہی یا مین مرد اور عورت کے رضی اللہ تعالی عنہم وارضاہم تو اللہ تعالے نے انکو اچھی
جزا دینے کا دنیا اور آخرت مین وعدہ دیا اور فرمایا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الآیۃ ابن عباس رض
رضی اللہ تعالی عنہما اور شعبی اور قتادہ کا یہ قول ہے کہ دنیا کی حسنہ سے مراد مدینہ ہے اور بعض نے کہا رزق
طیب مراد ہے قَالَهُ مُجَاهِدٌ اور ان دونو قولون مین کوئی منافات نہین ہے کیونکہ انہون نے اپنی
گہر بار اموال چہوڑے تو ان کو اللہ تعالی نے اس سے بہتر دنیا مین عوض دیا کیونکہ جو شخص کسی چیز کو اللہ کے
واسطے چہوڑتا ہے اللہ تعالی اس سے بہتر اور عمدہ اسکو بدلا دیتا ہے اور ایسا ہی وقوع مین آیا کیونکہ اللہ
تعالی نے انکو بلاد مین متمکن کردیا اور ان بلاد کی رعایا پر حکومت بخشی اور وہ امیر اور حاکم ہوئے اور انکو متقین
کے پیشوا بنایا اور خبر دی کہ اسکا ثواب مہاجرین کے لیے دار آخرت مین اس سے اعظم اور بڑا ہے جو اسنے
انکو دنیا مین عطا کیا اور فرمایا وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ یعنے اور ثواب آخرت کا
تو بہت بڑا ہے (اس سے جو ہمنے انکو دنیا مین دیا) اگر ان کو معلوم ہوتا (یعنے اگر ہجرت سے پیچہے رہنے
والے اور اس سے تخلف کرنے والے جانتے کہ اللہ تعالی نے اپنے فرمانبردارون کے لیے ذخیرہ کر رکہا
ہے اور انکے لیے جنہون نے اسکے رسول کے اتباع کی ہشیم نے عوام سے انہون نے اس شخص سے جس نے انکو
امیر المومنین خلیفہ ثانی جناب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ جناب امیر المومنین جب مہاجرین
مین سے کسیکو عطا کرتے تو فرماتے خُذْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ هٰذَا مَا وَعَدَكَ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا
وَمَا ذَخَرَ لَكَ فِي الْآخِرَةِ أَفْضَلُ یعنے لے اللہ سبحانہ وتعالی تجہے اس مین برکت کرے یہ وہ ہے
جسکا تجہے اللہ نے دنیا مین وعدہ دیا اور جو تیرے لیے اللہ تعالے نے آخرت مین طیار کر رکہا ہے وہ
اس سے بہتر ہے پہر یہی آیت پڑہی لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا

یعلمون پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے مہاجرین کی وصف بیان کی اور فرمایا اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ
یعنے جنہوں نے اپنی قوم کی ایذا پر صبر کیا اور رب پر بہروسا کیا جس نے انکو دنیا آخرت مین نیک بدلا دیا انتہے قال
الحافظ ابن کثیر فی تفسیر فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ ہجرت کے معنے سورۂ نسا مین گذر چکے اور وہ
اہل اور اوطان کا چھوڑ دینا ہے صحابہ نے مکہ چھوڑ کر اللہ سبحانہ وتعالی کے دین کی اقامت کے لیے مدینہ کی طرف
انتقال کیا اللہ کی رضا کے لیے یا اللہ کے لیے عذاب کیے جانے اور اہانت کیے جانے کے بعد آیت کے نزول کے
سبب مین اختلاف ہوا ہے بعض نے کہا صہیب اور بلال اور خباب اور عمار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق مین
نازل ہوئی ہے اور اسپر یہ اعتراض ہوا ہے کہ یہ سورت مکی ہے اور اس سورت کا مکی ہونا اللہ کے قول وَ
الَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا کے مخالف ہے اور ممکن ہے کہ اسکا یون جواب دیا جاوے کہ یہ آیت منجملہ ان آیات
مدنیہ کے ہے جو اس سورت مین ہین جیسے اس سورت کے عنوان اور ترجمہ مین ہمنے بیان کیا اور بعض نے کہا
کہ یہ سورت ابو جندل بن سہیل رضے اللہ عنہ کے حق مین اتری ہے اور بعض نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور اصحاب کے حق مین اتری ہے جب انپر مشرکین نے مکہ مین ظلم کیا اور انکو نکالدیا یہانتک
کہ انمین سے ایک جماعت حبشہ مین جا بسی پھر انکو اللہ تعالی نے مدینہ مقام دیا اسکے پیچھے اور اسکو
ان کے لیے دار ہجرت بنایا اور انکے لیے مومنین مین سے انصار کھڑے کیے فرمایا البتہ ہم ان کو ٹھکانا
دینگے دنیا مین نیک بعض نے کہا اس سے مراد صحابہ کا مدینہ مین اترنا ہے قَالَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنُ
وَالشَّعْبِیُّ وَقَتَادَۃُ اور بعض نے کہا حسنہ سے رزق حسن مراد ہے قَالَہٗ مُجَاھِدٌ اور بعض نے کہا دشمن پر نصرت
مراد ہے قَالَہٗ الضَّحَّاکُ اور بعض نے کہا اس سے فتوح بلاد مراد ہین جن بلاد پر صحابہ مستولی اور غالب ہوے اور
یہ انکے حاکم ہوے اور بعض نے کہا حسنہ سے وہ ثنا مراد ہے جو انکے لیے (قیامت تک) باقی رہیگی اور یہ انکا
عمل نیک ان کی اولاد کے واسطے خلافت کا موجب و باعث ہوگیا اور ان جمیع معانی پر آیت کے حمل کرنے
سے کوئی مانع نہین ہے اور انکے اعمال کی جزا جو انکو آخرت مین ملنی ہے اور وہ جنت جو اصلی مقصود ہی
وہ بہت بڑی ہے اور اس سے اعظم ہے کہ اللہ کی مخلوق سے کسی کے علم مین وہ آسکے ہکو مشاہدہ سے پہلے اسی
سے ہے اللہ تعالی کا فرمانا وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا یعنے اور جب تو دیکھے وہان تو
دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی اگر یہ ظالم جانین اور بعض نے کہا یعلمون مین ضمیر مومنین مہاجرین کیطرف
عائد ہے یعنے اگر تو ایا آخرت کو دیکھین اور اسکا مشاہدہ اور معاینہ کرین تو ضرور جانین کہ یہ دنیا کہ وہ

اور اجر اور بہلائی سے اکبر ہے اور دنیا مین حسنہ سے مراد مدینہ مین لسنا ہی پہر اللہ تعالی نے ان مہاجرین مومنین کی وصف بیان فرمائی اور فرمایا جنہون نے صبر کیا مشرکین کی ایذا پر یا اوطان کی مفارقت پر یا ہجرت پر یا جہاد اور جان اور مال کے خرچ کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالی کی راہ مین اور لفظ قرآن ان سب وجوہ کو شامل ہے اور ان جمیع معانی سے اعم ہے اور آپنے جمیع امور ما سوا اللہ سے اعراض کرکے اس وحدہ لا شریک لہ پر بہروسا لیا اور صبر سلوک الی اللہ کا ابتدا اور مبدا ہے اور توکل اسکا آخر اور منتہا ہے اور واللہ اعلم ظاہر تو ماضی کے معنے مین لیکن مضارع کے صیغے سے تعبیر کرنا انکے توکل کی صورت بدیعہ کے استحضار کے لیے ہے اور اس مین انکے غیر کو اللہ سبحانہ وتعالی کی اطاعت مین ترغیب ہے یا یہ جملہ مستانفہ ہے اور موصول کا جواب محذوف ہے ای فَیَرْزُقُهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُوْنَ یعنے انکو اللہ تعالی وہان سے روزی دیتا ہے جہان سے انکا خیال تک نہین ہوتا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور تجہسے پہلی بہی ہمنے یہی مرد بہیجے کہ حکم بہیجتے تہے ان کیطرف سو پوچہو یاد رکہنے والون سے اگر تم کو معلوم نہین **ف** یاد رکہنے والے یعنے اہل کتاب کہ اگلے احوال جانتے تہے **ف** بہیجے تہے نشانیان لیکر اور ورق اور تجہکو اتاری ہمنے یہ یاد داشت کہ تو کہول لوگون پاس جو اترا انکی طرف اور شاید وہ دہیان کرین **ف** ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب اللہ تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول کرکے بہیجا تو عرب نے آپ کی رسالت کا انکار کیا اور بولے اللہ اس سے اعظم ہے کہ اسکا رسول بشر ہو تو اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ کیا لوگون کو تعجب ہوا کہ بہیجا ہمنے ایک مرد کو ان مین سے کہ ڈر سنا لوگون کو اور خوشخبری دے جو کوئی یقین لاوے کہ ان کو ہے پایہ سچا اپنے رب کے ہان کہنے لگے منکر بیشک یہ جادوگر ہے صریح اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے پہلے اہل کتاب سے پوچہو تو آیا بشر ہی انکی طرف رسول ہوکر آئے یا فرشتے اگر پہلی رسول ہی ملائکہ تہے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت مین تمہارا انکار بجا ہے اور اگر وہ بہی بشر تہے جیسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو پہر انکی رسالت سے کیون

سنکر ہوتے ہو اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِ
الْقُرٰى الآیہ یعنے اور جتنے بھیجے ہمنے تجہسے پہلے یہی مرد تہے کہ حکم بھیجتے تہے ہم ان کو بستیون کے
رہنے والے وہ کچہ آسمان کے رہنے والون سی تو نہ تہے جیسے تمہارا خیال ہے اور ایسا ہی مروی ہے مجاہد
سے انہون نے ابن عباس سے کہ اہل ذکر سے آیت مین مراد اہل کتاب ہین اور مجاہد اور اعمش کا بہی یہی قول
ہے اور عبدالرحمان بن زید کا قول کہ ذکر سے مراد قرآن ہے اور انہون نے اسپر اللہ کے اس قول سی دلیل
لی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنے ہمنے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم اسکے نگہبان
ہین تو یہ عبدالرحمان بن زید کا قول اگرچہ صحیح ہے لیکن یہان یہ مراد نہین ہے کیونکہ مخالف ایک خبر کے
اثبات مین اسکے انکار کے بعد اسکی طرف رجوع نہین کرتا اور ایسا ہی ابوجعفر کا قول کہ ہم اہل ذکر ہین اور
انکی یہ مراد کہ یہ امت اہل ذکر ہے صحیح ہے کیونکہ یہ امت جمیع امم سابقہ سے اعلم ہے اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کی علماء علیہم السلام والرحمۃ جب تک وہ سنت مستقیمہ پر قائم رہے سب علماؤن
سے بہتر تہے جیسے امیرالمومنین جناب علی علیہ السلام اور ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما اور حضرت علی علیہ
السلام کے دونو جگر گوشے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور محمد بن حنفیہ اور علی بن الحسین زین
العابدین اور علی بن عبداللہ بن عباس اور ابوجعفر باقر یعنے محمد بن علی بن حسین اور انکے بیٹے جعفر اور
ایسے ہی اور انکے امثال اور اضراب اور اشکال رضوان اللہ علیہم اجمعین ان لوگون مین سے جو اللہ کے
حبل متین اور صراط مستقیم کے ساتہ متمسک تہے اور جنہون نے ہر ذی حق کا حق پہچانا اور ہر ایک کو اس
منزلت میں رکہا جس مین اللہ سبحانہ وتعالی نے اسکو اتارا اور جس پر اسکے مومن بندون کے دل مجتمع ہو گئے
اور غرض یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ خبر دے رہی ہے کہ پہلے رسول بہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح بشر
ہی تہے جیسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہین جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ
كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى اِلَّا اَنْ قَالُوْا
اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا یعنے تو کہہ سبحان اللہ مین کون ہون مگر ایک آدمی ہون بہیجا ہوا اور نہین اٹکا لوگون
کو اس سے کہ یقین لاوین جب پہنچی انکو راہ کی سوجہ مگر یہی کہ کہنے لگے کیا اللہ نے بہیجا آدمی پیغام لیکر اور فرمایا
وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ
وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا یعنے اور جتنے بہیجے تجہ سے پہلے رسول

سب کہاتے تہے کہانا اور پہرتے تہے بازارون مین اور ہم نے رکہا ہے تم مین ایکدوسرے کے جانچنے کو دیکہین ثابت رہتے ہو اور تیرا رب سب دیکہتا ہے اور فرمایا وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ یعنے اور ایسے بدن نہ بنائے تہے کہ وہ کہانا نہ کہاوین اور نہ تہے وہ رہجانے والے یعنے موت بہی آئی انکو اور فرمایا قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ یعنے تو کہہ مین نیا رسول نہین ہون اور فرمایا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ یعنے تو کہہ مین بہی ایک آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہے مجہکو پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رسل کے بشر ہونے مین شک کرتا ہے وہ پہلے کتاب والون سے پوچہے آیا ان کے رسول جو گذر چکے وہ بشر تہے یا ملائکہ پہر اللہ تعالے نے ذکر کیا کہ اسنے انکو بہی بینات اور حجج اور دلائل اور کتب کے ساتہ بہیجا قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُجَاهِدٌ وَالضَّحَّاكُ وَغَيْرُهُمْ اور زبر زبور کی جمع ہے عرب کہا کرتے ہین زبرت الكتب اذا كتبته اور اللہ تعالی نے فرمایا وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ یعنے اور جو چیز انہون نے کی ہے لکہی گئی ہے ورقون مین اور فرمایا وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ یعنے ہمنے لکہدیا ہے زبور مین نصیحت کے پیچہے کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ یعنے تیری طرف ہمنے قرآن نازل کیا کہ تو اسکو کہول سناوے لوگون کو جو انکی طرف اترا ان کے ربکیطرف سے اسلیے کہ جو اللہ نے تیری طرف نازل کیا ہے اسکو تو جانتا ہے اور اس سے تو عالم ہے اور تو اسپر حریص ہے اور تو اسکا پیرو ہے اور ہم جانتے ہین کہ تو افضل الخلائق ہے اور آدم کی اولاد کا سردار ہے پہر تو انکے واسطے اجمال کی تفصیل کرے اور اس مین سے مشکل کو بیان کرے اور شاید وہ دہیان کرین اور اپنے فائدہ کے واسطے فکر کرین اور راہ یاب ہون اور دارین کی نجات حاصل کرین انتہے ما قال الحافظ عماد الدین بن کثیر فے تفسیر فتح البیان کا بیان فاتح وتقریر کاشف یہ ہے کہ اس مین قریش کی تردید ہے اسلیے کہ انہون نے زعم کیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالی بشر کے رسول بنا کر بہیجنے سے اجل اور اعظم ہے تو اللہ تعالی نے انکے اس خیال اور زعم کو رد کیا اس طرح کہ اسکی عادت اور سنت یون ہی جاری ہے کہ وہ نہین بہیجتا رسول مگر مرد آدمیون مین سے کہ حکم بہیجے انکی طرف اور ابو علی جبائی نے زعم کیا کہ آیہ کے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالی انبیا کی طرف وحی دیکر انہین ملائکہ کو بہیجتا ہے جو آدمیون کی صورت پر ہون اور اسپر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مختلف صورتون مین حاضر ہوا کرتا تہا اور جب کفار کہ اس بات کی

اقراری تھے کہ یہود اور نصاریٰ جو توریت اور انجیل کے عالم ہین تو ان کی طرف خطاب کیا اور انکو حکم کیا کہ اہل کتاب کیطرف رجوع کرین اور فرمایا فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ الآیہ یعنے لے مشرکین تمکہ اگر تم کو اس چیز مین شبہ ہے جو مذکور ہوا اور اس مین قلق اور تردد ہے جو بیان ہوا تو اہل کتاب کی مومنون سے پوچھو وہ جلد بتا دینگے کہ جمیع انبیا البشر ہی تھے یا مطلق اہل کتاب سے پوچھو سوا مومنون کے تقیید کے جیسے ظاہر سیاق سے معلوم ہوتا ہے اور اسلیے کہ وے سب کے سب جمیع انبیا علیہم السّلام کے بشر ہونیکے معترف تھے اور انکے بنی آدم سے ہونے کے اقراری تھے اور اسکو چھپاتے نہین تھے اور بعض نے کہا کہ کتاب سے قرآن مراد ہے اور معنے یہ ہین کہ قرآن والون سے پوچھو سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے اور اہل توریت کی ایک جماعت کے حق مین اور مجوزین تقلید نے اس آیت سے دلیل لی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگون کو حکم کیا ہے جنکے پاس علم نہ ہو کہ علم والون سے پوچھین اور جواب یہ ہے کہ یہ آیت شریف ایک خاص سوال کے جواب مین اتری ہے جو محل نزاع سے خارج ہے اور جس لفظ کے ساتھ انہون نے دلیل لی ہے اسکی پہلی آیت اسکے مفید ہے اور ایسی ہی اسکے بعد کی آیت اور یہی ابن جریر اور بغوی اور اکثر مفسرین کا قول ہے اور اسکو سیوطی نے درمنثور مین استیفاءً بیان کیا اور اسی معنی کا سیاق سباق مقتضی ہے اور ہم فرض کرتے ہین کہ مراد سوال عام ہے تو پھر بھی مامور انکے ساتھ اہل ذکر ہین اور ذکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب ہے اور اسکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت لاغیر ہما اور مین کسیکو اپنا اس بات مین مخالف نہین سمجھتا کیونکہ یہ شریعت مطہرہ سمحہ بیضا دیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیجانب سے ہے اور وہ قرآن کریم ہے اور فرقان عظیم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور وہ سنت مطہرہ ہے اور ان دونو کا ثالث نہین ہے اور جب مامور ان کے سوال کے ساتھ وہ اہل قرآن اور حدیث ہین تو آیت کریمہ مقلدین پر حجت ہوئی انکی دلیل نہ ہوئی کیونکہ مراد یہ ہے کہ وہ اہل کتاب سے پوچھتے ہین اور وہ ان کو خبر دیتے ہین اسکے ساتھ تو مسئولین کا جواب یہ ہونا چاہیے کہ کہین اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ فرمایا اور اسکے رسول امین علیہ صلوۃ رب العلمین نے یہ فرمایا اور سائل اسپر عمل کرین اور یہ بات ان مقلدین کے مخالف ہے جو اس آیت سے دلیل لیتے ہین کیونکہ وہ تو اس امر پر دلیل لیتے ہین کہ بلا دلیل رجال کی بات ماننی جائز ہے بلکہ واجب سمجھتے ہین اور بلا دلیل بات کا مان لینا یہی تو تقلید ہے اور اسلیے تقلید کی یہ تعریف لکھی ہے اَلتَّقْلِيْدُ قُبُوْلُ قَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ دُوْنِ مُطَالَبَةِ الْحُجَّةِ یعنے تقلید غیر کے قول کو بلا دلیل و بلا طلب حجت مان لینا ہے اور حاصل تقلید کا یہ ہے کہ مقلدین اللہ کی کتاب

اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے سنت سے سوال نہین کرتے بلکہ اپنے امام کے مذہب سے پوچھتے ہین فقط اور جب اس سے تجاوز کرکے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرین تو وہ مقلد نہین ہین اور اس امر کو ہر مقلد مانتا ہے اور اُسکا منکر نہین ہے اور جب ثابت ہوچکا کہ مقلد جب قرآن اور حدیث والون سے سوال کرے تو مقلد نہین رہتا تو یہ آیت کریمہ اس بات کے ہان یعنے یہ بہی کہ سوال شئے خاص سے نہین ہے جسپر سیاق دال ہے بلکہ شریعت کی ہر چیز سے سوال مراد ہے جسطرح کہ مقلد کا زعم ہے اسکے مونہ پر مارتی ہے اور اسکی ناک خاک آلودہ کرتی ہے اور اسکی پیٹہ توڑتی ہے کیونکہ معنے اس سوال کے جسکو اللہ تعالی نے مشروع کیا ہے حجت شرعیہ سوال کرنا ہے اور عالم سے اسکا طلب کرنا تو عالم راوی ہوگا اور یہ سائل مستروی ایعنے روایت کو طلب کرنے والا) اور مقلد مانتا ہے اور اپنے نفس پر اس امر کا معترف اور مقر ہے کہ وہ عالم کا قول بلا دلیل مان لیتا ہے اور اس سے برہان کا طالب نہین ہوتا تو یہ آیت اتباع کی دلیل ہے نہ تقلید کی اور اس سے ظاہر ہوجاویگا کہ یہ حجت جسے مقلد نے دلیل لی ہے یہ حجت دُگنی والی ہے اس تقدیر پر کہ مراد آیت سے معنے خاص ہے اور اس تجویز اور تقدیر پر بہی کہ آیت سے مراد معنے عام ہین اسپر حجت ہو پہر فرمایا وَاَنْزَلْنَا الآیۃ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری طرف ہمنے یہ یادداشت اتاری اور قرآن کو ذکر اسلیے فرمایا کہ اس مین مواعظ ہین اور غافلین کے لیے تنبیہ ہے پہر جو انزال سے غایت اور مطلوب ہے اور جس امر کا اتارنے سے ارادہ کیا گیا ہے اُسکا بیان فرمایا اور فرمایا تاکہ تو سب لوگون پاس کہولے جو احکام شرعیہ اور وعد اور وعید اس قرآن مین اترے اور تو اس کتاب کو سنت کے ساتھ بیان کرے تو اس مجمل کے مبین وہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب قرآن اور حدیث مین تعارض واقع ہوجاوے اور صورۃ خلاف معلوم ہو تو حدیث شریف کا مقدم کرنا واجب ہے کیونکہ قرآن مجمل ہے اور حدیث مبین ہے اس آیت کی دلیل کے ساتھ اور مبین مجمل پر مقدم ہوتا ہے اور بعض نے کہا محکم آیتین مبین ہین اور متشابہ مجمل ہین جنکا بیان سنت سے طلب کیا جاوے تو آیت اس آیت پر محمول ہے جس مین اجمال ہے نہ محکم مبین مفسر پر اور اس لیے اس کتاب کو اتارا کہ اس مین فکر کرین اور تامل کرین اور اپنے افکار کو اس مین استعمال کرین اور اس سے متعظ ہون اور اسپر عمل کرین

اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰہُ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَھُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ یَاْخُذَھُمْ فِیْ تَقَلُّبِھِمْ فَمَا ھُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ اَوْ یَاْخُذَھُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ سو کیا نڈر ہوئے ہین جو بری داؤ کرتے ہین کہ دہنساوی اللہ ان کو

زمین مین یا پہونچے انکو عذاب جہان سے خبر نرکہتے ہون یا پکڑے انکو چلتے پہرتے سو وہ نہین تہکانے والے یا پکڑ لے
انکو ڈرانے کر سو تمہارا رب بڑا نرم ہے مہربان **ف** اللہ تعالی اپنے حلم اور بردباری اور تحمل کی خبر دیتا
ہے اور اس بات کی خبر دیتا ہے کہ اسنے ان نافرمانون کو مہلت دی رکہی ہے جو بری داؤن کرتے ہین اور
برائی کی طرف لوگون کو بلاتے ہین اور لوگون کی برائی کی طرف بلانے ہین داؤن اور مکر کرتے ہین اور اور
لوگون کو برائیون پر برانگیختہ کرتے ہین اور ابہارتے ہین باوجود اسکے کہ وہ سبحانہ وتعالی انکے زمین
مین دہنسانے پر قادر ہے اور لاتا ہے انپر وہان سے عذاب لادے جہان سے خبر نہ رکہتے ہون اور اس
کے آنیکی انکو اطلاع نہ ہو جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ءَاَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ
الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ اَمْ اَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ
كَيْفَ نَذِيْرِ یعنے کیا نڈر ہوئے ہو اُس سے جو آسمان مین ہے کہ دہنسادے تم کو زمین مین پہر دیکہو وہ لرزتی
ہے یا نڈر ہوئے ہو اس سے جو آسمان مین ہے کہ چہوڑدے تمپر پتہراؤ ہوا کا سو اب جانوگے کیسا ہے
ہے میرا دہڑکا اور یہ جو فرمایا کہ پکڑے انکو چلتے پہرتے یعنے اسباب معایش کے واسطے سفرون مین چلتے
پہرتے انکو پکڑلے اور انکے چلنے پہرنے سے انکے سفر مراد ہین یہ قتادہ اور سدی کا قول ہے اور مجاہد
اور ضحاک نے کہا انکے رات دن کے چلنے پہرنے مین انکو پکڑلے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا اَفَاَمِنَ اَهْلُ
الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَائِمُوْنَ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا
ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ یعنے اب کیا نڈر ہین بستیون والے کہ آپہونچے انپر آفت ہماری راتہی رات
جب سوتے ہون یا نڈر ہین بستیون والے کہ آپہونچے انپر آفت ہماری دن چڑہتے جب کہیلتی ہون اور
یہ جو فرمایا سو وہ نہین ہین تہکانے والے یعنے اللہ تعالی کو جس حال پر ہون وہ تہکا نہین سکتے اور
فرمایا یا پکڑلے انکو ڈرانے کر یعنے انکو اللہ تعالی ان کے خوف کی حالت مین پکڑلے جو انپر اسکی پکڑ کی
وجہ سے اترا ہوا اور یہ بہت سخت ہی کیونکہ اسچیز کا حاصل ہونا جسکی امید ہو خوف کے ساتہ شدید ہے اسی لیے عوفی
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اَوْ يَاْخُذَهُمْ کی تفسیر مین روایت کیا کہ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہی
اگر مین چاہون تو انکو ڈسا کر پکڑلون جسکا صاحب جاوے اور اللہ سبحانہ وتعالی اسکے ساتہ ڈراتا ہی
اور ایسا ہی مجاہد اور ضحاک اور قتادہ وغیرہم سے مروی ہے پہر فرمایا تمہارا رب بڑا نرم ہے مہربان
کہ تم کو عذاب مین جلدی نہین کرتا صحیحین مین مروی ہے لَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ اِنَّهُمْ

يَجْعَلُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وَھُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيْهِمْ یعنے ایذا اور رنج دہندہ بات کو سنکر اللہ تعالے سے زیادہ کوئی صابر نہین ہے کہ لوگ اللہ کے لیے اولاد ثابت کرتے ہین اور وہ انکو کہلاتا ہے اور عافیت بخشتا ہے

دو کونش یکے قطرہ در بحر علم　　گناہ بیند و پردہ پوشد بحلم

اور صحیحین مین ثابت ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ یعنے اللہ تعالے ظالم کو مہلت دیتا ہے تاکہ جب پکڑ لیتا ہے تو نہین چہوڑتا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (استشہادا) یہ آیت پڑہی وَكَذٰلِكَ الآیۃ یعنے اور ایسی ہے پکڑ تیرے رب کی جب پکڑتا ہے بستیون کو اور وہ ظلم کر رہتی ہین بیشک اسکی پکڑ دکہہ دیتی ہے زور کی اور اللہ تعالی نے فرمایا وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ یعنے اور کتنی بستیان کہ مینے انکو ڈہیل دی اور وہ گنہگار رہتین پہر مینے انکو پکڑا اور میری طرف پہر آنا ہے انتہے ماقال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ فتح البیان کا بیان فاتح اور ذکر مبین یہ ہے کہ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ الآیہ مین استفہام توبیخ کے لیے ہے اور فا کا مقدر پر عطف ہے جسپر نظم قرآن کریم اور سیاق سباق فقرآن منسحب ہے اور سیّات کا موصوف محذوف ہے اور وہ مکرات ہے اور زمخشری نے اسکے سوا اور توجیہ ذکر نہین کی یا یہ معنے ہین عَمِلُوْا اَوْ فَعَلُوا السَّيِّئَاتِ یعنے کیا بے ڈر ہین جو برائیاں کرتے ہین یا یہ معنے ہین اَمِنَ الْمَاكِرُوْنَ الْعُقُوْبَاتِ السَّيِّئَاتِ یعنے کیا مکر کرنے والے بری سزاؤن سے نڈر ہین یا یہ معنے ہین مَكَرُوا بِالسَّيِّئَاتِ یعنے نڈر ہین وہ لوگ جو برے داؤ کرتے ہین (جیسے شاہ عبد القادر صاحب نے ترجمہ کیا) مجاہد نے کہا ان لوگون سے مراد نمرود بن کنعان اور اسکی قوم ہے اور قتادہ سے مروی ہے انکا مکر شرک ہے اور ضحاک نے کہا ان کا مکر رسولون کی تکذیب ہے اور معاصی کے ساتہ انکا عمل کرنا یا انکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا مین کوشش کرنا اور آپکے اصحاب کی رنجدہی میں سعی کرنا پوشیدہ پوشیدہ اور ابطال اسلام مین حیلے بنانے دار الندوہ مین اہل اسلام کے لیے برے برے داؤ سوچنے یعنے کیا یہ کفار مکہ اس سے نڈر ہین کہ انکو اللہ تعالی زمین مین دہنسا دیوے جیسے اللہ تعالے نے قارون اور قارون سے پہلے لوگون کو دہنسا دیا یا انپر وہان سے عذاب آوے جہان سے انکو خبر نہ ہو جس طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے لوط علیہ السلام کی قوم کے ساتہ کیا بعض نے کہا اس سے مراد بدر کا دن ہے کیونکہ وہ اسدن ہلاک کیے گئے اور اسدن ہلاک ہونا انکی خواب خیال مین بہی نہتا یا انکے چلنے پہرنے

مین انکو پکڑ لیوے اسکی تفسیر مین مفسرین نے کئی وجہین بیان کین بعض نے کہا ان کے سفار اور متاجر مین
انکو پکڑ لیوے کیونکہ اللہ تعالی قادر ہے کہ انکو انکے سفر مین ہلاک کر دیوے جیسے حضر مین انکے ہلاک کرنی
پر قادر ہے اور وہ اسکو تھکا نہین سکتی زمین مین سفر کرنے کے ساتھہ اور اوطان کے بعد کے ساتھہ اور تقلب
آنے جانیکی حرکت کا نام ہے اور بعض نے کہا کہ پکڑ لیوے انکو انکے چلنے پہرنے مین قضا حوائج کے لیے تو اللہ
سبحانہ و تعالی روک ہو جاوے ان کے اور انکے مقاصد اور حیلون کے درمیان اور بعض نے کہا پکڑ لے انکو
جبکہ وہ اپنے فرش پر رات کو آتے جاتے ہین اور بعض نے کہا اس سے مطلق آنا جانا مراد ہے یعنے انکے اقبال
اور ادبار آنے جانے کی حالت مین رات مین اور دن مین اور معنے اول کے ساتھہ تقلب اللہ تعالی کے اسقول
سے ماخوذ ہے لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ الآیۃ یعنے تو نہ بہک اسپر کہ آتے جاتے ہین کافر
شہرون مین اور معنے ثانی کے ساتہ اللہ تعالی کے اسقول سے ماخوذ ہے وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ
وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَارِهُوْنَ یعنے اور الٹتے رہے ہین (یہ کافر) تیری کام جبتک آپہونچا سچا وعدہ اور
غالب ہوا حکم اللہ کا اور وہ ناخوش ہی رہے تیسرے وہ نہین تہکانے والے اور عذاب سے رکنے والے اور نہ اس
سے بہجانیوالے یا پکڑ لے انکو ڈرانے کر یعنے خوف کی حالت مین اس طرح کہ انکو عذاب کے آنیکی توقع اور
امید ہو اور وہ اس سے ڈرنیوالے ہون نہ غافل اس سے تو یہ اللہ تعالی کے قول اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ کے خلاف ہے اسلیے کہ اس مین عذاب کا آنا
انکی غفلت کی حالت مین مذکور ہے ابن الاعرابی نے (اس جملہ کی تفسیر مین) کہا کہ انکو پکڑے اسطرح
کہ انکے مال اور جانون اور میوون مین نقصان پہونچاوے یہانتک کہ سب کو ہلاک کر دے واحدی نے
کہا اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ تخوف سے مراد تنقص ہے وہ قتل کے ساتہ ہو یا موت کے ساتہ یعنے ان کے
اطراف سے انکو گہٹاتا چلا آتا ہے ان مین سے اول کو پکڑتا ہے پہر دوسرے کو یہانتک کہ سب کو پکڑ لیگا
جیسے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ یعنے پہر
کیا نہین دیکھتے کہ ہم چلے آتے ہین زمین کو گہٹاتے اسکے کنارون سے اب کیا یہ کفار جیتنے والے ہین
یعنے عرب کے ملک مین مسلمانی پہیلنے لگی اور کفر گہٹنے لگا کہا اور تخوف تنقص ہے کہا کرتے ہین هُوَ
يَتَخَوَّفُ الْمَالَ یعنے وہ شخص مال کو گہٹاتا ہے اور اسکو اطراف سے لیتا ہے انتہے ہیثم بن عدی نے کہا
تخوف فا کے ساتہ تنقص کے معنے مین ہے اور یہ ازد شنوءہ (جو عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے) کی لغت ہے

اور ابن قتیبہ نے کہا یہ ہذیل کی لغت ہے اور بعض نے کہا تخوف کے معنے جلدی کے ہیں قَالَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
اور بعض نے کہا انکو پکڑے تقریع پر ان گناہون مین جو انہون نے کیے یہ معنے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے مروی
ہین اور بعض نے کہا انکو پکڑے عقاب اور تجاوز کا خوف وغیرہ قَالَهُ قَتَادَةُ اور ابن عباس رضے اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ انہون نے فرمایا پکڑے اسکو اسکے صاحب کی موت کی اثر پر اور یہہ بھی اس سے مروی ہے کہ انہون
نے فرمایا ان کے اعمال گھٹا کر اور عمر بن خطاب رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے صحابہ سے اس آیت
کی تفسیر پوچھی تو انہون نے فرمایا ہم نہین خیال کرتے مگر یہی کہ اللہ تعالی انکو پکڑ لیوے اسپر کہ وہ آیات اللہ سبحانہ
وتعالی کی شان گھٹاتے ہین تو امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ نے فرمایا مین نہین خیال کرتا مگر یہہ کہ
اللہ تبارک وتعالی انکو پکڑے اسپر کہ وہ معاصی کو حقیر جانتے ہین تو جو عمر بن خطاب رضے اللہ عنہ کے پاس لوگ
موجود تھے انمین سے ایک مرد باہر نکلا اور وہ ایک اعرابی کو ملا اور بولا اے فلان تیرے مالک نے کیا کیا وہ
وہ بولا قَدْ تَخَيَّفْتُهُ أَيْ تَنَقَّصْتُهُ یعنے مینے اسکی عزت اتاری تو وہ شخص عمر رضے اللہ تعالے عنہ کیطرف
لوٹا اور اسنے آپکو خبر دی تو آپنے فرمایا قَدْ رَأَيْتُهُ ذَلِكَ یعنی مین یہی خیال کرتا تہا اور بیضاوی کی عبارت اس طرح
ہے کہ حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے منبر پر فرمایا تمہارا اس آیت کی تفسیر مین کیا خیال ہے تو سب کے سب خاموش
رہے اور ہذیل کا ایک مرد کھڑا ہوا اور بولا یہ ہماری لغت ہے تخوف تنقص کو کہتے ہین تو حضرت عمر رضے اللہ تعالے
عنہ نے فرمایا بھلا عرب اس لغت کو اپنے اشعار مین پہچانتے ہین وہ بولا ہان ہمارے شاعر ابو بکر نے اپنی
ناقہ کی وصف مین یہ شعر کہا ؎ تَخَوَّفَ الرَّحْلُ مِنْهَا تَامِكًا قَرِدًا + كَمَا تَخَوَّفَ عُودَ النَّبْعَةِ السَّفَنُ
یعنے پالان نے ناقہ کی اونچی کوہان مین اثر کر دیا اور اسکو اسطرح کم کر دیا ہے جیسے درخت نبعہ کی لکڑی کو
ریتی اور تیشہ کم کر دیتا ہے حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ نے فرمایا تم اپنے دیوانون مین غور کیا کرو گمراہ نہ ہوگے
وہ بولے اور ہمارے دیوان کیا ہین فرمایا جاہلیت کے اشعار کیونکہ ان مین تمہاری کتاب کی تفسیر ہے اور تمہاری
کلام کے اس مین معانی ہین انتہے اور ضحاک اور کلبی کا یہ قول ہے کہ تخوف خوف سے مشتق ہے یعنے اللہ
سبحانہ وتعالی ایک جماعت کو ہلاک کرتا ہے اور دوسرے اس سے ڈرتے ہین کہ کہین ہمین بھی وہ عذاب
نہ پہونچے جو انکو پہونچا اور حاصل یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے انکو خسف کے ساتھ ڈرایا ہے جو زمین
مین حاصل ہوتا ہے یا اس عذاب کے ساتھ جو آسمان سے اترے یا ان آفات کے ساتھ جو یکبارگی حادث
ہون یا ان آفات کے ساتھ جو تھوڑی تھوڑی حادث ہون یہانتک کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو جاوین

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آیت مبارکہ کو اپنے اس قول کے ساتھ ختم کیا فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنے تمہارا رب بڑا نرم مہربان ہے کہ جلد عذاب نہیں کرتا اور رحمت اور رافت اور شفقت کی وجہ سے تمکو مہلت دیتا ہے باوجود اس کے کہ تم مستحق عقاب ہو اور مستوجب عذاب اور جیسے فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَّا تَرَکَ عَلَیْھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ یعنے اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو انکے بے انصافی پر نہ چھوڑے زمین پر ایک چلنے والا لیکن ڈھیل دیتا ہے انکو ایک وعدہ ٹھیرے تک پھر جب پہونچا انکا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گھڑی نہ جلدی) پھر جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ناکرین کو ان آفات کے ساتھ ڈرایا جنکو اللہ تعالے نے بیان فرمایا تو اسکے پیچھے وہ آیات اتارین جو عالم علوی اور سفلی کی تدبیر مین اسکی کمال قدرت پر دلالت کرین اور فرمایا اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا

خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَھُمْ دٰخِرُوْنَ ○ وَلِلّٰہِ

یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ○ یَخَافُوْنَ

رَبَّھُمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ کیا نہین دیکھتے جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز ڈھلتی مین چھائین انکی داہنے سے اور بائین سی سجدہ کرتی اللہ کو اور وہ عاجزی مین ہین **ف** ہر چیز ٹھیک دوپہر مین کھڑی ہے اسکا سایہ بھی کھڑا ہے جب دن ڈھلا سایہ جھکا پھر جھکتے جھکتے شام تک زمین پر پڑگیا جیسے نماز مین کھڑے سی رکوع اور رکوع سے سجدہ اسیطرح ہر چیز آپ کھڑی ہے اپنے سایہ سے نماز کرتی ہے کسی ملک مین کسی موسم مین داہنی طرف جھکتا ہے کہین بائین طرف **ف** اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو آسمان مین ہے اور جو زمین مین ہے کوئی جانور اور فرشتے اور وہ بڑائی نہین کرتے **ف** پہلی کھڑی چیزون کا سجدہ بیان ہوا یہ جانورون کا اور فرشتون کا مغرور لوگون کو سر رکھنا زمین پر مشکل پڑتا ہے نہین جانتے کہ بندے کی بڑائی اسیمین ہے **ف** ڈر رکھتے ہین اپنے رب کا اوپر سے اور کرتے ہین جو حکم پاتے ہین **ف** ہر بندے کے دلمین ہے کہ میرے اوپر اللہ ہے آپ کو نیچے سمجھتا ہے یہ سجدہ فرشتون کا بھی اور سبکا انتہے مانی موضح القران **ف** اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی عظمت اور جلالت اور کبریائی کی خبر دیتا ہے جسکے آگے ہر چیز عاجز ہے اور سب اشیا اسکے قریب ہین اور مخلوقات باسرہا کیا جمادات اور کیا حیوانات اور کیا مکلف انسان ہو یا جن فرشتے ہون یا اور کوئی جنس سب اسکے قہر او غلبہ کی آگے لاچار ہین اور اسکی عظمت اور جبروتیت کے آگے ناتوان اور اسنے خبر دی کہ ہر وہ چیز جسم کا سایہ ہے اسکا سایہ ڈھلتا ہے

داہنے اور بائین صبح اور شام تو وہ سایہ اللہ سبحانہ وتعالی کے آگے ساجد ہے مجاہد نے کہا جب سورج ڈہلتا ہے
تو ہر چیز اللہ تعالی کو سجدہ کرتی ہے اور یہی قتادہ اور ضحاک وغیرہم کا قول ہے اور داخرون کے معنے صاغرون
کے ہین یعنے ذلیل اور مجاہد کا بہی یہی قول ہے کہ ہر چیز کا سجدہ اُسکا سایہ ہے اور جبال کا سجدہ بہی انکا سایہ
ہے اور ابو غالب شیبانی نے کہا کہ دریا کی امواج اسکی نماز ہے اور اللہ تعالی نے انکو ذوی العقول کے قائم
مقام رکہا اسلیے کہ ان کی طرف سجود کی اضافت کی اور فرمایا وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ جیسے فرمایا وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ یعنے اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی ہے آسمان اور زمین مین خوشی سے اور زور سے
اور انکے پرچہائیان صبح اور شام اور یہ جو فرمایا اور فرشتے یعنے فرشتے بہی سجدہ کرتے ہین اللہ کو بڑائی نہین
رکہتے اسکی بندگی سے ڈر رکہتے ہین اپنے رب کا اوپر سے یعنے سجدہ کرتے ہوئے اللہ تعالی سے ڈرتے ہین
اور کرتے ہین جو حکم کیے جاتے ہین اسکی فرمانبرداری کرتے ہین اور اسکے اوامر کی امتثال مین مشغول ہین
اور مصروف انتہی ما قال الحافظ عماد الدین بن کثیر فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ اَوَلَمْ يَرَوْا کی یاء
تحتیہ کے ساتہ ہونیکی صورت مین یروا مین ضمیر ماکری السیئات کی طرف راجع ہے اور خطاب کی حالت
مین جمیع ناس مخاطب ہین اور چونکہ یہ رویت نظر کے معنے مین ہے اسلیے اسکا الی صلہ واقع ہوا ہے کیونکہ
مراد اس سے اعتبار ہے اور عبرت لینا نہین ہوسکتا مگر نفس رویت کے ساتہ جبکہ ساتہ شے کی طرف نظر
بہی کی جاوے تو کہ اسکے احوال مین تامل کیا جاوے اور اس مین غور کیجاوے اور اس سے عبرت لی
جاوے فرمایا کیا نہین دیکہتے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے بنائی کوئی چیز جسکے لیے سایہ ہو اور وہ اجسام ہین
تو اس جگہہ شے کا لفظ تو عام ہے لیکن اس سے مراد خاص ہے اور فرشتے اور جن اس سے خارج ہین ڈہلتے
ہین پرچہائیان انکی یعنے جہکتے ہین اور پہرتے ہین اور منتقل ہوتے ہین ایک طرف سے دوسری طرف
اور اول نہار مین ایک حال پر ہوتے ہین پہر آخر نہار مین دوسرے حال پر ازہری نے کہا پرچہائیون کا ڈہلنا
انتصاف نہار کے بعد انکا واپس آنا اور لوٹنا ہے تو فَی کا اطلاق نہین ہوتا مگر پچہلے پہر کے سایہ پر اور
تفیوده ہوتا ہے جس کو سورج اور چاند پہیرے اور جو پہلے پہر سایہ ہوتا ہے اسکو ظل کہتے ہین اور وہ وہ سایہ
ہے جسکو سورج نہ پہونچے اور ثعلب نے کہا مین ابو عبیده لغوی سے خبر دیا گیا کہ روبہ لغوی نے کہا ہر وہ سایہ
جسپر سورج ہو اور اس سے پہرے اور ڈہلے تو وہ فے ہے اور جسپر سورج نہ ہو تو وہ ظل ہے اور سمین ہین ہے

تفیؤ فاء یفیٔ کا تفعل ہے اور فاء کے معنے رجع کے ہین جب اسکو متعدی بنانے کا ارادہ کیا جاتا ہے تو ہمزہ افعال
سے متعدی بنجاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ یعنے جو ہاتھ لگا دی اللہ اپنے رسول
کو یا تضعیف کے ساتھ جیسے فَیَّأَ اللّٰهُ الظِّلَّ فَتَفَیَّأَ یعنے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ظل کو فے کیا تو وہ فی ہو گیا
اور تَفَیَّأَ فَیَّأَ کا مطاوع ہے تو تفیأ فعل لازم ہے اب فی مین اختلاف ہے بعض نے کہا یہ مطلق سایہ کا نام ہے
زوال سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہ آیت کے معنے کے مطابق ہے اور بعض نے کہا جو سایہ زوال سے پہلے ہو وہ فقط
ظل ہے اور جو زوال سے پیچھے ہو اسکو ظل بھی کہتے ہین اور فے بھی تو ظل اعم ہے اور بعض نے کہا ظل ما قبل
زوال سے مختص ہے اور فی ما بعد زوال سے اور ظلال ظل کی جمع ہے اور یہ واحد کیطرف مضاف ہے کیونکہ
وہ واحد جسکی طرف ظلال مضاف ہے وہ ایسا واحد ہے جس سے کثرت مراد ہوتی ہے اور یہ پرچھائیان ڈھلتی
ہین داہنے اور بائین یعنے ہر طرف اور ہر جانب یہ استعارہ ہے یا مجاز ہے کہ مقید بولکر مطلق مراد لیا ہے۔
ابو السعود نے کہا ان دونو جہتون سے انسان کے داہنی اور بائین جانب مراد ہے اور بعض نے کہا یمین
سے فلک کی داہنی جانب مراد ہے اور وہ مشرق کی جہت ہے کیونکہ کواکب کا ظہور اسیطرف سے شروع ہوتا
ہے اور شمائل سے فلک کی بائین طرف اور وہ مغرب کی جہت ہے جو مشرق کے مقابل ہے کیونکہ ظلال ابتدا
نہار مین مشرق سے شروع ہوتے ہین زمین کے ربع غربی پر واقع ہوتے ہین اور زوال کے بعد مغرب سے شروع
ہوتے ہین اور زمین کے ربع شرقی پر پڑتے ہین فراء نے کہا یمین کو مفرد سے تعبیر کیا اسلیے کہ ذوات
اظلال کو واحد قرار دیا اور شمائل کو جمع سے تعبیر فرمایا اسلیے کہ ذوات اظلال سے کل ذوات اظلال مراد لیے
کیونکہ ما خلق اللہ مفرد لفظ ہے اور اسکی معنے جمع کے ہین اور واحدی کا یہ قول ہے کہ یمین اگرچہ لفظ مفرد
ہے لیکن اس سے مراد جمع ہے مجازاً جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنے اور بھاگین گے
پیٹھ دیکر اور زمخشری کا بھی یہی قول ہے اور لفظ شمائل جو یمین کے مقابل ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ
یمین سے مراد جمع ہے اور بعض نے کہا کہ عرب کے لوگ جب جمع کے دو صیغے ذکر کرتے ہون ایک صیغہ کو واحد کے
لفظ سے تعبیر کرتے ہین جیسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ یعنے ٹھیرایا اندھیرا اور
اجالا اور فرمایا خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ یعنے مہر کردی اللہ نے ان کے دل پر اور انکے
کان پر اور بعض نے کہا یمین سے وہ نقطہ مراد ہے جو سورج کے طلوع کی جگہ ہے اور وہ واحد ہے اور
شمائل عبارت ہے انحرافات سے ان ساکون مین انکی زمین پر واقع ہونے کے پیچھے اور وہ بہت ہوتے ہین

بعض نے کہا جب سورج مشرق کیطرف سے چڑہے اور تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو تیرا سایہ تیری داہنی طرف ہوگا
اور جب شمس وسط آسمان مین مستوی ہو تو تیرا سایہ تیرے پیچھے ہوگا اور جب غروب کے لیے جہکے تو تیرا سایہ تیرے
بائین طرف ہوگا اور قتادہ اور ضحاک کا یہ قول ہے کہ یمین اول نہار ہے اور شمائل آخر نہار و الما اور مشرق
سے یمین کے ساتھ اسلیے تعبیر کی گئی کیونکہ انسان کے دونو طرفون سے جانب یمین قوی ہوتی ہے اور
اسی سے حرکت قویہ ظاہر ہوتی ہے اور شمائل شمال کی جمع ہے علے خلاف القیاس اور قیاس چاہتا ہے کہ اشمل
ہو جیسے ذراع کی جمع اذرع ہے پہر فرمایا کہ اللہ اکیلے کے لیے نہ اسکے غیر کے لیے عاجز ہے اور اسکی فرمانبرداری
ہر جاندار جو آسمانون اور زمین مین ہے اور سجود دو طرح پر ہے سجود طاعت وعبادت جیسے انسان کا سجود
اور سجود انقیاد اور خضوع جیسے سجود ظلال اور آیت نوعین کی محتمل ہے اور دابہ سے آیت مین ہر وہ
حیوان جسمانی اور ذی روح چیز مراد ہے جو زمین پر متحرک ہے اور چلتی پہرتی ہے اور مراد اس سے ہر
دابہ ہے اخفش نے کہا یہ تیری اس قول کی طرح ہے مَا اَتَانِیْ مِنْ رَجُلٍ مِثْلُهٗ وَمَا اَتَانِیْ مِنْ
رِجَالٍ مِثْلُهٗ اور ما فی السموات والارض کے عموم مین جمیع اشیاء جو اندونون مین موجود مین داخل ہین
قتادہ نے کہا اللہ سبحانہ وتعالی نے کوئی چیز اپنی مخلوق سے نہین چہوڑی مگر وہ اسکی عابد ہے خوشی
سے یا زور سے اور حسن بصری نے اسکی تفسیر مین کہا یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ طَوْعًا وَمَنْ فِی
الْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا یعنے جو کوئی آسمان مین ہے وہ اسکو خوشی سے سجدہ کرتا ہے اور جو زمین
مین ہے وہ خوشی سے اور زور سے اور اسکی تائید کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا قول سورۂ رعد مین
وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
یعنے اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی ہے آسمان اور زمین مین خوشی سے اور زور سے اور انکی پرچہائیان
صبح اور شام یعنے جو اللہ پر یقین لایا خوشی سے رکہتا ہے اسکے حکم پر اور جو یقین نہ لایا آخر اسپر بہی
اسیکا حکم جاری ہے اور پرچہائیان صبح اور شام زمین پر پسرجاتی ہین یہی ہے انکا سجدہ اور دابہ
کا اسواسطے خاص ذکر کیا کہ اللہ تعالی کے قول اولم یروا الآیۃ سے جمادات کا بہی انقیاد معلوم ہوتا ہے
اور فرشتے یہ خاص کا عام پر عطف ہے فرشتون کی تعظیم اور تشریف کے لیے اور وہ تو معطوف علیہ
مین داخل ہین اور بعض نے کہا فرشتون کو اسواسطے علیحدہ ذکر کیا کہ وہ پر دن والے ہین جن کے
ساتہ اڑتے ہین اور آسمان مین بہی ایسی مخلوق ہوگی جو چلتے پہرتے ہونگے اور حال یہ ہے کہ اللہ کی

عبادت سے غرور نہین کرتے اور ان سے مراد فرشتے ہین اور احتمال ہے کہ یہ جملہ مستانفہ ہے اور اس مین قرینہ یہ رد ہے
اسلیے کہ انہون نے خیال کیا کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین اور معنے یہ ہین اللہ تعالی کے واسطے سجدہ کرتے ہین وہ
جو آسمان مین اور زمین مین ہین اور فرشتے اور یہ سب سجدے سے غرور نہین کرتے ڈر رکھتے ہین اپنے رب کا اپنے اوپر
سے یہ حال ہے یا جملہ مستانفہ ہے اور اس مین انکے استکبار کی نفی ہے اور خوف کی آثار اور علامات سی ہے گویا
کانہ ہوتا یعنے اپنی رب کے عذاب سے خائف ہین اپنے اوپر سے یا یہ کہ اپنے رب سے ڈرتے ہین حال یہ ہے کہ انکا رب
ان کے اوپر ہے ان سی عالی ہے رتبہ اور درجہ مین اور قدرت مین ان سے بائن ہے استوا علی العرش کے ساتہ
یا یہ معنے ہین کہ لوگ ملائکہ سے خائف ہین تو اسوقت مضاف محذوف ہوگا یعنے اپنے رب کے ملائکہ سے خائف
ہین حال یہ کہ وہ ملائکہ انکے اوپر ہین تو یہ تکلف ہے جسکی حاجت نہین ہے اور ان تاویلات بعیدہ معانی
رکیکہ کی ان مذہب کی حمایت مقتضی ہے جو انکے دلون مین راسخ ہوگئے ہین اور دل مین ثابت ہوگئے بعض نے
کہا اوپر سے خوف اجلال کا خوف ہے اور اسیکو زجاج نے پسند کیا اور ان معنے کی صحت پر اللہ تعالی کا یہ قول دلالت
کرتاہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ یعنے وہی غالب ہے اپنے بندون پر اور اللہ کا قول فرعون کیطرف خبر دیکر
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ یعنے انپر ہم زور کرینگے اور کرتے ہین جو حکم پاتے ہین یعنے ملائکہ اسکی طاعت
اور عبادت مین قصور نہین کرتے یا وہ سب جنکا ذکر آیت مین ہوا لیکن اسکا ملائکہ پر حمل کرنا اولی ہے کیونکہ اللہ تعالی
کی مخلوقات مین وہ بہی ہین جو اسکی عبادت سے متکبر ہین اور اس سے نہین ڈرتے اور جو ان کو اللہ سبحانہ وتعالی
کی طرف سے حکم ہوتا ہے اسکو بجا نہین لاتے جیسے کافر اور اللہ سبحانہ وتعالی کے نافرمان وہ ان صفات سے متصف
نہین ہین اور ابلیس اور اسکا لشکر اور یہ سجدہ قرآن مجید اور فرقان حمید مین ان سجود مین سے ہے جو واجب ہین
تو قاری اور مستمع دونو کو ضرور ہے کہ اس آیت کو پڑہنے اور سننے کیوقت سجدہ کرین اور جب اللہ تبارک وتعالے
نے بیان کیا کہ اسکی مخلوقات سماوی اور ارضی اسکی فرمانبردار ہے اور اسکی جلال کے آگے خاضع ہے تو اسکے
پیچہے شرک سے روکا اور فرمایا وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ج اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَاِيَّايَ
فَارْهَبُوْنِ ○ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ○ وَمَا بِكُمْ
مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ○ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ اور
کہا ہے اللہ نے نہ پکڑو معبود دو وہ معبود ایک ہے سو مجہی سے ڈرو اور اسیکا ہے جو کچہ ہے آسمانون مین اور زمین

میں اور اسیکا انصاف ہے ہمیشہ سو کیا اللہ تعالے کے سوا کسی سے خطرہ رکھتے ہو اور جو تمہارے پاس ہے کوئی نعمت سو
اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے پھر جب لگتی ہے تم کو سختی تو اسی کی طرف چلاتے ہو پھر جب کھولدی سختی تم سے تب ہی ایک فرقہ
تم میں اپنے رب کے ساتھ لگتے ہیں شریک بنانے تا منکر ہو جاویں اسچیز سے جو ہمنے دی سو برت لو آخر معلوم کر لوگے
ف اللہ تبارک وتعالی خبر دیتا ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور نہیں لائق ہے عبادت مگر اسی وحدہ لا
شریک لہ کے لیے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور انکا پیدا کرنے والا اور انکا رب اور اسیکا انصاف ہے ہمیشہ ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور مجاہد اور عکرمہ اور میمون بن مہران اور سدی اور قتادہ اور غیر واحد نے واصبا
کی دائما کے ساتھ تفسیر کی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے واصبا کی واجبا کے ساتھ تفسیر بھی مروی ہے
یعنے اسیکا دین واجب ہے اور مجاہد سے خالصا مروی ہے یعنے اسی اکیلے کی عبادت ہے ان لوگوں میں سے جو
آسمانوں میں ہیں اور زمین میں جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ یعنے اب کچھ اور دین ڈھونڈھتے ہیں سوا دین اللہ
کے اور اسی کے حکم میں ہے جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا ڈر سے اور اسیکی طرف پھر جاؤگے یا ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور عکرمہ کے قول پر ہے اس صورت میں یہ جملہ خبریہ ہوگا اور رہا مجاہد کا قول کہ واصبا
سے مراد خالصا ہے اس صورت میں یہ جملہ انشائیہ ہوگا اور معنے یہ ہونگے کہ ڈرو اس سے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو
شریک ٹھیراؤ اور خالصا مخلصا میرے ہی لیے عبادت کرو اور میری ہی طاعت کرو جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے
فرمایا اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ یعنے سنتا ہے اللہ کو ہے نری بندگی پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ وہی نفع
نقصان کا مالک ہے اور جو بندوں کے پاس رزق اور نعمت اور عافیت ہے سب اسی کے فضل اور احسان سے ہے پھر
جب لگتی ہے تم کو سختی اور جب تمکو کوئی بلا یا آفت پہنچتی ہے تو اسیکیطرف چلاتے ہو اور اسی سے اسکا دفعیہ
چاہتے ہو کیونکہ تم کو اس بات کا علم ہے کہ اسکے ازالہ اور دور کرنے پر اسکے سوا کوئی قادر نہیں ہے تم ضرورات کے وقت
اسکی طرف التجا کرتے ہو اور اس سے مانگتے ہو اور اسکے آگے الحاح کرتے ہو اور اس سے استغاثہ کرتے ہو جیسے اللہ تعالی
نے فرمایا ہے وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاہُ فَلَمَّا نَجّٰکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ
وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا یعنے اور جب پہنچتی ہے تکلیف تمکو دریا میں بھولتے ہو جنکو پکارتے تھے تم اسکے
سوا پھر جب بچا لایا تمکو جنگل کی طرف ٹلا گئے اور ہے انسان بڑا ناشکر اور یہاں فرمایا ثُمَّ اِذَا کَشَفَ الضُّرَّ
عَنْکُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْکُمْ بِرَبِّھِمْ یُشْرِکُوْنَ لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یعنے پھر

جب کھولدے سختی تمسے تب ہی ایک فرقہ تم مین لگتے ہین اپنے رب کے ساتھہ شریک ٹہرانے تا منکر ہوجاوین اس چیز سے جو ہمنے دی سو برت لو آخر معلوم کروگے بعض نے کہا لام لیکفروا مین لام عاقبت کا ہے بعض نے کہا لام تعلیل ہے اور معنے یہ ہین کہ لگادیا ہمنے اپنر یہ تا منکر ہوجاوین اور اسر تعالی کے ان انعامات کے منکر ہون جو اپنر ہین حالانکہ وہی انکیطرف نعمتون کا چلانے والا ہے اور دوکہہ درد کا دور کرنے والا پہر اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کو اسپر وعید سنائی یہ کہکر فَتَمَتَّعُوا یعنے جو تمہارے جی مین آوے کرلو اور برت لو اور ان انعامات سے فائدہ اٹہالو جس مین تم ہو تہوڑی مدت آخر اسکا انجام کار اور اسکا برا نتیجہ اور برا اثر معلوم کرلوگے رجیسے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا قُلْ تَمَتَّعُوا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنے تو کہہ برت لو پہر تمکو پہر جانا ہے طرف آگ کے اور فرمایا قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ یعنے تو کہہ برت لے ساتھہ منکری کے تہوڑے دنون تو ہے آگ والون مین) انتہے ما قال الحافظ عماد الدین بن کثیر فی تفسیرہ زیادہ فتح البیان کا بیان فائح اور تقریر کشاف یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے دو معبودون کے پکڑنے سے اس آیت مین منع فرمایا یہ ثابت کیا کہ الہیت اله واحد مین منحصر ہے اور وہ اللہ سبحانہ و تعالے ہے اور کہا گیا ہے کہ الٰہین کا تثنیہ ہونا لفظ الٰہین مین اثنینیہ پر دلالت کرتا ہی اور افراد الہ لفظ الہ مین وحدت پر دلالت کرتا ہے تو الٰہین کا اثنین کے ساتھہ موصوف کرنا اور الہ کی وصف مین واحد بیان کرنا اسکی کیا وجہ ہے تو اسکے جواب مین کہا گیا ہے کہ کلام مین تقدیم تاخیر ہے اور تقدیر عبارت یون ہے لَا تَتَّخِذُوا اثْنَيْنِ اِلٰهَيْنِ اور اس مین بعد ہے اور ابو البقاء نے کہا اثنین الٰہین اثنین یہ دوسرا مفعول ہے اور یہ غلط ہے اسلیے کہ اسکے کوئی معنے نہین ہین اور بعض نے کہا تکرار اسلیے ہے کہ شریک ٹہرانیکی تنفیر مین زیادہ مبالغہ ہو اور بعض نے کہا کہ اثنین الٰہین کی تاکید ہے اور یہ اکثر لوگ ہین اور زمخشری نے جو بیان کلام کی ہے اس سے تو یہ مفہوم ہوتا ہے کہ یہ تاکید نہین ہے اور بعض نے کہا کہ اثنین کی زیادۃ کا فائدہ یہ ہے کہ معلوم ہو کہ نہی تعدد کی طرف راجع ہے نہ جنسیت کی طرف اور واحد کی زیادت کا فائدہ اس وہم دور کرنے کے لیے ہے کہ مراد اثبات الٰہیت ہے سوا وحدانیت کی باوجود اسکے کہ الٰہیت اللہ سبحانہ و تعالی کے لیے فی نفسہا مسلم ہے اور مشرکین کا خلاف تو وحدت ہی مین ہے پہر اللہ سبحانہ و تعالی نے غیبت سے تکلم کی طرف التفات کیا التفات کے طریق پر زیادہ ترہیب کے لیے تو فرمایا مجہی سے ڈرو یعنے اگر تم کسی چیز سے ڈرنے والے ہو تو مجہی سے ڈرو نہ میرے غیر سے تو ترکیب حصر کی مفید ہے اور بعض نے کہا تقدیر یون ہے اِيَّايَ ارْهَبُوا فَارْهَبُوْنِ مجہہ سے ہی ڈرنا پہر مجہہ ہی سے ڈرو اور ابن عطیہ نے اسطرح کہا اِرْهَبُوا اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ

شیخ نے کہا اور یہ نحو کے قاعدے سے ذہول ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے اور رہب خوف ہے حزن اور اضطراب کے ساتھ اور اسکے معنے سورۂ بقرہ کے اول مین گذر چکے پھر جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی وحدانیت کو ثابت کیا اور ثابت کیا کہ اسی سے ڈرنا واجب ہے اور اسی کی طرف منافع مضار مین رغبت چاہیے ذکر کیا کہ ہر چیز اسی کے ملک اور تصرف مین ہے اور کل اشیا اسی کے علم اور قہر کے تحت مین مقہور مغلوب ہین فرمایا اور اسیکا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین مِلْكًا وَّخَلْقًا وَعَبِيدًا یعنے سب اسی کے مملوک ہین اور سب اسی کی مخلوق ہین اور اسیکے بندے ہین اور اس جملہ مین وَلَهٗ يُسَبِّحُ الآیہ کی تقریر ہے فرمایا اور اسیکا انصاف ہے ہمیشہ اور دین کے معنے طاعت اور اخلاص کے ہین فرا نے واصبا کے معنے دائماً کیے اور اسی وجہ کے معنے خالص بھی مروی ہین لیکن پہلے معنے اولیٰ بالقبول ہین اور اسی محاورہ سے ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قول وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ یعنے انکو مار ہے ہمیشہ اور زجاج نے کہا طَاعَتُهٗ وَاجِبَةٌ اَبَدًا یعنے اسکی طاعت واجب ہے ہمیشہ تو اس نے واصب کی واجب کے ساتھ تفسیر کی اور ابن قتیبہ نے واصب کی تفسیر مین کہا کوئی نہین جسکی فرمانبرداری کی جاوے مگر اسکی طاعت اور فرمانبرداری منقطع ہو جاتی ہے زوال کے ساتھ یا ہلاکت کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے سوا کہ اسکے لیے طاعت ہمیشہ ہے تو اس نے واصب کی تفسیر دائم کے ساتھ کی اور جب کوئی چیز دائم ہو جو منقطع نہ ہو تو واجب ہو گئی اور ثابت کہا کرتے ہین وَصَبَ الشَّیْءُ يَصِبُ وُصُوبًا فَهُوَ وَاصِبٌ اِذَا دَامَ وَوَصَبَ الرَّجُلُ عَلَى الْاَمْرِ اِذَا دَامَ وَوَاظَبَ عَلَيْهِ یعنے جب کوئی چیز دائم ہو تو کہا کرتے ہین وصب الشیٔ اور جب مرد کسی امر پر مداومت اور مواظبت اور ہمیشگی کرے تو کہا کرتے ہین وَصَبَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ اور بعض نے کہا وصب کے معنے تعب اور اعیا کے ہین یعنے اللہ تعالیٰ کی اطاعت واجب ہے اگرچہ بندہ اس مین تھک جاوے اور یہ آیت کے معنے کے مناسب نہین ہے اور مجاہد نے کہا دین اخلاص ہے اور واصب کے معنے دائم کے ہین اور ابو صالح نے کہا کہ دین سے مراد لا اِلٰہ الا اللہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے واصب کے معنے واجب دائم کے مروی ہین اور بیضاوی مین ہے کہ واصب کے معنے لازم کے ہین شہاب مین ہے کہ واصب کے معنے عرب کی کلام مین لزوم اور دوام کے ہین اور قاموس مین ہے وَصَبَ يَصِبُ دَامَ وَثَبَتَ كَاَوْصَبَ وَعَلَى الْاَمْرِ وَاظَبَ وَاَحْسَنَ الْقِيَامَ عَلَيْهِ یعنے جب مرد کسی امر پر مداومت کرے اور اسپر اچھا قیام کرے تو ان محاورات کا استعمال ہوتا ہے اور مصباح مین ہے وَصَبَ الشَّیْءُ وُصُوبًا دَامَ وَوَصَبَ الدِّيْنُ وَجَبَ یعنی جب کوئی چیز دائم ہو تو کہا کرتے ہین وصب الشیٔ اور کہا کرتے ہین وصب

الدین یعنے دین واجب ہوگیا اور استفہام اللہ کے قول اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ مین تقریع اور توبیخ کے لیے ہے یا
تعجب اور انکار کے لیے اور فا تعقیب کے لیے ہی اور معنے یہ ہے کہ جب طاعت اسکی واجب الدائم ہوی جسکا انقطاع
متصور نہین ہے تو تخصیص تقوی کی بہی اسی کے ساتھ مناسب ہے اور لائق ہے کہ کسی اور سے نہ ڈرے پہر جیسے
معقول ہے کہ انسان کی رغبت غیر اللہ مین ہو اور اسکی رہبت اسکے سوا کسی اور سے پہر اللہ تعالے نے جتا دیا کہ
جن انعامات اور احسانات مین یہ لوگ متقلب ہین یہ اسیکا احسان ہے نہ اسکے غیر کا اور فرمایا اور جو تمہارے
پاس ہے کوئی نعمت سو اللہ تعالی کی طرف سے یعنے جتنے انعامات علی اختلاف الانواع تمہارے ملابس مین وہ
اسی کی طرف سے ہین اور انعام یا دینی ہوتے ہین اور وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات کی معرفت ہی اور خیرکی
معرفت اسپر عمل کرنے کے لیے یا دنیاوی ہوتے ہین وہ نفسانی ہون یا بدنی یا خارجی جیسے سعادات مالیہ
وغیرہ اور ان مین سے ہر ایک جنس ہے جسکے تحت مین انواع ہین جنکا کوئی حصر نہین ہے اور سب اللہ تعالی
کیجانب سے ہے تو عاقل پر واجب و لازم ہے کہ اسکے سوا کسیکا شکر یہ ادا نکرے پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے
انسان کے تلونات بیان کیے جو اس سے بحر نعم مین استغراق کے پیچہے وقوع مین آتے ہین اور فرمایا پہر جب
لگتی ہے تمکو سختی امراض اسقام تمکو لاحق ہوتی ہین اور جو مصیبت تمکو پہونچتی ہے تو اسے اللہ سبحانہ وتعالی
کیطرف چلاتے ہو اور اسیکیطرف پناہ ڈہونڈہتے ہو نہ اسکے غیر کی طرف اسیکیطرف تضرع کرتے ہو اور اسی
سے استغاثہ چاہتے ہو اور اس مصیبت کے کشف مین اسی کے آگے چلاتے ہو تو نہین ہے کوئی کہولنے والا
اسکا اسکے سوا پہر جب کہولدے سختی تم سے تب ہی ایک فرقہ تم سے اپنے رب کے ساتھ لگتے مین شریک بنانے
پہر اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ دوسرے معبود ٹہیراتے ہین بتون وغیرہ سے تا منکر ہو جاوین اسچیز سے جو ہمنے دی
سو برت لو آخر معلوم کروگے اپنے کام کا انجام اور جانوگے کہ کیا کچہ تمپر اس جہان سے بلا اترتی ہے اور کس
چیز کی طرف تم آخرت مین پہرتے ہو حسن نے کہا یہ وعید ہے پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے انکے اعمال قبیحہ کی دوسری
قسم بیان کی اور فرمایا وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ
تَفْتَرُوْنَ ۝ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ
عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور ٹہیراتے ہین اسیون کو جنکی خبر نہین رکہتے

ایک حصہ ہماری دی روزی مین سے قسم اللہ کی تم سے پوچھنا ہے جو جھوٹ باندھتے تھے **ف** یہ انکو فرمایا جو اپنے
کھیت مین مواشی مین تجارت مین اللہ تعالی کے سوا کسی کی نیاز ٹھیراتے ہین سب مال اللہ کا ہے اور کسیکا حق
نہین مگر اللہ کی راہ مین دے لینے ثواب کو پھر اپنے بدلے ثواب کسیکو دلواوے **ف** اور ٹھیراتے ہین اللہ کی
بیٹیان وہ اس لائق نہین اور آپکو جو دل چاہے **ف** یعنی اپنے واسطے مانگتے ہین بیٹا **ف** اور جب
خوشخبری ملی ایسی کسیکو بیٹی کی ساری دن رہے منہ اسکا سیاہ اور جی مین گھٹ رہا چھپتا پھرے لوگون سے ماری
برائی اس خوشخبری کی جو سنی اسکو رہنے دے ذلت قبول کر کر یا اسکو داب دے مٹی مین سنتا ہے بری چکوتی
کرتے ہین جو نہین مانتے پچھلے دن کو انہین پر بری کہاوت ہے اور اللہ کی کہاوت سب اوپر اور وہی ہے زبر
دست حکمت والا **ف** اللہ سبحانہ وتعالی مشرکین کی قباحتون سے خبردار کرتا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی
کے ساتھ اصنام اوثان انداد کو بغیر علم کے پوجتے ہین اور انہون نے اللہ سبحانہ وتعالی کی دی روزی مین تہوڑا
کا حصہ مقرر کر چھوڑا ہے جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ
نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ وَ
مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ یعنے اور ٹھیراتے ہین اللہ کا اسکے پیدا کی
کھیتی اور مواشی مین ایک حصہ پھر کہتے ہین یہ حصہ اللہ کا ہے انکے خیال پر اور یہ ہمارے شریکون کا سو جو انکے شریکون
کا ہے سو نہ پہونچے اللہ کی طرف اور جو اللہ کا ہے سو پہونچے ان کے شریکون کیطرف کیا برا انصاف کرتے ہین
یعنے کافر اپنی کھیتی مین سے مواشی کے بچون مین سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتون کی بھی نیاز نکالتے پھر بعض
جانور اللہ کے نام کا بہتر دیکھا بتون کی طرف بدلدیا اور بتون کی طرف کا اللہ کی طرف نہ کرتے ان سے زیادہ ڈرتے
تو اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے نفس کریمہ کی قسم کہائی کہ وہ ضرور اس افترا کا ان سے سوال کریگا جو انہون
نے باندہ لیا ہے اور ضرور انکا مقابلہ اسپر کریگا اور بیشک انکو اس بری ضیع اور قبیح عمل کی جزا دیگا دوزخ کی
آگ مین اور فرمایا تَاللّٰهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے تم سے تمہاری اعمال افعال کی ضرور بازپرس
ہوگی پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ انہون نے ٹھیرایا فرشتون کو جو بندے ہین رحمان کے عورت اور انہون
نے فرشتون کو اللہ کی بیٹیان قرار دیا اور انکی اللہ کے ساتھ پوجا کی سو یہ انکی بڑی چوک ہے کہ انہون نے ان
مقامات ثلاث مین سے ہر مقام مین خطا کی اور اللہ کی طرف ولد کی نسبت دی اور حالانکہ اسکی کوئی اولاد نہین
ہے پھر اس اخس القسمین کو انہون نے اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے ثابت کیا اور وہ بیٹیان ہین اور خود ان کے ہونے

اپنے لیے وہ خوش ہیں جیسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الاُنثیٰ تِلکَ اِذًا
قِسمَۃٌ ضِیزیٰ یعنے کیا تم کو بیٹے اور اس کو بیٹیاں تو تو یہ بانٹا بہونڈا اور یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَیَجعَلُونَ
لِلّٰہِ البَنَاتِ سُبحٰنَہٗ الآیۃ یعنے اللہ سبحانہ وتعالیٰ انکے افترا اور اس بیہودہ قول سے پاک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
فَاستَفتِہِم اَلِرَبِّکَ البَنَاتُ وَلَہُمُ البَنُونَ اَم خَلَقنَا المَلٰئِکَۃَ اِنَاثًا وَّہُم شَاہِدُونَ اَلَا
اِنَّہُم مِن اِفکِہِم لَیَقُولُونَ وَلَدَ اللّٰہُ وَاِنَّہُم لَکٰذِبُونَ اَصطَفَی البَنَاتِ عَلَی البَنِینَ مَا لَکُم کَیفَ
تَحکُمُونَ یعنے اب ان سے پوچھ کیا تیرے رب کے ہاں بیٹیاں اور انکے ہاں بیٹے یا ہمنے بنائے فرشتوں کو عورت اور
وہ دیکھتے تھے سنتا ہے یہ اپنا جھوٹ بنا کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہوئی اور وہ بیشک جھوٹے ہیں کیا پسند کیں بیٹیاں
بیٹوں پر کیا ہوا ہے تمکو کیسا انصاف کرتے ہو اور یہ جو فرمایا وَلَہُم مَّا یَشتَہُونَ الآیۃ یعنے اور اپنے لیے جو دل
چاہے یعنے اپنے لیے بیٹوں کو پسند کرتے ہیں اور بیٹیوں سے ناک چڑہاتے ہیں جنکو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف
منسوب کرتے ہیں تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یَقُولُونَ عُلُوًّا کَبِیرًا اللہ سبحانہ وتعالیٰ انکی ان بیہودہ باتوں سے برتر
اور اعلیٰ ہے اور جب ایسے کسیکو بیٹی کی خوشخبری ملتی ہے تو اسکا سارے دن منہ سیاہ رہتا ہے اور اسکا سینہ غم سے
بھرا رہتا ہے اور اس رنج کی شدت سے جو اسکو پہونچا ساکت رہتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور لوگوں کو دکھنیکو
برا جانتا ہے مارے برائی اس خبر کے جو سنی اور دل میں متردد ہوتا ہے کہ آیا اسکو ذلت قبول کر کر رہنے دے یا اسکو
مٹی میں گاڑ دے یعنے لڑکی کو رہنے دے تو اسکو ذلیل کر کے اور اسکی پرواہ نکرے اور اپنی وراثت سے اسکو
محروم کرے اور اپنی ذکور اولاد کو اسپر فضیلت دے یا اسکو زندہ ہی مٹی میں گاڑ دے جیسے جاہلیت کے زمانہ میں
دستور تھا بھلا جو لوگ بیٹیوں سے اسقدر متنفر ہیں اور ان بیچاریوں کو اتنا مکروہ جانتے ہیں اور اپنے لیے انکے ہونے
سے ناک چڑہاتے ہیں کیا انکو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے مقرر کرتے ہیں سنتا ہے بری حکومت کرتے ہیں یہ انکا قول
بہت برا ہے اور یہ انکی تقسیم نہایت ناقص ہے اور یہ انکا بانٹنا بہونڈا ہے اور جس چیز کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیطرف
نسبت و اضافت کرتے ہیں بری ہے جیسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُہُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحمٰنِ
مَثَلًا ظَلَّ وَجہُہٗ مُسوَدًّا وَّہُوَ کَظِیمٌ اَوَمَن یُّنَشَّؤُا فِی الحِلیَۃِ وَہُوَ فِی الخِصَامِ غَیرُ مُبِینٍ وَجَعَلُوا المَلٰئِکَۃَ الَّذِینَ
ہُم عِبَادُ الرَّحمٰنِ اِنَاثًا اَشَہِدُوا خَلقَہُم سَتُکتَبُ شَہَادَتُہُم وَیُسئَلُونَ یعنے اور جب ان
میں خوشخبری ملے کسیکو اس چیز کی جو رحمن پر دہرا سارے دن رہے اسکا منہ کالا اور وہ دل میں گھٹ رہا اور ایسا
شخص کہ پلتا رہے گہنے میں اور جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے اور ٹھیرایا فرشتوں کو جو بندے ہیں رحمان کے عورت

کیا دیکہتے تہے ان کا نبا اب لکہہ رکہینگے انکی گواہی اور انسی پوچہہ ہوگی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے اگرچہ نہ مرد ہین نہ عورت پر انکے حق بولی بُرائی بولیے اور بیان فرمایا لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ الآیہ یعنے جو نہین مانتے پچہلے دن کو انہین کے واسطے بری کہاوت ہے جو نقصان کی بات ہے وہ انہین کیطرف منسوب ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی کی کہاوت سب سے اوپر ہے یعنے من کل وجہ کمال مطلق اسی کی طرف منسوب ہے اور وہی عزیز حکیم ہے انتہے ما قال ابن کثیر بزیادۃ فتح البیان کا بیان فاتح اور تقریر کاشف یہ ہے کہ مشرکین سے اس جوار اور پناہ جوئی کے بعد جو نہ کور ہوا ایسا ہی وقوع مین آتا ہے کہ جب اللہ سبحانہ وتعالی ان بلایا و مصائب و امراض و اسقام کو ان سے دور کرتا ہے جو ان کو لاحق ہوتے ہین اور اس ضرر کو اللہ سبحانہ وتعالی ان سے دفع کر دیتا ہے جس مین وہ مبتلا ہوتے ہین تو اسکے شکریہ مین انسے ایسی ہی کفریات اور ہزلیات سرزد ہوا کرتے ہین اور بعد ازان ان جمادات اور شیاطین کے لیے جنکی حقیقت سے انکو اطلاع نہین اور جنکی ماہیت سے وہ بیخبر ہین ہماری دی روزی سے انکا حصہ مقرر کرتے ہین جس سے انکا تقرب ڈہونڈہتے ہین اور بعض نے یعلمون کی ضمیر کو اللہ سبحانہ وتعالی کے قول ویجعلون الآیہ مین ما کیطرف عائد کیا یعنے کفار اور مشرکین ان اصنام و اوثان کا اللہ کی دی روزی مین حصہ ٹہیرا لیتے ہین جنکو انکے حصہ مقرر کرنے کی خبر بہی نہین ہے اسلیے کہ وہ جمادات ہین اور انکو ذوی العقول کے قائم مقام رکہا کفار کے اعتقاد کے مطابق اور حاصل معنے یہ ہین کہ یہہ کفار ان اصنام کے لیے جنکو کسی چیز کا ادراک اور کسی قسم کا شعور نہین ہے اپنے اموال مین سے جو ان کو اللہ تعالی نے دے رکہا ہے حصہ ٹہیراتے ہین مجاہد نے کہا جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کو پیدا کیا ہے اور وہی انکو ضرر دیتا ہے اور وہی فائدہ بخشتا ہے پہر جنکے ضرر اور فائدہ کا ان کو علم نہین ہے اور جنکے فائدہ اور نقصان سے وہ بے خبر ہین ان کے لیے وہ ہماری دی روزی مین سے حصہ ٹہیرا لیتے ہین اور قتادہ کا یہ قول ہے کہ ان سے مراد مشرکین عرب ہین کہ انہون نے اپنے اوثان اور شیاطین کے لیے اللہ تعالی کی دی روزی سے بخرا ٹہیرا لیا اور اپنے مالون کو ٹکڑے کر دیا جن مین سے ایک ٹکڑا انکی لیے بہی مقرر کیا اور سدی نے کہا اس سے مراد انکا یہ قول ہے جسکو اللہ سبحانہ وتعالی نے آٹہوین پارہ سورۂ انعام مین ذکر کیا ہے) هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا الآیہ اور اس آیت کی طرف ہم ابن کثیر کی تقریر مین اشارہ کر چکے اللہ تعالی نے اپنے نفس کریم کی قسم کہائی کہ وہ ان سے قیامت کے دن انکی اس عمل شنیع سے پوچہیگا اور اس صنیع قبیح پر انکو مواخذہ کرے گا اور یہ سوال تقریع اور توبیخ کا سوال ہوگا

پھر اللہ سبحانہ وتعالے نے انکے فضیح کام اور قبیح امر اور شنیع فعل کے نوع آخر کو بیان فرمایا اور فرمایا وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ الآیۃ یعنے وہ ٹھیراتے ہین اسکی بٹیان اور خزاعہ اور کنانہ جو عرب مین دو بڑے بہارے کنبے تہے انکا اعتقاد تہا کہ ملائکہ بنات اللہ ہین تو اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی تنزیہ بیان کی اور فرمایا سُبْحٰنَهٗ یعنے وہ پاک ذات ان ظالمون کی اس بری نسبت سے پاک ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما نے اسکی تفسیر مین فرمایا يَجْعَلُونَ لِيَ الْبَنَاتِ تَرْتَضُونَهُنَّ لِي وَلَا تَرْتَضُونَهُنَّ لِاَنْفُسِكُمْ یعنے اللہ سبحانہ وتعالے فرماتا ہے ظالمو میرے لیے بٹیان ٹہیراتے ہو میرے لیے انکو پسند کرتے ہو اور اپنے لیے نہین چاہتے اور یہ اسلیے کہ جاہلیت مین جب کسی شخص کے ہان لڑکی پیدا ہوتی یا تو ذلت قبول کرکر اسکو رہنے دیتا یا مٹی مین جیتی ہی داب دیتا نہین ہین یہ کفار مگر جیسے چوپائے ملکہ ان سے زیادہ بے راہ اور اس تنزیہ مین انکے حال سے تعجب ہے پہر فرمایا وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ یعنے اپنے لیے جو دل چاہے یعنے اپنے لیے ذکور پسند کرتے ہین اور جملہ مستانفہ ہے یا یجعلون کی ضمیر سے حال ہے اسصورت مین جملہ نصب کے محل مین ہوگا پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے بیان کیا کہ جن بٹیون کو اللہ تعالے کے لیے پسند کرتے ہین انکا اپنے گہرون مین ہونا پسند نہین کرتے فرمایا وَاِذَا بُشِّرَ الآیۃ یعنے اور جب خوشخبری ملے ایسے کسیکو بیٹی کی یعنے ان مین کسی کو اسکے گہر بیٹی پیدا ہونے کی اطلاع کی جاوے اور خبر دی جاوے سارے دن رہے منہ اسکا سیاہ سواد سے یہان وہ سواد مراد نہین ہے جو بیاض کے مقابل ہوتا ہے ملکہ اس سے مراد انکسار اور تغیر ہے جو اسکو بیٹی کے تولد ہونے پر غم اور حزن اور غیظ سے لاحق ہوا ہے اور عرب کا یہ محاورہ ہے کہ جب کسیکو انہین سے کراہت پہونچے کہا کرتے ہین قَدِ اسْوَدَّ وَجْهُهٗ غَمًّا وَحُزْنًا یعنے فلانے کا منہ مارے غم اور حزن کے کالا ہوگیا قالہ الزجاج اور ماوردی نے کہا اس سے حقیقۃً لون کا سیاہ ہونا مراد ہے کہا اور یہی جمہور کا قول ہے اور پہلے معنے اولی بالقبول ہین کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ جو شخص غصہ ہوتا ہے اور غمناک اسکے رنگ مین فرق نہین آتا سوا تغیر کے اور ظہور غم اور انکسار کے سواد حقیقی کا تو وجود اسکے منہ پر نہین ہوتا فرمایا وَهُوَ كَظِيْمٌ اور ہوتا ہے وہ شخص جسکے گہر مین بیٹی ہونے کی خبر دیجاوے جی مین گہٹتا پچتاتا ہے اخفش نے کہا کظیم وہ شخص ہے جو غصہ کو پی جاوے اور اسکو ظاہر نکرے اور بعض نے کہا کظیم مغموم ہے جسکا منہ مارے غم کے بند ہوجاتا ہے اور یہ کظامت سے مشتق ہے اور کظامت کہتے ہین کنوین کے منہ بند کرنے کو قالہ علی ابن عیسی اور اس لفظ پر سورہ یوسف مین پوری طور پر کلام گذر چکی فرمایا وہ چہپتا پہرے لوگون سے

ماری برای اس خبر کے جو اس نے سنی عار اور حیا کے مارے جو اسکو بیٹی کے پیدا ہونے سے لگا ہے لوگون وکات
چہراتا ہے اور کہتا ہی آیا مین اسکو ذلت قبول کر کر رہنے دون یا اسکو مٹی مین جیتے جیتے گاڑ دون اور زندہ ہی دفن کر دون
یزیدی نے کہا ہون اور ہوان قریش کی لغت ہے اور ایسا ہی کسائی سے حکایت کیا گیا ہے اور اس سے ہون کے
بلا اور مشقت کے معنے بہی منقول ہین فرا نے کہا ہون تمیم کی لغت مین قلیل کو کہتے ہین اور عمش سے مروی ہے کہ
وہ اس آیت کو اسطرح پڑہا کرتے اَیُمْسِکُہٗ عَلٰی سُوْءٍ اور دس کے معنے ہین کسی چیز کا کسی چیز مین چھپا دینا اللہ
سبحانہ وتعالی فرماتا ہے اَلَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ یعنے بری حکومتی کرتے ہین اسلیے کہ وہ بنات کی نسبت جسکو
وہ اپنے لیے مکروہ اور برا سمجہتے ہین انکی نسبت اللہ سبحانہ وتعالی کیطرف کرتے ہین اور بیٹیون کی نسبت جنکو وہ
محبوب جانتے ہین اپنی طرف کرتے ہین اور اسی کی مثل ہے اللہ کا یہ قول اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی تِلْکَ
اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی یعنے کیا تم کو بیٹے اور اسکو بیٹیان تو تو یہ بانٹا بہونڈا سدی نے کہا گویا اللہ تعالی فرماتا
ہے انہون نے اس چیز کے میرے لیے ثابت کرنیکے ساتہ جسکو وہ پسند نہین کرتے برا فیصلہ کیا ہے جب وہ اپنے واسطے
انکو پسند نہین کرتے تو میرے لیے کیسے پسند کرتے ہین ان لوگون کے لیے جو اللہ سبحانہ وتعالی کو قبایح قطعیہ
کے ساتہ موصوف کرتے ہین انکے واسطے بری مثال ہے اور بری وصف ہے وہ کیا ہے انکا جاہل ہونا اور اللہ تعالی
کے ساتہ کفر کرنا اور بعض نے کہا وہ انکا اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے بیوی اور اولاد کا بیان کرنا ہے اور بعض نے
کہا وہ سوء انکا اولاد کی طرف محتاج ہونا ہے تاکہ انکی بعد وہ انکے قائم مقام ہون اور زندہ دفن کر دینا دفع
عار اور تنگی کے خوف سے ہوتا ہے وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِہِمْ مَا تَرَکَ عَلَیْہَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُہُمْ
اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ○ وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا
یَکْرَہُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُہُمُ الْکَذِبَ اَنَّ لَہُمُ الْحُسْنٰی لَا جَرَمَ اَنَّ لَہُمُ النَّارَ وَاَنَّہُمْ مُّفْرَطُوْنَ ○
اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو بے انصافی پر نہ چہوڑے زمین پر ایک چلنے والا لیکن ڈہیل دیتا ہے انکو ایک وعدے
ٹہیرے تک پہر جب پہونچا انکا وعدہ نہ دیر کرین گے ایک گہڑی نہ جلدی اور کرتے ہین اللہ کا جو اپنا جی نہ چاہے اور
بتاتی ہین انکی زبانین جہوٹ کہ ان کو خوبی ہے آپ ہی ثابت ہوا کہ انکو آگ ہے اور وہ بڑہائے
جاتے ہین **ف** یعنے لوگون کو سزا دے تو مینہ بند کرے اس مین جانور بہی مرین مفرطون انکو فرمایا جو ناکارہ
چیزین اللہ کے نام دین اور سبہ یقین کرین کہ ہمکو بہشت ملی اور وہ روز بروز دوزخ مین بڑہتے ہین انتہے اللہ سبحانہ
وتعالی نے خبر دی کہ باوجود ظلم کے ہم خلق کے ساتہ حلم کرتے ہین اگر انکے اعمال بد فی الفور پکڑ لین تو پشت

زمین پر کوئی جاندار باقی نہ رہے سارے دواب ارض کو اٹھا کر ڈالین یہ تعبیت اہلاک بشر لکن اللہ تعالیٰ حلیم و ستار ہے مدت مقرر تک مہلت دیتا ہے عقوبت مین جلدی نہین کرتا کیونکہ اگر ایسا کرتا تو کسی ایک کو باقی نہ چھوڑتا ابوالاحوص نے کہا ہے نزدیک تھا کہ جعل گناہ بنی آدم کی وجہ سے معذب ہو یہہ آیت باب پڑہی عبداللہ کا لفظ یہ ہے کَادَ الْجُعَلُ اَنْ یُّعَذَّبَ فِیْ جُحْرِہٖ بِخَطِیْئَۃِ بَنِیْ اٰدَمَ یعنے قریب ہے کہ برازکا کیڑا اپنی سوراخ مین بنی آدم کے گناہ سے ہلاک ہوجاوے ابوہریرہؓ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا ہے اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ یعنے تحقیق ظالم نہین ضرر کرتا مگر اپنی جان کو اسکیطرف ملتفت ہوکر کہا بَلٰی وَاللّٰہِ حَتّٰی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِھَا بِظُلْمِ الظَّالِمِ یعنے بیشک خدا کی قسم حباری تک اپنی آشیانہ مین مرجاتا ہے ظالم کے ظلم کے سبب ابوالدرداء کہتے ہین ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ ذکر کیا فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُؤَخِّرُ شَیْئًا اِذَا جَآءَ اَجَلُہٗ وَاِنَّمَا زِیَادَۃُ الْعُمُرِ بِالذُّرِّیَّۃِ الصَّالِحَۃِ یَرْزُقُھَا اللّٰہُ الْعَبْدَ فَیَدْعُوْنَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ فَیَلْحَقُہٗ دُعَآؤُھُمْ فِیْ قَبْرِہٖ فَذٰلِکَ زِیَادَۃُ الْعُمُرِ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ بیشک اللہ تعالےٰ نہین ڈھیل دیتا کسی چیز کو جب اسکی موت آوے، اور عمر کی زیادہ نیک اولاد کے ساتھ ہوتی ہے جو اللہ پاک بندے کو دیتا ہے تو وہ اسکے لیے پیچھے سے دعا کرتے ہین تو انکی دعا اسکو قبر مین پہونچتی ہے یہی معنے ہین عمر کی زیادت کے رواہ ابن ابی حاتم پہر فرمایا کہ جو آپ کو بری لگے، وہ اللہ تعالےٰ کے لیے ٹھہرایا جاہین یعنے بیٹیان اور شرکا جو اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے عبید ہین حالانکہ خود اس سے، عار کرتے ہین کہ کوئی شخص انکا شریک انکے مال مین ہو اور اپنے لیے دعوے خوبی کا کرتے ہین دنیا مین اور اگر معاد ہوا تو وہان بہی وہ اچھے رہین گے سو یہ باتین انکی سراسر کذب و دروغ ہین کقولہ وَلَئِنْ اَذَقْنٰہُ رَحْمَۃً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْہُ لَیَقُوْلَنَّ ھٰذَا لِیْ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ عِنْدَہٗ لَلْحُسْنٰی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ یعنے اور اگر ہم چکہاوین اسکو کچھ اپنی مہر پیچہے ایک تکلیف کے جو اسکو لگی تہی تو کہنے لگے گا یہ ہے میرے لائق اور مین نہین سمجہتا کہ قیامت اٹھنی ہے اور اگر مین پہر گیا اپنے رب کیطرف بیشک ہے مجکو اسکے پاس خوبی سو ہم جتا دینگے منکرون کو جو انہون نے کیا ہے اور چکہا دینگے انکو ایک گاڑہی مار اور فرمایا اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا یعنے بہلا تونے دیکہا وہ جو منکر ہوا ہماری آیتون سے اور کہا مجہکو ملنا ہے مال اور اولاد اور ایک شخص کے حال سے خبر دی کہ دَخَلَ جَنَّتَہٗ وَھُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ ھٰذِہٖٓ اَبَدًا وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْھَا مُنْقَلَبًا اور گیا اپنے باغ مین اور وہ برا کر

رہتا تھا اپنی جان پر بولا مجھکو نہین آتا خیال مین کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور مجھکو خیال مین نہین آتا کہ قیامت ہونی ہے اور اگر کبھی ہو نجا یا مجھکو میرے رب کے پاس پاؤنگا بہتر اس سے اس طرف پہونچکر غرض کہ ان لوگون نے عمل سوء و تمنی باطل کو جمع کیا اور سمجھا ہے کہ اسپر جزا حسن ملیگی کما قیل ع خطا نمودہ ام وچشم آفرین دارم ٭ حالانکہ یہ محال ہے چنانچہ ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ کعبہ کی بنیاد مین ایک پتھر ملا جبکہ بنیاد کو واسطے تجدید کے کھودا تھا اسپر کچھ حکم و مواعظ لکھے تھے از انجملہ ایک بات یہ بھی مکتوب تھی تَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّئَاتِ وَتُجۡزَوۡنَ الۡحَسَنَاتِ اَجَلْ كَمَا يُجۡتَنٰى مِنَ الشَّوۡكِ الۡعِنَبُ یعنے کرتے ہو برائیان اور جزا دیے جاؤ نیکیون کی اسکی تو ایسی مثال ہے جیسے کانٹون سے انگور کی امید کیجاوے قتادہ اور مجاہد نے کہا حسنی سے مراد غلمان ہین ابن جریر نے کہا حسن عاقبت مراد ہے یہی صواب ہے ولله الحمد ولهذا الله سبحانه وتعالى نے انکی تمنا پر رد کیا اور کہا انکے لیے دن قیامت کے آگ ہے اور یہ اسدن منسی و مضیع ہونگے کقوله تعالى فَالۡيَوۡمَ نَنۡسٰىهُمۡ كَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ يَوۡمِهِمۡ هٰذَا یعنے سو آج ہم انکو بھلا دینگے جیسے وہ بھولے انے اسدن کا ملنا قتادہ رض نے کہا وہ شتاب بھیجے جاینگے طرف آگ کے ماخوذ ہے فرط سے فرط وہ ہے جو سب سے پہلے پانی پر جا پہونچے اس مین کچھ منافات نہین ہے کیونکہ جلد سے دوزخ مین بھیجکر بھلا دیے جاینگے یعنے ہمیشہ اسمین رہینگے یاد بھی نہ آئینگے فتح البیان مین کہا ہے مراد لوگون سے اس جگہہ کفار اور سارے گنہگار ہین اگر الله سبحانه وتعالى انکو انکے ظلم پر پکڑے تو پشت زمین پر کوئی جاندار بھی بسبب شوم ظلم کے باقی نرہے اسلیے کہ یہ سب اسی زمین پر مستقر ہین مراد دابہ سے کافر ہے یا ہر چلنے رینگنے والا کوئی کہے اس ہلاک عام مین بیگناہ بھی آگئے تو جواب اسکا یہ ہے کہ ظالم کا ہلاک کرنا بطور انتقام کے ہے اور غیر ظالم کا اگر مکلف ہے تو واسطے توفیر اجر کے ہے اور اگر مکلف نہین ہے تو بسبب شوم ظلم ظالمین کے وَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ وَالۡحِكۡمَةُ السَّابِغَةُ لَا يُسۡئَلُ عَمَّا يَفۡعَلُ وَهُمۡ يُسۡئَلُوۡنَ اور اسہی کے لیے ہے حجت پوری اور حکمت کامل نہ پوچھا جاوے جو کرے اور وہ پوچھے جاوین اسی کی مثل یہ آیت ہے وَاتَّقُوۡا فِتۡنَةً لَّا تُصِيۡبَنَّ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡكُمۡ خَآصَّةً یعنے اور بچتے رہو اس فساد سے کہ نہ پڑیگا تم مین سے ظالمون ہی پر چن کر اس بارے مین بہت سی حدیثین آئی ہین ابن عمر رض رفعہ کہتے ہین اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوۡمٍ عَذَابًا اَصَابَ الۡعَذَابُ مَنۡ كَانَ فِيۡهِمۡ ثُمَّ بُعِثُوۡا عَلٰى نِيَّاتِهِمۡ یعنے جب اللہ تعالے کسی قوم کے عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو عذاب مین ان سبکو شامل کرتا ہے جو ان مین ہوتے ہین پھر اپنی نیات کے مطابق اٹھائے جاوینگے رَوَاهُ مُسۡلِمٌ اسیطرح حدیث خسف جیش فی البیداء کے آخر مین آیا ہے اِنَّهُمۡ يُبۡعَثُوۡنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمۡ وہ اپنی نیات کے مطابق اٹھائے جاوینگے

سعید بن جبیر نے کہا مراد یہ ہے کہ مینہ نہ برسے سدی نے کہا یعنے مسک سکا قحط ہو بسبب انکے ظلم کے اور انقطاع قحط سے انقطاع نسل ہوتا ہے یا اگر آبا بسبب کفر کے ہلاک ہو جاوین تو پہر ابنا نہ ہون اور جب ابنا نہ ہوے تو کوئی شخص جہان بہر مین باقی نہ رہے گا قتادہ کہتے ہین یہ واقعہ زمان نوح علیہ السلام مین ہو چکا ہے کہ پشت زمین پر کوئی دابہ باقی نہ رہا مگر وہی جو کشتی مین تہے اس مین اعلام ہے اسبات کا کہ جو قبایح انہون نے کیے ہین وہ اس حد تک پہونچے ہین جس کی کچہ نہایت و غایت نہین ہے ولکن اللہ نے انکو ایک اجل مسمی تک چھوڑ رکہا ہے مراد اس سے منتہاے حیات اور انقضاے اعمار ہے اس تاخیر عذاب مین ایک حکمت بالغہ ہی جیسے اعذار طرف انکے اور ارخاء عنان ساتہ ان کے یا جیسے حصول اولاد جنکا علم سابق ہو چکا ہے پہر جب اجل آگئی تو اب کچہ آگا پیچہا نہین ہے اسکے بعد بطور تقریع و توبیخ فرمایا کہ جو چیز خود کو بری لگتی ہے وہ اللہ کے لیے ٹہیراتے ہین جیسے نسبت بنات کی طرف الہی یا شریک فی الریاست کی یا اہانت رسل کی اور اُن کی زبان جہوٹ بولتی ہی کہ ان کے لیے خصلت یا عاقبت خوب ہو گی کقولہ وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ عِنْدَہٗ لَلْحُسْنٰی یعنے اور اگر مین پہر گیا اپنے رب کیطرف بیشک مجہکو اسکے پاس خوبی ہے مجاہد نے کہا کفار قریش کہتے تہے لَنَا الْبَنُوْنَ وَلَهُ الْبَنَاتُ یعنے ہماری واسطے بیٹے ہین اور اللہ کے لیے بیٹیان اللہ سبحانہ و تعالی نے اپر رد کیا اور کہا ان کے لیے دوزخ ہے سچ مچ اور یہ مقدم ہون گے طرف نار کی ابن الاعرابی و ابو عبیدہ نے کہا ای متروکون منسیون فی النار یعنے آگ مین ڈالکر بہلاے جاوینگے اور چہوڑے جاوینگے اس ارشاد مین اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے رسول کو تسلی دی ہی اُس غم سے جو انکو بسبب جہالات قوم کے لاحق ہوتا تہا تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ قسم ہے اللہ کی ہمنے رسول بہیجے کتنے فرقون مین تجہہ سی پہلی پہر سنوار کر انکو دکہلائے شیطان نے انکے کام سو وہی رفیق انکا ہے آج اور انکو دکہہ کی مار ہے اور ہمنے اتاری تجہپر کتاب اسی واسطے کہ کہول سنا دے انکو جس مین جہگڑ رہے ہین اور سجہانے کو اور مہر کو ان لوگون پر جو مانتے ہین اور اللہ نے اتارا آسمان سی پانی پہر اس سے جلایا زمین کو اُسکے مرنے پیچہے اس مین پتے ہین ان لوگون کو جو سنتے ہین **ف** یعنے اسیطرح قرآن سے جاہلون کو عالم کرے گا اگر دل سے سنین گے انتہی اللہ سبحانہ و تعالی نے ذکر کیا کہ ہمنے گذشتہ امتون مین رسول بہیجے تہے وہ رسول جہٹلائے گئے تمہاری لیے ان اخوان

مرسلین مین اسوہ و قدوہ ہے تم کو تکذیب تمہاری قوم کی رنجیدہ نہ کرے اور جن مشرکون نے پیغمبرون کو جھٹلایا وہ
اسلیے کہ شیطان نے انکی نظرون مین اس امر کو رونق دی تہی وہ آچکے دن انکا یار و مددگار ہے یہ تو عقوبت
و نکال کے ہونگے اور شیطان انکو رہائی نہ دلا سکیگا اسوقت کہا انکو فہمید سمجھنے کو یہ قرآن ہمنے اتارا ہے سو
اسلیے کہ تم مختلف فیہ کا بیان لوگون سے کر دو یہ قرآن ایک فاصل ہے مراد متنازع فیہ مین اور ہدایت ہے واسطے
دلون کے اور رحمت ہے واسطے تمسک کرنیوالون کے جو ایمان کہتے ہین اور جسطرح اللہ سبحانہ و تعالے
نے قرآن کو حیات دلہائے مردہ بکفر ٹہرایا ہے اسیطرح وہ زمین مردہ کو آسمان سے پانی اتار کر زندہ کرتا ہے اس
مین نشانی ہے اسقوم کے لیے جو بات کا مطلب سمجہتی ہین فتح البیان مین کہا ہے شیطان کے ولی ہونے سے
یہ مراد ہے کہ وہ دنیا مین ان کفار کا قرین ہے سو عند الآخرت مین کچھ بکار آمد ان کے نہوگا مبتلا بعذاب الیم مین
گرفتار ہونگے مختلف فیہ سے مراد توحید و شرک و جبر و قدر و احوال بعث و اثبات معاد و سائر احکام شرعیہ ہین
قرآن پاک ان امور کا فیصلہ و بیان کرتا ہے اور مومنین کے لیے ہدایت و رحمت ہے وہی تصدیق رسل کرتے ہین
اور کتب پر ایمان لاتے ہین اُس سے منتفع ہوتے ہین پہر زمین کے زندہ کرنے کو پانی سے آسمان کی ایک
نشانی کہا واسطے اسقوم کے جو اسکا کلام سنتی ہے اور خلق سموات و ارض مین فکر کرتے ہین مراد سمع
دل ہے نہ سمع گوش وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا
سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ○ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۚ اِنَّ فِي ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ تمکو چوپایون مین بوجھہ کی جگہہ ہے پلاتے ہین تمکو اسکے پیٹ کی چیزون مین سے
گوبر اور لہو کے بیچ مین سے دودھ ستھرا رچتا پینے والون کو اور میوون سے کہجور کے اور انگور کے بناتے ہو
اس سے نشہ اور روزی خاصی اس مین پتا ہے ان لوگون کو جو بوجھتے ہین **ف** اللہ سبحانہ و تعالی فرماتا
ہے اے لوگو تمکو انعام مین یعنے اونٹ گائے بکری مین ایک نشانی اور دلالت ہے حکمت خالق پر اور اسکی
قدرت و رحمت و لطف پر کہ اسکے پیٹ سے ہم تمکو پلاتے ہین افراد ضمیر کا باعتبار نعم ہے یا عائد ہے حیوان پر
کیونکہ انعام حیوانات ہین دوسری آیت مین مما فی بطونہا کہا ہے دونون طرح پر جائز ہے کما فی قولہ تعالے
كَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ یعنے یون نہین یہ تو سمجہوتی ہے پہر جو کوئی چاہے اسکو پڑہے
و قولہ تعالی وَاِنِّي مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ اَيِ الْمَالُ
یعنے اور مین بہیجتی ہون انکی طرف کچہ تحفہ پہر دیکہتی ہون کیا جواب لیکر پہرتے ہین بہیجے ہوئے پہر جب پہونچا سلیمان

پاس ہے پر دودہ کی سفیدی اور مزہ اور حلاوت گوبر اور خون کے بیچ مین سے جو حیوان کے شکم مین ہے خالص ہوکر نکلتا ہے
اور ہر چیز اپنے موطن کیطرف جاتی ہے بعد نضج غذا کے معدہ مین وہان سے خون رگون مین جاتا ہے اور دودہ
پستن مین آتا ہے اور بول مثانہ مین اور روث مخرج مین اور ہر ایک چیز اُن مین سے دوسری چیز سے نہین ملتی اور
بعد انفصال کے اپنی جگہہ سے دوسری شی سے مزدوج ہوکر دگرگون نہین ہوتی سائغ سے یہ مراد ہے کہ گلے مین نہیں
بہت سہولت سے اوتر جاتا ہے بعد ذکر شیر کے جو ایک شراب صافی ہے ان اشربہ کا ذکر فرمایا جسکو لوگ ثمرات
نخیل و انگور سے بناتے ہین اور نبیذ مسکر قبل تحریم کے طیار کرتے ہین: لہذا اس امر کی منت لوگون پر رکھی
ہے اس سے اباحت نبیذ کی شرعاً ثابت ہوئی قبل تحریم کے اس مین دلیل ہے تسویہ پر درمیان مسکر کے جو
کہجور سے بنایا ہے اور جسکو انگور سے لیا ہے یہی مذہب ہے مالک و شافعی و احمد و جمہور علما کا اور یہی حکم ہے
سائر اشربہ کا جو کہ گندم و جو و جوار و شہد سے بنایا جاتا ہے سنت مین اسکی تفصیل آئی ہے یہ موضع اس مسئلے
کے بسط کا نہین ہے ابن عباسؓ نے کہا سکر وہ ہے جو حرام ہے ان دونو کے ثمرات سے اور رزق حسن وہ ہے
جو حلال ہے یعنے تمر و زبیب خشک اور وہ طلا جو ان سے بنائی گئی ہے جسکو دبس و خل و نبیذ کہتے ہین انکا
پینا قبل اشتداد کے حلال ہے جسطرح کہ سنت مین آیا ہے ذکر عقل کا اس جگہہ مناسب تھا اسلیے کہ انسان
مین یہی اشرف چیز ہے ولہذا اللہ سبحانہ وتعالی نے اس ارت پر اشربہ مسکرہ کو واسطے صیانت عقل
کے حرام کردیا ہے قال اللہ تعالے وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ
الْعُيُوْنِ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ سُبْحَانَ الَّذِىْ خَلَقَ
الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ یعنے اور بنائے ہمنے اس
مین باغ کہجور کے و انگور کے اور بہائے اس مین بعضے چشمے کہ کہاوین اسکے میوون سے اور وہ بنایا نہیں
انکے ہاتھون نے پہر کیون شکر نہین کرتے پاک ذات ہے وہ جسنے بنائے جوڑے سب چیز کے اس قسم سے
جو اگتا ہے زمین مین اور آپ انمین اور جن چیزون مین کہ انکو خبر نہین فتح البیان مین کہا ہے زجاج
نے کہا ہے کہ لفظ جمع مذکر و مؤنث آتی ہے ہو الانعام و ہے الانعام کہتے ہین اسوجہ سے عود ضمیر مذکر
کا جائز ہے مبرد نے کہا یہ محاورہ قرآن مین فاش کثیر ہے مثل قوله للشمس هٰذَا رَبِّىْ يعنى هٰذَا
الطالع یعنے جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول سے حکایت کی کہ انہون نے
سورج کو دیکہکر فرمایا ہذا ربی حالانکہ شمس مؤنث ہے اور غرض انکی یہ تہی کہ یہ چیز چڑہنے والی میرا رب ہے فرق

سے مراد زبل ہے یعنے گوبر جو چیز کرش مین اوترتی ہے اسکی اسفل کو فرث اور اعلی کو دم اور اوسط کو لبن کہتے ہین خون رگون مین شیر پستان مین فرث کرش مین جاری ہوتا ہے فَسُبْحَانَ مَنْ هٰذِهٖ بَعْضُ حِكْمَتِهٖ دودہ سرخی خون اور قذارت فرث سے خالص ہوتا ہے حالانکہ ایک ہی ظرف مین جمع تہا حاصل یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے لبن بمکان وسط مین درمیان فرث ودم کے پیدا کیا ہے یہ پینے والون کو خوشگوار وسہل التناول ہے آسانی سے حلق مین اتر جاتا ہے رہے پہل کہجور وانگور کے ان سے لوگ نشہ وخورش بناتے ہین ابن عباسؓ نے کہا نشہ حرام ہے اور رزق یعنے زبیب وخل وعنب حلال ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ سکر نبیذ ہے اور رزق زبیب آیہ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ نے اسکو منسوخ کردیا تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ نے بعد اسکے سکر کو مع تحریم خمر حرام کردیا اور رزق حسن خل وزبیب ونبیذ کو فرمایا یہ حلال ہے ابن عمرؓ نے کہا سکر بعینہ خمر ہے یہی قول ابن مسعودؓ کا بہی ہے بالجملہ نزول اس آیت کا قبل تحریم خمر کے تہا سیوطی نے اسکی ساتہ جزم کیا ہے اس اعتماد پر کہ یہ سورت مکی ہے بجز سہ آیت کے اور سورہ مائدہ مدنی ہے اس مین تحریم خمر کی آئی ہے اور یہہ آخر قرآن سے ہے نزول مین جسطرح کہ حدیث مین ہے بعض نے کہا سکر لغت حبشہ مین خل یعنے سرکہ کو کہتے ہین اور رزق سے مراد طعام شجر تین ہے لیکن قول اول اولے ہے جمہور یہی کہے ہین اور اہل لغت نے تصریح کی ہے کہ سکر نام ہے خمر کا اس مین بجز ابوعبیدہ کے کوئی مخالف نہین ہے وہ سکر کو طعم بتاتے ہین اسیکو ابن جریر نے ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ سکر وہ طعام ہے جو کہایا جائے اور اسکا بنانا ثمار نخیل واعناب سے درست ہو رزق حسن یہی ہے لفظ مختلف ہین اور معنے واحد مین جیسے اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ یعنے مین تو کہوتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی سے زجاج نے کہا یہ قول ابوعبیدہ کا معروف نہین اور اہل تفسیر برخلاف اسکے ہین ایک جماعت حنفیہ نے حمل سکر کا انبذہ غیر مسکرہ پر کیا ہے اور اسپر جس کے دو ثلث طبخ سے جاتے رہین کیونکہ اللہ اپنی منت بندون پر حلال کی رکہتا ہے نہ اسچیز کی جو انپر حرام کی ہے لیکن یہ قول مردود ہے احادیث صحیحہ متواترہ سے اگر فرض کرین کہ یہ آیت تحریم خمر سے متاخر ہے بالجملہ اس اخراج لبن واتخاذ سکر ورزق حسن مین دلالت ہے واسطے اس قوم کے جو عقل استعمال مین لاکر مقتضائے نظر وفکر عمل کرتے ہین وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۙ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

حکم بہیجا تیرے رب نے شہد کی مکہی کو کہ بنالے پہاڑون مین گہر اور درختون مین اور جہان چہتریان ڈالتے مین

پھر کھا ہر طرح کے میوون سے پھر چل راہون مین اپنے رب کے صاف پڑے ہین نکلتی انکے پیٹ مین سے پینے کی چیز جسکے کئی رنگ ہین اس مین آزار چنگے ہوتے ہین لوگون کے اس مین پتا ہے ان لوگون کو جو دھیان کرتے ہین **ف** چھتری سے مراد انگور کی بیل چڑہانا ہے تین پتے بتائے بڑے مین سے بھلا نکلنے کے جانور کے پیٹ مین سے دودہ اور نشہ کی انگور کھجور سے روزی پاک اور مکھی کے پیٹ سے شہد یعنی اس قرآن سے جاہلون کی اولاد عالم نکلے گی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین یہی ہوا کافرون کی اولاد کامل ہوئی انتہٰے وحی سے مراد اسجگہہ الہام ہے کہ شہد کی مکھی کو ہدایت کی اور ارشاد فرمایا کہ ان تین جگہون مین اپنا گھر بنا یہ مکھی ہر کام مین غایت درجے کا اتقان رکھتی ہے اور اپنے گھر کی تسدیس و رص مین محکم ہے کیا ذکر ہے کہ اس کے گھر مین کوئی خلل و درار ہو پھر اسکو اذن قدری تسخیری اس بات کا دیا کہ وہ سب میوون مین سے کھائے اور ان رستون مین چلے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسکے لیے سہل و آسان کر دیے ہین اس جو عظیم و بیابان دور دراز و وادیہاے بعیدہ و کوہستان بلند مین جہان چاہے چلے پھرے پھر وہان سے اپنے گھر کیطرف آئے اور راہ نہ بھولے اور داہنے بائین نہ بھٹکے بلکہ اسی گھر مین آکر بابس اپنے بچون اور شہد کے آرام لے اور اپنے پرون سے موم بنائے اور اپنے دہن سے انگبین اوگلے اور دبر سے انڈے بچے دے پہر صبحکو اپنی چراگاہ مین چلی جائے قتادہ و ابن زید نے کہا ہے ذللا سے مطیعۃ کقولہ تعالےٰ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ یعنے اور عاجز کر دیا انکو انکے آگے پھر ان مین کوئی ہے انکی سواری اور کسیکو کھاتے ہین تو نے نہین دیکھا کہ یہ لوگ شہد کی مکھی کو مع انکے گھرون کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو نقل کر کے لیجاتے ہین اور وہ انکے ہمراہ چلی جاتی ہے لیکن قول اول اظہر ہے کہ لفظ ذللا حال ہے طریق سے نہ سالکہ سے مجاہد نے اسی پر نص کی ہے ابن جریر نے کہا دونو قول صحیح ہین حدیث انس مین آیا ہے عُمْرُ الذُّبَابِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا وَالذُّبَابُ كُلُّهُ فِي النَّارِ إِلَّا النَّحْلَ یعنے مکھی کی زندگی چالیس دن کی ہوتی ہے سب مکھیان دوزخ مین جائین گی مگر شہد کی مکھی اختلاف رنگ سے یہ مراد ہے کہ کوئی شہد سفید ہوتا ہے کوئی زرد و سرخ وغیرہا یہ اختلاف چراگاہ کا ہے شہد مین بیماریون کی شفا ہے بعض متکلمین طب نبوی نے کہا ہے اگر یون ارشاد ہوتا فیہ الشفاء للناس یعنے شہد مین شفا ہے لوگون کے لیے تو شہد ہر بیماری کی دوا ہوتا ولکن فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ کہا ہے یعنے صالح ہے واسطے ہر ایک شخص کی اسقام و ادواء باردہ سے کیونکہ شہد حار ہے اور دوا ساتہ ضد کے کیجاتی ہے مجاہد و ابن جریر نے کہا یعنے قرآن شفا ہے ابن کثیر کہتے ہین یہ قول فی نفسہ صحیح ہے لکن اسجگہہ سیاق

آیت سے ظاہر یہی ہے کیونکہ سیاق مین ذکر عسل کا ہے مجاہد کا اس قول مین کوئی تابع اس جگہہ نہین ہے بلکہ یہ
قول انکا دلیل مین اس آیت کے دیتے ہین وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور ہم اتارتے
ہین قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون اور مہر ایمان والون کو اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ
شِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ یعنے اے لوگو تمکو آئی ہی نصیحت تمہارے رب سے اور چنگے کرتی جیون کے روگ اور راہ سجہاتی اور مہر
یقین لانیوالون کو اور دلیل اسپر کہ مراد اس جگہہ عسل ہے حدیث ابوسعید خدری رض ہے نزدیک شیخین کے کہ ایک شخص نے آکر کہا اے رسول خدا میرے بہائی کا پیٹ چلتا
ہے یعنے اسکو دست آتے ہین فرمایا اسکو شہد پلا اس نے جاکر شہد پلایا اور آکر کہا اے رسول خدا مین نے اسکو
شہد پلایا تہا اسکو اور زیادہ دست آنے لگے فرمایا جا شہد پلا اس نے جاکر شہد پلایا اور آکر عرض کیا کہ مین نے
شہد پلایا استطلاق زیادہ ہوگیا فرمایا اللہ تعالے سچا ہے اور تیرے بہائی کا پیٹ جہوٹا ہے جا اسکو شہد پلا
وہ گیا اور شہد پلایا وہ اچہا ہوگیا بعض علماے طب نے کہا ہے کہ اس شخص کے پیٹ مین فضلات تہے جب
اسکو شہد پلایا گیا اور شہد گرم ہوتا ہے تو وہ فضلات تحلیل ہوکر جلد مندفع ہوئے اور اسہال بڑہ گیا اس
اعرابی نے اعتقاد کیا کہ شہد مضر ہے حالانکہ وہ اسکے بہائی کے لیے مصلحت تہا پہر جب دوبارہ اسکو پلایا تو
اور بہی تحلیل ہوئے اور دست چہوٹے جب سہ بارہ پلایا تب ہر سہے فضلات جو فاسد اور بدن کو مضر تہے نکل
گئے اور دست آنا بند ہوگیا مزاج اصلاح پر آگیا اور اسقام والآم ببرکت اشارت پر بشارت جناب رسالتمآب
علیہ افضل الصلوۃ والسلام دور ہوگئے **مترجم** کہتا ہے کہ جو وجہ اس جگہہ ذکر ہوئی یہی وجہ اجمالا قبل اطلاع
کے اس توجیہ پر خاطر شکستہ دبال گستہ ترجمان مین بہی وقت تحریر تفسیر آیت باب کے گذری تہی فَنِعْمَ
الْاِتِّفَاقُ وَحَبَّذَا الْوِفَاقُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بلکہ میرے اعتقاد مین یہ بات ہے کہ شہد بحسب آیۃ کریمہ شفاء ہر
مرض حار و بارد ہے کچہ حاجت اس تفرقہ کی نہین ہے اسلیے کہ آیت کریمہ مطلقا دلیل ہے شفا پر رہا ظاہر
نہ ہونا شفا کا مرض حار مین سو اسکی بنیاد ضعف اعتقاد خلق پر ہے لوگ اپنی کم فہمی سے فہم اطبا کو حکم و خبر
خدا پر مقدم کرتے ہین لہذا ان سب کے پیٹ جہوٹے ہین اور اللہ سبحانہ وتعالی کا کلام سچا ہے اگر قوت ایمان ہو اور
وہم قاعدہ طبیہ خارج وحائل وعائق نہ ہو تو یقینا شہد صافی ہر مرض کو کافی ووافی شافی ہوجاے واللہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم ولہذا حدیث عائشہ رض مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیرینی وشہد کو دوست رکہتے
تہے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ ابن عباس رض کا لفظ رفعا یہ ہے شفا تین چیزون مین ہے شرطہ محجم
یا شربت عسل یا کیہ نار رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ جابر بن عبداللہ رض نے رفعا کہا ہے کہ اگر کسی چیز مین تمہاری دواؤن

مین سے کچھ بہتری ذخیرہ ہے تو شرطہ محجم یا شربت عسل یا لذعہ نار مین ہے جو موافق بیماری کے پڑے لکن مین داغ
دینے کو دوست نہین کہتا ہون رواہ البخاری ومسلم عقبہ بن عامر کا لفظ رفعًا یہ ہے تین چیزین مین اگر کسی
شے مین شفا ہو ایک پچھنی لگانا دوسرے شہد پینا تیسرے دردکی جگہہ آگ کا داغ دینا لکن مین داغ دینے کو مکروہ
رکھتا ہون اور دوست نہین رکھتا رواہ احمد ورواہ الطبرانی بلفظ ان کان فی شیء شفاء فشرطۃ
محجم وذکرہ وھذا اسنادہ صحیح ولم یخرجوہ یعنے اسکو امام احمد نے روایت کیا اور طبرانی نے
اسطرح روایت کیا کہ اگر کسی شے مین شفا ہے تو سنگیون کے پچھنون مین ہے اور باقی حدیث کو ویسا ہی ذکر کیا
اور یہ اسناد صحیح ہے اور انہون نے اسکو نہین نکالا ابن مسعودؓ نے رفعًا کہا ہے علیکم بالشفائین العسل
والقرآن یعنے لازم پکڑو دو دواؤن کو کہ وہ ہر مرض کی دوا ہین شہد اور قرآن کو رواہ ابن ماجۃ وھذا
اسنادہ جید تفرد بہ ابن ماجۃ مرفوعًا ان احادیث مین بھی عسل کو بلا تفرقہ مزاج بارد وحار شفا فرمایا
ہے علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ تم مین جب کوئی شفا چاہے تو ایک کاغذ پر کتاب اللہ کی آیت
لکھے اور آب آسمان سے اسکو دھووے اور اپنی بی بی سے ایک درہم بخوشی خاطر اسکے لے اور شہد خرید کرے
اور اسکو پی جاوے کہ یہ شفا ہے کئی وجہ سے قال اللہ تعالے وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ
للمؤمنین یعنے اور ہم اتارتے ہین قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون اور مہر ایمان والون کو اور فرمایا
ونزلنا من السماء ماء مبارکا یعنے اور اتارا ہمنے آسمان سے پانی برکت کا اور فرمایا فان طبن لکم
عن شیء منہ نفسا فکلوہ ھنیئا مریئا یعنے پھر اگر وہ اس مین سے کچھ چھوڑ دین تمکو دل کی خوشی سے
تو وہ کھاؤ رچتا پچتا اور حق مین شہد کے فرمایا ہے فیہ شفاء للناس یعنے اس مین لوگون کی شفا ہے حدیث
ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہے جس نے چاٹا شہد تین صبح ہر ماہ مین اسکو بڑی بلا نہ پہونچے گی رواہ ابن ماجۃ اس
کی سند مین سعید بن زید متروک ہے ابی بن ام حرام رفعًا کہتی ہین علیکم بالسنا والسنوت فان فیہما
شفاء من کل داء الا السام یعنے لازم پکڑو سنا کی) اور شہد کو کہ ان دونون مین ہر مرض کی دوا ہے سوا موت کے
رواہ ابن ماجۃ بعض نے کہا مراد سنوت سے شہد ہے بہرحال اس الہام مین جو خالق انام نے شہد کی مکھی
کو کیا ہے اور وہ ایک دابہ ضعیف الخلقۃ ہے اور وہ بادیہ پیمائی کرکے سائر ثمار سے اجتناء کرتی ہے پھر موم
و شہد بناتی ہے جو کہ طیب اشیا ہے ایک نشانی ہے واسطے اس قوم کے جو اسکے خالق ومقدر ومسخر ومیسر کی
عظمت مین فکر کرتے ہین اور اس سے قادر حکیم علیم کریم رحیم پر مستدل ہوتے ہین ۔

وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدٌ

فتح البیان مین کہا ہے الہام وہ چیز ہے جو دل مین ابتداءً بغیر کسی سبب ظاہر کے پیدا ہو قال تعالیٰ فَأَلْهَمَهَا
فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا اسیطرح بہائم کو الہام انکے نفع وضرر کا ہوتا ہے خطاب آیت باب مین حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کو ہے یا ہر فرد کو اصحاب عقل وفکر سے جو اللہ پاک کی قدرت ووحدانیت پر استدلال کرتے ہین اور اسکو
خالق ومدبر جمیع اشیاء جانتے ہین اللہ نے نحل کو مسخر کیا ہے اور الہام رشد کا فرمایا اور یہ اعمال عجیبہ جس سے
عقلاء بشر عاجز ہین اس مین انداز سے سو رکہو وہ اپنا گہر شکل مسدس پر باضلاع متساویہ بناتی ہے اپنی نری
طبیعت سے کوئی خانہ اس گہر کا کسی خانے سے زیادہ نہین ہوتا اگر اسکے گہر گول یا مثلث یا مربع وغیرہ اشکال
پر ہوتے توانمین دراز ہوتی اور جگہہ خالی رہتی وہ ضائع جاتی اور مقصود حاصل نہ ہوتا اسلیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ
نے اسکو الہام اس شکل مسدس کا کیا کہ کوئی خلل وفرجۂ خالیہ حاصل نہ ہو دوسرا الہام یہ کیا کہ اپنے اوپر ایک
امیر کبیر نافذ الحکم مقرر کرے اور یہ سب مکہیان اسکی مطیع ہون اور اسکا حکم بجا لائین یہ امیر ان سب مین
کبیر الجثہ اعظم الخلقۃ ہوتا ہے اسکا نام یعسوب النحل ہے یعنے بادشاہ شہد کی مکہیون کا کذا حکاہ الجوہری
تیسرا الہام یہ کیا ہے کہ ہر دروازے پر خانے کے ایک دربان رہتا ہے کیا ذکر ہے کہ کوئی غیر مکہی اس طرف
سے گہس آئے چوتہا الہام یہ کیا ہے کہ وہ اپنے گہر سے نکلکر چلی جاتی ہے اور چرتی ہے پہر اپنے گہر کو واپس آتی ہے
راہ نہین بہولتی اس حیوان ضعیف کا ان خواص عجیبہ کے ساتہ ممتاز ہونا دلیل ہے مزید ذکاء وفطانت پر
اور یہ دلیل ہے الہام الہی پر اور جسطرح کہ یہ مکہی پہاڑون مین گہر بناتی ہے اسیطرح درختون اور چہتون اور
دیوارون مین گہر طیار کرتی ہے اکثر استعمال تعریش کا خانہ چوبی پر آتا ہے نحل وحشی کے گہر جبال واشجار
پر ہوتے ہین اور نحل اہلی کے گہر ابنیہ ونحوہا مین پہر درختون کی کلیان کہاتی ہین اور اپنے رب کی راہون
مین داخل ہوتی ہے یہ راہین اسکے لیے آسان کردی گئی ہین ان مکہیون کے پیٹ سے شہد نکلتا ہے
طرح طرح کے رنگ کا یہ اختلاف الوان بوجہ اختلاف ذوات نحل وماکولات نحل ہوتا ہے بقدر اکل
ثمار وازہار پہر اسکے شکم مین جاکر عسل بنجاتا ہے یہ دلیل ہے کمال قدرت الہی پر بیضاوی نے کہا اختلاف
الوان کا سبب اختلاف سن نحل یا فصل کے ہوتا ہے شہاب نے کہا ابیض نحل جوان کا اور اصفر کہل کا
اور احمر سن کا ہوتا ہے لکن اسپر کوئی دلیل نہین ہے جمہور مفسرین کہتے ہین کہ عسل افواہ نحل سے مثل لعاب
کے بہتا ہے اور بعض نے کہا اسفل سے اور کسی نے کہا معلوم نہین کدہر سے نکلتا ہے اس شہد مین

شفا ہے واسطے لوگون کے یہی مذہب ہے جمہور کا فرار دیا ابن کیسان اور ایک جماعت سلف نے کہا ہی کہ ضمیر طرف
قرآن کے پہرتی ہے لیکن کوئی وجہ عدول کی ظاہر سے نہین ہے اور مخالفت مرجع وسیاق کی ظاہر ہے اہل علم
نے اختلاف کیا ہے کہ یہ شفا اصل مین عام ہے واسطے ہر داء کے یا خاص ہے ایک گروہ نے کہا عام ہے ہر حال مین
ہر ایک کے لیے دوسرے گروہ نے کہا کہ خاص ہے ساتھ بعض امراض کے اور مقتضی عموم کو ہر علت اور ہر انسان مین
نہین ہے اور یہ کوئی اول لفظ مخصص نہین ہے بلکہ قرآن اسطرح کی تخصیص سے مملو ہے اور لغت عرب مین
عام بمعنے خاص بہت آتا ہے اور خاص بمعنے عام چنانچہ نکرہ ہونا شفا کا سیاق اثبات مین دلیل ہے خصوص
پر تو باتفاق اہل لسان عام نہ ہوگا محققین اہل اصول کا قول بہی یہی ہے اور اگر اس تنکیر کو واسطے تعظیم کے
ٹہیرائین تب بہی مفید عموم نہین ہے اور ظاہر و مستفاد تجربہ و قوانین علم طب سے یہ بات ہے کہ جب استعمال عسل
کا مفرد ا ہوتا ہے تو دوا ر امراض خاصہ ٹہیرتا ہے اور اگر مخلوط بالغیر ہوتا ہے مثل معاجین ونحوہا کے تو پہر
بہت سی بیماریون کی دوا ہوتا ہے لیکن حدیث بخاری جس مین ذکر استطلاق بطن کا آیا ہے اوضح
دلیل ہے مذہب طائفہ قائلہ تعمیم شفا ر کی کیونکہ یہ قول آنحضرتؐ کا صدق اللہ اگر واسطے بعض دون بعض
کے ہوتا تو حکم پلانے کا مکرر نہ فرماتے بعض ملحدین نے جنکے دل مین بیماری ہے اس حدیث پر اعتراض
کیا ہے کہ یہ خلاف اجماع اطبا ہے کیونکہ عسل کو وہ مسہل بتاتے ہین پہر اسہال والے کو اسکا پلوانا یعنی
چہ اسکا جواب خازن نے طریقہ طبیہ پر دیا ہے جسکو شیخ سلیمان جمل نے نقل کیا ہے پہر کہا ہے وَلَسْنَا
نَقْصُدُ الِاسْتِظْهَارَ لِتَصْدِيقِ الْحَدِيثِ بِقَوْلِ الْاَطِبَّاءِ بَلْ لَوْ كَذَّبُوْهُ لَكَذَّبْنَاهُمْ وَكَفَّرْنَاهُمْ
بِذٰلِكَ انتہی یعنے اور ہماری یہ غرض نہین ہے کہ ہم اطبا کے قول کے ساتھ حدیث کو تقویت دین نہین اگر
وہ حدیث کی تکذیب کرتے تو ہم انکو جھٹلاتے اور ہم اس سبب سے انکو کافر کہتے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب کوئی پہوڑا
پہنسی یا اور کوئی چیز ہوتی یہانتک کہ دمل تو وہ اسپر شہد ملتے اور ابو وجرہ شہد کا سرمہ لگاتے اور سونگہتے
یعنے ناس لیتے اور دوا کرتے ذکرہ القرطبی اسباب مین ایک جماعت سلف سے آثار آئے ہین بیضاوی نے
کہا ہے عسل شفا ہے واسطے لوگون کے بنفسہ امراض بلغمیہ مین یا ہمراہ غیر کے سائر امراض مین اسلیے
کہ کم کوئی ایسی معجون ہے کہ عسل اسکا جزو نہ ہو وبالجملہ اس امر نحل مین نشانی ہے واسطے اس قوم کے
جو اپنی نظر سے اسکی صنیع مین کام لیتے ہین اور عجائب مخلوقات خدا مین غور کرتے ہین کیونکہ امر نحل
اعجب و اغرب و ادق و احکم امور ہے اور جو کوئی اختصاص نحل مین ساتھ ان علوم دقیقہ و افعال عجیبہ سے ہو

پورا اندبر کریگا تو جان لیگا کہ ضرور کوئی خالق قادر حکیم ہے حیوان اشیا رکا الہام اس کیس کو کرتا ہے اور حال اسکا ان احوال عزیبہ پر ہوتا ہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ لا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ اسنے تم کو پیدا کیا پہر تم کو موت دیتا ہے اور کوئی تم مین پہونچتا ہے نکمی عمر کو کہ سمجہ کے پیچہے کچہ نہ سمجہنے لگے اسد تعالیٰ سب خبر رکہتا ہے قدرت والا **ف** یعنے اس امت مین کامل پیدا ہوکر پہر ناقص ہونے لگین گے انتہے اسد سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے تصرف کی اپنے بندہ ان مین خبر دی کہ اس نے انکو عدم سے وجود بخشا پہر بعد اسکے موت دیگا پہر بعض کو ان مین اتنا چہوڑ دیتا ہے کہ اسکو پیری ضعیفی باپتی ہے کما قال تعالے اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً الآیۃ یعنے اسد ہے جسنے بنایا تمکو کمزوری سی پہر دیا کمزوری پیچہے زور **حضرت** علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارذل عمر ۷۵ سال ہے اس سن مین ضعف قوت وخرافت وسوء حفظ وقلت علم حاصل ہوتا ہے ولہذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ بعد عالم ہونے کے اب بوجہ خرافت کچہ نہین جانتا بخاری نے اس آیت کی تفسیر مین انس بن مالک سے رفعاً روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اسد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تہے اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ یعنے پناہ مانگتا ہون مین بخل اور جہوٹ اور بوڑہاپے اور نکمی عمر اور قبر کے عذاب اور دجال کے فتنہ اور جینے اور مرنے کے فتنے سے زہیر بن ابی سلمہ نے اپنے معلقہ مشہورہ مین کہا ہے ؎

سَئِمْتُ تَكَالِيْفَ الْحَيٰوةِ وَمَنْ يَعِشْ ثَمَانِيْنَ عَامًا لَا اَبَا لَكَ يَسْاَمِ
رَاَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِيْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

فتح البیان مین کہا ہے اسد سبحانہ وتعالیٰ نے تم کو بنایا تم کچہ چیز نہ تہے پہر جب تمہارے آجال منقضی ہو جاتے مین بچپن یا جوانی یا کہولت مین تو تمکو وہ موت دیتا ہے اور کسیکو تم مین سے طرف ضعف وخبر وردی ترعمر کے پہیرتا ہے یہ بوڑہا باپ ہے نیشا پوری نے کہا ہے عقلا نے مراتب عمر انسان کے چار مدارج میز ضبط کیے مین اول سن نشو ونما کا ہے یہ اول عمر سے ۳۳ سال تک ہوتا ہے یہی غایت جوانی کی ہے اسیکو بلوغ اشد کہتے مین دوم سن وقوف ہے یہ ۳۳ سے چالیس تک ہوتا ہے یہ غایت قوت وکمال عقل کا وقت ہے سوم سن کہولت یہ چالیس سے ساٹھہ برس تک ہے اس مرتبہ مین انسان طرف نقص کے شتابی کرتا ہے لیکن

یہ نقص خفی ہوتا ہے ظاہر نہین ہوتا چہارم سن شیخوخت و انحطاط ہے ساٹھہ برس سے تا آخر عمر اس مرتبہ مین نقص
کمل جاتا ہے وہرم و خرف ہوتا ہے علیؓ نے ۷۵ بعض نے ۸۰ اور مجاہد نے ۹۰ برس کہے ہین و مثل منہ الآیۃ قولہ تعالی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ یعنے ہمنے بنایا آدمی خوب سے خوب اندازی پر پہر پہینکا اسکو نیچے سے نیچے سدی نے
کہا یہ خرف ہی عکرمہ نے کہا مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ لَمْ یُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ یعنے قاری قرآن خرف نہین ہوتا ہے
یہ برکت ہی تلاوت اسی قرآن کی وللہ الحمد طاؤس نے کہا اَلْعَالِمُ لَا یَخْرِفُ یعنے عالم باللہ خرف نہین ہوتا
ہے صحیح مین استعاذہ کرنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارذل عمر سے آیا ہے یہ رذالت عمر اسلیے ہوتی
ہے کہ بعد علم و عقل کے پہر کچہ نہین جانتا ہو جہتا نہ تہوڑا نہ بہت یا علم سے مراد اسجگہہ معلوم ہے یا عقل بعض نے
کہا مراد یہ ہے کہ جتنا علم حاصل ہوچکا ہے اب زیادہ اوسپر حاصل نہین ہوتا بعض نے کہا مثل صبی کے بے
عقل ہوجاتا ہے زجاج نے کہا کوئی تم مین کا اتنا بڑا ہوتا ہے کہ اسکی عقل جاکر خرف ہوجاتا ہے بعد ازان
کہ وہ عالم تہا اللہ اپنی قدرت کو دکہاتا ہے کہ جسطرح وہ مارنے جلانے پر قادر ہے اسیطرح علم سے طرف
جہل کے ناقل ہے پس یہہ دلیل ہے صحت بعث پر بعد موت کے اللہ سبحانہ وتعالی کو اس تحویل کا طرف
ارذل کے اکمل سے یا طرف افناء کے احیاء سے علم ہے اور وہ قادر ہے کہ جس شے کو چاہے اور جس طرح
چاہے بدل دے وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِہِمْ
عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَہُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ ۝ اللہ نے بڑائی دی
ایک کو ایک سے تم مین روزی کی جنکو بڑائی دی نہین پہونچاتے اپنی روزی انکو جو اون کے ہاتہہ کا مال
ہین کہ وہ سب اسمین برابر رہین کیا اللہ کے فضل سے منکر ہین **ف** رسولؐ نے فرمایا کہ جب کسیکا غلام کہانا
پکا لائے گرمی اور دہوان آپ اٹہائے اور تحفہ مال اسکو پہونچائے تو لازم ہے کہ اسکو ساتہہ بٹہا کر کہلائے
نہ ہوسکے تو دو ایک نوالے ہاتہہ مین رکہدے انتہی اللہ نے اس جگہہ مشرکون کے جہل و کفر کا حال بیان
کیا کہ یہ لوگ اپنے اعتقاد مین اللہ سبحانہ وتعالے کے شرکاء رکہتے ہین حالانکہ اس بات کے معترف ہین کہ یہہ
سب اللہ تعالے کے بندے ہین جسطرح کہ اپنے تلبیہ مین وقت حج کے کہتے تہے لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ اِلَّا شَرِیْکًا ھُوَ لَکَ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ یعنے ہم تیری جناب مین حاضر ہین تیرا کوئی شریک نہین ہے
مگر ایک شریک کہ تو اسکا مالک ہے اور وہ کسی چیز کا مالک نہین ہے اسپر اللہ نے مشرکون پر انکار کیا کہ تم
تو اس بات پر راضی ہی نہین ہوتے ہو کہ اپنے عبید و ممالیک کو رزق مین برابر رکہو پہر اللہ تعالے

کسطرح اس امر کو پسند کر سکتا ہے کہ اُسکے بندے برابر اسکے الٰہیت و تعظیم مین ہون جسطرح کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے ضَرَبَ لَکُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ هَلْ لَّکُمْ مِّنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ شُرَکَآءَ فِیْمَا رَزَقْنٰکُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ کَخِیْفَتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ الآیۃ یعنے بتائی تمکو ایک کہاوت تمہارے اندر سے تمہارے جو ہاتھہ کے مال ہین اُن مین کوئی ساجھی تمہارے ہماری دی روزی مین کہ تم سب اسمین برابر ہو خطرہ رکھو اُنکا جیسے خطرہ رکھو اپنے کا ابن عباس نے کہا وہ اپنے عبید کی شرکت انپر اموال و مستورات مین نہین کرتے تھے تو پھر میرے بندون کو کس طرح میرا شریک میری سلطنت مین کرتے ہین فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ دوسرا لفظ انکا یہ ہے فَکَیْفَ تَرْضَوْنَ لِیْ مَا لَا تَرْضَوْنَ لِاَنْفُسِکُمْ اسی جگہہ سے یہ مثل مشہور ہے کہ آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند مجاہد نے اس آیت مین کہا ہے کہ یہ مثل ہے آلہہ باطلہ کی قتادہ نے کہا اللہ نے یہ ایک مثل بیان کی ہے کہ تم مین کوئی ایسا شخص ہے جسنے اپنے مملوک کو اپنی زوجہ و فراش مین شریک کیا ہو اور تم اللہ کی خلق و عباد کو برابر اللہ کے کرتے ہو سو اگر تم اپنے لیے اس بات کو پسند نہین کرتے ہو تو اللہ سبحانہ و تعالی زیادہ تر مستحق ہے اس تنزیہہ کا فرمایا کہ کیا اللہ کی نعمت کے منکر ہین کہ کھیتی باڑی اور چوپایون مین جو اللہ تبارک و تعالے کے پیدا کیے ہوئے ہین ایک حصہ شرکا کا ٹھیراتے ہین اور کفران نعمت کر کے غیر کو اللہ تعالی کا شریک بتاتے ہین حسن بصری کہتے ہین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو موسی اشعری کو خط لکھا تھا کہ اِقْنَعْ بِرِزْقِکَ مِنَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الرَّحْمٰنَ فَضَّلَ بَعْضَ عِبَادِهٖ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ بَلَاءٌ یَبْتَلِیْ بِهٖ کُلًّا فَیَبْتَلِیْ مَنْ بَسَطَ لَهٗ کَیْفَ شُکْرُهٗ لِلّٰهِ اَدَاؤُهُ الْحَقَّ الَّذِیْ افْتَرَضَ عَلَیْهِ فِیْمَا رَزَقَهٗ وَخَوَّلَهٗ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ یعنے تو اپنے رزق پر جو دنیا مین تجھکو ملا ہے قناعت کر کیونکہ رحمان نے اپنے بعض بندون کو بعض پر رزق مین زیادتی دی ہے یہ ایک بلا ہے جس مین سب کے سب مبتلا ہین سو جسکے لیے کشایش رزق کی ہوئی ہے دیکھا جاتا ہے کہ وہ کسطرح اللہ کا شکر بجا لایا اور جو حق کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اسپر فرض کیا تھا اس رزق و عطا مین اسکو کیونکر ادا کیا معلوم ہوا کہ دولتمند سے سپاس و شکر و ادائے حق مراد ہے اور مفلس قانع سے صبر و شکر و قناعت ؎

شکوۂ رزق مکن ہیچ تنک حوصلگان   در گلو گریہ گرہ چون نشود دانہ شمر

فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے بعضکو غنی و تونگر کیا ہے اور بعض کو فقیر و مسکین اور کوئی مالک ہے اور کوئی مملوک غرضکہ بنی آدم کو متفاوت پیدا کیا ہے کسیپر بسط و توسیع رزق کی ہے اور اتنا مال دیا

ہے کہ ہزارون بنی آدم کو نہین دیا اور کسی شخص پر اتنی تنگی رزق کی فرمائی ہے کہ بے مانگے اسکو قوت بھی میسر نہین
آتا اور گدائی کرتا ہے ہاتھ پھیلا کر سائل ہوتا ہے غرضکہ ایک پر تکثیر کی ہے اور دوسرے پر تقلیل اس مین حکمت بالغہ
ہے جسکے سمجھنے سے بندون کی عقلین قاصر ہین اور مطلع ہونے سے اسکی حقائق اسباب پر متعذر اور جس
طرح یہ تفاوت مال مین رکہا ہے اسیطرح عقل وعلم وفہم وخلق وخلق وجہل وقوت وضعف بدن وحسن وقبح
وصحت وسقم وغیرہ احوال مین بہی رکہا ہے سو جنکو زیادہ رزق ملا ہے وہ کچہ اوس رزق کو اپنے ممالیک پر
برابر تقسیم نہین کرتے بلکہ ان کو تہتے سے دیتے ہین اسی کی تمثال اللہ تعالے نے حق مین بت پرستون کے بیان
کی ہے یعنے جب تمہاری لونڈی غلام برابر تمہاری نہین ہین اور تم اسپر راضی بہی نہین ہوکہ انکو اپنی برابر کرو
یا وہ تمہارے برابری کرنا چاہین تو تم پہر میرے بندون کو کس طرح برابر میرے ٹہیراتے ہو حالانکہ تمہارے
کنیز وغلام تمہاری برابر ہین بشریت ومخلوقیت مین انکو تو تم نے اپنے اموال مین شریک ہی نہین کیا پہر اللہ کے
بعض بندونکو کسطرح شریک باری تعالی ٹہیرا کر پوجتے ہو یا بعض مخلوقات کو جیسے اصنام اوثان ہین کس طرح
شریک فی العبادۃ کرتے ہو یہ معنے ابن جریر نے ذکر کیے ہین کیا یہ لوگ نعمت الہی کے جاحد ہین کہ شرک کرتے
مین نعمت یہ تہی کہ مالکین کو ممالیک پر اللہ سبحانہ وتعالی نے فضیلت بخشی ہے در قرأت غیبت کی اولی ہر سبب
قرب خبر عنہ کے اور نیز اگر یہ خطاب ہوتا تو مخاطب اسکے مسلمان ٹہیرتے حالانکہ یہ استفہام واسطے انکار وتوبیخ و
تقریع کے ہے اور قرأت خطاب پر معنے آیت کے یہ ہوتے ہین کہ مالکین اپنے ممالیک کو رزق نہین دیتے بلکہ
رازق تمہاری اور انکے ہم ہین تم یہ گمان نہ کرو کہ تم کچہ انکو عطا کرتے ہو بلکہ یہ تو میرا رزق ہے جسکو مینے تمہارے
ہاتہون پر انکے دینے کو جاری کیا ہے سو تم اور وہ ممالیک برابر ہو کچہ فضیلت تمکو انپر نہین ہے کیا تم یہ بات نہین
سمجہتے ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالی کی نعمت کا انکار کرتے ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ

لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ
هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝ اللہ نے بنا دین تمکو تمہاری قسم سے عورتین اور دیئے تمکو تمہاری عورتون سے بیٹے اور پوتے
اور کہانے کو دین تمکو ستہری چیزین سو کیا جہوٹی باتین مانتے ہین اور اللہ کے فضل کو نہین مانتے **ف**
یعنے بتون کا احسان مانتے ہین کہ بیماری سے چنگا کیا یا بیٹا دیا یا روزی دی اور یہ سب جہوٹ وہیچ دینے
والا ہے اسکے شکر گذار نہین ہوتے اللہ سبحانہ وتعالی نے ذکر اپنی نعمت کا اپنے بندون پر کیا کہ اس نے انہین
کی جنس وشکل کی بیبیان انکو دین اگر یہ بیبیان کسی دوسرے نوع کی ہوتین تو باہم الفت ومودت ورحمت حاصل

نہ ہوتی ولکن یہ اُسکا رحم ہے کہ اسنے بنی آدم کو ذکور و اناث پیدا کیا اور اناث کو ازواج ذکور ٹھیرایا پھر ان ازواج سے بیٹے پوتے عنایت کیے حفدہ اولاد نبین ہوے ابن عباسؓ و عکرمہ و حسن و ضحاک ابن زید کا یہی قول ہے مجاہد نے کہا حفدہ سے مراد انصار و اعوان و خدام ہین طاوس و غیر واحد نے کہا یعنے خدم یہی قول قتادہ و ابو مالک و حسن بصری کا بہی ہے عکرمہ نے کہا اَلْحَفَدَةُ مَنْ خَدَمَكَ مِنْ وَلَدِكَ وَوَلَدِ وَلَدِكَ یعنے حفدہ وہ ہین جو تیرے خادم ہون تیری اولاد مین سے اور تیری اولاد کی اولاد مین سے ضحاک نے کہا عرب کی خدمت انکی اولاد کرتی تھی دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ حفدہ اولاد ہے زن مرد کی جو اس شخص سے نہ ہو بعض نے کہا حفدہ وہ آدمی ہے جو سامنے ایک آدمی کے کام کرے کسی نے کہا حفدہ اختان رجل ہین ابن مسعودؓ و مسروق و ابو الضحے و ابراہیم نخعی و سعید بن جبیر و مجاہد و قرطبی نے ایسطرح کہا ہے ایک لفظ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ ہے کہ حفدہ اصہار ہین ابن جریر نے کہا یہ ساری اقوال داخل ہین معنے حفدہ مین یعنے معنے خدمتین اسی جگہہ سے قنوت مین آیا ہے اِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ یعنے ہم تیری طرف دوڑتے ہین اور تیرے ہی خادم ہین جو کہ خدمت اولاد و خدم و اصہار سے حاصل ہوتی ہے و لہذا النعمت ان سب مین ہے ابن کثیر کہتے ہین جس نے حفدہ کو متعلق ازواج ٹھیرایا ہے تو مراد اس سے یہی اولاد اور اولاد اولاد و اصہار ہین کیونکہ وہ ازواج بنات و اولاد زوجہ ہین شعبی و ضحاک نے کہا یہ لوگ غالباً زیر پناہ و کنار خدمت مردین ہوتے ہین حدیث نضرہ بن اکتم مین اَلْوَلَدُ عَبْدٌ لَّكَ یعنے اولاد تیری غلام ہے آیا ہے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور حسن نے حفدہ کو بمعنے خادم کہا ہے اسکے نزدیک معطوف ہے اس قول پر وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا یعنے اللہ نے تمہارے لیے اولاد و ازواج کو خدم مقرر کیا اور مطاعم و مشارب دیے پھر جو لوگ عبادت منعم مین غیر کو شریک خدا کرتے ہین انپر انکار فرمایا اور کہا کہ کیا تم باطل پر یعنے انداد و اصنام پر یقین لاتے ہو اور اللہ سبحانہ و تعالی کی نعمتون کا انکار کرتے ہو اور ان کو چہپاتے ہو اور انکو طرف غیر کے منسوب کرتے ہو حدیث صحیح مین آیا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے سے دن قیامت کے فرمائیگا بطور منت رکھنے کے او سیر اَلَمْ اُزَوِّجْكَ اَلَمْ اُكْرِمْكَ اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ یعنے کیا مین نے تجھکو جورو نہین دی تیری عزت نہین کی گھوڑے اور اونٹ کو تیرا مسخر نہین کیا کیا تجھکو رئیس چہارم لینے والا نہین بنایا فتح البیان مین کہا ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے تمہارے انفس ہی سے تمہارے ازواج مقرر کیے مفسرین کہتے ہین یعنے نسا کیونکہ حوا حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے پسلی سے پیدا ہوئی ہین قتادہؓ نے کہا حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے پھر انکی زوجہ انسے پیدا ہوئین یا اسلیے کہ جنس طرف جنس کے مائل

ہوتی ہے اور غیر جنس سے توحش کرتی ہے یہی الفت جو درمیان مرد وعورت کے ہے سبب نسل ہے یہی نسل مقصود زواج ہے بنات کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ لوگ بیٹیون سے کراہت کرتے ہین لہذا جو چیز محبوب تھی اسی کی منت انپر رکھی حفدہ جمع ہے حافد کی حافد وہ ہے جو اداے خدمت مین جلدی کرے ابو عبید نے کہا حفد بمعنے عمل و خدمت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا حفید کہتے ہین پوتا اور پوتی کو اور نواسی کو بعض نے کہا حفدہ بنات خادمات پدر ہین یہہ سب اقوال متقارب ہین اور لفظ ان سب کو محتمل ہے بحسب معنے مشترک اور بہت سے علما نے کہا ہے کہ حفدہ اولاد الاولاد ہے اور اسیکو ترجیح بہی دی ہے طیبات سے مراد انواع ثمار و حبوب و حیوان و اشربہ حلال طیب ہین من تبعیض کا اسلیے ہے کہ اجتماع سارے طیبات کا جنت مین ہوگا دنیا مین جو مرزوق ہے وہ ایک نمونہ ہے اسکا باطل سے مراد اعتقاد نفع و ضر کا ہے حق مین اصنام کے یا تحریم بحیرہ و سائبہ ونحوہا ابن جریر نے کہا باطل شیطان ہے اور نعمت خدا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ○ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

پوجتے ہین اللہ کے سوا ایسون کو کہ مختار نہین انکی روزی کے آسمان اور زمین سے کچہ اور نہ مقدور رکہتے ہین سو مت بٹہاؤ اللہ پر کہاوتین اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے **ف** یعنی نہ آسمان سے مینہ برسا دین نہ زمین سے اناج نکالین مشرک کہتے ہین کہ مالک اللہ ہی ہے یہ لوگ اسکی سرکار مین مختار ہین اس واسطے انکو پوجیے سو یہ غلط مثال ہے اللہ سبحانہ وتعالی ہر چیز آپ کرتا ہے کسیپر سپرد نہین کر رکہا اور اگر صحیح مثال چاہو تو آگے دو مثالین فرمائین انتہے اللہ نے حال سے مشرکون کے جو اسکے ساتہ غیر کو پوجتے ہین حالانکہ منعم متفضل خالق رازق وحدہ لا شریک لہ وہی ہے خبر دی ہے کہ یہہ لوگ عابد اصنام و انداد و اوثان ہین جو کہ زمین و آسمان مین کسی طرح کی ملکیت نہین رکہتے ہین نہ پانی اتار سکین نہ کہیتی و درخت اگا سکین انکو ہرگز کچہ قدرت ان کامون پر نہین ہے گو وہ ارادہ کیون نہ کرین ولہذا انداد و اشباہ کے مقرر کرنے سے نہی کی ہے کہ تم اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے مثال نہ ٹہیراؤ اللہ عالم و شاہد ہے اس امر کا کہ لا الہ الا ہو اور تم اپنی سفاہت جہل سے غیر کو اسکی عبادت مین انباز کرتے ہو اور برابر ٹہیراتے ہو فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد من دون اللہ سے اصنام ونحوہا ہین جو کہ نہ کچہ نفع دے سکین اور نہ ضرر پہونچا سکین اور نہ آسمانون اور زمینون مین سے کچہ رزق دے سکین اور نہ مالک خیر و حیات و نشور ہین بلکہ عاجز محض ہین کسیطرح کی استطاعت نہین رکہتے ہین اب تم اللہ کے لیے مثال مت بیان کرو کیونکہ وہ احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہے زجاج نے کہا اللہ کا کوئی مثل نہین ہے کفار

کہتے تہے کہ معبود عالم کا رتبہ اس سے زیادہ ہے کہ کوئی ہم مین کا اُسکو پوجے اسیلیے وہ اصنام وکواکب کو اپنا وسیلہ ٹہیراتے تہے جسطرح کہ اصاغر مردم اکابر حضرت ملک کی خدمت بجالاتے ہین اور وہ اکابر بادشاہ کی خدمت کرتے ہین کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کو معلوم ہے کہ تمپر کیا عبادت فرض ہے اور تم نہین جانتے کہ اس عبادت بیجا کی عاقبت کتنی بُری ہے اور تعرض کرنا اللہ سبحانہ وتعالی کے عذاب کے ساتہہ کچہ اچہی بات نہین ہے اللہ کو کنہ امور کا علم ہے اور تمکو نہین بلکہ یہ فعل تمہارا توہم فاسد وخاطر باطل وخیال مختل ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مراد اتخاذ اصنام ہے مین کہتا ہون لفظ من دون اللہ عام ہے ہر غیر اللہ وما سوای اللہ کو شامل ہے خواہ اصنام ہون یا اوثان یا انداد یا اموات یا طواغیت یا سائر جمادات وکائنات جس کسیکو کوئی شخص اللہ کی عبادت ودعا واستعانت واستغاثہ مین شریک کرتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے رسائل توحید ورد شرک مین تفصیل اس مقام کی موجود ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک بندہ پرایا مال نہین مقدور رکہتا کسی چیز پر اور ایک جسکو ہمنے روزی دی اپنی طرف سے خاصی روزی سو وہ خرچ کرتا ہے اس مین سے چہپے اور کہلے کہین برابر ہوتے مین سب تعریف اللہ کو ہے پر بہت لوگ نہین جانتے **ف** یعنے اللہ سبحانہ وتعالی مالک ہر چیز کا ہے جس کو جو چاہے سو دے اور بت مالک نہین کسی چیز کا بلکہ آپ پرایا مال ہے انتہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ایک مثل ہے کافر ومومن کی جو اللہ تعالی نے بیان کی ہے قتادہ کا قول بہی یہی ہے اُسیکو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے بندہ مملوک کسی شی پر قادر نہین ہوتا ہے یہ مثل ہے کافر کی اور جسکو رزق حسن ملا ہے اور وہ کہلے چہپے اسکو خرچ کرتا ہے یہ مثل ہے مومن کی مجاہد نے کہا یہ ایک مثل بیان کی گئی ہے وثن اور حق تعالی کی کیا یہ دونون برابر ہوتے مین کوئی نہین بلکہ فرق درمیان انکے ظاہر وواضح روشن ہے جسکو کوئی غبی بہی مجہول نہین کہیگا ولہذا فرمایا الحمد للہ فتح البیان مین کہا ہے اللہ تعالے نے ایک ایسی بات کہی جس سے استدلال تباین حال پر درمیان جناب حق سبحانہ اور اصنام کے جنکو شریک اللہ کا کرتے ہین کیا جاتا ہے ایک تو بندہ مملوک ہے اُسکو کسی چیز کی قدرت نہین ہے بندہ کی قید سے مکاتب وماذون نکل گئے اسیلیے کہ انکو بعض تصرفات پر قدرت ہوتی ہے یہ وصف انکی تمییز کے لیے ہے اسیجگہ سے فقہاء نے احتجاج کیا ہے اس بات پر کہ بندہ کسی شے کا مالک نہین ہوتا ہے دوسرا وہ شخص ہے جسکو ہمنے اچہا رزق دیا ہے یعنے آزاد صاحب اموال ہے جسطرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے اور اسکا انفاق عام ہے بہلا کہین یہ بندہ وغلام اور وہ آزاد مالدار برابر ہو سکتے ہین حالانکہ دونو اللہ کی مخلوق

ہین منجملہ شرک کے پہر جب یہ بات معلوم ہے کہ ان دونوں مین مساوات نہین ہے تو پہر اللہ کا شریک کیونکر کوئی ہوسکتا ہے جسکو نہ قدرت نفع کی ہے نہ طاقت ضرر کی اور نہ وہ مالک کسی شے کا ہے اسکو کہان سے استحقاق عبادت کا آیا حاصل معنی یہ ہین کہ جس طرح غلام و آزاد برابر نہین ہین اسیطرح رب خالق رازق او جمادات جیسے اصنام معبودہ جو نہ دیکھین نہ سنین نہ نافع ہون نہ ضار برابر نہین ہوسکتے ہین بعض نے کہا مراد عبد مملوک سے کافر ہے جو کہ محروم ہے طاعت و عبودیت سے اور دوسرے سے مراد مومن ہے بالجملہ یہ دونون رتبہ و شرف مین برابر نہین ہین عطا نے کہا یہ دونو ابوجہل بن ہشام و ابوبکر صدیقؓ ہین بعض نے کہا عبد صنم ہے اور ثانی عابد صنم یہ دونون قدرت و تصرف مین یکسان نہین کیونکہ اول جماد ہے اور ثانی انسان ساری حمد نرے اللہ کو ہے وہی مستحق جمیع محامد کا ہے اسکے سوا کوئی استحقاق کسی شی کا نہین رکہتا ہے یا یہ حمد ہے نعمت توحید پر جسکا انعام اپنے اولیا پر کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ کس کی عبادت کرنا چاہیے اور کس کی نہین ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچہ کام نہین کرسکتا اور وہ بوجہہ ہے اپنے صاحب پر جس طرف اسکو بہیجے کچہ بہلا نہ کر لاوے کہین برابر ہے وہ اور ایک شخص جو حکم کرتا ہے انصاف پر اور ہے سیدہی راہ پر **ف** یعنے خدا کے دو بندے ایک بت کہ نہ ہل سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتاوے ہزارون کو اور آپ بندگی پر قائم ہے اُسکے تابع بہتر یا اسکے انتہے مجاہد نے کہا مراد وثن ہے یعنے بت گونگا ہے نہ بولے نہ کچہ کرسکے فلا مقال ولا فعال یعنے نہ بولے نہ کوئی کام کرے معہذا وہ اپنے مولی پر بہاری ہے اسکا مالک جدہر اسکو بہیجتا ہے وہ کوئی خیر نہین لاتا اور نہ اُسکی کوشش سے کچہ کام نکلتا ہے سو کیا جس کے یہ صفات ہین وہ اور ایسا شخص جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور اسکا قول حق اور فعل مستقیم ہے اور خود بہی وہ راہ راست پر ہے برابر ہوسکتا ہے بعض نے کہا ابکم ایک غلام تہا عثمانؓ کا سدی و قتادہ و عطا خراسانی اسی کے قائل ہین ابن جریر نے بہی اسکو اختیار کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ کہاوت ہے کافر و مومن کی نزول اس آیت کا حق مین ایک مرد قریش اور اسکے عبد کے ہوا ہے یعنے عثمان بن عفانؓ اور ان کے غلام ابکم کے بارے مین عثمانؓ اسکو نفقہ دیتے اور اسکا بار اُٹہاتے اور دوسرا اسلام کو مکروہ رکہتا اور صدقہ و معروف سے نہی کرتا فتح البیان مین کہا ہے ابکم وہ ہے جو بات نکر سکے یا جس کے زبان مقطوع ہو اچہی طرح کلام نکرسکے یا وہ جو گونگا پیدا ہوا ہے ہر ابکم اخرس ہوتا ہے اور اخرس ابکم

ع ۱۰

نہین ہوتا ابن الاعرابی نے کہا ابکم وہ ہے جو نہ سنے اور نہ دیکھے اللہ سبحانہ وتعالے نے ابکم کی صفت مین یہ کہا
کہ وہ کسی شی پر ان اشیا مین سے جو اسکی ذات سے یا غیر سے متعلق ہین قدرت نہین رکھتا بسبب عدم قدرت کی نطق
پر اور عدم فہم کے یہ اشارہ ہے طرف عجز تام ونقصان کامل کے معہذا وہ اپنے آقا پر ثقیل ہے آقا جب کسی کام کے
لیے اسکو کہین بھیجتا ہے وہ کوئی خیر لیکر نہین آتا کیونکہ عاجز اخرس ہے نہ فہم رکھتا ہے اور نہ عقل اور نہ کچھ بات
کر سکے کیا ایسا شخص اور وہ شخص جو عدل کا حکم کرتا ہے اور ناطق ذی فہم اور قادر متصرف ہر اشیا مین ہو اور
سلیم الحواس نفاع ذو کفایت ورشد ودیانت ہو اور خود ایک راہ راست پر سالک ہے یعنے دین قویم اور سیرت
صالحہ پر اور جانب افراط وتفریط مائل نہین ہے برابر ہو سکتا ہے یعنے نہین ہوسکتا مقصود اس مثل سے استدلال
کرنا ہے عدم تساوی مین ہر دو امر کے امتناع تساوی پر درمیان رب کے اور اسکے جسکو شریک ٹھیرایا ہے یہ
مثل دربارہ اعمال ہے اور آیت عام ہے حق مین ہر مومن وکافر کے یا خاص ہے کہ ابکم ابوجہل تھا اور آمر بالعدل
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابکم ابی بن خلف اور آمر حمزہ وعثمان بن مظعون تھے یا ابکم اسید بن ابی العیص
تھا غلام حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا اسلام کو مکروہ رکھتا تھا اور عثمان اسکے کفیل مؤنت تھے

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اللہ تعالے کے پاس ہین بھید آسمان کے
اور زمین کے اور قیامت کا کام ویسا ہے جیسا ایک نگاہ کی یا اس سے قریب اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے
تمکو نکالا مان کے پیٹ سے کچھ نہ جانتے تھے اور دیے تمکو کان اور آنکھین اور دل شاید تم احسان مانو کیا نہین
دیکھے اڑتے جانور حکم کے باندھے آسمان کی ہوا مین کوئی نہین تھام رہا انکو سوای اللہ کے اس مین پتے ہین
ان لوگون کو جو یقین لاتے ہین **ف** یعنے ایمان لانے مین بعض اٹکتے ہین معاش کی فکر سے سو فرمایا
کہ مان کے پیٹ سے کوئی کچھ نہین لاتا اسباب کمائی کے آنکھ کان دل اللہ ہی دیتا ہے اور اوڑتے جانور ادھر
مین کس کے بھروسے رہتے ہین انتہے اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی اپنے کمال علم وقدرت کی اشیاء پر اور
مختص ہونے علم غیب کے اپنے ساتھ کسیکو غیب کی بات پر اطلاع نہین ہے مگر یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسکو مطلع
کردے اسکی قدرت تامہ مین کوئی مخالف ومانع نہین ہے وہ جب کسی شی کا ارادہ کرتا ہے تو کن کہتا ہے وہ چیز

ہو جاتی ہے کما قال وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ یعنے اور ہمارا کام یہی ایکدم کی بات ہے جیسے ایک لپک نگاہ کی یعنے ہمارا ارادہ ایکدم مین موجود ہو جاتا ہے بلکہ اس سے بھی قریب تر زمانے مین اسکو ہر شے پر قدرت ہے کما قال مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ تم سب کا بنانا اور مرے پر جلانا وہی جیسا ایک جی کا پہر اللہ نے اپنی منت کا ذکر کیا کہ اس نے لوگون کو ماؤن کے شکمون سے نکالا ہے یہ کچہ بھی نہ جانتے تہے پہر انکو کان دیے جس سے ادراک اصوات کا کرتے ہین ابصار دیے جس سے احساس مرئیات کا کرتے ہین دل دیے یعنے عقلین جسکا مرکز علی الصحیح دل ہے اور بعض نے کہا دماغ ہی عقل سے اشیا ضار و نافع مین تمیز حاصل ہوتا ہے اور یہ قوی و حواس انسان کو تدریج قلیلاً قلیلاً حاصل ہوتے ہین جتنا بڑہتا جاتا ہے سمع و بصر و عقل مین زیادتی ہوتی ہے یہانتک کہ اپنی جوانی و کمال قوت کو پہونچتا ہے اللہ سبحانہ و تعالے نے یہ اوصاف انسان مین اسلیے رکہے ہین کہ اسنے اپنے رب کی عبادت پر قادر ہو اور ہر جارحہ و عضو و قوت سے طاعت ہو لے پر استعانت لے جسطرح صحیح بخاری مین ابوہریرہؓ سے رفعاً آیا ہے کہ یقول تعالی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنْ دَعَانِیْ لَاُجِیْبَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ فِیْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ بندہ جب اخلاص طاعت کرتا ہے تو سارے افعال اسکے اللہ عز و جل کے لیے ہو جاتے ہین سنتا نہین مگر اللہ کے لیے دیکھتا نہین مگر اللہ کے لیے یعنے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اسکے لیے مشروع کیا ہے اور نہ کچہ پکڑتا ہے اور نہ لیتا ہے اور نہ چلتا ہے مگر اللہ تعالی کی اطاعت مین ان سب امور مین اللہ تعالی سے مستعین ہوتا ہے ولہذا بعض روایات مین علاوہ صحیح کے آیا ہے فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَبْطِشُ وَبِیْ یَمْشِیْ ولہذا اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم کو کان آنکہہ عقل دی ہے کہ شاید تم شکر کرو جسطرح دوسری آیت مین کہا ہے قُلْ هُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ یعنے تو کہہ وہی ہے جس نے تمکو نکال کھڑا کیا اور بنا دیے تمکو کان اور آنکہین اور دل تہوڑا تم حق مانتے ہو تو کہہ وہی ہے جس نے بکہیرا تمکو زمین مین اور اسی کی طرف اکٹہے کیے جاوگے پہر اللہ نے اپنے بندون کو آگاہ

کیا کہ تم ذرا طرف پرندون کے تو نظر کرو جو آسمان و زمین کے بیچ مین مسخر ہین کہ کیونکر انکو دو پر دیے ہین جن سے وہ
جو آسمان مین اوڑتے پہرتے ہین انکا روکنے والا کوئی نہین مگر اللہ اس نے اپنی قدرت سے انکو ایسے قوی دیے
ہین جس سے یہ کام ہوتا ہے اور ہوا کو مسخر کر دیا ہے کہ وہ انکو اٹھائے پہرتی ہے اور طیر سیر کرتے ہین کما قال تعالی
فے سورۃ الملک اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ یعنے اور کیا نہین دیکہتے اوڑتے جانور اپنے اوپر پر کہولے اور جہپکتے انکو کوئی نہین تہام
رہا رحمن کے سوا اسکی نگاہ مین ہے ہر چیز اور یہان فرمایا کہ اس مین نشانیان ہین واسطے قوم ایماندار کے
فتح البیان مین کہا ہے کہ علم غیب مختص ہے ساتہہ اللہ سبحانہ وتعالی کے کوئی غیر اس مین شریک اسکا نہین
ہے اور نہ استقلال رکہتا ہے مراد غیب سے وہ چیز ہے جو بندون سے غائب ہے آسمانون اور زمین مین یا مراد
قیامت ہے کہ اسکا علم عباد سے غائب ہے اس مین توبیخ ہے مشرکین کو یعنے عبادت کا استحقاق اسکو ہے جو
یہ صفت غیب دانی کی رکہتا ہے نہ اسکو جو جاہل عاجز غیر ضار و نافع ہے اور کوئی نوع علم کی نہین جانتا ہے
ساعت یعنی قیامت اعظم وقائع مین سے ہے اور اس غیب مین اکثر ممارات ہوا کرتی ہے یعنے زندون کا
مارنا اور مردون کا اولین وآخرین سے زندہ کرنا اور سارے اکوان کی صورتین بدل دینا یہ ایک پلک
مارنے کی فرصت مین واقعہ ہوجاوے گا لمح البصر کہتے ہین نگاہ کے اعلی حدقہ سے طرف اسفل حدقہ کے آنے کو مثال
لمح بصر کی اسلیے دی ہے کہ اس سے زیادہ کمتر زمانہ معروف نہین ہے لمح کہتے ہین سرعت سے نظر کرنے کو اور
ضرور ہے کہ اتنا زمانہ ہو کہ اس مین حدقہ منقلب ہوسکے طرف مرئی کے اور ہر زمان قابل تجزیہ کے ہے ولہذا
فرمایا کہ بلکہ اس سے بہی قریب تر زمانے مین قیامت قائم ہوجاویگی مثلاً زمان نصف اس حرکت مین بلکہ اندر
ایک آن کے جس مین ابتدا حرکت کی ہوگی کیونکہ اللہ تبارک وتعالی خلق کو یکبارگی پیدا کرے گا اور جو چیز
یکبارگی پیدا ہوگی وہ ایک آن مین ہوسکتی ہے یعنے جزو غیر منقسم مین اور یہ کچہ مبالغہ نہین ہے بلکہ ایک
کلام ہے غایت صدق مین کیونکہ مدت مابین خطاب وقیام ساعت کے متناہی ہے اور اس سے ابد تک غیر متناہی
اور متناہی کو کچہ نسبت ساتہہ غیر متناہی کے نہین ہے زجاج نے کہا یہ مراد نہین ہے کہ قیامت لمح بصر مین
آجاویگی بلکہ سرعت قدرت کا قیامت کے لانے مین بیان فرمایا ہے اللہ شئے سے کہتا ہے ہوجا وہ ہوجاتی
ہے بعض نے کہا یہ نزدیک اللہ سبحانہ وتعالی کے ایک لمح بصر ہے گو نزدیک مخلوقین کے اس صفت سے ہو و
مثلہ قولہ تعالی اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا وہ دیکہتے ہین اسکو دور اور ہم دیکہتے ہین اسکو نزدیک

اللہ تعالی کو ہر چیز پر قدرت ہے اگرچہ کیسی ہی مشکل ہو نزدیک ہمارے دیکھو اللہ نے تمکو تمہاری والدات کے
بطون سے اطفال بنا کر نکالا تم کو کسی شے کا علم نہ تہا اور نہ تمکو میثاق کا لیا جانا تمہیں معلوم ہے یا تم کو علم اپنی
سعادت وشقاوت کا نہیں ہے یا اپنے منافع وفوائد کا ادنی نعیم ہے آیت کی تاکہ شامل جملہ امور رہے اسلیے
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے لفظ شیئا اس جگہہ نکرہ ہے اور سیاق نفی مین آیا ہے پہر تم مین آنکھہ کان
دل رکھے اور ان تینیا کو ترکیب دی تاکہ جو علم تم سے مسلوب تہا وہ حاصل ہو اور تم بموجب اس علم کے منعم
کا شکر بجا لاؤ اور اسکی عبادت کرو اور تاکہ تم حقوق الہی رسو کیا ان لوگون نے پرندون کا مسخر ہونا ہوا آسمان
مین نہین دیکہا کہ یہ ہوا پر پر پہیلا کر ایسے اوڑتے ہین جیسے کوئی پانی مین تیرتا ہے جو اوس ہوا کو کہتے ہین
جو زمین سے دور طرف علو کے ہے اور اضافت اسکی طرف آسمان کے اسلیے ہو کہ یہ ہوا جانب فلک مین ہے
کعب نے کہا طیر جو ہمارے مین بارہ میل تک بلند ہوتا ہے اس سے زیادہ مرتفع نہین ہوتا انکا روکنے والا
اور تہامنے والا قبض وبسط دو وقوف مین اندر جو کے کوئی نہین مگر اللہ سبحانہ کیونکہ ثقل انکے اجسام کا اور
رقت قوام ہوا کی مقتضی اسکو ہے کہ یہ طیر گر پڑین کیونکہ کسی شے مافوق سے متعلق نہین ہین اور نہ کسی ما تحت
پر معتمد ہین اس تسخیر مین نشانیان ہین ظاہر اللہ کی وحدانیت وقدرت باہرہ پر مگر اون لوگون کے لیے جو
شرائع پر ایمان رکھتے ہین اور ساعت کا آنا حق جانتے ہین وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْاَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا
وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۚ
كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝
يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ع اللہ نے بنا دیے تمکو تمہارے گہر بسنے
ع ۱۱
کی جگہہ اور بنا دیے تم کو چوپایون کی کہال سے ڈیرے جو ہلکے لگتے ہین تمکو جسدن سفر مین ہو اور جسدن
گہر مین اور انکی اون سے اور پیرین سے اور بالون سے کتنے اسباب اور برتنے کی چیز ایک وقت تک اللہ نے بنا دین تمکو
اپنی بنائی چیزون کی چہائین اور بنا دین تمکو پہاڑون مین چہپنے کی جگہین اور بنا دیے تمکو کرتے جو بچاؤ مین گرمی کے اور کرتے
جو بچاؤ مین لڑائی کے اسیطرح پورا کرتا ہے اپنا احسان تمپر شاید تم حکم مین آؤ پہر اگر پہر جاوین تو تیرا کام
یہی ہے کہول کر سنا دینا پہچانتے ہین اللہ کا احسان پہر منکر ہوجاتے ہین اور بہت ان مین ناشکر ہین

ف بیرون سے مراد اونٹ کی پشم ہے جن کرتون مین گرمی کا بچاؤ ہے سردی کا بھی بچاؤ ہے پر اس ملک مین
گرمی بہت ہے اسیکا ذکر فرمایا اور لڑائی کا بچاؤ زرہین ہین انتہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی تمام نعمت کا ذکر اپنے
بندو نپر کیا کہ ہمنے انکے لیے گھر بنا دیے بسنے کے جن مین وہ رہتے ہین اور چھپتے اور طرح طرح کے آرام پاتے
ہین یہ گھر تو سنگ وخشت وچوب وغیرہا کے ہوئی دوسرے گھر جانورون کی کھال کے ہین انکو سفر مین بسبب خفت
کے ہمراہ لے جاتے ہین جہان جاہا وہان خیمہ ڈیرہ لگایا اور آرام لیا اور چاہا تو یہ خیام حضر مین لگائی بھیڑ
کے بالون کو صوف اور اونٹ کے بالون کو وبر کہتے ہین ان بالون سے اثاث یعنے مال ومتاع یا جامہ بناتے
ہین صحیح یہ ہے کہ لفظ اعم تر ہے ان سب سے کیونکہ اثاث سے بسط وثیاب طیار کیے جاتے ہین وغیر ذلک اور مال
وتجارت کا سرمایہ لیا جاتا ہے ابن عباسؓ نے کہا اثاث بمعنے متاع ہے یہی قول ہے مجاہد وعکرمہ وسعید بن
جبیر وحسن وعطیہ وعطا وضحاک وقتادہ کا حین سے مراد اجل مسمے ہے ظلال سے مراد شجر ہین اکنان سے مراد حصون
ومعاقل ہین سرابیل سے مراد کپڑے ہین روئی اور کتان اور اون کے انسے حفظ گرمی کا ہوتا ہے اور وقایہ
باس سے مراد دروع آہن مصفح ہین اور زرہ وغیر ذلک اللہ نے ان دونو طرح کے لباس کو نعمت ٹھیرایا
اس سے عون طاعت وعبادت پر حاصل ہوتی ہے شاید کہ تم لوگ اسلام لے آؤ یا زخم سے سلامت رہو
جمہور نے تسلمون بکسر لام اسلام سے پڑھا ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما تسلمون بفتح لام یعنے من
الجراح عطا خراسانی کہتے ہین نزول قرآن کا بقدر معرفت عرب ہوا ہے تو نے یہ قول اللہ سبحانہ وتعالی کا
نہین دیکھا وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا یعنے اور اللہ نے بنا دین
تمکو اپنی بنائی چیزون کی چھائین اور بنا دین تمکو پہاڑون مین چھپنے کی جگہین اور جو چیز اللہ سبحانہ وتعالی
نے سہل سے بنائی ہے وہ کہین اعظم واکثر ہے جبال سے لکن وہ لوگ اصحاب جبال تھے تو نے یہ قول اللہ کا نہین
دیکھا وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ اور انکی اون سے اور بیرون
سے اور بالون سے کتنے اسباب اور برتنے کی چیز ایک وقت تک اور جو چیز اسکے سوا بنائی ہے وہ اعظم و
واکثر ہے اس سے ولکن وہ لوگ اصحاب وبر وشعر تھے تو نے یہ قول خدا کا نہین دیکھا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا
مِنْۢ بَرَدٍ یعنے اور اتارتا ہے آسمان سے اسمین جو پہاڑ مین اولون کے یہ بسبب انکے تعجب کے کہا اور جو چیز برف سے اتاری ہے وہ اعظم واکثر ہے اس سے ولکن
وہ اسکو پہچانتے نہ تھے تو نے اس قول خدا کو نہین دیکھا سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ یعنے اور کرتے جو بچاتے ہین گرمی کے حالانکہ جو برد کیلیے بنائی ہے
وہ اعظم واکثر ہے حر سے لکن وہ لوگ اصحاب حر تھے پھر اللہ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ پھر جائین یعنے بعد اس بیان و

استنان کے تو تجہیر اے پیغمبر کچہ الزام نہین ہے کیونکہ تیرے ذمہ پر فقط کہولکر بیان کر دینا ہے سو تونے بیان کر دیا
اور پہونچا دیا یہ لوگ جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ و تعالی احسان کرنے والا اور متفضل ہے اُپر دمعہذا اللہ کی نعمت کا
انکار کرتے ہین اور غیر کی عبادت بجالاتے ہین اور اسناد نصر و رزق کی طرف غیر کے کرتے ہین اور اکثر کافر ہین مجاہد
نے کہا ہے ایک اعرابی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا آپنے اسپر یہ آیت پڑہی وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ
سَكَنًا یعنے اور اللہ نے بنا دیے تمکو تمہارے گہر بسنے کی جگہہ اوسنے کہا ہان پہر یہ آیت پڑہی وَجَعَلَ لَكُمْ
مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا الآیۃ کہا ہان پہر ساری آیت پڑہی وہ یہی نعم کہتا رہا جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اس آیت پر پہونچے كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ یعنے اسطرح پورا کرتا ہے اپنا احسان تمپر
شاید تم حکم مین آؤ تو پہر کر چلدیا اسپر اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ آیت بہیجی يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا الآیۃ
یعنی پہچانتے ہین اللہ کا احسان پہر منکر ہو جاتے ہین اور سب انمین ناشکر ہین فتح البیان مین کہا ہے اللہ سبحانہ
و تعالے نے تمہارے لیے حجر مدر کے گہر بناے رہنے کو کہ تم ان گہرون مین رہو بسو اور تمہاری جوارح حرکت
سے آرام و سکون پائین یہ ایک نعمت ہے اللہ پاک کی اگر وہ چاہتا تو بندے کو مضطرب الحی پیدا کرتا جیسے
افلاک یا ساکن پیدا کرتا جیسے زمین علاوہ ان بیوت مدن کے کہ اقامت طویلہ کے لیے ہین چارپایون کی
کہال کے گہر بناے یہ بیوت رحلت و بیوت بادیہ ہین جیسے خیام و قباب و اخبیہ و فساطیط مجاہد نے کہا یہ
خیام عرب ہین بعض نے کہا یہ گہر بعض لوگون کے ہین جیسے سودان کہ وہ اپنے ڈیرے چمڑون کے بناتے ہین اور ہو
سکتا ہے کہ مراد اون و پشم و بالون کے گہر ہون کہ اونپر بہی جلود صادق ہے اسلیے کہ یہ بال و اون کہال ہی
سے پیدا ہوتی ہین اور ان گہرون کا سفر مین اٹہائے پہرنا اور لے جانا آسان و سبک ہے ظعن کہتے ہین کوچ
کرنے کو ایک موضع سے دوسرے موضع کی طرف اور ہودج کو بہی ظعن بولتے ہین ابن عباسؓ نے کہا بعض بیوت
سیر کرنیوالون کے ایک دم مین بنجاتے ہین مین کہتا ہون جیسے سرکی کے گہر دیکہو پہر یہ بیوت جلود حضر و وطن مین
بہی کام آتے ہین انعام سے مراد اونٹ و گاؤ و بکری ہین انکی کہالون اور چمڑون سے گہر بناتے ہین بہیڑ بکری
کے بالون کو اصواف اور اونٹ کے بالون کو اوبار اور گوسفند کی بالون کو اشعار کہا معز ایک قسم ہے غنم کی پنبہ و
کتان کا ذکر نہ کیا کیونکہ یہ دونو عرب مین نہین ہوتے ہین اثاث کہتے ہین متاع خانہ کو اصل مین بمعنے کثرت
و اجتماع ہے مال جب زیادہ ہو جاتا ہے تو اسکو اثاث بولتے ہین متاع برتنے کی چیز کو کہتے ہین خلیل نے
کہا اثاث و متاع ایک چیز ہے بسبب اختلاف لفظ کے دونون کو جمع کر دیا ہے ابو زید انصاری نے کہا

اثاث سارا مال ہے ابل غنم عبید اور عطف متاع کا اوسپر عطف خاص کا عام پہ ہے بعض نے کہا اثاث وہ ہے
جو انسان کے پہننے اوڑھنے مین آتا ہے اور متاع وہ جو گہرون مین فرش ہوتا ہے جس سے مراد موت ہے یا قیامت
یا قضاء وطر تک کا زمانہ یا بہانتک کہ وہ کہنہ و فنا ہو جاوے پہر کبہی انسان کے لیے کوئی خیمہ یا گہر جسمین سایہ لے
بہ سبب فقر یا کسی اور عارض کے نہین ہوتا ہے اوسکو حاجت سایہ لینے کی کسی درخت یا دیوار یا ابر یا کہوہ وغیرہ کی
ہوتی ہے اسلیے اللہ نے تنبیہ کی اس حال پر اور فرمایا کہ ہمنے تمہارے لیے ظلال بنائے ہین یعنے ایسے اشیا
کہ تم ان سے سایہ لو شدت گرما و سرما مین جیسے سایہ گہر یا دیوار یا درخت کا الحاصل لفظ ظلال شامل ہے ان سب
چیزون کو جو سایہ رکہتی ہین پہر کبہی مسافر کو حاجت ایسی گوشے کی ہوتی ہے جہان وہ ٹہیرے اور آفات حر و برد
کو اپنی جان سے دور کرے اسلیے فرمایا کہ ہمنے تمہارے لیے پہاڑون مین چہپنے کی جگہین بنائی ہین اکنان
جمع ہے کن کی کن وہ ہے جہان مینہ اور سختی گرمی و سردی سے آدمی چہپے مراد اسجگہہ پہاڑون کے غار و
تہ خانے ہین تونگر آدمی سفر مین ڈیرہ خیمہ راوٹی ہمراہ رکہتا ہے اور ان مین ٹہیر کر آرام لیتا ہے رہا فقیر و مسکین
و غریب سایہ مین دیوار و درخت و کہوف کی جگہہ پکڑتا ہے ملاد عرب گرم سیر ہین انکو حاجت ظلال کی واسطے
دفع حر کے سخت تہی اسلیے اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ معانی معرض امتنان مین ذکر کیے کیونکہ یہ کہلی ہوئی نعمت
ہے سرابیل جمع ہے سربال کی مراد اس سے قمیص و جامہ صوف و پنبہ و کتان و جبال درخت و نحوہا ہے زجاج
نے کہا جس چیز کو تو پہنے وہی سربال ہے یہ سرابیل تمسے ضرر حر و برد کو دفع کرتے ہین اسیپر اکثر مفسرین ہین
دوسرے وہ سرابیل ہین جو زرہ و جوشن و ساری ہتیار جنگ ہوتے ہین انکے سبب سے طعن و حرب و رمی سے بچاؤ
ہوتا ہے اس طریقے سے اللہ نے اپنی نعمت تمہیر تمام کی ہے کہ شاید تم ارادہ اسلام لانیکا کرو کیونکہ جو شخص
ان نعم مین نظر غور کرے گا اسکو بجز اسلام و انقیاد کے کوئی چارہ نہ ہوگا یا تم جراحت سے سلامت رہو اول
اولی ہے بعض نے کہا یہ خطاب ہے اہل مکہ کو کہ تم اخلاص ربوبیت واسطے اللہ کے کرو لکن حمل آیت کا عموم پر اولی
ہے اور اگر اسلام سے اعراض کروگے تو رسول پر فقط بلاغ واضح ہے نہ اور کچہ الزام یہ خطاب تسلی ہے
واسطے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہر فرمایا کہ یہ لوگ اللہ کی نعمتون کو جن کا ذکر اس سورت مین ہوا ہے بخوبی
جانتے پہچانتے ہین مع ہذا اپنے افعال قبیحہ کے ساتہ بسبب عبادت غیر اللہ کے انکار کرتے ہین کہتے ہین کہ یہہ
نعمتین اللہ کی طرف سے ہین مگر بشفاعت اصنام اسیطرح پیر پرست گور پرست ان نعم کو تصرف و عطیہ اموات
و اولیا سمجہتے ہین یا طرف سے آبا و اجداد کے بطور ارث کے خیال کرتے ہین اور استعمال ان نعم کا اللہ

کی مرضیات مین نہین کرتے اور نہ وجوہ خیر مین صرف کرتے ہین بعض نے کہا اللہ کی نعمت نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانکر انکار کرتے تہے یا مراد نعمت سو اسلام ہے غرضکہ اکثر ان مین کافر ہین کینے ابو جہل سے انکار کیا اور کسینہ سبب تکذیب رسول کے باوجود اعتراف ربوبیت الٰہی کے کما قال تعالے وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ یعنے اور ان سو منکر ہوگئے اور انکو یقین جان چکیے تہے اپنے جی مین بے انصافی اور غرور سے سو تو دیکھہ کیسا ہوا آخر بگاڑنے والون کا وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ جسدن کہڑا کرین گے ہم ایک بتا نیوالا پہر حکم نہ ملے منکرون کو اور نہ ان سے توبہ مانگیے یعنے حکم نہ ملے گا بولنے کا اور جب دیکہین لیے انصاف مار پہر ہلکی نہ ہو اُنسے اور نہ ان کو ڈہیل ملے اور جب دیکہین شریک پکڑنیوالے اپنے شریکون کو بولین اے رب یہ ہمارے شریک ہین جنکو ہم پکارتے تہے تیرے سوائے تب وہ ادن پڑالین بات کہ تم جہوٹے ہو اور آ پڑین اللہ کے آگے اُسدن عاجز ہوکر اور بہول جاوے انکو جو جہوٹ باندہتے ہین جو منکر ہوئے ہین اور روکتے رہے ہین اللہ سبحانہ وتعالی کی راہ سے انکو ہمنے بڑہائی مار پر مار بدلا اسکا جو شرارت کرتے تہے **ف** جو لوگ پوجتے ہین بزرگون کو وہ بزرگ بیگناہ ہین ایک شیطان اپنا وہی نام رکہکر انکو پجواتا ہے اسی سو انکو کہینگے کہ تم جہوٹے ہو انتہے اللہ سبحانہ وتعالی نے حال مشرکون کا دن معاد کے دار آخرت مین ذکر کیا کہ ہر امت مین سو ایک شاہد یعنے پیغمبر انکا کہڑا ہوگا وہ اسبات کی گواہی ان پر دیگا کہ انہون نے ابلاغ رسالت من اللہ کا کیا جواب دیا پہر ان کافرون کو موقع اعتذار کا نہ ملیگا کیونکہ انکو خود بطلان اور کذب اپنی معذرت کا معلوم ہے کقولہ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ یعنے یہ وہ دن ہے کہ نہ بولین گے نہ انکو حکم ہو کہ توبہ کرین اور جب یہ مشرک عذاب کو دیکہینگے تو وہ عذاب انکیدم اُنسے ہلکا نہ کیا جائیگا اور نہ ان کو مہلت و فرصت دیجائیگی بلکہ جلد تر موقف مین بلا

حساب بڑ لیے جاوینگے کیونکہ جہنم لائی جائیگی ستر ہزار باگ سے اسکو کہینچتے لاوینگے ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے
کہینچتے ہونگے آگ مین سے ایک گردن نکلیگی ساری خلائق اُسکو دیکہہ گی اور آگ ایک ایسی چیخ ماریگی کہ کوئی
شخص باقی نہ رہیگا مگر گہٹنے کے بل گر جاویگا وہ کہیگی مین مقرر ہوئی ہون ہر ستمگر سرکش پر جسنے اللہ کے
ساتہ کوئی دوسرا معبود ٹہیرایا تہا ولذا وکذا اور اصناف مردم کا ذکر کرے گی جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے پہر
انپر لپٹ جاویگی اور موقف سے چن لیگی جسطرح کہ پرندہ دانہ کو اپنی چونچ سے چن لیتا ہے وقولہ تعالی اِذَا
رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ
دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا یعنے جب وہ دیکہے گی
انکو دور جگہہ سے سنینگے اسکا جہنجہلانا اور چلانا اور جب ڈالے جاوینگے اس مین ایک جگہہ تنگ ایک زنجیر مین
کئی بندہے پکارینگے اوس جگہہ موت کو مت پکارو آج ایک مرنے کو اور پکارو بہت سے مرنے کو اور فرمایا
وَرَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا یعنے اور دیکہینگے گنہگار
آگ کو پہر اٹکلینگے کہ انکو جاپڑنا ہے اس مین اور نہ پاوینگے اس سے راہ بدلنی اور فرمایا لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ بَلْ تَاْتِيْهِمْ
بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ یعنے کبہی جانین یہ منکر اُسوقت کو کہ نہ
روک سکینگے اپنے مونہہ سے آگ اور نہ اپنی پیٹہہ سے اور نہ ان کو مدد پہونچیگی کوئی نہین وہ آویگی انپر بے خبر
پہر انکے ہوش کہو دیگی پہر نہ سکینگے کہ اسکو پہیر دین نہ انکو فرصت ملیگی پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ خبر دی کہ
ان کے معبودات خود انسے بیزاری ظاہر کرینگے حالانکہ وہ وقت ان کی مزید حاجت کا طرف انکے ہوگا
چنانچہ فرمایا ہے کہ جب مشرک ان شرکا کو جنکی دنیا مین عبادت کرتے تہے دیکہینگے تو کہینگے اے
رب یہ ہماری شرکا ہین جنکو ہم سوا تیرے پکارتے اور پوجتے تہے وہ شرکا یہ بات سنکر کہینگے کہ تم جہوٹے
ہو ہمنے کب تمکو حکم دیا تہا کہ تم ہمکو پوجو کما قال تعالی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ
لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا
لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ یعنے اور اُس سے بہکا کون جو پکارے اسکے سوا ایسے
کو کہ نہ پہونچے اسکی پکار کو دن قیامت تک اور انکو خبر نہین انکے پکارنے کی اور جب لوگ جمع ہونگے
وہ ہونگے انکے دشمن اور ہونگے انکے پوجنے سے منکر اور فرمایا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

لیکونوا لهم عزا کلا سیکفرون بعبادتهم ویکونون علیهم ضدا اور بکڑا ہے لوگون نے اللہ کے سوا اور ون کو پوجا کہ وہ ہوان انکے مددگار یون نہین وہ منکر ہون گے انکی بندگی سے اور ہوجاوینگے انکے مخالف خلیل جلیل علیہ السلام نے کہا تھا ثم یوم القیمة یکفر بعضکم ببعض یعنے پہر دن قیامت کے منکر ہوجاوینگے ایک سے ایک اور فرمایا وقیل ادعوا شرکاءکم الآیة اور کہینگے پکارو اپنے شریکون کو اس بارے مین بہت آیتین ہین قتادہ و عکرمہ نے کہا اس دن اللہ کے لیے ذلیل و مسلم ہونگے یعنے ہر کوئی سامع و مطیع ہوگا کقولہ تعالی اسمع بهم وابصر یوم یاتوننا کیا سنتے دیکہتے ہونگے جسدن آوینگے ہمارے پاس یعنے اس دن انکے کان آنکہ خوب کہل جاینگے اور فرمایا ولو تری اذ المجرمون ناکسوا رؤسهم عند ربهم ربنا ابصرنا وسمعنا الآیة اور کبہی تو دیکہے جسوقت منکر سر ڈالے ہونگے اپنے رب کے پاس اے رب ہمنے دیکہہ لیا اور سن لیا ای رب ہمکو پہر بہیج ہم کرین بہلائی ہمکو یقین آیا اور فرمایا وعنت الوجوه للحی القیوم ای خضعت وذلت واستکانت واناب واستسلمت یعنے اور گرتے ہین مونہہ آگے اس جیتے ہمیشہ رہتے کے اسدن انکا افترا جاتا رہیگا اور جسکو پوجتے تہے وہ مضمحل ہوگا کوئی ناصر و معین و مجیر نہ ہوگا اس کفر و صد عن سبیل اللہ کیوجہ سے عذاب پر عذاب بڑہیگا کقولہ تعالی وهم ینهون عنه وینأون عنه یعنے اور وہ اس سے منع کرتے ہین اور اس سے بہاگتے ہین یعنے حق کے اتباع سے نہی کرتے ہین اور خود بہی اس سے دوری چاہتے ہین اور ہلاک نہین کرتے ہین مگر اپنی جانون کو اور جانتے نہین یہ دلیل ہے تفاوت کفار پر مراتب عذاب و عقاب مین جسطرح کہ مومنین منازل جنت مین متفاوت الدرجات ہونگے کما قال تعالی لکل ضعف ولکن لا تعلمون دونون کو دونا ہے تم نہین جانتے عبد اللہ نے تفسیر مین زدناهم عذابا فوق العذاب کے کہا ہے کہ بچہو زیادہ کیے جاوینگے جنکے دانت جیسے لنبے درخت کہجور کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ پانچ نہرین ہین نیچے عرش کے بعض سے رات کو اور بعض سے دن مین عذاب کیا جاویگا فتح البیان مین کہا ہے ہر امت کا شہید نبی اس امت کا ہوگا اہل ایمان کے لیے گواہی ایمان و تصدیق کی دیگا اور کفار پر شہادت کفر و جحود و تکذیب کی ادا کرے گا ابن عباس نے کہا شہید ہر امت کا نبی ہے اس امت کا تبلیغ رسالت پر قال تعالی وجئنا بک علی هؤلاء شهیدا یعنے اور بلا دینگے تجہکو ان لوگون پر احوال بتانیوالا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہ آیت پڑہتے آپکی آنکہ سے آنسو بہتے یہ دن قیامت کا دن ہوگا کفار کو اذن عذر کرنے کا نہ ملیگا اسلیے کہ انکے لیے کوئی حجت و عذر نہین ہے یا اذن کثرت کلام کا یا رجوع کرنے کا طرف دنیا کے تا تکلیف کریا وقت شہادت شہود کے نہ ملیگا بلکہ اہل جمع سب کے سب خاموش

ہونگے تاکہ شہود شہادت دین اور اجازت معارضہ شہود بالقاء معذرت نہ دیجائیگی بلکہ وہ شہادت دیگران سے
اقرار مشہود علیہ کا کرالینگے اور ان سے رجوع طلب کیا جاویگا یعنے اس بات کی تکلیف نہ دی جائیگی کہ تم
اپنے رب کو راضی کردو یہ کافر مشرک جب عذاب دیکھینگے تو پھر نہ تخفیف عذاب ہوگی اور نہ مہلت دیجائیگی کہ
توبہ کرین اسلیے کہ وہان توبہ نہ ہوگی اور اپنے اصنام و اوثان و انداد کو جنہین اسکا شریک عبادت مین کرتے
تھے دیکھکر کہینگے کہ اے رب یہی ہین جنکو ہمنے سوا تیرے پوجا اور شریک کیا تھا شاید یہ کہنا اس غرض سے
ہوگا کہ عذاب تقسیم ہوجاے ابومسلم اصبہانی کہتے ہین یہ قول بغرض احالہ گناہ ان اصنام پر ہوگا بطور تعلل
واستروح حالانکہ وہ جانتے ہونگے کہ عذاب انپر لامحالہ واقع ہونیوالا ہے لیکن ڈوبتا ہر شے سے متعلق ہوتا
ہے جیسا تنکا ستگاہ ہو وہ شرکا جو اصنام و اوثان و شیاطین تھے وہ مشرکین کو یہ جواب دینگے کہ تم جھوٹے
ہو اور حوالہ گناہ کا ہمپر جھوٹا کرتے ہو ہمنے کب تمسے کہا تھا کہ ہم خدا کے شریک ہین دنیا مین یہ اصنام بول
نہین سکتے ہین اسدن اللہ انکو ناطق کردیگا واسطے پشیمان کرنے مشرکون کے یہ مثل قول ملائکہ کے ہے
بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ یعنے نہین پر پوجتے تہے جنون کو یعنے جن انکی عبادت سے راضی تہے کرخی نے
کہا یہ نطق واسطے تکذیب مشرکین کو دعوی عبادت مین ہوگا اور سورہ کہف مین جو نفی نطق کی آئی ہے وہ
در بارہ اجابت شفاعت و دفع عذاب ہے پھر اسدن مشرک صلح کرنا چاہینگے یعنے منقاد عذاب خدا اور خاضع واسطے
عزت رب العزت کی ہونگے یا عابد و معبود دونو حکم اٹھاوینگے لیکن اسدن کا انقیاد کچھ نفع نہ دیگا اسلیے کہ تکلیف
منقطع ہوگی اور انکا افترا ضائع و باطل و زائل ہوجائیگا اور جس اعتقاد شفاعت و تقرب الی اللہ پر عبادت
غیر اللہ کرتے تہے وہ سب بیچارہ نکلیگا یہ کمبخت آپ بہی کافر ہوے اور دوسرون کو بہی راہ خدا سے روکتے تہے کہ
تم طریق حق اسلام و ایمان کو اختیار نہ کرو بلکہ اسی کفر و شرک پر باقی رہو یا مراد روکنا ہے مسجد الحرام سے لیکن
عموم اولے ہے اللہ نے کہا ہم انکو عذاب پر عذاب دینگے ایک انکے کفر پر دوسرا اورون کے کافر کرنے پر یا انکے رؤسا
کو دگنا عذاب ہوگا بنسبت اتباع کے یا یہ زیادتی نکالنا ہے جہنم سے طرف برد زمہریر کے سعید بن جبیر نے
کہا سانپ مین جیسے شتر بختی اور بچہو جیسے خچر الم انکے ڈسنے اور ڈنک مارنیکا چالیس برس تک پاکرینگے یہ زیادت
عذاب کی بسبب انکو مفسد ہونے کے ہوگی وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّ
بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۧ جسدن کہڑا کرینگے ہم ہر فرقے مین ایک بتانے والا انہین مین کا اور تجہکو لاوین

ع ۱۲

بتانے اس دن لوگون پر اور اتاری ہمنے تجھپر کتاب شرح کرنیوالی ہر چیز کی اور راہ کی سوجھہ اور مہر اور خوشخبری
حکم برداروں کو ف اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے عبد و رسول کو خطاب کیا کہ ہم تمکو تمہاری امت کا گواہ بنا کر
لاوینگے یعنے تم اس دن کو یاد کرو کہ اس دن کیا کچھ شرف عظیم و مقام رفیع تمکو ملیگا یہ آیت مشابہ اس آیت کے
ہے کہ ابن مسعودؓ نے صدر سورہ نسا پڑہی تھی جب اس آیت پر پہونچی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید
وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا یعنے کیا حال ہوگا جب بلاوینگے ہر امت سے احوال کہنے والا اور بلاوینگے تجھکو ان
لوگون پر احوال بتلانے والا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا حسبک یعنے بس ابن مسعودؓ نے مڑکر دیکہا تو دونون
آنکھون سے آنسو بہتے تھے پہر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا کہ یہ قرآن بیان ہر شے ہے ابن مسعودؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے
ہمارے لیے اس قرآن مین ہر علم اور ہر شے بیان کر دی ہے مجاہد نے کہا یعنے ہر حلال ہر حرام لکن قول
ابن مسعودؓ اعم و اشمل ہے کیونکہ قرآن مشتمل ہے ہر علم نافع پر کیا خبر سابق اور کیا علم آیندہ اور کیا حلال و حرام
اور کیا ہر محتاج الیہ مردم امر دین و دنیا و معاش و معاد مین اور دلون کی ہدایت ہے اور لوگون کے لیے رحمت
اور مسلمانون کے لیے نوید و مژدہ اوزاعی نے کہا یہ کتاب تبیان ہر شے ہے یعنے بالسنۃ اس آیت ونزلنا
علیک الکتاب کو جو ساتھ اس آیت وجئنا بک شہیدا علی ھؤلاء کے ملایا ہے تو اسکا علم یہ مراد ہے
کہ جسنے تجھپر پہونچانا کتاب کا فرض کیا ہے وہ تجھسے روز قیامت کے امر تبلیغ کا سوال کریگا کما قال تعالیٰ
فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین سو ہمکو پوچھنا ہے انسے جن پاس رسول بہیجے تھے
اور ہمکو پوچھنا ہے رسولون سے فوربک لنسئلنھم اجمعین عما کانوا یعملون سو قسم ہے تیرے رب کی
ہمکو پوچھنا ہے ان سب سے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت
علام الغیوب جس دن اللہ جمع کریگا رسولونکو پہر کہیگا تمکو کیا جواب دیا بولینگے ہمکو خبر نہین تو ہی ہے چہپی
بات جانتا اور فرمایا ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد یعنے جس شخص نے حکم بہیجا تجھپر قرآن
کا وہ پہیرنیوالا ہے تجھکو پہلی جگہہ یعنے جسنے تیرے پہونچانا قرآن کا واجب کیا ہے وہ تجھکو دن معاد کے پہیر لائیگا
اور تجھسے سوال ادائے فرض مذکور کا کریگا ھذا احد الاقوال وھو متجہ حسن فتح البیان مین کہا
ہے ہم ہر امت مین ایک شہید یعنی گواہ کہڑا کرینگے انہین کی جنس مین کا یعنے واسطے اتمام حجت و قطع معذرت
کے یہ عدل شاہد ہوگا اس امت پر اسدن اور انکے روبرو یہ گواہی دیجائیگی اور اے پیغمبر ہم تجھکو بہی لاوینگے
تو ان سب امتون پر شہید ہوگا یا اپنی امت و قوم پر ہمنے تجھپر یہ کتاب واسطے بیان کرنے ہر شے کے اتاری ہے

مراد یہ ہے کہ قرآن مین بیان بلیغ ہے بہت سے احکام کا اور باقی کا حوالہ سنت مطہرہ پر ہے اور رسول کی اتباع
کرنے کا حکم ہے جسطرح کہ آیات قرآنیہ اسپر دلیل ہین حدیث مین فرمایا ہے اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ
یعنے مین قرآن اور قرآن جتنا دیا گیا ہون ابن مسعود نے کہا قرآن مین تو بیان ہر شے کا ہے لیکن ہمارے علما ء
اس سے قاصر ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیُثَوِّرِ الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ فِیْہِ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
یعنے جو علم چاہے تو قرآن کو کھولے کیونکہ اس مین پہلون اور پچھلون کا علم ہے کرخی نے کہا یہ بیان نفس قرآن
مین ہی یا محول ہے سنت پر بقولہ تعالے وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنے
اور جو دی تم کو رسول سو لیلو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو یا حوالہ ہے اجماع پر کما قال اللہ تعالی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ
سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ الآیۃ یا قیاس پر کما قال سبحانہ وتعالے فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ مراد اعتبار سے نظر و
استدلال ہے جس سے قیاس حاصل ہوتا ہے سو یہ چار طریق ہین کوئی شے احکام شریعت کی ان سے خارج نہین
ہے اور یہ سب طرق قرآن مین آئے ہین لہذا قرآن تبیان ہوئے ہے اب کوئی شخص یہ بات نہین کہہ سکتا ہے
کہ بہت سے احکام شریعت قرآن مین نصا نہین پاتے ہین جیسے عدد رکعات صلوۃ و مدت مسح وحیض و مقدار
حد شرب و نصاب سرقہ وغیر ذلک یہ امت نے بہت سے احکام مین اختلاف کیا ہے انتہی مین کہتا ہون احالہ احکام
کا کتاب و سنت پر تو صحیح ہے بالاتفاق رہا اجماع سو نفس الامر مین ممکن اور خارج مین معدوم یا مشکل ہے اور قیاس
جلی معتبر ہے نہ غیر جلی سو ضرورت اسکی اس شخص کو ہوتی ہے جو کہ علم کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین قاصر ہے اور
بخوبی مزاولت و دستگاہ و عبور و اطلاع نہین رکھتا ہے ورنہ عارف قرآن و حدیث کو کچہ احتیاج رجوع کیطرف
اجماع و قیاس کے نہین ہوتی علاوہ اسکے اصل شرع یہی دو چیزین ہین کتاب و سنت بس اور لہذا امام اہل سنت
و جماعۃ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے وجود اجماع کا انکار کیا ہے اسکی بحث ارشاد الفحول و حصول المامول
وغیرہما مین مبسوط ہے رہا قیاس سو شہاب خفاجی حنفی رحمہ اللہ تعالے نے بقول بعیاوی شافعی پر بِالْاِحَالَۃِ اِلَی
السُّنَّۃِ اَوِ الْقِیَاسِ کہا ہے فیہ تامل انتہی یہ تامل یہی ہے کہ قیاس سے کوئی حکم تحلیل و تحریم وغیرہما کا یقینا
مثل منصوص علیہ کے ثابت نہین ہوتا ہے و لہذا امام جماعت سنت داؤد ظاہری و ابن حزم وغیرہما نے بالکل قیاس
سے انکار کیا ہے اور اعتبار سے کیا ضرور ہے کہ نظر و استدلال ہی مراد ہو ظاہر یہ ہے کہ مراد اعتبار سے اتعاظ
و پند و نصیحت پکڑنا ہے بلکہ اکثر مواضع میں سیاق و سباق آیت شریف اسپر دلیل ہے اگر علما محققین اجماع کو
اگر بہ شروطہ اور قیاس جلی کو بلوازمہ اگر ثابت ہو قبول رکھتے ہین اور یہی اولی و اسلم ہے واللہ اعلم بلکہ ایک جماعت

اہل علم نے آیت اب سے استدلال کیا ہے منع تقلید پر کیونکہ جب کتاب تبیان ہر شے ٹھہری اور سنت حکم کتاب
مین ہے بدلیل وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنے اور نہین بولتا اپنے چاؤ سے یہ تو حکم ہے
جو بھیجا جاتا ہے اسکو اور حدیث بلغو عنی ولو آیۃ مین اطلاق آیت کا سنت پر کیا ہے تو پھر تقلید رجال اور قیل و
قال اہل قال کی کیا حاجت ہے کہ اَلصَّبَاحُ يُغْنِيْ عَنِ الْمِصْبَاحِ اللہ نے اس کتاب مستطاب مین علی القاب کو
آیت اب مین ہدی و رحمۃ و بشری للمسلمین فرمایا ہے ان اوصاف جمیلہ نافعہ کے بعد رجوع کرنا طرف غیر کتاب
و سنت صحیحہ کے ایسا ہی جیسے دن کو روشنی آفتاب مین کوئی مشعل لیکر چلے پھر بعد اس بیان کے کہ قرآن
تبیان ہر شے ہے ایک آیت جامع اصول تکلیف واسطے تصدیق تبیان مذکور کے بیان فرمائے اور کہا اِنَّ

اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝ اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنیکا اور دینے کا ناتے والے کو اور منع کرتا ہے بیحیائی کو اور نامعقول
کام کو اور سرکشی کو تمکو سمجھاتا ہے شاید تم یاد رکھو **ف** غیر کے مقدمہ مین انصاف چاہیے یعنے برابر رکھنا
اور اپنی طرف سے بھلائی اتنے اللہ سبحانہ و تعالی نے خبر دی کہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندوں کو قسط و موازنت
کا امر اور احسان کرنیکی رغبت دیتا ہے لقولہ تعالے وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَ
لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ یعنے اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اسقدر جسقدر تمکو تکلیف پہونچی اور اگر
صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر کرنے والوں کو اور فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ
عَلَى اللّٰهِ یعنے اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے سو اسکا ثواب ہے اللہ تعالی کے ذمہ
اور فرمایا وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ یعنے اور زخمونکا بدلہ برابر جس نے بخشدیا تو اس سے وہ پاک ہوا اسکو سوا اور بہت آیتین ہین جنکی
دلالت ہر سر غنیت عدل و ندب الی الفضل کی ابن عباس نے کہا مراد عدل سے شہادت لا الہ الا اللہ ہے سفیان بن عیینہ
نے کہا عدل اس جگہہ استوا سریرت و علانیہ ہے ہر عامل للہ سے عملا اور احسان یہ ہے کہ سریرت بہتر ہو علانیہ
سے اور فحشا و منکر یہ ہے کہ علانیت بدتر ہو سریرت سوا ایتاء ذی القربی سے مراد صلہ ارحام ہے کما قال وَ
اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا یعنے اور دے ناتے والے کو اسکا حق اور
محتاج کو اور مسافر کو اور مت اڑا بکھیر کر فواحش محرمات مین اور منکرات جو فاعل سے ظاہر ہون و لہذا دوسری
جگہہ کہا ہے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ یعنے تو کہہ میرے رب نے منع کیا
ہے سو بیحیائی کے کام جو کھلے ہین ان مین اور جو چھپے یعنے زیادتی کرنا ہے لوگون پر حدیث مین آیا ہے ما

مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ عُقُوْبَتَہٗ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ یعنے کوئی گناہ ایسا نہین ہے جسکو فاعل کو دنیا مین بہی عذاب دیا جاوے آخرت کے عذاب کے ساتھ مگر بغاوت اور قطع رحم اللہ سبحانہ وتعالی تمکو وعظ کرتا ہے یعنی خیر کا حکم دیتا ہے اور شر سے منع فرماتا ہے شاید تم یاد رکھو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تہے اَجْمَعُ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ فِیْ سُوْرَۃِ النَّحْلِ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ الْاٰیۃ قرآن مین جامع آیت وہ جو سورہ نحل مین ہے ان اللہ یامر الآیۃ قتادہ نے کہا نہین ہے کوئی خلق حسن جسکا اہل جاہلیت کرتے تہے اور اچہا سمجہتے تہے لیکن اللہ نے اسکا حکم کیا ہے اور نہین ہے کوئی خلق بد جسکو وہ بجا لاتے تہے درمیان اپنے لیکن اللہ نے اس سے منع فرمایا چنانچہ سفاسف و ذمائم اخلاق سے نہی کی ہے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ دوست رکہتا ہے معالی اخلاق کو اور مکروہ رکہتا ہے سفاسف اخلاق کو عبد الملک بن عمیر نے کہا اکثم بن صیفی کو جب خبر ملی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے ہین یعنے آپنے نبوت کا دعوی کیا ہے چاہا کہ پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آوے مگر اسکی قوم نے اُن کو آنے نہ دیا اور کہا تم ہمارے بڑے ہو تمہارا جانا اچہا نہین کہا پہر کوئی ایسا شخص چاہیے جو ان کے پاس جاوے اور میری بات انکو اور انکی بات مجہکو پہونچا دے دو آدمی اسکے لئے تیار ہوئے وہ دونو پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے اور کہا ہم قاصد اکثم بن صیفی ہین وہ آپسے یہ سوال کرتا ہے مَنْ اَنْتَ وَمَا اَنْتَ آپ کون ہین اور کیا ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَمَّا مَنْ اَنَا فَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَمَّا مَا اَنَا فَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یعنے مین کون تو مین محمد عبد اللہ کا بیٹا ہون اور مین کیا تو مین اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہون پہر یہ آیت پڑہی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الآیۃ انہون نے کہا اسکو پہر پڑہو اس آیت کو پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو بار بار پڑہی یہانتک کہ اُنہون نے یاد کرلی پہر پاس اکثم کے آئے اور کہا انکار کیا حضرت نے رفع نسب سے ہمنے سوال انکی نسب کا کیا تو انکی النسب پایا وسط درمیان مضر کے یعنے شریف النسب اور کچہ کلمات ہماری طرف پہنکے جنکو ہمنے سنا اکثم نے کلمات مذکور سنکر کہا مین دیکہتا ہون کہ وہ حکم کرتے ہین مکارم اخلاق کا اور منع کرتے ہین ملائم اخلاق سے تم لوگ اس امر مین رؤسا ہو اور اذناب مت بنو رواہ ابو یعلی حدیث حسن مین امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر کے صحن مین بیٹہے تہے کہ اتنے مین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا الحدیث بطولہ اس مین یہ ذکر آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ اللہ کا رسول ابہی آیا تہا وہ یہ آیت لایا عثمان کہتے ہین یہ قصہ اسوقت کا ہے کہ ایمان

میرے دلمین ٹہیر چکا تہا اور مین محب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تہا اسکی اسناد متصل حسن ہے عثمان بن
ابی العاص کہتے ہین مین حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا کہ اتنے مین نظر اٹہا کر فرمایا جبرئیل میرے
پاس آئے اور کہا کہ اس آیت کو اس جگہہ اس سورت مین رکہو رواہ احمد وقال ابن کثیر اسنادہ لا باس بہ فتح
البیان مین کہا ہے کہ من جملہ تبیان قرآن کے ایک یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیا ہے عدل واحسان
کرنیکا اہل علم کا تفسیر عدل واحسان مین اختلاف ہے بعض نے کہا عدل شہادت ہے کلمہ طیبہ کی اور احسان اداء
فرائض ہے کسی نے کہا عدل فرض ہے اور احسان نافلہ بعض نے کہا عدل یہ ہے کہ ظاہر و باطن برابر ہو اور احسان
یہ ہے کہ سر افضل ہو علن سے یا عدل توحید ہے اور احسان تفضل یا عدل خلع انداد ہے اور احسان یہ ہے تعبد
اللہ کانک تراہ یا عدل توحید ہے اور احسان اخلاص یا عدل افعال مین ہے اور احسان اقوال مین جو کچہ کرے
وہ عدل ہو اور جو کچہ کہے وہ احسان ہو اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جنکے ذکر کرنیکی حاجت نہین ہے
عدل عبارت ہی برابری کرنے سے ہر شے مین بلا کم و بیش اولی تفسیر عدل کی ہے ساتہ معنی لغوی کے کہ عدل
توسط ہے درمیان ہر دو طرف افراط و تفریط کے مطلب ٹہیرا کہ بندون کو دین مین حالت متوسط پر رہنا چاہیے
نہ طرف افراط کی جہکین نہ طرف تفریط کے مائل ہون اعتقادًا جیسے توحید کہ متوسط ہے درمیان تعطیل
و تشریک کے اور جیسے قول بکسب کہ متوسط ہے درمیان محض جبر و قدر کے اور عملًا جیسے تعبد باداء واجبات
کہ متوسط ہے درمیان بطالت و ترہب کے اور خلقًا جیسے جود کہ متوسط ہے درمیان بخل و تبذیر کے رہا احسان
سو معنے لغوی اسکے تفضل کرنا ہے ساتہ اس چیز کے جو واجب نہین ہے جیسے صدقہ تطوع منجملہ احسان کے ایسا
کام ثواب کا کرنا ہے جو کہ عبادات مین واجب نہین ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے ذکر متعلقات عدل و احسان
و بغی کا نہین کیا تاکہ جملہ اشیاء ان اجناس کو شامل رہے تفسیر احسان کی صحیحین مین ابن عمر سے رفعًا یون
آئی ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنی تو عبادت کرے اللہ کی
گویا اسے دیکہہ رہا ہے اگر ایسا نہ ہو سکے تو یہ کہ وہ تجہے دیکہتا ہے جتنے شرعی احسان کے ہی ہین قرابت
والون کے دینے کا مطلب ہے کہ صلہ اقارب و ارحام کرے اور انپر تصدق و خیرات کرے تخصیص ناتے
والون کی اسلیے ہے کہ انکا حق مؤکد ہے کیونکہ اللہ نے رحم کا اشتقاق اپنے اسم شریف سے کیا ہے اور
صلہ رحم کو اپنا صلہ و قطع رحم کو اپنی قطیعت ٹہیرایا ہے پس صلہ ارحام کرنا مال فاضل سے مستحب ہے اگر فاضل
نہ ہو تو دعاء حسن و تودد ہے فحشاء کہتے ہین خصلت متزایدہ فی القبح کو قول ہو یا فعل بعض نے کہا زنا ہے

اور بعض نے کہا بخل ہے منکر وہ ہے جس سے شرع نے نہی کی ہو یہ شامل ہے ساری معاصی کو باختلاف انواع پر بعض نے
کہا شرک ہو بغی سے مراد کبر ہے یا ظلم یا کینہ یا تعدی حقیقت اسکی تجاوز کرنا ہے حد سے سو بغی ان سب امور مذکورہ کو
شامل ہے مع جمیع اقسام خود تخصیص ذکر کی بطور اہتمام بوجہ شدت ضرر و وبال عاقبت کر کی ہے یعنے ان گناہون
مین کہ ہے جو اپنے فاعل پر راجع ہوتے ہین لقولہ سبحانہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ یعنے تمہاری شرارت ہو
تم ہی پر یہ آیت منجملہ ان آیات کے ہے جنکو دلالت ہو امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ابن عباسؓ نے کہا اعظم آیت
کتاب اللہ تعالیٰ مین اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے اور اجمع آیت کتاب اللہ مین واسطے خیر و شر کے یہ آیت سورہ
نحل ہے اور اکثر آیت کتاب اللہ مین دربارہ تفویض آیت ہے و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث
لا یحتسب اور اشد آیت کتاب اللہ مین دربارہ رجا یہ آیت ہو قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا
تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ الآیۃ یعنے کہدے اے بندو میرے جنہون نے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس توڑ دو
اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ عکرمہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ آیت ولید بن مغیرہ
پر پڑہی اسنے کہا اے بھتیجے پھر پڑھیو آپنے اعادہ کیا اسنے کہا وَاللّٰهِ اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَّاِنَّ عَلَيْهِ
لَطَلَاوَةً وَاِنَّ اَعْلَاهُ لَمُثْمِرٌ وَاِنَّ اَسْفَلَهٗ لَمُغْدِقٌ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ الْبَشَرِ یعنے اللہ کی قسم اسکی حلاوت
ہے اور اسپر طلاوت اور اسکے اوپر کا جانب مثمر ہے اور اسکا اسفل پانی سے لبریز ہے اور یہ بشر کی کلام نہیں
حسن نے اس آیت کو آخر تک پڑہکر کہا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ لَكُمُ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَالشَّرَّ كُلَّهٗ فِيْ اٰيَةٍ
وَّاحِدَةٍ فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكَ الْعَدْلَ وَالْاِحْسَانَ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا جَمَعَهٗ وَاَمَرَ بِهٖ وَلَا تَرَكَ
الْفَحْشَآءَ وَالْمُنْكَرَ وَالْبَغْيَ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا جَمَعَهٗ وَزَجَرَ عَنْهُ یعنے اللہ سبحانہ و تعالیٰ
نے تمہارے لیے ایک آیت مین سب بہلائیون اور برائیون کو جمع کر دیا اللہ کی قسم نہین چہوڑا عدل
اور احسان کو اللہ کی طاعت سے مگر اسکو اس نے اس آیت مین جمع کر دیا ہے اور اسکا امر کیا ہے اور نہین
چہوڑی بیحیائی اور برے کام سے کوئی چیز اللہ کی معصیت سے مگر اس نے اس سے روک دیا ہے مستدرک مین
ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت اجمع آیت ہے قرآن مین واسطے خیر و شر کے بیضاوی نے کہا اسی
آیت کی وجہ سے عثمان بن مظعونؓ اسلام لائے تہے اگر قرآن مین کوئی آیت سوا اسکے نہ ہوتی تب بھی اسپر
یہ آیت صادق آتی اِنَّهٗ تِبْيَانٌ لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً یعنے اس مین ہر چیز کی شرح ہو اور ہدایت
اور مہر ہے شاہد وارد کرنا اس آیت کا بعد اسقول کے وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ یعنے تیرے پر کتاب اتاری

اسی تنبیہ کے لیے ہے پہر اُسکو یون ختم کیا يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ منع کرتا ہے تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکہو یعنی یہ امر و نہی جو بطریق موعظت ذکر کیا گیا اس واسطے ہے کہ تم اسکو یاد کر کے نصیحت پذیر و متعظ و پند گزین ہو کیونکہ باب عظ و تذکیر مین یہ وعظ خدا کافی وافی شافی صافی ہے وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ○ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○ پورا کرو اقرار اللہ کا جب آپس مین اقرار دو اور نہ توڑو قسمین پکی کیے پیچہے اور کر چکے اللہ کو اپنا ضامن اللہ جانتا ہے جو کرتے ہو اور نہ ہو جیسے وہ عورت کہ توڑا اس نے اپنا سوت کاتا محنت کیے پیچہے ٹکڑے ٹکڑے کہ ٹہیراؤ اپنی قسمین پیٹہنے کا بہانہ ایکدوسرے مین اسواسطے کہ ایک فرقہ ہو کہ زیادہ چڑہ رہا دوسرے سے تو یہ اللہ پرکہتا ہے تم کو اس سے اور آگے کہول دیگا اللہ تم کو قیامت کے دن جس بات مین تم پہوٹ رہے تہے **ف** کوئی قول دیکر دغا کرتا ہے اسواسطے کہ زبردست کو گرا دے اور کمزور کو چڑہا دے یہ اللہ نے آزمانے کو رکہا ہے کسی کی بدے سے بدلا نہین جاتا ادبار سے اقبال وہی لا دے تو آدمی اور بد قولی کا خیال تب ہی آتا ہے جب ادبار آتا ہوتا ہے دوسرا گرا یا نہ گرا اول آپ گرتا ہے لپنے بنے کام کو خراب کرتا ہے جیسے ایک عورت دیوانی تہی مالدار سارے برس سوت کتواتی کہ چرا او رنگی اقربا کو جب جاڑا شروع ہوتا سوت کتر کر بوٹی بوٹی سب کو بانٹتی انتہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت مین حکم دیا کہ قول و قرار پورا کرو اور میثاق و قسم پر جمے رہو قسم کو بعد مضبوط کر دینے کے نہ توڑو اس آیت مین اور آیت وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ الآیۃ اور مت ٹہیراؤ کو بہت کہنا اپنی قسمیں کہانے کا مین کچہ تعارض نہین ہے اور نہ اس آیت مین ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ یعنے یہ اتار ہے تمہاری قسمون کا جب قسم کہا بیٹہو یعنے تم اپنی قسمون کو بلا کفارہ نہ چہوڑو اور نہ اس حدیث مین جو صحیحین مین آئی ہے کہ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَىٰ يَمِينٍ فَأَرَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا یعنے مین اللہ تعالی کی قسم اگر اللہ نے چاہا کسی بات پر قسم نہین کہاتا پہر اسکے سوا کسی اور بات کو بہتر دیکہون مگر وہ کام کر لیتا ہون جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دیدیا ہون دوسری روایت مین یون ہے وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي سو ان سب مین اور آیت باب مین کچہ تعارض نہین ہے اسلیے کہ مراد ان ایمان سے وہ سوگند ہے جو عہود و مواثیق مین داخل ہین نہ وہ ایمان جو حث یا منع پر وارد

جو تم کرتے ہو تہدید و وعید ہے واسطے ناقض عہد و سوگند کے عبد اللہ بن کثیر و سدی نے کہا ہے یہ زن خرقا رمکہ میں تہی جب سوت کاتتی تو بعد ابرام کے اسکو توڑ ڈالتی مجاہد و قتادہ و ابن زید نے کہا یہ مثل ہے اسکی جس نے اپنا عہد بعد مضبوطی و توکید کے توڑ ڈالا ابن کثیر کہتے ہین یہ قول ارجح و اظہر ہے خواہ مکے مین کوئی عورت ناقض غزل تہی یا نہ تہی انکاث سے مراد ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے دخل سے مراد مکر و فریب ہے یعنے لوگ جب تم سے زیادہ ہوتے ہین عدد و عُدَد مین تو تم انکے لیے حلف کرتے ہو تاکہ وہ تمہاری طرف سے مطمئن ہو جائین پہر جب تم کو قابو غدر کا ملتا ہے تو تم عہد شکنی کرتے ہو اللہ نے اس سے منع فرمایا اور ادنی سے اعلی پر تنبیہ کی یعنے جبکہ اس غدر سے نہی کی اور حالت یہ ہے تو نہی ہمراہ تمکن و قدرت کے بطریق اولی ہوگی سورہ انفال مین قصہ معاویہ کا گذر چکا ہے کہ درمیان ان کے اور بادشاہ روم کے ایک مدت تہی معاویہ آخر مدت مین طرف اس کے چلے تاکہ جب وہ مدت گذر جاوے اور یہ قریب انکے شہرون کے ہون تو ان پر شب خون مارین اور وہ اس حال سے غافل ہون عمرو بن عتبہ نے کہا اللہ اکبر اے معاویہ وفا کرو نہ غدر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تہے مَنْ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ اَجَلٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَقْدَہٗ حَتّٰی یَنْقَضِیَ اَمَدُھَا معاویہ اپنا لشکر لیکے چلے آئے ابن عباس نے کہا اربی سے مراد اکثر ہے سعید بن جبیر نے کہا اللہ سبحانہ و تعالی تمہاری آزمائش کرتا ہے یعنے اس کثرت سے ابن جریر نے کہا پر کہتا ہے حکم وفاء عہد کا دیکر تاکہ قیامت کے دن اختلاف کو دور کر دے اور ہر عامل کو جزا اسکے عمل خیر و شر کی دے فتح البیان مین کہا ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے منجملہ ماموراث کے جنکو آیہ سابق اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ الخ متضمن ہے ایفائے عہد کو خاص کر بیان کیا لکن ظاہر اسکا عموم ہے ہر عہد مین جو کہ انسان سے وقوع مین آتا ہے بغیر فرق کے درمیان عہد بیعت وغیرہ کے بعض مفسرین نے تخصیص اس عہد کے ساتھ بیعت اسلام کے کی ہے لکن یہ خلاف افادہ نظم قرآن ہے کیونکہ عہد مضاف ہے طرف اسم شریف جلالت کے اور یہ اضافت جمیع عہود خدا کو شامل و عام ہے اور اگر فرض کرین کہ سبب خاص ہے ساتھ کسی ایک عہد کے عہود مین سے تب بہی یہ کچھ موجب قصر کا سبب پر نہین ہوگا اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا پہر نقض سوگند سے بعد تغلیظ و توثیق کے بزیادت اسماء و صفات منع کیا بعض نے کہا تاکید یمین قسم کہانا ہے انسان کا ایک شے پر بار بار ابن عمرؓ نے کہا توکید یہ ہے کہ دو بار حلف کرے اگر ایک ہی بار حلف کیا ہے تو کچہ کفارہ نہین قید توکید سے یہ غرض نہین ہے کہ بے توکید تحریم نہ ہو بلکہ یہ حکم شامل حلف مؤکد و غیر مؤکد دونون کو ہے لکن یمین مؤکد کا گناہ یمین غیر مؤکد سے بڑہکر ہوتا ہے حدیث مین فرمایا ہے

مَن حَلَفَ عَلیٰ یَمِینٍ فَرَایٰ غَیرَھَا خَیرًا مِّنھَا فَلیَاتِ الَّذِی ھُوَ خَیرٌ وَّلیُکَفِّر عَن یَمِینِہٖ جس نے
کسی بات پر قسم کہائی پہر اسکے سوا دوسری بات کو اس سے بہتر دیکہا تو وہ کام کرے جو پہلے سے بہتر ہے اور اپنی قسم
کا کفارہ دیدیوے اس عموم سے یمین لغو مخصوص ہے لقولہ تعالیٰ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللہُ بِاللَّغوِ فِی اَیمَانِکُم
یعنے نہین پکڑتا تم کو اللہ ناکاری قسمون پر تمہاری کفیل سے مراد حافظ یا ضامن یا رقیب ہے کیونکہ کفیل حال مکفول
کا مراعی ہوتا ہے اللہ کو تمہارے کرتوت کی خبر ہے کہ تمنے وفا عہد کیا ہے یا عہد شکنی وہ موافق تمہارے
فعل کے تمکو سزا جزا اچہی یا بُری دیگا آیت مین ترغیب ترہیب ہے پہر مثال بیان کی اس عورت کی جو اپنا سوت
کات کر توڑ ڈالتی تہی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا سعیدہ اسدیہ شعر ولیف یعنی بال اور چہال
جمع کرتی اسکے حق مین یہ آیت آئی ابو بکر بن حفص نے بہی اسیطرح کہا ہے ان دو نوروایات مین آیا ہے کہ
وہ ایک دیوانی عورت تہی سدی نے کہا مکہ مین ایک عورت تہی خرقا نام وہ سوت کاتتی جب کت جاتا
تو اسکو توڑ ڈالتی بعض نے کہا کہ یہ ایک احمق عورت تہی اسکا نام ریطہ بنت سعد بن تیم قرشیہ تہا اس صورت
مین مشبہ بہ معین ہے کرخی کہتے ہین مراد اس سے تشبیہ ناقض کی ہے ساتہہ ایسے شخص کے جسکا حال اسطرح ہو
بغیر تعیین کے اسلیے کہ مقصود امثال سے پہیرنا مکلف کا ہے فعل سے جبکہ وہ برا فعل ہو اور بلانا مکلف کا ہے
طرف فعل کے جبکہ وہ اچہا فعل ہو اور یہ تشبیہ بدون تعیین کے بہی تمام ہوتی ہے اسلیے کہ تشبیہ مین یہ لازم
نہین ہے کہ مشبہ بہ خارج مین بہی موجود ہو انکاث جمع ہے نکث کی بکسر نون نکث کہتے ہین کسی شے کا بل کہولنے
کو دسطے کاتنے کے دوسری بار مراد انکاث سے اس جگہہ اقطاع و اجزا ہین ابو عبیدہ نے کہا جو امر صحیح نہین ہے
وہ دخل ہے جوہری نے کہا دخل بمکر و خدیعت ہے زجاج نے کہا غش و غل ہے اصل دخل کی عیب ہے عیب اس شی
سے نہین ہوتا ہے جس مین داخل ہوتا ہے ارتے سے مراد جماعت ہے اربی سے مراد اکثر و اوفر ہے فرا نے کہا
تم کسی قوم کے ساتہہ غدر نہ کرو اسلیے کہ وہ قوم تہوڑی ہے اور تم بہت ہو یا تم تہوڑے ہو اور وہ قوم بہت
ہے قریش کی عادت تہی کہ جب اپنے حلفا کے دشمنون مین شوکت دیکہتے عہد انکا توڑ ڈالتے اور ان کی
مخالفت کر لیتے قال مجاہد یہ تحذیر ہے مومنین کو اس بات سے کہ کثرت قریش پر اور انکی سعت اموال پر دہوکا
نہ کہائین اور اس فریب مین آکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت توڑ دین یہ تو اللہ کی ایک آزمایش ہے وہ
دیکہتا ہے کہ تم بتاکسا تہہ حبل وفا کے رہتے ہو یا کفار پر دہوکا کہا کر نقض عہد کرتے ہو اس اختلاف کا حال
دن قیامت کے واضح ہوجا ئیگا اور حق و محقین باطل و مبطلین سے علحدہ معلوم ہوجائین گے جو جس بات کا لوا

وعقاب کے مستحق ہے وہ اسپر نازل ہوگا اس آیت مین انذار و تحذیر ہے مخالفت حق و رکون الی الباطل کی دا

لَوْ شَاۤءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَلَتُسْــَٔـلُنَّ عَمَّا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ

بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ

اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک
ہی فرقہ کرتا لکن بہکاتا ہے جسکو چاہے اور سمجھاتا ہے جسکو چاہے اور تم سے پوچھہ ہونے والی ہے جو کام تم
کرتے تھے اور نہ ٹھیراؤ اپنی قسمین دغا لینے کا بہانہ ایک دوسرے سے کہ ڈگ نہ جاوے کسیکا پاؤن جمے پیچھے
اور تم چکھو سزا اسپر کہ تمنے روکا اللہ کی راہ سے اور تمکو بڑی مار ہو اور نہ لو اللہ کے اقرار پر مول تھوڑا بے
شک جو اللہ کے ہان ہے وہی بہتر ہے تم کو اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے وہ نبڑ جاویگا اور جو اللہ کے
پاس ہے سو رہتا ہے اور ہم بدلے مین دینگے ٹھیرنے والون کا حق بہتر کامون پر جو وہ کرتے تھے **ف** اس
سے معلوم ہوا کہ کافر کو بد قولی سے نہ مارے کفر ان باتون سے ٹلتا نہین اور اپنے اوپر وبال آتا ہے **ف**
مسلمانی کو بدنام نہ کرو کہ یقین لانیوالے شک مین پڑین اور تیرہ گناہ چڑہے پہلے مذکور تھا آپس کے قول توڑنے
کا اب ذکر ہے اللہ سے قول توڑنے کا یعنے مال کے طمع سے حکم خلاف شرع نہ کرو وہ مال وبال لاوے گا
جو موافق شرع ہاتھ لگے وہی بہتر ہے تمہارے حق مین انتہے اللہ سبحانہ وتعالی نے کہا اگر اللہ چاہتا کہ تم سب
لوگ ایک طریقے پر ہو جاؤ تو اسیطرح ہو جاتا چنانچہ فرمایا ہے وَلَوْ شَاۤءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ
جَمِيْعًا یعنے اور اگر تیرا رب چاہتا یقین ہی لاتے جتنے لوگ زمین مین ہین سارے تمام یعنے تمہارے درمیان
موافقت ہوتی اختلاف نہ پڑتا اور نہ کسیطرح کا بغض وکینہ ہوتا وَلَوْ شَاۤءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ یعنے اور اگر چاہتا تیرا رب کر ڈالتا لوگون
کو ایک راہ پر اور ہمیشہ رہتے ہین اختلاف مین مگر جنپر رحم کیا تیرے ربنے اور اسیواسطے انکو پیدا کیا ہے اسی
طرح اسجگہہ فرمایا ہے کہ جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے گمراہ فرماتا ہے پھر قیامت کے دن تمہارے
ساری اعمال کا سوال کرے گا اور ایک ایک فتیل ونقیر وقطمیر پر جزا دے گا پھر بندون کو اتخاذ دخل یعنے
مکر و فریب سے قسم مین ڈرایا ہے تا کہ جمے پیچھے پاؤن نہ ڈگے یہ کہاوت ہے اس شخص کی کہ استقامت پر ہو کر

پہر طریق ہدی سے بسبب ایمان جاننے جو کہ مشتمل ہین روکنے پر راہ خدا سے ڈگ جائے کیونکہ جب کافر یہ بات دیکہی
کہ مومن نے عہد کرکے توڑ ڈالا تو اسکو دین اسلام پر کچہ وثوق واعتماد باقی نرہیگا بلکہ وہ اس سبب سے داخل ہونے
سے اسلام مین باز رہیگا ولہذا فرمایا ہے کہ چکہو تم برائی اسپر کہ تمنے راہ خدا سے روکا اور تمہارے لیے عذاب
عظیم ہے پہر ان ایمان کے عوض مین عرض حیات و زینت دنیا کے لینے کو منع فرمایا کیونکہ یہ متاع دنیا قلیل ہے
اور اگر ابن آدم کے لیے ساری دنیا جمع ہوجائے تب بہی جو اللہ سبحانہ وتعالی کے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے
یعنے اللہ کا ثواب واسطے راجی مومن اور طالب حافظ عہد کے بہتر ہے ولہذا فرمایا ہے کہ اگر تم اس بات کو جانتے
پہر جو کچہ تمہارے پاس ہے وہ ہو چکتا ہے اور منقضی ہوجاتا ہے کیونکہ اسکی نہایت ایک مدت محصور مقدر
متناہی تک ہے اور اللہ کا ثواب واسطے تمہارے جنت مین باقی بلا انقطاع ہے جو کہ دائم ومستمر رہیگا لا یحول
ولا یزول پہر قسم کہا کر فرمایا کیونکہ لام قسم کا ہے کہ صبر والون کا بدلا بہت ہی بہتر ملتا ہے اور ان کی
برائیون سے تجاوز کیا جاتا ہے فتح البیان مین کہا ہے اللہ چاہتا تو تمکو حق پر متفق کردیتا باہم تمہارے کچہ
تخالف تباغض نہوتا لکن وہ کسیکو ہدایت دیتا ہے اور کسیکو گمراہ کردیتا ہے اسکی حکمت بالغہ اسی کو مقتضی
ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ یعنے اس سے پوچہا نجاوے جو وہ کرے اور ان سے پوچہا جاوے
ہان تمہارے اعمال سے اس دن سوال ہوگا تم اپنے قسم کو مکر وخدیعت نکرو یہ عام شامل ہے جمیع صور خدیعت
کو اس مین قطع حقوق مالیہ وغیرہ سب داخل ہین مفسرین کہتے ہین یہ نہی ہے ان لوگون کو جنہون نے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تہی کہ تم نقض عہد اسلام ونصرت دین پر نکرو لکن گو سبب نزول یہی ہو مگر
اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اس فعل سے ایک قوم کے پاؤن بعد ثبوت کے اوکہڑ جاوینگے
اور تم اس روک ٹوک کی وجہ سے مزا عذاب کا چکہوگے خواہ دنیا مین یا آخرت مین اللہ کے عہد کے عوض تہوڑا مول
دنیا کا مت لو اگرچہ ظاہر مین کثیر ہو کیونکہ وہ ذاہب وزائل ہونیوالا ہے اور جو ثواب واجر اللہ کے پاس ہے وہ
بہتر ہے اگر تم جانو کیونکہ تمہارے پاس کی چیز فانی ہونیوالی ہے اور اللہ کے پاس کی شے باقی ہے وہ کبہی زائل
نہوگی وآنچہ دیر نپاید دلبستگی را نشاید ہر عاقل ہوشمند اس بات کو جانتا ہے کہ شے زوال پذیر گو کثرت مین
کسی حد تک پہونچی وہ حقیر یسیر ہے اور باقی دائم کثیر جلیل ہے آخرت کی نعمت کا باقی رہنا تو ظاہر ہے رہی
نعیم دنیا جس کا انعام مومنین پر کیا ہے وہ اگرچہ زائل ہے لکن چونکہ متصل بہ نعیم آخرت ہے اس حیثیت سے حکم
باقی مین ہے پہر صبر والون کا اجر انکے عمل پر بہتر سے بہتر ہوگا کقولہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

بہی جو کوئی لایا نیکی اُسکو ہے اُسکی دس برابر پہر سات سو گنے تک بلکہ اس سے بہی زیادہ تر اجر ملے گا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ جسنے کیا نیک کام مرد ہو یا عورت ہو اور وہ یقین پر ہے تو اسکو ہم جلا دینگے اچہی زندگی
اور بدلے مین دینگے انکو حق انکا بہتر کامون پر جو کرتے تہے **ف** اچہی زندگی قیامت کو جلا دینگے
یا دنیا مین اللہ کی محبت مین اور لذت مین انتہے یہ ایک وعدہ ہے اللہ کا واسطے عامل صالح کے ابن کثیر نے کہا
وَهُوَ الْعَمَلُ الْمُتَابِعُ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنے اس عمل سے مراد
جو آیت مین مذکور ہے وہ قرآن و حدیث کے مطابق ہو خواہ یہ عامل بنی آدم مرد ہو یا عورت اور دل اسکا ایمان
رکہتا ہو اللہ و رسول پر اور یہ عمل مامور بہ شرع ہو یا اس سے اللہ سبحانہ وتعالی کے اسکو دنیا مین اللہ تعالی حیات
طیبہ سے زندہ رکہیگا اور دار آخرت مین اچہی جزا عمل کی دیگا حیات طیبہ مشتمل ہے وجوہ راحت پر کسی طرف
سے کیون نہ ہون ابن عباسؓ اور ایک جماعت نے تفسیر حیات طیبہ کے ساتہہ رزق حلال طیب کے کی ہے اور علی
مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ نے ساتہہ قناعت کے یہی قول عکرمہ و وہب بن منبہ کا بہی ہے دوسرا قول ابن
عباسؓ کا یہ ہے کہ مراد سعادت ہے حسن و مجاہد و قتادہ رضؓ نے کہا طیب حیات کسیکو نہین ہوتا ہے مگر جنت مین
ضحاک نے کہا مراد رزق حلال و عبادت ہے دنیا مین یا عمل کرنا ہے طاعت پر اور منشرح ہونا ساتہہ طاعت کے
صحیح یہ ہے کہ حیات طیبہ شامل ہے ان سب امور کو جسطرح کہ حدیث ابن عمروؓ مین فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ
كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ یعنے وہ شخص مراد پا گیا جو مسلمان ہوا اُسکو قوت لا یموت مل گیا اور جو اُسکو
اللہ نے دیا اسمین اس نے قناعت کی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ ترمذی و نسائی کا لفظ فضالہ بن عبید سے رفعاً
ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَقَنِعَ بِهٖ یعنے اُس نے مراد پائی جسکو اسلام کی ہدایت
کی گئی اور اسکا عیش قوت لا یموت ہو اور اس نے اسپر قناعت کی قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ
انس بن مالک رضؓ مرفوعاً کہتے ہین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُثَابُ عَلَيْهَا
فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ
لَهٗ حَسَنَةٌ يُعْطٰى بِهَا خَيْرًا یعنے اللہ حق نہین رکہتا کسی مومن کا ایک نیکی مین جسپر دنیا مین بہی دیا جاتا
ہے اور آخرت مین بہی اُسپر ثواب دیا جاویگا اور رہا کافر تو اپنے حسنات کے بدلے دنیا مین کہلایا جاتا
ہے جب آخرت مین جاوے گا تو اسکی کوئی نیکی باقی نہ ہوگی جسپر وہ بہلائی دیا جاوے تفرد باخراجه

مسئلہ فتح البیان مین کہا ہی حیات طیبہ مین اختلاف ہی کہ کس طرح ہوتی ہے پہر اقوال مذکورہ ذکر کیے پہر جعفر صادق سے نقل کیا ہے کہ معرفت بارب ہے اور ابوبکر وراق نے کہا حلاوت طاعت ہی مقاتل نے کہا عیش فی الطاعۃ ہے بعض نے کہا رزق یوم بیوم ہے سدی نے کہا یہ حیات قبر مین حاصل ہوتی ہے کیونکہ مومن سبب موت کی تکدر وتعب دنیا سے استراحت پاتا ہے سہل تستری نے کہا حیات طیبہ یہ ہے کہ بندہ اپنی تدبیر نفس سے جدا کر لیا جائے اور تدبیر اسکی حوالہ حق ہو یا مراد استغنا ہی خلق سے اور افتقار طرف حق کے اکثر مفسرین اسپر ہین کہ یہ حیات طیبہ دنیا مین ہے نہ آخرت مین کیونکہ حیات آخرت کا ذکر بابعد مین فرمایا کہ ہم انکے عمل کی اچہی جزا دینگی فَاِذَا قَرَأْتَ

الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ع سو جب

تو پڑہنے لگے قرآن تو پناہ لے اللہ کی شیطان مردود سے اسکا زور نہین چلتا انپر جو یقین کہتے ہین اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین اسکا زور انپر ہے جو اسکو رفیق سمجہتے ہین اور جو اسکو شریک ٹہیراتے ہین **ف** دنیا مین کسی آدمی کو کوئی شیطان یعنے جن ستانے لگے تو اسکی طرف رجوع نہ ہو کہ وہ اور اسکے سر چڑہتا ہے بلکہ اللہ کی پناہ مین دوڑے اوسکا کلام ہے اور اسکے نام ہین انتہے یہ اللہ کا حکم ہے زبان پیغمبرؐ پر کہ لوگ جب ارادہ قرآن کے پڑہنے کا کرین تو اللہ کی پناہ شیطان رجیم سے چاہین یہ امر ندب ہی کچہ واجب نہین ہے ابن جریر نے اسپر اجماع حکایت کیا ہے اور ائمہ بہی اسیطرف گئے ہین مطلب اس استعاذہ کا وقت قراءت قرآن کے یہ ہے کہ قاری پر قراءت ملتبس ہو اور تدبر وتفکر سے باز نہ رہے ولہذا مذہب جمہور کا یہ ہے کہ استعاذہ قبل تلاوت کے ہو لکن حمزہ اور ابوحاتم سجستانی بعد تلاوت کے بتاتے ہین بدلیل آیت باب نووی نے شرح مہذب مین بہی اسیطرح نقل کیا ہے ابوہریرہؓ وابن سیرین ونخعی سے لکن صحیح اول ہے کیونکہ احادیث مین تقدم اسکا تلاوت پر آیا ہے ثوری نے کہا شیطان کا زور یہ ہے کہ ایسے گناہ مین گرفتار کرے کہ اس سے وہ توبہ نہ کرین اور ون نے کہا شیطان کو کچہ حجت انپر نہین ہے کقولہ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ مجاہد نے کہا مراد اطاعت ہے دوسرون نے کہا یعنے اللہ کو چہوڑ کر شیطان کو اپنا ولی ٹہیرایا ہے اور اسکو اللہ کی عبادت مین شریک کیا یا بسبب اطاعت شیطان کے مشرک باللہ ہوتے ہین یا یہ مطلب کہ شیطان اموال واولاد مین انکا شریک بنا ہی فتح البیان مین کہا ہے زجاج وغیرہ ائمہ لغت کہتے ہین معنے آیت کے یہ ہین کہ جب تو قرآن پڑہنا چاہے تو پناہ لے اللہ کی یہی مذہب ہی

اکثر فقہا اور محدثین کا کہ استعاذہ قبل قراءت کی مطلوب ہے نہ یہ کہ بعد قراءت کے مستعیذ ہو جیسے وَاِذَا اَکَلْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ یعنے جب دکھاوے تو اسکا نام لیکر کہا واحدی نے کہا یہ اجماع ہے فقہا کا کہ استعاذہ پہلے پڑہنے سے ہوتا ہے مگر ایک جماعت صحابہ و تابعین و من بعدہم اور داؤد ظاہری طرف بعد قراءت کے گئے ہین لیکن اکثر صحابہ و تابعین و من بعدہم اور ائمہ و فقہاء امصار کا مذہب یہی ہے کہ پہلے قراءت سے کرے مراد استعاذہ سے پناہ مانگنا ہے وساوس شیطان سے کہ قراءت مین وسوسہ نہ ڈالے آیت دلیل ہے اس بات پر کہ مصلے ہر رکعت مین استعاذہ کیا کرے اسلیے کہ جو حکم کسی شرط پر مترتب ہوتا ہے وہ قیاساً تبکرر شرط متکرر ہوا کرتا ہے شیطان کا تسلط ایمان دارون پر جو اپنے رب پر متوکل ہین نہین ہوتا ہے اور وہ انکو اغوا کرکے طرف گمراہی کے نہین بلا سکتا معلوم ہوا کہ ایمان و توکل مانع ہین وسوسہ و تسلط شیطان سے اور اگر وہ کسیکو ان مین سے وسوسہ بہی ڈالتا ہے تو اسکا اثر نہین ہوتا اللہ نے انہین کے حق مین فرمایا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ یعنے جو میرے بندے ہین تجہکو انپر کچہ زور نہین مگر جو تیری راہ چلا خراب لوگون مین پہر شیطان کے تسلط کو منحصر کیا ہے ان لوگون مین جو شیطان کے دوستدار ہین اور اس کے وساوس کی اطاعت کیا کرتے ہین اور بسبب اسکی وسوسہ کے شرک باللہ مین گرفتار ہوتے ہین وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰیَةً مَّکَانَ اٰیَةٍ ۙ وَّاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝ جب بدلتے ہین ہم ایک آیت کی جگہہ دوسری آیت اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے تو کہتے ہین تو تو بنا لاتا ہے یون ہی پر ان بہتون کو خبر نہین تو کہہ اسکو اتارا ہے پاک فرشتے نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق تا ثابت کرے ایمان والون کو اور راہ کی سوجہہ اور خوشخبری مسلمانون کو **ف** اسلام مین اللہ تبارک و تعالے نے اکثر نسخ فرمایا ہے تو کافر شبہ کرتے اسکا جواب سمجہا دیا یعنے ہر وقت پر موافق اسوقت کے حکم بہیجے تو یقین لانے والون کا دل قوی ہو اور ہمارا رب ہر حال سے خبردار ہے ہر حال مین اسکے موافق راہ سجہا دی اور ہر کام پر دلیسی خوشخبری سنا دی انتہے اللہ سبحانہ و تعالی نے اس جگہہ خبر دی اس بات کی کہ مشرکون کی عقل ضعیف ہے اور ان کا یقین و ثبات تہوڑا ہے ان کا ایمان لانا مقصود نہین ہوتا انپر تو بدبختی لکہہ گئی ہے انہون نے تغیر احکام ناسخ منسوخ سے دیکہکر رسول سے یہ بات کہی کہ تو مفتری ہے یعنے کذاب حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اپنے ارادہ کے موافق حکم دیتا ہے مجاہد نے کہا تبدیل سے مراد یہ ہے کہ ایک آیت اٹہالی

اور دوسری بجا سے اسکے ثابت کی قتادہ رض نے کہا یہ مثل اس قول کے ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا الآیۃ جو ہم موقوف
کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بہلا دیتے ہین تو پہونچاتے ہین اس سے بہتر یا اسکی برابر کیا تجہکو معلوم نہین کہ اللہ ہر چیز
پر قادر ہے اللہ تعالی نے اس اعتراض کے جواب مین یہ ارشاد کیا کہ اس کلام کا لانیوالا روح القدس ہے یعنے جبریل
علیہ السلام وہ سچ سچ اسکو پاس سے اپنے رب کے لاتا ہے صدق وعدل کے ساتہہ تاکہ ایمان دار لوگ ثابت قدم راسخ
دم رہین اور کلام منزل کی تصدیق کرین اولاً وثانیاً اور انکے دل عاجزی سے پیش آئین یہ کلام ہدایت و نوید
ہے واسطے مسلمین کے جو کہ اللہ و رسول پر ایمان لائے ہین فتح البیان مین کہا ہے کہ کفار قریش نسخ پر معترض ہوتے
تہے اللہ نے انکے اعتراض کا جواب دیا اور کہا کہ یہ لوگ جاہل ہین کچہ نہین جانتے اور حقیقت نزول قرآن کی نہیں
پہچانتے کہ ہر سورت بلکہ آیت اسکی ایک اعجاز ہے یا حکمت نسخ کے عالم نہین ہین کہ بنیاد اس نسخ کی ایسے مصالح
پر ہے جسکو اللہ خوب جانتا ہے کسی شے کے مشروع کرنے مین کوئی مصلحت سوقت ہوتی ہے پہر دوسرے وقت
دوسرے کام کی مصلحت ٹہرتی ہے اس مین بندون پر تخفیف ہو اگر پردہ اٹہا لیا جائے تو یہ کفار وجہ صواب
منہج عدل و رفق ولطف کو معلوم کر لین یہ قرآن تو روح القدس نے اتارا ہے اور اللہ کیطرف سے وہ اسکو
لائے ہین ناسخ ہو یا منسوخ سب اسکیطرف سے ہے مومنون کے دل اسپر ثابت رہتے ہین اور یہ باعث ہدایت
و بشارت اہل اسلام ہے اضداد ان خصال کے غیر مومنین کو حاصل ہوتے ہین وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ
اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ اَعْجَمِیٌّ وَّہٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ○ ہمکو معلوم
ہے کہ وہ کہتے ہین اسکو تو سکہاتا ہے آدمی جسپر تعریض کرتے ہین اسکی زبان ہے اوپری اور یہ زبان عربی
صاف ہے **ف** ایک شخص کا غلام رومی نصرانی مکے مین تہا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس آ بیٹہتا محبت سے اللہ تعالی کا کلام اور پیغمبر کا احوال سننے کو کافر کہتے وہی سکہا جاتا ہے انکے اللہ
نے خبر دی کہ مشرک لوگ کذب و افترا و بہتان کی راہ سے یہ بات کہتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو
قرآن ہمپر تلاوت کرتے ہین یہ ایک بشر انکو سکہاتا ہے اور ایک مرد عجمی کی طرف جو کہ درمیان انکے ایک
غلام بعض بطون قریش کا تہا اشارہ کرتے تہے وہ غلام بیوپاری تہا صفا کے نزدیک بیع کرتا گاہ گاہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے پاس بیٹہہ جاتے اور بات کرتے اسکی زبان عجمی تہے وہ عربی نہ جانتا تہا یا بہت
کم جانتا تہا اتنی کہ فقط بات کا ضروری جواب دیدے پس بس سو اللہ نے انپر اس افترا کا رد کیا اور فرمایا
کہ اس شخص کی زبان عجمی ہے اور قرآن زبان عربی مین اترا ہے پہر جو شخص اس قرآن فصیح بلیغ کو لایا

ہے جسکے معانی تامہ شاملہ معانی ہر کتاب منزل علی بنی اسرائیل سے اکمل تر ہین اسکا سیکھنا ایک مرد عجمی سے عین
حیہ جسکو ذرا سی بہی عقل ہوگی وہ ایسی بات نہ کہیگا محمد بن اسحق نے سیرت مین کہا ہے ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر پاس مروہ کے نزدیک سبیعہ غلام نصرانی کے بیٹھتے تہے اسکا لقب جبر تہا وہ ایک
غلام تہا بعض بنی الحضرمی کا اسپر یہ آیت اتری عبداللہ بن کثیر نے بہی اسیطرح کہا ہے عکرمہ و قتادہ نے
کہا اسکا نام یعیش تہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مین ایک آہنگر کو
کچہ سکہاتے تہے اسکا نام بلعام تہا اسکی زبان اعجمی تہی مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے پاس آتے
جاتے دیکہتے تہے اسپر کہنے لگے کہ بلعام انکو تعلیم کرتا ہے اسپر یہ آیت اتری ضحاک نے کہا مراد سلمان فارسی
ہین لکن یہ قول ضعیف ہے کیونکہ آیت باب مکی ہے اور سلمان مدینہ مین ایمان لائے تہے عبداللہ بن مسلم
کہتے ہین ہمارے دو غلام رومی تہے وہ اپنی کتاب اپنی زبان مین پڑہا کرتے حضرت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا گذر اس طرف سے ہوتا تو آپ کہڑے ہوکر سنتے مشرکون نے کہا یہ تو ان دونون سے سیکہتے
ہین اسپر اللہ پاک نے یہ آیت نازل کی سعید بن مسیب نے کہا ایک شخص کاتب وحی تہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وہ اسلام سے پہر گیا اور مشرکون مین جاملا اس نے یہ افترا باندہا فَقَبَّحَهُ اللّٰهُ تعالی فتح البیان
مین کہا ہے اللہ نے ایک دوسرا شبہ کفار کا ذکر کیا کہ وہ یہ کہتے ہین کہ معلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام
کو بشر ہے یہ کلام کچہ نزدیک اللہ کے نہین آیا ہے جسطرح کہ زعم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہل علم کا
تعیین مین اس بشر کے اختلاف ہے کسینے کہا غلام فاکہ بن مغیرہ جبر نام نصرانی آہنگر رومی تہا وہ مسلمان
ہوگیا قریش جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اخبار قرون اولی سنتے اور آپ امی تہے تو کہتے کہ جبران کو
سکہاتا ہے کسینے کہا اسکا نام عایش یا یعیش تہا غلام بنی حضرمی کا وہ کتب اعجمیہ پڑہا کرتا تہا بعض نے
کہا غلام تہا بنی عامر بن لوی کا یا بلعام مراد ہے وہ توریت پڑہا کرتا یا ایک مرد نصرانی ابامیسرہ نام وہ زبان
رومی مین بات کرتا تہا کسینے کہا اسکا نام عداس تہا یا مراد بشر سے دو غلام ہین ایک کا نام یسار دوسرے
کا نام جبر تہا یہ دونو صیقل گر تہے تلوارین بنایا کرتے مکے مین رہتے تہے انکی ایک کتاب تہی اسکو پڑہا کرتے
یا قاری توریت و انجیل تہے نحاس نے کہا یہ اقوال متناقض نہین ہین جائز ہے کہ مشرکین نے یہ زعم کیا ہو کہ
یہ سب لوگ سکہاتے ہین ہان جسنے سلمان فارسی کو بتایا ہے اسکی قول پر جمع ناممکن ہے اسلیے کہ آیت
مکہ مکرمہ مین اتری ہے اور یہ پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ مین آئے تہے اللہ نے اس افترا کا یہ

جواب دیا کہ جس بشر کو یہ علم بتاتے ہین اسکی زبان ولغت وگفتگو عجمی ہے یعنے غیر فصیح اور یہ قرآن لسان وکلام
عربی واضح ہے قرآن کا نام لسان رکہا اسلیے کہ عرب قصیدہ وبیت کو لسان کہتے ہین یا مراد لسان سے لغت
ہے تو پہر عجمی کا عربی سکہانا کیونکر ہوسکتا ہے کہان فصاحت وبلاغت قرآن کی اور کہان عجمہ اس مرد کی زبان
کا جس کی طرف اشارہ کرتے تہے حالانکہ اہل لسان عربی بہی معارضہ ایک سورت اقصر بلکہ ایک آیت مختصر
سے عاجز ہوگئے باآنکہ رجال فصاحت ودادہ بلاغت تہے اس سے ثابت ہوا کہ جو کلام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لائے ہین وہ اللہ سبحانہ تعالی کی وحی ہے نہ تعلیم بشری اور نہ اپنی طرف سے اسکو ساختہ وباختہ کیا ہے بلکہ عین
وحی ربانی وتنزیل سبحانی ہے إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ جن کو
یقین نہین آتین اللہ کی باتین انکو اللہ راہ نہین دیتا اور انکو دکہہ کی مار ہے جہوٹ باندہتے وہ ہین جنکو یقین
نہین اللہ کی باتون پر اور وہی لوگ جہوٹے ہین **ف** یعنی جیسا سمجہا ہے وہ نہین جتنے بے یقین آدمی
محروم ہین انسے اللہ نے خبر دی کہ جو اللہ کے ذکر سے مونہ پہیرتا ہے اور قرآن منزل سے تغافل کرتا ہے اور قصد
ایمان لانے کا اس چیز پر نہین رکہتا جو اللہ کے پاس سے آئی ہے سو اسطرح کے لوگون کو اللہ طرف ایمان
کے راہ نہین دیتا بلکہ انکے لیے آخرت مین دکہہ کی مار ہے پہر یہ خبر دی کہ پیغمبر مفتری ہے اور نہ کذاب کیونکہ
افترا کرنا کذب کا اللہ ورسول پر کام شرار خلق کا ہے جو اللہ کی آیتون پر یقین نہین لاتے ہین کافر معروف
بہ دروغ ہین نزدیک لوگون کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سب لوگون سے زیادہ راست گو اور نیکو کار
اور کامل تر علم وعمل وایمان وایقان مین تہے اور آپ کا سچا ہونا مشہور معروف تہا کسی کو اس امر مین شک نہ
تہا یہانتک کہ ان مین امین کہلاتے تہے ولہذا جب ہرقل ملک روم نے ابوسفیان سے مسائل صفات
نبویہ کا سوال کیا اور کہا کیا تم اسکو متہم بہ کذب کرتے ہو تو کہا نہین اسپر ہرقل نے کہا یہ کہان ہوسکتا ہے
کہ لوگون پر تو جہوٹ بولنا چہوڑ دے اور اللہ پر جہوٹ بولنے فتح البیان مین کہا ہے جو لوگ اللہ کی
آیات کی تصدیق علم الہی مین نہین کرتے ہین انہین کو اللہ نجات وحق کی راہ نہین دکہاتا ہے
کیونکہ انکی شقاوت پہلے سے جان چکا ہے رہی آخرت سو وہان اس کفر وتکذیب پر عذاب الیم ہوگا یہ افترا
کذب کرنا کام انہین اشخاص کا ہے جو اللہ کی آیتون پر ایمان ویقین نہین لاتے ہین پہر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم جو سردار مومنین اور داعی الی اللہ ہین انسے یہ افترا حق مین اللہ تعالے کے کس طرح واقع ہوسکتا

اور یہ کفار ایمان نہین لاتے سوا یہ دروغ بندی کیا کرتے ہین بڑی جھوٹے ہین مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا

مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا

يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰۤىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَ

اُولٰۤىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جو کوئی منکر ہوا اللہ سے ایمان

لا کر پیچھے مگر وہ نہین جسپر زبردستی کی اور اسکا دل برقرار ہے ایمان پر لیکن جو کوئی دل کھولکر منکر ہوا سو
انپر غضب ہے اللہ کا اور انکو بڑی مار ہے یہ اسواسطے کہ انھون نے عزیز رکھی دنیا کی زندگی آخرت سے اور
اللہ راہ نہین دیتا منکر لوگون کو وہی ہین کہ مہر کردی ہے اللہ نے انکے دلونپر اور کانون پر اور آنکھون پر اور
وہی ہین بے ہوش آپ ہی ثابت ہوا کہ آخرت مین وہی خراب ہین **ف** پہلے مذکور ہوئے کافرون کے
شبہے اب فرمایا کہ جو کوئی شبہے سنکر ایمان سے پھر جائے اسکا حال ہے مگر ظالم زبردستی سے اگر منھہ سے کفر کا
لفظ کہوادے اور دلمین ایمان برقرار ہے اسکو گناہ نہین لیکن اگر مرنا قبول کرے اور لفظ بھی منھہ سے
نہ کہے تو شہید اکبر ہے جو کوئی ایمان سے پھرا ہے تو دنیا کی غرض کو جان کے ڈر سے یا برادری کی خاطر سے
یا زر کے لالچ سے جس نے دنیا عزیز رکھی اسکو آخرت کہان اگر جان کے ڈر سے لفظ کہے تو چاہیے جب ڈر
کا وقت جا چکے پھر توبہ و استغفار کرکے ثابت ہو جاوے انتہے اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی حال سے اس شخص کی
جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے بعد اسکے کہ ایمان لایا تھا اللہ پر اور متبصر ہوا تھا اور کھل گیا سینہ اسکا کفر
کے ساتھ اور مطمئن ہوا کہ ایسے شخص پر اللہ کا غضب ہے اسلیے کہ اس نے ایمان کو جان لیا تھا پھر اس سے عدول
کیا سو ایسے آدمی کے لیے عذاب عظیم ہے دار آخرت مین کیونکہ اس نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر دوست
رکھا اور بیعقیدگی کی ردت پر واسطے دنیا کے اور ہدایت نہین کی اللہ نے اسکے دل کو اور ثابت نرکھا اسکو
حق پر بلکہ اسکے دل پر مہر لگا دی اب وہ کوئی شے جو اسکو نفع دی نہین سمجھتا اور اسکے کان اور آنکھہ پر
مہر لگا دی وہ کچھ نفع ان چیزون سے نہین لیتا اور نہ یہ شیا کچھ بکار آمد اسکے ہوتے ہین بلکہ وہ غافل ہے
اس چیز سے جو کہ مراد و مقصود ہے اس سے پس لامحالہ ایسا شخص آخرت مین منجملہ خاسرین کے ہے جنھون
نے اپنی جان اور اپنے گھر والون کو دن قیامت کے نقصان و زیان و یا پھر ان مین سے اوس شخصکو مستثنی
فرمایا جو زبان سے کافر ہوا اور لفظ مین موافق مشرکین ہوا بسبب مار پیٹ اور ایذا پانے کے ہاتھ سے اہل

شرک کے لیکن دل اُسکا ایمان پر ساتھ اللہ و رسول کے مطمئن ہے اور دل سے کلمہ کفر کا نہین کہتا ہے ابن عباس رض
نے کہا یہ آیت حق مین عمار بن یاسر رض کے نازل ہوئی ہے مشرک انکو عذاب کرتے تہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا انکار کرے ناچار اکراہ کے ساتھ انکی موافقت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عذر کیا اسپر
یہ آیت اتری شعبی و قتادہ و ابو مالک بہی اسیکے قائل ہین محمد بن عمار بن یاسر رض نے کہا ہے مشرکون نے عمار بن یاسر رض
کو پکڑ لیا اور عذاب دیا یہانتک کہ عمار نے بعض ارادہ مشرکین مین مقاربت کی یہ شکایت حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے کی فرمایا کَیْفَ تَجِدُ قَلْبَکَ یعنے تو اپنے دل کو کیسا پاتا ہے کہا مُطْمَئِنًّا بِالْاِیْمَانِ یعنے مطمئن
ساتھ ایمان کے فرمایا اِنْ عَادُوْا فَعُدْ یعنے اگر وہ عود کرین تو بہی عود کر رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ
بِاَبْسَطَ مِنْ ذٰلِکَ اس روایت مین یون آیا ہے کہ عمار رض نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو برا کہا اور انکے
الہہ کو خیر سے یاد کیا پہر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آگے شکوہ کیا اور کہا مَا تُرِکْتُ حَتّٰی سَبَبْتُکَ
وَذَکَرْتُ اٰلِہَتَہُمْ بِخَیْرٍ یعنے مین نہین چہوڑا گیا یہانتک کہ مین نے آپ کو گالیان دین اور انکو بہلا کرون
کو یعنے اچہا کہا فرمایا تو اپنے دلکو کیسا پاتا ہے کہا مطمئن ساتھ ایمان کے فرمایا اگر وہ عود کرین تو بہی عود کر اس
بارے مین یہ آیت آئی اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ ولہذا علما نے اتفاق کیا ہے
کہ مکرہ علی الکفر کو جائز ہے کہ جان بچانے کی واسطے انکی موافقت کرے اور یہ بہی جائز ہے کہ نہ مانے جسطرح کہ بلال
رضی اللہ عنہ نے نہ مانا تہا اور وہ بلال کو طرح طرح کے انواع سے تکلیف دیتے تہے یہانتک کہ ایک بہاری
پتہر ان کے سینے پر شدت گرما مین رکہا اور کہا اللہ کے ساتھ شرک کر بلال رض نے انکار کیا اور احد احد کہتے
رہے اور کہا واللہ اگر مین کوئی کلمہ زیادہ غصے مین لانیوالا تمکو اس کلمہ احد سے جانتا تو وہی کہتا رضی
اللہ عنہ وارضاہ اسیطرح حبیب بن زید انصاری رض سے مسیلمہ کذاب نے کہا تہا کیا تو گواہی دیتا ہے اسبات کی
کہ محمد رسول ہین اللہ کے کہا ہان کہا کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ مین رسول ہون اللہ کا کہا مین یہ بات نہین
سنتا اس نے انکا ایک عضو کاٹا اور وہ اسیبات پر ثابت رہے عکرمہ کہتے ہین علی مرتضے رض نے کچہ لوگون کو جو
اسلام سے مرتد ہوگئے تہے آگ مین جلا دیا یہ بات ابن عباس رض کو پہونچی کہا مین انکو آگ مین نہ جلاتا اس
لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰہِ بلکہ انکو قتل کرتا کیونکہ
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا ہے مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ یعنے جو شخص دین کو بدل ڈالے اسکو مار ڈالو یہ خبر
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہا وَیْحَ اُمِّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَحْمَدُ ابو بردہ کہتے ہین

ابو موسیٰؓ کے پاس معاذ بن جبلؓ یمن مین آئے انکے پاس ایک مرد تہا کہا یہ کون ہے کہا یہ شخص یہودی تہا پہر مسلمان
ہوگیا اب پہر یہودی ہوگیا ہے اور ہم کئی دن سے اسکو مسلمان کرنا چاہتے ہین مین گمان کرتا ہون کہ دو ماہ تمام ہوئے
معاذؓ نے کہا واللہ مین نہ بیٹہون گا یہانتک کہ تم اسکی گردن مارو اللہ و رسول کا یہی حکم ہے کہ جو اپنے دین سے
پہر جائے اسکو قتل کردو یا یہ لفظ کہا کہ جو اپنے دین کو بدل ڈالے رواہ احمد یہ قصہ صحیحین مین دوسرے لفظ سے
آیا ہے افضل و اولی یہی ہے کہ مسلمان اپنے دین پر ثابت رہے اگرچہ نوبت اسکے قتل کی آئی حافظ ابن عساکر
نے ترجمہ عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی مین لکہا ہے کہ انکو رومنے قید کرلیا اور اپنے بادشاہ کے پاس لائے
بادشاہ نے کہا تو نصرانی ہوجا مین تجہ کو اپنے ملک مین شریک کرلون گا اور اپنی بیٹی تجہکو بیاہ دون گا انہون
نے کہا اگر تو مجہکو سارا اپنا ملک اور سارا ملک عرب کا دیگا تو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرفۃ العین پہر جاؤن
تب بہی مین نصرانی نہون گا بادشاہ نے کہا تو اب مین تجہکو قتل کرڈالون گا کہا بہتر ہے بادشاہ نے حکم
دیا کہ اسکو سولی دو اور تیر اندازون سے کہا کہ اسکے ہاتہ پاؤن مین تیر مارو اور ان سے کہتا تہا کہ تم دین
نصرانیت مین آجاؤ وہ انکار کرتے تہے پہر انکو سولی پر سے اتار کر ایک تانبے کی دیگ کو گرم کرکے لائے
اور ایک مسلمان قیدی کو اس مین ڈالا اور یہ دیکہہ رہے تہے اسکی ہڈیان نظر آنے لگین انپر پہر دین نصرانیت
کو عرض کیا انہون نے انکار کیا تب حکم دیا کہ انکو اسکے اندر ڈالدو انکو اٹہا کر ڈالنا چاہا یہ رونے لگے
بادشاہ کو طمع ہوئی انکو بلایا انہون نے کہا مین اسلیے رویا کہ میری جان ایک جان ہے اسی دم یکبارگی
اس دیگ مین ڈالدے جائیگی مین یہ چاہتا تہا کہ مجہکو بعدد ہر موئے تن کے ایک جان ہوتی جسکو تو یہہ
عذاب راہ خدا مین کرتا بعض روایات مین آیا ہے کہ بادشاہ نے انکو قید کیا اور چند روز تک کہانا پینا انکا بند
کردیا پہر ان کے پاس شراب بہیجی اور سور کا گوشت یہ اسکے پاس نہ پہٹکے پہر انکو بلا کر کہا تجہ کو کہانے سے کس
نے منع کیا کہا یہ کہانا مجہکو حلال ہوگیا تہا لکن مینے نہ چاہا کہ مین تجہکو اپنے بارے مین خوش کردون بادشاہ
نے کہا اچہا میرے سر پر بوسہ دے مین تجہکو اور سارے مسلمان قیدیون کو چہوڑ دون گا انہون نے اسکے سر پر
بوسہ دیا اس نے انکو اور ساری قیدی مسلمانونکو چہوڑ دیا جو نزدیک اسکے تہے جب یہ پہر کر آئے عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق ہے ہر مسلمان پر کہ عبداللہ بن حذافہ کے سر کو بوسہ دے اور مین شروع کرتا
ہون پہر کہڑے ہوکر انکے سر کو بوسہ دیا فتح البیان مین کہا ہے جس نے تلفظ و تکلم کیا ساتہ کلمۂ کفر کے
یا کوئی کام کفر کا کیا برابر ہے کہ وہ مختار تہا یا مکرہ مگر وہ شخص جسپر زبردستی کی گئی اور دل اسکا مطمئن

ہے ساتھ ایمان کے یہ استثناء متصل ہے قرطبی نے کہا مفسرین اور اہل علم کا اجماع ہے اسپر کہ جسپر زبردستی
کی گئی کفر پر یہانتک کہ وہ اپنی جان پر ڈر اقتل سے تو اسپر کچھ گناہ نہین ہے اگر اس نے کفر کیا اور دل
اسکا آرمیدہ با یمان تہا تو اسکی جورو اس سے بائن وجدا نہین ہوتی ہے اور اسپر حکم کفر کا نہین لگایا
جاتا ہے محمد بن حسن نے کہا جب کفر ظاہر ہوا تو وہ مرتد ہوگیا ظاہر مین اور درمیان اپنے اور اللہ تعالی
کے اسلام پر ہے جورو اسکی اس سے جدا ہوگئی اسپر نماز جنازہ کی نہ پڑہی جاوے اگر مرگیا ہے اور وارث
نہ ہوگا اپنے باپ کا اگر مسلمان ہے لکن یہ قول مردود ہے قائل پر اور مارفوع ہے کتاب و سنت سے مذہب
حسن بصری و اوزاعی و شافعی و سحنون کا یہ ہے کہ یہ رخصت فقط قول مین آئی ہے رہا فعل سو اس مین
رخصت نہین ہے مثلاً زبردستی کی جاوے سجدہ کرنے پر غیر اللہ کو لکن ظاہر آیت اسکو دفع کرتی ہے کیونکہ
وہ عام ہے مکرہ مین بغیر فرق کے درمیان قول و فعل کے معنے آیت کے یہ ہین کہ جس پر زبردستی کی
گئی کفر کی باکراہ اور حال یہ ہے کہ اسکا دل مطمئن ہے ساتھ ایمان کے عقیدہ اسکا نہین بدلا ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارادہ کیا ہجرت کا طرف مدینے کے اپنے
اصحاب سے کہا تم میرے پاس سے متفرق ہوجاؤ جسکو قوت ہو وہ آخر شب تک دیر کرے اور جسکو قوت نہ ہو وہ
اول شب مین چلا جائے جب تم سنو کہ زمین میرے لیے مستقر ہوگئی تو مجھسے آملو صبح کو مشرکون اور ابوجہل
نے بلال مؤذن رض و خباب رض و عمار رض اور ایک جاریہ قریش کو جو اسلام لائی تہی پکڑ لیا بلال رض سے کہا تو کافر ہوجا انہون
نے انکار کیا ایک زرہ لوہے کی دہوپ مین رکہی پہر وہ بلال کو پہنائی جب پہنا چکے بلال احد احد کہنے لگے
خباب رض کو کانٹون مین گہسیٹا عمار رض نے تقیہ سے ایک ایسی بات کہی جو انکو خوش آئی رہی جاریہ اسکو ابوجہل
نے چار کیلین ٹہونکین پہر اسکو کہینچکر اسکی پیشگاہ مین حربہ داخل کیا یہانتک کہ اسکو مار ڈالا پہر بلال رض و
خباب رض و عمار رض کو چہوڑ دیا یہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آملے اور اپنا حال بیان کیا اور عمار پر اپنا وہ کلمہ
کہنا ناگوار و سخت گذرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے دل کا جسوقت کہ تو نے وہ کلمہ کہا تہا کیا
حال تہا منشرح تہا ساتہہ اس کہنے کی یا نہین کہا نہین اسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی رَوَاہُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي
حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدُوْیَہ بعض نے کہا یہ آیت اُتری ہے حق مین بعض اہل مکہ کے بعض نے کہا حق مین
جبر مولی عامر بن الحضرمی کے اُتری ہے اسکے آقا نے اسپر بابت اختیار کفر کے زبردستی کی تہی لکن
اول اولی ہے اور حق یہ ہے کہ آیت عام ہے حق مین ہر مکرہ علے الکفر کے جب کہ دل اسکا ایمان کے

ساتهه مطمئن هو اگرچه سبب نزول خاص هے آیت دلیل هے اسپر که محل ایمان دل هے ولکن جس کا سینه کفر پر منشرح هوا اور اسنے کفر کو اختیار کیا اور راضی با کفر هوا اور کفر پر جی خوش رها پس ایسے لوگون پر الله سبحانه تعالی کا غضب هے اور آخرت مین عذاب عظیم هے عبدالله بن ابی سرح اسیطرح کا تها نزول اس آیت کا اسی کے حق مین هوا هے اور ابن سیرین نے کها حق مین عیاش بن ربیعه کے اتری هے ابن عباس رضی الله تعالی عنهما نے کها ابن ابی سرح کاتب حضرت صلی الله علیه وسلم تها شیطان نے بهکا دیا وه کفار مین جا ملا حضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے دن فتح کے اسکے قتل کا حکم دیا عثمان بن عفان رض نے اسکے لیے پناه چاهی حضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے پناه دی حسن و عکرمه نے بهی اسیطرح کها هے مرتدین کے لیے غضب و عذاب عظیم جمع کیا اس سے بڑهکر اور کیا وعید هوگی یه کفر بعد ایمان کے یا یه غضب و عذاب اسلیے هے که ان لوگون نے حیات دنیا کو جو ایک شے فانی هے آخرت پر جو که باقی دائمی هے دوست رکها الله اس قوم کو جو اسکے علم مین کافر هے هدایت نهین کرتا بلکه الله نے ان کے دلون اور کان اور آنکهون پر مهر لگادی هے وه مواعظ کو نهین سمجهتے اور آیات حقه کو نهین سنتے دیکهتے یه غافل هین اس عذاب سے جو انکو آخرت مین هوگا ضمیر فصل مفید اسکو هے که انکی غفلت انتها کو پهونچگئی هے اسلیے که کوئی غفلت اس غفلت سے بڑهکر نهین هے لامحاله ولا جرم وه آخرت مین زیان کار هین اس سے زیاده اور کیا خسران هوگا که انجام ان کا نار هے جس مین همیشه یه نابکار رهینگے الله نے اسجگهه چهه وصف بیان کیے ایک سزاوار غضب خدا هونا دوم استحقاق عذاب عظیم کا تیسرے استحباب حیات دنیا کا چهارم حرمان هدایت خدا سے پنجم مهر کا لگنا دل کان آنکهه پر ششم منجمله غافلین کے هونا ثُمَّ اِنَّ

رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

پهر یون هے که تیرا رب ان لوگون پر که وطن چهوڑا هے بعد اسکے که بچلائے گئے پهر لڑتے رهے اور ٹهیرے رهے تیرا رب ان باتون کے بعد بخشنے والا مهربان هے جسدن آویگا هر جی جواب سوال کرتا اپنی طرف سے اور پورا ملیگا هر کسی کو جو اسنے کمایا اور انپر ظلم نه هوگا ف مکه مین بعض لوگ کافرون کے ظلم سے پهسل گئے تهے یا زبان سے لفظ کهه لیا تها اسپیچهے جب اتنے کام کیے ایمان کے وه تقصیر بخشی گئی ایک بزرگ تهے عمار رض انکے باپ یاسر رض اور مان سمیه ظلم اٹهاتی مرگئی پر لفظ کفر نه کها بیٹے نے خوف جان سے لفظ کهدیا پهر روتے هوئے حضرت صلی الله علیه وآله وسلم پاس آئے تب یه آیتین اترین الله نے کها اسدن کوئی کسی طرف نه بولیگا اور نه ظلم چلے

سکیگا انتہی یہ ایک دوسری نوع ہے مستضعفین کی مکہ مین جو اپنی قوم مین خوار و حقیر تھے وہ فتنے مین انکے واقع ہوگئے پہر انکو قابو رہائی کا ملا انہون نے اپنے شہر چہوڑکر اور اہالی و اموال سے منہ موڑکر اللہ کے رضا و مغفرت کے لیے ہجرت کی اور سلک مومنین مین منتظم ہوے اور کافرون سے سانتہ جہاد کیا اور صبر اختیار کیا اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ وہ بعد اس حالت فتنہ کے دن معاد کے انکو بخشدیگا اور انپر رحم کریگا جسدن کہ ہر نفس اپنے طرف سی حجت لائیگا کوئی کسی طرف نہ بولیگا نہ باپ نہ بیٹا نہ بہائی نہ بی بی اور ہر جان کو جو کچہ اس نے کمایا ہے خیر و شر سے بہر پور ملیگا کسیپر ظلم بابت نقصان ثواب خیر کے اور زیادت کی جزا شر پر نہ ہوگا وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا فتح البیان مین کہا ہے جن لوگون نے ہجرت کی ہے دار کفر سے طرف دار اسلام کے جیسے عمار اور انکے اصحاب بعد اسکے کہ کفار نے انکو فتنہ مین ڈالا تہا پہر انہون نے اللہ کی راہ مین جہاد کیا اور ایذاے کفار و مشاق تکلیف پر صابر رہے اللہ تعالے انکا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے مجادلہ سے مراد عذر لنگ ہے جو قابل قبول نہ ہوگا جیسے یہ کہنا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ بتائی اللہ نے ایک کہاوت ایک بستی تہی چین امن سے چلی آتی تہی اسکو روزی فراغت کی ہر جگہہ سے پہر ناشکری کی اللہ کے احسانون کی پہر چکہایا اسکو اللہ نے مزہ کہ لنکے تن کے کپڑے ہوئے بہوک اور ڈر بدلا اُسکا جو کرتے تھے اور انکو پہونچ چکا رسول انہی مین کا پہر اسکو جہٹلایا پہر پکڑا انکو عذاب نے اور وہ گنہگار تہے **ف** ایسے بہت شہر ہوتے ہین پہر یہ احوال فرمایا کہ کا تن کے کپڑے بہوکہ اور ڈر یعنی ایک دم بہوکہہ اور ڈر سے خالی نہ رہنے لگے انتہے ابن کثیر نے کہا یہ ایک مثل ہے مراد اس سے اہل مکہ ہین یہ شہر امن چین مین تہا مطمئن و مستقر تہا اسکے گرد سے لوگ اوچک لیے جاتے تہے لکن جو کوئی اسکے اندر آجاتا وہ امن مین ہوجاتا اسکو کچہ ڈر نہ ہوتا جسطرح اللہ نے فرمایا ہے وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا یعنی اور کہنے لگے اگر ہم راہ پڑین تیرے سانتہ اُچکے جاوین اپنے ملک سے کیا ہمنے جگہہ نہین دی انکو ادب کے مکان مین پناہ کی کہچے آتے ہین اس طرف میوے ہر چیز کے روزی ہمارے طرف سی اسیطرح اسجگہہ کہا کہ اس بستی کا رزق فراغت سے آتا تہا یعنے سہل و آسان طور سے حاصل ہوتا تہا یہ آمد ہر طرف سے تہی اس بستی نے اللہ سبحانہ وتعالی کی نعمتون

کا کفران کیا سب سے بڑی نعمت بعثت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہے کما قال تعالی الم تر الی الذین بدلوا نعمة
اللہ کفرا و احلوا قومہم دار البوار جہنم یصلونہا و بئس القرار یعنے تونے نہ دیکہے جنہون نے
بدلا کیا اللہ کے احسان کا ناشکری اور اتارا اپنی قوم کو تباہی کے گہر مین جو دوزخ ہے پیٹہین گے اس مین اور برا
ٹہکانا ہے و لہذا اللہ نے انکو دونو حال دل بدل دیے چنانچہ فرمایا کہ چکہایا ان کو لباس گرسنگی و خوف کا بعد ازانکہ
ہر شے کے ثمرات وہان لائے جاتے تہے اور ہر جگہہ سے رزق گوارا آتا تہا یہ اسلیے کہ انہونے رسول کا عصیان
کیا اور مخالفت اختیار کی رسول نے انپر بددعا کی کہ سات سال تک مثل سالہاے زمانہ یوسف علیہ السلام کے
قحط رہی اس خشک سالی مین جو کچہ ان کے پاس تہا سب جاتا رہا اونٹون کی اون خون آلودہ کہائی اور حضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خوف سی جو مدینے کو ہجرت کر گئے تہے امن کو بہول
گئے سطوت جیوش و سرایاے سے سارا مال انکا برباد ہوگیا یہانتک کہ اللہ نے مکہ کو مفتوح کیا یہ بلا انپر بسبب انکی
کرتوت و بغی و تکذیب رسول کے آئے کون رسول جو خود انہین مین مبعوث ہوا تہا یا جسکی منت انپر رکہی تہی کما
قال تعالی لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم الآیة یعنے اللہ نے
احسان کیا ایمان والونپر جو بہیجا ان مین رسول ان ہی مین کا پڑہتا ہے انپر آیتین اسکی اور سنوارتا ہے انکو
اور سکہاتا ہے انکو کتاب اور کام کی بات اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہ تہے اور فرمایا فاتقوا اللہ یا اولی الالباب
الذین آمنوا قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یعنے سو ڈرتے رہو اللہ سے ای عقل والو جنکو یقین ہے
اللہ نے اتاری ہے تمپر سمجہوتی رسول ہے جو پڑہتا ہے تم پاس آیتین اللہ کی کہلی سنانیوالی کہ نکالے ان کو
جو یقین لائے اور کیے بہلے کام اندہیرون سے اوجالی مین اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کچہ بہلائی
اسکو داخل کرے باغون مین نیچے بہتی جنکے نہرین سدا رہین ان مین ہمیشہ البتہ خوب دی اللہ نے اسکو روزی
اور فرمایا کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم آیاتنا و یزکیکم و یعلمکم الکتاب و الحکمة
یعنے جیسا بہیجا ہمنے تم مین رسول تم ہی مین کا پڑہتا تمہارے پاس آیتین ہماری اور تمکو سنوارتا اور سکہاتا کتاب
اور تحقیق بات اور جسطرح کہ کافرون پر انکا حال منعکس ہوا کہ بعد امن کے خائف ہوئی اور بعد عیش رغید کے گرسنہ
اسیطرح اللہ نے حال مومنین کا بہی بدلدیا کہ بعد خوف کی انکو امن ملا اور بعد عیلہ یعنے محتاجی کے فراغت حاصل
ہوئی اور وہ امراء و حکام و سادہ و قادہ و ائمہ مردم ہوگئے یہ قول ہمارا کہ یہ مثل حق مین اہل مکہ کے ہے قول
ابن عباس کا ہے مجاہد و قتادہ و ابن زید و زہری بہی اسیطرف گئی ہین سلیم بن نمیر کہتے ہین ہم حج سے ہمراہ

حفصہ زوج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے مدینے میں حفصہؓ ان کا
حال پوچھتی تھیں تاکہ بنی بن ہوا نے سبب آدمی کو بھیجکر حال دریافت کیا انہوں نے کہا عثمانؓ مارے گئے حفصہؓ
نے کہا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں ہے میری جان یہ وہی قریہ ہے جسکے حق میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے وَ
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً الآیۃ بعض نے کہا یہ قریہ مدینہ ہے فتح البیان میں کہا ہے اس قریے
کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ مراد اس سے کوئی قریہ معین ہے یا غیر معین زمخشری نے کہا ہر قوم جسپر اللہ نے انعام
کیا ہے اور نعمت اس قوم کو سرکش کر دیا اس نے کفران نعمت کیا اور پہنچے اللہ عزوجل نے اپنی نقمت نازل
کی جیسا کہ ان پر بھی ایسے لوگ پہنچتے ہیں قرطبی نے کہا یہ ایک مثل ہے کوئی ساتویں ہو سائر قریے میں سے جو
اس صفت پر ہیں جائز ہے کہ مراد قریہ مقدرہ ہو اس صفت پر اور جائز ہے کہ اگلے زمانے میں کوئی قریہ اس حال کا
ہو جسکی مثال اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکہ کے لیے بیان کی واسطے ڈرانے کے کہ کہیں اے اہل مکہ تمہارا انجام بھی اسی
کا ایسا اور سختی کا سا نہ ہو اکثر لوگوں نے کہا یہ نہیں مکہ مراد مکہ ہے لیکن قول ثانی ارجح ہے کیونکہ قریہ اس جگہ
نکرہ واقع ہوا ہے اور عموم کے سیاق میں مدخول اولیٰ داخل ہے نیز اس صورت میں وعید ابلغ واکمل ہے
اور غیر مکہ شامل ہے اور اگر فرض کریں کہ مکہ ہی مراد ہے تو شامل ہذا انذار غیر کا ہے کہ انجام مکے کا سا نہ
ہو ابن عباسؓ نے کہا مکہ مراد ہے عطیہ نے کہا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے کہا وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ
یعنی اور انکو پہونچ چکا رسول ان ہی میں کا پھر اسکو جھوٹلایا یعنی اس سے مکہ ہی مراد ٹھیرتا ہے واقدی نے
کہا مشبہ بہ کا ذکر کیا مشبہ کا ذکر نہیں کیا اسلئے کہ وہ واضح ہے نزدیک مخاطبین کے اور آیت نزدیک عامہ مفسرین
کے حق میں اہل مکہ کے اتری ہے انکا امتحان خوف وجوع سے لیا گیا تھا بعد امن ونعمت کے جبکہ انہوں نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی ابن شہاب نے کہا یہ قریہ مدینہ ہے لیکن معلوم نہیں کہ اس تعیین پر کیا دلیل
ہے اور کونسا قرینہ اسپر قائم ہوا ہے دار الہجرۃ نے کہ مسکن انصار تھا کب کفران نعمت کیا اور کسوقت اللہ نے
اسکو لباس خوف وجوع پہنایا بلکہ مدینہ تو وہ جگہ ہے کہ جسطرح بھٹی لوہے کا میل نکالدیتی ہے اسیطرح مدینہ اپنا
میل کچیل نکالدیتا ہے جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے اور فرمایا ہے اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
رغد سے مراد وسعت ہے یعنے کشایش رزق ہر مکان سے مراد بحر وبر ہے کہ مکہ ومدینہ میں ہر شہر کا غلہ میوہ وغیرہ
آتا ہے کفران نعمت سے مراد انکار اللہ کا اور تکذیب رسول ہے جوع اور خوف کے لیے لباس کا استعارہ کیا کہ جس
طرح کپڑا بدن پر ظاہر ہوتا ہے اسیطرح اثر لاغری وسیاہی رنگ وسوء حال کا ان پر ظاہر ہوا **حکایت**

ابن ہرمز دوی زندیق نے ابن الاعرابی سے کہا کیا لباس بھی چکھا جاتا ہے ابن الاعرابی نے جواب دیا کہ لا باس ایھا
النسناس یعنے اے نسناس کچھ حرج نہیں ہر مانا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی نہ تھے کیا عربی بھی نہ تھے گویا
اس نے ابن طعن کیا تھا کہ مناسب کیا تہا اللہ لباس الجوع تہا نہ اذاقہا اللہ ابن الاعرابی نے اسپر رد کیا علماء بیان
نے کہا ہے کہ اس صنعت کو تجرید استعارہ کہتے ہین یہ ترشیح استعارہ سے بجہت مبالغہ مستحسن نسبۃ سبطی اسمہ فتح البیان
مین ہے فراء نے کہا ساتہ صفات قریہ پر جاری کیے گئے مگر یصنعون ہمین تنبیہ ہے اس بات پر کہ مراد حقیقت
مین اہل قریہ ہین واللہ اعلم اہل مکہ کے پاس انکی جنس کا رسول آیا جسکی نسب کو وہ جانتے پہچانتے ہین اس نے حکم
دیا اس کام کا جس مین انکا نفع ہے اور منع کیا اس کام سے جس مین انکا ضرر تہا انہون نے اس رسول کو
جہٹلایا اسپر اللہ کیطرف سے عذاب اترا اور حال یہ ہے کہ وہ ان افاعیل و مفاعیل بن اپنی جانون پر فسادو
ستمگار تہے کہ عذاب ابدی ۵ انکو مستحق ٹہیرایا فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا نِعْمَتَ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا
تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ط مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ص وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ سو کہاو جو روزی
دی تم کو اللہ نے حلال اور پاک اور شکر کرو اللہ کے احسان کا اگر تم اسیکو پوجتے ہو یعنے ایمان لاؤ اور حلال
کو حرام مت کرو اپنی عقل سے یہی حرام کیا ہے تمپر مردہ اور خون اور سور کا گوشت اور جسپر نام پکارا اللہ کے
سوا کسیکا پہر جو کوئی ناچار ہو جاوے نہ زور کرتا ہو نہ زیادتی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور مت کہو
اپنی زبانون کے جہوٹہہ بتانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جہوٹہہ باندہو بیشک جو
جہوٹہہ باندہتے ہین اللہ پر بہلا نہین پاتے تہوڑا سا برت لین اور انکو دکہ کی مار ہے **ف** اللہ نے اپنے
ایماندار بندون کو حکم دیا رزق حلال طیب کے کہانے کا اور اپنا شکر بجا لانے کا کیونکہ منعم متفضل ابتداءً
اور مستحق عبادت وحدہ لاشریک لہ ہے پہر حرام ماکولات کا ذکر کیا جس مین انکا ضرر ہے دنیا و دین سے جیسے مردار
اور خون اور گوشت خوک اور جو نام پر غیر اللہ کے ذبح ہو ہان مضطر کو بغیر بغی و عدوان کے بقدر سد رمق
کہا لینا درست ہے تفصیل اس مقام کی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے پہر اللہ نے منع کیا کہ تم مشرکون کی راہ
پر نہ چلو جنہون نے مجرد اپنی رائے سے نام رکہکر کچہ اشیاء کو حرام حلال ٹہیرالیا ہے جیسے بحیرہ و سائبہ و وصیلہ

وحام وغیر ذلک کہ جاہلیت مین یہ کام واحکام نکالے تھے سوتم اپنی زبان سے اسطرح کی تحلیل وتحریم دروغ نہ کرو کہ اللہ پر افترا پردازی ہو ابن کثیر کہتے ہین وَیَدْخُلُ فِی ھٰذَا کُلُّ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً لَیْسَ لَہٗ فِیْہَا مُسْتَنَدٌ شَرْعِیٌّ اَوْحَلَّلَ شَیْئًا مِمَّا حَرَّمَ اللّٰہُ اَوْحَرَّمَ شَیْئًا مِّمَّا اَبَاحَ اللّٰہُ بِمُجَرَّدِ رَاْیِہٖ وَتَشَھِّیْہِ یعنے اس مین ہر وہ شخص داخل ہے جسنے کوئی بدعت نکالی اور اسکی اسمین کوئی سند شرعی نہ ہو یا جن چیزون کو اللہ سبحانہ وتعالی نے حرام کیا ہے ان مین سے کسی چیز کو حلال کرے یا جن چیزون کو اللہ نے مباح کیا ہے انمین سے کسی چیز کو حرام کرے محض راے اور خواہش کے ساتھہ پھر وعید فرمائی ان لوگون پر جو اللہ پر بہتان وطوفان باندھتے ہین کہ ان کو کبھی فلاح نہ ہوگی نہ دنیا مین نہ آخرت مین دنیا مین اسلیے کہ دنیا ایک متاع قلیل ہے اور آخرت مین اسلیے کہ وہان عذاب الیم ہوگا کما قال تعالے نُمَتِّعُھُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّھُمْ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیْظٍ کام چلا دینگے ہم انکے تھوڑے دنون پھر پکڑ بلا دین گے انکو گاڑھی مار مین اور فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ نُذِیْقُھُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ یعنے جو لوگ باندھتے ہین اللہ پر جھوٹھ بھلا نہین پاتے برت لینا دنیا مین پھر ہماری طرف ہے انکو پھرنا پھر چکھا دین گے ہم انکو سخت عذاب اسپر کہ منکر ہوتے تھے فتح البیان کا بیان ناتج یہ ہے کہ مضمون آیت کا یہ ہے کہ جب تم ایمان لے آئے اور تمنے کفر کو چھوڑ دیا تو اب تم حلال طیب کھاؤ مراد غنائم ہین اور خبائث کو ترک کردو وہ مردار اور خون ہے یہ خطاب ہے مسلمانون کو جمہور مفسرین اسی کے قائل ہین یا خطاب ہے مشرکین کو جیسا کہ تھے حکاہ الواحدی لکن اول اولی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی کی نعمت کا شکر بجا لاؤ اگر تم اللہ کا حکم مانتے ہو اور اسی وحدہ لا شریک لہ کو پوجتے ہو اللہ نے تمپر مردار اور خون اور گوشت خوک کو اور جسپر غیر اللہ کا نام پکارا جائے خواہ صنم ہو یا وثن یا نصب یا کوئی روح خبیث جن کی یا کوئی روح طیب انس کی جیسے نبی وولی وصالح زندہ ہو یا مردہ یا نام کسی بادشاہ ووزیر وامیر کا کہ اسکے لیے یہ جانور ذبح کیا جاتا ہے تو وہ شی حرام ہے حدیث مین آیا ہے مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنے جو شخص خدا کے نام کے سوا کسی چیز کو ذبح کرے وہ ملعون ہے یعنی خواہ اسپر وقت ذبح کے نام اس غیر کا لے یا نہ لے بلکہ اللہ ہی کا نام لے مگر وہ غیر کے نام سے مشہور ہو چکا ہے اور نیت اسی غیر کی ہے تو اب ذکر کرنا نام خدا کا کچھہ نافع نہین ہوتا اسلیے کہ یہ حیوان منسوب طرف غیر کے ہے اور اس مین ایسی خباثت آگئی جو مردار مین بھی نہ تھی کیونکہ وہ مردار اسیوجہ سے ہوا کہ اللہ کا نام اسپر نہین لیا گیا تھا اور اس حیوان کی روح واسطے غیر اللہ کے

ہے ولہذا نظام نیشاپوری نے اپنی تفسیر مین اجماع اہل علم کا نقل کیا ہے اس بات پر کہ ذبیحہ مسلم کا جسکے ذبح سے
قصد تقرب الی غیر اللہ ہے بسبب مرتد کا ہے وہ خود بہی مرتد ہوگیا کفار جاہلیت اپنے گہرون سے باہر نکلتے تہے اصنام
کے نام پکار کر لیتے رستون اور راہون اور سڑکون مین اور جب مکے مین پہونچتے کعبے کا طواف کرتے حالانکہ
یہ طواف انکا نزدیک اللہ کے قبول نہ تہا ولہذا اللہ نے یہ آیت اتاری فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ
هٰذَا سو نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس برس کے بعد اسیطرح جب کوئی شخص رفع صوت حق مین کسی حیوان
کے کریگا کہ یہ حیوان واسطے فلان کے ہے یا اسکو واسطے اس فلان کے ذبح کریگا پہر وقت ذبح کے
اللہ کا نام لیگا توہرگز حلیت اسپر مترتب نہ ہوگی ہان اگر تائب ہوکر اصلاح نیت کرلیگا اور یہ رفع صوت
موقوف کردیگا اور قصد تقرب الی غیر اللہ باقی نہ رہیگا اور پکار کر کہدیگا کہ یہ جانور اللہ سبحانہ وتعالی کی
نذر وتقرب کے لیے ہے اور بسم اللہ کہکر ذبح کریگا اور کہیگا کہ مین نے اس نذر معصیت اور ارادہ شرک سے
توبہ کرلی ہے تو کہانا اس حیوان کے گوشت کا درست ہوجائیگا رہی یہ بات کہ بعض یا اکثر مفسرین نے تفسیر
ما اہل لغیر اللہ بہ کی ذبح کے ساتہہ کی ہے سو وجہ اسکی یہ ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تہی اور جنکے حق
مین اتری تہی وہ لائق علاوہ رفع صوت لغیر اللہ کے وقت ذبح کے بہی اسم غیر اللہ جسکا تقرب انکو منظور
ومنوی ہوتا تہا لیتے تہے لہذا تفسیر مطابق واقع کے ظاہر ہوئی یہ علم غیب عامہ مفسرین کو نہ تہا کہ اس
امت کے جہلاء آخر زمان قیامت توام مین مجرد رفع صوت پر قناعت کرینگے لیکن جب وقوع اس شرک
کا دنیا مین عموما اور سرزمین ہندوستان مین خصوصا ہوا تو علماء دیندار اور راسخین ابرار نے اپنی تفسیر
مین بسط اس مسئلے کا کردیا تفسیر فتح العزیز شاہد عدل ہے اسپر علاوہ اسکے قاعدہ اصول تفسیر وفقہ کا یہ ہے
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اس قاعدہ پر اتفاق ہے علماء معانی وبیان کا اگر یہ قاعدہ قرآن
وحدیث مین معتبر نہ ٹہیرایا جائے تو بہت سا احکام کتاب وسنت کا اہمال ہوجاے اور دین کامل اور
نعمت تمام نہ ٹہیرے اکالین لطالبین جنکو علم دین سے بہرہ نہین ہے وہ ایسے مواضع مین ہذیانات
بک کر حرام کو اپنی راے مجرد سے خلاف مراد خدا ورسول حلال کرلیتے ہین سو وہ لائق خطاب والتفات
نہین ہین تو پہر کیا کرین ؂ اِذَا رَضِیَتْ عَنِّیْ کِرَامُ عَشِیْرَتِیْ + فَلَا زَالَ غَضْبَانَ عَلَیَّ لِئَامُهَا
پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا کہ جس شخص کو ضرورت مخمصہ داعی ہو طرف تناول کسی شے کے ان محرمات سے
اور وہ کسی دوسرے مضطر پر باغی اور قدر ضرورت وسد رمق سے متعدی نہ ہو تو اللہ غفور رحیم ہے اسکو

اکل محرم پر نہ پکڑے کا بعض نے کہا اسلیے یہ معنے ہین کہ دالی پر باغی اور لوگون پر ساتھ خروج کے واسطے رہزنی کے متعدی نہ ہو جس صورت مین تناول کسی شئے کا محرمات مین سے سفر معصیت مین مباح نہ ہوگا یہ طریقہ کفار کی بابت زیادہ کے ان محرمات پر جیسے وصیلہ وسائبہ وبحیرہ ہین اور بابت نقصان کے جیسے تحلیل مردار وخون ہے تزئیف فرمائی اور کہا مت کہو اپنی زبان کے جھوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ابو نضرہ کہتے ہین جب سے مین نے یہ آیت سورۂ نحل مین پڑہی ہے تب سے آجکے دن تک مین فتیا سے ڈرتا ہون یہ بات انہون نے سچ کہی کیونکہ آیت شریف بعموم خود متناول ہے ہر فتیا کو جو برخلاف کتاب وسنت ہو جسطرح کہ اکثر افتیا کرنے والے رای کی روایت پر یا جاہل علم قرآن وحدیث سے مثل مقلدین مذاہب کے کیا کرتے ہین یہ لوگ اس لائق ہین کہ درمیان انکے اور درمیان انکے فتاوی کے حائل ہونا چاہیے اور ان کو ان جہالات سے روکا جاوے اسلیے کہ یہ فتوی ان کا بغیر علم کے طرف سواد کے اور بدی اور کتاب منیر کے ہوتا ہے ان سے استفتاء کرنیوالے اور یہ فتوی دینے والے گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہین جسطرح کہا ہے ؎

کبھیمۃ عمیاء قاد زمامہا ‏ ‏ اعمی علی عوج الطریق الحائر

ابن مسعودؓ نے کہا ہے قریب ہے کہ ایک آدمی کہے گا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ حکم دیا اس سے منع کیا اللہ کہیگا تو جھوٹا ہے یا وہ آدمی کہتا ہے کہ اللہ نے یہ حلال کیا وہ حرام کیا اللہ اس سے فرمائیگا کہ تو جھوٹا ہے حاصل یہ ہے کہ حکم حلت وحرمت اور فتوی مین پابندی آیت کتاب یا حدیث مستطاب کی چاہیے رای وتقلید رجال کا دخل امور شرعیہ مین نہ ہو غربت اسلام کی اسی مداخلت آراء رجال وتقلیدات قیل وقال سے ظاہر ہوئی ہے اللہ تعالے نے اس قسم کی کارروائی کا نام افتراء کذب علی اللہ رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ ایسے مفتری مراد کو نہین پہونچتے دنیا کا برتاؤ تہوڑا ہے اور آخرت کا عذاب دردناک ہے وعلی الذین ھادوا

حرمنا ما قصصنا علیک من قبل ۚ وما ظلمنٰھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون ۝ ثم ان ربک للذین عملوا السوٓء بجھالۃ ثم تابوا من بعد ذلک واصلحوا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم ۝ جو لوگ یہودی ہین انپر ہمنے حرام کیا تہا جو تجھکو سنا چکے پہلے اور انپر ظلم نہین کیا ہمنے پر اپنے اوپر ظلم کرتے تھے پہر یون ہے کہ تیرا رب ان لوگون پر جنہون نے برائی کی نادانی سے پہر توبہ کی اسکے پیچھے اور سنوار پکڑی تیرا رب ان باتون کے پیچھے بخشنے والا مہربان ہے **ف** سورۂ انعام مین ذکر محرمات یہود کا ہو چکا ہے حلال حرام مین جھوٹ بنانا تہا جب مسلمان ہوئے تب بخشے گئے انتہی اللہ تعالے نے [illegible] یہ ذکر کیا

کہ اس نے ہمپر مردار و خون و لحم خوک و ما اہل بہ لغیر اللہ کو حرام کیا اور وقت ضرورت کے اسکو مباح کہا اور اس مین
توسیع کی اس امت پر کیونکہ اللہ تعالی نے ارادہ آسانی کا ہمارے ساتہہ کیا ہے نہ ارادہ مشکل کا تو جو چیز شریعت
یہود مین یہود پر حرام قبل نسخ یہودیت کی تہی اور جس تنگی و اصار و اغلال و حرج مین وہ تہے اسکا ذکر فرمایا
کما قال تعالی فی سورۃ الانعام وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا الی قولہ لَصَادِقُونَ یعنے اور یہود پر ہمنے حرام کیا تہا
ہر ناخن والا اور گائے اور بکری مین سے حرام کی ان کی چربی مگر جو لگی ہو پیٹ پر یا آنت مین یا ملی ہو ہڈی
کے ساتہہ یہ ہمنے انکو سزا دی تہی انکی شرارت پر اور ہم سچ کہتے ہین اور اس جگہہ یہ کہا کہ ہمنے کوئی ظلم انپر
نہین کیا اور کسیطرح کی تنگی مین انکو نہین دیا بلکہ خود انہون نے اپنی جانون پر ظلم روا رکہا اور مستحق عذاب
ٹہیرے کقولہ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن
سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا یعنے یہود کے گناہ سے ہمنے حرام کین انپر کتنی پاک چیزین جو انکو حلال تہین اور
اس سے کہ اٹکتے تہے اللہ کی راہ سے بہت پہر اللہ سبحانہ وتعالی نے براہ امتنان وتکرم حق مین عصاۃ مومنین
کے یہ خبر دی کہ جو کوئی ان مین سے توبہ کریگا اللہ تعالی اسکی توبہ قبول فرمائیگا بعض سلف نے کہا کُلُّ مَنْ
عَصَى اللَّهَ فَهُوَ جَاهِلٌ اصلاح سے مراد اقلاع ہے معاصی سے اور اقبال فعل طاعت پر اللہ سبحانہ وتعالی
بعد اس فعل وزلت کے بخشدیتا ہے رحم کرتا ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ تحریم کسی شی کی یا تو اسلیے ہوتی ہے
کہ اس مین ضرر ہے یا اسلیے کہ جنپر حرام ہے وہ بغی کرنے لگتے ہین اللہ پاک نے یہود پر وہ اشیاء بطور عقوبت
کے حرام کردیے تہے پہر جن لوگون نے کوئی برا کام جہالت کی راہ سے کیا ہے یعنے عارف باللہ یا
بعقاب اللہ نہ تہے اور کچہ تدبر انجام کار مین بسبب غلبہ شہوت کے نہ کرتے تہے جب وہ توبہ کرلیتے ہین
اور اپنے حال کی اصلاح کرتے ہین تو اللہ سبحانہ وتعالی بعد اس توبہ وصلاحیت کے انکا قصور معاف کردیتا
ہے کیونکہ وہ غفور رحیم ہے عمل سوء اس شخص سے صادر ہوا کرتا ہے جو عاقبت سے جاہل ہے کیونکہ عقلمند آدمی
ہرگز برے کام کرنے پر راضی نہین ہوتا ہے اس آیت مین لفظ سوء جامع ہر فعل قبیح ہے اسکے نیچے کفر اور
ساری معاصی داخل ہین اور اس مین بیان سعت رحمت ومغفران کا ہے اس آیت کی تفسیر سورۂ نساء

مین گذر چکی ہے إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ شَاكِرًا

لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ

لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ ثُمَّ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝

اصل ابراہیم تہا راہ ڈالنی والا حکمبردار اللہ کا ایک طرف کا ہوکر اور نہ تہا شریک والون مین حق ماننے والا اسکے احسانون کا اسکو اللہ نے چن لیا اور چلایا سیدہی راہ پر اور دی ہمنے اسکو دنیا مین خوبی اور وہ آخرت مین اچھے لوگون مین ہے پہر حکم بہیجا ہمنے تجہ کو کہ چل دین ابراہیم پر جو ایک طرف کا تہا اور نہ تہا شریک والون مین

ف یعنے حلال وحرام مین اور دین کی باتون مین اصل ملت ابراہیم ہے اور عرب کے لوگ کہتے ہین آپ کو حنیف اور شرک کرتے ہین انکی راہ پر نہین اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابراہیم کو دنیا کی خوبی اور آسودگی اور قبولیت سب جہان مین دی تہی درمیان مین یہود ونصاری کو موافق انکے حال کے او حکم ہی ہوئے آخر پیغمبر پر اسی ملت پر آئے انتہے آخر اول لیعنے وار دا ابتدا توحید خالص کی دنیا مین ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والتسلیم سے ہوئی اصل بانی کار اس حق مبین کے وہ تہے اور اسی توحید کامل کی وجہ سے دنیا وآخرت مین اچہی رہے اور انجام نبوت وتوحید حق کا آخر پیغمبر پر ہوا اب بعد خاتم المرسلین سید الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی فرد بشر بیان توحید وملت حقہ حنیف کا بہتر آپ سے نہین کرسکتا ہے لکن جسطرح عرب آپکو حنیف کہتے تہے اور فعل وقول عمل وحال مین برخلاف خلیل حنیف علیہ السلام کے تہے اسیطرح اس امت اسلام کے جاہل آپکو مسلمان موحد کہتے ہین لکن عمل وفعل وقول وحال دیکھو تو نرے مشرک ومبتدع ہین فَمَا اَشْبَہَ اللَّیْلَۃَ بِالْبَارِحَۃِ عرب اگر سچے حنیف ہوتے اور توحید خالص پر قائم رہتے تو کچہ حاجت پیغمبر کے آنے کی اور قرآن کے اترنیکی نہ ہوتی لکن جو کہ فعل انکا مخالف قول تہا اور وہ درحقیقت آلودہ چرک شرک ومعاصی ہوگئے تہے اور نام کے حنیف تہے ناکام کے ضرورت ہوئی کہ نبی آئے اور کتاب لائے اور ملت ابراہیم کو زندہ کرے اور افاعیل ومفاعیل جاہلیت کو مٹائے اسیطرح اس زمانہ غربت اسلام مین اشد ضرورت ہوئی کہ بعض عالم باللہ ہر قرن وزمان مین مضامین توحید خالص کے فہمایش واشاعت کرین اور جاہل مسلمانون کو جتلا دین کہ جس کام مین تم پڑے ہوئے ہو شرک ہے یا بدعت ضالہ اور تم ہمراہ ان اعمال وافعال کے مسلمان نہین ہو بلکہ مشرک ومبتدع ہو چنانچہ زمان ہجرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس زمانے تک ہر قرن مین ایک طائفہ اہل حق نے یہ کام زبان وسعت وسنان سے کر دکہایا اور تصانیف عمدہ وتالیفات سربمہر چہوڑ گئے اور خلف صدق نے باقتدار سلف صالح تبلیغ مین ان رسائل ومسائل کے ہمیشہ جہد بلیغ رکہا اور کچہ نہ کچہ کسے قدر لوگ جو اللہ کے علم ازلی مین موفق وسعید ٹہیرے تہے انہون نے ہدایت پائی اور راہ مستقیم

کتاب وسنت پر چلے اور عقیدہ وعمل مین موحد پاک اور متقی صاف ہوگئے اور جنکے لیے شقاوت سابق ہو چکی تھی انہون نے نہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین حق قبول کیا اور نہ بعد زمانہ حضرت کے اور نہ اب تک راہ سنت و تقویۃ الایمان ودین خالص ورسائل مشتگانہ توحید پر کان رکھتے اور سنتے اور سمجھتے ہین فانما علماء کے ذمی پہ اسیقدر ہے کہ وہ تبلیغ حق کردین ماننا نہ ماننا کام مبلغ الیہم کا ہے واللہ الموفق ابن کثیر کہتے ہین اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندہ ورسول وخلیل ابرہیم امام الحنفاء ووالد الانبیا کی مدح فرمائی اور انکو مشرکین اور یہودیت ونصرانیت سے بری کیا اور فرمایا کہ وہ ایک امام مقتدی تھے لائق پیروی کرنے کے اور قانت تھے یعنے خاشع مطیع اور حنیف تھے یعنے منحرف قصداً شرک سے طرف توحید کے ولہذا فرمایا کہ وہ مشرکون مین نہ تھے ابن مسعودؓ نے کہا امت سے مراد معلم الخیر ہے اور قانت مطیع خدا ورسول ابن عمرؓ نے کہا امت وہ ہے جو لوگون کو ان کا دین سکھائے ابن مسعود رضہ نے کہا اِنَّ مُعَاذًا کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیْفًا یعنے معاذ تمہارا ہ ڈالنے والا حکمبردار اللہ کا ایک طرف کا ہوکر فردہ بن نوفل کہتے ہین میںنے اپنے جی مین کہا کہ ابو عبد الرحمان نے اس قول مین غلطی کی پھر کہا اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً اصل ابراہیم تمہارا راہ ڈالنے والا تو جانتا ہے کہ امت کیا ہے اور قانت کیا میںنے کہا اللہ جانے کہا امت وہ ہے جو لوگون کو خیر سکھائے یعنی علم دین اور قانت وہ ہے جو اللہ ورسول کا مطیع ہو سو معاذ ایسے ہی تھے یہ روایت ابن مسعودؓ سے کئی طرح سے آئی ہے مجاہد نے کہا وہ تنہا ایک امت تھے اور قانت بمعنے مطیع ہے دوسرا قول مجاہد کا یہ ہے کہ ابراہیم تنہا ایک گروہ مومن تھے اور سارے لوگ اسوقت کفار تھے قتادہؓ نے کہا ابراہیم امت یعنی امام ہدے تھے اور مطیع پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی نعمتون کا شکر بجالایا کرتے تھے کقولہ وَاِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی یعنے ابراہیم کے جن نے پورا اتارا یعنے ابراہیم نے پوری بجاآوری ہمارے حکم کی کی اجتبا سے مراد اختیار واصطفا ہے کقولہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اِبْرَاھِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا بِہٖ عٰلِمِیْنَ اور آگے دی تھی ابراہیم کو اسکی نیک راہ اور ہم رکھتے ہین اسکی خبر ہدایت سے طرف صراط مستقیم کے مراد یہ ہے کہ وہ عبادت اللہ وحدہ لاشریک لہ کی مطابق شرع مرضی کے کرتے تھے نہ کسی اور کی اسی امر کی طلب کرنے کی ہدایت سورہ فاتحہ مین فرمائی ہے کہ ہر بندہ ہر رکعت نماز مین اھدنا الصراط المستقیم کہا کرے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی سعادت دارین نہین ہے ولہذا اہل علم باللہ نے کہا ہے کہ موحد فاسق بہتر ہے مشرک متقی سے اور سنی عاصی افضل ہے مبتدع صالح سے رسالہ تذکیر الکل مین تفصیل اس اجمال کی یعنے اثبات توحید

کا سورہ فاتحہ اور ہر چہار قل سے اسیطرح کہا گیا ہے پہر اللہ سبحانہ و تعالی نے کہا کہ ہمنے ابراہیم کو دنیا مین خوبی دی
یعنے وہ سب چیزین جنکا مومن محتاج ہوتا ہے اکمال حیات طیبہ مین وہ سب انکے لیے جمع کردین رہی آخرت سو اس
مین وہ من جملہ صلحا کے ہین صلاح غایت ترقی عبد ہے مراتب سعادت اخروی مین لہذا یوسف علیہ السلام نے
دعا کی تہی تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ موت دے مجہکو اسلام پر اور ملا مجہکو نیک بختون مین مجاہد نے
کہا مراد حسنہ دنیا سے لسان صدق ہے پہر اللہ سبحانہ و تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کی کہ تم ملت
ابراہیم حنیف پر چلو کیونکہ وہ ملت کامل و عظیم و صحیح اور طریق توحید و دین خالص پر ہے ابراہیم کچہ مشرک نتہے
کقولہ تعالے فی الانعام قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے تو کہہ مجہکو تو سجہائی میرے رب نے راہ سیدہی دین صحیح ملت ابراہیم کی جو
ایکطرف کا تہا اور نہ تہا شریک والون مین فتح البیان مین کہا ہے ابن الاعرابی کہتے ہین مرد عالم کو امت
بولتے ہین جو مرد جامع خیر ہے وہ امت ہے واحدی نے کہا اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ امت معلم الخیر ہے
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق مین زید بن عمرو بن نفیل کے فرمایا ہے يَبْعَثُهُ اللّٰهُ اُمَّةً وَحْدَهٗ
اٹہاویگا اسکو اللہ سبحانہ و تعالی ایک ہی گروہ جماعت اسلیے کہ اس نے جاہلیت سے مفارقت کی تہی قالہ مجاہد
اسیطرح جو شخص عالم ہو کر اس زمانے مین اہل شرک و بدعت کے طریقے کا مفارق ہے وہ ان شاء اللہ تعالی بجائے خود
ایک امت مبعوث ہوگا کیونکہ یہ وہ زمانہ غربت اسلام کا ہے کہ مدعیان اسلام سے دنیا لبریز ہے اور موحد مخلص
کو تلاش کرو تو لاکہہ مین سواد رسو مین ایک ہی خاطر خواہ موافق کتاب و سنت کے میسر نہین آتا اور اگر زبانی
دعوی دین خالص حنیف کا کرتا ہے تو عمل اسکا تصدیق اسکے قول کی نہین کرتا یہانتک کہ رسائل مین اظہار
قول حق کا ہوتا ہے لیکن خارج مین وجود اسکا معلوم نہین ہوتا واللہ اعلم بالسرائر بہر حال شان مسلم حنیف
کی یہ ہے کہ اگر تمام دنیا کافر ہو جائے تو یہ ایمان باللہ و توحید خالص سے متزلزل نہو اور اگر تمام روی زمین
کی سلطنت کوئی اسکو دینی کہے تب بہی شرک و کفر کو اختیار نہ کرے اور کسی بلاء و ابتلاء مین غیر اللہ سے مستعین
و مستمد نہو قصہ خلیل جلیل علیہ السلام کو یاد کرے کہ جب انکو آگ مین ڈالا جبریل علیہ السلام نے آکر کہا کہ کچہ مدد
چاہتے ہو کہا تمسے تو کچہ مدد نہین چاہتا اور جسکی مدد کی حاجت ہے وہ خود میرے حال کو جانتا ہے پس اس
استقلال توحید کا یہ نتیجہ ہوا کہ نار گلزار ہو گئی آگ ٹہنڈی پڑ گئی ایک بال بنگا نہ ہوا توحید خالص یہ ہے
اور انجام توحید کا یہ اور مدد الہی توحید پر یہ جو ماجرا ساتہ ابراہیم کے گذرا اگر اللہ تعالے لفظ مسلما نفرماتا

تو آگ کی برودت شاید ہلاک ہو جاتی اسیجگہہ سو حدیث مین آیا ہے کہ دوزخ کہیگی لے مومن یعنے موحد تو جا
تیرے نور ایمان نے میری لپیٹ کو بجہا دیا اللہ سبحانہ وتعالی سے امید ہے کہ وہ اسدن موحدین پر رحم کریگا
اور ان کے معاصی معاف فرما کر آگ سی بچا دیگا اور اگر کوئی بسبب کثرت عصیان کے طبقہ اولی مین نار کے
جائیگا تو بسبب برکت توحید کامل صادق خالص کے ایک نہ ایک دن ناجی ہوگا اور مومن مشرک اگر سارے
جہان کی حسنات لیکر آئیگا تو وہ سب ہبا منثور ہو جاوینگے اور وہ سیدہا دوزخ مین ہمیشہ کے لیے پہلا
جائیگا اسکے لیے امید خلاص نہین ہے قرآن مین دو جگہہ صاف کہدیا ہے کہ شرک بخشا نہین جاتا ہے اور
یہ شرک نہایت مخفی چیز ہے اکثر علماے عامہ پر پوشیدہ رہتا ہے خصوصا فقرا و مشائخ جاہل بالعلم پر اسکو
سواے علماے راسخین کمتر علما رجانتے پہچانتے ہین اس فن کے ائمہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ
ابن قیم و امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی اور امثال و اقران انکے تہے اور ان سے پہلے سارے
علماے مجتہدین اور سلف صالحین اور خلف مین صاحب تقویۃ الایمان و صاحب رسالہ راہ سنت و نحوہما
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ یعنے انبوہ ہی پہلون مین اور تہوڑے ہین پچہلون مین ہم اللہ سبحانہ
وتعالی سے امید رکہتے ہین کہ بوجہ ہمارے قصور عمل کے ایمان ہمارا اور توحید ہماری وقت ہون قبض
روح کے سلب نکرے اور دنیا سے ہمکو ایمان کامل اور توحید خالص پر اٹہائے اللہم آمین ؎

مَذَاهِبُ شَتّٰى لِلْمُحِبِّيْنَ فِي الْهَوٰى وَلِيْ مَذْهَبٌ فَرْدٌ اَعِيْشُ بِهِ وَحْدِيْ

بعض نے کہا امت بمعنی ماموم ہے یعنی وہ شخص جسکی لوگ اقتدا کرین اور اخذ خیر مین اسکو پیشوا بناوین کما
قال اللہ تعالی اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا یعنے مین تجہکو کرونگا سب لوگون کا پیشوا ابن الانباری کہتے
ہین یہ محاورہ کہ حضرت ابراہیم کو امت فرمایا مثل قول عرب کے ہے کہ فُلَانٌ رَحْمَةٌ وَعَلَّامَةٌ وَنَسَّابَةٌ
مقصود اس تانیث سے تناہی فی المعنے ہے ابراہیم کو امت اسلیے کہا کہ ان مین ساری صفات فضل و
سمات خیر و اخلاق حمیدہ مجتمع تہے جو ایک امت مین ہوتے ہین ؎

لَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہو کہ جو کمالات سارے انبیا کو ملے تہے اور جسقدر فضائل جملہ
امم مین تہے وہ سب اس جگہہ ایک ذات پاک خاتم الرسل مین جمع ہو گئے تہے گویا آپ تمام عالم تہے اور
سارے عالم کے لیے رحمت عامہ تہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور تجہکو جو ہمنے بہیجا سو مہر

کرکے جہان کے لوگو نپر دوسری مدح ابراہیم کی یہ فرمائی کہ وہ قانت تھی یعنے مطیع قائم بامر اللہ ابن عباس
نے کہا حضرت ابراہیم اسلام پر تھے ان کے زمانے مین انکی قوم مین کوئی مسلمان نہ تھا فذلک یا قال اللہ تعالے
كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے مَا مِنْ عَبْدٍ تَشْهَدُ لَهٗ اُمَّةٌ اِلَّا قَبِلَ اللّٰهُ شَهَادَتَهُمْ
وَالْاُمَّةُ الرَّجُلُ فَمَا فَوْقَهٗ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً یعنے کوئی ایسا بندہ نہین جسکے
لیے ایک جماعت گواہی دیوے مگر اللہ تعالی انکی شہادت قبول کرتا ہے اور امت کا ایک آدمی پر اطلاق آتا
ہے اور اس سے زیادہ پر اللہ سبحانہ وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق مین فرمایا اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ
اُمَّةً قَانِتًا اَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ حنیف وہ ہوتا ہے جو ادیان باطلہ سے طرف دین حق کی مائل ہو یعنے
مسلم مقیم دین اسلام پر سب ملل ضالہ کو چھوڑ کر اور سب سے رشتہ توڑ کر نرے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی طرف
آجاوے ؎ تَرَكْتُ هَوَى سُعْدَى وَلَيْلَى بِمَعْزِلٍ + وَعُدْتُ اِلَى مَصْحُوْبِ اَوَّلِ مَنْزِلٍ +
وَنَادَتْنِي الْاَشْوَاقُ مَهْلًا فَهٰذِهٖ + مَنَازِلُ مَنْ تَهْوٰى رُوَيْدَكَ فَانْزِلِ اللہ تعالی نے فرمایا کہ
حضرت ابراہیم مشرک نہ تھے جسطرح کہ کفار قریش اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ دین باطل پر تھے بلکہ وہ تو موحد خالص
تھے اپنے بچپن سے بڑھاپے تک یہ ویسی بات ہے کہ اسوقت کے بدعتی و مشرک وگور پرست و پیر پرست یہ زعم
کرتے ہین کہ ساری اگلے بزرگ اس دین اسلام کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے اب تک معاذ اللہ
ایسے ہی تھے جیسے کہ یہ ہین اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالی اجمعین اور ساری علماء و مشائخ سلف انہین
کی طرح مقلد آبا ورواہل پر اور عامل بدع وقائل اشراک باللہ تھے سو یہ محض انکا خیال باطل ہے وہ حضرات
اگر آج موجود ہوتے تو ان پیر پرستون گور پرستون کی صورت سے بیزار ہو جاتے بلکہ انپر جہاد کرنے کا حکم
دیتے اور انکو کافر و مرتد جانتے اور ان کے جنازے پر نماز نہ پڑھتے اور مقابر مسلمین مین دفن نہ ہونے دیتے
پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے کہا کہ ابراہیم ہماری نعمتون کے شکر گذار تھے ہمنے انکو واسطے نبوت کے اختیار
کیا تھا اور سیدھی راہ دکھائی تھی مراد صراط مستقیم سے ملت اسلام و دین حق ہے اور حسنہ دنیا سے خصلت
یا حالت حسنہ یا ولد صالح یا ثناء جمیل یا نبوت یا درود تشہد مین یا قبول عام جمیع امم مین ہے کیونکہ ساری اہل
ادیان انکو دوست رکھتے ہین اور انپر ثنا کرتے ہین کوئی انکا انکار نہین کرتا اللہ نے انکو اولاد طیبہ دی اور
عمر طویل سعت وطاعت مین بخشی اور کوئی مانع نہین ہے اس سے کہ جو کچھ اللہ نے انکو دیا تھا وہ شامل ہے
ان سب امور کو بلکہ سوا اسکے اور بہت خصائل خیر ان مین تھے اس آیت مین التفات ہے غیبت سے واسطے

افادہ زیادت اعتنا کرساتھ شان خلیل جلیل علیہ السلام کے رہی آخرت سودہ اعلی مقامات جنت مین ہو نگے
حرف من اس جگہہ بمعنے مع ہے کیونکہ انہون نے یہ سوال کیا تہا وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ
لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ اور ملا مجہکو نیکون مین اور رکہہ میرا بول
سچا پچہلون مین اور کر مجہکو وارثون مین نعمت کے باغ کا مین کہتا ہون کہ اے اللہ مجہکو بہی ان لوگون مین سے
کردے جنپر یہ دعا صادق آتی ہے مین تیرے خلیل جلیل علیہ السلام کی ذریت سے ہون اور مجہکو بہی دنیا
وآخرت مین حسنات روزی کر تو تواب رحیم اور غفور کریم ہے یہ سب خصال جو اس جگہہ ذکر ہوئے ۹ عدد
ہین ملکہ دس کیونکہ یہ قول کہ پہر وحی کی ہمنے تیری طرف ای خاتم الرسل کہ تو تابع ہو ملت ابرہیم کا خصلت
دہم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے باوجود اس علو رتبہ وسمو منزلت کو کہ سید ولد آدم ہین یہ
سند لیا بہیجا یہ بہی راجع ہے طرف وصف وتعظیم ابرہیم کے کہ حضرت سا شخص ماسور ہوا باتباع ابراہیم
وللہ الحمد ملت اصل مین بمعنے اس شرع کے ہے جو اللہ نے اپنے بندون کے لیے زبان پر کسی پیغمبر
کے بہیجی ہے تحقیق یہ ہے کہ وضع الٰہی جب منسوب ہوتی ہے طرف اس شخص کے جو مودی اس
کا ہے طرف سے اللہ سبحانہ وتعالے کے تو نام اسکا ملت ہوتا ہے اور جب منسوب ہوتی ہے طرف
اسکے جو مقیم ہے اس کا تو نام اس کا دین ہوتا ہے مراد اسجگہہ ملت سے دین اسلام ہے جس سے تعبیر
کی ہے ساتہ صراط مستقیم کے اور مراد اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتباع ملت ابراہیم
علیہ السلام ہے توحید ودعوت الی التوحید مین ابن جریر نے کہا مراد بیزاری ہے اوثان سے اور
تدین بدین اسلام یا مناسک حج یا اصول مین نہ فروع مین ابو السعود نے کہا یعنے اصول وعقائد مین
اور اکثر فروع مین نہ شرائع متبدلہ بہ تبدل اعصار مین انتہے بعض نے کہا ساری شرائع مین بجز
منسوخ کے اور یہ بات ظاہر ہے کرخی نے کہا افضل کو اتباع مفضول کا جائز ہوا اسلیے کہ مفضول سابق
ہے قول وعمل مین قرطبی نے کہا آیت مین دلیل ہے جواز اتباع افضل پر واسطے مفضول کے اس کام مین
جو موی ہے طرف صواب کے اس مین فاضل پر درک نہین ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
افضل انبیا ہین اور انکو حکم ہوا ہے کہ تم انبیا کا اقتدا کرو باآنکہ سید الانبیا ہین کما قال تبارک
وتعالی فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ سو تو چل انکی راہ انتہے یہ اتباع واقتدا اور بات ہے اور تقلید آرا
رجال جس سے نہی آئی ہے اور بات ہے پہر ابراہیم کو حنیف فرمایا اور شرک کی انسے نفی کی زعم مشرکین

پر کہ وہ آپ کو دین ابراہیم پر خیال کرتے تہے جسطرح مقلدہ کو یہ خیال ہے کہ ہم مذہب ائمہ اربعہ مجتہدین پر ہین حالانکہ
چارون امام عالی مقام رضی اللہ تعالی عنہم نے اپنے رائے اور غیر کی رائے کی تقلید سے منع فرمایا ہے ان کے
اقوال کتاب قول مفید و کتاب میزان خضریہ مین شوکانی و شعرانی رحمہما اللہ نے نقل کیے ہین اور شیخ فلانی
نے بھی ایقاظ الہمم بحوالہ کتب فقہ ذکر کیے ہین ولکن مفاسد تعصب و جہل کے لاتحصی ہین اور انصاف اہل جہان
سے ایک قلم مفقود ہوگیا ہے کُلُّ نَفْسٍ قَدْ دِیْنُہَا کا زمانہ مشہود ہے وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا اور
تہا حکم اللہ کا مقرر ٹہیر چکا اس تقلید شوم کی اصل اہل کتاب و مشرکین کے یہان سے نکلی ہے تمام قرآن مجید
گویا مشتمل ہے ان کے رد پر اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ ؕ وَاِنَّ رَبَّکَ لَیَحْکُمُ بَیْنَہُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ ہفتے کا دن جو ٹہیرایا سو انہین پر جو اس مین پہوٹ گئے اور تیرا
رب حکم کرے گا ان مین قیامت کے دن جس بات مین پہوٹ رہے تہے **ف** یعنے اصل ملت ابراہیم
مین ہفتے کا کچھ حکم تہا اس امت پر بھی نہین اتہے ہمین شک نہین ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر ملت مین
ایک دن ہفتے کے دنون مین سے واسطے اجتماع مردم کے عبادت کے لیے مشروع کیا تہا اس امت کے لیے دن
جمعہ کا مقرر کیا اسلیے کہ یہ چہٹا دن ہے جس مین اللہ سبحانہ و تعالی نے خلقت کو کامل و تمام کیا اور نعمت
تمام ہوئی بندون پر کہتے ہین اللہ سبحانہ و تعالی نے اسکی تشریع زبان موسی علیہ السلام پر واسطے بنی اسرائل
کے کی تہی لکن انہون نے اس دن کو چھوڑ کر سنیچر کا دن پکڑا اسلیے کہ اللہ تعالی نے اسدن کوئی مخلوق پیدا
نہین کی بلکہ جمعے کے دن تک وہ آفرینش ساری مخلوقات کی کر چکا اس دن فارغ ہوا اللہ تعالے نے
یہی دن انکے گلے باندہ دیا شریعت موسوی مین اور وصیت کی کہ تم اس دن کو پکڑے رہو اور اسکی محافظت
رکہو اور جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہون تو ان کی متابعت و پیروی کرو اور اس وصیت پر بنی
اسرائیل سے عہد و میثاق و قول و قرار لیا تہا ولہذا فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ یعنی
ہفتے کا دن جو ٹہیرایا سو انہین پر جو اس مین پہوٹ گئے مجاہد نے کہا انہون نے سنیچر کو لیکر جمعے کو ترک کیا
پہر اسکو پکڑے رہے یہانتک کہ عیسی بن مریم مبعوث ہوئے کہتے ہین انہون نے اسدن کو اتوار کے دن
سے بدل دیا بعض کا یہ قول ہے کہ عیسے نے شریعت توریت کو ترک نہین کیا مگر وہی بعض احکام جو منسوخ ہوگئے
تہے اور وہ ہمیشہ اس دن کی محافظت کرتے رہے یہانتک کہ آسمان پر اوٹہ گئے لکن نصاری نے بعد انکے
رفع کے زمانہ قسطنطین مین سنیچر کو اتوار سے واسطے مخالفت یہود کے بدل دیا اور صخرہ کی طرف سے

قبلہ طرف مشرق کے مقرر کر لیا واللہ اعلم صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا فَھٰذَا یَوْمُھُمُ
الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ فَالنَّاسُ فِیْہِ لَنَا تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی
بَعْدَ غَدٍ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ یعنے ہم سب سے پیچھے آنیوالے اور قیامت مین سب سے پہلے ہونگے مگر اتنی بات
ہے کہ انکو ہمسے پہلے کتاب ملی تھی پس یہی دن ہے جو ان پر فرض ہوا تھا اور انہون نے اس مین اختلاف
کیا تھا تو ہمکو اللہ سبحانہ وتعالی نے سوجھا دیا تو لوگ یعنے یہود ونصاری اس مین ہمارے تابع ہین یہود نے ہفتہ
کو اختیار کیا اور نصاری نے اتوار کو یہ بخاری کے لفظ ہین حذیفہ و ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے رفعا اَضَلَّ اللّٰہُ
عَنِ الْجُمُعَۃِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا فَکَانَ لِلْیَھُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ
اللّٰہُ بِنَا فَھَدَانَا اللّٰہُ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَجَعَلَ الْجُمُعَۃَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَکَذٰلِکَ ھُمْ تَبَعٌ لَنَا یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالْمَقْضِیُّ بَیْنَھُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ
یعنے اللہ تعالی نے ہمسے پہلون کو جمعہ کے دن سے بہکا دیا تو یہود نے ہفتہ اختیار کیا اور نصاری نے اتوار پہر ہمکو اللہ
سبحانہ وتعالی لایا اور ہمکو اس نے جمعہ کے دن کے لیے سوجھ دی تو تین دن مقرر ہوے جمعہ اور ہفتہ
اور اتوار اسیطرح وہ قیامت کیدن ہمارے پیچھے ہونگے جسطرح دنیا مین انکے دن ہمارے دن کے پیچھے ہین ا
ہم دنیا مین تو سب سے پیچھے آئے لیکن قیامت کے دن سب سے اول ہونگے اور ہمارا ہی سب سے پہلے فیصلہ ہوگا
رواہ مسلم فتح البیان مین کہا ہے وہاں ہفتے کے دن کا مراد اس سے مسخ ہے جو زمان داود علیہ السلام مین
ہوا تھا یا فرض ہونا تعظیم روز شنبہ کا اور ترک کرنا شکار کا اس دن مین یہود پر ہے نہ کسی پر امم سے جنہون نے
اس دن مین اختلاف کیا تھا اس اختلاف کرنے مین علماء کا خلاف ہے ایک گروہ نے کہا موسے علیہ السلام
نے حکم دن جمعہ کا دیا تھا اور اسدن کو معین کر دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہ دن اور ایام پر فضیلت رکھتا ہے لکن انہون نے خلاف
اسکے کیا اور کہا کہ نہین بلکہ سنیچر کا دن افضل ہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ اے موسے تم ان کو چھوڑ دو اور سنیچر
ہی کو اختیار کرنے دو بعض نے کہا اللہ تعالے نے یہود کو حکم دیا تھا کہ ہفتے مین ایک دن کی تعظیم کیا کرو انکے
اجتہاد مین اختلاف ہوا یہود نے سنیچر کا دن مقرر کر لیا اسلیے کہ اسدن اللہ سبحانہ تعالی خلق کے پیدا کرنے
سے فارغ ہوا ہے نصاری نے دن اتوار کا اختیار کیا اسلیے کہ اس دن مین اللہ تعالے نے بدایت خلق
کی ہے اللہ نے ہر فرقے کو وہی لازم کر دیا جو دن انکے اجتہاد سے قائم ہوا اور اس امت کے لیے دن جمعہ کا

پسند فرمایا اور ان کے اجتہاد پر نہ چہوڑا یہ اللہ تبارک وتعالی کا فضل و امتنان ہے وجہ اتصال آیت باب کی آیت ماقبل سے یہ ہے کہ یہود کا اعتقاد یہ تہا کہ سبت شرائع ابراہیم علیہ السلام سے ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ یہ تو ان پر مقرر کیا گیا ہے جنہون نے اس دن مین اختلاف کیا ہے یہ دن کچہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے مقرر نہ تہا اور نہ کسی اور پر بلکہ اس کی تشریع بنی اسرائیل پر بعد ایک مدت دراز کے ہوئی ہے پہر نصاری نے بعد ایک مدت دراز کے اتوار کا دن مقرر کیا مجاہد نے کہا ہے ارادہ دن جمعہ کا کیا اور بجائے اسکے دن سنیچر کا پکڑا بہر حال دن قیامت کے اس اختلاف کا فیصلہ ہو جائیگا ہر ایک کو وہ جزا ملے گی جسکا وہ مستحق ٹہیرے گا ثواب وعقاب سے چنانچہ ایک گروہ کو اللہ سبحانہ وتعالے نے مسخ کر دیا اور دوسرے گروہ کو نجات دی اسکے بعد اللہ تبارک وتعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ تم اپنی امت کو طرف اسلام کے بلاؤ اور فرمایا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○ بلا اپنے رب کی راہ پر پکی باتین سمجہا کر اور نصیحت کر کے بہلی طرح اور الزام دے انکو جسطرح بہتر ہو تیرا رب بہتر جانتا ہے جو بہولا اسکی راہ سے اور وہی بہتر جانتے جو اسکی راہ پر ہین ف الزام دے جسطرح بہتر ہو یعنے تعنیہ نہ ٹہرے انتہے ابن جریر نے کہا مراد حکمت سے کتاب وسنت ہے اور موعظت حسنہ زواجر و وقائع مردم ہین یعنے انکا ذکر ان لوگون سے کرنا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے عذاب سے ڈرین پہر جو کوئی ان لوگون مین سے محتاج مناظرہ وجدال کا ہو تو اسکے ساتہہ بوجہ احسن و رفق وحسن خطاب مناظرہ کر کقولہ تعالی وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ الآیۃ یعنے اور جہگڑا نہ کرو کتاب والون سے مگر اس طرح جو بہتر ہو مگر جو ان مین بے انصاف ہین اور یون کہو کہ ہم مانتے ہین جو اوترا ہمکو اور اترا تم کو اور بندگی ہماری اور تمہاری ایک کو ہے اور ہم اسیکے حکم پر ہین غرض کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیا ہے لین جانب کا جسطرح موسی و ہارون علیہما السلام کو جب طرف فرعون لعین کے بہیجا تہا تو یہ ارشاد کیا تہا فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی یعنے سو کہو اسکو بات نرم شاید وہ سوچ کرے یا ڈرے اللہ تعالی کو معلوم تہا کہ فرعون ہرگز متذکر اور خاشی نہ ہوگا معہذا حکم نرم بات کرنیکا دیا امت اسلام کو بہی وقت جدال ومناظرہ کے یہی شیوہ کا اختیار کرنا اتباع کتاب مین داخل ہے ہم جب یضارے سے مجادلہ مذہبی کرین یا کسی فرقہ ضالہ اسلام سے مناظرہ کرین تو حکمت وموعظہ حسنہ کو ہاتہہ سے ندین خواہ وہ راہ راست پر

ادے یا نہ آوے **حکایت** خلیفہ ہارون رشید کو ایک شخص نے نصیحت بعنف کی تہی اور کلام درشت کہا تہا ہارون نے اس ناصح سے کہا کہ نہ تو موسی علیہ السلام سے بہتر ہے اور نہ مین فرعون سے بدتر ہون کیونکہ مومن ہون بہر یہ سختی و درشتی نصیحت مین یعنے چہ **حکایت** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی واسطے نصیحت کرنے کے پاس حاکم مصر کے کہ ایک شخص فاسق دنیا دار تہا جایا کرتے تہے ایک دن اس نے ان سے کہا کہ تم عالم دیندار ہو کر دنیادار کے گھر پر آیا کرتے ہو یہ کب درست ہے انہون نے کہا مجہکو اس مین کوئی عار نہین لگتی اسلیے کہ حضرت موسی علیہ السلام پیغمبر فرعون کے گہر پر ایک دن مین دو بار جاتے تہے اس سے نہ حضرت موسی علیہ السلام کا کچہ رتبہ گہٹا اور نہ اس لعین کا مرتبہ بڑہا پہر اللہ نے اپنی سعت علم کا ذکر کیا کہ ہم سعید و شقی کو جانتے ہین اور ہمارے پاس لکہا ہوا رکہا ہے کہ فلان سعادتمند ہے اور فلان بدبخت ہم اس کام سے فارغ ہو چکے ہین سو اے پیغمبر تم ان لوگون کو طرف ہمارے بلاؤ اور جو کوئی ان مین گمراہ ہے اسپر حسرت کی راہ سے اپنی جان کو تکلیف مدو انکا ہدایت کرنا کچہ تمپر لازم نہین ہے تم تو فقط ایک ڈرانیوالے ہو تمہارا کام فقط پیغام کا پہونچا دینا ہے حساب لینا ہمپر ہے اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ یعنے تو راہ پر نہین لاتا جسکو چاہے پر اللہ راہ پر لاوے جسکو چاہے فتح البیان مین کہا ہے حکمت سے مراد مقالہ محکمہ صحیحہ موضحہ حق مزیل شبہ و شک ہے یا حجج قطعیہ مفیدہ یقین یا قرآن یا نبوت موعظہ حسنہ وہ وعظ و نصیحت و پند ہے جو سننے والیکو اچہا معلوم ہو اور فی نفسہ بہی مستحسن ہو باعتبار انتفاع سامع کے یا حجج ظنیہ اقناعیہ موجبہ تصدیق ہمراہ مقدمات مقبولہ کے دعوت کے لیے یہی دو طریق ہین بس ہیر لیکن داعی ہمراہ خصم الد کے محتاج استعمال معارضہ و مناقضہ کا بہی ہوتا ہے لہذا یہ بہی فرما دیا کہ مجادلہ حسنہ کرو یعنے ساتہہ رفق و لین کے بغیر فظاظت و تعنیف کی اور وجہ آسان اختیار کرو ایسے مقدمات جو اشہر ہین کہ یہ انکی تسکین شر مین انفع ہین اللہ تعالے نے امر مجادلہ حسنہ کا اسلیے کیا کہ داعی محق ہے اور غرض اسکی صحیح اور خصم اسکا مبطل اور غرض اسکی فاسد بعض نے کہا ہے کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہین ایک علما ر انکی طرف یہ اشارہ ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ یعنے بلا اپنے رب کی راہ پر پکی باتین سمجہا کر دوسرے اصحاب نظر سلیم و خلقت اصلیہ غالب لوگ اسیطرح کے ہین انکی طرف اشارہ موعظہ حسنہ ہے تیسرے اصحاب جدال و خصام معاندت انکی طرف اشارہ اس لفظ سے ہے وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ یعنے اور الزام دے انکو جس طرح بہتر ہو وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا

بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ اگر بدلا دو تو بدلا دو اوسقدر جتنی تمکو تکلیف ہوپنچی اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر والون کو اور تو صبر کر اور تجھہ سے صبر ہوسکے اسہی کی مدد سے اور نہ غم کہا انپر اور مت خفا رہ انکے فریب سے اسہ ساتہہ ہے انکے جو پرہیزگار ہین اور جو نیکی کرتے ہین **ف** پہلی جو فرمایا کہ سمجہاؤ بہلی طرح اسمین نصیحت دی کہ بدی کے بدل بدی بُری نہین پر صبر اور بہتر ہے انتہے اسہ سبحانہ وتعالے نے حکم عدل کا قصاص مین اور مماثلت کا استیفاء حق مین دیا ہے ابن سیرین نے آیت باب مین کہا ہے اگر کوئی شخص تمسے کوئی چیز لے تو تم بہی اسکی ویسی ہی چیز لے لو یہی قول مجاہد و ابراہیم وحسن بصری کا بہی ہے اسیکو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے ابن زید نے کہا انکو حکم تہا کہ مشرکون سے درگذر کرو کچہ لوگ صاحب منعت اسلام لائے اور کہا اے رسولخدا اگر اسہ ہم کو اذن دے تو ہم ان کتون کو سمجہ لین اس پر یہ آیت اتری پہر جہاد فرض ہوا تو یہ حکم منسوخ ہوگیا عطا بن یسار کہتے ہین ساری سورۂ نحل مکے مین اتری ہے مگر تین آیتین آخر سورہ کی کہ یہ مدینے مین آئے ہین بعد احد کے جبکہ حضرت حمزہ رضی اسہ تعالے عنہ مقتول ہوئے اور انکو مثلہ کیا حضرت رسول اسہ صلی اسہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اسہ سبحانہ وتعالی مجہکو انپر غلبہ دیگا تو مین تیس آدمیون کو ان مین سے مثلہ کرون گا جب مسلمانون نے یہ بات سنی تو کہا واسہ اگر ہم انپر غالب ہوئے تو انکو ایسا مثلہ کرین گے جو کسی عرب نے کسی شخص کا ویسا مثلہ نہ کیا ہوگا اسپر یہ آیت باب نازل ہوئی تا آخر سورت یہ روایت مرسل ہے اور اس مین ایک راوی مبہم ہے غیر مسمی اور دوسرے طریق سے متصلا بہی آئی ہے ابوہریرہؓ کہتے ہین حضرت صلی اسہ علیہ وآلہ وسلم حمزہ بن عبدالمطلب پر کہڑے ہوئے جبکہ وہ شہید ہوئے اور نظر کی طرف ایک ایسے منظر کے کہ کبہی کوئی منظر دردناک اس سے زیادہ دل کے دیکہا نہ تہا انکو مثلہ کر ڈالا تہا فرمایا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ لَمَا عَلِمْتُ لَوَصُوْلًا لِلرَّحِمِ فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ وَاللّٰهِ لَوْلَا حُزْنُ مَنْ بَعْدَكَ عَلَيْكَ لَسَرَّنِيْ اَنْ اَتْرُكَكَ حَتّٰى يَحْشُرَكَ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ السِّبَاعِ یعنے تجہپر اسہ کی رحمت میری دانست مین تو توڑا ذی ارحام سے سلوک کرنیوالا تہا اور بہت نیکیان والا اسہ کی قسم اگر تیرے پچہلون کے غم کا خوف نہ ہو تو مجہے یہ بات پسند آتی ہے کہ مین تجہے یون ہی چہوڑ دون تاکہ تجہکو اسہ سبحانہ وتعالی درندون کے پیٹ سے اٹہاوے یا کوئی اور کلمہ مثل اسکے کہا اَمَا وَاللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ كَمُثْلَتِكَ خبردار اسہ کی قسم مین تیرے بدل ستر آدمیون کو مثلہ کردون گا۔

تب جبریل یہ سورت لیکر پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے اور یہ آیت پڑہی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ الآیۃ یعنے اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اس قدر جتنی تمکو تکلیف پہونچی الخ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور مثلہ کرنے سے رک گئے اس اسناد مین ضعف ہے اسلیے کہ صالح
یعنے بشیر مری نزدیک ائمہ کے ضعیف ہے بخاری نے کہا منکر الحدیث ہے شعبی و ابن جریج نے کہا نزول اس آیۃ
کا دن احد کے مسلمانون کی اس بات کہنے پر ہوا ہے کہ جس نے ان کو مثلہ کیا ہے ہم بہی انکو مثلہ کرینگے
تب یہ آیت اتری ابی بن کعب کہتے ہین دن احد کے ستر مرد انصار کے اور چہہ مہاجرین کے مارے گئے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کہا اگر ہمکو بہی کوئی دن ایسا ملا مشرکون سے تو ہم بہی ان کا
مثلہ کرینگے جب دن فتح کا آیا ایک مرد نے کہا آج کے دن کے بعد قریش پہچانے نہ جائینگے اتنے مین ندا ہوئی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسود و ابیض کو امن دیا ہے مگر فلان و فلان کو کچہ لوگون کے نام لیے
او سپر اللہ نے آیت باب اتاری تا آخر سورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم صبر کرینگے عقاب
نکرینگے اس آیۃ کریمہ کے امثال مین قرآن مین کیونکہ یہ مشتمل ہے مشروعیت عدل و ندب الی الفضل
پر کما فی قولہ وَجَزٰؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا یعنے برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پہر فرمایا فَمَنْ عَفٰی وَاَصْلَحَ
فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنے پہر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے سو اسکا ثواب ہے اللہ کے ذمے
بیشک اسکو خوش نہین آتے گنہگار اور فرمایا وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ یعنے اور زخمون کا بدلا برابر پہر فرمایا فَمَنْ
تَصَدَّقَ بِہٖ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ یعنے پہر جس نے بخشدیا تو اس سے وہ پاک ہوا اور جو اسکے فرمایا ہے
وہ گذر چکا پہر امر بالصبر کی تاکید کی اور یہ خبر دی کہ بے مشیت خدا کے اور اسکی اعانت و حول و قوت
کے یہ صبر ہاتہ نہین آتا پہر فرمایا کہ جو کوئی خلاف تیرے کرتا ہے تو اسپر کچہ رنج نہ کر کیونکہ اللہ نے اسی
طرح مقدر کیا ہے اور تو انکے مکر کی وجہ سے غمگین نہ رہ کہ یہ تیری عداوت مین جہد کرتے ہین اور
تجہکو تکلیف پہونچانا چاہتے ہین کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی تجہکو کافی ہے وہ تیری مدد و تایید کریگا
اور غلبہ بخشیگا اور مظفر و منصور و کامیاب فرمائیگا اللہ تعالی انکے ہمراہ ہے جو اللہ تبارک و تعالی
سے ڈرتے ہین اور احسان کرتے ہین یہ معیت تایید و نصر و معونت و ہدی و سعی کی ہے اور یہ ایک معیت
خاصہ ہے کقولہ تعالی اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی جب حکم
بہیجا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مین ساتہہ ہون تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانون کے اور موسی و

و ہارون ؑ سے فرمایا تھا لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی یعنے نہ ڈرو مین ساتھ ہون تمہارے سنتا ہون
اور دیکھتا ۔ اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے
عنہ سے غار مین کہا تھا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنے تو نہ غم کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے رہی معیت
عامہ سو سمع و بصر و علم سے ہوتی ہے کقولہ تعالے وَ ھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ
یعنے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے وکقولہ تعالے اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ
وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ اَیْنَ مَا کَانُوْا یعنی
تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین کہین نہین ہوتا مشورہ تین کا جہان
وہ نہین ان مین چوتھا اور نہ پانچ کا جہان وہ نہین ان مین چھٹا اور نہ اس سے کم نہ زیادہ جہان وہ
نہین انکے ساتھ جہان کہین ہون یا جس طرح فرمایا وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْہُ مِنْ قُرْاٰنٍ
وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا الآیۃ یعنے اور نہین ہوتا تو کسی حال مین اور نہ
پڑھتا ہے اُس مین سے کچھ قرآن اور نہ کرتے ہو تم لوگ کچھ کام کہ ہم نہین ہون حاضر تم پر جب تم لگتے ہو
اس مین اور غائب نہین رہتا تیرے رب سے ایک ذرہ بھر زمین مین نہ آسمان مین نہ اس سے چھوٹا نہ اس سے
بڑا جو نہین کھلی کتاب مین مراد تقوی سے ترک محرمات ہے اور احسان سے فعل طاعات تو ایسے لوگون
کا اللہ حافظ اور نگہبان و ناصر و مؤید ہوتا ہے اور دشمنون پر ان کو ظفریاب کرتا ہے محمد بن حاطب نے کہا کان
عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنے حضرت
عثمان بن عفان رضے اللہ تعالے عنہ ان لوگون مین سے تھے جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے اور وہ
نیک ہین یعنے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ مصداق اس آیت شریف کے تھے اور ہر متصف
ساتھ ان اوصاف کے انشاء اللہ تعالی مصداق اس بشارت کا ہو سکتا ہے فتح البیان مین کہا ہے ابن
جریر کہتے مین یہ آیت حق مین اس شخص کے اُتری ہے جو مظلوم ہے وہ اگر ظالم پر قدرت پائے تو عوض
اپنے مظلمہ کا لے مگر تجاوز مثل سے نہ کرے اسیطرح بیضاوی مین بھی ہے اور یہی صواب بھی ہے کیونکہ
گو سبب نزول خاص ہو مگر اعتبار عموم لفظ کا ہے معنا صبر کرنا اور بالکل انتقام نہ لینا بہتر ہے واسطے
اہل صبر کے انصاف سے جمہور نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے وارد ہے درباره صبر عن المعاقبۃ کے اور عموماً

اس مین صبر پر تنبیہ کی ہے اور حسن ادب سکھایا ہے کیفیت استیفاء حقوق و قصاص مین اور تعدی سے روکا ہے اور بعض نے کہا منسوخ ہے مگر اول اولی ہے پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے خاص حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم صبر کرنے کا دیا اور کافرون پر رنج کرنے سے منع فرمایا کہ اگر وہ تجہہ سے اعراض کرتے ہین تو تیرے کیا کرین تیری بلا اس کا رنج کرے کیونکہ یہ تو مستحق عذاب الیم ہو چکے ہین یا تو کشتگان احد پر غم نہ کر کیونکہ وہ اللہ تبارک و تعالی کی رحمت کو پہونچ گئے اور ان کفار کے مکر سے دل تنگ نہ ہو جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اور معاصی سے بچتے ہین باوجود اختلاف انواع کے اور سائر معاصی سے تقوے کرتے ہین اللہ سبحانہ و تعالے ان کے ہمراہ ہے عون و تفضل و رحمت سے اسی طرح وہ لوگ جو کہ محسن ہین یعنے طاعات کے بجالانے والے اور قصور وار کا قصور معاف کرنیوالے اور انتقام مین احسان کرنے والے انکے ساتہ بہی اللہ ہے یا اَلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اشارہ ہے طرف تعظیم امر خدا کے اور وَالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اشارہ ہے طرف شفقت علی عباد اللہ کے حسن نے کہا متقی ہین محرمات سے محسن ہین فرائض مین لکن عموم اولے ہے **حکایت** ہرم بن حیان سے وقت نزع کے کہا وصیت کرو کہا وصیت مال مین ہوتی ہے اور میرے پاس مال نہین ہے لکن مین وصیت کرتا ہون خواتیم سورہ نحل کی آج روز شنبہ وقت عصر ترجمہ اس سورت کا ششم رجب ۱۳۱۳ ہجری قدسی کو بعون اللہ و صونہ ختم ہوا خَتَمَ اللّٰهُ لِیْ بِالسَّعَادَةِ وَاَدْخَلَنِیْ فِیْ دَارِ السِّیَادَةِ اِنَّهٗ عَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىٓ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ط

خاتمۃ الطبع

اللہ تبارک و تعالی کا شکر ہے کہ تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کی چہٹی جلد یعنے شروع سورہ رعد سے سورہ نحل تک ۱۳۱۳ ہجری مین اس مسکین محی الدین تاجر کتب کے اہتمام سے شہر لاہور محلہ سادہوان مطبع صدیقی مین بہت ہی خوشنمائی کے ساتہ زیور طبع سے مزین ہو کر شائقین قرآن مجید و طالبان فرقان حمید کے لیے ذخیرہ عاقبت ہوئی اللہم جل جلالہ اس کے مؤلف کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس مین جگہہ دے اور واضح ہو کہ اس تفسیر کی ساتوین جلد یعنے شروع سورہ بنی اسرائیل سے سورہ مریم تک مطبع صدیقی لاہور مین چہپ رہی ہے انشاء اللہ تعالی وہ بہی ماہ ربیع الآخر ۱۳۱۳ ہجری کے اندر ہی چہپ کر تیار ہو جاوے گی شائقین کو اطلاع دی گئی۔ فقط